حفظِ صحت اور طب کا



یادگار
شہیدِ فنِ ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید
بانی ہمدرد دواخانہ۔ دہلی

نگران
حکیم حاجی عبد الحمید دہلوی

مرتبہ
حکیم حافظ محمد سعید دہلوی



سالانہ
ایک روپیہ

مقامِ اشاعت ہمدرد منزل دہلی

فی پرچہ
چھ پیسے



ان رسالوں میں سے جس رسالے کی آپ کو ضرورت ہو، بلا تکلف ایک کارڈ لکھ کر مفت منگائیے ۔ ہمدرد نسواں کی ضخامت ۶۴ صفحے اور ہمدرد نوجوان کی ۳۲ صفحے ہے ۔

مینجر ہمدرد دواخانہ دہلی

جلد (۹)　　　دسمبر ۱۹۴۰ء　　　نمبر (۶)

فہرست مضامین

ہمدرد صحت میں اشتہارات

ہمدرد صحت میں اب تک ہمدرد دواخانے کے علاوہ کسی اور کے اشتہارات شائع نہیں کیے گئے تھے۔ لیکن اب عام تقاضے سے یہ فیصلہ کیا گیا ہو کہ دواؤں کے اشتہارات کے علاوہ دوسرے اشتہارات ہمدرد صحت میں قبول کر لیے جائیں۔ اشتہارات کی اجرت یہ ہے:-

اجرت فی صفحہ ایک بار ۵ روپے　　آدھا صفحہ ایک بار کے لیے ۲/۸ روپے　　پاؤ صفحہ ایک بار کے لیے ۱/۵ روپے

قیمت سالانہ ایک روپیہ　　ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ　　فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

حکیم حافظ محمد سعید ایڈیٹر پرنٹر وپبلشر نے لطیفی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

رُوحانی عِلاج

بغیر دوا کے مرضوں کو دور کرنے کے طریقے

اس نمبر کے ذریعے سے اُردو زبان میں پہلی بار تنویم اور تنویمی علاج پر تفصیل اور سنجید گی سے بحث کی گئی ہے اس کی فہرست مضامین کو دیکھنے سے آپ اس بات کا اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ نمبر بازاری معلومات کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک خاص علمی ادبی کارنامہ ہے جس میں [illegible] تمام متعلقہ چیزوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اس [illegible] جہاں اس [illegible] کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ہندوستان کے معالجین [illegible] روحانی علاج [illegible] بیان موجود تھی، وہاں روحانی علاج کے متعلق عوام کی بھی [illegible] رہنمائی کی گئی ہے۔

تنویم [illegible] نفسیاتی علاج کی تاریخ کی بحث جو اس نمبر میں ہے وہ اس قدر جامع اور [illegible] نہیں مل سکے گی۔ اس نمبر میں یہ بتایا گیا ہے [illegible] طریقے بتائے گئے ہیں۔ تنویم۔ اس کے [illegible] واقعات و مشاہدات وغیرہ اس کے مستقل [illegible] علاج سے متعلق دلچسپ افسانے اور مزاحیہ مضامین ہیں۔ یہ نمبر علاج کرنے والوں کو ترقی کا ایک نیا راستہ دکھائے گا۔ ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کو اس کا مطالعہ یہ بتادے گا کہ مستقل مضامین کو کس طرح عام اور سلیس زبان میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ عوام اس خاص نمبر کے مطالعہ سے روحانی علاج کی حقیقت معلوم کرلیں گے اور پھر کوئی شخص انہیں دھوکا نہیں دے سکے گا۔ فہرست مضامین دیکھیے اور پھر فیصلہ کیجیے کہ آیا آپ کی معلومات اس نمبر کے مطالعہ کے بغیر مکمل ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کیا آج ہی آپ اس نمبر کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے؟

روحانی علاج کی اہمیت اور اس کی نوعیت کا سرسری اندازہ فہرست مضامین سے اور ان راؤں سے ہو جائے گا جو اسی رسالے میں شائع ہو رہی ہیں۔ لیکن اشاعت خاص دراصل کیا چیز ہے اس کا صحیح جواب آپ کو "روحانی علاج" نمبر ہی دے سکتا ہے۔

اِس نمبر کو حاصِل کرنے کی ۲ دو صُورتیں

(۱) اگر آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ یا نوٹ لفافے میں رکھ کر ہم کو بھیج دیں گے تو نہ صرف یہ خاص نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا بلکہ اگست ۱۹۴۰ء سے جون ۱۹۴۱ء تک گیارہ مہینے کے رسالے آپ کے پاس پہنچتے رہیں گے۔ جون ۱۹۴۱ء میں **ہمدرد صحت** کی گیارہ سو صفحوں کی جلد کے آپ مالک ہوں گے اور حیرت کریں گے کہ صرف ایک روپے میں اتنا علمی اور ادبی مواد کس طرح دیا جاسکتا ہے۔

(۲) اگر آپ کو صرف "**روحانی علاج**" نمبر درکار ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ایک آنہ) لفافے میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجیے۔ چند روز میں آپ کے پاس یہ عظیم الشان نمبر پہنچ جائے گا۔

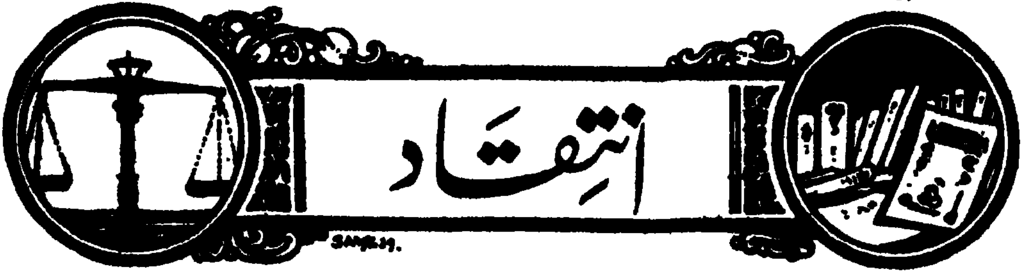
قیمت:- اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲)، معمولی ایڈیشن آٹھ آنے۔ محصول ڈاک ار

مینجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

فہرست مضامین رُوحانی عِلاج نمبر!!

عکسی تصاویر: (۱) ڈاکٹر فریڈ اینٹن مسمر- (۲) پروفیسر فرائڈ

دستی تصاویر: (۱- سے ۴ تک) ڈاکٹر وٹس کا طریقہ تنویم (صفحہ ۸۱ و ۸۲) (۵)، ورزش کی ایک ہیئت (صفحہ ۸۶) (۶) ورزش کی دوسری ہیئت (صفحہ ۸۷)



تذکرۃ الہند معروف بہ یادگارِ رضائی۔ سائز ۲۶×۲۰/۸، ضخامت پہلی جلد کی ۶۰۰ صفحے، دوسری جلد کی ۵۴۸ صفحے، قیمت ہر جلد کی عـہ

پتہ :- دفتر انجمن اطبا یونانی، افضل گنج، حیدرآباد دکن۔

اس تالیف کی بنا" فوائدِ محمودیہ" نامی ایک مختصر رسالے پر ہے جسے مولف کے والد جناب حکیم محمود علی بن حکیم حضرت اللہ صاحب نے علم الادویہ میں تالیف فرمایا تھا اور جس میں موصوف نے ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کا تذکرہ مختصر انداز میں کیا تھا۔ ہمارے مولف نے اپنے اس تذکرے میں نہ صرف شمالی ہندوستان بلکہ دکن کی جڑی بوٹیوں کو شامل کیا اور ان کے متعلق جو معلومات مولف کے زمانے تک موجود تھیں، انھیں یک جا کیا۔

یہ کتاب چوں کہ علم الادویہ کے متعلق دکن میں اپنی نوعیت کے اعتبار سے پہلی مفصل تالیف تھی، اس لیے اُسے قبول عام حاصل ہوا۔ اس کا پہلا ایڈیشن اب کم یاب تھا اس لیے انجمن اطبا یونانی کی توجہ اس کے نئے ایڈیشن کی طباعت کی طرف مبذول ہوئی۔ اور آج اس توجہ کا نتیجہ سامنے ہے۔ اطبا کو انجمن کا ممنون ہونا چاہیے کہ اُس نے ان کو ایک مفید کتاب سے استفادے کا موقع بہم پہنچایا لیکن یہ ممنونیت اس وقت زیادہ بامعنی ہوتی جب کہ انجمن اس کتاب کو زیادہ مفید بنانے کے اپنے دعووں میں کامیاب ہو جاتی یا وہ اُن اصول ترتیب کو سامنے رکھ کر اس کتاب کو مرتب کر سکتی جو موجودہ زمانے میں مروج و موجود ہیں۔

ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ انجمن نے جس مفید علمی کام کا بیڑا اُٹھایا اور اس کو چھ سات سال کی مدت میں پورا کیا اور غالباً اسی مناسبت سے اس پر زرِ کثیر صرف کیا، لیکن اصل کتاب میں چند فروعی تبدیلیوں کے سوا وہ کچھ نہ کر سکی۔ انجمن کے معتمد صاحب نے مقدمۃ الکتاب میں دو اضافوں پر خصوصیت سے زور دیا ہے۔ اول یہ کہ" دواؤں کے مختلف زبانوں کے نام بہ امداد کتب مندرجہ حاشیہ معلوم کر کے نفسِ کتاب کے حاشیے پر اضافہ کیے گئے ہیں، کیوں کہ اس کی اشد ضرورت تھی"۔ دوسرے یہ کہ" دواؤں کے اسما تلاش کرنے میں ورق گردانی کی زحمت گوارا کرنی پڑتی تھی، کیوں کہ تا وقتیکہ مختلف زبانوں کے نام معلوم نہ ہوں، اِس کتاب میں نام نہیں ملتا تھا۔ اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے فہرست ادویہ مرتب کر کے آخر میں منسلک کر دی گئی ہے۔ اس فہرست میں یہ خوبی ہے کہ جس زبان کا نام معلوم ہو، اس کو ردیف مختلفہ میں دیکھیے۔ اس کے محاذ میں آپ کو دوا کا وہ نام مل جائے گا جو کتاب ہٰذا میں درج ہے"۔

اِن دو اضافوں کو کارکنان انجمن نے جس طرح نبھایا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اول اول تو جوش میں بہت سی دواؤں کے دنیا بھر کی زبانوں کے نام لکھ دیے گئے ہیں لیکن اس کے بعد جو جوش ٹھنڈا پڑتا ہے تو پھر وہ کہیں اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ اول تو یہ بات ہی محلِ غور و تدبر ہے کہ علم الادویہ کی ایک ایسی تالیف میں جو ہندوستانی اطبا کے لیے شائع کی جا رہی ہو اور جس کا مقصد خاص ادویہ کے افعال و خواص وغیرہ سے اطبا کو واقف کرنا ہے، بے شمار ناموں کو جمع کرنے کا التزام کس حد تک ضروری ہے۔ اگر دلائل سے اس ضرورت کو ثابت کیا جا سکتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ادویہ کی عظیم اکثریت کو اس شرف سے محروم رکھا گیا۔ کیا سنگ جراحت، کیلہ اور کلونجی جیسی چیزوں کے نام بھی دوسری زبانوں میں نہیں ہیں ؟

اب رہا دوسرا اضافہ جو فہرست کے متعلق ہے، اُس کی کیفیت یہ ہے کہ جب ہمیں جناب معتمد صاحب نے یہ یقین دلایا کہ" جس زبان کا نام معلوم ہو اس کو ردیف مختلفہ میں دیکھ لیجیے" تو ہمیں وہ فہرست بڑے اشتیاق سے دیکھنی پڑی، کیوں کہ ہمارے نزدیک اس قسم کا مکمل انڈکس تیار کرنا آسان نہیں تھا چنانچہ ہم نے اپنے حافظے میں محفوظ ادویہ کے نام نہیں بلکہ خود اس کتاب میں درج کیے ہوئے

ناموں کو اس فہرست میں تلاش کرنا شروع کیا تو ہمیں مشکل سے پچاس فی صدی کامیابی ہوئی۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر دواؤں کے ناموں کو درج کرنے کا جوش اسی طرح قائم رہتا جس طرح وہ پہلے پہل تھا اور پھر ان ناموں کا انڈکس بھی تیار کیا جاتا تو یہ کتاب "تذکرہ اسمار الادویہ" بن جاتی اور انجمن کو شاید ایک جلد کا اور اضافہ کرنا پڑتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی مشکلوں کا اندازہ پہلے سے نہیں کیا گیا اور جب یہ مشکلات سامنے آئیں تو ان کو حل کرنے کے بجائے گول مول کر کے چھوڑ دیا گیا۔ اس طرح کتاب کی ترمیم و اصلاح کے جو دعوے کیے گئے وہ بھی عملی جامہ نہ پہن سکے۔

ہمارے نزدیک "یادگار رضائی" کی اصلاح و ترتیب کا کام کسی فاضل مجلس منتخبہ کے بجائے کسی ماہرِ علم الادویہ اور واقفِ ترتیب و طباعت کے سپرد کیا جاتا تو نتائج بہتر صورت میں نکلتے۔ اگر کوئی ایسی جامع شخصیت مجلس کی نظر میں نہیں تھی تو پھر ان دونوں ماہرین کا اشتراکِ عمل اس کام کو آسان بنا سکتا تھا۔ بہرحال انجمن اطبارِ یونانی جہاں اس ہمت کے لیے تحسین کی مستحق ہے کہ اس نے ایک مفید کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا وہاں اس سے ہماری یہ شکایت بھی ہے کہ اس نے اس بار کو صحیح طریقے سے اُٹھانے میں کوتاہی کی ہے۔ تعجب ہے کہ مجلس منتخبہ کے فاضل ارکان نے اتنا بھی تو نہیں کیا کہ اس کتاب کو آج سے چالیس پچاس برس پہلے کے اُس معیار کو ترتیب و تدوین تک پہنچا دیتے جو حکیم اعظم خان وغیرہ کی تالیفات سے قائم ہوا تھا۔ کتاب کی زبان کے متعلق ہم انجمن کے ارکان کی خدمت میں یہی گزارش کریں گے کہ اگر اس کو اُردو زبان میں منتقل کر کے شائع کیا جاتا تو اس کے افادے کا دائرہ موجودہ دائرے سے وسیع ہوتا۔ کچھ دلائل ایسے بھی ہیں جنھیں اس کتاب کی فارسی زبان کے حق میں استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن زیادہ تعداد اُن براہین کی ہے جو ترجمے کے جواز میں پیش کی جا سکتی ہیں۔

اُن گزارشات سے قطعِ نظر جو ہم نے انجمن کی خدمت میں پیش کیں، ہمارے نزدیک تذکرۃ الہند معروف بہ یادگار رضائی "اپنے وقت کی بہترین تالیف ہے۔ آج سے سوا سو برس پہلے کا زمانہ علم الادویہ کی کسی ایسی جامع تالیف کے لیے کچھ زیادہ سازگار نہ تھا۔ اسی لیے مولفِ کتاب جناب حکیم رضا علی خاں صاحب کی ہمت اور تحقیق کی داد دیے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ مولف نے اس کتاب کی تالیف میں جو جاں فشانی کی ہے اس کا اندازہ ان کے اِن الفاظ سے ہو سکتا ہے :-

" بنا تا تے راکہ آوردن آنہا ممکن بود طلبیدہ و آں کہ ممکن نبود خود رفتہ ملاحظہ نمودہ و از ثقات شنیدہ ۔ ماہیتِ آں نوشتہ اکثرے را بہ تجربہ آوردہ و بعضے را بہ اعتماد کتبِ ہندیہ قدیمہ گزاشتہ بقیدِ تحریر درآوردم کہ افادۂ خاص و عام شود۔" مولف کی محنت اور اس کام سے دلی لگاؤ کا ثبوت اس کتاب کے ہر صفحے سے مل سکتا ہے۔ یقیناً یہ کتاب اسی قبولِ عام کی مستحق تھی جو اسے حاصل ہوئی۔ مولف کی یہ خدمت بھی قدر کی مستحق ہے کہ اس نے اپنے تذکرے میں نہ صرف ان ہی دواؤں کو شامل نہیں کیا جو طبِ یونانی میں عموماً مروج ہیں بلکہ اُن دواؤں کا تذکرہ بھی کیا ہے جو دکن کی سرزمین میں پیدا ہوتی ہیں اور اپنے دوائی خواص کی وجہ سے لائقِ توجہ ہیں۔ جنوبی ہند کے اطبار کے لیے تو یہ کتاب مفید ہے ہی لیکن شمالی ہند کے معالجین کے لیے اس کا مطالعہ معلومات میں اضافہ کرنے اور معالجات میں توسیع و ترقی کے لیے ضروری ہے۔

یہ کتاب تین تذکروں اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے۔ پہلے تذکرے میں مولف نے اصول بدن، عناصرِ بدن۔ کیفیتِ خلقتِ انسان، اخلاط، ماکول و مشروب، اقالیم، ادویہ واغذیہ کے مزے اور اس کے درجے اور دواؤں کے ملنے کے مقامات وغیرہ عنوانوں پر ۲۲ صفحات میں اظہارِ خیال کیا ہے۔ دوسرے تذکرے میں دواؤں کے اوزان، مضر و مصلح کے مسائل زیرِ بحث رہے ہیں۔ یہ تذکرہ ۱۴ صفحوں کا ہے۔ اس کے بعد تیسرے تذکرے سے اصل کتاب شروع ہو جاتی ہے۔ کتاب کی ظاہری شان انجمن کی توجہ کی بدولت اس کے پہلے ایڈیشن کے مقابلے میں کہیں اچھی ہے۔ کتابت اور طباعت کا خاصا اہتمام کیا گیا ہے اور کاغذ سفید چکنا لگایا گیا ہے۔ غرض بحیثیتِ مجموعی یہ کتاب مفید اور قابلِ مطالعہ۔

مِفتاحُ الحِکمت (جلد دوم) سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۱۱۱۲ صفحے، قیمت مجلد رعایتی چار روپے آٹھ آنے، بلا جلد تین روپے بارہ آنے

پتہ : مینجر صاحب دار الکتب رفیق الصحت، برکت علی روڈ، بیرون موچی دروازہ، لاہور۔

مفتاح الحکمت موسوم بہ کتاب العلاج، جناب حکیم محمد شریف صاحب، ایچ۔ پی۔ ایل۔ ایل مُدیرِ "الطبیب" کی تالیف ہے۔ اس کتاب کی پہلی جلد طبقۂ اطبار میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئی تھی، اس لیے قابل مولف نے یہ جلد لکھ کر کتاب کی تکمیل کی طرف دوسرا قدم اٹھایا ہے، اس جلد کو مردوں، عورتوں اور بچوں کے خاص و عام امراض کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ امراض کے ان تین عنوانوں کی

اہمیت سے کسی صاحب علم کو انکار نہیں ہو سکتا۔ ان پر جتنا بھی اعلیٰ مواد فراہم ہو سکے، اچھا ہے۔ مفتاح الحکمت میں ہمیں یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ مولف نے تینوں عنوانوں پر اتنی ہی توجہ کی ہے جس کے کہ وہ مستحق تھے۔ چنانچہ مردوں اور عورتوں کے امراض کے لیے اس کتاب کے علی الترتیب ساڑھے تین سو صفحے اور سوا پانسو صفحے وقف کیے گئے ہیں۔ بچوں کے امراض و معالجات کی تفصیلات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ سوا دو سو صفحوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس تالیف کا مقصد جیسا کہ اس کے ایک نام "کتاب العلاج" سے ظاہر ہے، یہ ہے کہ معالجات اور نسخجات کا ایک ایسا ذخیرہ فراہم کیا جائے جو معالجین کو بڑی حد تک نسخوں کی دوسری کتابوں سے بے نیاز کر دے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے اس خاص مقصد میں یہ کتاب کامیاب ہے۔ اس کتاب میں اگرچہ امراض کے اسباب و علامات پر دل کھول کر بحث نہیں کی گئی لیکن فراہمی نسخجات کے لیے مولف نے جان توڑ کوشش کی ہے۔ ایک مرض نقصان باہ کو لے لیجیے، جس کے لیے اس کتاب کے ۱۴۰ صفحے وقف ہیں۔ پانچ صفحوں میں تو ضعف باہ کے اسباب و علامات اور عام ہدایات درج ہیں۔ اس کے بعد ۱۳۵ صفحوں میں ضعف باہ کے متعلق سینکڑوں مرکبات کے مکمل نسخے مع ترکیب استعمال و ہدایات درج ہیں۔ کشتوں کے بیان میں ایک ایک چیز کو کشتہ کرنے کی بہت سی ترکیبیں لکھی گئی ہیں۔ غرض مولف نے جس عنوان کو بھی لیا ہے اس کو معالجاتی نقطۂ نظر سے زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ نسخوں کے انتخاب میں مولف کی پرکھ قابل داد ہے کہ ذیلی عنوان کے بیس نسخوں میں سے شاید ایک دو ہی ایسے نکلیں جن کو نظر انداز کیا جا سکے، باقی سب اپنی اپنی جگہ اہم اور مفید ہیں۔ بہرحال یہ کتاب معالجین کے لیے بڑی کارآمد ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ اس کی قدر کریں گے۔

چھوٹی چندن۔ سائز $\frac{18 \times 22}{8}$، ضخامت ۸۴ صفحے، قیمت چار آنے (۴ر)

پتہ: کویراج جگن ناتھ صاحب وئید، جنڈ ضلع اٹک (پنجاب)

کویراج جگن ناتھ صاحب نے ہندوستان کی مشہور جڑی بوٹیوں کا تذکرہ لکھنا شروع کیا ہے۔ رسالہ چھوٹی چندن اسی تذکرے کا ایک باب ہے جسے لائق مولف نے علیحدہ شایع کر دیا ہے اور اس طرح ایک عام ضرورت کو پورا کیا ہے۔ چھوٹی چندن اب حلقۂ اطبا میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ یہ ہندوستان کی ایک ایسی بوٹی ہے جس نے یورپ تک کے محققین کی توجہ اپنی طرف کھینچی ہے اور اب بھی اس کے متعلق برابر تجربات کیے جا رہے ہیں۔ کویراج جگن ناتھ صاحب نے اپنے اس رسالے میں اس بوٹی کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس سلسلے میں اُن کی نظر ہندوستان اور بیرون ہندوستان کے محققین کے تجربات پر بھی ہے اور انھوں نے ان کا تذکرہ عام فہم انداز میں کر دیا ہے۔ بوٹی کی شکل و صورت، جائے پیدائش اور دوسری عام معلومات کے ساتھ اس رسالے میں افعال و خواص اور مختلف نسخے بھی درج کیے ہیں۔ غرض یہ رسالہ اپنے مقصد کو بڑی حد تک پورا کر رہا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ مولف کی محنت کی داد دی جائیگی۔

سلاجیت۔ سائز $\frac{18 \times 22}{8}$، ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے (۸ر)

پتہ: کویراج جگن ناتھ صاحب وئید، جنڈ ضلع اٹک (پنجاب)

یہ رسالہ بھی رسالہ "چھوٹی چندن" کے مولف جناب کویراج جگن ناتھ صاحب کی تالیف ہے جس میں موصوف نے اس مشہور دوا کے متعلق قیمتی معلومات جمع کی ہیں۔ سلاجیت کی پیدائش کے متعلق جدید و قدیم خیالات، اس کی قسمیں، صاف کرنے کی ترکیبیں، اصلی اور نقلی کی پہچانیں اور کیمیاوی تجزیے کی تفصیل عام فہم انداز میں بیان کی ہے۔ آخر میں سلاجیت کے خواص اور فوائد کے ساتھ اس کے مفید مرکبات بھی درج کر دیے ہیں۔ یقیناً یہ رسالہ سلاجیت کے متعلق مستند اور مفید معلومات اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کے مطالعے کو علاج پیشہ اصحاب یقیناً کارآمد پائیں گے۔

مجربات سلطانی (حصہ سوم)۔ سائز $\frac{22 \times 18}{8}$، ضخامت ۲۴۰ صفحے، قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲/۸)

پتہ: منیجر صاحب دار الکتب نقشبندیہ، للیانی ضلع شاہ پور (پنجاب)

جناب حکیم محمد یار خاں صاحب کھوکر قریشی علوی نقشبندی نے مجربات سلطانی کے نام سے مجربات کے مجموعوں کا ایک سلسلہ ترتیب دیا ہے۔ اس سلسلے کے دو حصے حکیم صاحب پہلے شائع فرما چکے ہیں۔ اب حال میں انھوں نے تیسرا حصہ شائع فرمایا ہے۔ پہلے دونوں

حصّوں کے متعلق ہم یہ اظہارِ خیال کر چکے ہیں کہ مولف نے انھیں بڑی محنت اور تلاش سے مرتب کیا ہے۔ اب تیسرے حصّے کے سامنے آنے سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کو واقعی اس کام سے بڑی دل چسپی ہے۔ انھوں نے مفید اور مجرّب نسخے نہ صرف مختلف کتب سے انتخاب کرنے میں سلیقے کا ثبوت دیا ہے بلکہ موجودہ اطبا۔ سے بھی ان کے مجرّبات حاصل کر کے داخلِ کتاب کیے ہیں۔ اس طرح اس مجموعے کو مفید اور کار آمد بنانے میں حکیم صاحب کو بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ مجرّبات سلطانی کا یہ حصّہ بھی امراضِ سر سے شروع ہو کر امراضِ عامّہ تک ختم ہوتا ہے۔ اور مجرّبات کی تعداد ۴۸۷ ہے۔ کتاب کی کتابت اور طباعت خاصی ہے۔

علاج بالغذا۔ سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۱۵۱ صفحے، قیمت ایک روپیہ ۱عہ

پتہ: ناظم مشیر الاطبا، چشمۂ زندگی، دل محمد روڈ۔ لاہور۔

لاہور کا مشہور طبی رسالہ "مشیر الاطبا" کا اس سال کا خاص نمبر "علاج بالغذا" کی صورت میں شائع ہوا ہے۔ اس کا موضوع جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، یہ ہے کہ معالجات میں غذا کو کیا اہمیت حاصل ہے اور محض غذا کے مسئلے کے حل ہو جانے سے نہ صرف یہ کہ صحت برقرار رکھی جاتی ہے بلکہ امراض بھی دفع کیے جا سکتے ہیں۔ معالجات اور غذا کا باہمی تعلق کوئی نیا نظریہ نہیں ہے۔ اطبا۔ قدیم نے اسباب ستہ ضروریہ میں ہوا کے بعد غذا ہی کے مسئلے پر بحث کی ہے۔ اور معالجات میں دوا کے مقابلے میں غذا کو ترجیح دی ہے لیکن آج کل طبی سائنس کی ترقی نے اس مسئلے میں نئے نئے انداز پیدا کر دیے ہیں۔ حیاتین کے انکشاف نے غذا کے مسئلے کو بالکل ہی نئے قالب میں پیش کیا ہے۔ ادارۂ مشیر الاطبا مستحقِ ہمت افزائی ہے کہ اس نے غذا اور معالجات پر معلومات کا خاصا ذخیرہ اطبا۔ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ یہ نمبر ۵ بابوں پر تقسیم ہے۔ پہلا باب "عمومی تذکرہ" کے نام سے ہے جس میں علاج بالغذا کا عام بیان اور علم الغذا اور صحت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرا باب "علاج بالغذا کی اہمیت" بھی مفید معلومات اپنے اندر رکھتا ہے۔ تیسرا باب "غذا کے اجزا کی ہیئت" ہے جس میں حیاتین کی تاریخ اور اس کی قسموں کے علاوہ بہت سی غذاؤں کے اجزا کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ چوتھا باب "مخصوص غذائی امراض اور ان کا علاج" اور پانچواں باب "مختلف امراض میں غذا" نہ صرف اطبا کے مطالعے کے قابل ہے بلکہ عوام بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بہرحال ادارۂ مشیر نے یہ خاص نمبر مرتب کر کے قابلِ ستائش خدمت انجام دی ہے۔ امید ہے کہ شائقین اس نمبر سے فائدہ اُٹھائیں گے۔

حکمت۔ سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۲۴ صفحے، قیمت سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

پتہ: مینجر صاحب رسالہ "حکمت" سہارن پور۔

"حکمت" کے نام سے ایک نیا طبی رسالہ سہارن پور سے جناب حکیم ناظر حسن صاحب شمیم کی ادارت میں نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس کا پہلا پرچہ اس وقت ہمارے سامنے ہے، جس میں بعض عنوانات پر مفید طبی مضامین جمع کر کے شائع کیے گئے ہیں۔ طبی معلومات اور الامراض والعلاج کے علاوہ تجربات بھی اس میں موجود ہیں جو خود مدیر صاحب کے قلم سے ہیں۔ ضرورت ہے کہ رسالے کے مضامین کے معیار کو بلند کیا جائے اور اس کی کتابت اور طباعت کا انتظام بھی بہتر کیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ اگر مدیر صاحب کی توجہ اس رسالے پر صرف ہوتی رہی تو وہ اس رسالے کو مفید بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

تصحیح بسلسلہ "گھر کا حکیم"۔ ستمبر ۱۹۴۰ء کے ہمدرد صحت میں ہومیو ڈاکٹر یا گھر کا حکیم نامی کتاب پر جو تبصرہ شائع ہوا تھا اس میں اس کی ضخامت ۱۲۰ صفحے غلطی سے درج ہو گئی ہے۔ کتاب کی اصل ضخامت ۳۲۰ (تین سو بیس) صفحے ہے۔ ناظرین تصحیح فرمالیں۔ (مینجر ہمدرد صحت)

مکتوبات حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ سائز ، ضخامت ۴۴ صفحے ، قیمت بارہ آنے۔
پتہ ناظم کتب خانہ نذیریہ ، پھاٹک حبش خاں ، دہلی۔

جناب مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب ناظم کتب خانہ نذیریہ اہل علم کے دلی شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے حکیم الامت حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ محدث دہلوی کے مکتوبات جمع کرکے شائع فرمائے۔ یہ مکتوبات فارسی زبان میں ہیں اور ان کا اُردو ترجمہ مقابل کے کالم میں دیا گیا ہے۔ ترجمہ اگرچہ صاف اور سلیس نہیں ہے پھر بھی قابلِ قبول ہے۔ لیکن ترتیب یا کتابت کا جو سب سے بڑا نقص اس میں پیدا ہو گیا ہے وہ یہ ہے کہ ترجمہ متن کے مقابل نہیں رہا یہاں تک کہ آخر میں تین تین چار چار صفحوں کا فرق پڑ گیا ہے۔ بہرحال اصل چیز مکتوبات ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے معتقدین اور معترفین کی بڑی اکثریت انھیں فارسی زبان ہی میں دیکھنا پسند کرے گی۔ بہتر ہوتا کہ جناب مرتب نے جہاں حضرت شاہ صاحب کی مختصر سوانح حیات درج فرمائی وہاں وہ ان مکتوبات کے سلسلے میں بھی کچھ تحریر فرما دیتے۔ بہرحال یہ مکتوبات خاص علمی نوعیت کے ہیں اور ان کا موضوع زیادہ تر تصوّف ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مرتب کی کوشش کی داد دی جائے گی۔ شائقین اوپر کے پتے سے یہ کتاب منگا سکتے ہیں۔

جوگی اور دوسرے افسانے سائز ، ضخامت ۱۹۲ صفحے ، قیمت ایک روپیہ تین آنے۔
پتہ:- کریسنٹ ٹریڈنگ کمپنی ، اسٹیشن روڈ ، گورکھ پور۔

آٹھ مختصر افسانوں کا یہ مجموعہ جناب عبدالقیوم صاحب رسا کی تصنیف ہے ، جسے جناب ایم۔ عبدالرحیم صاحب سیتاپوری نے مُرتّب فرما کر شائع کیا ہے۔ جنابِ مُرتّب نے اس مجموعے پر جو مقدمہ سُپردِ قلم فرمایا ہے اُس میں جناب رسا کے تعارف کے بعد ان کے افسانوں پر بھی اظہار خیال کیا ہے جس میں انھوں نے شاید خاطر داری کو زیادہ ملحوظ رکھا ہے ، ورنہ جناب رسا کے افسانوں کی اصل افسانوی خوبیاں ہی کیا کم تھیں کہ افسانوں کو گھسیٹ کر خواہ مخواہ "واقعات" کا ہمسر قرار دیا جائے۔ رسا صاحب کی طبیعت افسانہ نویسی کے لیے خاصی موزوں ہے۔ پلاٹ بُرے نہیں ہوتے وہ تسلسل کا خیال رکھتے ہیں ، الفاظ کا استعمال عموماً صحیح کرتے ہیں ، فقرے سُبک اور رواں ہوتے ہیں اور بحیثیتِ مجموعی ان کا افسانہ دلچسپی اور افادے سے خالی نہیں ہوتا۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ افسانہ ہی رہتا ہے "واقعہ" نہیں بنتا۔ ہم نے اس مجموعے کے خاص افسانے "جوگی" کا مطالعہ خصوصیت سے غور کے ساتھ کیا۔ عوام کی دلچسپی کے لیے اچھا افسانہ ہے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ رسا صاحب کی قوتِ مشاہدہ کی کمزوری کا ثبوت پڑھنے والے کو جگہ جگہ سے ملتا ہے۔ چندرمکھی اور سادھو کا صرف چھے سال کی مدت میں اتنی محبت اور تعلق رہنے کے باوجود ایک دوسرے کو اتنے جنتوں کے بعد بھی نہ پہچاننا تعجب انگیز ہے۔ پھر بزرگ ایک دہقانی مجمع میں جو تقریر ارشاد فرماتے ہیں وہ اتنی طویل اور ہنگم ہے کہ اسے مجذوب کی بڑ تو قرار دیا جا سکتا ہے لیکن ایک اچھے پڑھے لکھے با ہوش و حواس انسان کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ آخر میں نوعمر چندرمکھی جس انداز سے سادھو سے گفتگو کرتی ہے اور جس طرح ساری رات اس کے تعاقب میں بھاگتی رہتی ہے اس کا ثبوت نہ تو ہماری موجودہ معاشرت میں آسانی کے ساتھ مل سکتا ہے اور نہ عام مشاہدہ اس کی تائید کرنے کو تیار ہے کہ رات کی تاریکی میں کوئی عورت یا مرد ہی سہی ، پچیس تیس میل ذرک دم بھاگے چلے جائیں اور ان میں سے کسی ایک کو بھی کوئی ایسا حادثہ پیش نہ آئے کہ وہ ذرا رک جانے پر مجبور ہو۔ خیر ، یہاں تک تو جو کچھ ہوا اچھا ہوا۔ اب جوگی اور چندرمکھی کے خاتمے کی تفصیلات بھی دیکھ لیجیے۔

> "اُس کا (جوگی کا) پانی میں گرنا تھا کہ چندرمکھی بھی جھم" سے کود پڑی۔ دریا کی تہ سے جب دونوں لاشیں سطح آب پر نکلیں تو اس طرح کہ چندرمکھی کی باہیں جوگی کے گلے میں اور جوگی کی باہیں چندرمکھی کے گلے میں۔ دونوں اس طرح لپٹے ہوتے تھے جس طرح وصل کی رات عاشق و معشوق گلے مل کر سو رہے ہوں۔ ان کے چہرے مثل ماہتاب روشن تھے ــــــــــ
> دریا کی لہریں بہا کر ان کو غیر معلوم مقام پر لے گئیں جہاں سے ان کا کوئی کھوج نہیں ملا"!

کاش اس انجام کو دکھانے سے پہلے رسا صاحب یا تو خود بہتے دریا میں ایک غوطہ لگا کر دیکھ لیتے یا کسی پیراک ہی سے معلوم

کر لیتے کہ بہتے پانی میں گرنے کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے۔ بہرحال پانی کے اندر خواہ کچھ ہی ہوتا ہو لیکن جہاں تک ہمیں علم ہے یہ نہیں ہوتا کہ گر کر جان دینے والے دو آدمی یکے بعد دیگرے تیز بہتے پانی میں گریں اس کے بعد ان میں سے ایک اطمینان سے اندر کھڑے رہ کر دوسرے کا انتظار کرے اور پھر دونوں بغل گیر ہو کر دریا کی تہ میں رہیں اور اس وقت کا انتظار کریں جب کہ رسا صاحب دریا کے کنارے اشنان کے لیے نہ پہنچ جائیں اور پھر وہ عاشق و معشوق کے اس جوڑے کو سطح آب پر بہنے کا نظارہ اطمینان اور دل جمعی سے دیکھ کر اُسے "غیر معلوم مقام" پر چلے جانے کی اجازت نہ دے دیں۔

بہرحال افسانوں کا یہ مجموعہ دلچسپی سے کسی طرح خالی نہیں ہے۔ شائقین اُوپر کے پتے سے منگوا سکتے ہیں۔

ترقی کی پہلی سیڑھی سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۱۴۴ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:- حاجی ایم۔ اشفاق مالک دولت، صحت اور عزت لائبریری، دہلی۔

"ترقی کی پہلی سیڑھی" کے مصنف جناب ایس۔ اے۔ خالق صاحب ماہر اصول تجارت سے ناظرین ناواقف نہ ہوں گے۔ موصوف کے مضامین "ہمدرد صحت" میں بھی شائع ہوتے ہیں۔ اور بہت سے ناظرین نے ان کے اندازِ تحریر کو پسند کیا ہے۔ خالق صاحب نے چونکہ جدید اصولِ تجارت کا علمی نقطۂ نظر سے مطالعہ کیا ہے اس لیے ان کی تحریریں تجارت پیشہ اصحاب کے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہوتی ہیں۔ اور دلچسپ اس وجہ سے ہوتی ہیں کہ موصوف اپنے مطالب اکثر مکالمات کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ "ترقی کی پہلی سیڑھی" میں مصنف نے تجارت میں کامیابی کے ذرائع کو ایسی عمدگی اور سلاست سے لکھا ہے کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی اس سے دلچسپی لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حالانکہ جن مسائل پر خالق صاحب نے قلم اٹھایا ہے وہ بڑی حد تک فلسفیانہ ہیں۔ تقریباً ستر صفحوں میں ان ذرائع پر بحث کرنے کے بعد مصنف نے پڑھنے والے کو "کلکتے کی تجارتی سیر" کرائی ہے۔ اس سیر سے مفید نتائج حاصل کیے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اس رسالے کا مطالعہ تجارتی اصحاب کے لیے نہایت کارآمد ثابت ہوگا۔ رسالہ کی قیمت آٹھ آنے نہایت مناسب رکھی گئی ہے۔ شائقین اوپر کے پتے سے یہ رسالہ بذریعہ وی۔پی یا سوا نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر بلا وی۔پی منگا سکتے ہیں۔

خلاصۃ المیزان سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۳۲ صفحے، قیمت چھے آنے۔

پتہ:- سنٹرل بک ڈپو، اُردو بازار، دہلی۔

یہ مختصر لیکن مفید اور کارآمد رسالہ جناب حافظ محمد صادق صاحب کی تصنیف ہے۔ یہ دراصل اُن کی مفصّل کتاب "المیزان" کا خلاصہ ہے جس میں موصوف نے ریاضیات کی تجدید و اصلاح کے سلسلے میں اپنے خیالات اور تجاویز کا اظہار فرمایا ہے۔ اس خلاصے میں ریاضی کے ابتدائی اصول جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم پر بحث کی گئی ہے۔ اور ان خامیوں کو بتایا ہے جو مروّجہ قواعد میں پائی جاتی ہیں۔ مصنف نے صرف اعتراض پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اپنے وضع کیے ہوئے جدید قواعد اور ضابطے بھی پیش کیے ہیں۔ حافظ صاحب کے خیالات یقیناً قابلِ غور ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ریاضیات والے اس رسالے کو مفید پائیں گے۔ شائقین اُوپر کے پتے سے سوا سات آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگا سکتے ہیں۔ رسالہ مجلّد ہے۔

اقبال سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۱۱۲ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:- خورشید اینڈ برادرز، فراش خانہ، دہلی۔

حضرت علّامہ اقبال رح کے سوانح و افکار اور ان کے کلام پر تبصروں کا سلسلہ ہماری زبان میں جاری ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ رسالہ ہے جو جناب محمد حسین خاں صاحب ایم، اے۔ بی۔ ٹی (علیگ) کی تالیف ہے، جس میں موصوف نے مرحوم کے سوانح حیات جمع کیے ہیں پھر "پیامِ اقبال" کے عنوان سے اقبال کے کلام پر تبصرہ ہے۔ اس تبصرے میں مؤلف نے فلسفۂ اقبال کے اہم عنوانات کو سامنے رکھا ہے۔ لیکن چونکہ مؤلف نے اس کا التزام رکھا ہے کہ مطالب کی توضیح و تشریح اقبال کے صرف اُردو کلام سے کی جائے، اس لیے بعض امور کا تشنہ رہ جانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اقبال کا فلسفہ زیادہ تر فارسی زبان میں ہے۔ اور بظاہر یہ مشکل معلوم ہوتا ہے کہ اس فلسفے پر فارسی کلام سے بے نیاز ہو کر کچھ لکھا جاسکے، لیکن جناب محمد حسین خاں صاحب نے ہمت اور کوشش سے کام لے کر یہ تبصرہ لکھ ہی دیا اور سچ تو یہ ہے کہ ان کی محنت رائگاں نہیں گئی

اور اس عام فہم تالیف کا یہ مقصد "نوجوانوں کو حضرت علامہ کے کلام کا مطالعہ کرنے اور ان کی تعلیمات سے فیض حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوجائے" بڑی حد پورا ہوگیا ہی۔ مؤلف نے آخر میں ماتم اقبال" کے عنوان سے وہ اشعار اور قطعات بھی خاصی تعداد میں جمع کردیے ہیں جو علامہ مرحوم کے انتقال کے بعد مختلف شاعروں نے کہے تھے۔ یہ رسالہ شائقین اوپر کے پتے سے منگا سکتے ہیں۔

تذکرۂ حبیب سائز ۲۲×۱۸، ضخامت ۱۲۰ صفحے۔ قیمت چھے آنے۔

پتہ:۔ خورشید اینڈ برادرز، فراش خانہ، دہلی۔

یہ چھوٹا سا رسالہ جناب محمد حسین صاحب ایم۔اے۔بی۔ٹی (علیگ) اسسٹنٹ ماسٹر اینگلو عربک ہائی سکول دہلی کی تالیف ہی جس میں موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت عام فہم اور سلیس زبان میں لکھی ہے۔ مقصد تالیف خود مؤلف کی زبانی یہ ہی کہ صحیح اور مستند روایات کو ایسی صاف اور سادہ زبان میں لکھا گیا ہی جو بچوں کے لیے موزوں ہی۔ یہ مختصر رسالہ ماسٹر صاحب کے مقصد کو پورا کر رہا ہی۔ ماسٹر صاحب نے اپنی تحریر میں مولانا حالی کی مسدس کے اقتباسات بھی جابجا دیے ہیں۔ جن سے یہ رسالہ دلکش اور مفید ہوگیا ہی۔ اوپر کے پتے سے یہ رسالہ منگایا جا سکتا ہی۔

سالنامہ خیام ۱۹۴۱ء سائز ۲۲×۳۰/۴، ضخامت ۱۹۰ صفحے، قیمت صرف آٹھ آنے۔

پتہ:۔ منیجر خیام، تحصیل بازار، لاہور۔

لاہور کے مشہور ہفتہ وار اخبار "خیام" کا سالنامہ حسب معمول نہایت شان سے شائع ہوا ہی۔ کاغذ اور سامان طباعت کی اس گرانی کے دور میں ادارہ خیام نے یہ ضخیم اور خوب صورت سالنامہ شائع کرکے اپنے وسائل کی وسعت اور خدمت ادب کے جذبے کو ثابت کردیا ہی۔ یہ سالنامہ ظاہری حیثیت سے ہی شاندار نہیں ہی بلکہ معنوی لحاظ سے بھی قابل قدر ہی۔ تاریخی اور سنجیدہ علمی و ادبی مضامین کے علاوہ دلچسپ اور نتیجہ خیز افسانے، ڈرامے اور منظومات کا بہترین انتخاب اس سالنامے کی خصوصیات ہیں۔ کتابت و طباعت عمدہ ہی۔ دو تین رنگین تصویروں کے علاوہ اس سالنامے میں بہت سے مضمون نگاروں کی تصویریں بھی شامل ہیں۔ شائقین نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ سالنامہ اوپر کے پتے سے منگا سکتے ہیں۔

مشرقی جنتری ۱۹۴۱ء سائز ۲۲×۲۹/۸، ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت دو آنے۔

پتہ:۔ میجر صاحب مشرقی جنتری، کوچہ چیلان، دہلی۔

مشرقی جنتری اپنی عمدہ ترتیب، اچھی کتابت و طباعت اور نہایت مفید اور دلچسپ معلومات اور مضامین کی وجہ سے ملک میں خاصی مقبولیت حاصل کرچکی ہی۔ اس کے مرتب جناب حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب سہسوانی نے آنے والے سال کی جنتری بھی اُسی محنت اور لگاؤ سے مرتب کی ہی جس طرح وہ پہلے کرتے رہے ہیں، اور جس کی وجہ سے وہ اس بات کے بجا طور پر مستحق ہیں کہ انھیں ہندوستان بھر کی جنتریاں مرتب کرنے والوں میں امتیازی درجہ دیا جاسکے۔ معلومات کو جمع کرلینا اور پھر انھیں چھاپ کر شائع کردینا تو کوئی مشکل کام نہیں، لیکن ان کو ترتیب اور سلیقے سے ہر مذاق کا لحاظ کرکے مرتب کرنا، اور پھر کتابت کی خوش نمائی اور طباعت کی عمدگی کا اس درجے اہتمام کرنا کہ بخلاف عام جنتریوں کے اسے دیکھنے اور پڑھنے کو جی چاہے، مشرقی جنتری کے مرتب قابل تحسین کارنامہ ہی۔ جنتری میں دو خوشنما بلاک کی تصویریں بھی شامل ہیں۔ ٹائیٹل عمدہ ہی۔ یہ جنتری کتب فروشوں سے عموماً مل جاتی ہی۔ لیکن اگر نہ ملے تو شائقین اسے براہ راست دفتر سے تین آنے کے ٹکٹ مع محصول ڈاک بھیج کر منگا سکتے ہیں۔ کتب فروشوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہی۔

الامراض والعلاج + حکایاتِ مرضیٰ

ترجمہ از ہموز اعظم

از جناب حکیم مولوی عبدالواحد صاحب رُکن مجلس تشخیص و تجویز، ہمدرد دواخانہ، دہلی

(گزشتہ سے پیوستہ)

حکایت نمبر ۱۵: ایک عورت روزانہ آدھ پاؤ سنگِ جراحت کھا جاتی تھی۔ مار الجبن بھی استعمال کرایا گیا۔ لیکن اس کے استعمال سے فائدہ نہ ہوا تو اس کے لیے یہ تدبیر کی کہ سنگِ جراحت کے ساتھ امرتی اور اندرسے کی گولیاں کھلائی گئیں اور اوپر سے سفوف زیرہ دیا گیا۔ رات کو حبِ مسہل عرقِ بہار کے ساتھ استعمال کرائی گئی۔ چالیس روز تک ان دواؤں کا استعمال جاری رہا۔ روزانہ دو تین اجابتیں مختلف رنگوں کی ہوتی تھیں۔ آخر کار انھیں تدابیر سے آرام ہو گیا۔

نسخہ سفوف زیرہ: زیرۂ کرمانی، تخم کرفس، انیسون ہر ایک ڈیڑھ تولے، ناگرموتھا، پودینہ خشک ہر ایک ساڑھے دس ماشے، زرنباد سات ماشے۔ لونگ ۳ ماشے، تل سیاہ دو تولے۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ۷ ماشے۔

حکایت نمبر ۱۶: ایک جوان شخص کو ورم معدہ لاحق ہوا۔ فم معدہ کے مقام پر سختی تھی، بخار تھا اور پیاس کی شدت تھی ہچکیاں۔ متلی آرہی تھیں اور دست جاری تھے۔ اس کی فصد باسلیق کھلوائی گئی اور پاؤ سیر خون نکلوایا گیا۔ اس کے بعد یہ نسخہ دیا گیا۔

آبِ کاسنی سبز مروّق، آبِ مکو سبز مروّق ہر ایک ۵ تولے، شیرۂ مغز تربوز چار ماشے، مغز املتاس ایک تولہ، روغن بادام ۴ ماشے اور پانی کے بجائے عرق مکو پلایا گیا۔ چند دن کے استعمال سے صحت ہو گئی۔

حکایت نمبر ۱۷: ایک شخص کو ورم معدہ لاحق ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ہچکیاں اور اُبکائیاں بھی تھیں۔ چہرے پر تہبج تھا۔ اس کو یہ نسخہ دیا گیا۔
گل خطمی ۳ ماشے، گل سرخ ۴ ماشے، مویز منقیٰ دس دانے، مکو خشک ۴ ماشے۔ ان کو عرق مکو ۱۲ تولے میں جوش دیں۔ اور شربت دینار ۲ تولے ملا کر پلائیں۔ پانی کے بجائے عرق مکو دیں۔

حکایت نمبر ۱۸: ایک شخص کو ورم معدہ تھا۔ روزانہ بیس بیس دست آرہے تھے، بخار تھا، اور سوء تنفس لاحق تھا۔ سانس لینے سے ناک کے نتھنے کمزور لوگوں کی طرح حرکت کر رہے تھے۔ فصد کرائی گئی، سیاہ خون نکلا۔ پینے کے لیے یہ نسخہ دیا گیا۔

شیرۂ تخم کاسنی، شیرہ مکو خشک ہر ایک ۶ ماشے، شربت بزوری بارد ڈیڑھ تولے ملا کر پلائیں۔

دوسرے روز آبِ کاسنی سبز مروّق، آبِ مکو سبز مروّق ہر ایک ڈیڑھ تولے مغز املتاس ایک تولہ حل کر کے دیا گیا۔ چند روز کے استعمال سے آرام ہو گیا۔

حکایت نمبر ۱۹: ایک شخص ورم معدہ میں مبتلا تھے۔ جو کچھ کھاتے تھے، قے کے ذریعے سے خارج ہو جاتا تھا۔ ایک طبیب ان کو گل بنفشہ، گل سرخ، پرسیاؤشاں، مویز منقیٰ، سناکی اور گل قند دے رہے تھے۔ استاد صاحب کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس لیے کہ مریض لاغر اور کمزور تھا اور اس کے مزاج میں حدت تھی۔ سنا مکی کے جوشاندے کی حدت سے اس کا ورم بڑھ گیا۔ بخار زیادہ ہو گیا۔ اور پیاس بھی بڑھ گئی، ان کو:

شیرۂ مکو خشک ۶ ماشے، لعاب ریشۂ خطمی ۳ ماشے، شیرۂ تخم کاسنی ۶ ماشے عرق بادیان اور عرق مکو میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولے ملا کر پلاؤ کو کہا۔ اس کے علاوہ پیٹ پر روغن گل ملنے اور فصد باسلیق کھولنے کے لیے فرمایا۔ پھر آبِ مکو سبز مروّق اور آبِ کاسنی سبز مروّق ہر ایک ۵ تولے میں مغز املتاس ایک تولہ اور گل قند دو تولے حل کر کے دیا گیا۔

حکایت نمبر ۲۰: ایک شخص کو ورم معدہ کی شکایت تھی۔ معدے میں درد تھا۔ اُبکائیاں ستا رہی تھیں اور دست آرہے تھے۔ وہ اس سے

پہلے گرم دوائیں استعمال کر چکا تھا، اور اس کے شکم میں جگہ جگہ سختی تھی۔ اس کی فصد باسلیق کھلوائی گئی۔ خون سیاہ رنگ کا تقریباً سوا پاؤ نکالا گیا۔ اس کے بعد یہ نسخہ پلایا گیا۔

لعاب گل خطمی ۳ ماشے، شیرۂ مکوہ خشک ۴ ماشے، لعاب اسپغول ۶ ماشے عرقیات میں نکال کر گلاب ۲ تولے، شربت انار شیریں ۲ تولے ملا کر دیں۔

یہ نسخہ دو مرتبہ دیا گیا اور دونوں مرتبہ قے کے ذریعے سے نکل گیا، لہٰذا اس کو موقوف کر دیا گیا، اور فرمایا کہ چوں کہ معدہ ماؤف ہے اور اس کی حالت زیادہ خراب ہے۔ اس لیے کوئی چیز دینی مناسب نہیں ہے۔ البتہ مریض کے تنے ہوئے شکم پر مغز املتاس روغن گل کے ساتھ ضماد کیا گیا۔ اور دوسرے روز گل خطمی ۳ ماشے عرق مکوہ بارہ تولے میں جوش دے کر مصری ایک تولہ ملا کر پلایا گیا اور بھوک کے وقت ملائم کھچڑی کھانے کی اجازت دی۔ اس کے بعد جب مریض کا بدن ٹھنڈا ہو گیا تو سونٹھ کو باریک پیس کر تلوؤں پر ملنے کے لیے کہا گیا اور پھر یہ نسخہ پلایا گیا اور اسی نسخے کے متواتر استعمال سے آرام ہو گیا۔

آب کاسنی سبز مروّق، آب مکوہ سبز مروّق ہر ایک ۵ تولے میں، مغز املتاس ایک تولہ حل کر کے چھان لیں۔ اوپر سے زعفران سائیدہ دو رتی اور بنفشہ سائیدہ ۳ ماشے چھڑک کر گلقند آفتابی ۳ تولے ملا کر پلائیں۔

حکایت نمبر ۲۱: ایک شخص کا پیٹ سخت تھا، بافقر رکھنے سے دُکھتا تھا۔ اور روزانہ دو تین دست آ جاتے تھے۔ بخار بھی تھا اس کو حکیم شریف خاں صاحب نے آب مکوہ سبز مروّق سات تولے میں شکر سفید ایک تولہ ملا کر تخم بارتنگ ۶ ماشے اوپر سے چھڑک کر پلانے کے لیے فرمایا اور مغز املتاس آب مکوہ سبز میں حل کر کے ضماد کرنے کے لیے تجویز کیا۔ دو تین روز کے استعمال سے بہت افاقہ محسوس ہوا۔ اس کے بعد آب مکوہ سبز روزانہ ایک ایک تولہ اضافہ کر کے پلانے کے لیے فرمایا۔

حکایت نمبر ۲۲:- ایک پچاس سالہ مراقی اور خفقانی مریض صلابت معدہ (معدے کی سختی) میں مبتلا تھا۔ بواسیر کی اور قبض دائمی کی شکایت بھی تھی۔ جب موسم سرما آیا تو شکم میں سختی بڑھ گئی اور قبض بھی زیادہ ہو گیا، کبھی کبھی خون آلودہ سدّے نکلتے تھے۔ اس کو سب سے پہلے یہ نسخہ منضج پلایا۔

بنفشہ ۶ ماشے، مکوہ خشک ۶ ماشے، اصل السوس ۵ ماشے، پوست بیخ کاسنی ۹ ماشے، بیخ بادیان ۶ ماشے، گاؤزبان ۶ ماشے، مویز منقّے ۱۰ دانے، سب کو عرق مکوہ ۱۰ تولے، عرق کاسنی ۱۰ تولے میں رات کو بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت جوش دے کر گل قند آفتابی ۳ تولے ملائیں۔ اور چھان کر نیم گرم تین چار روز تک پئیں۔ دوسرے روز اس نسخے میں بواسیر کی رعایت سے تخم خطمی، ریشہ خطمی اضافہ کیا گیا۔ چوتھے روز خون آلود سدّوں کا نکلنا موقوف ہو گیا۔ لیکن پیٹ میں اکثر نفخ رہتا تھا، کبھی کبھی ڈکاریں بھی آتی تھیں لیکن نیچے کی طرف سے ریاح کم خارج ہوتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شکم میں کوئی چیز چپٹی ہوئی ہے۔ گاڑھا گاڑھا پیشاب کثرت سے آتا تھا۔ تب اس نسخے میں انیسون ۳ ماشے، بادیان ۶ ماشے، تخم کشوث ۳ ماشے، سپستاں ۱۰ دانے اضافہ کر کے دو روز پلایا گیا اور اس کے بعد سدّوں کو کھولنے اور پیٹ کو نرم کرنے کے لیے مسہل سے ایک روز پہلے سنا مکی نو ماشے اضافہ کی گئی جس سے دو تین دست آئے دوسرے روز مغز املتاس ۶ ماشے، ترنجبین ۴ تولے اور روغن بادام شیریں ۶ ماشے اضافہ کر کے مسہل دیا گیا۔ ان کے علاوہ جوشاندے میں مغز تخم کدو ایک تولہ بڑھایا گیا تھا۔ غذا میں چنے کا پانی اور ملائم کھچڑی اور پانی کے بجائے عرق گاؤزبان، عرق کاسنی، عرق مکوہ نیم گرم پینے کے لیے کہا گیا۔ اس مسہل کے چھ سات دست ہوئے اور مرض میں کسی قدر تخفیف معلوم ہوئی۔ اس کے بعد یہ تبرید دی گئی۔

لعاب ریشہ خطمی ۶ ماشے، شیرہ تخم خیارین ۶ ماشے، گاؤزبان، کاسنی اور مکوہ کے عرقوں میں نکال کر شربت بزوری ۲ تولے ملائیں اور تخم ریحان ۶ ماشے چھڑک کر پلائیں۔ (گاہے اس تبرید کے بجائے عرق بادیان ۱۰ تولے عرق گلاب ۲ تولے، شربت بزوری ۲ تولے، تخم ریحاں ۶ ماشے دیا گیا اور گاہے شربت کے بجائے گل قند آفتابی بھی دیا گیا)

دو تین روز کی مہلت دینے کے بعد یہ منضج دو تین دن پلایا گیا۔

بنفشہ ۶ ماشے مکوہ خشک ۶ ماشے، بیخ بادیان ۶ ماشے، مویز منقّے ۱۰ دانے، تخم کشوث ۳ ماشے، بادیان ۶ ماشے، انیسون ۳ ماشے، تخم خیارین نیم کوفتہ ۶ ماشے، انجیر زرد ۳ دانے، گاؤزبان ۶ ماشے، پوست بیخ کاسنی ۹ ماشے۔ سب دواؤں کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت گل قند ۳ تولے ملا کر چھان کر پلائیں۔

اس منضج کو دو تین روز پلانے کے بعد دوسرے مسہل میں بسفائج فستقی ۶ ماشے، ریوند خطائی ۲ ماشے، غاریقون ۳ ماشے اضافہ کیا گیا۔ سات

دست ہوئے، جن میں جلا ہوا مواد اور چھیچھڑے کے ساتھ بلغم نکلا۔ اس کے بعد بدستور تبرید پلانے کے بعد یہ منضج دیا گیا:۔

گاؤزباں ۶ ماشے، مکو خشک ۶ ماشے۔ بیخ کاسنی ۶ ماشے، بنفشہ ۶ ماشے، بیخ بادیان ۶ ماشے، مویز منقیٰ ۲ تولہ، تخم خربزہ ۶ ماشے، تخم خیارین ۶ ماشے، تخم کشوث ۳ ماشے، گل نیلوفر ۱ تولہ، گل قند آفتابی ۲ تولے۔

دو تین روز پلانے کے بعد تیسرے مسہل میں حب ایارج اور حب لاجورد عرق گاؤزباں اور عرق مکو کے ساتھ چار گھڑی رات باقی رہے کھلا کر صبح کو مسہل کی دواؤں میں منضج کی دوائیں اضافہ کر کے پلائی گئیں۔ پیٹ میں مروڑ ہو کر دست ہوئے لیس دار بلغم تھوڑا تھوڑا نکلا۔ پھر دو تین روز منضج دیکر چوتھا مسہل بدستور حب ایارج اور حب لاجورد کے ساتھ دیا گیا۔ اور پھر معجون دبید الورد، عرق گاؤزباں، عرق مکو اور شربت بزوری اور گل قند بطور تبرید پلائے گئے۔ اس کے بعد مندرجۂ ذیل معجون کھلائی گئی جس سے کچھ دنوں بعد صلابت دور ہو گئی۔

معجون، ابریشم مقرض، گاؤزباں، بادرنجبویہ، اسطوخودوس، تیزپات، اسارون ذکر، بوزیدان، صندل، افتیمون، گل بنفشہ، ہلیلہ سیاہ، گل سرخ، نیلوفر، ہر ایک سات ماشے، گل گاؤزباں ۲ تولے، فرنجمشک ۴ ماشے، دانہ الائچی خورد پانچ ماشے، خرفہ، دارچینی، زرنباد، بادیان، اگر، مصطگی، انیسون، ہر ایک ساڑھے تین ماشے، خولنجان، بالچھڑ، تخم خرفہ، تخم کاسنی، ہر ایک ساڑھے دس ماشے، بہمن سفید چودہ ماشے، جائفل، جاوتری ہر ایک پونے دو ماشے۔ مصری دواؤں سے دوچند، شہد دواؤں کے برابر، عرق گلاب پاؤسیر۔ قوام تیار کر کے بدستور معجون بنائیں۔ آخر میں مشک دو ماشے، زعفران چار ماشے عرق گلاب میں کھرل کر کے ملائیں۔

فوائد:۔ پیٹ کی سختی اور مراق کے لیے مفید ہے۔ سوداوی اخلاط کا تنقیہ کرتی ہے۔

KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA















نزلہ معمولی مرض نہیں ہی

خمیرہ نزلی جواہر والا !

طاقت ور دماغ کا مالک دولت صحت اور عزت کا بھی مالک ہوتا ہی۔ طاقت ور دماغ کے سامنے فولاد، موم اور دشمن زیر ہو جاتے ہیں + نزلہ قبل از وقت بال سفید کر دیتا ہی۔ دانتوں، آنکھوں اور دماغ کو سخت نقصان پہنچاتا ہی۔ یہاں تک کہ دق وسل بھی نزلے سے پیدا ہو جاتی ہی۔

خمیرہ نزلی جواہر والا کے دو خوص ہیں :-

نزلہ کا قلع قمع کرنا، اور ساتھ ساتھ دماغ کو طاقت پہنچانا۔ نیا یا کیسا ہی پرانے سے پرانا نزلہ ہو خمیرہ نزلی جواہر والا کے سامنے ٹھیر نہیں سکتا، ضعف اعصاب کو بھی حد درجے مفید ہی۔

طلبا، مصنفین، ایڈیٹران، تجار، جج صاحبان، وکلا اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے نہایت مقوی دماغ، دافع نزلہ، موثر اور مجرب المجرب تحفہ ہی۔ قیمت فی شیشی پانچ تولے ایک روپیہ چار آنے (عہ/)

آج ہی منگائیے +

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



ابلتی ہوئی جوانی کا جذبہ۔ پُر کیف ہیجان

معجون شباب آور (رجسٹرڈ)

نادر، نایاب، شاہنشاہ، معرکۃ الآرا، مترنج، حکمی علاج، گوہر نایاب، کم زوروں کا سہارا، طاقت کا بمبہ، شہ زور، کوں سا نقط باقی ہی، جو نامردی کے مایوس مریضوں نے

معجون شباب آور کی تعریف میں استعمال نہیں کیا۔

کثرت جماع، افسوسناک غلط کاریوں، ضعیفی اور از حد دماغی محنت سے

یہ مرض پیدا ہو جاتا ہی

ہزاروں عقلمند صحاب جو روپے کو روپیہ سمجھتے ہیں، اور لسے برباد کرنا نہیں چاہتے، جو وقت کو قیمتی سمجھتے ہیں اور جلد اچھا ہونا چاہتے ہیں، جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پیچیدہ علاج ہی جو بازاری دواخانوں اور ایسے دواخانوں سے جہاں اچھا مال تیار کرنے کی نسبت، روپیہ حاصل کرنے پر زیادہ توجہ کی جاتی ہی پرہیز کرتے ہیں۔ ہمدرد کی مشہور عالم معجون شباب آور استعمال فرماتے ہیں۔



معجون شباب آور سے پُر کیف ہیجان، اور جوانی کا جذبہ، پورے جوش کے ساتھ اُبل پڑتا ہی۔

اس کی ایک ایک رتی موتیوں سے تولنے کے قابل ہی۔

اگر خاص الخاص اُمرا اور رؤسا کے لائق، قوتِ باہ کو چوبالا کرنے والی، بڑے بڑے شہ زوروں کو مات کرنے والی، برقی قوت پیدا کرنے والی جادو اثر دوا کی ضرورت ہی، تو معجون شباب آور اسی منٹ منگائیے قیمت ۵ تولے کی شیشی صہ/ پانچ روپے۔ نمونے کی شیشی ایک روپیہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

روئداد مجلس تشخیص و تجویز، ہمدرد دواخانہ دہلی

دق وسل

مریضہ نمبر ۲۵۵۶۱

مریضہ کے حسب ذیل حالات سے مجلس کو آگاہ کیا گیا۔

"مریضہ کو کھانسی اور بخار کی شکایت ہے۔ حکیموں اور ڈاکٹروں نے دق تشخیص فرمایا ہے۔ آپ کے پاس حالات لکھ کر بھیج رہے ہیں تشخیص کے بعد دوا، بہت جلد روانہ فرمادیں۔ پیٹ میں درد رہا کرتا ہے۔ سینے میں ہر وقت دائیں طرف درد رہتا ہے۔ بلغم پیپ کی طرح کا نکلتا ہے۔ خون بھی آچکا ہے۔ باضمہ از حد خراب ہے۔ ڈکاریں بہت آتی ہیں۔ بھوک کا تو نام و نشان نہیں ہے۔ اعضا شکنی رہتی ہے تلوے اور ہتھیلیاں جلتی رہتی ہیں۔"

مجلس نے حسب ذیل دوائیں تجویز فرمائیں:۔

قرص سحر ایک عدد، ارالجیات ۵ تولے کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت استعمال کرائیں۔ دوائیں ۳۰ دن استعمال کرکے مندرجہ ذیل حالات سے اطلاع دی گئی۔

حالات ماقبل استعمال ادویہ	حالات مابعد استعمال ادویہ
۱ کھانسی چوبیس گھنٹے ستاتی رہتی تھی۔	اب صرف صبح یا شام کو کبھی اٹھ جاتی ہے۔
۲ گھبراہٹ تھی۔	اب نہیں ہے۔
۳ پیٹ میں درد رہا کرتا تھا۔	اب نہیں ہے۔
۴ قبض شدید تھا۔	بہت کمی ہے۔
۵ ڈکاروں کی کثرت تھی۔	اب کبھی آجاتی ہے۔
۶ اعضا شکنی رہا کرتی تھی، تلوے اور ہاتھ جلتے تھے۔	اب ایسی بات نہیں ہے۔
۷ درد سینہ کی شکایت تھی۔	اس میں تھوڑی سی کمی ہوگئی ہے۔
۸ بھوک بند تھی۔	اب کھل گئی ہے۔
۹ لعاب دہن کی کثرت تھی۔	اب بہت کمی ہے۔
۱۰ منہ کا مزا پھیکا تھا۔	اب بھی مزا پھیکا ہے۔

مجلس نے مندرجۂ بالا دوائیں بدستور استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی اور مفرح بارد جواہر والی ۶ ماشے شام کے وقت کھانے کے لیے اضافہ کی۔

اسہال دوری

مریضہ نمبر ۳۱۴۹۳/۴۹۶۹

حسب ذیل حالات سے ہمدرد دواخانے کی مجلس تشخیص و تجویز کو اطلاع دی گئی۔

"مریضہ کی عمر انیس بیس برس کی ہے۔ ایک لڑکا ہے۔ شادی ہوئے ڈھ برس ہوئے۔ ہر بائیس روز کے بعد دست شروع ہوجاتے ہیں۔ اس کے بعد چہرے پر زردی چھا جاتی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔ دو تین دن یہی حالت رہ کر ٹھیک ہوجاتی ہے اور پھر بائیس دن کے بعد دورہ ہوجاتا ہے۔ بھوک تو لگتی ہی نہیں۔ ٹھنڈ میں رہنے سے جوڑ جوڑ میں درد ہوجاتا ہے۔ ڈاکٹری علاج ہوئے۔ انجکشن بھی لگے۔ لیکن حالت بدستور ہے۔"

مجلس نے حسب ذیل دوائیں تجویز فرمائیں:۔

(صبح) قرص مالتی لبنت ایک عدد معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

(بعد غذا) جوارش عود شیریں ۶-۶ ماشے دونوں وقت استعمال کریں۔

بیس دن مسلسل دوائیں استعمال کرنے کے بعد حسبِ ذیل حالات سے اطلاع دی گئی:۔

"گزارش خدمت یہ ہے کہ حضور کے دواخانے سے دوائیں منگا کر استعمال کرائی گئیں۔ خدا کے فضل و کرم سے بہت زیادہ فائدہ ہوا اس مرتبہ دست آئے ہی نہیں اور روٹی بھی بھوک کے ساتھ کھاتی ہے۔"

ضعفِ ہضم بلغمی

مریض نمبر $\frac{۳۴۳۹۷}{۹۰۸۹}$

حسب ذیل حالات سے خط کے ذریعے سے اطلاع دی گئی:۔

"عمر قریباً اڑتالیس سال کی ہے۔ مزاج بلغمی واقع ہوا ہو جسم فربہ ہے۔ منہ سے رطوبت ٹپکتی رہتی ہے۔ مسوڑھے پھول جاتے ہیں۔ قبض لازمی رہتا ہے۔ پیٹ بھاری رہتا ہے۔ طبیعت ہر وقت گری گری سی رہتی ہے۔ دل میں میٹھا میٹھا درد اور کمزوری معلوم دیتی ہے۔ بھوک بالکل نہیں لگتی۔ نزلہ اور زکام دائمی ہیں۔ خالی اُبکائیاں بھی آتی ہیں۔ دانت گر گئے ہیں۔ کچھ ہیں تو ان میں درد رہتا ہے۔ دوائیں تجویز کر کے صرف ۱۵ دن کے لیے بھیج دیجیے۔"

مجلس نے حسب ذیل دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی:۔

(صبح) قرص کشتہ خبث الحدید ایک عدد، قرص کشتہ مرجان ایک عدد، دوالمسک سادہ ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

(شب) قرص ملیّن ۲ عدد ایک روز کے وقفے سے کھائیں۔

(بعد غذا) جوارش جالینوس نو نو ماشے استعمال کریں۔

۱۳ دن دوائیں استعمال کر کے حسب ذیل حالات سے باخبر کیا:۔

"حسبِ ہدایت آپ کی دواؤں کا استعمال جاری ہے۔ قریب قریب سب ہی شکایتیں دور ہو گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ چند دن دوائیں اور کھا لوں۔ اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو ۱۰ دن کے لیے دوائیں اور روانہ کر دیں۔"

سیلان الرحم

مریضہ نمبر $\frac{۳۹۳۹۱}{۶۵۷۱}$

"مریضہ کو عرصے سے سفیدی آنے کا مرض ہے۔ بہت سے علاج کر ڈالے لیکن افاقے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ماہواری کی بے قاعدگی نے الگ پریشان کر رکھا ہے۔ اکثر دورانِ سر کی شکایت رہتی ہے۔ آپ سے یہ بھی مشورہ کرنا چاہتا ہوں کہ جواہر مہرہ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے تو کیوں نہ مریضہ کو استعمال کرایا جائے۔"

مجلس نے حالات پر غور کر کے مندرجۂ ذیل دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی:۔

(صبح) مستورین ایک تولہ آدھ پاؤ دودھ میں حل کر کے پلایا کریں۔

(شب) معجون سہاگ سونٹھ ایک تولہ سوتے وقت کھلایا کریں۔

دس دن دوائیں استعمال کرنے کے بعد مریضہ کے حسبِ ذیل حالات سے اطلاع دی گئی:۔

"آپ کی ارسال کردہ دوائیں جملہ ہدایات و پرہیز کے ساتھ استعمال کرائی گئیں۔ الحمد للہ بہت افاقہ ہوا۔ میرا یہ خیال ہے کہ دس دن کے لیے انہیں دواؤں کا کھلانا اچھا رہے گا۔ اگر اب جواہر مہرہ مناسب ہو تو ان ہی دواؤں کے ساتھ روانہ کر دیں۔"



(مشہور فرانسیسی فسانہ نگار سان ژوئیر (Saint-juirs) کا شاہ کار)

ڈاکٹر نے اس کی صورت دیکھتے ہی کہا، "تم مر جاؤ گے۔ تمہارے مرنے میں کوئی شبہ نہیں۔ مجھے تو تم اس وقت بھی مردہ نظر آ رہے ہو۔"

اتنے بڑے ڈاکٹر کی زبان سے یہ الفاظ سن کر نوجوان سلیم خوف سے کانپنے لگا۔ ڈاکٹر بدری داس کو ماہر سمیات کی حیثیت سے بین الاقوامی شہرت حاصل تھی۔ اور دنیا میں کوئی ملک ایسا نہ تھا جہاں ان کے علم و کمال کا اعتراف نہ کیا جاتا ہو۔ سلیم اُن کے مرحوم دوست کا اکلوتا فرزند تھا۔ ڈاکٹر بدری داس کو اس سے محبت تھی۔ اور وہ بھی ان کے پاس تیسرے چوتھے دن آتا رہتا تھا۔ ڈاکٹر بدری داس نے سلیم کی آنکھوں کو دوبارہ غور سے دیکھا اور بولے، "زہر کا پورا اثر ہے۔ بدنصیب لڑکے سچ بتا تو نے کیا کیا ہے؟"

موت کو نظروں کے سامنے دیکھ کر سلیم کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔ خوف سے کانپتے ہوئے بولا، "میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔"

ڈاکٹر صاحب اس کی زبان کا معائنہ کرتے ہوئے بولے: "بیٹا! ذرا اپنی یادداشت پر زور دو۔ تم نے کوئی چیز کھائی ہے۔ کوئی چیز پی لی ہے۔ کوئی چیز سونگھی ہے؟"

سلیم نے کہا، "میرے ایک دوست مالوہ کے جنگلوں کی سیاحت کر رہے ہیں۔ انھوں نے مجھے سرخ رنگ کا ایک پھول لفافے میں بند کر کے بھیجا تھا۔ وہ میں نے ضرور سونگھا تھا۔"

ڈاکٹر بدری داس ایک دافع سمیت عرق کی پوری شیشی اپنے رومال پر لنڈھا کر بولے، "کہاں ہے وہ پھول، کہاں ہے وہ پھول؟ ذرا مجھے بھی دکھلاؤ"

سلیم نے جیب سے لفافہ نکالا اور پھول ڈاکٹر صاحب کی میز پر رکھ دیا۔

ڈاکٹر صاحب پھول کو دیکھتے ہی زور سے بولے، "میری تشخیص بالکل صحیح ہے۔ اس پھول کا نام ہے پائیرامینسس انڈیکا (Pyramenesis Indica) یہ سخت زہریلا ہوتا ہے۔ اور اس کو سونگھنے سے انسان مرجاتا ہے ——— تم نے یہ پھول کس وقت سونگھا تھا؟"

"آج نو بجے دن کو"

"اس کا زہر پورے چوبیس گھنٹے میں اثر کرتا ہے۔ کل ٹھیک نو بجے دن کو تم مر جاؤ گے۔"

سلیم کا چہرہ زرد ہو گیا۔ وہ بولا، "ڈاکٹر صاحب۔ میری صحت تو بالکل اچھی ہے۔"

ڈاکٹر بدری داس بولے، "تم سمیات کا حال نہیں جانتے۔ کل جب نو بجنے میں پانچ منٹ باقی رہیں گے تو تمہارے قلب میں ایکا ایکی درد اُٹھے گا اور تم پانچ منٹ کے اندر تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے ———"

"ڈاکٹر صاحب! کوئی علاج؟"

"کوئی علاج نہیں۔"

ڈاکٹر بدری داس کی تشخیص کس طرح غلط ہو سکتی ہے۔ یورپ اور امریکہ کے اطبا بھی اس نامور ماہر سمیات کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کرتے ہیں ——— تیئس چوبیس سال کا نوجوان سلیم دیوانوں کی طرح ڈاکٹر صاحب کے مطب سے باہر نکلا۔ قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ موت کی تصویر نظروں کے سامنے ——— کل ٹھیک نو بجے دن کو میں مر جاؤں گا ——— یہی ایک خیال دل میں بسا ہوا تھا۔

آٹھ بجے رات کو گرتا پڑتا مکان پہنچا۔

بوڑھی ملازمہ نے کہا، "کھانا کھا لو۔"

"مگر کھانا کس سے کھایا جائے۔ اور اب کھانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بارہ گھنٹے کے بعد تو زندگی کا چراغ گل ہو جائے گا۔"

وہ دردِ سر کا بہانہ کر کے لیٹ رہا۔ مگر آنکھوں میں نیند کہاں۔ سوچنے لگا ——— میری سو روپے مہینے کی جائداد ہے۔ اس کا وصیت نامہ مرتب کر لینا چاہیے۔ مگر جائداد کا وارث کسے قرار دیا جائے؟ نہ کوئی دوست نہ رشتہ دار! ہاں اس کے مرحوم چچا کی ایک نوعمر لڑکی نسیمہ تھی جو کئی سال سے اپنے ماموں کے پاس یتیمی کا پرغم زمانہ بسر کر رہی تھی۔ سلیم کو اس سے درپردہ محبت تھی۔ لیکن شادی کی درخواست کس طرح کرتا۔ جانتا تھا کہ ماموں زرپرست ہے۔

اُس نے وصیت نامہ مرتب کر کے اپنی مختصر جائداد نسیمہ کے نام منتقل کر دی۔

وہ سوچنے لگا ——— "نسیمہ کس قدر خوب صورت اور شریف طینت لڑکی ہے۔ مگر مصیبت میں گرفتار۔ تین چار دن ہوئے جب اس سے میری ملاقات ہوئی تو وہ کس قدر غمگین تھی۔ معلوم ہوا کہ اس کو ماموں نے ادھیڑ عمر کے ایک اُجڈ مگر دولت مند فوجی افسر کے ساتھ اس کی منگنی کر دی ہے۔ وہ قیانوسی خیالات کا غیر تعلیم یافتہ زمیندار، اسے لبریز شباب دلوں کے جذبات کا کیا احساس! وہ تو ہر وقت روپیہ آنہ پائی کے چکر میں گرفتار رہتا ہے۔ اسے روپیہ چاہیے۔ اس کے نزدیک روپیہ ہی سب کچھ ہے ——— نسیمہ، بدنصیب نسیمہ مجھ سے رو رو کر کہتی تھی کہ وہ زہر کھا کے مر جائے گی۔ مگر اس بدمزاج فوجی افسر کے ساتھ ہرگز شادی نہیں کرے گی ——— اس کی گفتگو سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسے بھی کسی سے محبت ہے ——— کاش نسیمہ کو مجھ سے محبت ہوتی! ——— اس میں کوئی شک نہیں کہ نسیمہ میرے لیے بہترین شریک زندگی ثابت ہوتی ——— مگر اب ان باتوں کا ذکر کیا؟ رات کے دو بج چکے۔ سات گھنٹے بعد میری زندگی کا چراغ گل ہو جائے گا ——— مگر جب مجھے مرنا ہے تو اپنی پیاری نسیمہ کو مصیبت سے نکالنے کی آخری کوشش کیوں نہ کروں۔ کیوں نہ اس کے ماموں سے جا کر لڑوں کہ وہ رُپے کے لالچ میں اُس اُجڈ فوجی افسر کے ساتھ نسیمہ کی شادی نہ کرے ——— مگر وہ کس طرح رضامند ہو جائے گا۔ بہت ضدی آدمی ہے ——— میں نسیمہ کے لیے اپنی جان پر کھیل جاؤں گا۔ مرنے والے کے مقابلے پر کوئی نہیں آتا۔ جب مجھے مرنا ہی ہے تو کیوں نہ ایک نیک مقصد کے لیے جان دوں ———"

یہ سوچ کر سلیم اُٹھا۔ گھڑی میں دیکھا تین بج چکے تھے۔ اس نے کپڑے پہنے اور نسیمہ کے ماموں کے گھر کی طرف چل دیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے پہلے آہستہ سے دستک دی۔ پھر دو چار آوازیں دیں لیکن جب کوئی نہیں بولا تو اس نے ایک بڑا سا پتھر اٹھا کر دروازے کو بُری طرح پیٹنا شروع کر دیا۔ نسیمہ کے ماموں کی آنکھ کھل گئی۔ گھبرا کر بولا، "کون ہے؟"

سلیم نے جواب دیا، "ذرا نیچے تشریف لایئے۔ میں ہوں سلیم۔"

"سلیم ——— اس وقت تم کیسے آئے؟"

"کام ہی سے آیا ہوں اور کیوں آیا؟"

نسیمہ کا ماموں شب خوابی کے کپڑے پہنے ہوئے نیچے اتر آیا اور بولا، "کہو کیا بات ہے؟"

سلیم نے کہا، "مجھے آپ سے یہ عرض کرنا ہے کہ اس بوڑھے رسالدار عبداللہ خاں سے جس کی پہلی بیوی سے چار لڑکے موجود ہیں، نسیمہ کی شادی کا ارادہ ترک کر دیجیے۔"

"تم کیا کہہ رہے ہو؟"

"میں جو کچھ کہہ رہا ہوں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ سوچ سمجھ کر کہہ رہا ہوں۔ میرے لفظوں میں کوئی اُلجھن نہیں۔ صاف الفاظ ہیں اور صاف ہی ان کا مطلب ہے۔ اُردو زبان میں کہہ رہا ہوں۔ کیا آپ سمجھے نہیں؟"

"ایسا نہیں ہو سکتا۔"

"ایسا ہو کر رہے گا"

"میں نے زبان دے دی ہے۔ اب رسالدار عبداللہ خاں کے ساتھ نسیمہ کی شادی ضرور ہو گی"

"ہرگز نہیں ہو گی"

"کون مزاحم ہو گا؟"

"میں"

"دیکھا جائے گا۔ خیر میں تمھاری بات کا جواب دے چکا۔ اب تم جاؤ اور جو کچھ کرنا ہے کر لو"

"سردی میں اتنی رات کو جاؤں کہاں۔ میں تو آپ کے پاس رہوں گا"

نسیمہ کے ماموں نے جھلا کر کہا "رہتے ہو تو رہو۔ لیکن میں یہ سمجھ لوں گا کہ تم چلے گئے۔ اور میں تم سے بات چیت نہ کروں گا"

سلیم نے مسکرا کر جواب دیا "آپ شوق سے بات نہ کیجیے۔ لیکن مجھے اپنے گھر میں اتنی رات تو کاٹ لینے دیجیے"

یہ کہہ کر وہ نسیمہ کے ماموں کے ساتھ مکان کے اندر داخل ہو گیا۔ نسیمہ کا ماموں بڑبڑاتا ہوا بستر پر لیٹ رہا "کیا شرافت ہے، کیا تمیز داری ہے، سردی کے موسم میں کسی شخص کو دروازہ پیٹ پیٹ کر تین بجے رات کو سوتے سے جگانا، اس کی نیند خراب کرنا اور پھر ایک لغویات کے لیے"

سلیم نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ ایک گوشے میں نسیمہ کے ماموں کا پرانا ستار رکھا ہوا تھا جسے وہ اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا تھا۔ سلیم نے ستار اٹھا کر بجانا شروع کیا "—— تان تان، تنوم تنوم ——"

نسیمہ کا ماموں گھبرا کر اٹھ بیٹھا، بولا "سلیم خدا کے لیے میرے ستار کو ہاتھ نہ لگاؤ"

سلیم نے جواب دیا "آپ نے یہ پہلے ہی سے سمجھ رکھا ہے کہ میں چلا گیا۔ میں یہ سمجھ لوں گا کہ آپ کمرے میں تشریف فرما نہیں۔ جو میرا جی چاہے گا کروں گا —— تُن تُن، تان تان ——"

"دیکھو میاں سلیم۔ میں تمھیں سمجھاتا ہوں۔ اپنی شرارتوں سے باز آؤ۔ مجھے اس قسم کی بے ہودہ باتیں پسند نہیں"

"آپ کمرے میں تشریف ہی کب رکھتے ہیں —— تُن تُن، تنوم، تان، تنوم، تان تان ——"

خدا کے لیے میرے ستار پر رحم کرو۔ یہ میرے پاس بیس برس سے ہے اور ابھی میں نے تین رُپے خرچ کر کے اس کے تار بدلوائے ہیں۔ اس زمانے کے چھوکروں کو پیسے کا درد ہی نہیں۔ گویا تین رُپے کچھ ہوتے ہی نہیں"

"اچھا تو آپ میری بات منظور کرتے ہیں؟"

"کون سی بات؟"

"رُپے کی لالچ میں نسیمہ کی شادی اس اجڈ فوجی افسر سے نہ کیجیے"

"یہ تو نہیں ہو سکتا"

"اچھا تو پھر لیجیے —— تان، تنوم، تان، تُن تُن تُن تُن، تنوم تنوم، تان ——"

"ہائے میرا ستار ناس ہوا"

"ہائے میری نسیمہ کی زندگی ناس ہوئی —— تُن تُن، تان، تان ——"

"ہائے میرے گزرے ہوئے عہدِ شباب کی نشانی ستار"

"ہائے میرے مرحوم چچا کی نشانی نسیمہ —— تان، تان، تن تن۔ تان تان، تنوم تنوم۔ تن تن تن ——"

بوڑھے زمیندار نے تنگ آ کر کہا "آخر تم چاہتے کیا ہو؟"

سلیم نے جواب دیا "بس یہی کہ اُس وحشی فوجی افسر کے ساتھ نسیمہ کی شادی نہ ہو —— تنوم۔ تنوم، تن تن ——"

"رسالدار بہت ہی بدمزاج ہے۔"

"یہی تو میں بھی کہتا ہوں ——— تان تان تان، تن ———"

"خدا کے لیے ستار رکھ دو۔ انسانوں کی طرح بات کرو۔"

"خدا کے لیے مجھے ستار بجانے دیجیے ——— تن تن تن، تنوم تنوم، تان تان تان تان، تنوم ———"

معلوم ہوتا تھا کہ سلیم اب ستار کو توڑ ہی ڈالے گا۔

زمیندار نے کہا، "اگر میں نے اب منگنی فسخ کی تو رسالدار مجھے جان سے مار ڈالے گا۔"

"بس اتنی سی بات۔ اسے آپ مجھ پر چھوڑیے۔ اگر اس جاہل رسالدار نے شادی کا ارادہ ترک کر دیا تو نسیمہ اپنی پسند کے مطابق شادی کے لیے آزاد ہوگی ——— تن تن تن، تان تان ———"

"ہاں میاں سلیم ہاں۔ خدا کے لیے اب تو میرا ستار خراب نہ کرو۔"

"تن تن تن، تان تان، تن، تنوم تنوم، تن تن ———"

بوڑھے زمیندار نے بگڑ کر کہا، "اب کیا شرارت ہے؟"

سلیم نے قہقہہ لگا کر جواب دیا، "یہ خوشی کا نغمہ ہے۔ اب ذرا یہ بتا دیجیے کہ وہ جاہل رسالدار رہتا کہاں ہے۔"

نسیمہ کے ماموں نے اسے مکان کا پتہ بتاتے ہوئے کہا، "ذرا وہاں سوچ سمجھ کر قدم رکھنا۔ بہت بدمزاج فوجی افسر ہے۔ اوّل تو وہ تمھاری صورت دیکھتے ہی مشتعل ہوجائے گا، اور اگر کوئی ایسی ویسی بات زبان سے نکل گئی تو تمھیں جان سے مار ڈالے گا۔"

سلیم نے جواب دیا، "دیکھا جائے گا۔"

یہ کہہ کر وہ رسالدار کے مکان روانہ ہوا۔ اور پانچ بجے کے قریب وہاں پہنچا۔ دروازے پر دستک دی۔ صدائے برنخاست۔ سلیم نے چیخنا شروع کیا، "اجی رسالدار صاحب! اجی رسالدار صاحب!!"

اندر سے بھیانک آواز آئی: "کون بدتمیز شور مچا رہا ہے؟"

سلیم نے مودّبانہ لہجے میں جواب دیا، "سرکار ذرا نیچے تشریف لائیے۔ میں زمیندار صاحب کا ایک ضروری پیام لے کر حاضر ہوا ہوں۔"

بھاری قدموں کی آہٹ ہوئی۔ مکان کا دروازہ کھلا۔ رسالدار باہر نکلا۔ تقریباً پچاس سال کی عمر، اچھی صحت، بڑی بڑی مونچھیں۔ پُررعب چہرہ، آنکھوں سے خونخواری ٹپکتی تھی۔ کڑے تیور سے بولا، "کہیے کیا کام ہے؟"

سلیم نے جواب دیا، "میں اندر بیٹھ کر عرض کر سکتا ہوں۔"

رسالدار اسے اپنے کمرے میں لے گیا۔ دیواروں پر ہر طرف طرح طرح کے ہتھیار آراستہ تھے۔ بستر کے سرہانے کرچ تھی، پہلو میں رائفل اور میز پر دو دو ریوالور۔

ہتھیاروں کو دیکھ کر پہلے سلیم کسی قدر گھبرایا۔ پھر اس نے سوچا کہ جب میں دنیا میں چار ساڑھے چار گھنٹے کا مہمان ہوں تو پھر موت سے ڈرنا کیسا۔

رسالدار نے اس سے کہا، "اب آپ اپنا مقصد بتائیے۔"

سلیم نے کہا، "آپ زمیندار صاحب کی بھانجی سے شادی کرنا چاہتے ہیں؟"

"ہاں۔"

"آپ اس کے ساتھ شادی نہیں کر سکتے۔"

"مجھے کون روک سکتا ہے۔ خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔"

"میں روکتا ہوں۔"

"تم کون ہو؟"

"اس کا چچیرا بھائی۔"

رسالدار عبداللہ نے اپنی بڑی بڑی مونچھوں پر تاؤ دے کر سلیم کے چہرے پر نظر دوڑائی چھریرے بدن کا خوب صورت نوجوان مگر چہرے پر غضب کی مستقل مزاجی۔ بولا "جا لڑکے جا۔ مجھے تیری نوجوانی پر رحم آتا ہے۔"

سلیم نے جواب دیا، "مجھے رحم کی ضرورت نہیں۔"

"کیا تو اپنی زندگی سے تنگ آچکا ہے جو مجھ سے لڑنے آیا ہے؟"

"اور کیا تو اپنی زندگی سے تنگ آچکا ہے جو میری چچیری بہن کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے؟"

"دیکھ میں سینکڑوں آدمیوں کو تلوار کے گھاٹ اتار چکا ہوں۔ اس وقت مجھ سے بڑا شمشیر زن دنیا کے پردے پر موجود نہیں۔"

"مجھے بھی کسی ایسے ہی مرد میدان کی ضرورت تھی جو میرے مقابلے کی تاب لاسکے۔"

رسالدار نے شیر کی طرح گرج کر کہا، "کیا تو واقعی مجھ سے لڑنا چاہتا ہے؟"

سلیم نے میز پر زور سے گھونسہ مار کر جواب دیا، "اور کیا تو مذاق سمجھتا ہے؟"

"دیکھ تیری ماں سر پر ہاتھ دھر کر روئے گی۔"

"خوب! میں اپنی ماں کو پہلے ہی رو چکا۔ بتا کس چیز سے لڑے گا؟ تلوار سے یا بندوق سے یا ریوالور سے لڑے گا؟" میز پر جو دو ریوالور پڑے تھے ان کی طرف ہاتھ بڑھا کر سلیم نے کہا، "آ ریوالور ہی سے لڑلیں۔ ایک ریوالور تو لے۔ ایک مجھے دے۔"

رسالدار نے ریوالوروں کو ہٹاتے ہوئے کہا، "میاں صاحبزادے۔ آتشیں اسلحات کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ ان سے کھیلنا مذاق نہیں۔ جان کا خطرہ رہتا ہے۔"

سلیم نے جواب دیا، "تو مرنے سے ڈرتا ہی کون ہے؟ کیا میں تمھاری طرح بزدل ہوں۔"

"میں بزدل ہوں! اتنا مشہور۔ فوجی افسر!!"

"واہ کیا کہنا میرے رسالدار بہادر کا۔ جب ہی تو موت سے تھر تھر کانپ رہے ہو۔"

"میں خوف سے نہیں کانپ رہا ہوں۔ بلکہ اس وقت سردی زیادہ ہے۔"

"اگر خوف سے نہیں کانپ رہے ہو تو مجھ سے لڑو۔"

رسالدار نے نرمی سے کہا، "میاں لڑنے جھگڑنے سے کیا فائدہ۔ شریفوں کی طرح بیٹھ کر بات چیت کرو۔ آخر تم چاہتے کیا ہو؟"

سلیم نے اپنا سوٹ درست کرتے ہوئے جواب دیا، "بس یہی کہ تم نسیمہ کے ساتھ شادی کا خیال ترک کردو۔"

رسالدار نے کہا، "صاف بات یہ ہے کہ میں تو زمیندار صاحب کی بھانجی کے ساتھ خود ہی شادی کرنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ سولہ سترہ برس کی نوجوان لڑکی اور میری پچاس سال کی عمر۔ اس سے بڑے تو میرے لڑکے ہیں۔ مگر زمیندار صاحب میری جائداد کی لالچ میں مجھے بُری طرح گھیرے ہوئے تھے۔ میں تمھارا مطالبہ پورا کرنے کے لیے بخوشی تیار ہوں۔ مگر دشواری یہ ہے کہ تم نے مجھے دھمکیاں دی ہیں اور میں آج تک کسی کی دھمکی سے مرعوب نہیں ہوا۔"

سلیم نے جواب دیا، "اجی حضرت میں اپنی ساری دھمکیاں واپس لیتا ہوں۔ آپ تو میرے باپ کے برابر ہیں۔ اور پھر اتنے بڑے نامور فوجی افسر ہیں بھلا آپ کو کیا دھمکیاں دوں گا۔ کہیے تو دست بستہ آپ سے معافی مانگ لوں۔"

رسالدار نے اس کی پیٹھ پر آہستہ سے تھپکی دے کر کہا، "جب یہ بات ہے تو مجھے تمھاری خواہش منظور ہے۔ میں تمھاری چچیری بہن کے ساتھ شادی کا ارادہ ترک کرتا ہوں۔"

سلیم نے کہا، "تو ازراہِ کرم مجھے یہ لکھ کر دے دیجیے۔"

رسالدار مسکرا کر بولا "میاں صاحب زادے تم ہو بڑے ذاتِ شریف۔ آسانی سے ٹلنے والے نہیں۔" یہ کہہ کر اس نے شادی سے انکار کا خط نسیمہ کے ماموں کے نام لکھ دیا۔

سلیم ۷ ½ بجے رسالدار سے رخصت ہو کر سات بجے کے قریب نسیمہ کے ماموں کے گھر پہنچا۔ زمیندار صاحب دیوان خانے میں بیٹھے ہوئے حقّے سے شغل فرما رہے تھے۔ سلیم کی صورت دیکھتے ہی بولے: "اب تم پھر مجھے تنگ کرنے آگئے ؟"

سلیم نے جواب دیا، "میں آپ کو تنگ کرنے نہیں۔ بلکہ خوش خبری سنانے آیا ہوں۔ رسالدار صاحب نے شادی سے انکار کا خط لکھ دیا۔"

زمیندار نے حیرت سے چونک کر پوچھا "کیا تم واقعی اس بدمزاج رسالدار کے پاس گئے تھے ؟"

"جی ہاں۔"

"ہو نہیں سکتا۔ وہاں اگر جاتے تو زندہ بچ کر نہیں آسکتے تھے۔"

"اجی دیکھیے یہ رہا رسالدار کا خط۔"

زمیندار نے خط لے کر متحیّر نگاہوں سے دیکھا۔ اور بولا "تم نے اس پر کیا جادو کر دیا۔ وہ تو بہت ہی ضدّی شخص ہے۔"

"اور کیا میں کم ضدّی ہوں! لائیے اس خوشی میں آپ کو ستار کا ایک نغمہ تو سنا دوں۔"

یہ کہہ کر وہ مکان کے اندر بھاگا۔ زمیندار صاحب اس کے پیچھے شور مچاتے ہوئے، "دیکھو خبردار۔ میرا ستار خراب نہ کرنا۔ ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہ ہوگا۔"

سلیم نے اندر جا کر نسیمہ کو دیکھا۔ وہ غسل خانے میں تھی۔ سلیم نے چیخنا شروع کیا: نسیمہ، نسیمہ! جلد باہر نکلو۔"

سلیم کی آواز سن کر نسیمہ جلدی سے غسل خانے سے باہر نکلی۔ بالوں سے ٹپکنے والے پانی کے قطروں نے اس کے حسن کی جاذبیت اور بھی بڑھا دی تھی۔ نسیمہ نے کہا، "آج صبح صبح کیسے راستہ بھول گئے۔ ماموں جان کہتے تھے کہ تم تین بجے رات کو بھی آئے تھے۔ خیر تو ہے کیا بات ہے ؟"

زمیندار نے کہا، "بات کیا ہے۔ تیرے چچیرے بھائی کا دماغ خراب ہوگیا۔ ساری رات خود بھی پریشان رہا اور دوسروں کی بھی نیند حرام کی۔"

نسیمہ بولی: "آخر یہ کیا کرتے رہے۔"

زمیندار نے کہا، "انہی سے پوچھو۔"

سلیم بولا "اب اس اجڈ رسالدار کے ساتھ تمہاری شادی نہیں ہوگی۔ میں نے اس سے خط لکھوا لیا۔ ماموں صاحب نے مجھ سے وعدہ کر لیا کہ اب تم شادی کے معاملے میں آزاد ہوگی۔ تمہاری شادی وہاں ہوگی جہاں تم چاہوگی۔"

نسیمہ نے سر جھکا کر کنکھیوں سے سلیم کی طرف دیکھا، بوڑھے زمیندار کی تجربہ کار آنکھوں نے نسیمہ کی دُزدیدہ نگاہوں میں سب کچھ دیکھ لیا۔ وہ سب کچھ سمجھ گیا۔ بولا "سلیم۔ میں نسیمہ کے ساتھ تمہاری شادی منظور کرتا ہوں۔"

سلیم کے دل کی حرکت تیز ہوگئی۔ پیشانی پر پسینہ آگیا۔ بولا، "میری شادی نسیمہ کے ساتھ ——— نہیں جی! میں ان کی زندگی برباد کرنا نہیں چاہتا۔ میں آپ کے پاس صرف اس لیے آیا تھا کہ اپنے مرحوم چچا کی واحد یادگار نسیمہ کو بوڑھے رسالدار کے عذاب سے نجات دلاؤں اور اسے اپنا وصیت نامہ دے دوں۔"

زمیندار نے پوچھا "وصیت نامہ! کیسا وصیت نامہ ؟"

"میرا وصیت نامہ۔ میں نے اپنی جائداد نسیمہ کے نام منتقل کر دی ہے۔"

"یہ کیوں ؟"

"آٹھ بجنے والے ہیں۔ میں اب اس دنیا میں گھنٹہ سوا گھنٹے کا مہمان ہوں۔ میں اب گھر جا رہا ہوں۔ مرنے کے لیے۔"

نسیمہ سر جھکائے خاموش کھڑی تھی۔ اس نے گھبرا کر سلیم کی طرف دیکھا۔ بولی "آج تمھیں کیا ہوگیا ہے۔ کیسی باتیں کر رہے ہو۔ اپنی موت کا علم بھی کسی کو ہوا ہے۔"

سلیم آہ سرد بھر کر بولا "ہاں نسیمہ، مجھے اپنی موت کا علم ہے۔ میں نے کل ایک زہریلا پھول سونگھ لیا تھا۔ اس کی سمیت سے میں آج نو بجے دن کو مر جاؤں گا۔"

نسیمہ نے پوچھا "تم سے یہ کس نے کہہ دیا؟"

سلیم نے جواب دیا "ڈاکٹر نے۔"

"کون ڈاکٹر؟"

"ڈاکٹر بدری داس جو ملک میں سمیات کے سب سے بڑے ماہر ہیں اور جن کی تشخیص کبھی غلط نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر بدری داس کا نام سن کر نسیمہ اور اس کے ماموں دونوں نے قہقہہ لگایا۔ سلیم نے تعجب سے ہنسنے کا سبب پوچھا۔ نسیمہ دوڑ کر کمرے کے اندر سے ایک روزنامے کا پرچہ اٹھا لائی اور ایک مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی "اپنے ڈاکٹر بدری داس کا حال تم خود پڑھ لو۔"

سلیم نے پڑھنا شروع کیا۔ اخبار میں لکھا تھا:-

"افسوس ہے کہ ہمارے شہر کے نامور ماہر طب ڈاکٹر بدری داس کا دماغی توازن دفعتاً بگڑ گیا۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ وہ ملک میں سمیات کے سب سے بڑے ماہر تھے۔ اور ہمیشہ زہریلی چیزوں کی تحقیقات میں مصروف رہتے تھے۔ سمیات پر غور و فکر کی کثرت سے ان کے ذہن میں یہ خیال بیٹھ گیا کہ جو شخص بھی ان سے ملنے آتا ہے وہ کسی زہر کے زیر اثر ہے۔ چنانچہ رات کو نو بجے کے قریب اپنا مطب بند کرتے ہوئے ان کا دماغی توازن بالکل بگڑ گیا اور انھوں نے اپنے دواخانے کی تمام شیشیاں، دوائیں اور فرنیچر یہ کہہ کہہ کر دیوانہ وار باہر سڑک پر پھینکنا شروع کیا کہ یہ دوا بھی زہریلی ہے۔ یہ کرسی بھی زہریلی ہے۔ یہ میز بھی زہریلی ہے۔ ان کی اس حرکت سے کئی راہگیر سخت مجروح ہوئے۔ پولیس نے انھیں بڑی مشکل سے قابو میں کیا اور وہ ایک بجے رات کی ٹرین سے آگرے کے پاگل خانے روانہ کر دیے گئے۔"

سلیم نے اخبار ہاتھ سے رکھ دیا اور نسیمہ کی طرف دیکھا بولا "نسیمہ!"

نسیمہ نے آہستہ سے کہا "سلیم!"

دونوں کی آنکھوں میں آنسوؤں کے دو دو قطرے تھے۔



نسل انسانی کے دشمن

شیر، سانپ، جراثیم، سِل اور دِق

شیر اور سانپ کو تو گولی اور لاٹھی سے مارا جا سکتا ہے، مگر اِن ننھے ننھے خوردبینی جراثیم کا بقراط اور سقراط کے زمانے سے کوئی خاص علاج نہیں تھا۔

لعاب اور دہن میں جراثیم ہوتے ہیں۔

گندے ہوٹلوں، گندے گلاسوں اور چائے کی پیالیوں سے یہ مرض روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

چونکہ پھیپھڑوں کو رات اور دن کسی وقت بھی سکون میسر نہیں، یعنی سانس کے ساتھ ہر وقت پھولتے پچکتے ہیں۔ اس لیے اُن کے نقائص اور زخم وغیرہ دور کرنا ناممکن تو نہیں مگر از حد دشوار ضرور تھا۔

ہمدرد کی مجلس تجربات نے دس سال تک سرگرم تحقیقات جاری رکھی اور **قرص سحر** اور **مارالحیات** دو اکسیر دوائیں دنیا کے سامنے پیش کر دیں، جن سے پھیپھڑوں کے جراثیم ہلاک ہو کر ان میں روز بروز طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

ہلکی حرارت، کھانسی، سانس پھولنا، وزن کا بلاوجہ کم ہونا، دق کے خطرے کی علامات ہیں۔

ہرگز ہرگز غفلت نہ کیجیے، ان کو فوراً قرص سحر اور مارالحیات سے روک دیجیے۔ اگر خدانخواستہ مرض بڑھ گیا ہے، تو بھی انشاءاللہ یہ دونوں دوائیں فرشتۂ رحمت ثابت ہوں گی۔ اور آپ کے پھیپھڑوں میں زیادہ طاقت بھر دیں گی۔

پچھتر فی صدی ایسے اصحاب جن کے انتظار میں موت ہر وقت کندھے کے برابر لگی کھڑی تھی، خدا کے فضل سے بالکل تن درست ہو گئے ہیں۔

مریض خوش ہو جائیں، ماں باپ، بچے، عورتیں، رشتے دار اور دوست بھی خوشیاں منائیں، زیادہ سے زیادہ چالیس روز میں مریض کو مکمل شفا ہو جاتی ہے۔

قیمت قرص سحر فی عدد دو آنے۔ مارالحیات جو بارہ روز کے لیے کافی ہے فی بوتل دو روپے۔ ابھی منگائیے۔

ترکیب استعمال بہت آسان ہے، صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے مارالحیات ۵ تولے پی لیجیے، اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجیے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجیے۔

غذا نرم اور زود ہضم کھائیں، آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



از جناب حکیم مولوی عبدالواحد صاحب رکن مجلس تشخیص و تجویز ہمدرد دواخانہ دہلی

رسوت ان چند دواؤں میں سے ہے جن کے اکثر افعال و تاثیرات میں تینوں مروجہ طبیں آیورویدک، طب یونانی اور ڈاکٹری متفق ہیں۔ اگرچہ ڈاکٹری میں اس کا استعمال زیادہ نہیں ہے لیکن آیورویدک اور طب یونانی میں یہ دوا کثرت سے استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ کثرت سے استعمال ہونے کے باوجود ہماری علم الادویہ کی کتابوں میں اس کی ماہیت کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں جن کو دیکھ کر صحیح رائے قائم نہیں کی جاسکتی کہ رسوت درحقیقت کس درخت یا پودے سے بنائی جاتی ہے۔ اس لیے ہم اس مضمون میں اس دوا کے متعلق مختلف اقوال، اس کی صحیح ماہیت اور دوسری ضروری معلومات ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

رسوت کے نام رسوت اُردو، ہندی میں اسی نام سے مشہور ہے۔ البتہ عربی میں اس کو حُضُض (ح اور ض پر پیش) اور سنسکرت میں رَساجن کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرہٹی اور بنگالی زبانوں میں بھی یہی سنسکرت نام معمولی تبدیلی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ گجراتی میں اس کو رسوتی کہا جاتا ہے اور انگریزی میں اس کو ایکسٹریکٹ آف بر برس اور لاطینی میں ایکسٹریکٹم بربریڈس کہتے ہیں، اور اس کا قدیم یونانی نام لوکیون ہے۔

مخزن الادویہ اور محیط اعظم میں اس کا یونانی نام لوقیون لکھا ہے، جو شمس الاطبا ء توم کی تحقیق کے مطابق غلط ہے۔ صحیح لفظ لوکیون ہے اور یہ کچھ بھی بعید نہیں ہے۔ اکثر الفاظ میں اس قسم کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ لوکیون کو شروع میں کاتب نے غلطی سے کاف کے بجائے قاف سے لکھ دیا ہوگا۔ (لوقیون) کچھ مدت گزرنے کے بعد قاف کا ایک نقطہ اڑ گیا یا پڑھنے والے نے غلطی سے لوفیون پڑھا اور دوسری جگہ لوفیون ہی نقل کیا گیا۔ دوسری زبان کا لفظ تھا، امتداد زمانہ کے بعد کسی کو اس کے صحیح تلفظ کی خبر ہی نہیں رہی، لہذا لوفیون ہی مشہور ہوگیا۔

رسوت کی وجہ تسمیہ رسوت کا تلفظ عام طور پر "رے" کے زبر اور "سین" کے زبر یا پیش کے ساتھ کیا جاتا ہے یعنی رَسَوت اور رَسُوت (واو مجہول کے ساتھ)، درحقیقت یہ لفظ "رس" اور "اوٹ" دو لفظوں سے مرکب ہے۔ رس کسی بوٹی یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی یا پانی میں جوش دے کر حاصل کیے ہوئے جوشاندے کو کہتے ہیں اور "اوٹ" کے معنی اوٹانا یعنی جوش دینا ہے۔ چوں کہ رسوت ایک درخت کی لکڑیوں کو جوش دے کر حاصل شدہ رس کو پکا کر بنائی جاتی ہے، اس لیے اس کو "رسوٹ" کہنے لگے اور پھر یہی لفظ "ٹ" کو "ت" سے تبدیل کر کے رسوت بولا جانے لگا۔

رسوت کی تاریخ طب یونانی اور آیورویدک میں رسوت زمانۂ قدیم سے استعمال کی جاتی ہے۔ چنانچہ دیسقوریدوس، بکلوس اور جالینوس وغیرہ قدیم اطبا نے لوکیون کے نام سے اس کو بیان کیا ہے، اسی طرح آیورویدک کی پرانی کتابوں میں بھی اس کا تذکرہ موجود ہے۔

رسوت کی قسمیں رسوت دو قسم کی ہوتی ہے (۱) رسوت مکی، جس کا بیان علم الادویہ کی کتابوں میں حُضض مکی کے نام سے موجود ہے۔ (۲) رسوت ہندی، جو آج کل مستعمل ہے۔

حُضض مکی جو کسی زمانے میں مکہ معظمہ میں بنائی جاتی تھی اور وہاں سے مختلف ممالک میں پہنچتی تھی، آج کل نایاب ہے۔

رسوت کی طبعی صفات تازہ اور خالص رسوت کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ کچھ مدت گزرنے پر رنگ سیاہ ہوجاتا ہے لیکن پانی میں گھولنے سے پانی زرد ہوجاتا ہے۔ مزہ کڑوا ہوتا ہے اور بو خاص قسم کی ہوتی ہے۔

بازار میں تازہ اور خالص رسوت کا ملنا مشکل ہے۔ کچھ نہ کچھ مدت اس پر گزری ہوئی ہوتی ہے۔ اس لیے رسوت بازار میں سیاہ رنگ کی بے ڈھنگی ڈلیوں کی شکل میں ملتی ہے، جس پر مختلف قسم کے درختوں کے پتے چپٹے ہوتے ہیں، اور کنکر مٹی کی ملاوٹ بھی عموماً ہوا کرتی ہے۔ اگر رسوت کی ڈلیاں یا ٹکڑے نسبتاً ہلکے ہوں، توڑنے پر آسانی سے ٹوٹ جائیں، رنگ سیاہ اور زردی مائل ہو اور منہ میں تلخی

تو اس کو بہترین رسوت سمجھنا چاہیے۔ گویا یہ امتیازی علامتیں ہیں جن کو معلوم کر کے ہم رسوت کے اچھا یا برا ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اصلی اور عمدہ رسوت اگر منہ میں چبائی جائے تو اس سے زبان کچھ سکڑتی ہے لیکن جس رسوت میں ملاوٹ ہوتی ہے وہ چبانے سے زبان پر قبض نہیں پیدا کرتی۔ اس کا مزہ بہت زیادہ کڑوا ہوتا ہے۔ اس کے ٹکڑے بھاری ہوتے ہیں اور اگر ان کو توڑ کر دیکھا جائے تو ان میں وہ چمک بھی نہیں ہوتی جو توڑنے پر رسوت کے ٹکڑوں میں دیکھی جاتی ہے۔

رسوت کی ماہیت رسوت ایک درخت یا پودے کا عصارہ ہے لیکن وہ درخت کون سا ہے۔ اس میں اطبا کا اختلاف ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضض مکی کے متعلق جو کچھ مشہور ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک خاردار درخت کے پتوں اور پھل کا عصارہ ہے۔ یہ درخت تقریباً تین گز بلند ہوتا ہے اس کی چھال کا رنگ کالا ہی ہوتا ہے۔ پتے شمشاد کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں۔ پھل سیاہ مرچ کے مانند گول اور کالے لیکن یہ سیاہ مرچ کی طرح کھردرے نہیں ہوتے بلکہ ہموار اور چکنے ہوتے ہیں اور ان کے مزے میں تلخی ہوتی ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ حضض مکی کے درخت کے پتے گول اور کسی قدر موٹے ہوتے ہیں اور ان کی نوکیں اندر کی طرف گھسی ہوئی ہوتی ہیں اور یہ عرفات کے میدان میں پیدا ہوتا ہے۔

اس درخت کی جڑ، پتوں، بیجوں اور لکڑیوں کو لے کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک حوض میں بھگوتے ہیں اور ان کو خوب ملتے ہیں اس کے بعد چھوڑ دیتے ہیں، یہاں تک کہ تلچھٹ نیچے بیٹھ جاتی ہے۔ اس کے بعد اوپر سے صاف پانی نتھار کر جوش دیتے ہیں، اور جب وہ گاڑھا ہو جاتا ہے تو اس کو مشکیزوں میں بھر کر مختلف ممالک میں فروخت کے لیے لے جاتے ہیں اور اس کو خاص طور پر "خولان" کہتے ہیں۔ اور جو گاد نیچے بیٹھ جاتی ہے پھر اس کو چھانتے ہیں، تنکے اور لکڑیوں وغیرہ کو پھینک دیتے ہیں، اور پھر اس چھنی ہوئی گاد کو تھوڑا سا پکاتے ہیں، جب یہ گاڑھی ہو جاتی ہے تو اس کے غلولے سے بنالیتے ہیں۔ اس کو حضض کہتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ خولان اور حضض الگ الگ چیزیں ہیں۔ درحقیقت دونوں چیزیں ایک ہی ہیں۔ ان میں فرق لطافت اور کثافت کا ہے پہلی قسم کی حضض لطیف اور نفیس ہوتی ہے، زیادہ قیمت پاتی ہے اور دوسری قسم کی حضض کثیف اور غلیظ ہوتی ہے۔ قیمت میں ارزاں ہوتی ہے۔ لیکن ہوتی ہیں دونوں اصلی۔

صاحب مخزن الادویہ تحریر فرماتے ہیں کہ معتبر اشخاص سے سنا گیا ہے اور یہی صحیح بھی ہے کہ رسوت جس پودے سے بنائی جاتی ہے وہ بجنسہ مکوہ کے پودے کے مانند ہوتا ہے رسوت ہندی کے متعلق بعض کہتے ہیں کہ وہ "فیل زہرج" کا عصارہ ہے، لیکن صاحب مخزن الادویہ اس کی تردید کرتے ہیں۔ صاحب دستور الاطبا لکھتے ہیں کہ بہترین رسوت وہ ہے جو نگر کوٹ اور لاہور کے مضافات میں تازہ بلیلہ کے رس سے بناتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ رسوت چند بوٹیوں کے پتوں کا عصارہ ہے۔ بعض بوٹیوں کے پتے میتھی کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں اور وہ خاردار ہوتی ہیں۔ بعض کے پتے خرمے کے پتوں سے مشابہ اور ان سے زیادہ موٹے ہوتے ہیں۔ بعض کے پتے بس کھپرے کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ ان کو لکڑی کی بڑی اوکھلی میں کوٹ کر چھان لیتے ہیں۔ پھر اس کو جوش دیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو پتوں پر پھیلا کر خشک کر لیتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید "حاشیہ تحفہ" میں لکھتے ہیں کہ جو کچھ وئیدوں اور ان کی معتبر کتابوں سے تحقیق ہوا ہے وہ یہ ہے کہ رسوت دار ہلد کا عصارہ ہے اور یہی صحیح بھی ہے۔

صاحب محیط نے "نسخہ سعیدی" کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ نواب محمد سعید خاں والی رام پور ایک مرتبہ کوہ نادون اور نگر کوٹ کی طرف شکار کے لیے گئے تھے۔ انہوں نے رسوت کے درخت دیکھے اور ان سے رسوت بھی تیار کرائی۔ نسخۂ مذکور میں درخت رسوت کے متعلق لکھا ہے کہ

"رسوت کا درخت (دار ہلد) نارنگی کے درخت کے برابر ہوتا ہے۔ اس پر کانٹے لگتے ہیں۔ اس کی جڑ اور لکڑی زرد رنگ کی ہوتی ہے پتے رواسن کے پتوں کے مانند اور پھل مکوہ اور فالسے جیسے ہوتے ہیں۔ پختہ ہونے پر ان کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ مزہ ترش ہوتا ہے اور پہاڑی لوگ اسے کھاتے ہیں، اور وہ اس کو کشمبل کہتے ہیں۔

رسوت کا درخت ہی زرشک کا درخت ہے

شمس الاطباء مرحوم "مخزن الادویہ ڈاکٹری" میں لکھتے ہیں کہ "دار ہلد کا ڈاکٹری نام بربرس اور اس کا طبی نام بربارلیس ورحقیقت ایک ہی نام ہے۔ لیکن ڈاکٹری میں بربرس سے دار ہلد یا رسوت کی لکڑی مراد لی جاتی ہے اور طب میں بربارلیس یا امبر بارلیس سے زرشک مراد لی جاتی ہے" اس کے بعد لکھتے ہیں کہ "اصل میں درخت زرشک کے تنے کی لکڑی کو دار ہلد اور اس کے عصارے کو حضض یا رسوت۔ اس کی جڑ کو آغیس اور اس کے پھل کو زرشک کہتے ہیں"۔

ہمارے نزدیک بھی یہ تحقیق صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اول تو بربارلیس اور امبر باریس دونوں لفظ ایک ہی معلوم ہوتے ہیں۔ ایسے لفظی تغیرات اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہماری علم الادویہ کی کتابوں میں دار ہلد کے پھل کو اگرچہ زرشک نہیں لکھا۔ لیکن زرشک کے مانند ضرور لکھا ہے۔ علاوہ ازیں جب ہم زرشک کے درخت کی ماہیت پر غور کرتے ہیں تو اس میں اور دار ہلد کے درخت میں کوئی بڑا اختلاف نہیں پاتے۔ چنانچہ درخت زرشک کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ خاردار ہوتا ہے، پہاڑوں میں اُگتا ہے، دو تین قدم بلند ہوتا ہے، پتے سبز سیاہی مائل تیلی کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ پھل خام ہونے کی حالت میں سبز، پختہ ہونے کی حالت میں سرخ ہوتے ہیں اور پرانے ہونے پر سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ مزے میں کھٹ مٹھے ہوتے ہیں اور فارسی میں اس درخت کی جڑ کی کھال کو پوست بیخ زرد شدہ کہتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ زرشک کا درخت اور رسوت کا درخت ایک ہی ہے۔ یہ بھی خاردار ہوتا ہے اور رسوت کا درخت بھی۔ دونوں کا مقام پیدائش کوہستان ہے۔ بلندی کے لحاظ سے دونوں یکساں ہیں۔ پھل بھی دونوں کا ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ پھل کی ضخامت و شکل اس کی رنگت اور مزہ سب ایک ہے۔ درخت زرشک کے فارسی نام بیخ زرد شدہ سے ظاہر ہے کہ اس کا رنگ بھی دار ہلد کے مانند زرد ہوتا ہے۔ الغرض رسوت اور زرشک کا درخت ایک ہی ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نظر نہیں آتا۔ البتہ اختلاف مقامات کے لحاظ سے ان میں جزوی اختلاف پایا جا سکتا ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ زمانۂ قدیم میں مختلف قسم کے درختوں سے رسوت بنائی جاتی ہو، اور تیار شدہ رسوت اپنے افعال وخواص کے لحاظ سے ایک ہی قسم کی بنتی ہو۔

لاہور کا واقعہ ہے کہ میں نے بازار سے زرشک منگائی۔ اتفاق سے ایک پہاڑی جو غالباً گڑھوال کا باشندہ تھا، میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ جب میں زرشک کو دیکھ رہا تھا تو اس نے بھی اس کے چند دانے اٹھا کر دیکھے اور ان کو چکھ کر کہنے لگا "حکیم صاحب یہ دوا تو ہمارے یہاں پہاڑوں میں ہوتی ہے۔ ہم اس کو کسل کہتے ہیں اور اس کے درخت کی لکڑی سے رسوت بناتے ہیں"۔

میں نے اس کی یہ بات سن کر "محیط اعظم" میں رسوت کا بیان دیکھا تو اس کے بیان کی تصدیق ہوئی کہ جس چیز کو ہم زرشک کہتے ہیں، پہاڑی لوگ اس کو "کسل" کہتے ہیں جس کا تلفظ صاحب محیط نے "کنسبل" لکھا ہے اور اس کا درخت ہی دار ہلد یا زرشک کا درخت ہے۔

یورپ اور امریکہ میں جس قسم کے درخت کی لکڑیوں سے رسوت بنائی جاتی ہے، اس کو نباتی اصطلاح میں بربرس ولگیرس کہتے ہیں۔ ہندوستان میں جن درختوں سے رسوت بنائی جاتی ہے مقام پیدائش کے لحاظ سے کئی قسم کے ہوتے ہیں، "فارما کو پیا آف انڈیا" میں مندرجۂ ذیل تین قسم کے درختوں کو بیان کیا گیا ہے:

(۱) بَربَرس ارسٹے ٹا (Berberis Aristata) اس کو انگریزی میں نیپال باربری (Nepal Barberry) کہتے ہیں اور اس قسم کے درخت نیپال کے پہاڑوں پر پیدا ہوتے ہیں۔

(۲) بَربَرس لیکی اَم (Berberis Lycium) اس کو انگریزی میں آفتھلمک باربری (Ophthelmic Barberry) کہتے ہیں۔ اس قسم کے درختوں کا مقام پیدائش نیلگری پہاڑ ہے۔

(۳) بَربَرس ایشیاٹیکا (Berberis Asiatica) اس کو انگریزی میں ایشیاٹک باربری (Asiatic Barberry) کہتے ہیں اور اس قسم کے درخت گڑھوال سے لے کر ہزارہ تک تمام کوہستانی سلسلے میں پائے جاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

میں اپنی بیوی کی بدچلنی سے تنگ تھا

طلاء مقوّی خاص (رجسٹرڈ)

لکھنا تو نہیں چاہیے مگر یہ واقعہ ہی کہ جو اصحاب اپنی بیویوں کی بدچلنی سے اداس رہتے ہیں، وہ یہ نہیں سمجھتے کہ قصور خود اُن کا ہی۔

اللہ کی شان ہی۔ قوتِ باہ کی کمزوریوں کا علاج کرنے، ڈاکٹری بھی طبِ یونانی کے منہ آنے لگی ہی!

غدودی علاج اور بندر کے پیوند کا کئی سال تک ڈھول پیٹا گیا، مگر نتیجہ، وہی ڈھاک کے تین پات۔ اب یہ غل غپاڑہ کم ہوگیا ہی۔ اس پر بھی ہمدرد کی مجلس تجربات کے کئی سال تک، طلائے مقوی خاص کے نسخے کی تحقیقات کرتے ہوئے غدودی علاج اور پیوند کو سامنے رکھا کیونکہ صحیح معنوں میں ریسرچ (سرگرم تحقیقات) صرف اسی طرح ہوسکتی ہی جب کہ تمام دُنیا کے نظریے اور تحقیقات سامنے رکھی جائیں۔

ہمدرد کی مجلسِ تجربات کا نتیجہ
طلائے مقوی خاص ہے

بے ضرر، قابلِ اعتماد، نادر، مجرب المجرب طلائے مقوّی خاص کے استعمال سے کیا ہوتا ہی:-

(۱) اغلام۔ جلق کی وجہ سے جو ساخت کی خرابیاں پیدا ہوگئی ہوں اور زیادتی عمر سے سخت کمزوری ہوگئی ہو۔ اس مشہور طلاء کے استعمال سے ان شکایتوں کا نشان بھی باقی نہیں رہتا۔

(۲) یقیناً جھائی ہوئی جوانی دوبارہ مل جاتی ہی۔ (۳) شرم اور ندامت کا قلع قمع ہوجاتا ہی۔ (۴) گھر میں خوشی اور خرمی نظر آنے لگتی ہی (۵) رگ رگ، نس نس اور پٹھوں میں شہ زوری پیدا ہوجاتی ہی۔ (۶) آرزو سے بڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہی۔ اس سے بدرجہا کم حیثیت کے نسخے کے مطابق بنے ہوئے طلاؤں کے امراء اور رؤسا ہزاروں روپے اطباء کو بطور شکرانہ دیتے تھے، یہ ایک نہایت ہی قیمتی ہی۔ بڑی مشکلات، پیچیدہ نسخے اور ناممکن تو نہیں مگر نہایت دشوار کیمیوں سے بڑی مقدار میں تجارتی حیثیت سے تیار کیا جاتا ہی۔ اس لیے لاگت بہت ہی کم آتی ہی۔ آٹھ روپے میں ہی عجیب طلا کی ایک شیشی مفت کے برابر ہی۔ ابھی منگائیے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

MAHWARI

حیض کی تمام خرابیاں دُور کرنے والی مجسّم اکسیر!

ماہواری

رحم کا ورم، ہسٹیریا وغیرہ خطرناک امراض "معمولی" حیض کی خرابیوں سے پیدا ہوجاتے ہیں۔

تمام دنیا کے ڈاکٹر اور حاذق حکماء اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ نہایت ہی پیچیدہ مرض ہی۔ علاج میں اگر ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دُور کرتے ہیں تو حیض میں کمی بلکہ بندش واقع ہوجاتی ہی اور اگر کمی اور بندش کا نسخہ تجویز کرتے ہیں تو ایام ماہواری بے قاعدہ ہوجاتے ہیں۔

ہمدرد کی مجلس تجربات نے سالہا سال تک ریسرچ (سرگرم تحقیقات) کرنے کے بعد کئی سال ہوئے ماہواری کو دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔

ہمدرد کی مایۂ ناز، قابلِ افتخار ماہواری تمام حیض کی خرابیوں، حیض کی کمی، حیض کی بندش، حیض کی بے قاعدگی کا خدا کے فضل سے ایسا قطعی علاج ہی کہ ہمدرد سے حسد رکھنے والے دواخانوں نے ایڑی سے چوٹی کا زور لگالیا، مگر اس کا مقابلہ تو کیا، اس سے ½ حصہ فائدے مند دوا بھی پیش نہ کرسکے ہمارے ہاں روزانہ ماہواری کے آرڈروں کا تانتا لگا رہتا ہی۔

قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (عہ/)
آپ کے گھر میں ضرورت ہو، ابھی منگائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



بابُ الصحت

جاپانیوں کی جسمانی طاقت اور قوتِ برداشت

(از ڈاکٹر جان ہاروے کیلاگ ، ایم - ڈی -)

پروفیسر بائیلز ایک مشہور جرمن طبیب ہیں جو سابق شہنشاہِ جاپان میکاڈو کے شاہی معالج رہ چکے ہیں۔ انہیں جاپانیوں کے طرزِ معاشرت اور صحت و زندگی کے بارے میں جس قدر قریبی معلومات حاصل ہیں شاید اور کسی کو نہیں ہوں چنانچہ ایک جگہ وہ لکھتے ہیں کہ "جاپان کے نچلے طبقے کے لوگ جو زیادہ تر نباتاتی غذا کھاتے ہیں، ان لوگوں کی نسبت جو لحمی غذاؤں پر پرورش پاتے ہیں۔ اور لازمی طور پر خوش حال ہوتے ہیں زیادہ قوی اور ہمت والے ہوتے ہیں۔ غذائیات کا مطالعہ کرنے والے اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ جاپانی کئی ہزار سال سے صرف نباتاتی غذا پر پل رہے ہیں اور اس وقت بھی جاپان کی آبادی کا بڑا حصہ صرف چاول اور سبزیوں پر گزارا کرتا ہے اور یہ چیز ان کے جسموں میں غذا کا ایک معقول تناسب و توازن پیدا کرنے اور نائٹروجن کی کافی مقدار مہیا کرنے میں بالکل کامیاب ثابت ہوئی ہے۔"

پروفیسر بائیلز کے پاس دو ہٹے کٹے جاپانی نوجوان ۲۵ اور ۲۲ سال کی عمر کے خدمت گاری کے کام پر ملازم تھے۔ انھوں نے ان دونوں کو اپنے تجربات کا موضوع بنایا۔ انھیں ایک خاص اور متعین مقدار اور حالت کی غذائیں مہیا کی جاتی تھیں جن کی کیمیاوی ترکیب کا اندازہ علمی ذرائع سے لگا لیا جاتا تھا۔ ان خدمت گاروں سے خاص خاص کام بھی لیے جاتے تھے، مثلاً تین ہفتے تک مسلسل انھیں رکشا کھینچنی پڑتی تھی جس میں وہ خود سوار ہوتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا وزن ۱۷۶ پونڈ تھا۔ انھیں ۲۵ میل روزانہ دوڑنا پڑتا تھا اور بیچ میں کہیں ٹھیرنا نہیں ہوتا تھا۔ بظاہر یہ محنت نہایت سخت معلوم ہوتی ہے لیکن دراصل ان خدمت گاروں کے لیے یہ کوئی بڑی بات نہ تھی بلکہ وہ خود نہایت خوشی سے اس سخت جسمانی مشقت کو برداشت کر لیا کرتے تھے اور کچھ چوں و چرا نہ کرتے تھے۔ اگر کسی سے صرف ۲۵ میل روزانہ ہی تین ہفتے تک چلنے کے لیے کہا جائے تو نہ معلوم اس کا کیا حال ہو۔ لیکن ۲۵ میل کے فاصلہ دوڑتے ہوتے طے کرنا ۱۷۶ پونڈ کا آدمی رکشا میں بٹھا کر کھینچنا اور مسلسل تین ہفتے تک اس مشقت کو بلا تامل برداشت کرنا بہادری اور جسمانی توانائی کا ایک غیر معمولی کارنامہ ہے۔

اس تجربے کے دوران میں ان خدمت گاروں کو عام خوراک کے علاوہ اور کچھ نہیں دیا جاتا تھا۔ ایک معمولی آدمی کے لیے لازمی طور پر جس قدر چربی استعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے اس سے بہت کم ان قلیوں کو دی جاتی تھی۔ ان کی پروٹین کی تعداد بھی ۶۰ سے ۸۰ فی صدی کے حساب سے کم و بیش ہوتی رہتی تھی۔ شکریلے اجزا انھیں مختلف غذاؤں سے فراہم کیے جاتے تھے۔ جن میں چاول، آلو، جو اور مقامی سبزیاں شامل تھیں۔ تجربے کے آخر میں ان کا وزن کیا گیا۔ ایک خدمت گار کا وزن آدھا پونڈ بڑھ گیا اور دوسرے کا وزن وہی رہا جو پہلے تھا۔ اس کے بعد پروفیسر بائیلز نے ان خدمت گاروں کو یہ خوش خبری سنائی کہ اب انھیں خوب گوشت کھانے کے لیے دیا جائے گا۔ نوکر یہ خبر مسرت اثر سن کر باغ باغ ہو گئے، کیوں کہ گوشت ان کے لیے ایک نعمت تھا۔ شکریلے اجزا، والی غذا کم کر دی گئی اور لحمی غذائیں بڑھا دی گئیں۔ اگرچہ پروٹینز کی مقدار پروفیسر وائٹ کے نظریے اور معیار کے مطابق نہیں دی گئی مگر پھر بھی بڑھا ضرور دی گئی۔ تین روز تک ان نوکروں نے خوب ڈٹ کر کھایا۔ تیسرے روز کے آخر میں نوکر کہنے لگے کہ اب ان سے اس قدر تیزی کے ساتھ نہیں دوڑا جاتا، جس قدر وہ پہلے دوڑا کرتے تھے، اس لیے انھیں گوشت کھانے کے لیے نہ دیا جائے۔ چنانچہ بائیلز نے انھیں پھر وہی غذا کھانے کے لیے کہہ دیا اور اس کا نتیجہ وہی نکلا جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ ایک کا وزن بدستور وہی رہا یا زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ گرام کی زیادتی محسوس کی گئی۔ دوسرا آدمی پاؤ بھر کے قریب وزن میں بڑھ گیا۔

بائیلز نے قوتِ برداشت کا ایک اور حال لکھا ہے۔ وہ ٹوکیو سے نکّو جارہا تھا۔ ان دونوں کے درمیان ۹۰ میل کا فاصلہ ہے۔ گرمیوں کا موسم تھا اور گرمی بھی خاصی تھی۔ شام کے چھ بجے سے صبح کے آٹھ بجے تک ۱۴ گھنٹے اس سفر کو طے کرنے میں لگے۔ وہ لکھتا ہے کہ جوں ہی میں ٹوکیو سے نکلا میں نے رکشا میں ایک جاپانی کو دیکھا۔ وہ بھی نکّو ہی جارہا تھا۔ اس کی رکشا کو ایک آدمی کھینچ رہا تھا۔ وہ نکّو میں بائیلز کے پہنچنے کے کوئی آدھ گھنٹے بعد پہنچا۔ بائیلز لکھتا ہے کہ مجھے خود راستے میں چھ مرتبہ گھوڑے بدلنے پڑے تھے۔ لیکن اس کا ہم سفر جس کا وزن ۱۱۹ پونڈ تھا، رکشا میں بیٹھا ہوا تقریباً اسی وقت اپنی منزل پر پہنچ گیا۔ اور راستے میں کہیں نہیں رکا۔ اس قلی کی خوراک بالکل نباتاتی تھی۔

یہ بات سب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ جاپانی چھوٹے قد کے ہوتے ہیں لیکن وہ برداشت اور طاقت کے کارناموں میں کسی طرح بھی دوسری اقوام سے کم نہیں ہوتے۔ جیسا کہ حال کے بہت سے تجربات اور واقعات نے ہم کو بتادیا ہے۔ ان میں ہمت، امنگ اور زندگی کی تڑپ کسی طرح بھی دوسری اقوام کے افراد سے کم نہیں ہوئی۔

"برٹش میڈیکل جرنل" میں ایک مضمون نویس لکھتا ہے کہ خود جاپانی لوگ اپنی غیر معمولی طاقت، توانائی اور قوتِ برداشت کی وجہ معمولی اور سادہ غذا کو بتاتے ہیں۔ نیز ورزش اور کسرت کے ایک خاص طریقے کو بھی جس میں "جوجتسو" نامی مشہور کرتب بھی شامل ہے، خاص دخل ہے۔ اس طریقے کو جاننے کے لیے علم تشریح اور پانی کے اندرونی اور بیرونی استعمال کی واقفیت بھی ضروری ہے۔ ۱۸۸۹ء میں یہ معلوم کرنے کے لیے کہ گوشت کھانے یا غذا میں کسی قسم کی تبدیلی سے جاپانیوں کے قد بڑھ سکتے ہیں یا نہیں، ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ نتیجہ اس تحقیقات کا یہ نکلا کہ اگرچہ دوسری اقوام سے ان کے قد چھوٹے ہیں مگر قوتِ برداشت اور طاقت و توانائی میں وہ کسی سے کم نہیں ہیں بلکہ بعض سے افضل ہیں۔ اس لیے ان کے قد کا چھوٹا ہونا کوئی نقصان کی بات نہیں ہے۔ رہ گئی ان کی غذا تو وہ نہایت معمولی اور سادہ ہوتی ہے۔ ہر کھانے میں چاول کا استعمال ضرور ہوتا ہے۔ جاپانی افواج نے ریکارڈ قائم کرنے والے دھاوے صرف چند مٹھی چاولوں کی غذا پر بولے ہیں۔ جاپان میں پھل اور سبزی کثرت سے بوئی جاتی ہے۔ یورپ کی نسبت جاپان کے لوگ سبزی خوری کے فائدوں سے بہت زیادہ واقف و آگاہ ہیں۔ حد ہے کہ ایک معمولی مزدور چند ٹماٹروں اور ایک دو ککڑیوں پر سارا دن محنت کرنے کے لیے بالکل تیار رہتا ہے۔ جاپان میں دودھ کی کمی ہے، کیونکہ صرف دودھ کی خاطر سے گائے پالنا فائدے کی بات نہیں ہے۔ اور گوشت کوئی کھاتا نہیں ہے۔

تمباکو، کافی اور چائے

(از ڈاکٹر آرتھر این۔ ڈونلڈسن)

تقریباً تین سال کا عرصہ ہوا میرے پاس ایک شخص بغرض علاج آیا۔ اس کا ایک پیر خاص کر انگوٹھا بالکل بے کار اور سُن ہو رہا تھا۔ نبض دیکھنے سے اس کی کلائی کی رگوں میں غیر معمولی سختی محسوس ہوئی اور ٹخنوں کے پاس بھی رگوں کی صحیح حالت نہ تھی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ سگریٹ کے دو پیکٹ روزانہ پی جاتا ہے۔ میں نے اسے سگریٹ نوشی کم کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن اس نے قبول نہ کیا اور میں نے انجکشن لگا کر اسے رخصت کردیا۔

چند روز بعد پھر وہی مریض میرے پاس آیا۔ اس کی حالت پہلے سے خراب ہو رہی تھی۔ میں نے اس سے پھر وہی کہا، "تمھاری شرائین کی سختی کا سبب خاص زیادہ تمباکو نوشی ہی ہے، یہ عادت کم کرنی چاہیے۔" چوں کہ اس کی تکلیف بہت بڑھ گئی تھی۔ اس لیے اس نے ناچار ہوکر میرا مشورہ قبول کرلیا اور چند روز کے اندر ہی اندر اس کی حالت میں خاصا افاقہ محسوس ہونے لگا۔

میری تشخیص ۔صحیح ثابت ہوئی۔ بات یہ تھی کہ زیادہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے تمباکو کا مضر ترین مسموم جزو نکوٹین اس کے جسم کی باریک باریک رگوں (عروق شعریہ) کا منہ بند کر رہا تھا۔ جسم کی رگوں کا یہ نظام غذائیت اور آکسیجن کا سرچشمہ ہے اور اس کے ذریعے سے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ جب اس نظام کی خرابی سے جسم میں آکسیجن کافی مقدار میں داخل نہ ہو سکے اور فضلات کے اخراج میں دشواری ہو تو درد پیدا ہوتا ہے۔ پھنسیاں کثرت سے نکلتی ہیں اور ہاتھ، پیر اور انگلیاں بے حس و حرکت ہو جاتی ہیں۔ نکوٹین جب زیادہ مقدار میں جسم کے اندر داخل ہو جائے تو وہ شرائین میں جم کر ان کے فعل یعنی خون کی تقسیم میں فتور برپا کر دیتا ہے۔

اس سلسلے میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ہر شخص پر سگریٹ پینے کا اثر یکساں نہیں ہوتا۔ بعض لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو دن رات میں کئی کئی پیکٹ سگریٹ کے پی جاتے ہیں۔ مگر آخر وقت تک ان کی صحت میں کوئی خاص خرابی نظر نہیں آتی۔ لیکن اس قسم کی مثالوں کو مستثنیات میں سمجھنا چاہیے۔ میں نے ایکس ریز کے ذریعے سے امتحان لینے پر ساٹھ فی صدی سے زیادہ تمباکو پینے والوں کا قلب بڑھا ہوا پایا۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ شرائین کے سخت ہو جانے کی وجہ سے خون کی کافی مقدار دل تک نہیں پہنچ سکتی ہے۔ تمباکو کا ایک خاص اثر ارتعاش پیدا کرنا ہے۔ اس کی کثرت سے نظامِ جسمانی جب متاثر ہوتا ہے تو انسان وقت سے پہلے ہی بوڑھا نظر آتا ہے۔

تمباکو نوشی کی طرح میں کافی پینے کی عادت کے بھی خلاف ہوں اور میرے ذاتی تجربات شاہد ہیں کہ کافی کے اجزا کا بھی شرائین پر تقریباً وہی اثر ہوتا ہے جو نکوٹین کا۔

جلد کی حرارتِ غریزی کے نہایت ادنیٰ فرق کو بھی معلوم کرنے کے لیے جو آلہ بنایا گیا ہے اس سے اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ کافی پینے سے جلد کا درجۂ حرارت بہت تیزی سے گر جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کافی کے اجزا سے جلد کے مسامات ایک دم سکڑ جاتے ہیں۔ اور یہی چیز بڑھ کر شرائین کی سختی کا خاص سبب بن جاتی ہے۔ کافی کا مضر ترین جزو "کافین" ہے اور کافی کی ایک پیالی میں اس کی مقدار دو گرین سے چار گرین تک ہوتی ہے۔ یہی حال چائے کا ہے۔ جہاں تک شرائین کی سختی کا تعلق ہے اسے بھی تمباکو اور کافی سے کم درجے پر نہیں رکھا جا سکتا۔

شرائین کے سخت ہو جانے سے خون کی روانی اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہ سکتی۔ جب خون گردش کرتا ہوا جسم کے ایسے حصے میں پہنچتا ہے جہاں کی رگیں سخت ہوں تو اس میں پھٹکیاں پڑ جاتی ہیں اور خون کی یہی پھٹکیاں آہستہ آہستہ سخت ہو کر رگوں میں جم جاتی ہیں۔ اگر دماغ تک خون پہنچانے والی رگوں میں یہ پھٹکیاں جم جائیں تو انسان کو دردِ سر، غشی، دورانِ سر اور نکسیر جاری ہو جانے کی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اگر اس رگ کا تعلق قلب سے ہو تو امراضِ قلب کا حملہ ہوتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ خون کی سخت پھٹکیوں میں جو جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں وہ جسم کے کسی حصے کو بھی متاثر کر دیتے ہیں۔

میرا ایک مریض جو قلب کی شکایتوں میں عرصے سے مبتلا تھا، ایک رات اس کی پنڈلی میں بہت سخت درد ہوا۔ معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ خرابیٔ قلب کی وجہ سے جو پھٹکیاں خون میں بڑھتی جا رہی تھیں انھوں نے داہنی پنڈلی تک خون کے پہنچنے کا راستہ بند کر دیا۔ کوشش کے باوجود اس کی پنڈلی کی رگیں درست نہ ہو سکیں اور اس کی جان بچانے کے لیے پنڈلی کاٹنی پڑی۔

شرائین کی سختی یا ارٹیریو سکلیروسس کا نتیجہ محض کمزوریٔ قلب و دماغ، وجع مفاصل یا کسی خاص حصے کے بے کار ہو جانے ہی تک محدود نہیں رہتا بلکہ کبھی کبھی خون کی پھٹکیاں کسی ایسے مقام پر جا کر جم جاتی ہیں کہ دورانِ خون کے رک جانے کا نتیجہ فوری موت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

صحت کا سائنس

(۳)

از مسٹر ایس۔ اے۔ خالق صاحب، بلی ماران، دہلی

وہم۔ احتیاط اور وہم میں بہت بڑا فرق ہے۔ احتیاط جس قدر مفید ہے، وہم اُتنا ہی مضر ہے۔ وہم ایک خیالی بیماری ہے۔ وہم اس چیز پر یقین کا نام ہے جس کا ظہور ہم نہیں چاہتے۔

ہزاروں اصحاب اس وہم میں مبتلا ہیں کہ ان کو تپِ دق، ذیابیطس یا اور کوئی مہلک مرض لاحق ہو جائے گا۔ خیال میں قوت ہے، ہاں، بے پناہ قوت ہے۔ خیال میں کشش ہے، یہ خیال ان امراض کو کھینچ لیتا ہے اور بالآخر ان کو وہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

کلکتے کی ایک صحبت میں، جس میں مَیں بھی موجود تھا، حضرت مولانا محمد علیؒ نے وہم پر اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے ایک قصہ سُنایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ حضرت کے خیالات سے آپ بھی مستفید ہوں۔

مولانا نے فرمایا: "ایک مرتبہ طاعون ایک قصبے میں جا رہا تھا۔ کسی شخص نے اس سے پوچھا بھئی تم کہاں جا رہے ہو؟ بولا سامنے قصبے میں جا رہا ہوں، اُس شخص نے دریافت کیا 'یہاں کتنے آدمی مارو گے؟' کہنے لگا 'سات سو'۔ بات آئی گئی ہو گئی، قصبے میں افراتفری مچ گئی۔ ہزاروں آدمی طاعون سے مر گئے۔ جب خدا خدا کر کے وبا ٹل گئی تو طاعون اسی آدمی کو پھر کہیں مل گیا۔ اس نے طاعون سے کہا 'تم بڑے جھوٹے ہو۔ تم تو کہتے تھے سات سو آدمی ماروں گا، وہاں تو ہزاروں مر گئے'! طاعون نے جواب دیا، 'مجھے بدنام نہ کرو، مَیں نے تو سات سو آدمی ہی مارے تھے۔ باقی آدمی وہم کی وجہ سے ڈر گئے، بیماری میں مبتلا ہو گئے اور مر گئے'۔"

مسٹر اقلیدس۔ فی الحقیقت ہم کو دُوربین سے زیادہ خوردبین کی ضرورت ہے۔ اگر ہم غور سے دیکھیں تو یہ بات ہم کو صاف طور سے نظر آ جاتی ہے کہ وہم ہر روز آدمیوں کو اس طرح ذبح کرتا ہے، جس طرح صبح کے وقت کمیلے میں بکرے ذبح کیے جاتے ہیں۔

حاجی اشفاق۔ بے شک آپ وہم کے متعلق مُبصرانہ طور پر لکھ سکتے ہیں اس لیے کہ عرصۂ دراز تک آپ خود توہمات میں مبتلا رہے ہیں۔

مسٹر اقلیدس۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ مَیں عرصۂ دراز تک توہمات کا شکار رہا ہوں۔ مگر یہ توہمات دوسری قسم کے تھے۔

مسٹر جمشید جی۔ کیا مطلب؟

مسٹر اقلیدس۔ یہی جھاڑ پھونک، گنڈہ تعویذ وغیرہ۔ مَیں نے ان کے متعلق سائنٹیفک تحقیقات شروع کی تھی۔ دورانِ تحقیقات میں خود مجھ پر اتنا اثر ہو گیا کہ میں خود وہمی ہو گیا۔ تمام امراض اور تکالیف کا علاج جھاڑ پھونک اور گنڈہ تعویذ ہی کو سمجھنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ صبح کے وقت ہندو مسلمان عاملوں کے ہاں مُرادیں مانگنے والے مرد اور عورتوں کا جمگھٹ رہتا ہے۔ کوئی ایسی تکلیف کوئی ایسی بیماری نہیں جس کا "علاج" اور دفعیہ عامل صاحب نہ کرتے ہوں۔ کسی کے ہاں چوری ہو گئی۔ چوری کے مال کا پتہ لگانے کے لیے دیوار میں ٹھوکنے کے لیے کیل "پڑھ کر" دے دی گئی۔ میاں بیوی کی لڑائی ہے۔ بیوی کو چوٹی میں رکھنے کے لیے تعویذ دیدیا گیا۔ تعویذ رکھنے کی ترکیب یہ بتائی کہ "پہلے گھر میں اچھی طرح جھاڑو دلواؤ۔ پلنگوں کی چادریں اور تکیوں کے غلاف پلٹو۔ پھر غسل کرواؤ سب سے اچھا لباس پہنو۔ بالیوں میں پھول پروؤ۔ کیونکہ اوپر والے، یعنی جنات اس تعویذ کے اثر سے تمھارے گھر میں آئیں گے اور تمھارے شوہر کو مجبور کریں گے کہ تم سے خفا نہ رہیں"۔

عامل صاحب کی عقل کا میں قایل ہوں۔ سارا گھر چندن بنا ہوا ہے، صاف ستھرے بستر ہیں۔ مٹکوں کی کائی تک اُتار دی گئی ہے۔ بیوی نہائی دھوئی پھول پہنے بیٹھی ہیں۔ کون سے ایسے "میاں" ہیں جو اس سلیقے کو دیکھ کر خوش نہ ہوں گے۔ بیوی کا مزاج بھی صفائی ستھرائی کی وجہ سے درست ہے۔ میاں بیوی سے اچھی طرح "بولے" صبح کو عامل صاحب کی چاندی ہے۔ مٹھائی کی جگہ مٹھائی

جوڑے کی جگہ جوڑا، پانچ روپے نقد۔ ماما سے کہلوا دیا" حضرت آپ کے تعویذ نے تو جادو کا اثر کیا"

عامل صاحب نے جواب دیا" اوپر والے منگل اور ہفتے کو تمھارے گھر آیا کریں گے۔ صفائی، غسل، پھولوں کا اسی طرح خیال رکھنا۔ پرسوں چاند رات ہے۔ میں تمھارے لیے ختم بھی پڑھوں گا اور تعویذ بھی لکھوں گا۔ اس ختم کے بعد کسی غریب لڑکی کی شادی کے لیے سونا اور چاندی دیا جاتا ہے۔ اور کچھ کپڑا اور ایک بکرا خیرات کیا جاتا ہے۔ اس لیے کُل تین ماشے سونا اور دو تولے چاندی، گز بھر لٹھا (دیکھیے سستی چیز کتنی کم ہے) اور ایک بکرا بھیج دینا"

عرصۂ دراز سے محلّے کے قصائی سے عامل صاحب نے معاملہ طے کر رکھا ہے۔ بکرا قصائی کے حوالے کر دیا گیا، وہ آٹھ روپے کے بکرے کے ساڑھے پانچ روپے لگایا کرتا تھا۔ عامل صاحب کے پاس بھی بکرے مُفت ہی آتے ہیں۔ قصائی عامل صاحب کا رازدار ہے۔ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی۔ عامل صاحب بکروں کی قیمت نقد نہیں لیتے۔ سیر ڈیڑھ سیر گوشت روزانہ "حساب" میں آتا رہتا ہے۔

اگر میں اپنے پورے تجربات لکھوں تو ایک علیحدہ دفتر درکار ہے۔ یہ چوں کہ صحت کے متعلق مضمون ہے، اس لیے یہاں صرف چند ایسے واقعات لکھتا ہوں جن کا تعلق صحت سے ہے۔

یہ لکھتے ہوئے میرا کلیجہ منہ کو آتا ہے، جگر شق ہوتا ہے کہ میرے علم میں ایسے جاں گُداز حادثے ہیں جن میں بیماروں کے رشتے داروں نے ان "پاکھنڈیوں" کے ہتھکنڈوں میں پھنس کر طبّی علاج سے مُجرمانہ غفلت برتی۔ اور مریضوں نے تڑپ تڑپ کر جانیں دیں۔

ایک عورت کو دردِ زہ شروع ہوا۔ "کنجری" دائی موجود ہے۔ درد بڑھ رہا ہے، ناقابلِ برداشت بے چینی ہے۔ گھر والے سب پریشان ہیں، ہر گھر میں ایک "عقلِ کُل" ضرور ہوتا ہے، بوجھ بجھکڑ کی رائے کے مُطابق میاں ہانپتے کانپتے، عامل صاحب کی خدمتِ اقدس میں پہنچے اور ایک نیلے رنگ کا کچے سوت کا دوڑا لیے ہوئے واپس آئے، جو بیوی کے پیٹ سے باندھ دیا گیا۔

تین گھنٹے کے بعد درد بڑھ گیا۔ بیوی کے منہ پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں۔ بے چینی حد سے زیادہ ہے۔ گھر والے سب پریشان ہیں خدا خیر کرے، میاں پھر عامل صاحب کے پاس پہنچے۔ عرض حال کی۔ عامل صاحب نے بڑی توجہ سے پُورا حال سُنا۔ درمیان میں سوالات بھی کرتے جاتے تھے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ویدک، یونانی، ڈاکٹری اور مڈ وائفری ان کے سامنے بے حقیقت ہیں۔

تھوڑی سی دیر میں انھوں نے ایک سوکھی ہوئی لکڑی کا ٹکڑا، جو کسی درخت کی جڑ معلوم ہوتی تھی، دیا۔ اور کہا سات مرتبہ اس کو پیروں کی طرف سے سر کی طرف "اُتارو" پھر اس کو تکیے کے نیچے رکھ دو۔

دو گھنٹے کے بعد مریضہ پر نیم غشی کی سی کیفیت طاری ہے۔ از حد تکلیف ہے۔ سب کی پریشانی پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے عامل صاحب کو بلایا گیا۔ انھوں نے تسلّی تشفّی دی۔ کچھ جھاڑ پھونک بھی کی اور ان ہی ہدایتوں کے ساتھ لکڑی کا ایک اور مختلف ٹکڑا دے کر چلے گئے۔

رات کے بارہ بجے جب مریضہ کے چہرے پر موت کے آثار صاف دکھائی دینے لگے تو طبیبہ کو بلایا گیا۔ طبیبہ کے آتے آتے مریضہ ختم۔

ایک اور صاحب کا لڑکا تپِ دق میں مبتلا تھا۔ ابتدائی درجوں میں علاج ہو سکتا تھا مگر یہ "عاملوں" کے جال میں پھنسے ہوئے تھے، دولت مند آدمی ہیں۔ عاملوں کے نصیب تو کُھل گئے، مگر ان کا مقدر سو گیا۔ نذر نذرانے، ختم، بکرے، خیر، خیرات تو حد کو پہنچ گئی، مگر مریض کو اس بیماری کے لحاظ سے غلیظ محلّے میں رکھا گیا۔ مریض کا کمرا بند رہتا تھا۔ صفائی کا بھی کچھ لحاظ نہیں رکھا جاتا تھا۔ برائے نام زیادہ تر نام و نمود کے لیے ڈاکٹر اور حکیم بھی آتے رہتے تھے۔ مگر علاج پر کوئی خاص توجہ نہ تھی۔ جھاڑ پھونک سب سے مقدم، علاج ایسا ضروری نہیں۔ حالانکہ دنیا کا ہر مذہب علاج کرنے کا حکم دیتا ہے۔

میں صدقہ اور خیرات کو بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ دُعا بھی اتنی ہی ضروری ہے، مگر طبّی علاج بھی ایسا ہی ضروری ہے۔ ان کا خیال تھا کہ چوں کہ وہ پچاس پچاس بکرے پکوا کر کھلاتے ہیں۔ ہزاروں روپے خیرات کر رہے ہیں۔ عاملوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ نذر نذرانوں

میں ہتھیلیاں خالی ہورہی ہیں۔ اِس لیے خدا کی بنائی ہوئی دوائیں اور خدا کی دی ہوئی نعمتیں، جیسے صفائی، روشنی اور ہوا ضروری نہیں۔
یہ لوگ نعوذ باللہ من ذالک، اللہ میاں سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق بڑی رقم کی خیرات قبول ہوتی ہے یہ پچاس پچاس بکرے تو قبول ہوسکتے ہیں۔ اور اگر کوئی غریب آدمی مُٹھی بھر چنے تقسیم کردے تو وہ درگاہ ایزدی میں قابل قبول نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔
توہمات کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ ہم کسی نہ کسی بیماری اور ایک نہ ایک آزار کے انتظار میں رہتے ہیں۔ ہم کو یقین ہوتا ہے کہ بہت جلد فلاں مرض ہم کو چمٹ جائے گا۔
ممکن ہے کہ آپ کے سامنے تاریک پہلو بھی ہو یعنی فی الحقیقت آپ بیمار بھی ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ وہم بھی ہو۔ اس وہم کو دُور کرنے کے لیے سب سے پہلے تو مذہب کی صحیح رہنمائی سے کام لیجیے۔ اگر آپ مذہب پر اعتقاد نہیں رکھتے تو سائنٹفک طریقے آپ کی مدد کریں گے۔ میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ سائنس اور مذہب اسلام میں حد درجے مطابقت ہے۔
سب سے پہلے میں مذہبی نقطۂ نظر سے لکھتا ہوں۔ قرآن شریف کی آیت ہے: لا تقنطوا من رحمۃ اللہ (اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو)۔ عربی قواعد کی رو سے "لا" نفی جنس ہے یعنی ہمیشہ، ہر حالت میں، اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کو منع کیا گیا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ سے مایوسی حرام ہے۔ پھر آپ کو کیا فکر؟ یقین رکھیے کہ خدا بہتر کرے گا۔ ہاں پورا غیر متزلزل، سو فی صدی یقین کہ وہ مرض جس کا ہر وقت آپ کو کھٹکا لگا ہوا ہے، آپ کو لاحق نہیں ہوگا۔
اگر آپ سائنس کے لحاظ سے وہم کا علاج چاہتے ہیں تو دنیا کے سب سے بڑے فرانسیسی ماہر نفسیات موسیو کوئے کی تحقیقات سے مدد لیجیے۔ موسیو کوئے نے اچھے خیالات اور اچھی عادتیں اختیار کرنے اور بُرے خیالات اور بُری عادتیں چھوڑنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ بتایا ہے کہ ہم بیس مرتبہ روزانہ صبح کے وقت اور بیس مرتبہ شام کو خود اپنے سے کہا کریں (اٹو سجشن۔ خود توجہی) کہ فلاں خیال یا فلاں عادت ہم میں سے غایب ہوتی جارہی ہے۔ اگر آپ وہمی ہیں اور توہمات نے آپ کے دل پر تسلط جما رکھا ہے تو آپ بیس مرتبہ صبح کو اور بیس مرتبہ شام کو مندرجۂ ذیل فارمولوں میں سے جون سا آپ کے حسب حال ہو اپنی زبان سے دُھرایا کیجیے۔

(۱) میرا دل مضبوط ہے اور میں وہم کے خیالات پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔
(۲) میں واقف ہوں کہ وہمی خیالات چھوڑ دینے چاہییں، اور عقل سے کام لینا چاہیے۔
(۳) مجھے صحت کی ضرورت ہے۔ توہمات سے صحت نہیں بلکہ بیماری ملتی ہے میں توہمات سے آزاد ہوگیا ہوں۔ دُنیا کے ہر قسم کے وہم سے آزاد ہوں۔
(۴) یہ ممکن ہی نہیں کہ توہمات مجھے گھیر سکیں، توہمات تو میرے دل سے نکل چکے۔
(۵) میں خوش و خرم ہوں، صحت مند ہوں اور تمام توہمات سے آزاد ہوں۔

موسیو کوئے فرماتے ہیں: "جب آپ خود کو مشورے دیا کریں، تو حکمانہ لہجہ اختیار کیجیے۔ زور سے یا چیخ کر بولنا ضروری نہیں، بلکہ اپنی معمولی روزمرہ کی آواز میں مشورے دینے چاہییں۔ البتہ ہر لفظ پر زور دینا بہت ضروری ہے۔ اور ساتھ میں اس کا بھی خیال رکھیے کہ روزانہ خود کو مشورے دیا کیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی دن بھی ناغہ ہو جائے۔ جس وقت آپ مشورے دیا کریں تو اپنی پُوری دماغی طاقت بھی مشورے کے الفاظ پر لگایا کیجیے۔"

حاجی اشفاق۔ مہربانی فرماکر صاف اور کھلے الفاظ میں فرمائیے کہ اِن مشوروں کا نتیجہ کیا ہوگا؟
مسٹر اقلیدس۔ اگر آپ نے اِن پر پُورا پورا عمل کیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، بلکہ خدا کے بھروسے پر آپ سے وعدہ کرتا ہُوں کہ بہت جلد آپ کے دل سے تمام توہمات نکل جائیں گے۔
مسٹر مورلین۔ جس طرح ایک بچہ بارود سے کھیلتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ یہ کس قدر خطرناک ہے، مگر جب بارُود اس کی ہتھیلی پر بھک سے اُڑ جاتی ہے، تو اس کو کان ہو جاتے ہیں، اسی طرح اگر آپ توہمات سے کھیل رہے ہیں، اور ہماری بات کان دھر کر نہیں سُنتے تو ایک

نہ ایک دن آپ کو نقصان پہنچ جائے گا۔ اور آخر کار نقصان اُٹھا کر آپ ہماری باتوں کے ضرور قایل ہو جائیں گے۔

مسٹر جمشید جی۔ خود کو مشورہ دینے سے کتنے روز میں ہمارے دلوں سے توہمات نکل سکتے ہیں؟

مسٹر اقلیدس۔ آپ اپنی وہمی حالت اور وہمی خیالات کو ایک ہی رات میں نہیں بدل سکتے۔ سالہا سال سے یہ خیال آپ کے دل میں بیٹھا ہوا ہی۔ اگر کئی سال تک، ایک پتھر پر پانی کی بوند برابر ٹپکتی رہی تو پتھر میں بھی گڑھا پیدا ہو جاتا ہی۔ باقاعدگی عجیب چیز ہے متواتر بلاناغہ خود کو مشورے دینے سے بہت جلد حسبِ منشا نتائج ظاہر ہو جائیں گے۔

مسٹر مورسین۔ اِس دلچسپ گفتگو کا خلاصہ یہ ہی کہ ہم کو ہر قسم کے توہمات دل سے نکال دینے چاہییں۔ اور اگر ہم بیمار رہوں تو ہم کو بجائے "روحانی علاج" کے طبی علاج کرنا چاہیے۔

مسٹر جمشید جی۔ بیشک ایک اور بھی خیال رکھنا چاہیے۔ ہم ہندوستانیوں پر ڈاکٹری علاج کی نسبت یونانی اور ویدک علاج جلد اپنا اثر دکھاتے ہیں۔

حاجی اشفاق۔ یہ تو صحیح ہے، مگر صحیح اجزا اور صحیح ترکیب سے تیار کی ہوئی یونانی دوائیں ہم کو میسر نہیں ہوتیں، عطاروں کی کثرت ہوت....

مسٹر اقلیدس۔ (بات کاٹ کر) یہ تو آپ کا قصور ہے، آپ ہمدرد دواخانے سے دوائیں کیوں نہیں منگاتے۔ بڑے بڑے بلند پایہ حکیم صاحبان، جب خود بیمار ہو جاتے ہیں تو دہلی کے ہمدرد دواخانے کی دوائیں استعمال کرتے ہیں۔

حاجی اشفاق۔ جناب ذرا ہمدرد دواخانے کے متعلق کچھ اور بھی فرمائیے۔

مسٹر اقلیدس۔ میں کیا بتاؤں سب جانتے ہیں کہ ہمدرد دواخانے سے بہتر دوائیں اور کہیں نہیں مل سکتیں۔　　　　(باقی آیندہ)

ہندوستان میں نشے کی چیزوں کا اِستعمال

آب و ہوا کے اثرات اور مشرق میں بھنگ، چرس، گانجا اور افیون وغیرہ جیسی نشہ کرنے والی چیزوں کی پیداوار کی بدولت ہندوستان اور چین وغیرہ ممالک کے باشندے زمانۂ قدیم سے نشہ کرنے کے عادی رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں شراب نوشی میں مغرب کے من چلے لوگوں نے نشہ کرنے والوں میں درجۂ امتیاز حاصل کر لیا ہی لیکن اس حقیقت سے کسی وقت بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ افیون، گانجا، چرس اور بھنگ جیسی چیزوں کے استعمال میں ہمیشہ مغرب سے پیش پیش رہا ہی۔

نشے کی چیزوں کے استعمال کی عادت انسانی قویٰ پر کس درجے اثر انداز ہوتی ہی اور قوتِ فکر و عقل کو کس حد تک بے کار کر دیتی ہی۔ اس کا اندازہ کرنے کے لیے ان لوگوں کی تاریخ پر سرسری نظر ڈال لینا کافی ہو سکتا ہے جنھیں عرصۂ دراز تک ان خراب عادتوں کا شکار رہنا پڑا ہے۔

ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقے میں شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جسے یہ نہ معلوم ہو کہ چین کے لوگ افیون خوری میں دنیا بھر میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ آخر کار ان کی عادت نے انھیں کس حال کو پہنچا دیا، اس کا اندازہ گزشتہ چند سال کی جنگ میں چین و جاپان کے اعداد و شمار اور چین کی موجودہ حالت سے بہت کچھ کیا جاسکتا ہے اب وہی چینی ہیں اور وہی ان کی قومی حکومت جو اپنی آمدنی کی پروا نہ کرتے ہوئے چین میں افیون کے استعمال کو خلافِ قانون قرار دینے اور پوست کی کاشت پر پابندیاں عائد کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ اس کے خلاف چین کے جن جن علاقوں پر جاپانیوں کا قبضہ ہوا ہے وہاں ہر جائز و ناجائز ذریعوں سے یہ کوشش منظم اور باقاعدہ طور پر عمل میں لائی جارہی ہی کہ چینیوں میں افیون نوشی کا شوق دن دونا اور رات چوگنا ترقی کرتا رہا تاکہ اپنی عیش بازی اور غفلت شعاری میں پھنس کر انھیں اتنی فرصت و مہلت ہی نہ مل سکے کہ کبھی ایک منٹ کے لیے بھی اپنی پوری قوم کے زوال

پر آنسو بہائیں۔ اور آنکھیں کھول کر جاپانیوں کو اپنے ملک سے نکال باہر کرنے کے درپے ہوسکیں۔

چین کو جانے دیجیے خود ہندوستان میں فرماں روایان اودھ کی تاریخ عروج وزوال کا مطالعہ کرلیا جائے بلکھنؤ آج تک افیونیوں کا خاص مرکز اور پناہ گاہ ہونے کی حیثیت سے بدنام ہے۔ ہم تک جو روایات پہنچی ہیں ان کی بنا پر تو کہا جاسکتا ہے کہ آخری شاہ اودھ کے وقت میں لکھنؤ اور نواح لکھنؤ میں شراب خوری، افیون و بھنگ نوشی اور تیتر و بٹیر بازی وغیرہ مذموم عادتیں لوگوں میں پیدا ہوگئی تھیں۔ جو زوال کا پیش خیمہ اور بربادی کا باعث ہوا کرتی ہیں سلطنتیں تباہ ہوگئیں۔ ترقی یافتہ گھرانے برباد ہوگئے لیکن نشہ کرنے والی چیزوں کے استعمال کی عادت ہزاروں اور لاکھوں ہندوستانیوں سے نہ چھوٹ سکی۔ بدقسمتی سے افیون وغیرہ جیسی مضر صحت چیزوں کو تو گھروں تک میں اتنا اثر حاصل ہوگیا کہ بہت سے گھرانوں کی عورتیں اب تک بچّوں کو دُودھ پینے ہی کے زمانے میں افیون کا عادی بنا دیتی ہیں۔ اور جب اُن کے ہاتھوں افیون کھا کر بچّہ کچھ عرصے کے لیے غافل ہو جاتا ہے تو وہ نادان سمجھتی یہ ہیں کہ افیون سے ان کا بچّہ خوب آرام سے سوتا ہے اور انھیں اطمینان کے ساتھ گھر کا کام کاج کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔

ایسی عورتیں جو اپنے تھوڑی دیر کے آرام اور سہولت کے لیے اپنے بچّوں کو افیون جیسی زہریلی چیز کی عادت ڈال دیتی ہیں یہ نہیں سمجھتیں کہ اپنی اس حرکت سے وہ خود اپنی نسل کو خراب کر رہی ہیں اور ملک و ملّت کے آیندہ نونہالوں میں وہ زہریلے جراثیم پیدا کر رہی ہیں جو نہ صرف ان کی بدحالی، افلاس اور پریشاں روزگاری کا باعث ہوں گے، بلکہ بحیثیت مجموعی تمام قوم کے لیے زوال کا پیش خیمہ ہوں گے۔

آج ہندوستان میں گھر گھر جو حقہ، سگریٹ وغیرہ کا رواج ہے وہ بھی ان ہی خراب عادتوں کی ایک قسم کی اصلاح شدہ شکل ہے شہر و دیہات کے نوجوان ہی نہیں بلکہ نابالغ اور کم سن بچّے تک سگریٹ پیتے اور حُقّہ گڑگڑاتے دیکھے جاتے ہیں۔ ہم "ترقّی ترقّی" کا رونا روتے ہیں "آزادی آزادی" کے گیت گاتے ہیں، "انقلاب زندہ باد" کے نعرے بھی لگاتے ہیں لیکن منظم طور پر ایسی کوششیں عمل میں لانے کی کوئی سبیل نہیں نکالی جاتی کہ ہم سے یہ نحوستیں دور ہو جائیں اور ہم اپنی صحت اور اپنی زندگی کو قوم کے لیے کارآمد بنا سکیں۔

جب تک ہمارے بچّے اور نوجوان ان بُری عادتوں کو نہ چھوڑیں گے جو بدقسمتی سے ان میں پیدا ہوگئی ہیں یا پیدا کرادی گئی ہیں اور ان کے دل و دماغ افیون، تمباکو، گانجا، چرس، بھنگ اور شراب جیسی انسانیت کش بلاؤں کے اثرات سے پورے طور پر آزادی اور نجات حاصل کرلیں گے اس وقت تک یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم ترقی کرسکیں۔ ہماری تمام قومی اور ملکی ترقی کا دارومدار آیندہ نسلوں پر ہے۔ اس میں شک نہیں موجودہ نسلیں اس ترقّی کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی سعادت حاصل کرسکتی ہیں لیکن بہرحال اس عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ان ہستیوں کے اختیار میں ہے جو آج گہوارے میں یا مدارس میں اپنا وقتِ عزیز گزار رہی ہیں ظاہر ہے جب ان کے دماغوں کو ہماری بدتدبیریاں اس قابل ہی نہ رہنے دیں گی کہ صحیح طور پر وہ اپنے حال و مستقبل کی بہتری کے لیے کچھ غور و فکر کرسکیں اور اپنے واسطے کوئی شاہ راہِ ترقی ڈھونڈھ نکالیں اس وقت تک یہ خیال خیالِ خام سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا کہ ہندوستان کو اس کی موجودہ بدحالیوں اور مصیبتوں سے نجات دلائی جاسکتی ہے +

BENAZIR HAIR OIL

بالوں کے گرنے سے اور بالوں کے اُڑنے سے

شکل بگڑ جاتی ہے

بال اگر کم ہوں یا اُڑ جائیں تو خوبصورت سے خوبصورت انسان بدشکل معلوم ہونے لگتا ہے۔ بال مرد اور عورت دونوں کا بہترین حسن ہے۔ بالوں کے لیے

روغنِ بے نظیر

لاجواب تیل ہے۔ یہ گرتے ہوئے بالوں کو روک دیتا ہے اُڑے ہوئے بالوں کو نئے سرے سے پیدا کرتا ہے۔ اور عورتوں کے بالوں کو نہ صرف بڑھاتا بلکہ ان میں چمک اور خوشنمائی بھی پیدا کر دیتا ہے۔ مقوی دماغ ادویہ سے کیمیاوی اصول پر تیار ہوتا ہے۔ دردِ سر، نزلہ اور زکام کے لیے اکسیر ہے۔ رنگ اور خوشبو نہایت ہی دلفریب۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲/)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



خطرناک دردوں کے لیے لاجواب دریافت

درد کافور ہو جاتا ہے

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور عصبی دردوں کے لیے اب تک کوئی ایسی دوا دریافت نہیں ہو سکی تھی جو ان تکلیف دہ امراض سے ہمیشہ کے لیے نجات دلا دے۔ ہمدرد دواخانہ کو فخر حاصل ہے کہ وہ اس دریافت میں کامیاب ہوگیا۔

AUJAI

اوجاعی

ہمدرد دواخانہ کی وہ جدید دریافت ہے جس نے ان خطرناک بیماریوں سے ہمیشہ کے لیے ہزاروں بندگانِ خدا کو نجات دلا دی ہے۔ اوجاعی کو بے شمار تجربات کے بعد پبلک میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں۔ ہمدرد دواخانے کی یہ وہ مشہور دوا ہے جسے کیمیاوی اصول پر تیار کیا گیا ہے۔ یہ جگر اور گردے کی اصلاح کرکے اس زہریلے مادے (یورک ایسڈ) کو گھٹاتی ہے جو ہر قسم کے امراض کی جڑ ہے۔ یہ بلاشبہ ایک اکسیری دوا ہے۔ قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/)

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی







کدو دانوں کی دوا انناس کدو دانے جن کا اصطلاحی نام "ایسکارس میبرے کا ئڈیز" ہے، اپنے شجرۂ نسب کے لحاظ سے کیچوؤں کے چچیرے بھائی ہوتے ہیں۔ ان کی لمبائی بالعموم سات انچ ہوتی ہے اور اپنے ذکر کردہ بھائیوں کی نسبت بہت زیادہ ذی حوصلہ اور کارگزار ہوتے ہیں۔ انسانی آنتوں کے ناخواستہ مہمان اس قسم کے مہمانوں میں سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہیں۔ یہ کیڑے بالغ اور جوان آدمیوں کی بہ نسبت بچوں کی آنتوں میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ عام طور پر ایسی ترکاریوں کے ذریعے سے ان کے جسم میں داخل ہوتے ہیں جو ان کیڑوں سے آلودہ ہیں۔ بچوں کو ان کی وجہ سے دست بھی آنے لگتے ہیں، پیٹ میں درد بھی ہو جاتا ہے اور تشنج کے دورے بھی پڑنے لگتے ہیں۔ کدو دانوں کے لیے ایک مخصوص دوا تو ایک تلخ تیل ہے جسے چینوپوڈیم کا تیل کہتے ہیں، لیکن ان کیڑوں کو ہلاک کرنے والی ایک میٹھی دوا بھی قدرت نے پیدا کی ہے جو اسی قدر موثر ہے۔ اس دوا کا نام تازہ انناس کا رس ہے۔

ہندوستان کے باشندے جن کے پیٹ عام طور پر ان کیڑوں کی جائے پناہ بنے ہوئے ہوتے ہیں، مدت سے انناس کو پھل کے طور پر کھاتے ہیں۔ لیکن جس وقت تک کہ ماہرین طب نے اسے اپنے لیبوریٹری میں جگہ نہ دی کوئی اس کے جراثیم کش اثرات سے واقف نہ تھا۔ ارباب فن نے دو کدو دانوں کو انناس کے تازہ رس کے اندر ڈال دیا اور دو کو انناس کے ایسے رس میں ڈالا کہ جسے جوش دے لیا گیا تھا۔ اور دو کو معمولی نمک کے پانی میں ڈال کر رکھ دیا۔ چوبیس گھنٹے گزرنے کے بعد نمکین پانی والے اور جوش دیئے ہوئے انناس کے رس والے کیڑے تو نہایت اچھی حالت میں تندرست و توانا پائے گئے۔ لیکن تازہ انناس کے رس والے کیڑے مر گئے تھے۔ سبب یہ ہوا کہ تازہ انناس کے رس میں ایک قسم کا خمیرہ موجود ہوتا ہے کہ جو کیڑوں پر جلانے والے تیزاب کا سا اثر کرتا ہے۔ ماہرین طب کا بیان ہے کہ ڈبوں میں بند جو انناس فروخت ہوتے ہیں ان کا یہ اثر اس لیے زائل ہو جاتا ہے کہ انھیں ڈبوں میں بند کرنے سے پہلے جوش دے لیا جاتا ہے تاکہ وہ سڑ نہ جائیں۔

ثقل سماعت اور حیاتین "ب" سان فرانسسکو (امریکہ) کے اسپتال کے ایک ڈاکٹر گرانٹ سیلفرج نے کہ جو کانوں کے امراض کے ماہر خصوصی ہیں اور بینسٹھ سال کی عمر رکھتے ہیں، ثقلِ سماعت کا ایک نیا علاج دریافت کیا ہے۔

بہرے پن کا ایک بہت ہی عام سبب آٹھویں عصب کا خراب ہو جانا ہے کہ جو کان میں جاتا ہے۔ پانچ برس ہوئے جب ڈاکٹر سیلفرج کو خیال گزرا کہ ان کے بہرے مریضوں میں سے اکثر ایسی غذائیں کھاتے ہیں جن میں حیاتین "ب" کی بہت کمی ہے حالانکہ حیاتین "ب" مخصوص عصب کو درست حالت میں رکھتا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی انہوں نے اپنے ایک سو سے زیادہ مریضوں پر حیاتین "ب" کی آزمائش شروع کر دی۔ اس حیاتین کی انھیں گولیاں کھلائیں، چاولوں کے اوپر جو گھوٹا ہوتا ہے وہ انہیں دیا۔ اور اسی حیاتین کے انجکشن لگائے۔

صرف چھ انجکشنوں کے بعد بہت سے ایسے مریض کہ جن کی عمر زیادہ نہ تھی زیادہ صاف سننے لگے، اور یہ ترقی انہی مریضوں میں رونما ہوئی جو کثرت سے دالیں اور سبز ترکاریاں بھی ساتھ ہی ساتھ کھا رہے تھے کہ جن میں حیاتین "ب" بہت ہوتا ہے۔ زیادہ عمر کے مریضوں کو بہت سے انجکشن دینے پڑے اور پھر بھی ضعیف العمر لوگوں کی سماعت پورے طور پر واپس نہ آئی۔

اونچی ایڑی کے جوتے لڑکیاں عام طور پر بانسوں پر چلنا تو پسند نہیں کرتیں جس طرح اکثر لڑکے چلا کرتے ہیں، لیکن اکثر ان کے جوتوں کی ایڑیاں اس قدر اونچی ہوتی ہیں کہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بانس پر چل رہی ہیں۔ ان میں سے بعض کے جوتوں کی ایڑیاں تو اس قدر اونچی ہوتی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے وہ گڑیاں ہیں جنھیں لکڑی کی ٹانگوں پر کھڑا کر دیا گیا ہے اور جن کے ٹخنے مڑ جانے کا ہر قدم پر خطرہ ہے۔

خیر یہ تو مذاق تھا لیکن اس خراب عادت کا ایک سنجیدہ پہلو بھی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت سی عورتیں ایسی موجود ہیں جنہوں نے محض اونچی ایڑی کا جوتا پہننے کی بدولت اپنے پاؤں اس حد تک بے کار کر لیے ہیں کہ اب ان کی درستی کی کوئی امید نہیں کبھی کوئی پیدل چلنے والا انسان جب کہ وہ پیدل سفر کے لیے نکلتا ہو تو اس قسم کا جوتا نہیں پہنتا۔ مگر یہ بات کس قدر حیرت انگیز ہے کہ چھوٹی عمر کی لڑکیاں اپنی بڑی عمر کی بہنوں کو جو اونچی ایڑی کے جوتے پہنے ٹھمکتی پھرتی ہیں، بہت ہی رشک کی نگاہ سے دیکھا کرتی ہیں۔ حق یہ ہے کہ یہ ننھی بچیاں بعض اوقات ان جوتوں کے شوق میں دیوانی ہو جاتی ہیں۔ ان کا یہی شوق خطرے کی جڑ ہے۔ جتنی کم عمری میں اس قسم کے جوتے پہننا شروع کیا جائے اور روزانہ جتنی زیادہ دیر تک انہیں پہنے رہیں اسی قدر یہ خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے کہ لڑکی کے پاؤں ناکارہ ہو جائیں گے۔

قہوے کے مضر اثرات قلب پر کولمبیا یونی ورسٹی کے ڈاکٹر رابرٹ، ایل، لیوی کی یہ رائے ہے کہ قہوہ کا مضر اور تباہ کن اثر یقینی طور پر دل پر پڑتا ہے۔ انہوں نے دو مریضوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک تو ایک ڈاکٹر تھا جو روزانہ دو پیالے قہوہ کے پیتا تھا۔ اور اس کے دل کے مقام پر درد ہونے لگا تھا۔ اس نے قہوہ کا استعمال ترک کر دیا اور بہت جلد اس درد سے نجات مل گئی۔ دوسرا مریض ایک وکیل تھا اور وہ بھی روزانہ دو پیالے قہوہ کے پیا کرتا تھا۔ اسے یوں تو کوئی تکلیف نہ تھی۔ لیکن ورزش کرنے کے بعد دل کے مقام پر یہ درد ہوا کرتا تھا۔ اس کو یہ مشورہ دیا گیا کہ ورزش کم کر دے اور اپنے پیشے کا کام بھی کیا کرے۔ لیکن اسے آرام اسی وقت ہوا کہ جب اس کو قہوہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اس کے بعد وہ بالکل تن درست ہو گیا اور بہت زیادہ کام کرنے لگا۔

بہ کثرت آدمی ایسے ملیں گے جو اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں کہ قہوہ کی وجہ سے دل کے مقام پر انھیں ایک قسم کی بے آرامی سی محسوس ہوتی رہتی ہے۔

حیاتین کی کمی سے امراض بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ غذا میں کسی وٹامن کی کمی کی وجہ سے بھی انسان کو طرح طرح کے امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔ جسم کے مختلف حصوں کے زخموں اور دردوں کے متعلق بھی تحقیقات کرنے سے یہی بات ثابت ہوئی ہے کہ ان تمام حالتوں میں امراض کے پیدا ہونے کا خاص سبب کسی نہ کسی وٹامن کی کمی ہی ہوتی ہے۔ حال ہی میں امریکہ کے ڈاکٹروں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ آنکھوں کے مختلف امراض بھی غذا میں ایک حیاتین جی کی کمی سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک امریکن رسالے میں چار ڈاکٹروں کی یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ انہوں نے آنکھوں کے ۴۰ مریضوں کا علاج محض اس طریقے سے کیا کہ حیاتین جی کی ایک معقول مقدار کیپ سول میں بند کر کے یا کلیہ کی صورت میں ان کے معدے تک پہنچا دی اور اس طرح ان کی غذا میں جس چیز کی کمی تھی اسے پورا کر دیا گیا۔

جن ۴۰ مریضوں کا ذکر کیا گیا ان میں بعض تو آشوب چشم کے مریض تھے اور بعض ضعف بصارت کے لیکن جب انہیں چشمہ استعمال کرایا گیا تو ذرا بھی فائدہ نہیں محسوس ہوا بلکہ تکلیف برابر قائم رہی۔ بعض ایسے بھی مریض تھے جنہوں نے یہ شکایت کی کہ ان کی آنکھیں ایک نامعلوم حوادث کا شکار رہتی ہیں اور ان کی گرمی آنکھ کے اندرونی حصوں کو بھی تکلیف دہ صورت میں محسوس ہوتی ہے۔ بعض کو خیرہ چشمی کی شکایت تھی اور بعض کی آنکھوں میں سرخی دوڑ گئی تھی۔ لیکن ان مریضوں کے بر وقت شفا خانے پہنچ جانے اور ڈاکٹروں سے رجوع کرنے کی وجہ سے ساری دقتیں رفع ہو گئیں۔

جس حیاتین جی کی غذا میں کمی کی وجہ سے اس قسم کی شکایتیں پیدا ہو جانے کا قوی احتمال رہتا ہے اس کی مقدار زیادہ تر ترکاریوں اور انڈوں وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔

پھلوں سے پٹرول موجودہ جنگ شروع ہونے سے پہلے یہ بات معلوم کی جا چکی تھی کہ جرمنی اپنی جنگی ضرورتیں پوری کرنے اور نئے نئے قسم کے آلاتِ جنگ ایجاد کرنے میں دن رات مصروف ہے۔ چنانچہ جرمن سائنس دانوں کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ وہ اپنے ملک کو کسی آئندہ جنگ میں فتح یاب کرانے کے لیے تمام دشواریوں کا حل دریافت کرنے میں مصروف تھے تاکہ گزشتہ جنگ عظیم کی طرح کوئی قوم جرمنی کی بحری ناکہ بندی کر کے اس کی

بیرونی تجارت کا خاتمہ نہ کردے اور جرمنی کو شکست پر مجبور نہ ہونا پڑے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن سائنس دانوں نے اپنے ملک کی پٹرول کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کوئلے سے پٹرول تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔ پٹرول کے علاوہ دوسری جنگی ضرورت کی چیزیں اور وہ چیزیں جو جرمنی میں میسر نہیں آتی ہیں اور جن کے لیے جرمنی دوسرے ملکوں کا محتاج رہتا تھا اس قسم کی چیزوں سے بنائی جانے لگیں جو جرمنی میں کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ شیشے سے کپڑے، لکڑیوں سے جوتے، مچھلی وغیرہ سے تیل اور دوسری چیزیں اسی اسکیم کے تحت تیار کی گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے جرمنی کو ہر سال پٹرول کی جتنی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ اسی مقدار کا ۸۰ فی صدی حصہ جرمنی میں کوئلے سے تیار کر کے ضرورت پوری کی جانے لگی۔

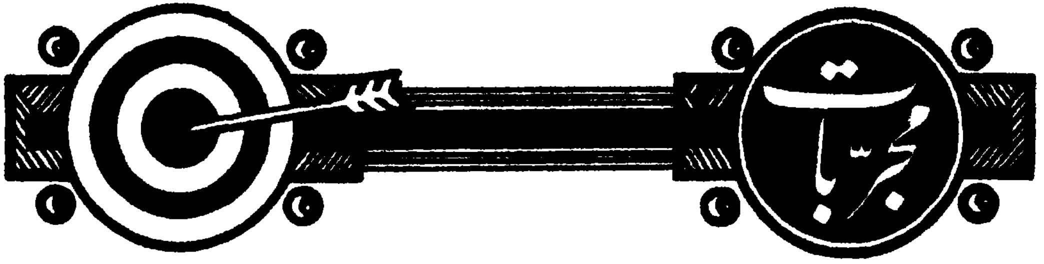
اٹلی کے سائنس دانوں کو بھی پہلے سے یہ دن نظر آرہا تھا اور انہوں نے بھی اس قسم کی کوششیں شروع کر دی تھیں کہ جنگ کی صورت میں اٹلی کی بحری ناکہ بندی ہو جانے پر جب اٹلی کا تجارتی تعلق دوسرے بحری ممالک سے ختم ہو جائے تو وہ بھی اپنے ملکوں میں پیدا نہ ہونے والی چیزوں کے لیے غیروں کا محتاج نہ ہو۔ چنانچہ جو اطالوی سائنس داں مدت سے غیر اطالوی چیزوں کے اطالوی بدل تیار کرنے میں مصروف تھے ان کی بابت اب تازہ اطلاع یہ موصول ہوئی ہے کہ انہوں نے صحرائی انجیر کے پھلوں سے پٹرول تیار کرنا شروع کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں مزید یہ معلوم ہوا ہے کہ تجربہ اور آزمائش کرنے والوں نے موٹر سائیکلوں کو اس پٹرول سے چلانے میں کامیابی بھی حاصل کر لی ہے۔ انجیر کے علاوہ بہت سے ایسے درختوں اور پودوں سے بھی جو شمالی افریقہ کے اطالوی مقبوضات میں بہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں، پٹرول تیار کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ گیس بنانے والی مشینیں چلانے کے لیے بجائے کوئلے اور تیل کے اٹلی میں ایک نیا پودا کاربوگاس استعمال کیا جانے لگا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے میں بھی اٹلی والوں کو خاطر خواہ کامیابی نصیب ہوئی ہے۔

مٹاپے کا علاج

حال ہی میں ایک طبی رسالہ "مشرقی پاسبانِ صحت" میں ایک ایسی روسی عورت کا حال شائع ہوا ہے جس کا وزن ۳۹۵ پونڈ (تقریباً ۵ من) تھا۔ یہ عورت اپنی تنومندی اور مٹاپے سے سخت پریشان نظر آتی تھی لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کرے۔ جس زمانے کا یہ ذکر ہے اس وقت یہ عورت امریکہ کے علاقہ کولمبیا میں مقیم تھی۔

آخر ایک روز کولمبیا میڈیکل یونیورسٹی کے رکن پروفیسر جیمز جوزف شورٹ کے پاس پہنچی اور ان سے اس نے اپنی تمام رام کہانی بیان کی۔ اُس نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ جس طرح بھی ممکن ہو اس کے وزن اور فربہی کو کم کر کے اُسے اور انسانوں کی طرح کام کاج آزادی سے کرنے کے قابل بنا دیا جائے۔ ڈاکٹر موصوف نے کامل طور پر اس کا طبی معائنہ کیا۔ اس خاتون کی عمر اس وقت کل ۳۲ سال تھی صحت بہ ظاہر بہت اچھی معلوم ہوتی تھی اس کی فربہی کا سبب زیادہ تر اس کی زیادہ کھانے کی عادت ہوئی تھی۔ ڈاکٹر شورٹ نے اس کے تمام جسم کا طبی معائنہ کرنے کے بعد اس کے لیے معتدل غذائیں تجویز کیں جن میں چربی، حیاتین اور نمک وغیرہ کے اجزا بھی رکھے۔ چنانچہ روزانہ ۶۰۰ کیلری غذا اسے استعمال کرائی جانے لگی۔

ڈاکٹر مذکور کے اس دلچسپ علاج کے نتائج حال ہی میں امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ اور ڈاکٹر مذکور کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ اس موٹی عورت کے جسم کا ۶۰ فی صدی وزن چند دن کے علاج سے غائب ہوگیا ہے۔ تفصیل یہ بتائی گئی کہ پہلے مہینے میں اس کے وزن میں ۱۲ پونڈ کی کمی ہوئی اور اس کے بعد ۲۰ مہینے کے عرصے میں اس کا وزن ۲۳۹ پونڈ کم ہوگیا۔ اس تمام علاج کے دوران میں اسے جو تھوڑی بہت تکلیف اٹھانی پڑی وہ محض اس وجہ سے کہ ڈاکٹر نے دو فٹ لمبی اور ایک فٹ چوڑی کھال جو اس کے پیٹ پر لٹکتی ہوئی رہ گئی تھی آپریشن کے ذریعے سے دُور کی۔ اس کے علاوہ اس مریضہ کو اور کسی قسم کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑی۔ آخر جب اس کا وزن ۱۵۶ پونڈ رہ گیا تو وہ صحت کے اعتبار سے نہایت حسین اور خوش وخرم نظر آتی تھی۔ اس کی صحت مندی اور ڈاکٹر شورٹ کے علاج پر امریکہ کے بہت سے رسالوں اور اخباروں نے مقالات لکھے۔ اور انگلستان کے مشہور اخبار ٹائمز نے بھی ایک تعریفی نوٹ شائع کیا۔



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

نسخہ جریان پوست بیخ ستیاناسی، پوست بیخ اونٹ کٹارا، پوست بیخ مولسری، پوست بیخ کنار دشتی، پوست بیخ گولر، پھلی کیکر خام، بوپھلی، موچرس، برگ نورستہ سپستاں، برگ نورستہ بڑ۔ سب دوائیں ہم وزن لے لیں اور سائے میں خشک کرکے سفوف بنالیں۔ اور برابر کی قند سفید ملادیں۔ صبح کے وقت دودھ کے ساتھ سوا تولے یہ سفوف پھانکیں۔

فوائد:۔ دافع رقت، سرعت و جریان ہے۔ منی کو گاڑھا کرتا ہے۔ نیز منی کی پیدائش زیادہ کرتا ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب، ایم۔ آر۔ اے ایس، آنریری مجسٹریٹ جودھپور

حب بے نظیر ورق طلا، ورق نقرہ، مشک، عنبر اشہب ہر ایک ایک ماشہ، مرکی۔ جدوار خطائی، ہنبل الطیب، درونج عقربی، زعفران، میعہ سائلہ، زرشک، جوزبوا، عود قماری، دانہ ہیل ہر ایک ایک تولہ، کشتہ قلعی، کشتہ زمرد، کشتہ عقیق، کشتہ یشب، کہربا شمعی ہر ایک ۳ ماشے۔

ترکیب تیاری: کشتوں کو عرق گلاب میں خوب کھرل کریں۔ پھر روغن بلساں خالص ۳ ماشے شامل کرکے کھرل کریں۔ اور باقی اجزا کو کوٹ چھان کر ملادیں۔ صمغ عربی اور روح گلاب بقدر ضرورت ملاکر دانہ ماش برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی رات کو دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں جاڑوں کا بہترین تحفہ ہیں۔ مقوی باہ۔ ممسک، مغلظ منی، محافظ گردہ و ملذذ ہیں۔ دماغ کو قوت پہنچاتی ہیں۔ مفرح قلب اور منعش حرارت غریزی ہیں۔

طلاء نادر شاہی سم الفار، پارہ، قرنفل ہر ایک ایک تولہ، بیر بہوٹی، خراطین، جونک ہر ایک دو تولے، ذرا ریح ۶ ماشے، زعفران ۱ تولے۔ سب دواؤں کو پیس کر روغن کنجد بقدر ضرورت میں اچھی طرح ملالیں اور گولیاں بنالیں اور ان کو خشک کرکے آتشی شیشی میں روغن کھینچیں۔ پھر اس میں چربی شیر نر ایک تولہ، چربی سانڈہ ۲ تولے ملالیں۔ ۲ رتی حشفہ و سیون چھوڑ کر عضو پر مالش کریں۔

فوائد:۔ سستی و کجی اور عضو کے ڈھیلے پن کو دور کرنے کے لیے مفید ہے۔

سرمۂ غریب سائے میں خشک کیے ہوئے چنبیلی کے پھول آٹھ ماشے۔ سکے کی گولیاں جو چند بار بند برتن میں رکھ کر جلائی گئی ہوں، ۲۴ ماشے، فلفل دراز، شورہ قلمی ہر ایک چار ماشے۔ ایک مہینے آب لیموں اور سونف کے عرق میں کھرل کریں۔ پھر کپڑے میں چھان کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ صبح و شام ایک ایک سلائی آنکھ میں لگایا کریں۔

فوائد:۔ یہ سرمہ پڑبال، ضعف نظر، ابتدائی موتیا بند، دھندھ، جالہ اور پھولہ کے لیے اکسیر ہے۔

جناب حکیم کبیر احمد صاحب ہنگانوی

ضماد مجلوق چربی شیر نر ۲ تولے، زعفران عمدہ ۳ ماشے، جائفل ۳ ماشے، جاوتری ۳ ماشے، بیر بہوٹی ۶ ماشے، سنکھیا سفید ۱ ماشے مشک اعلیٰ ۴ رتی۔ ہر دوا کو علیحدہ علیحدہ سفوف کرکے سب کو ملالیں۔ اور چربی و برانڈی قسم اول اضافہ کرکے دو تین گھنٹے کھرل کریں اور بدستور استعمال میں لائیں۔

فوائد:۔ اس کے چند روزہ استعمال سے رگوں کی خراب رطوبت تحلیل ہوکر عضو تناسل کے تمام نقائص دور ہوجاتے ہیں۔

جناب حکیم محمد عبداللہ شریف صاحب طبیب سرکاری، ریاست حیدرآباد

نسخہ استحاضہ وسیلان الرحم سنگ جراحت ۲ تولے، گوند ڈھاک ۱ تولہ، مائیں خورد ۶ ماشے، دم الاخوین ۳ ماشے، مصری ۱ تولے۔ کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ روزانہ ۵ ماشے صبح کے وقت گائے کے پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ سیلان الرحم اور استحاضہ کی شکایت ایک ہفتے کے اندر اندر دور ہو جاتی ہے۔

جناب حکیم مولوی مقبول شاہ صاحب وارثی، دھلوی

بواسیری مسے گرانے کا عجیب نسخہ کتے کی کمر کی ہڈی کو گل حکمت کرکے آٹھ سیر اُپلوں کی آنچ دیں۔ پھر اس میں برابر کی پھٹکری سفید شامل کرکے خوب باریک کرلیں۔ اس سفوف کو دو چند گائے کے ایک سو ایک بار دھلے ہوئے گھی میں ملا کر مرہم بنالیں۔

فوائد:۔ چند دن کے استعمال سے بواسیری مسے خشک ہو کر گر جاتے ہیں۔

اکسیر نزلہ و زکام پھٹکری سفید کو ایک دن شیر مدار میں اور ایک دن آب برگ دھتورہ میں کھرل کرکے قرص بنالیں۔ اور بدستور معروف گل حکمت کرکے دس سیر اُپلوں کی آنچ دیں۔ اگر ایک آنچ میں سفید کشتہ نہ ہو تو دوبارہ گل حکمت کرکے آنچ دیں۔ ایک رتی حلوے یا مکھن میں رکھ کر کھلائیں۔

فوائد:۔ نزلے کے مریضوں کے لیے یہ اکسیر ہے۔ اس کے علاوہ تیسرے روز آنے والے بخار کو فائدہ کرتا ہے۔ نیز پرانی کھانسی اور دمہ کے لیے بے حد مفید ہے۔

اکسیر چشم:۔ سرمہ سیاہ ایک تولہ، فل فل سیاہ ایک ماشہ، آب ستیاناسی زرد ۶ ماشے۔ کھرل میں ڈال کر خوب باریک کرلیں۔

فوائد:۔ بے حد مقوی بصر ہے۔ بوڑھوں کی کمزوریٔ چشم میں خصوصیت کے ساتھ فائدے دیکھنے میں آئے ہیں۔

جناب ڈاکٹر ایم، اے مجید خاں صاحب

کشتہ فولاد جدید اجزاء:۔ ہیرا کسیس ½ پاؤ، آب لیموں ایک پاؤ۔

ترکیب تیاری:۔ ہیرا کسیس کو آب لیموں میں کھرل کریں۔ اور ٹکیہ بنا کر کوزوں میں بند کرکے گل حکمت کریں۔ خشک ہو جانے پر ۷-۶ سیر اُپلوں کی آنچ دیں۔ خوراک نصف رتی سے ۲ رتی تک۔

فوائد:۔ امراض جگر و طحال کو دور کرتا ہے اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ مولّد و مغلظ منی ہے۔ جریان احتلام اور سرعت کو دور کرتا ہے۔ حیض کی خرابی اور سیلان الرحم میں بہت مفید ہے۔ حرقت البول اور سلسل البول میں مفید ثابت ہوا ہے۔

جناب حکیم عبدالعزیز خاں صاحب، خوشاب

اکسیر قلت الدم:۔ برادہ فولاد عمدہ، ابرک سیاہ، نوشادر ہم وزن لے کر کانسی کے برتن میں بھر کے دودھ میں بھگو دیں۔ دودھ اتنی مقدار میں ہونا چاہیے کہ دوائیں ڈوب جائیں۔ کچھ دن بعد جب یہ دودھ خشک ہو جائے تو دوبارہ اتنا ہی دودھ ڈال کر پھر رکھ دیں۔ اس طرح چھ مرتبہ تر و خشک کرکے کھرل میں ڈال دیں اور باریک کرکے رکھ لیں۔ چار رتی مناسب بدرقے کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ قلت الدم (کمی خون) کی حالت میں اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ خون کے سُرخ ذرات زیادہ کرکے چہرے کو سُرخ و سفید بنا دیتا ہے۔ فربہی پیدا کرتا ہے، بھوک لگاتا ہے۔ مقوی معدہ و جگر ہے۔

جناب حکیم محبوب احمد صاحب، نظامی، دھلی

سفوف صندل زہر مہرہ، بنسلوچن، لاجورد مغسول، بسد احمر، صندل سفید، جدوار خطائی، نارجیل دریائی، کہربا شمعی ہر ایک تین ماشے، مشک خالص ۱ ماشہ سب دواؤں کو گلاب میں کھرل کرکے محفوظ رکھیں۔ صبح کے وقت ۶ رتی سے ایک ماشہ تک خمیرہ گاؤزباں عنبری میں ملا کر کھائیں۔

فوائد:۔ ضعف قلب، غشی، دھڑکن کے لیے اپنے فوائد کے لحاظ سے عجیب چیز ہے۔ اس کے علاوہ بے حد مقوی اعصاب ہے۔

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لئے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی، فاضل الطب والجراحت، کھانولی

سیلان الرحم (لیکوریا)

(۱) کشتہ فولاد ۲ چاول
معجون اذاراقی ۳ ماشے
دونوں وقت بعد غذا کھلائیں۔

نوٹ:۔ اس مرض میں مریضہ کی تقویت عامہ کا خیال رکھیں۔ مقامی طور پر قابض اور دافع تعفن سیالات استعمال کرائیں۔ مغلظات کا استعمال اس میں بھی جریان کی طرح فضول اور بے کار ہے۔ پیش نظر نسخوں میں فولاد، کیلسیم اور اذاراقی کو خصوصیت کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ تاکہ خون کی پیدائش زیادہ ہو اور عام جسمانی قوت حاصل ہو۔ نیز اعصاب قوی ہو کر بالواسطہ اصل مرض دور ہو جائے۔

(۲) کشتہ نقرہ ۲ چاول
کشتہ عقیق ۲ ″
معجون خبث الحدید ۳ ماشے
کھانے کے بعد دونوں وقت استعمال کرائیں۔

(۳) کشتہ صدف ۱ رتی
خمیرہ ابریشم ۶ ماشے
صبح عرق گاؤزبان یا پانی کے ساتھ کھائیں۔

(۴) صدف سوختہ ۱ تولہ
طباشیر سفید ۶ ماشے
دانہ الائچی خورد ۶ ″
نبات سفید ۲ تولے
سفوف تیار کریں۔ خوراک ۶ ماشے۔

(۵) پھٹکری ۳ ماشے
کسیس ۱۵ رتی
پانی ۲۰ اوقیہ (اونس)
مقامی طور پچکاری کریں۔

(۶) پوست انار ۳ اوقیہ
لونگ ۶ ماشے
پانی ۴۰ اوقیہ
پندرہ منٹ تک خوب جوش دیں اور صاف کر لیں۔ اس کے بعد ۶ ماشے پھٹکری حل کر کے پچکاری کریں۔

(۷) پھٹکری ۲ ماشے
کتھ سفید ۲ ″
آب نیم گرم ایک سیر
پچکاری کریں۔

(۸) اقاقیا ایک ماشہ
گلنار ″
مازوئے سبز ″
پھٹکری ″
بطور فرزجہ استعمال کرائیں۔

خارش فرج

(۱) سہاگہ ایک تولہ
آب کافور ۸ اوقیہ
مقامی طور پر استعمال کریں۔

(۲) ست پودینہ ۳ ماشے
روغن زیتون ۳ تولے
اس دوا میں صاف ململ کا ٹکڑا تر کر کے مقام ماؤف پر رکھیں۔

بندش حیض

(۱) ہیرا کسیس ۳ ماشے
سہاگہ ۶ ″
ہینگ ۳ ″
ایلوا ۶ ″
چنے برابر گولیاں بنائیں اور صبح و شام کھلائیں۔

(۲) ایلوا ایک تولہ
مرکی ایک تولہ
زعفران ۳ ماشے
کشتہ فولاد ۳ ″
ہینگ ۳ ″
چنے برابر گولیاں بنائیں

نوٹ:۔ علاج سے پہلے بندش حیض کے سبب پر اچھی طرح غور کر لینا چاہیے۔ بدن میں خون کی کمی کی حالت میں اور دق کی موجودگی میں حیض بند یا بہت کم آتا ہے۔ سن یاس میں نیز حمل کی حالت میں حیض بالکل بند ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں ادرار حیض کرانا غلطی ہے۔ ادرار حیض کی کوشش مقررہ ایام میں کرنی چاہیے۔

دقت حیض

افیون ایک ماشہ
زعفران ″
جائفل ″
برگ قنب ۲ ماشے
کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں۔ نہایت مؤثر نسخہ ہے۔ اس شکایت میں مسکنات کا ضرور لحاظ رکھیں۔

(۲) کافور ۳ ماشے
زعفران ۳ ″
مرکی ۳ ″
افیون ۲ ″
اجوائن خراسانی ۳ ″
کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں اور دن میں تین مرتبہ دیں۔

درد خصیۃ الرحم

نوشادر ۵ رتی
پانی ۳ تولے
دن میں تین بار پلائیں۔

استحاضہ

برگ آسوکا ۴ اوقیہ
پانی ۲۰ ″
اتنا جوش دیں کہ چوتھائی حصہ رہ جائے۔ چھان کر صاف کر لیں۔ خوراک ستو تولے۔ دن میں تین بار۔

جریان خون بعد وضع حمل

سنگ جراحت ایک ماشہ
سفوف لودھ ۳ ماشے

نوٹ:۔ لودھ رحم اور آنتوں کے عضلات غیر ارادیہ پر انقباضی عمل کرتا ہے اور اس طرح رحم کے عضلات کے استرخار کی وجہ سے جو جریان خون ہوتا ہے اس کو بند کرتا ہے۔ سنگ جراحت میں کیلسیم موجود ہے۔ جس کا حابس خون اثر مسلم ہے۔

اسقاط منذر

بہ شفا — ۲ تا ۴ ایک ماشہ

دن میں دو یا تین بار دیں یہاں تک کہ اسقاط کی علامات رفع ہو جائیں۔ اور اگر اسقاط کی علامتیں رکنے والی نہ ہوں یعنی اسقاط لازم ہو تو سفوف تسلیم دیں۔ اسقاط لازم کی علامتیں یہ ہیں۔ شدتِ جریانِ خون، درد کا شدید اور جلد جلد ہونا، بچہ کا عنق الرحم کے بیرونی منفذ تک پہنچ جانا۔ ان حالات میں حمل ساقط ہو جایا کرتا ہے۔ اگر حمل ساقط ہو جائے تو علاج اس اصول پر ہونا چاہیے کہ رحم جھلیوں وغیرہ سے بالکل صاف ہو جائے۔ اسقاط ناقص نہیں ہونا چاہیے۔ ورنہ اس کا خطرناک نتیجہ ضرور ظاہر ہوگا۔

تشنج زچہ (اکلیمپسیا)

پوٹاس برومائیڈ	۱۰ ماشے
دانہ الائچی خورد	۶ 〃
اجوائن خراسانی	۶ 〃

سفوف بنائیں۔ خوراک دو ماشے۔

حُمّیٰ نفاسیہ (پیوئرپرل فیور)

گیلہ مدبّر	۲ ماشے
کونین سلف	۳ 〃
سفوف شیلم (یلوارگٹ)	۱ 〃

کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں۔ دن میں دو یا تین بار غذا کے بعد دیں۔ میرے نزدیک اس مرض میں حب سے بہتر اور فائدہ مند کوئی نسخہ نہیں ہے۔ مقامی طور پر دافعِ تعفن سیالات کا ڈوش کرانا بھی ضروری ہے۔

نوٹ:- عورتوں کی بیماریوں میں سے یہ ایک عام اور مہلک بیماری ہے۔ اگر اس کے متعلق محض سرسری اور سطحی واقفیت رہی تو نتیں فرمایئے بہت سی زندگیاں آپ کے ہاتھوں سے لقمۂ اجل ہونے کا امکان ہے اور اگر کافی معلومات ہیں تو آپ بہت سی زچاؤں کو موت کے منہ سے بچا سکتے ہیں۔ نسوانی امراض کے متعلق ہماری معلومات خصوصیت کے ساتھ ٹھوس اور وزنی ہونی چاہئیں تاکہ عورتوں کی پیچیدہ تکلیفوں کو بھی طرح سمجھ سکیں۔ تب ڈاؤں کو ملطہ رہبری سے گریز کر ہمارا قیاس اور تصور مشاہدے کے مضبوط ہو جائے اور تشخیص غیر متزلزل بنیادوں پر قائم ہو جائے۔

نسوانی امراض کے تباہ کن حالات میں قابلات کی جہالت اور حماقت ضرور بدنام ہے لیکن اس کی ذمے داری بہت کچھ ان لوگوں پر بھی عائد ہوتی ہے جو فنی نکات اور طبی پاکیزگی اور صفائی کی نمائش نہیں کرتے۔ اس تغافل شعاری کی وجہ بدقسمتی سے یہی ہے کہ فن الولادت محض دایہ ہی کا حصہ خیال کیا جاتا ہے۔ معالج بذاتِ خود اس کو ایک غیر متعلق چیز سمجھ کر بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس افسوس ناک غفلت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معالج جاہل اور بے خبر دایہ کی بروقت صحیح رہنمائی اور امداد سے قطعی مجبور اور معذور ہوتا ہے۔ علم القابلہ میں ہر معالج کی معلومات نہایت وسیع اور بلند پایہ ہونے کی بہت ضرورت ہے۔ بہترین اور قابلِ اطمینان معلومات کا صحیح معیار یہ ہے کہ علم اپنی برقی طاقت سے ارادہ اور عمل کی مشینری کو فوراً حرکت میں لاتا ہے اور انسان ایسے مواقع کا بہانا بے چینی سے متلاشی رہتا ہے کہ اپنے علم کا عملی صورت میں مظاہرہ کرے۔ یہ کیفیت اور تڑپ جس قدر کم ہے اتنا ہی علمی کمزوری کا اندازہ کرنا چاہیے۔ لہٰذا فن الولادت میں معالج اتنا مستعد اور باخبر ہونا چاہیے کہ اگر اس کو بچہ جنانے کا موقع پیش آجائے تو وہ نہایت خوبی اور کامیابی کے ساتھ یہ کام انجام دے سکے۔ حمی نفاسیہ کا اندیشہ دایہ کی ناواقفیت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کو خبر ہی نہیں کہ جراثیم کیا بلا ہیں اور جراثیم کشی کی بھی علاج میں ضرورت ہوا کرتی ہے یا نہیں۔ اس کو پتہ نہیں کہ یہ دشمنِ جان اس کے کثیف ہاتھوں اور ناخونوں کے ذریعے سے زچہ کے جسم میں داخل ہو کر یہ موت کا بخار پیدا کرتے ہیں۔ اس مرض کے علاج میں یہ کافی نہیں ہے کہ قلم کا زور صرف ادویات پر صرف کر دیا جائے۔ اور صفائی طور پر جنینہ ہاتھوں سے مرہم داخلیون استعمال کر کے جراثیم کو روز نہ کمک بہم پہنچائی جائے۔ اس مرض میں دافعِ تعفن ادویہ کا لحاظ لازم ہے۔

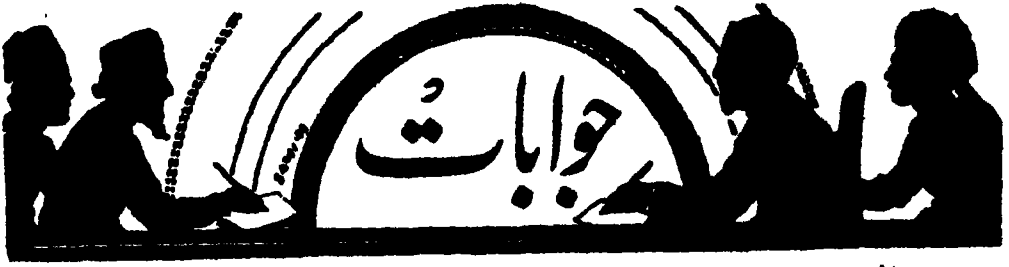
حبِ دافعِ تعفن

فل فل سیاہ	۴ ماشے
ہیں مدبّر	۲
شنگرف رومی	۲ 〃
دار فلفل	۴ 〃
سہاگہ خام	۴ 〃

آب لیموں میں کھرل کر کے مونگ برابر گولیاں بنائیں۔

نوٹ:- مندرجہ بالا نسخہ دافعِ تعفن اور جراثیم کو ہلاک کرنے والا ہے۔ تسمم الدم اور تعفن الدم وغیرہ میں مفید ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ کردیات عقدیہ (سٹرپٹوکوکائی) کا مخصوص تریاق پیش نہیں کر سکا۔ طبِ جدید کا دامن بھی اس قسم کے ہدیہ سے خالی ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے صرف مصلِ ضد کردیات عقدیہ (اینٹی سٹرپٹوکوکائی سیرم) کے انجکشن کیے جاتے ہیں لیکن اس چیز سے مختلف نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا استعمال خطرات سے خالی نہیں ہے۔ حال ہی میں انگریزی دواساز کارخانوں نے کردیات عقدیہ اور عنقودیہ وغیرہ کے لیے سلفے نامائڈ گروپ کی دلچسپ دوائیں تیار کر کے دنیا میں پھیلا دی ہیں اور اب ان کا استعمال ڈاکٹروں کے طبقے میں عام ہو گیا ہے۔ اس چیز کے حیرت انگیز اثرات اور فوائد نے مصل (سیرم) کے استعمال کو بھلا دیا ہے۔ مذکورہ گروہ کی دوائیں اقراص کی شکل میں کھانے کے لیے اور سیال کی شکل میں انجکشن کے لیے ملتی ہیں۔ اس گروہ کی چند دوائیں یہ ہیں:-

پرونٹوسل (سرخ و سفید) - پروسیپٹے سین - سلفے نیلامائڈ - کوسیڈن - بائی سلفونامائڈ - سپٹے نلم - سلفے پل۔ (باقی)



(۸۱) **بانجھ پن** :- (۱) عورت اور مرد کے ناقابلِ تولید و تناسل ہونے کی "گھریلو" اور سب سے آسان پہچان یہ ہے کہ ایک مدت تک یکجائی اور ہم بستری کے باوجود کسی جوڑے کے اگر اولاد نہ پیدا ہو اور حمل قرار نہ پائے تو یقینی طور پر سمجھ لینا چاہیے کہ دونوں یا دونوں میں سے کوئی ایک اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہے اگر اس کی تصدیق کی ضرورت ہو تو مجھے افسوس ہے کہ وہ گھروں میں نہیں ہو سکتی بلکہ کسی نہ کسی ماہرِ فن سے مشورہ کرنا ہی پڑے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خوردبین کے ذریعے سے معائنہ کرکے بتایا جاسکتا ہے کہ عورت میں نقص ہے یا مرد میں۔ گھر میں دو علیحدہ علیحدہ برتنوں میں جو بوئیں۔ ایک برتن میں عورت پیشاب کرتی رہے اور دوسرے میں مرد جس کے برتن کے جو نہ اُگیں اُس میں نقص ہے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ج) عورت اور مرد کے بانجھ ہونے کے اسباب اور علامات بہت زیادہ ہیں اور ان کا جوابات کے صفحات میں بیان کرنا مشکل ہے۔

(حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(۸۲) **آتشک** :- (۱) سب سے پہلے آپ اپنے دوست کا کسی ڈاکٹر سے ختنے کا آپریشن کرا دیجیے یعنی سپاری پر جو کھال ہوتی ہے اسے کٹوا دیجیے تاکہ زخموں پر آسانی سے دوا لگائی جاسکے اس کے بعد اگر ممکن ہو تو ان کے خون کا امتحان کرائیے تاکہ بہ یقینی طور پر معلوم ہو سکے کہ آتشک ہی ہے یا "سافٹ شینکر" کے زخم ہیں۔ اگر آتشک ہو تو "نیو سیلوارسن" یا اسی قسم کے کسی دوسرے مرکب کے انجکشن لگوائیے۔ اگر "سافٹ شینکر" ہے تو انجکشنوں کی ضرورت نہیں۔ صرف زخموں کا معقول علاج کرنے سے مرض جاتا رہے گا۔ خون کا امتحان کرانا ناممکن ہو تو یہ دیکھیے کہ زخم کئی ایک ہیں یا صرف ایک۔ اور زخم کے کنارے موٹے سخت اور اُبھرے ہوئے ہیں یا نرم پتلے اور سطحِ زخم سے ملے ہوئے۔ اگر ایک زخم ہے اور کنارے بھی سخت اور اُبھرے ہوئے ہیں تو غالب گمان یہی ہے کہ وہ آتشک ہے۔ اگر اس کے خلاف ہے تو "سافٹ شینکر"۔ رانوں کی گلٹیاں بھی تشخیص میں مدد دیتی ہیں۔ اگر گلٹیوں میں پیپ نہ پڑے اور وہ سخت ہو کر رہ جائیں تو غالباً آتشک ہے اور پیپ پڑ کر پھوٹ جائیں تو سافٹ شینکر۔ اس طرح تشخیص مرض کے بعد مناسب علاج کیجیے۔ ختنہ کرانا ہر حالت میں ضروری ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) افسوس اس قدر پیچیدہ اور پُرانے مرض میں جناب نے دو مہینے سوال اور جواب کی نذر کر دیے۔ اس عرصے میں تو مرض لبِ گور ہو گیا ہوگا۔ بہتر صورت یہ ہے کہ مریض کا کسی ہوشیار طبیب کو دکھا کر علاج کرایا جائے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) جوہری ایک عدد صبح کو تازہ پانی کے ساتھ نگل جائیے اور رات کو معجون مصفی خاص ۶ ماشے تازہ پانی کے ساتھ کھائیے۔ کم سے کم تین ہفتے کے استعمال سے زخم خشک ہو جائیں گے۔ سوجن رفع ہو جائے گی اور گلٹیاں تحلیل ہو جائیں گی۔ دونوں دوائیں ہمدرد دواخانے سے مل سکتی ہیں۔

(حکیم عبدالواحد)

(د) کھنگرے کا سفوف ۳-۳ ماشے صبح و شام پانی سے کھلائیں۔ ایک چلے میں بالکل صحت ہو جائے گی (حکیم ہایوں)

(ہ) پردہ ہٹانے کے لیے ۱۰ تولے نیم کے پتے ایک سیر پانی میں جوش دے کر سہاگہ شامل کریں اور عضو کو ٹکور کریں۔ جب پردہ ہٹ جائے، تو شہد دو تولے میں سہاگہ ۶ ماشے ملا کر زخموں پر لگائیں۔ داخلی طور پر ازالۂ سمیت کے لیے مناسب یہ ہے کہ پہلے عرق مصفی خون ہفت روزہ کے مسہل باقاعدگی سے لیے جائیں اور پھر ایک چاول کشتہ سہ دھاتہ مکھن میں ملا کر کھلاتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(و) روغن ستیاناسی ۲ بوند روزانہ دن میں تین مرتبہ بتاشے میں رکھ کر کھائیں۔ شاخ ستیاناسی کا سالن پکا کر روزانہ کھائیں۔ روغن زرد کو ۱۴ مرتبہ دھو کر جست کا میل روغن زرد سے نصف ملا کر لگائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۸۳) **رحم کی خرابیاں** :- (۱) مریضہ کو دیکھے بغیر بلکہ لیڈی ڈاکٹر سے ان کا معائنہ کرائے بغیر کوئی صحیح رائے نہیں قائم کی جاسکتی۔ بہتر ہوگا کہ آپ مقامی طور پر کسی تجربے کار لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کیجیے۔ رفع قبض کے لیے بہت سی دوائیں بتائی جاسکتی ہیں، لیکن ان کا اصلی مرض قبض نہیں ہے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مغز بادام مقشر، مغز قرطم، سنا رمکی، گل سرخ ہر ایک ۴ تولے، بادیان، زنجبیل ہر ایک دو تولے، دارچینی، دانہ الائچی خورد و کلاں ہر ایک ایک تولہ مغز قرطم اور بادام کو علیحدہ باریک کریں۔ باقی دواؤں کو الگ کوٹ لیں۔ نصف سیر شکر سفید کے قوام میں دواؤں کو ملا کر معجون بنائیں۔ ۲ تولے رات کو سوتے وقت ۱۰ تولے سونف کے گنگنے عرق کے ساتھ کھالیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ اپنی بیوی کا کسی مقامی لیڈی ڈاکٹر سے معائنہ کرا کے علاج کرائیں، کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بیوی کو ورم رحم مزمن یا رحم کی رسولیاں وغیرہ کئی امراض دامن گیر ہیں جب تک معائنہ نہ ہو صحیح رائے مشکل ہے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) کسی مقامی طبیب سے مشورہ لیں یا مجلس تشخیص و تجویز ہمدرد دواخانہ کو لکھیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

نسخہ چاہئے فربہی جسم:- (۱) جسم کی فربہی، طاقتوری اور قد آور ہونے کی خواہش تو ہر دل میں ہوتی ہے، لیکن لوگ یہ بات کیوں بھول جاتے ہیں کہ قدرت کے بنائے ہوئے قوانین کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں توڑ سکتی۔ جسم میں گوشت اور استخوان صرف غذا سے بڑھ سکتے ہیں دواسے نہیں۔ دوائیں صرف اتنا کام کیا کرتی ہیں کہ بھوک زیادہ کر دیں یا اگر معدہ غذا کو اچھی طرح ہضم نہیں کرتا تو اسے ہضم کرنے پر آمادہ کر دیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو معدے کا کام کسی حد تک خود کر دیا کریں۔ لیکن اس طرح دواؤں کی مدد سے کھائی ہوئی یا ہضم کی ہوئی غذا جسم کے کام بھی آتی ہے یا نہیں، یہ ایک علیحدہ سوال ہے۔ ایک جسم جو دن رات چارپائی فرش یا کرسی پر دراز رہنے کا عادی ہو اس میں تکان اور غذا کی ضرورت پیدا ہوتی ہی نہیں یعنی ہیں کہ اسے غذا کی بقدر زیست ضرورت ہو۔ اب اگر دواؤں کی امداد سے ہم اس کی ضرورت سے بہت زیادہ غذا بہم پہنچا دیتے ہیں تو اس کے پاس سرمایہ داروں کی طرح نہ بینک ہیں نہ خزانے۔ وہ "عطائے تو بہ لقائے تو" کہہ کر اس فالتو غذا کو واپس دستر د کر دیتا ہے۔ اور اب یہ سارے بدن میں ماری ماری پھرتی ہے کہ جدھر سے بھی راستہ ملے جسم سے باہر نکل جائے۔ کچھ گردوں کے راستے سے، کچھ پسینے کے راستے سے اور کچھ بلغم کے ساتھ جسم سے نکل جاتی ہے اور کچھ جو کسی طرح نہیں نکلتی بعد میں رنگ لاتی ہے۔ انسان اگر تمام دن محنت اور تمام رات آرام کرے تو اس کے جسم کو بھی غذا کی ضرورت ہوگی اور وہ جو کچھ بھی کھائے گا، اس کے بدن کو بھی لگے گا۔ جسم کو قدرتی طریقے کے مطابق فربہ اور طاقتور اسی طرح بنایا جا سکتا ہے کہ انسان دن بھر خوب محنت اور ورزش کرے۔ ایسا کیا گیا تو کسی دوا کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زمانہ نمو کے گزر جانے کے بعد قد نہیں بڑھ سکتا۔ اس لیے یہ شرط بے کار ہے۔ البتہ جسم فربہ اور مضبوط ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے یہ نسخہ بنا کر استعمال کریں: کتیرا، نشاستہ گندم، بادام مقشر، نارجیل خام، کنجد مقشر، موصلی سفید، ستاور، زیرہ سفید ہر ایک دو تولے، اجوائن دیسی، تخم خشخاش ہر ایک ایک تولہ سب کو باریک کر کے رکھیں۔ خوراک ایک تولہ صبح ایک تولہ شام دودھ کے ساتھ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جسم کو فربہ، طاقتور اور قد آور بنانے کے لیے سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ ورزش کی جائے۔ دودھ، مکھن، بالائی اور مغزیات کھائے جائیں۔ اس سے اچھا نسخہ کوئی نہیں ہے۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) ہمدرد کے ماء اللحم کے استعمال سے آپ کی مراد پوری ہو سکتی ہے، بشرطیکہ کم سے کم ڈیڑھ مہینے تک پییں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپ مناسب ورزش اور مقوی و زود ہضم غذاؤں کے استعمال سے ضرور فربہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن آپ کو اپنے پروگرام پر مستقل مزاجی سے کاربند ہونا چاہیے۔ صبح ہی صبح کھلی جگہ میں مناسب ورزش کریں اور کچھ وقفے کے بعد غسل کر لیں۔ ناشتہ دو انڈوں کی زردی اور دودھ کا کیجیے۔ کھانوں میں بھی ایسی چیزیں حسب موقع شامل کرتے رہیں کہ جن میں حیاتین کثرت سے موجود ہوں، مثلاً انڈا، دودھ، پھلوں میں سنگترہ، انار، سیب وغیرہ۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے شکور)

(و) گھی اور دودھ کا کافی استعمال کریں۔ معجون شباب آور اور ماء اللحم ہمدرد دواخانے سے منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۸۵) دائمی نزلہ:- (۱) مریضہ کی تمام تکلیفوں کا باعث ان کا دائمی قبض ہے۔ اسی وجہ سے وہ نزلہ زکام اور درد سر میں مبتلا رہتی ہیں اور اسی کی وجہ سے ان کے کولہے اور ٹانگ میں عرق النساء کا درد رہتا ہے۔ عادی قبض کو دور کرنے میں "کروشین سالٹ" بہت مفید ہے۔ اگر کھانسی اور حرارت بھی ہو تو کسی ہوشیار طبیب سے مشورہ کر کے اطمینان کر لیں کہ پھیپھڑوں میں کوئی خرابی تو نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست بلیلہ زرد نو تولے، پوست آملہ دو تولے، گل سرخ نو تولے، بلیلہ کابلی، صندل سفید، کتیرا ہر ایک تین تولے، ہلیلہ سیاہ، گل بنفشہ، مغز خیارشنبر بریاں ہر ایک دو تولے، تربد خراشیدہ آٹھ تولے، مغز بادام شیریں ۶ تولے، مغز کدو شیریں ۴ تولے، خشخاش سفید ۳ تولے۔ دواؤں کو باریک کر کے روغن بادام میں چرب کریں۔ اور ایک سیر شکر سفید کا قوام بنا کر معجون بنائیں۔ ایک تولہ صبح ایک تولہ شام نیم گرم دودھ کے ساتھ ایک مہینے تک استعمال کریں۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دائمی نزلے کو دور کرنے کے لیے رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ۹ ماشے کھائیں اور صبح کو قرص مرجان جواہر والا ایک عدد خمیرہ گاؤزبان عنبری ۹ ماشے میں ملا کر کھائیں اور کھاری نمک ۴ ماشے دس تولے گرم پانی میں ملا کر اس سے ناک کو دھوئیں۔ تیل، ترشی اور قابض بادی چیزوں سے پرہیز کریں۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) آپ نے مرض بہت سے گنا دیے لیکن یہ نہ سوچا کہ ایک نسخے سے علاج کیوں کر ممکن ہے۔ مناسب یہ ہے کہ آپ مقامی طور پر معائنہ کرا کر علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ مہری رام دہ ساجد)

(۸۶) غشی کے دورے:- (۱) مریضہ ہسٹیریا یعنی اختناق الرحم میں مبتلا ہے۔ انہیں چند شیشیاں "ایلگزیر برومو ویلیرین" کی پلا دیجیے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) افیون، ہیرا ہینگ، کافور، جند بیدستر ہم وزن باریک کر کے پانی کی مدد سے کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریضہ کی موجودہ شکایتوں کا سبب حیض کی بندش ہے۔ رات کو معجون قرطم ۶ ماشے کھلائی جائے اور صبح کو جدوار، عود صلیب ہر ایک ایک ماشہ کو باریک پیس کر خمیرہ گاؤزبان ۶ ماشے میں ملا کر دیا جائے۔ اس کے بعد جب وہ دن قریب آئیں جن میں مریضہ کو عموماً حیض آیا کرتا تھا تو ان سے چار روز پہلے صبح و شام ہمدرد دواخانے کی رجسٹرڈ دوا "ماہواری" کا ایک ایک قرص کھا کر اوپر سے شربت مدر ایک ایک تولہ عرق بادیان ۵ تولے میں ملا کر پلائیں۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) سیال مسکن کا استعمال کریں۔ نسخہ نومبر ۱۹۴۰ء کے ہمدرد صحت میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) گندک آملہ سار، فلفل سیاہ ہر ایک ۹ ماشے، نمک طعام تین ماشے کو آب لیموں میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنا لیں اور دونوں وقت غذا کے بعد دو دو

گولیاں دیں اور ہمدرد دواخانے سے "ماہواری" منگا کر کھلائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۸۷) **دھڑکن وغیرہ** :- (۱) آپ نے گرمی، دھڑکن اور ضعف دماغ کے لیے نسخہ طلب فرمایا ہے "گرمی" سے آپ کا کیا مطلب ہو؟ جہاں تک میرا خیال ہو آپ نے گرمی آتشک کے معنوں میں نہیں لکھا ہے۔ جیسا کہ اکثر عرف عام میں بولا جاتا ہے۔ آتشک کو خارج از بحث کر کے گرمی کے معنی حرارت کی زیادتی ہی کے ہوسکتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا ہوتا تو آپ اسے بخار لکھتے۔ اب لامحالہ صرف ایک ہی چیز ایسی رہ جاتی ہے کہ جسے گرمی کے لفظ سے تعبیر کرسکیں اور وہ ہتھیلیوں اور تلوؤں کا جلنا ہے۔ اگر آپ کو یہی شکایت ہے تو اس کا باعث عام طور پر بدہضمی ہوتا ہے۔ اور چوں کہ اختلاج قلب یا دھڑکن بھی اس سبب سے پیدا ہوسکتی ہے۔ اس لیے غالب گمان یہی ہے کہ آپ سوء ہضم میں مبتلا ہیں۔ چند روز تک زود ہضم غذا مقررہ اوقات پر کھائیے اور یہ نسخہ استعمال کیجیے۔ نائیٹرو میوڈ ر کلورک ایسڈ ڈائیلیوٹ ۱۰ بوند، ٹنکچر نکس وامیکاہ ۵ بوند، ٹنکچر کارڈیمم کمپاؤنڈ ۳۰ بوند، سیرپ آرنیشیائی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے روزانہ ایسی تین خوراکیں استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بنسلوچن، یشب سبز، کہربائے شمعی، زہر مہرہ خطائی، عقیق سرخ، شاخ مرجان، ورق نقرہ، مروارید (اگر کم قیمت کرنا چاہیں تو صدف مروارید) ہر ایک تین ماشے کو عرق کیوڑہ دس تولے میں کھرل کریں۔ یہاں تک سرمے کے مانند باریک ہو جائے۔ اس کے بعد یہ تیار شدہ سفوف ایک ماشہ خمیرہ گاؤزباں عنبری ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔ اعلیٰ درجے کی مقوی قلب و دماغ دوا ہے۔ گرمی کو تسکین بخشتی ہے اور دھڑکن کو فائدہ دیتی ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) مربہ آملہ دھو کر چاندی کے ورق میں لپیٹ لیں اور ۱۰ تولے عرق گاؤزباں کے ساتھ مسلسل استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۸۸) **دمہ** :- (۱) اپنے والد صاحب کو "فیلسول" کا استعمال کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنے والد کو روزانہ صبح کے وقت قرص کشتہ ابرک ایک عدد، خمیرہ گاؤزباں عنبری ۶ ماشے میں ملا کر کھلائیے، اور یہ گولیاں بنا کر رات کو استعمال کرائیے: پوست ہلیلہ زرد، پوست بہیڑہ، آملہ، ہلیلہ سیاہ، باؤ بڑنگ، مغز تخم چاکسو، سنا رکی، گندک آملہ سار مصفیٰ، زیرہ سفید ہر ایک چار ماشے، مغز تخم نیم آٹھ ماشے، رسوت خالص ۶ تولے۔ رسوت کو گلو ندہ بوٹی کے پانی میں حل کر کے چھان لیں اور پھر باقی دوائیں شامل کر کے چنے برابر گولیاں بنا لیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) دمے کے لیے بوٹی سوماکلپا کا سفوف ۶-۶ رتی کی مقدار میں صبح و شام گرم پانی سے کھلایا کریں اور بواسیر کے لیے یہ نسخہ بنا کر استعمال کرائیں :- باؤ بڑنگ ۹ ماشے تخم ہرمرہ ۹ ماشے، نمک بواسیری نو ماشے۔ کوٹ چھان کر ۹ پڑیاں بنائیں اور ایک پڑیہ صبح کے وقت دہی سے کھلائیں۔ نو دن کے بعد کوئی عارضہ نہ رہے گا۔
(حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) چون پراش اولیہ دمے کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بواسیر کے لیے یہ گولیاں بنا کر استعمال کریں: مردار سنگ، خرمہرہ زرد سوختہ، صدف صادق، مومیائی کانی، مرچ سیاہ، ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۶ ماشے، ایک سیر آب لیموں میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں ایک ایک گولی صبح و شام کھا لیا کریں۔ بے حد مفید ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۸۹) **پائیوریا** :- (۱) آپ اگر گوشت کھاتے ہیں تو اسے بالکل ترک کر دیجیے۔ مچھلی یا ایسے پرند کہ جن کا گوشت سفید رنگ کا ہوتا ہے استعمال کرسکتے ہیں۔ دن میں چار چھ مرتبہ لسٹرین سے غرارے کیا کیجیے۔ دوا کے طور پر ایسٹنس سیرپ چالیس بوند کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ ذرا سا پانی ملا کر بعد غذا استعمال کر لیا کیجیے۔ کالینوس منجن سے دانت صبح و شام صاف کیا کیجیے۔ غذا میں سبز ترکاریاں اور پھل بہ کثرت استعمال کیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پتھر کے کوئلے کی سفید راکھ، مازو سبز، پوست ریٹھا سوختہ، کشتہ اثمد، سیاہ مرچ۔ یہ سب برابر کے وزن سے لے کر باریک کر لیں اور تین مرتبہ سرکہ تند تیز میں تر و خشک کریں۔ صبح اور رات کو مسوڑھوں پر لگا کر اوپر کے مسوڑھوں کو نیچے سے اوپر کی طرف اور نیچے کے مسوڑھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف پانچ منٹ تک آہستہ آہستہ ملیں اور آدھے گھنٹے تک کلی نہ کریں۔ آدھے گھنٹے بعد گرم پانی سے کلی کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ پائیوریا میں مبتلا ہیں۔ اس مرض کے لیے یہ منجن بنا کر استعمال کیجیے :- سہاگہ، نیم بریاں پانچ تولے، پھٹکری نیم بریاں، بادام کا چھلکا جلایا ہوا، مرچ سیاہ، گیرو، تمباکو خوردنی ہر ایک چار تولے، دار چینی، کتھ، مازو، سمندر جھاگ ہر ایک تین تولے، کافور ۶ ماشے۔ سب کو باریک پیس چھان کر شیشی میں منہ بند کر کے رکھیں۔ صبح و شام دانتوں پر ملیں اور آدھ گھنٹے کے بعد کلی کریں۔ پائیوریا کے علاوہ دانتوں کے اکثر امراض میں مفید ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) ہمدرد صحت نومبر ۱۹۴۰ء کے صفحہ ۴۹ پر "دافع پائیوریا" کے نام سے جو نسخہ درج ہے، استعمال میں لائیں۔ (حکیم کبیر احمد جھنگانوی)

(۹۰) **کشتہ یاقوت** :- (۱) مفتاح الخزائن ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ب) ایک تولہ یاقوت کو آدھ پاؤ بھنگ کے پتوں کے پانی میں خوب کھرل کریں۔ اس کے بعد ایک ٹکیہ بنا کر خشک کر لیں۔ اور گل حکمت کر کے ۱۵ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ عمدہ کشتہ تیار ہوگا۔ (حکیم اصغر مرزا)

(۹۱) **پیشاب کی زیادتی** :- آپ نے حالات کافی تفصیل کے ساتھ نہیں تحریر فرمائے ہیں۔ بغیر شکر کے پیشاب کی زیادتی کا باعث اعصاب کی کمزوری بھی ہوسکتی ہے اور قلب کا کوئی مرض بھی۔ بائیں ہاتھ اور بائیں ٹانگ کا درد بھی انہیں دونوں سببوں سے ہوسکتا ہے۔ ایک تیسرا سبب بھی ان علامات کے ظاہر ہونے کا قبض بھی ہوسکتا ہے جس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہو کہ مریض کو بواسیر ہے۔ میں تو آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر کو مشورہ کیجیے تاکہ وہ آپ کو دیکھ کر یہ بتاسکے کہ ان علامات کا اصل سبب کیا ہے۔ جس وقت تک میں تشخیص سے عاجز ہوں اس وقت تک کوئی نسخہ نہیں لکھ سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۹۲) آدھے سر کا درد:- (ا) آپ نے یہ لکھا کہ جس وقت دوپہر کو سر بھاری ہو جاتا ہے۔ اس وقت کچھ حرارت بھی ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اگر حرارت ہوتی ہے تو اپنے سینے کا باقاعدہ امتحان کرائیے۔ اگر حرارت نہیں ہوتی تو غالباً اس دردِ سر کا سبب قبض ہے جس کا آپ نے کچھ ذکر نہیں کیا ہے۔ چند روز تک رات کو سوتے وقت "لیوگلیسرائیز اکیپا ژنڈا" دو ڈرام کی ایک پڑیہ ذرا سے پانی یا دودھ کے ساتھ کھا کر سو رہا کیجیے۔ صبح کو صاف اجابت ہو جایا کرے گی۔ اسکے بعد دیکھیے کہ پھر بھی درد ہوتا ہے یا نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اب آپ اسپرین کا استعمال موقوف کر دیجیے کہ اس سے درد ضرور رُک جاتا ہے لیکن مرض کا استیصال نہیں ہوتا۔ اس کے بجائے مستقل آرام کے لیے رات کو اطریفل اسطوخودوس نو ماشے کھائیے اور صبح کو اکسیرِ شفا ایک قرص ایک دو گھونٹ تازہ پانی کے ساتھ استعمال کیجیے۔ اکسیرِ شفا ہمدرد دواخانے سے مل سکتی ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) پوست ہڑ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، برنج بادیان، برنج کشنیز، مومیائی کانی، دانۂ الائچی خورد، طباشیر ہر ایک پانچ تولے، مصری دو چند ادویہ، ورق نقرہ ۶ ماشے۔ سب کو ملا کر رکھ لیں۔ ۲-۲ تولے صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۹۳) پڑبال:- (ا) پڑوال یا پڑبال کے آپریشن کے معنی یہ ہیں کہ پپوٹے میں شگاف دے کر ان گلٹیوں کو نکال ڈالتے ہیں جن سے پلکوں کے بال پیدا ہوتے ہیں۔ گلٹیوں کے نکل جانے کے بعد اس مقام پر بالوں کا پیدا ہونا ناممکن ہے اور جب بال پیدا ہی نہ ہوں گے تو اندر آنکھ کی طرف مڑیں گے کیسے؟ آپ نے شاید ایک آنکھ میں آپریشن کرایا ہوگا۔ اور اب دوسری آنکھ میں پڑبال ہو گئے ہوں گے۔ بہترین علاج یہی ہے کہ دوسری آنکھ کا بھی آپریشن کرا دیجیے۔ آپریشن کے بعد چوں کہ پلکوں کے بال نہیں نکلتے۔ اس لیے آنکھوں کا بدنما ہو جانا ناگزیر ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ "حبِ سبز" بنا کر استعمال کریں۔ نسخہ مارچ ۳۴ء کے ہمدرد صحت میں میری طرف سے شائع ہوا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دواؤں کے ذریعے سے پڑبال کا کوئی کامیاب علاج نہیں ہے، آپ آنکھوں کے ہوشیار معالج سے ان کی پلک بندی کرا دیجیے۔ اور اطریفل اسطوخودوس نو ماشے رات کو پابندی کے ساتھ کھلاتے رہیے۔ تکلیف میں کمی رہے گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) پڑبال کے لیے پڑبال کا دشمن نامی دوا کا استعمال کریں۔ انشاء اللہ دور ہو جائیں گے۔ نسخہ سابقہ پرچوں میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) اطریفل شاہترہ ایک تولہ میں مہدی سائیدہ ایک ماشہ، اسطوخودوس سائیدہ ایک ماشہ ملا کر صبح و شام کھائیں۔ اور زعفران خالص ۴ ماشے کافور ۲ رتی پانی میں پیس کر بال نکالنے کے بعد اس کی جگہ لیپ کریں۔ (حکیم کبیر احمد جھنگانوی)

(و) مامیران چینی، کافور بھیم سینی، کاجل ہر ایک ایک ماشہ، آبِ پیاز سفید میں گھس کر شہد ایک تولہ ملا لیں۔ اور قطرہ قطرہ آنکھ میں ٹپکائیں۔ بہت مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۹۴) سفید مادہ:- سوءِ ہضم کے لیے ہر کھانے کے بعد ایک پڑیا "پیپین" پانچ گرین اور سوڈا بائی کارب اگرین کی کھا لیا کریں۔ تقویت کے لیے "ایسٹنس سیرپ" چالیس چالیس بوند کی مقدار میں ذرا سا پانی ملا کر روزانہ تین مرتبہ پییں۔ قبض کے لیے کوئی معمولی قبض کشا دوا استعمال کرتے رہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آرد ترپھلہ تیس ماشے، آرد تخم بکائن بیس ماشے، کشتہ فولاد، کشتہ ابرک، کشتہ قلعی، ہلیلہ سیاہ، بیج بند، سرپالہ ہر ایک ۵ ماشے۔ دواؤں کو خوب باریک کر کے کشتہ جات ملا کر رکھیں۔ خوراک ۳ ماشے دودھ کے ساتھ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ ان کو یہ ایک نہایت آسان اور مختصر نسخہ بنا کر استعمال کرائیے۔ اس کے استعمال سے شکایت جاتی رہے گی۔ اور ہضم کی اصلاح بھی ہو گی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی عام صحت کو درست کرنے کے لیے حفظِ صحت کے اصول پر عمل کرنے کی ہدایت کیجیے۔ صبح و شام ہوا خوری کرنی ضروری ہے۔ غذا زود ہضم کھائیں۔ قبض کو دور کرنے کے لیے رات کو مربائے ہلیلہ ایک عدد دودھ کے ساتھ کھا لیا کریں۔ ستاور، اسگندھ ناگوری، بدھارا ہر ایک ۵ تولے کو کوٹ چھان شکر سفید ہم وزن ملا کر سفوف بنائیں۔ اور صبح و شام ۶-۶ ماشے سفوف دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) جواب نمبر ۴۵ مندرجہ رسالہ ہمدرد صحت ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء پر پورا عمل کریں۔ صحت ہو گی۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپ سفوف مغلظ و ممسک اور طلاء اکسیر ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ (حکیم اصغر مرزا)

(و) سنگھاڑا خشک، ساٹھی کے چاول، کنول گٹے کا مغز ہر ایک تین ماشے، موچرس، سمندر سوکھ، سرپالہ، بیج بند ہر ایک ایک ماشہ، گوکھرو ۵ ماشے، تالمکھانہ دو ماشے۔ سب دواؤں کا سفوف بنا لیں۔ اور ہم وزن کچی شکر ملا کر رکھ لیں۔ ایک تولہ دودھ کے ساتھ صبح استعمال کریں۔ اور رات کو سوتے وقت ہمدرد دواخانے کا طلاء اعظم استعمال کریں۔ (حکیم سلیم کوروری۔ کانپور)

(۹۵) پیر کا ورم:- بغیر دیکھے کچھ مشورہ دینا مشکل ہے۔ قلتِ دم کے لیے "سیرپ ہیموگلوبین" کا استعمال بہت مفید ہوگا۔ فائی لیریا اگر ہے تو چند روز کی دیر سویر سے کسی جگہ دنبل پیدا کر کے نکلنے کی کوشش کرے گا اور اس کے نکل جانے کے بعد سب تکلیفیں جاتی رہیں گی۔ فائی لیریا سفید رنگ کا تاگے کی شکل کا ایک کیڑا ہوتا ہے جو بالعموم غسل کرتے وقت پانی کے ذریعے سے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ راجپوتانے میں اس کی بڑی کثرت ہے۔ (سعید بریلوی)

(ب) تین پاؤ دھوو دیکل چھگان کو پانی میں خوب پیس کر پکائیں اور ورم پر ضماد کر کے اوپر سے برگِ ارنڈ رکھ کر باندھیں۔ چار پانچ دن کے استعمال سے انشاء اللہ ورم جاتا رہے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ روزانہ صبح کو معجون دبیدالورد نو ماشے کھائیے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت شربت اکسیر خاص ۱۔ اتولہ چاٹ لیا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۹۶) **احتلام وغیرہ**:- (ا) آپ "ایلگزیر برومو ویلیرین" چند روز تک استعمال کریں۔ قبض نہ ہونے دیں اور شام کا کھانا ذرا جلدی کھا لیا کریں۔ روزانہ غسل (اگر ٹھنڈے پانی سے ہو تو بہتر ہے ورنہ نیم گرم پانی سے) کر لیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشنیز، برادہ صندل سفید، پوست خشخاش، تخم خشخاش، سپستاں۔ سب ہم وزن لے کر باریک کریں اور برابر کی شکر سفید ملا کر رکھیں۔ سات ماشے صبح سات ماشے شام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۹۷) **ڈھیلے پستان**:- (ا) آپ نے یہ کیوں خیال کر رکھا ہے کہ ہمدرد صحت میں مریضوں کے سوالات کا جواب لکھنے والے حکیم اور ڈاکٹر آپ کی عیش پسندیوں کے متعلق بھی آپ کی خدمات کو بجا لانے کو تیار ہوں گے۔ ان چیزوں کا شوق ہے تو اشتہارات پڑھتے رہا کیجیے۔ جو دوا اپنے مطلب کی نظر آئے اسے منگا کر استعمال کر لیا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہمدرد دواخانے کا "ضماد شباب" منگا کر استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اس کے متعلق ہمدرد دواخانے کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔ (حکیم کبیر احمد ہنگانوی)

(۹۸) **فربہی کا نسخہ**:- (ا) قدرت کی پیٹنٹ دوا تو یہ ہے کہ محنت اور ورزش کیجیے اور اچھی غذائیں کھائیے۔ پیٹنٹ دواؤں میں "ایکسٹرکٹ آف مالٹ ود کاڈ لیور آئل" اس کام کے لیے اچھا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شربت فولاد ہمدرد دواخانے سے خرید کر استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

ج دوائیں غالباً ان کو موٹا نہیں کر سکیں گی۔ البتہ اگر وہ روزانہ اپنے جسم کی مالش کرائیں، ورزش کریں اور غذا میں دودھ گھی، مکھن استعمال کریں اور مغزیات کھائیں تو ممکن ہے ان کے جسم میں کچھ فربہی آجائے۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) پہلے چند دن سفوف کشتہ قلعی ۲ ماشے شربت بزوری کے ساتھ صبح و شام پھانکیں۔ اس کے بعد قرص کشتہ قلعی ایک عدد، قرص کشتہ سرب اعلیٰ معجون ثعلب میں ملا کر صبح و شام کھائیں۔ اور جوارش خود شیریں دونوں وقت کھانے کے بعد استعمال کریں۔ رات کو سوتے وقت سبوس اسپغول کی کھیر کھائیں۔ (حکیم کبیر احمد ہنگانوی)

(۹۹) **ریچھ کا عضو تناسل**:- سنا گیا ہے، خدا جانے صحیح ہے یا غلط، کہ اگر ریچھ کا مخصوص عضو بوقت مجامعت منہ میں رہے تو بہت ملذذ او ممسک ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بیر بہوٹی ایک عدد، مشک اصلی ایک رتی، خراطین مصفےٰ دو عدد، ست عاقر قرحا ایک رتی، نائزہ ریچھ ۲ رتی۔ گلاب سہ آتشہ میں کھرل کر کے خشک کریں اس کے بعد عطر موتیا قسم اوّل اور روغن دارچینی ہم وزن ملا کر کھرل کریں۔ باریک ہو جانے پر محفوظ رکھیں۔ اور حشفے پر مل کر جماع کریں۔ بے حد ملذذ ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ریچھ کے عضو کے متعلق جو باتیں مشہور ہیں، ہمارے نزدیک وہ حقیقت سے دور ہیں۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) یہ سب باتیں فضول ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۰۰) **ضعف باہ وغیرہ**:- (ا) ابھی آپ کا سوزاک اچھا نہیں ہوا ہو "یولیرون" نامی گولیاں استعمال کیجیے۔ اور اگر پھر بھی ضرورت رہے تو "آرتھی گون" کے انجکشن لگوائیے۔ جب تک سوزاک اچھا نہیں ہوگا سرعت اور جریان موجود رہیں گے۔ سوزاک سے شفا ہونے کے بعد ان چیزوں کی طرف توجہ کیجیے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روزانہ صبح کو سفوف کشتہ قلعی دیگر چھ ماشے کھا کر مصفیّ خون ۶ ماشے بکری کے تازہ دودھ ۱۰ تولے، پانی ۱۰ تولے میں ملا کر پئیں۔ اور حب پچکاری ایک ایک عدد صبح و شام چھا چھ پانچ تولے میں گھول کر پچکاری کریں۔ ازالۂ قبض کے لیے قرص ملین ۲-۲ عدد ۱۰-۱ روز کے وقفے سے کھاتے رہیں۔ سوزاک اور جریان دونوں کو فائدہ ہوگا۔ (حکیم عبد الواحد)

(۱۰۱) **پھنسیاں**:- (ا) بغیر دیکھے جلدی امراض کے متعلق صحیح رائے قائم کرنا دشوار ہوتا ہے۔ اگر آپ کے دوست فتورِ ہضم میں مبتلا ہیں تو غالباً یہ ناک کی پھنسیاں اسی سبب سے ہیں۔ بہرحال اگر وہ چند روز یہ مرہم لگا کر دیکھیں اور اس دوا کا استعمال کریں تو خدا نے چاہا آرام ہو جائے گا۔ سگنولین آٹھ گرین، ویزلین ایک اونس، ملا کر مرہم بنا لیں۔ پینے کے لیے لائکر آرسینی کیلس دو بوند، ایکسٹرکٹ گلیسریزا لکوئڈ۔ ابونڈ پانی اتنا کہ ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگرچہ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ یہ پھنسیاں کس قسم کی ہیں اور ان کو کتنا عرصہ ہو چکا ہے تاہم یہ مرہم بنا کر لگائیے جو مشکل سے اچھا ہونے والی پھنسیوں اور زخموں کے لیے نہایت مفید ہے۔ چھالیہ کی سالم ڈلی لے کر اس کے برابر نیلا تھوتھا کی ایک ڈلی لیں۔ اور دونوں کو ایک کڑچھے میں ڈال کر اوپر سے تلوں کا تیل اتنا ڈالیں کہ دونوں ڈوب جائیں۔ اس کے بعد کڑچھے کو آگ پر رکھ کر پکائیں۔ یہاں تک کہ دونوں چیزیں جل جائیں۔ پھر ان کو لوہے کے دستے سے گھوٹ ڈالیں، بس مرہم تیار ہو گیا۔ پھنسیوں کو روزانہ نیم کے پتوں کے پانی سے دھوئیں اور یہ مرہم لگائیں۔ (حکیم عبد الواحد)

(۱۰۲) **پتوں کا پانی نکالنے کی مشین**:- مجھے اس قسم کی کسی خاص مشین کا تو علم نہیں، اتنا کہہ سکتا ہوں کہ پتوں کا عرق نکالنے کو کوئی معمولی مشین جو انہیں دبا سکے کافی ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اس سلسلے میں مجھ سے معرفت رسالہ حکمت طبعی، کائیں نور، ضلع انبالہ خط و کتابت کریں۔ مشین مہیا کی جا سکتی ہے۔ (حکیم سری رام)

(ج) آپ کو پتوں کا پانی نکالنے کی مشین اس پتے پر مل سکتی ہے۔ مینیجر نانگلے ماڈرن ورکس۔ گھاس منڈی، سیالکوٹ، شہر پنجاب۔
(ڈاکٹر ایم۔ اے شکور، مٹیا برج)

(۱۰۳) **خارش**:۔ سردی میں خارش کی زیادتی اور گرمیوں میں کمی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کا دوران خون صحیح نہیں۔ ممکن ہے کہ ان کا قلب کمزور ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ جسم میں خون کی کمی ہو۔ اگر وہ روزانہ علی الصباح منہ دھونے کے فوراً بعد ایک چلو ہائیڈروجن پراوکسائڈ منہ پر ڈال لیا کریں اور "ہیموگلوبین سیرپ" تین مرتبہ روزانہ پیتی رہیں تو غالباً یہ شکایت جاتی رہے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بہتر تو یہ تھا کہ آپ سردیوں کے شروع ہونے سے پہلے اپنی اہلیہ کو منضج و مسہل کراتے، اور پھر مصفی خون دوائیں پلاتے، لیکن وقت گزر گیا۔ اب آپ روزانہ صبح کو ہمدرد دواخانے کی معجون مسنی خاص چھ ماشے کھلایئے، اور چہرے پر ہمدرد مرہم لگایئے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۰۴) **احتلام وغیرہ**:۔ (۱) منہ کی بدبو یا تو معدے میں غذا کے سڑنے سے پیدا ہوتی ہے یا پھیپھڑوں، ہوا کی نالیوں، حلق اور منہ کے زخموں وغیرہ کی وجہ سے۔ اپنے حلق کا پورے طور پر امتحان کرایئے۔ ممکن ہے کہ غدود بڑھے ہوئے ہوں۔ اگر ہوں تو روزانہ مینڈلس پینٹ لگایئے اور پٹاسی کلوراس کی لازنجیز کھایئے۔ اگر حلق، منہ اور پھیپھڑے صحیح ہیں تو کوئلے کا سفوف جو دوا کے طور پر بنا ہوا آتا ہے روزانہ بعد غذا استعمال کیجیے۔ اگر بلغم میں بھی بدبو ہو تو کسی ڈاکٹر کے مشورے سے کریوزوٹ کا استعمال کیجیے۔

احتلام کے لیے چند روز پٹاسی برومائڈ دس دس گرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ استعمال کیجیے۔ جب یہ شکایت رفع ہو جائے تو ضعف باہ کے لیے کوئی مقوی دوا استعمال کر لیجیے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مناسب یہ ہے کہ آپ باقاعدہ معائنہ کرا کر علاج کرایئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ جواب نمبر ۹۲ کا نسخہ بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۰۵) **ڈھلے ہوئے پستان**:۔ مریضہ کی عام صحت جب تک درست نہیں ہوگی، اس وقت تک بدن کے عضلات میں سختی نہیں پیدا ہو سکتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) انار کا پوست، انار کی چھال، انار کا پھل، انار کی جڑ۔ سب ہم وزن لے کر نیم کوفتہ کر کے دس گنا پانی میں جوش دیں جب پانی کا آٹھواں حصہ رہ جائے تو روغن کنجد پانی کے چوتھائی وزن شامل کر کے پانی کو جلا لیں۔ اب اس روغن کی پستان پر مالش کریں۔ اوپر سے کپڑے کی پٹی کس کر باندھیں۔ پستان سخت اور چھوٹے ہو جائیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کچے انار دس تولے لے کر ایک سیر پانی میں پکائیں جب پاؤ سیر پانی رہ جائے، مل کر چھان لیں اور اس پانی میں ۱۰ تولے تلوں کا تیل ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ یہاں تک کہ پانی جل جائے اور صرف تیل رہ جائے۔ اس تیل کو روزانہ دن میں دو بار پستانوں پر لگائیں اور انگیا پہنیں تاکہ پستان لٹکنے سے محفوظ رہیں۔ کچھ مدت تک استعمال کرتے رہنے سے نمایاں فرق محسوس ہوگا۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) ہمدرد دواخانے کا ضماد شباب (رجسٹرڈ) منگا کر استعمال کریں۔ سہل الحصول اور بے ضرر نسخہ ہے۔ (حکیم کبیر احمد مہنگانوی)

(ہ) آپ دوا کی تیاری کی زحمت نہ اٹھائیں بلکہ ہمدرد دواخانے کا ضماد شباب منگوا کر اس کا اعجاز ملاحظہ فرمایئے۔ (حکیم سید سخاوت علی)

(۱۰۶) **بواسیر خونی**:۔ اگر بواسیر کے مسّے باہر نمودار ہیں تو بہتر یہی ہے کہ آپریشن کرا کے ان سے چھٹکارا حاصل کریجیے۔ "ہیڈینسا" ایک بہت اچھی دوا ہے جو بواسیر میں مقامی طور پر لگائی جاتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ قرص مالتی بسنت ایک عدد معجون سنگدانۂ مرغ چھ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھایئے، اور سہ پہر کو نمک بواسیر ایک رتی دہی کی ملائی ایک تولہ میں ملا کر چاٹ لیجیے۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش عود شیریں ۹-۹ ماشے کھایئے۔ یہ سب دوائیں ہمدرد دواخانے سے مل سکتی ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) برگ کوبج تازہ کا رس ۵-۴ قطرے ایک گلاس شربت مصری میں ملا کر روزانہ پلائیں۔ ایک ہفتے میں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

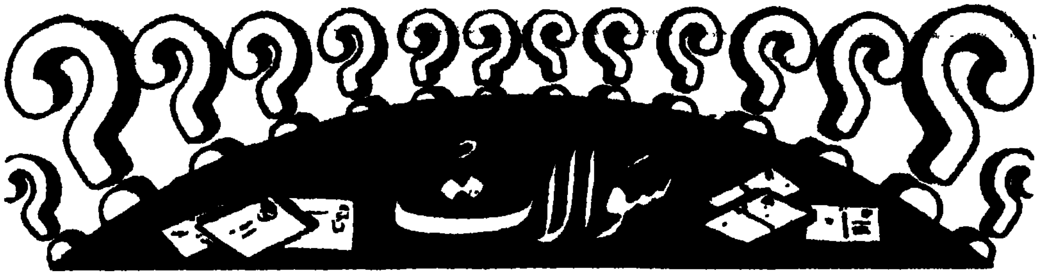
(د) جواب نمبر ۸۰ میں بواسیر کا نسخہ لکھا گیا ہے آپ اسے بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جناب آپ بواسیر میں نہیں بلکہ نواسیر و ناصور المقعد میں مبتلا ہیں۔ آپ جلد سے جلد کسی ہسپتال میں داخل ہو کر "آپریشن" کرا لیجیے یہی ایک مناسب مشورہ ہے ورنہ آپ کو اختیار ہے۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور، مٹیا برج۔ کلکتہ)

(۱۰۷) **ام الصبیان**:۔ (۱) بچے کو کچھ عرصے تک "ٹرپیل برومائڈ" کا استعمال کرایئے اور اس بات کی احتیاط رکھیے کہ اسے قبض نہ ہونے پائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایلوا، عصارۂ ریوند ہر ایک ۶ ماشے، مصطگی ۳ ماشے کو باریک پیس کر دانۂ مونگ برابر گولیاں بنائیں جس روز بچے کو قبض شدید ہو ایک دو گولیاں گنگنے پانی کے ساتھ نگلوا دیں۔ اور آدمی کے سر کی ہڈی جلائی ہوئی باریک پیس کر برابر کی شکر سفید ملا کر رکھیں روزانہ ایک ماشہ کھلائیں۔ کم سے کم چالیس روز تک استعمال کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) صبر سقوطری ا تولہ، سقمونیا ۳ ماشے، مقل ایک تولہ۔ پانی کی مدد سے گولیاں بنا لیں اور حسب عمر دو رتی سے دو ماشے تک جوشاندہ افتیمون کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم کبیر احمد مہنگانوی)



ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیے۔

(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو ۱۰ آنے کی ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے۔

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔

(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔

(۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔

مینیجر "ہمدرد صحت"

---

(۱۰۸) میرے ایک تیس سالہ شادی شدہ رشتے دار کو آٹھ سال سے احتلام کی شکایت ہے ان کے لیے مناسب دوا تجویز فرمائی جائے (خریدار نمبر ۸۶۵۰)

(۱۰۹) عمر ۲۷ سال۔ عام صحت اچھی ہے۔ مگر زیادہ اچھی بنانے کے لیے دودھ اور شہد استعمال کرنا چاہتا ہوں لہذا التماس ہے کہ مناسب طریقہ استعمال نیز شہد صاف کرنے کی ترکیب سے آگاہی بخشیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۲۲۱)

(۱۱۰) عضو مخصوص کی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے طلاء وغیرہ کے دوران استعمال میں جو فائدہ ظاہر ہوتا ہے کیا یہ دائمی ہوتا ہے۔ یا زائل ہو جاتا تو حکمائے کرام اظہار خیال فرمائیں۔ خریدار نمبر ۳۷۸۲

(۱۱۱) بدن میں بال بکثرت ہیں۔ کچھ دنوں سے بدن میں کچھ باریک جانور کلنی سے مشابہ لیکن اس سے چھوٹے اس ذرے سے چپکے ہوئے دیکھے جاتے ہیں کہ تولیے کی رگڑ سے بھی مشکل سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ مقامی زبان میں اسے "نیبا" کہتے ہیں۔ صفائی سے بھی لاپروائی نہیں ہے۔ اطباء کرام معقول علاج تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۹۱۷)

(۱۱۲) مجھے دس سال سے قے آنے کی شکایت ہے جس کا مزا بالکل ترش سرکے کے مانند ہوتا ہے۔ بہت علاج کرا چکا ہوں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۵۵۲۰)

(۱۱۳) میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہے ۸ ، سال سے قے کے ذریعے سے پت نکلنے کی شکایت رہتی ہے۔ ڈاکٹری علاج سے درمیان میں آرام بھی ہو گیا تھا مگر اب پھر وہی حالت ہے ۲۰۔ ۱۵ دن کے بعد دورے کی صورت میں پت خارج ہونے لگتے ہیں۔ میرے لیے کوئی مناسب دوا تجویز کر دی جائے۔
(خریدار نمبر ۳۸۵۷)

(۱۱۴) میرے ایک دوست حلق کی وجہ سے جریان کی شکایت کہتے ہیں۔ ۲۴ گھنٹے میں آٹھ مرتبہ جلن کے ساتھ پیشاب آتا ہے۔ زیادہ محنت یا بھوک کی حالت میں جلن زیادہ ہو جاتی ہے۔ ایک سال سے بواسیر قبض اور نفخ رہتا ہے۔ اس لیے پیشاب بھی گدلا ہوتا ہے۔ جریان اور حلق کے جملہ عوارض موجود ہیں! اطباء کرام خصوصاً ڈاکٹر سعید احمد صاحب توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۱۹۷)

(۱۱۵) گندک کو شدھ کرتے ہوئے اس کے آگ میں گر جانے کی وجہ سے دھواں آنکھوں کو لگ گیا۔ اب یہ حالت ہے کہ ۸۰ فٹ کا آدمی نہیں دیکھ جا سکتا۔ اور کتب بینی تو بالکل ناممکن ہے۔ اطباء کرام اظہار رائے فرما کر شکر گزار فرمائیں۔ (۴۵۹۸)

(۱۱۶) میں شادی شدہ ہوں۔ عمر چالیس سال ہے۔ جماع میں بے اعتدالی کی وجہ سے عرصے سے جریان اور سرعت کی شکایت میں مبتلا ہوں لب استادگی کے بعد ہی سکون ہو جاتا ہے یا صرف خیال ہی سے اخراج مذی ہو جاتا ہے۔ منی بالکل پانی کی طرح ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا بلکہ حلق میں اُلٹا آتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ قبض رہتا ہے۔ اطباء کرام کی خصوصی توجہ کا طالب ہوں۔ (خریدار نمبر ۱۰۱۸۰)

(۱۱۷) میرے ایک ۱۸ سالہ دوست کو ۲۔۳ مہینے تک حلق کی عادت رہی ہے۔ اب لاغری اور کوتاہی پیدا ہو گئی ہے۔ عام صحت اچھی ہے۔ کوئی صاحب ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جو کم خرچ ہو اور فائدے مند ہو۔ (خریدار نمبر ۴۳۹۲)

(۱۱۸) میرے ایک ۳۵ سالہ عزیز کو خنازیر کی شکایت ہے۔ غدود متورم ہیں جن سے بھادوں کے مہینے میں رطوبت بہتی ہے۔ مگر بہت کم۔ رگیں اُبھری ہوئی ہیں کھانسی کے بعد غلیظ بلغم خارج ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۹۲۴)

(۱۱۹) عمر ۳۰ سال ہے۔ ۱۸ سال سے اجابت کے وقت گوبھی کے مانند گوشت باہر آتا ہے جو دبانے سے بلا تکلیف اندر چلا جاتا ہے۔ قبض بھی نہیں ہے۔ خارجی دوا

چھڑکنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اطبا کرام کوئی مجرب و آسان نسخہ تحریر فرما کر شکر گزار فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۳۸۰)

(۱۲۰) میرے ۲۰ سالہ لڑکے کے پتھری پیدا ہوگئی ہے جو یورک ایسڈ کی ہے۔ عکس ریز سے اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے۔ ازراہ کرم کوئی مجرب نسخہ بتائیں۔ لڑکے کی جسمانی صحت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۶۷۹)

(۱۲۱) ایسے طلاء کی ضرورت ہے جو عضو مخصوص کی لاغری و کوتاہی کے لیے مفید اور بے ضرر ہو۔ آبلہ یا پاڑ نہ کرے۔ طلاء تیار چاہیئے۔ نسخے کی ضرورت نہیں ہے۔ قیمت سے بذریعہ رسالہ مطلع کریں۔ (خریدار نمبر ۶۸۱۳)

(۱۲۲) میری ۵۴ سالہ بیوی کی آنکھوں، ابروؤں، پیشانی، ہاتھ کی انگلیوں میں خصوصاً اور جسم کے سب جوڑوں میں عموماً درد رہتا ہے۔ اور سب جوڑ متورم ہیں انگلیوں کے ناخن سوکھ کر چپک گئے ہیں۔ قبض رہتا ہے اور حیض بے قاعدہ ہے۔ کوئی مجرب نسخہ عطا ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۳۷۸)

(۱۲۳) سردیوں میں استعمال کے لیے ایک ایسا نسخہ درکار ہے کہ جو جسم کو فربہ کرنے کے ساتھ ہی مقوی باہ ہو اور معدے پر اس کا اثر بُرا نہ ہو۔ حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آبادی خصوصی توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۶۰۳)

(۱۲۴) میری عمر تقریباً ستر سال ہے۔ مجھے قبض مدت سے رہتا ہے۔ معدہ کمزور اور اشتہا قلیل ہے۔ کوئی صاحب مجرب اور آسان نسخہ تجویز فرما کر مطمئن کریں

(۱۲۵) عمر ۱۸ سال۔ کثرت احتلام کی شکایت ہے۔ نیز فوطوں، خصوصاً دائیں فوطے میں درد ہے۔ تین سال پہلے فوطوں پر چوٹ بھی لگی تھی۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ مریض بغیر لنگوٹ کے چل بھی نہیں سکتا۔ اطبا کے نزدیک اس مرض کا کیا علاج ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۷۹۲)

(۱۲۶) مردانہ طاقت، اعصابی کمزوری، دل کی دھڑکن، بزدلی اور عام صحت کی بحالی کے لیے ایسی زود اثر اور خوش گوار پیٹنٹ دیسی یا انگریزی دوا کا نام بتا کر رہنمائی فرمائیں جو بہترین اور اکسیر صفت ہو اور جس کے فوائد مسلّم ہوں جس کے استعمال سے قوت مردانہ، جوش شباب اور امنگ و چستی میں جوانوں کی سی کیفیت پیدا ہو جائے، نیز مفرح اور سرور انگیز بھی ہو۔ صرف تجربہ کار مخلص اصحاب جواب دیں۔ (خریدار نمبر ۷۲۲۳)

(۱۲۷) عمر ۲۵ سال بچپن میں استمنا بالید کا مرتکب رہا اور شادی کے بعد کثرت کا رکا۔ اب تین سال سے رعشہ میں مبتلا ہوں۔ دونوں بازو اور ٹانگیں مرتعش ہیں دوا المسک، حب جند، جون سیر اور حب کچلہ وغیرہ استعمال کر چکا ہوں۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگرچہ گرم اشیاء کے استعمال سے مزاج میں زیادہ حدت محسوس نہیں ہوتی لیکن مریض کو پسینہ بکثرت آتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۱۵۶)

(۱۲۸) کونین کے فوائد و نقصانات کیا ہیں اور اس مصلح کیا ہے، کتنی مقدار تک استعمال کرنا مفید ہے کس مریض کو اُسے استعمال نہ کرایا جائے۔ اس کے متعلق کوئی اور اہم باتیں ہوں تو ان کو بھی تفصیل کے ساتھ تحریر کریں۔ (خریدار نمبر ۵۷۹۳)

(۱۲۹) ایک چالیس سالہ کلرک دائمی نزلے کا مریض ہے۔ نو سال پہلے کانوں میں بخار کے بعد خراش ہوئی اور تپّی سے کریدنے سے آلائش بھی نکلی۔ تین مہینے تک یہ کیفیت رہ کر الٹا کان بند ہو گیا اور اس سے اب کچھ نہیں سنائی دیتا۔ اب سیدھے کان میں بھی پہلے کی سی کیفیت شروع ہو گئی ہے۔ سائیں سائیں کی آوازیں آتی ہیں۔ مفید مشورہ درکار ہے۔ (ایک خریدار)

(۱۳۰) میری صحت اچھی ہے۔ کوئی خاص شکایت نہیں ہے۔ لیکن یکایک کوئی خبر وحشت اثر یا کوئی خطرے کی بات سن لیتا ہوں تو دل پر بُرا اثر ہوتا ہے۔ دھڑکن پیدا ہو کر طبیعت سست اور نڈھال ہو جاتی ہے اور ڈر لگتا ہے۔ اطبا توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۲۹۸۰)

(۱۳۱) چار سال سے پھیپھڑوں کی دق و سل کی وجہ سے چارپائی پر پڑا ہوں۔ بخار تقریباً ہمیشہ صبح ½ ۹۸ اور شام کو ½ ۹۹ رہتا ہے۔ بلغمی کھانسی بھی ہمیشہ رہتی ہے۔ سینے تو یہم اور دیگر تمام علاجوں سے اب تک شفا نہیں ہوئی۔ (خریدار نمبر ۸۰۷۶)

(۱۳۲) میری عمر ۵۰ سال ہے۔ یوں تو مجھے کھانسی ہوتی رہتی ہے۔ مگر دو ڈھائی سال ہوئے نمونیا کے بعد سے بلغمی کھانسی شروع ہوئی ہے تو ابھی تک ختم ہونے میں نہیں آتی۔ سانس میں تنگی ہے۔ صبح کے وقت کھانسی اور سانس کی تنگی کی شکایت زیادہ رہتی ہے۔ سینے میں خرخراہٹ رہتی ہے۔ بلغم بہت زیادہ خارج ہوتا ہے۔ دو تین سال سے فتق بھی ہے۔ ریاح زیادہ خارج ہوتے ہیں۔ پانی کا استعمال کم کرنے سے قبض ہو جاتا ہے۔ اطبا کرام ازراہ کرم کوئی شافی علاج تحریر فرما کر ممنون منت فرمائیں۔ (ایک خریدار)

موسمِ سرما اور صحت و شباب

موسمِ سرما کی اہمیت ۔ یہ بات عام طور پر سب لوگوں کو معلوم ہے کہ جاڑے کا موسم ہندوستان کا بہترین زمانہ ہے۔ اس میں جسم کی مشین پوری سرگرمی سے اپنے کام انجام دیتی ہے معدے، جگر اور آنتوں میں غذا کو ہضم کرنے اور اس سے بہترین خون بنانے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ اس موسم میں جگر اچھے خون کا کافی ذخیرہ تیار کر کے رگوں میں بھیج دیتا ہے جو دوسرے موسموں میں بھی کام آتا ہے۔ گرمیوں میں تحلیل زیادہ ہوتی ہے اور جو چیزیں زندگی برقرار رکھنے کی غرض سے ضروری ہیں وہ بھی تھوڑی بہت تحلیل ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ٹھنڈے ملکوں میں گرم ملکوں کی نسبت اوسطِ عمر زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ سردی روح، حرارت غریزی اور خون کو محفوظ رکھتی ہے۔ ان ہی پر مدارِ حیات ہے۔ گرمی میں غذا کی خواہش کم ہو جاتی ہے اور پانی کی طلب بڑھ جاتی ہے، اس لیے ہضم درست نہیں رہتا۔ معدہ اور آنتوں کی اکثر شکایات محض اسی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ برسات گرمی سے بھی خراب ہے۔ برسات میں معدہ اور دوسرے آلاتِ ہضم کی حالت اچھی نہیں رہتی۔ ذرا سی بے احتیاطی سے مہلک بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خنکی اور ٹھنڈی ہواؤں کی تلاش میں اکثر صاحبانِ دل پہاڑوں پر جاتے ہیں۔ مصوری اور کشمیر کی گلپوش وادیوں میں ان دلچسپیوں کو ڈھونڈتے ہیں جو سردی کے موسم میں ہر جگہ مل جاتی ہیں۔

شباب اور سرما کا تعلق ۔ جوانی اور سردی میں نہایت گہرا اور شاعرانہ تعلق ہے۔ یہ موسم جذبات پر وہی اثر کرتا ہے جو شباب کی رعنائیاں اور طوفان انگیزیاں خیالات و محسوسات پر کیا کرتی ہیں۔ جس طرح کھانے پینے کی خواہش ہضم کی طاقت اور خون پیدا کرنے کی صلاحیت اس موسم میں بڑھ جاتی ہے، اسی طرح جذبات میں بھی زندگی کی روح دوڑ جاتی ہے۔ خون پیدا کرنے والی غذائیں اور رگوں، پٹھوں اور دل و دماغ میں قوت و طاقت کی بجلیاں بھر دینے والی دوائیں اس موسم سے گہری مناسبت اور خصوصیت رکھتی ہیں۔ مخصوص طور پر قوتِ باہ کے متعلق دواؤں کے استعمال کا یہی موسم ہے۔ اور شباب حقیقت میں اسی چیز کا نام ہے۔ ورنہ سیاہ بالوں اور سرخ و سفید گالوں پر جوانی کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ جوانی دل کی زندگی کا نام ہے اور دل کی زندگی کا ثبوت صنفی خواہشات و جذبات کے اس پیامبر ہی سے مل سکتا ہے جسے قوتِ باہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جو دوائیں باہ میں ہیجان اور جوش پیدا کرتی ہیں، مثلاً مشک، عنبر، زعفران، مایۂ شتر اعرابی وغیرہ وہ بالعموم گرم ہوتی ہیں گرمی یا برسات میں ان کے استعمال سے بہتر اور دیرپا نتائج کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ جاڑوں میں مقوی غذاؤں کے کھانے اور ہضم کرنے کا عقیدہ اتنا عام ہو چکا ہے کہ گاجر اور انڈے وغیرہ کے حلوے جاڑوں کے ساتھ وہی خصوصیت رکھتے ہیں جو آم، امرود اور دوسرے میووں کی بہار کو اپنے موسم سے ہو سکتی ہے۔

جاڑوں کا بہترین تحفہ، جو صحت، جوانی، حوصلہ مندی اور تن درستی کی تمام خصوصیات کو برقرار رکھنے کا زبردست ضامن ہے آپ کو معلوم ہے کیا ہے ؟ اگر یہ سوال ہندوستان کے کسی عقلمند اور تجربہ کار شخص سے کیا جائے تو وہ صرف یہی کہے گا۔

"ماء اللحم"

واقعہ یہ ہے کہ ماء اللحم دنیا کی عجیب ترین ایجاد ہے۔ اس کے موجد نے اپنی عقل و ذہانت کے زبردست کمالات کا اس میں ایسا حیرت انگیز مظاہرہ کیا ہے کہ سائنس کی موجودہ ترقیوں کے دور میں بھی داد دیے بغیر نہیں رہا جاتا۔ اس میں جسمِ انسانی کے تمام نقائص کو دور کرنے کی قابلیت موجود ہے دل، دماغ، جگر، معدہ، بینائی، حافظہ اور باہ کو قوت دینے میں اس کے مقابلے کی کوئی دوا آج تک منظرِ عام پر نہیں آئی۔ اس میں ایسی چیزیں شامل ہیں جن کو جدید اصول اور سائنس کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو وہ بدن کے جملہ ضروری اجزا کی حامل نظر آئیں گی۔ اس میں فولاد، چونا، کلورین، میگنیشیم، سوڈیم، پوٹاشیم، آیوڈین اور جسم کو پرورش کرنے اور طاقت و صلاحیت بخشنے والے سارے عناصر موجود ہیں۔

ماء اللحم کے حیرت انگیز فائدے ۔ ان فائدوں میں صرف ایک یہی بات داخل نہیں ہے کہ وہ عام کمزوری کو رفع کر دے اور دل، دماغ اور باہ کو قوت پہنچائے، بلکہ اپنے بہترین اجزا کی بدولت یہ عرق بدن کے زہریلے مواد کو نکالتا، اعصاب اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے، بدن

میں چستی و چالاکی پیدا کرتا ہے۔ خون کو صاف کر کے جلد کو خوبصورت بناتا ہے۔ بدن میں طاقت و توانائی پیدا کر کے مہلک اور چھوت دار امراض کے حملے سے محفوظ رکھتا ہے۔ جن لوگوں میں دق و سل یا کسی اور مرض کو قبول کرنے کی استعداد ہوتی ہے ان میں ان امراض سے مقابلہ کرنے کی قوت پیدا کرتا ہے۔ سردی کا موسم نزلہ اور زکام کی کثرت کے باعث سل و دق کی استعداد رکھنے والے آدمیوں کو خطرے کے قریب لے آتا ہے لیکن ماءاللحم ان کی نگہبانی کے مشکل فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتا ہے۔ یہ خون کو سرخ اور دماغ کو چست کرتا ہے۔ دل میں خوشی، سرور اور کامیابی کا ولولہ پیدا کرتا ہے۔ قوت ارادی کو بڑھاتا ہے، دلیری اور مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ بخشتا ہے۔ یادداشت کو ترقی دیتا اور کام کرنے کی ہمت اور اہلیت بڑھاتا ہے۔ دورانِ خون کی سستی کو دور کرتا ہے۔ جسم کو پھرتیلا بناتا ہے۔ روح میں تازگی اور دل و دماغ میں فرحت پیدا کرتا ہے۔ دماغی کام کرنے میں مدد دیتا ہے۔

ماءاللحم کیا ہے؟ فوائد اور منافع کی اس طویل مگر سچی فہرست کو دیکھ کر خود بخود دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ماءاللحم ہے کیا چیز؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ماءاللحم ایک قسم کا خوشبودار، خوش رنگ اور نہایت دل فریب عرق ہے، جو سیب، انگور، انار، ناشپاتی، بہی، امرود، اناناس اور دوسرے تازہ مفید اور خوش ذائقہ میووں، مشک، عنبر، زعفران اور دوسری قیمتی اور نایاب دواؤں نیز جسم کو بہترین طریقے پر پرورش کرنے والی غذاؤں کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ایک ایک قطرے میں قوت، روح، خون اور غذائیت، سرور اور نشاط، امنگ اور حوصلے کا طوفان پوشیدہ ہے۔

ماءاللحم اور دوسری مقوی غذائیں۔ ماءاللحم اور دوسری مقوی غذاؤں میں کافی فرق ہے جو ماءاللحم کے امتیاز اور اس کی برتری کی مضبوط ضمانت ہے۔ ماءاللحم تمام قوتوں پر فوراً اثر کرتا ہے۔ یہ حلق سے اترتے ہی اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ معدے میں بہت کم ٹھہرتا ہے اور بہت جلد جگر میں پہنچ کر خون اور روح میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جسم اور روح کی پرورش اور تربیت کرنے والے تمام اجزا اس میں موجود ہیں۔ اس کی مقدار خوراک بہت کم ہے۔ دوسری مقوی غذائیں ہفتوں اور مہینوں میں جو کام کرتی ہیں وہ ماءاللحم چند گھنٹوں اور چند دنوں میں کر دیتا ہے۔ ماءاللحم اپنی لطافت اور پاکیزگی کے باعث معدہ اور دوسرے اعضائے ہضم پر کوئی بار ڈالے بغیر خون بن جاتا ہے۔ معدے اور آنتوں پر اس سے کوئی خراب اثر نہیں پڑتا۔

شراب اور ماءاللحم۔ ماءاللحم کے دوسرے فائدوں کو دیکھ کر ممکن ہے کسی کو یہ شبہ ہو کہ یہ فائدے شراب سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ شبہ بالکل بے حقیقت ہے۔ شراب سے ایک عارضی کیف تو ضرور پیدا ہوتا ہے، مگر رفتہ رفتہ آگ کی یہ سیال چنگاریاں دل، دماغ، معدہ، جگر اور پھیپھڑوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہیں۔ روح اور خون کو پھونک ڈالتی ہیں۔ ماءاللحم میں نہ صرف یہ نقصانات ہی نہیں، بلکہ یہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ ماءاللحم اور شراب میں وہی فرق ہے جو شیطان اور فرشتے میں ہو سکتا ہے۔ جو برگشتہ نصیب ہزاروں روپے کے ساتھ ہی اپنی صحت و جوانی کو بھی شراب پر بھینٹ چڑھا دیتے ہیں کاش وہ کچھ دن ماءاللحم پی کر بھی دیکھیں!

جوہر اور ملمع۔ کہتے ہیں کہ ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوتی۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ ہم نے ماءاللحم کے جو خواص اور فائدے لکھے ہیں وہ بازاری ماءاللحم سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ بازاری ماءاللحم میں مصنوعی رنگ اور مصنوعی خوشبو کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ماءاللحم کی تیاری پر کافی روپیہ صرف ہوتا ہے۔ محنت، ہوشیاری اور تجربہ کاری بھی اس کے تیار کرنے کے ضروری عناصر ہیں۔ طبی اصول سے اجزا کی ہم رسانی اور پورے وزن سے قیمتی دواؤں، تازہ پھلوں کے رس اور بیش قیمت دواؤں کے لطیف و پاکیزہ سیال کی شمولیت پھر دیانت اور ایمانداری سے اتنا ہی عرق حاصل کرنا جتنا طبی اصول سے حاصل کرنا چاہیے، کوئی معمولی بات نہیں۔ پھر ایک بار عرق کھینچ کر دوبارہ اتنے ہی اجزا پھر شامل کر کے عرق کشید کرنا اور اس میں بھی ان ہی قیود کا پابند رہنا نہایت دشوار اور اخلاقی جرأت کا کام ہے۔ یہ کام وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے سینے میں

فن اور مخلوق کا درد بھی موجود ہو۔ جن لوگوں کے سینے اس درد سے خالی ہیں وہ صرف اپنے فائدے کو ملحوظ رکھتے ہیں ناموسِ فن اور عوام کی فلاح و بہبود سے انہیں سروکار نہیں ہوتا۔ اصول اور صداقت کے ساتھ فن اور مخلوق کی خدمت کرنے کا جذبہ کافی ایثار اور ضبطِ نفس کا طالب ہے۔

ہمدرد دواخانے کا ماءاللحم

ہمدرد دواخانہ محض تجارتی ادارہ نہیں ہے بلکہ طب قدیم کو میدانِ مسابقت اور سعی میں طب جدید کے دوش بدوش چلانا اس کی زندگی کی سب سے بڑی سعادت اور ضرورت ہے۔ دیسی دواؤں کو عمدہ شکل و شباہت سے پیش کرنا اور ان کی طاقت و اثر کا طبی اصول سے جائزہ لے کر

بازار میں لانا ہمدرد دواخانے کا سب سے بڑا اور مشکل فرض ہے۔ اسی فرض کو ادا کرنے کے لیے وہ قایم ہوا اور اسی فرض کو بجا لانے کے لیے اب تک سرگرم کار ہے۔ ماءاللحم ہی پر موقوف نہیں، ہر دیسی دوا کو پوری ذمے داری، صحت اور صفائی سے تیار کرنا اس کا اور اس کے نگران و سرپرست کا مقصدِ حیات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمدرد دواخانے کے ماءاللحم میں نہ کوئی ضروری دوا کم کی جاتی ہے اور نہ مقدار بڑھانے کے لیے غیرضروری چیزوں کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

دوسو سال کا مجرب نسخہ۔ ہمدرد دواخانہ دہلی میں ماءاللحم بہ نسخہ خاص دو آتشہ کو ایسے نسخے سے تیار کیا جاتا ہے جو دوسو سال سے ہندوستان کے مشہور و معروف اور نامور اطبا کا معمول رہا ہے۔ ارضِ ہند کے اکثر شاہی خاندانوں میں یہ ماءاللحم استعمال ہوا ہے۔ ہمدرد دواخانے کی مجلس تشخیص و تجویز کے تجربہ کار اراکین مسلسل نہایت غور سے اس ماءاللحم کے متعلق گہرے اور وسیع تجربات کر رہے ہیں۔

ہمدرد کے ماءاللحم کی لازوال شہرت۔ یہ ماءاللحم بتیس سال سے ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچ رہا ہے۔ اکتوبر شروع ہوتے ہوتے ہی اس کی مانگ کا لاتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو مارچ کے وسط تک جاری رہتا ہے۔ اس عرصے میں قوت و زندگی اور لطف و سرور سے بھری ہوئی ہزاروں بوتلیں دواخانے سے روانہ ہوتی ہیں۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کے "ماءاللحم دو آتشہ بہ نسخہ خاص" نے ایک لازوال شہرت و عزت حاصل کر لی ہے۔ اس ماءاللحم کی بوتل خریدتے وقت خریدار کے دل میں یہی خیال ہوتا ہے کہ وہ قوت و زندگی اور صحت و تندرستی کا سودا کر چکا ہے۔ اس شہرت و امتیاز کے باوجود ہمدرد دواخانہ دہلی ترقی و اصلاح کی طرف بڑھتا رہا اور ماءاللحم کے متعلق علمی و عملی تجربات ہوتے رہے۔ سائنٹفک اصول سے غور کیا جاتا رہا۔ اب ان تجربات کے بہترین نتائج سامنے آ گئے ہیں اور کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد ہمدرد دواخانہ دہلی نے ایسے آلات تیار کرا لیے ہیں جن کی امداد سے ماءاللحم کو محفوظ طریقے پر تیار کرنے کے ساتھ ہی اس کی طاقت و قوت کو بڑھا دیا گیا ہے اور اسے دیرپا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔

ہمدرد دواخانے کے ماءاللحم کی چند خصوصیات۔ ۱۔ مجلس تشخیص و تجویز کے صدر عالی جناب حکیم مولوی حاجی محمد عبدالحمید صاحب کی خاص نگرانی میں نہایت اہتمام، صفائی اور پاکیزگی سے تیار کیا جاتا ہے۔

۲۔ تمام قیمتی دوائیں اور پھلوں کے رس پورے وزن سے شامل کیے جاتے ہیں۔

۳۔ سبز میووں کا رس حاصل کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ کوئی کچا یا داغ دار پھل نہیں ڈالا جاتا بالکل وقت پر تازہ اور عمدہ پکے ہوئے پھلوں سے تازہ اور عمدہ رس حاصل کر کے ڈالا جاتا ہے۔

۴۔ ہمدرد دواخانے کے ماءاللحم کی ترکیب میں جسم کی تمام قوتوں کی پرورش اور تربیت کا لحاظ رکھ کر قوتِ باہ پر اثر ڈالا جاتا ہے۔ یہ نہیں کیا جاتا کہ محض باہ کو قوت دینے والی دوائیں ملا دی جائیں اور دل و دماغ، معدہ و جگر وغیرہ کا خیال نہ رکھا جائے اور نتیجہ یہ ہو کہ اس کے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں ایک غیر طبعی جوش پیدا ہو کر قوت باہ میں وقتی ہیجان پیدا ہو جائے اور جب ردِ عمل ہو تو پہلی قوت بھی باقی نہ رہے۔ ہمدرد دواخانے کے ماءاللحم میں ایسے اجزا شامل کیے جاتے ہیں جو دل و دماغ اور جگر و معدہ کو طاقت دے کر پہلے عمدہ خون پیدا کرتے ہیں۔ پھر قدرتی اصول کے ماتحت باہ کو قوت دیتے ہیں۔

۵۔ زیادہ گرم اور مضر چیزیں شامل کر کے ماءاللحم کی خوبی و برتری کو فنا نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جسم کی مشین کے کل پرزوں کے لحاظ سے بہترین اور غذائیت بخش اجزا ڈالے جاتے ہیں جن سے خون اور روح پر نہایت معتدل اور قدرتی اثر پڑنے کے بعد نتیجے کے طور پر باہ میں بیداری پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ ظاہری شکل و صورت، رنگ اور خوشبو نہایت دل فریب ہے صرف پیکنگ پر اتنا روپیہ صرف کیا جاتا ہے جتنا بازاری ماءاللحموں کی تیاری پر بھی خرچ نہیں ہوتا۔

۷۔ ہمدرد دواخانے کا ماءاللحم عرصے تک خراب نہیں ہوتا۔

۸۔ نفاست اور پاکیزگی کے لحاظ سے آپ اپنی نظیر ہے۔

ماءاللحم بہ نسخہ خاص کے مختصر فوائد۔ ماءاللحم کے جو فائدے بیان کیے گیے ہیں وہ سب اس میں موجود ہیں۔ مختصر طور پر چند خاص اور امتیازی فوائد یہاں مکرر لکھے جاتے ہیں۔ یہ ماءاللحم نہایت مقوی باہ ہے، دل، دماغ، جگر، معدے اور گردوں کو بے حد قوت دیتا ہے خصیوں

اور جسم کی دوسری گلٹیوں کو اپنے قدرتی وظائف ادا کرنے اور مخصوص رطوبات کے تیار کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ حافظہ اور بینائی کو بڑھاتا ہے۔ جوش، ولولہ اور قوت ارادی پیدا کرتا ہے۔ ہضم اور اعضائے ہضم کے افعال کو ترقی دیتا ہے۔ غذا کی خواہش کو زیادہ کرتا ہے اور کھائی ہوئی غذاؤں سے بہترین خون بنانے اور اُسے جزو بدن کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط اور جسم کو چست و توانا بناتا ہے۔ کافی خون پیدا کرکے چہرے کو خوبصورت اور سُرخ و سفید کر دیتا ہے۔ خون کو صاف کرکے رنگ نکھارتا ہے۔ دماغی کام کرنے کا حوصلہ بخشتا ہے۔ ذہانت، جوش اور عزم پیدا کرتا ہے۔ پستی، مایوسی اور غم و اندوہ کو دُور کرتا ہے۔ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی اُمنگ اور آرزو پیدا کرتا ہے۔

ترکیب استعمال۔ تنہا ماءُاللحم استعمال کرنے کی ترکیب نہایت آسان اور سادہ ہے۔ البتہ ماءُاللحم کی قوت کو بڑھانے اور اس سے مخصوص اعضا اور قوتوں کو تربیت دینے کے طریقے مختلف ہیں جو بعد میں لکھے جائیں گے۔

خوراک۔ پانچ تولے یعنی چھٹانک بھر ماءُاللحم پینا چاہیے۔ ضرورت کے وقت اس میں کمی بیشی بھی کی جاسکتی ہے۔

بدرقہ۔ پاؤ بھر میٹھا دُودھ۔ دُودھ گائے کا ہو تو بہتر ہے۔ دُودھ کی مقدار کا گھٹانا اور بڑھانا پینے والے کی طبیعت اور قوت ہضم پر موقوف ہے۔

اوقات استعمال۔ اس کے استعمال کا بہترین وقت صبح کا ہے، ورنہ ضرورت پر ہر وقت بطور مقوی اور مفرح چیز کے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پرہیز۔ دوران استعمال میں کھٹی اور دیر ہضم چیزوں سے پرہیز رکھنا چاہیے۔ ہلکی اور زود ہضم غذا کھائیں۔ سبز میووں میں سیب، انار، انگور، ناشپاتی کیلا اور سردہ وغیرہ کھا سکتے ہیں۔ خشک میووں میں بادام اور اخروٹ، انجیر کھا سکتے ہیں۔

ماءُاللحم کی مدت استعمال۔ ماءُاللحم ایسی مفید مقوی اور زود اثر دوا ہے کہ حلق سے اُترتے ہی اس کے حیرت انگیز فائدوں کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ پیتے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ دل کو کسی نے سہارا دے دیا۔ طبیعت پر خاص قسم کی اُمنگ اور فرحت نمایاں ہو جاتی ہے۔ لیکن مستقل اور پائدار منافع حاصل کرنے کی غرض سے چالیس دن تک اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تھوڑے دن ماءُاللحم پینے سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو چالیس دن کے استعمال سے میسر آتی ہے۔ پھر بھی ماءُاللحم کی خواہ ایک ہی خوراک پی جائے وہ اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ چالیس دن تک ماءُاللحم کا پی لینا گویا سال بھر تک

صحت اور تن درستی کا بیمہ کرالینا ہے۔ جن لوگوں کو خدا نے استطاعت دی ہے وہ اگر آخر اکتوبر سے وسط مارچ تک اس کو مناسب بدرقوں کے ساتھ پیتے رہیں تو ان کی عام جسمانی حالت قابل رشک ہو جائے گی۔ اور ڈاکٹر واروناف کے غددی علاج کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ بغیر عمل تقلیم ہی کے

اعادۂ شباب ہو جائے گا۔ دل و دماغ اور بدن کا ہر عضو جوان ہو جائے گا۔ تمام جسمانی طاقتیں جوش و خروش کے ساتھ اپنا اپنا کام کرنے لگیں گی۔ اور بدن کے روئیں روئیں سے طاقت و توانائی، صحت و تن درستی اور شباب و جوانی کے چشمے اُبلنے لگیں گے۔

ماءُاللحم اور مختلف بیماریاں۔ یوں تو ماءُاللحم خود نہایت صحت بخش، مفرح اور مقوی دوا ہے لیکن مختلف بیماریوں میں ہم کو مناسب اور مخصوص دواؤں کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ ماءُاللحم دواؤں کے اثرات کو بہت جلد مقام مرض تک پہنچا دیتا ہے۔ اس لیے ہم کے ساتھ جو دوائیں کھائی جاتی ہیں ان کی طاقت بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہاں مختصر طور پر مختلف بیماریوں میں ماءُاللحم کے استعمال کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔

ضعفِ دماغ اور ماءُاللحم

دماغ اور حافظے کی کمزوری اور ضعف اعصاب میں، جب کوئی بات یاد نہ رہتی ہو اور کام سے طبیعت جلد اچاٹ ہو جاتی ہو تو خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۶ ماشے یا خمیرہ گاؤزبان عنبری عود صلیب والا ۴ ماشے میں کشتہ مرجان ۲ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے ماءُاللحم بنسخہ خاص ۵ تولے پی جائیں۔ چالیس دن میں حافظہ، بینائی، دماغ اور دل و جگر میں غیر معمولی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

مصنفوں، وکیلوں اور ایڈیٹروں کی ترقی کا راز ان کی دماغی اور ذہنی قابلیتوں اور فکر و خیال کی بلندیوں میں مضمر ہے۔ جب دماغ اور حافظہ کمزور ہو جاتا ہے تو بڑا آدمی بننے کی سب آرزوئیں فنا ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں ضعف دماغ کا یہ علاج آزما کر دیکھیے

مصنفوں، وکیلوں، ایڈیٹروں، طالب علموں اور ہر دماغی کام کرنے والے آدمی کو حالتِ صحت میں بھی جاڑوں کے زمانے میں کم سے کم چالیس دن یہ عمل کر لینا چاہیے، خصوصاً ایسی حالت میں جب زیادہ لکھنے پڑھنے سے سر چکرانے لگے اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجائے تو یہ علاج ضروری ہو جاتا ہے۔

دل کی کمزوری اور ماءُ اللحم۔ دل کی کمزوری، دل کی دھڑکن، گھبراہٹ اور طبیعت پر وحشت طاری رہنے کی صورت میں یا اس وقت جب وہم، وسواس اور شکوک وغیرہ کا غلبہ ہو اور ذرا سی بات میں طبیعت پر ملال، آزردگی یا گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہو تو معجون نقرہ ۳ ماشے یا معجون طلا ۳ ماشے کھا کر اوپر سے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے شربت روح افزا ۲ تولے ڈال کر پی لینا چاہیے۔

عام کمزوری اور ماءُ اللحم۔ کسی لمبی یا کمزور کر دینے والی بیماری کے اثر سے یا جسم سے زیادہ خون نکل جانے کی وجہ سے بدن کمزور اور ناتوان ہو گیا ہو تو مفرح یاقوتی معتدل ۳ ماشے کھا کر ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے میں ماءُ الذہب ۳ قطرے ڈال کر قند یا مصری سے میٹھا کر کے پی لیں۔ کمزوری موتی جھرے یا میعادی بخار کا نتیجہ ہو تو ماءُ الذہب کی جگہ مروارید سیال ۵ قطرے ماءُ اللحم میں ڈالنے چاہییں۔ جسم سے زیادہ خون خارج ہو جانے کے باعث کمزوری ہوئی ہو تو ماءُ اللحم میں عرق عنبر ۴ تولے بھی ملا لینا چاہیے۔ حیض یا بواسیر کے ذریعے سے خون خارج ہوا ہو تو مفرح سوسنی ۵ ماشے کھا کر عرق عنبر ۴ تولے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے قند ڈال کر نوش کریں۔

غشی اور ماءُ اللحم۔ کسی وجہ سے ایک دم بے ہوشی ہو جائے تو حالتِ بے ہوشی میں عرق عنبر ۲ تولے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے میں دواءُ المسک معتدل جواہر والی ۲ ماشے گھول کر چمچے سے تھوڑا تھوڑا حلق میں ٹپکائیں۔ ہوش آنے پر ایسی ہی ایک خوراک اور پلا دیں۔

خون کی کمی اور ماءُ اللحم۔ جسم میں خون کی پیدائش کم ہو جائے یا خون پتلا پڑ جائے اور اس کے سرخ ذرات کم ہو جائیں تو کشتہ فولاد چاندی سونے والا کی ایک ٹکیہ دواءُ المسک معتدل جواہر والی ۲ ماشے یا جوارش جالینوس ۹ ماشے میں رکھ کر کھائیں۔ اوپر سے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے قند ڈال کر پی لیں۔ ایسی صورت میں دونوں وقت کھانے کے بعد شربت اکسیر خاص یا شربت فولاد کا ایک ایک چمچہ بھی چاٹ لیا جائے تو کمی خون کی شکایت بہت جلد رفع ہو جاتی ہے۔

ہائی بلڈ پریشر اور ماءُ اللحم۔ ادھیڑ عمر کے آدمیوں کو یہ شکایت آج کل بہت عام ہے۔ اس میں دل دھڑکتا ہے۔ سر گھومتا ہے اور درد سر کی شکایت ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں تریاق فشار (رجسٹرڈ) ۶ ماشے کھا کر ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے یا سنگترے کا رس یا آب انار ۴ تولے ملا کر پییں۔ غذا میں سبز ترکاریاں کھائیں۔ گوشت بالکل ترک کر دیں۔ چوتھے پانچویں دن رات کو سوتے وقت قرص ملین ۴ عدد کھا لیا کریں۔ اس علاج سے بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔

نزلہ اور ماءُ اللحم۔ بار بار نزلہ اور زکام ہونا کمزوری دماغ کی علامت ہے۔ جب یہ شکایت ہو تو خمیرہ نزلی جواہر والا ۶ ماشے کھا کر ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے روزانہ صبح کو پی لیا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ صبح کو خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۶ ماشے میں قرص مرجان جواہر والا ایک عدد یا کشتہ نقرہ جدید ایک قرص ملا کر کھائیں اوپر سے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے پی لیں۔ رات کو سوتے وقت خمیرہ نزلی جواہر والا کھائیں۔

ضعفِ باہ اور ماءُ اللحم۔ ضعفِ باہ میں ماءُ اللحم اکسیر ثابت ہوا ہے۔ طبی تصرفات سے کام لے کر جب اس کے ساتھ مناسب دوائیں بھی دی جاتی ہیں تو پھر کرشمہ اور اعجاز کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ضعفِ باہ کے اسباب مختلف ہوا کرتے ہیں اس لیے ماءُ اللحم کے ساتھ کھانے کی دوائیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ اگر پٹھوں کی کمزوری کے باعث ضعفِ باہ ہوا ہے اور ہیجان کے وقت پوری سختی نہیں آتی، نعوذ میں بھی کمی رہتی ہے تو معجون جالینوس لولوی ۶ ماشے میں کشتہ طلا ۲ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے مصری ڈال کر پئیں۔ رات کو سوتے وقت معجون مروح الارواح ۱ ماشہ کھائیں۔ مقامی طور پر عضو مخصوص پر طلاء مقوی خاص (رجسٹرڈ) یا طلائے شباب آور لگائیں اور اگر فائدہ بہت جلد مطلوب ہو تو معجون جالینوس لولوی ۶ ماشے میں حب ممسک خاص ایک عدد ملا کر کھائیں اور اوپر سے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے میں مصری ایک تولہ ڈال کر نوش کریں۔

کثرتِ جماع سے باہ میں کمزوری ہوئی ہو تو معجون دمیاتی ۱۰ ماشے میں کشتہ نقرہ ۲ چاول ملا کر پہلے کھلائیں۔ اس کے بعد ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص

۵ تولے قند یا مصری ایک تولہ ڈال کر پییں۔ رات کو سوتے وقت حبِ عنبر مومیائی ۲ عدد دُودھ کے ساتھ کھائیں۔ مقامی نقصوں کی اصلاح کے لیے طلائے الماس، یا طلائے اعظم یا طلا رشک والا لگائیں۔

کثرتِ جماع کے نقصانات کی اصلاح کے لیے صرف معجون شباب آور ۳ ماشے کھاکر ماءُاللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے پینا بھی کافی ہے لیکن مقامی خرابیوں کے رفع کرنے اور وہاں کے اعصاب کو قوت دینے کی غرض سے مذکورہ بالا طلاؤں میں سے کوئی طلا لگانا نہایت ضروری ہے۔

جلق اور اغلام کی عادتِ بد ضعفِ باہ کا سبب ہوئی ہو اور اعضائے تناسل پر جلق اور اغلام کے شرمناک نقصوں کا اثر موجود ہو تو لبوبِ اعظم ۶ ماشے کھاکر ماءُاللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے ایک تولہ مصری ڈال کر پییں۔ عضو پر طلائے شباب آور یا طلائے کیمیا تاثیر لگاکر اوپر سے بنگلہ پان باندھ لیا کریں۔ یا رات کو سوتے وقت طلائے مجلُوق کی مالش کر لیا کریں۔

کثرتِ احتلام یا جریان سے ضعف باہ کی شکایت لاحق ہوگئی ہو تو صبح کے وقت مثالی ایک قرص کھاکر ماءُاللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے قند سے میٹھا کر کے پییں۔ رات کو سوتے وقت قرص جریان ۲ عدد دُودھ کے ساتھ کھائیں۔ سستی دوا مطلوب ہو تو رات کو سفوف عجیب (رجسٹرڈ) ۶ ماشے کھائیں۔ جب احتلام ترک ہو جائے تو یہ دوائیں بند کر کے صبح کو لبوب کبیر ۶ ماشے میں کشتہ قلعی یا کشتہ سرب ۲ چاول ملاکر کھائیں اور اوپر سے ماءُاللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے شربت انار ایک تولہ ڈال کر پییں۔ رات کو سوتے وقت لبوبِ اعظم یا لبوب الاسرار ۶ ماشے دودھ کے ساتھ کھا لیا کریں۔ غریب لوگ لبوب کبیر کی جگہ لبوب صغیر استعمال کر سکتے ہیں۔

رقت کی وجہ سے سُرعتِ انزال کی شکایت بھی ہو تو صبح کو معجون ثعلب ۶ ماشے میں کشتہ مثانت ۲ چاول ملاکر ماءُاللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ کھائیں اور رات کو سوتے وقت معجون مقوی و ممسک ایک ماشہ یا معجون جلالی ۴ ماشے دُودھ کے ساتھ کھائیں۔

کثرتِ رنج و غم اور خوف و ہراس سے ضعف باہ ہو گیا ہو تو صبح کو معجون طلا ۳ ماشے یا معجون نقرہ ۳ ماشے ماءُاللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے عرق گذر عنبری ۴ تولے مصری ۲ تولے کے ہمراہ کھائیں۔ شام کو چار بجے دواءُالمسک معتدل جواہر والی ۳ ماشے چاٹ لیا کریں۔ مقامی طور پر طلائے مقوی خاص (رجسٹرڈ)، یا طلائے شباب آور لگائیں۔

غددی علاج کا مقابلہ۔ فرانس کے ڈاکٹر وارونوف کے غددی علاج کے مقابلے میں ہم ایک بہترین طریقۂ علاج پیش کرتے ہیں جو اعادۂ شباب کا موجب ہے اور تمام جسمانی طاقتوں کو جوان کرتا ہے۔ چالیس دن میں آدمی کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ معجون شباب آور ۳ ماشے میں حب مُبہی خاص ایک عدد ملاکر ماءُاللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ صبح کے وقت کھائیں۔ غذا میں لطیف اور زُود ہضم چیزیں کھائیں چالیس روز کے اندر ہی معلوم ہو جائے گا کہ ڈاکٹر وارونوف کے غددی علاج کے مقابلے میں یہ کم خرچ اور آسان طریقۂ علاج کس قدر کامیاب اور زود اثر ہے۔

ایک خاص بات۔ ماءُاللحم کے متعلق یہ خاص بات یاد رکھنی چاہیے کہ قوت حاصل کرنے کی غرض سے تندرست حضرات اسے جاڑوں کے موسم میں استعمال کریں لیکن مرض کی حالت میں مریضوں کے لیے موسم کی کوئی قید نہیں۔ جب اور جس وقت مرض لاحق ہو اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ گرمیوں کے موسم میں سنترے کا رس یا انار کا رس ڈال کر اسے پلائیں۔

قیامِ شباب۔ اگر آپ بالکل تندرست ہیں اور موسمِ سرما کو ایک بہترین موسم کی حیثیت سے صرف قیامِ شباب اور بقائے صحت و جوانی کے لیے کام میں لانا چاہتے ہیں تو صرف معجون شباب آور ۳ ماشے ماءُاللحم بہ نسخہ خاص دو آتشہ ۵ تولے کے ہمراہ روزانہ کھا لینا کافی ہے۔ دواؤں سے طبیعت بالکل متنفر ہو اور کسی لذیذ ناشتے سے مطلب براری مقصود ہو تو حلوائے مغز سر گنجشک والا ۲ تولے صبح کو کھاکر ماءُاللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے پی لیا کریں۔ جوانی، صحت اور خوبصورتی نہ صرف اپنی اصلی حالت پر ہی قایم رہے گی بلکہ اس میں ترقی ہوگی۔ جوانی نوجوانی میں اور بڑھاپا شباب میں تبدیل ہو جائے گا۔

ماءُاللحم میں عورتوں کا حق۔ موسم سرما کے عیش و مسرت کو عام طور پر مرد اپنا ہی حق سمجھتے ہیں اور اعادۂ شباب کی کوششوں میں تو عورتوں کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالاں کہ حق و انصاف کا تقاضا ہے کہ **عورتوں کا حُسن و شباب** اور ان کی جوانی و رعنائی بھی قایم رکھی جائے جس طرح مرد اپنے شباب سے محبت کرتا ہے اُسی طرح عورت کو اپنی جوانی عزیز ہے۔ عورتیں ایک مقوی، مفرح اور شباب آور دوا کے طور پر بے تکلف ماءُاللحم استعمال کر سکتی ہیں۔ بچے البتہ اس کی طاقت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن بچے کو دُودھ پلانے والی عورت کو ماءُاللحم ضرور پینا چاہیے۔ اس سے

بچے کی تن درستی پر بھی اچھا اثر پڑے گا اور عورت کی صحت پر بھی۔ صحت اور تن درستی برقرار رکھنے کی غرض سے عورتیں صبح کو گاجر یا انڈے کے حلوے کا ناشتہ کرکے ماء اللحم بنسخہ خاص دو آتشہ ۵ تولے دودھ میں ڈال کر پی سکتی ہیں۔ مگر مخصوص رحمی بیماریوں میں عورتوں کو بھی مناسب دواؤں کے ساتھ ماء اللحم پینا چاہیے مثلاً

سیلان الرحم میں صبح کو حب مروارید ایک عدد کھا کر ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے پینا چاہیے۔ رات کو سوتے وقت ناشف کی ایک پڑیہ یا معجون مقوی رحم ۶ ماشے کھانی چاہیے۔

اختناق الرحم میں دورہ روکنے کی غرض سے خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا ۶ ماشے ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ کھائیں۔

کثرت حیض و استحاضہ کے بعد کی کمزوری اور قلت خون میں مفرح سوسبزی ۶ ماشے عرق ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ کھائیں۔

ولادت یا اسقاط حمل کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس میں مفرح یاقوتی معتدل یا دواء المسک معتدل جواہر والی ۴ ماشے کھا کر عرق ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے نوش کریں۔ ایسی صورت میں آش جو یا دودھ میں ماء اللحم ڈال کر بطور غذا بھی پی سکتی ہیں۔

ماء اللحم کی قیمت کا مقابلہ۔ ماء اللحم کی قیمت پانچ روپے فی بوتل مقرر ہے۔ ایک بوتل میں بارہ خوراک دوا ہوتی ہے۔ گویا ایک خوراک دوا کی قیمت تقریباً ۶۔ ہوئی۔ ممکن ہے بظاہر قیمت زیادہ معلوم ہو لیکن ماء اللحم کے بیش قیمت اجزا اور اس کے لاثانی فائدوں کو دیکھتے ہوئے یہ قیمت کچھ بھی نہیں۔ پھر جو لوگ یورپ سے آئی ہوئی سنی اور گرم دواؤں کی ایک ایک خوراک پر اس سے چوگنے دام بے تکلف خرچ کر ڈالتے ہیں انہیں اس قیمت کو محسوس بھی نہ کرنا چاہیے۔ ماء اللحم میں دیسی قیمتی دوائیں اور میوے ڈالے جاتے ہیں۔ اس کی ساخت میں ہندوستانیوں اور غیر ملکی حضرات کے مزاج اور ہندوستانی آب و ہوا کا پورا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

ہماری ذمے داری۔ طبیب کو دوا تجویز کرتے وقت اپنی رائے اور تشخیص پر پورا وثوق ہونا چاہیے اور ایک تجربہ کار طبیب کا یہی وصف ہے لیکن عمدہ دوا کا نہ ملنا ایسی مصیبت ہے جس کا معالجین کے پاس کوئی علاج نہیں۔ ہم نے اس مضمون میں جو دوا بھی کسی مرض کے لیے لکھی ہے وہ یقیناً اس کے لیے مفید ہے مگر ہم پر پوری ذمے داری اسی وقت عائد ہوتی ہے جب دوائیں بھی عمدہ اور قابل اطمینان ہوں۔ اور انہیں بتائی ہوئی ترکیب اور پرہیز کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

ہمدرد دواخانہ دہلی سے دوائیں منگانے کی سفارش صرف اس بنا پر کی جا رہی ہے کہ یہاں تمام مرکب دوائیں بہترین انتظام، بہترین نگرانی اور بہترین اجزا سے تیار کی جاتی ہیں۔ ذرا سے شبہ پر قیمتی سے قیمتی دوا فوراً پھینک دی جاتی ہے۔ مجلس تشخیص کے صدر عالی جناب حکیم مولوی محمد عبدالحمید صاحب دواؤں کے معاملے میں نہایت محتاط ہوتے ہیں۔ پرانے محنتی، دیانت دار اور ماہر دوا سازوں کی موجودگی میں بھی صاحب موصوف اپنی سخت نگرانی میں کوئی کمی نہیں کرتے اور مشک، عنبر، زعفران، موتی، زمرد، یاقوت، نیلم، زبرجد اور اسی قسم کی قیمتی دوائیں اپنے سامنے وزن کرا کے شامل کراتے ہیں۔ ایسی صورت میں آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ہمدرد دواخانہ دہلی سے دوائیں خریدنے کی سفارش کسی تجارتی مقصد یا تجارتی حرص کی بنا پر ہے یا محض طب قدیم کی عظمت اور اپنے طبیبانہ وقار و اعتماد کی حفاظت اور خود آپ کے فائدے اور روپے کی حفاظت کے لیے۔

ہمدرد دواخانے کی مقبولیت کا راز سب کو معلوم ہے کہ صداقت و دیانت اور خوش معاملگی کے سوا اور کچھ نہیں۔

ناظرین کی سہولت کے لیے ان دواؤں کی فہرست درج کی جاتی ہے جن کا ذکر اس مضمون میں ہوا ہے

دوا	مقدار	قیمت
تریاق نشار	ایک شیشی	؎
جوارش جالینوس	۲ تولہ	۱ ر
حب عنبر مومیائی	ایک درجن	عہ ر
حب مروارید	۲	۱۲ ر
حب بیسی خاص (رجسٹرڈ) بیس گولی کی شیشی		عہ ر
حلوائے بیضہ مرغ	ایک تولہ	۱ ر
حلوائے گزر مغز سرکٹ مشک والا	ایک تولہ	۱ ر
خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	ایک تولہ	۳ ر
خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا	۱ تولہ	۹ ر
خمیرہ ابریشم جواہر والا	ایک تولہ	۴
دواء المسک معتدل جواہر والی	ایک تولہ	۶ ر
سفوف عجیب	ایک ڈبیہ	[illegible]
شربت اکسیر خاص	ایک شیشی	[illegible]
شربت انار شیریں	ایک بوتل	۱۴ ر
شربت انار (رجسٹرڈ)	ایک بوتل	[illegible]
شربت فولاد	ایک شیشی	عہ
طلاء اعظم (رجسٹرڈ)	ایک شیشی	؎ ر
طلاء الماس	ایک گولی	للعہ ر
طلاء اعجاز	ایک شیشی	۶ ر
طلاء شباب آور	۲	؎ ر
طلاء کیمیا تاثیر	ایک تولہ	للعہ ر
طلاء مقوی خاص	ایک شیشی	؎ ر
طلاء مشک والا	ایک تولہ	۶ ر
طلاء محلوق	ایک شیشی	۶ ر
عرق سہ زور	ایک بوتل	للعہ ر
عرق عنبر	ایک بوتل	۶ ر
عرق گلاب عنبری		۶ ر
قرص جریان	ایک شیشی	۶ ر
قرص ملین	ایک درجن	۶ ر
کشتہ عقرب	۱۵ قرص	۳ ر
کشتہ طلاء کلاں	۱۵ قرص	للعہ
کشتہ فولاد	۱۵ قرص	۹ ر
کشتہ فولاد سونے چاندی والا	۱۵ قرص	۱۲ ر
کشتہ تلسی	۱۵ قرص	۳ ر
کشتہ مرجان سادہ	۱۵ قرص	۳ ر
کشتہ مرجان جواہر والا	۱۵ قرص	۱۲ ر
کشتہ شلث	۱۵ قرص	۵ ر
کشتہ نقرہ	۱۵ قرص	۹ ر
کشتہ نقرہ جدید	۱۵ قرص	[illegible]
لبوب اعظم	ایک شیشی	للعہ ر
لبوب الاسرار	ایک تولہ	۴ ر
لبوب صغیر ایک تولہ ۱ر، لبوب کبیر	۱ تولہ	۳ ر
مثالی	ایک شیشی	؎ ر
مروارید ستال	ایک تولہ	؎ ر
معجون مقلب	ایک تولہ	۶ ر
معجون جالینوس لولوی	ایک تولہ	۸ ر
معجون جلالی	ایک قطعہ	۸ ر
معجون شباب آور	ایک تولہ	عہ ر
معجون طلا	ایک تولہ	۶ ر
معجون مروح الارواح	ایک تولہ	[illegible]
معجون مقوی رحم	ایک شیشی	[illegible]
معجون مقوی و ممسک	ایک تولہ	عہ ر
معجون نقرہ	ایک تولہ	[illegible]
معجون موسیائی	ایک تولہ	۶
مفرح سوسبزی	ایک تولہ	۳ ر
مفرح مشکیں	ایک شیشی	[illegible]
مفرح یاقوتی معتدل	ایک تولہ	۱۲ ر
ماء الذہب	ایک ماشہ	[illegible]
ماء اللحم بنسخہ خاص دو آتشہ	ایک بوتل	[illegible]
ناشف	ایک شیشی	؎ ر

جلد (۹) | جنوری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر (۷)

فہرست مضامین

دستی تصاویر ۔ تشریحی تصاویر ہو ۔ ... کے متعلق ۵ تصاویر۔

[illegible] فی پرچہ [illegible]



نسل انسانی کے دشمن

شیر، سانپ جراثیم، سل اور دِق

شیر اور سانپ تو گولی اور لاٹھی سے مارا جا سکتا ہے، مگر ان ننھے ننھے خوردبینی جراثیم کا بقراط اور سقراط کے زمانے سے کوئی خاص علاج نہیں تھا۔

لعاب اور دہن میں جراثیم ہوتے ہیں۔

گندے بوتلوں، گندے گلاسوں اور چائے کی پیالیوں سے یہ مرض روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

چونکہ پھیپھڑوں کو رات اور دن کسی وقت بھی سکون میسر نہیں، یعنی سانس کے ساتھ ہر وقت پھولتے رہتے ہیں اس لیے ان کے نقائص اور زخم وغیرہ دور کرنا ناممکن تو نہیں مگر از حد دشوار ضرور تھا۔

ہمدرد کی مجلس تجربات نے دس سال تک سرگرم تحقیقات جاری رکھی اور **قرص سحر اور مار الحیات** دو اکسیر دوائیں دنیا کے سامنے پیش کر دیں۔ جن سے پھیپھڑوں کے جراثیم ہلاک ہو کر ان میں روز بروز طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

ہلکی حرارت، کھانسی، سانس پھولنا، وزن کا بلاوجہ کم ہونا، دق کے خطرے کی علامات ہیں۔

ہرگز ہرگز غفلت نہ کیجیے، ان کو فوراً قرص سحر اور مار الحیات سے روک دیجیے۔ اگر خدانخواستہ مرض بڑھ گیا ہے تو بھی انشاء اللہ یہ دونوں دوائیں فرشتۂ رحمت ثابت ہوں گی۔ اور آپ کے پھیپھڑوں میں زیادہ طاقت بھر دیں گی۔

پچھتر فی صدی ایسے اصحاب جن کے انتظار میں موت ہر وقت کندھے کے برابر لگی کھڑی تھی خدا کے فضل سے بالکل تن درست ہو گئے۔

مریض خوش ہو جائیں، ماں باپ، بچے، عورتیں، رشتے دار اور دوست بھی خوشیاں منائیں، زیادہ سے زیادہ چالیس روز میں مریض کو مکمل شفا ہو جاتی ہے۔

قیمت قرص سحر فی عدد دو آنے۔ مار الحیات جو بارہ روز کے لیے کافی ہے، فی بوتل دو روپے (عـہ) ابھی منگائیے۔

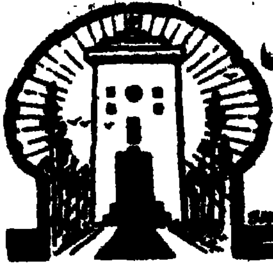
ترکیب استعمال بہت آسان ہے، صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے مار الحیات ۵ تولے پی لیجیے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجیے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجیے۔

غذا نرم اور زود ہضم کھائیں، آش جو، ساگو دانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



طریقۂ نشست و برخاست پر صحت کا انحصار

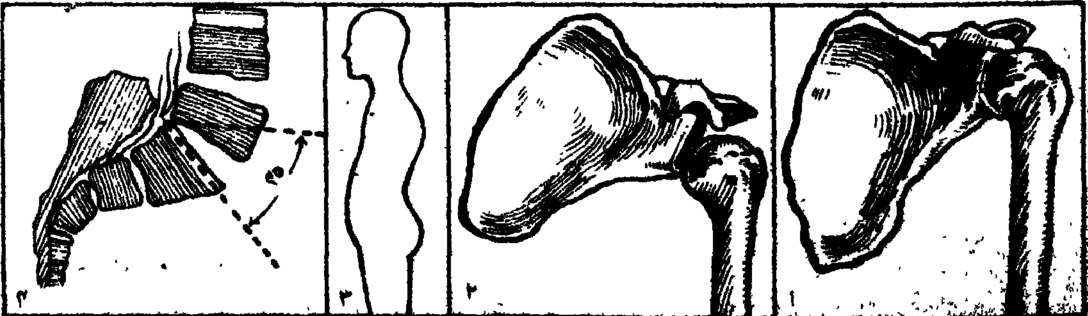


ازجی - موتسر ٹیلر - ایم - ڈی

علم قیافہ میں صرف چہرے کے خط وخال ہی کو نہیں بلکہ قد وقامت کو بھی پورا دخل ہی۔ کسی شخص کے جسم کی ساخت اور طرز نشست وبرخاست سے اندازہ کیا جاسکتا ہی کہ وہ دلیری، قوتِ تحریک، مسرت اور اطمینان کی دولت سے بہرہ ور ہی، یا اس کی زندگی ناکامیوں اور بیماریوں کا مرقع ہی۔ گھر میں قدآدم آئینے کے سامنے کھڑے ہوکر ہم اپنی حالت کا صحیح اندازہ خود کر سکتے ہیں۔ اگر ہماری صحت اچھی ہی تو عکس میں ہماری حرکات سے وقار وتمکنت اور جسم کی ساخت سے خوب صورتی اور توازن وتناسب کا اظہار ہوگا۔ ورنہ بصورتِ دیگر ہمیں اپنی شکل اس طرح نظر آئے گی کہ شانے اوپر کو اٹھے ہوتے ہیں سینہ اندر کو دھسا ہوا اور پیٹ آگے کو نکلا ہوا ہی۔ پیٹھ میں کجی ہی اور پیر بدنما۔ ممکن ہی کہ پوشاک کی مدد سے ہم اپنے یہ جسمانی نقائص دوسروں سے چھپا سکیں۔ لیکن خود اپنی ذات کو ہم کس طرح دھوکا دے سکتے ہیں۔ اگر ہمارے جسم کے اعضاء اور جوڑ سیدھے ہوں تو اس سے ہماری عزتِ نفس میں بھی اضافہ ہوتا ہی اور شخصیت بھی نمایاں تر ہو جاتی ہی۔

ہمیں یہ حقیقت پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ جسم کی اچھی ساخت سے اچھی صحت کا اظہار ہوتا ہی۔ فرمن متعدی امراض مثلاً دق وسل اور عضوی امراض مثلاً قلب اور گردہ کی شکایات سے عضلات کمزور ہو جاتے ہیں اور ان میں صحیح جسمانی تناسب قائم رکھنے کی طاقت نہیں رہتی۔ ان حالات میں محض ورزش وغیرہ سے "سرو قامت" بننے کی کوشش بے کار ہی۔ صحیح طریقہ یہ ہی کہ بڑے امراض کا تو ذکر ہی کیا معمولی تکلیفوں مثلاً ورمِ حلق، خرابیٔ دنداں، سوءِ ہضم، نقرالدم اور غدودی امراض کے ازالے کو بھی پہلے کوشش کرلینی چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مختلف بیماریوں سے جسمانی ساخت میں کچھ نہ کچھ فرق آجاتا ہی اور استرخاء وعظمی امراض سے جسم میں جو مستقل نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کا دفعیہ کسی تجربہ کار ماہرِ طب کی مدد کے بغیر دشوار ہی۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہم اکثر اوقات اپنی غلط عادتوں سے بھی جسم کی ساخت کو کافی حد تک بگاڑ لیتے ہیں۔ غلط عادتوں کے نتائج خاص کر عہدِ طفولیت میں تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔ جبکہ ہڈیاں اور جوڑ نرم ہوتے ہیں۔ والدین کو اپنے بچوں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو زیادہ خیال میں رکھنا چاہیے۔ مثلاً یہ کہ وہ کتابیں ہمیشہ ایک ہی ہاتھ میں لے کر یا ایک ہی کولھے پر رکھ کر اسکول نہ جایا کریں کوٹ یا شیروانی سینے اور شانوں پر زیادہ تنگ نہ ہو۔ کمر زیادہ کس کر نہ باندھیں۔ اور جوتے چھوٹے نہ پہنیں۔ کم سنی میں ضعفِ بصارت کی شکایت زیادہ تر ڈیسک پر غلط طریقے سے جھک کر لکھنے پڑھنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

عام طور پر بڑی عمر کے آدمی بھی بالکل سیدھے کھڑے نہیں ہوسکتے۔ خواہ وہ اپنے دل میں یہ سمجھ رہے ہوں کہ وہ بالکل سیدھے کھڑے یا بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ آگے کی جانب کسی قدر جھکے ہوئے ہیں۔ اس غلط طریقۂ قیام ونشست سے تمام اعضائے رئیسہ کا فعل متاثر ہوتا ہی۔ پھیپھڑے آکسیجن کی کافی مقدار خون کے سرخ خلیوں تک نہیں پہنچا سکتے۔ قلب شرائین میں خون کی روانی کو صحیح طور پر قائم نہیں رکھ سکتا۔ غذا کے انجذاب اور فضلات کے اخراج کا فعل سست ہو جاتا ہی صاف کرنے والے اعضا مثلاً جگر وغیرہ پر فاضل مادہ جمع ہو جاتا ہی۔

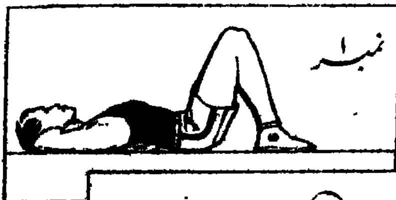


ہمارے غلط طریقہ نشست و برخاست سے جوڑوں، عضلات اور رباطات پر غیر ضروری دباؤ پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے عضلات کی موزونیت زائل ہو جاتی ہے۔ اس طرح جو شخص غلط طریقہ نشست و برخاست کا عادی ہو اس کی صحت مستقل طور پر خراب ہو جاتی ہے جو لوگ بیٹھتے یا کھڑے ہوتے وقت اپنے شانے سیدھے نہیں رکھتے ان کی ہنسلی اس قدر کمزور ہو جاتی ہے کہ اس کی تلافی مہینوں بلکہ برسوں بھی نہیں ہو سکتی۔ شانے کے پچھلے حصے سے بازو کی ہڈی کا سر عظم الکتف کے حلقے سے اس طرح متصل ہوتا ہے کہ پورے بازو کا بوجھ عظمی ساخت پر ہوتا ہے (تصویر نمبر ۱) اگر شانوں کو برابر نہ رکھا جائے تو بازو کا حصہ نقل و حرکت کے وقت اپنے ہڈی دار خول سے بار بار باہر نکلتا ہے۔ (تصویر نمبر ۲) اس طرح بازو کا بوجھ عظمی حصوں پر رہنے کے بجائے نرم ساختوں، رباطات اور عضلات پر پڑتا ہے۔ یہ طریقہ مضر ہے اس سے جوڑوں میں فاسد مادہ جمع ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں شانوں کا مزمن درد نمودار ہو سکتا ہے۔ اس غلط طریقہ نشست و برخاست سے اُن عضلات میں جو سینے کے سامنے سے شانے تک پھیلے ہوتے ہیں ایک قسم کا تشنج پیدا ہوتا ہے۔ جس سے پشت سینہ سے نخاع اور شانے تک پھیلے ہوئے عضلات کمزور ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم اس طریقہ نشست و برخاست پر کچھ عرصے تک برابر کاربند رہیں تو پھر اس کی اصلاح دشوار ہو جاتی ہے۔ کمر کو غلط طریقے پر جھکا کر بیٹھنے سے ریڑھ کے مہروں کی ہیئت بہت کچھ بدل جاتی ہے۔ پشت کی ایک جانب کے عضلات پر زیادہ زور پڑتا ہے اور یہ عادت ترک نہ کرنے سے چلتے وقت پیٹھ میں کوبڑ سا نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

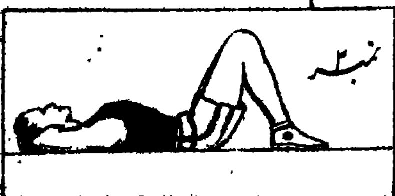
کھڑے ہونے کا ایک غلط طریقہ یہ بھی ہے کہ پشت باہر کی جانب زیادہ جھکی رہے (تصویر نمبر ۳) اس عادت کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں۔ زیادہ اونچی ایڑی کا جوتا پہننے سے بھی کمر پیچھے کی جانب جھک جاتی ہے۔ اور جن لوگوں کا پیٹ آگے کو نکلا ہوا ہو وہ جسمانی توازن قائم رکھنے کے لیے کمر پیچھے کو جھکا کر چلنے پر مجبور رہتے ہیں۔ اسی طرح چلنے یا کھڑے ہونے سے مفصل عجزی قطنی کے عضلات اور رباطات پر بہت زور پڑتا ہے۔ قدرتی حالت میں یہ جوڑ ۳۰ ڈگری سے ۴۵ ڈگری تک کا زاویہ بناتا ہے (تصویر نمبر ۴) لیکن پیچھے کی طرف پیٹھ زیادہ جھکا کر چلنے سے جسم کا وزن پیڑو پر آجاتا ہے۔ اور یہاں اسے سادھنے کے لیے صرف دو عظمی جوڑ ہوتے ہیں۔ اگر یہ جوڑ صحیح حالت میں نہ ہوں یا ان میں پہلے ہی سے کوئی پیدائشی نقص ہو تو ان کے رباطات اور عضلات پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اس غیر قدرتی طریقہ قیام و رفتار سے سخت درد بھی پیدا ہو سکتا ہے اور عام کمزوری بھی۔

کھڑے ہونے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے جسم کے پورے طول کے مطابق کھڑا ہو۔ نہ تو اس طول کو کم کرنے کی کوشش کرے اور نہ تن کر بڑھانے کی۔ شانے پیچھے کی جانب رہیں اور سینہ آگے کی جانب۔ پیٹ چپٹا رہے اور انسان کی پشت میں جو قدرتی خم ہے اس میں کمی بیشی نہ ہو۔ چلتے وقت دونوں پیر تقریباً متوازی رہیں اور جسم کا وزن پیر کے بیرونی حصے پر رہو۔ اگر ہم ایک ڈوری میں کوئی وزنی چیز باندھ کر اپنے کان کی پشت کے مقابل سے چھوڑیں تو وہ شانے۔ کولھے (ران کی ہڈی کا بالائی جوڑ) اور گھٹنے کی چپنی سے گزرتی ہوئی ہمارے ٹخنے کے سامنے پہنچے۔ یہ ہے کھڑے ہونے کا معیاری طریقہ جسے پیش نظر رکھنا چاہیے صحیح طریقہ نشست و برخاست اختیار کرنے کی کوشش آسان نہیں بلکہ کافی محنت طلب ہے اور شروع میں ہمیں ناکامی سے بد دل نہیں ہونا چاہیے۔

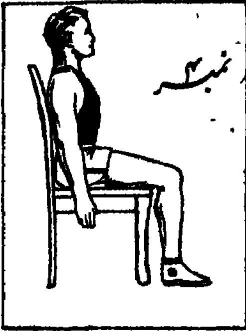
ذیل میں جسم کی ساخت کو صحیح رکھنے کے لیے چند آسان اور مفید ورزشیں بھی درج کی جاتی ہیں جنہیں متوازی اور سخت جگہ پر کرنی چاہییں۔

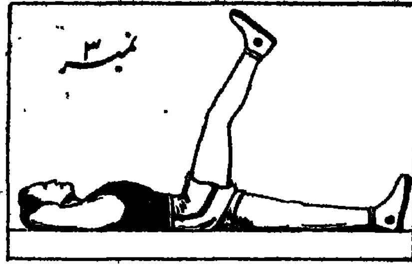


(۱) اس طرح دس سے پندرہ منٹ تک لیٹے رہیں۔ پیٹھ کے نیچے تولیہ لپیٹ کر رکھ لیں۔ اس طرح کمر کی کجی دور ہوتی ہے۔ شانے برابر رہتے ہیں اور سینے کے عضلات کشادہ ہوتے ہیں۔



(۲) اس طرح لیٹ کر آہستہ آہستہ گہرے سانس لیں اور پیٹ کے عضلات کو اندر کی طرف سکیڑیں۔ سانس ذرا دیر روک کر خارج کر دیں۔ کئی مرتبہ یہ عمل کریں اور جسمانی طاقت کے اضافے پر اس کی تعداد اور سانس لینے کے وقفے بھی بڑھا دیں۔







(۳) پہلے الٹا پیر اوپر کو اٹھائیں اور سیدھا پیر بدستور پھیلا رہے۔ پھر اُلٹے پیر کو آہستہ آہستہ نیچے لاکر سیدھا پیر اُٹھائیں۔ اس کے بعد دونوں پیروں کو ایک ساتھ اٹھاکر آہستہ آہستہ نیچے لائیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ کمر زمین پر سیدھی رہے۔

(۴) کرسی سے بالکل مل کر بیٹھیں اور ہاتھ سیدھے رہیں جیسا کہ تصویر سے ظاہر ہے۔

(۵) دیوار سے لگ کر اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ دونوں ہاتھ گردن کے پیچھے ہوں۔ کہنیاں دیوار سے ملی رہیں۔ ایڑیاں چھ انچ کے فاصلے پر رہیں۔ اس کے بعد دیوار سے ایک دم ہٹ کر سیدھے کھڑے ہوں۔ ہاتھ لٹکا دیں اور شانے پیچھے کی جانب رہیں ؂

صحت کا سائنس

(۴)

سبزیاں، دودھ اور "مرمّت"

از مسٹر ایس، اے خالق - بلّی ماران، دہلی

مسٹر جمشید جی: انسان بھی جانور ہے۔ جس طرح گائے، بھینس اور گھوڑے کو زیادہ کام کرنے کی طاقت پیدا کرنے والی خوراک یعنی گھاس کی ضرورت ہے اسی طرح انسان بھی بغیر گھاس کے نہ اپنی صحت قائم رکھ سکتا ہے اور نہ محنت مشقت کرنے کے لیے کافی طاقت پیدا کر سکتا ہے۔

حاجی اشفاق۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ گھاس میں حیاتین الف بڑی مقدار میں موجود ہے اور یہی وجہ ہے کہ گائے، بیل اور گھوڑے وغیرہ انسانوں سے کہیں زیادہ محنت کرتے ہیں اور یقیناً ہم انسانوں سے کہیں زیادہ تن درست بھی رہتے ہیں۔ کبھی کبھی برسوں کی برسات میں سننے میں آتا ہے کہ فلاں گائے یا گھوڑا بیمار ہے۔ چوں کہ یہ بہت ہی کم بیمار ہوتے ہیں، اس لیے جانوروں کے ڈاکٹر آدمیوں کے حکیم ڈاکٹروں سے بہت کم ہیں۔

مسٹر اقلیدس: ہم نے تو یہ سنا تھا کہ جب کوئی شخص بے وقوفی کی بات کرتا ہے تو اس سے کہتے ہیں، "میاں تم گھاس تو نہیں کھا گئے" مگر آپ تو حیاتین الف کا لالچ دے کر انسانوں کو گھاس کھلانا چاہتے ہیں۔

مسٹر جمشید جی: انسانوں کی گھاس سبزیاں ہیں۔ گھاس کی طرح ان میں بھی حیاتین الف بڑی مقدار میں موجود ہے۔

مسٹر مورسین: شلغم چاندی کے پتروں سے زیادہ قیمتی ہیں، چقندر، گھیا، مولی صحت قائم رکھنے کے لیے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہوئی ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر گاجر ہے۔

مسٹر اقلیدس، گاجر کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے حیاتین الف کی تھیلی ہے۔ دل کی کمزوری، خون کی کمی، خون کے دباؤ کی کمی، قبض، ذیابطیس اور آنکھوں کی کمزوری کو رفع کرنے کے لیے اس کے فائدے مسلّم ہیں۔

مسٹر مورسین، گاجر ہندوستان کا سیب ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ سیب سے کہیں بڑھ کر ہے، سیب میں بھی اتنی حیاتین الف نہیں ہے جتنی گاجر میں ہے۔ ہم امریکیوں نے تو گاجر کی حقیقت کو اب سمجھا ہے۔ مگر آپ ہندوستانی صدیوں سے اس کی قدر و قیمت جانتے ہیں۔

مسٹر اقلیدس، (فخریہ انداز سے) اس میں شک نہیں کہ ہم ہندوستانیوں کو یورپ والوں سے ہزاروں باتیں سیکھنی ہیں، مگر یہ بھی اس ساتھ ہے کہ یورپ والوں نے بھی ہم سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہندوستان بھی تو کسی زمانے میں علم و فضل کا گہوارہ تھا۔

آشو بابو: ایک گاجر ہی کو لیجیے۔ ہم ہزاروں سال سے اس کو مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔ اُبلی ہوئی گاجر، پکی ہوئی گاجر، گاجر کا اچار، گاجر کا مربّہ اور گاجر کا حلوا وغیرہ۔

حاجی اشفاق۔ مگر جناب ہم کافی مقدار میں گاجریں کہاں کھاتے ہیں، ذرا سی گاجر کی نوک کتر لی اور سمجھ لیا گاجریں کھائی ہیں۔ چنانچہ آدھ پاؤ گاجر کا حلوا کھا لیا، اور مگن ہیں کہ گاجروں کی خانہ پری ہو گئی۔

مسٹر جمشید جی: ہاں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ گاجر کے استعمال سے فائدہ اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب کم سے کم آدھ سیر گاجریں روزانہ کھائی جائیں۔ گاجر کے مفید ہونے کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جن لڑکوں کو نابینا ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ گاجر کے ذریعے سے ان کو حیاتین الف دی گئی۔ اور ان کی آنکھیں دوبارہ روشن ہو گئیں۔

حاجی اشفاق، جناب، اس کے استعمال کا سب سے بہتر طریقہ کیا ہے؟

مسٹر مورسین، کچی کھاؤ۔ اگر کچی نہیں کھا سکتے ہو، تو ان کو ابال لو۔ مگر جب اُبالو تو ان کو چھیلو نہیں اس لیے کہ اگر چھیلو گے تو حیاتین الف کی بڑی مقدار پانی کے ساتھ مل کر بہہ جائے گی۔ اگر تم گاجر کا استعمال جاری رکھو گے تو دولت مند بھی ہو جاؤ گے۔

حاجی اشفاق: کیوں کر؟

مسٹر مورسین: یہ تو بالکل صاف ہے۔ اچھی صحت اور دولت مندی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اچھی صحت کی وجہ سے دماغ طاقت ور، اور دماغ کی طاقت سے چھناچھن روپیہ۔

حاجی اشفاق: ایک روز آپ فرما رہے تھے کہ کئی کئی میل پیدل سیر کرنے، سبزیوں اور دودھ کے استعمال سے ہمیشہ تن درستی اچھی رہتی ہے۔ از راہِ کرم آج تازہ ہوا، پیدل پھرنے اور دودھ کے متعلق ہم کو اپنی قیمتی معلومات سے فائدہ پہنچائیے۔

مسٹر مورسین: پیدل پھرنے کے متعلق کسی اور صحبت میں ذکر کیا جائے گا۔ آج آپ دودھ کے متعلق سنیے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ دنیا کی سب سے اچھی لیبورٹیری کونسی ہے؟

حاجی اشفاق: نہیں۔

مسٹر مورسین: دنیا کی سب سے اچھی اور عجیب لیبورٹیری گائے ہے۔ یہ معمولی گھاس پھونس کو اعلیٰ درجے کے شیریں، لذیذ اور طاقت بخشنے والے دودھ میں تبدیل کر دیتی ہے۔ جس طرح بطخ کے پروں سے پانی بہ جاتا ہے اسی طرح دودھ اور سبزیوں کے استعمال سے بیماریاں بہ جاتی ہیں۔

حاجی اشفاق: تو جناب ہمارے ہندو بھائی، جو دودھ اور سبزیوں کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں، کیوں بیمار رہتے ہیں؟

آشو بابو: لڈو، ثقیل کچوریاں، پکوڑیاں اور سونٹھ بتاشے پیٹ کو خراب بھی تو کرتے رہتے ہیں۔ بتاشوں میں نام کو تو سونٹھ ہوتی ہے جو ہاضم ہو مگر سونٹھ کوئی چکی تو ہے نہیں جو بتاشوں کو پیس ڈالے گی۔

مسٹر جمشید جی: (مسٹر مورسین سے) جناب دودھ کے متعلق مسٹر راک فیلر کا قصہ دوبارہ سنائیے۔ آشو بابو اور مسٹر اقلیدس نے نہیں سنا۔

مسٹر مورسین: ایک مرتبہ مسٹر راک فیلر، جو فورڈ سے پہلے دنیا کے سب سے زیادہ دولت مند آدمی تھے، بیمار پڑ گئے۔ ان کو کئی بیماریاں لاحق ہو گئی تھیں۔ دھڑکن تھی، خون کی کمی تھی، کھٹی ڈکاریں آتی تھیں، کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا وغیرہ وغیرہ۔ انہوں نے امریکہ کے اخبارات میں اشتہار دیا کہ ان کو اپنے علاج کے لیے سات ڈاکٹروں کی ضرورت ہے، جو ایک کمیٹی بنا کر ان کا علاج کریں۔ ڈاکٹر صاحبان کو دو مہینے تک ان کے پاس معزز مہمان کی حیثیت سے قیام کرنا ہوگا۔ تندرست ہونے کے بعد ہر ڈاکٹر کو پچاس ہزار ڈالر (ڈیڑھ لاکھ روپیہ) بطور فیس پیش کیا جائے گا۔ اس اشتہار کے جواب میں ہزاروں درخواستیں آگئیں۔ سات ڈاکٹروں کا انتخاب کر لیا گیا۔ یہ ڈاکٹر روزانہ راک فیلر کا معائنہ کیا کرتے تھے اور ان کے کھانے پینے، رہنے سہنے کی عادات وغیرہ کی بڑے غور سے جانچ پڑتال بھی کرتے تھے۔ پندرہ روز کے بعد ڈاکٹروں کی اس کمیٹی نے ایک نسخہ لکھا، جس سے راک فیلر کو بیس روز میں کامل صحت ہو گئی۔ ہر ڈاکٹر کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ شکریے کے ساتھ ادا کر دیا گیا۔

مسٹر اقلیدس: جناب یہ ساڑھے دس لاکھ روپے کا نسخہ بھی تو بتائیے۔

مسٹر مورسین: سنیے۔ اگر ڈاکٹر کوئی ایسی بوٹی تجویز کرتے جو صرف صحرائے افریقہ کے کسی نخلستان میں ہی مل سکتی تھی تو راک فیلر کے روپے کے زور سے ایک خاص قافلہ اونٹوں پر روانہ ہو جاتا اور وہ بوٹی لے آتا۔ اگر ڈاکٹر کسی ایسی دوا کی تلاش کرتے جو صرف بحر الکاہل ہی میں تیس ہزار فٹ کی گہرائی میں دستیاب ہو سکتی تھی تو خاص جہاز اور ہنرمند غوطہ خور چلے جاتے اور وہ دوا ڈاکٹروں کی میز پر رکھ دی جاتی۔ مگر نہیں ڈاکٹروں نے کوئی ایسی دور کی چیز نہیں لکھی۔ نسخہ صرف دو سستی اور معمولی چیزوں یعنے دودھ اور سبزیوں پر مشتمل تھا۔ اسی سے راک فیلر اچھے ہو گئے۔ اور اسی نسخے کے ساڑھے دس لاکھ روپے ادا کر دیے گئے۔

مسٹر اقلیدس: مہاتما گاندھی کو دیکھیے۔ مہاتما جی کے تقریباً تمام ساتھی جن میں بلند پایہ حکیم اور ڈاکٹر بھی تھے، چلے گئے۔ مگر مہاتما جی دودھ، سبزیوں اور ہوا خوری کے زور پر ابھی تک بقیدِ حیات ہیں اور تن درست ہیں۔ حال آں کہ ان کی مصروفیتیں پہلے سے زیادہ ہیں۔

مسٹر جمشید جی: لاکھوں اصحاب پوری طرح مر جانے ہی کو مرنا سمجھتے ہیں۔ حال آں کہ نیم مردہ حالت بھی مرنے کے برابر ہی ہے۔ آج یہاں درد ہے کل وہاں درد ہے۔ چلا نہیں جاتا۔ گھر میں بیٹھے ہائے ہائے کر رہے ہیں۔ اور دنیا میں ایسے لوگ کثرت سے موجود ہیں جو تیس چالیس سال کی عمر میں بیمار رہتے تھے اور ضعیف ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنی غذا، اور رہنے سہنے کے طریقوں میں عقل سے کام لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چھہتر چھہتر سال کی عمر میں تن درست

بھی ہیں اور جوانی بھی محسوس کرتے ہیں۔ اُن کے حالات دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اُن کی غذا میں دودھ، مکھن، پنیر اور سبزیاں لازم اور غالب جزو ہی ہیں۔

مسٹر موربین۔ ایک شخص میں زیادہ کام کرنے کی قابلیت کا انحصار اس کی دودھ، دہی، مکھن، پنیر کی مقدار پر ہے۔ جلد صحیح فیصلے کرنا بغیر زیادہ دماغی طاقت کے ممکن نہیں، اور اعلیٰ قسم کی دماغی طاقت بغیر دودھ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ تجربات نے یہ بات ثابت کر دی ہے۔ کہ اگر اور حالات یکساں ہوں تو جو لوگ کثرت سے دودھ کا استعمال کرتے ہیں اُن میں روپیہ پیدا کرنے کی قابلیت ان لوگوں کی نسبت کہیں زیادہ ہو سکتی ہے کہ جو دودھ کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔

مسٹر اقلیدس: اگر ہم اعداد و شمار کو سامنے رکھ کر بین الاقوامی حالات کا مشاہدہ کریں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ جن ملکوں میں دودھ کا کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے وہاں کے باشندوں کی عمریں بھی طویل ہوتی ہیں۔ نیوزیلینڈ میں دودھ کی نہریں بہتی ہیں۔ اس ملک سے بڑی مقدار میں مکھن برآمد کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دودھ اس ملک کے باشندوں کی ضروریات سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ دودھ کی اس کثرت کا ہی نتیجہ ہے کہ تن درست بوڑھوں کی کثرت میں نیوزیلینڈ نے دُنیا کے سب ملکوں کو مات دے دی ہے۔ سوئٹزرلینڈ کی بھی یہی کیفیت ہے۔ سویڈن میں بھی دودھ بڑی کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور یہاں بھی اسّی اسّی اور نوّے نوّے سال کے ضعیف کثرت سے نظر آتے ہیں۔ بلغاریہ اور ترکی میں دہی کے بغیر کھانا ہی نہیں کھاتے۔ بلغاریہ تو "بڈھوں کا گھر" مشہور ہے۔ ہالینڈ، بلجیم اور ڈنمارک کی چراگاہیں مشہور ہیں۔ یہاں گائے کی صحیح معنوں میں رکھشا کی جاتی ہے۔ ان ممالک کے باشندوں کی تن درستی اور طویل عمری بھی ضرب المثل ہے۔

مندرجۂ ذیل ممالک کا فی کس دودھ کا خرچ ملاحظہ فرمائیے۔

سوئٹزرلینڈ	روزانہ فی کس ایک سیر ا تولہ	فرانس	۳۱ تولے
ہالینڈ	روزانہ فی کس ۴۰ تولے	جرمنی	۳۱ تولے
مگر یہ لوگ پنیر بہت کھاتے ہیں اور اس طرح کسر پوری کر لیتے ہیں۔		سویڈن	۶۵ ″
انگلستان	۳۰ تولے	اٹلی	۱۲ ″

اٹلی میں بچوں کی شرح اموات یورپ کے دوسرے ممالک سے دوگنی ہے۔

حاجی اشفاق: جناب ہندوستان کے متعلق بھی تو بتائیے۔

مسٹر اقلیدس: ہندوستان کے متعلق خیال کرنے سے بھی اذیت ہوتی ہے۔ میرے پاس اعداد و شمار نہیں ہیں مگر میرا خیال ہے کہ ہم غریب ہندوستانیوں کے حصے میں روزانہ ایک تولہ دودھ بھی نہیں آتا۔

آشو بابو: جناب تولہ بھر تو بہت ہے میرا خیال ہے چھ ماشے فی کس اوسط پھیل جائے تو بھی غنیمت ہی سمجھیے۔ اس پر طرہ یہ کہ یہ بھی دودھ نہیں سفید رنگ کا پانی ہوتا ہے۔

مسٹر اقلیدس: ذرا آپ دِلّی میں فتح پوری کے پاس، بمبئی میں چرچ گیٹ اسٹریٹ پر، یا مدراس میں براڈوے پر، کلکتے میں چورنگی پر، لاہور میں انارکلی بازار میں، یا حیدرآباد میں نئے پُل پر شام کے وقت دو گھنٹے کے لیے کھڑے ہو جائیے، ان مقامات پر فی گھنٹہ ہزاروں آدمی گزرتے ہیں۔ غور سے دیکھیے ستّر اسّی سال کی عمر کے کتنے آدمی گزرتے ہیں۔ غالباً دو گھنٹے میں آپ دو تین ضعیف آدمیوں سے زیادہ نہیں دیکھ سکیں گے۔

حاجی اشفاق: ہمارے ملک کے بڈّھے کیا ہوئے۔

مسٹر اقلیدس: گائے کی طرف سے آنکھیں پھیرنا، دودھ کی طرف سے منہ موڑنا، اور پھر بڈھوں کی تلاش کرنا عقلمندی کے خلاف ہے۔

مسٹر جمشید جی: ہندو اور پارسی تو گائے کی رکھشا کرتے ہیں۔

مسٹر اقلیدس: اس پر بھی تو یہ حال ہے کہ ہمارے ملک کی گایوں کی ہڈی سے چمڑا لگا ہوا ہے۔ نہ صرف ہندو بھائیوں کو بلکہ مسلمانوں کو بھی صحیح معنوں میں گائے کی رکھشا کرنی چاہیے۔ گائے کی رکھشا کے جو سائنٹی فک طریقے نیوزیلینڈ اور ڈنمارک میں رائج ہیں۔ اُن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

حاجی اشفاق۔ بے شک ہم مسلمانوں کو بھی گائے کی رکھشا کرنی چاہیے۔ کیوں مسلمانوں کو بھی دودھ کی اُتنی ہی ضرورت ہے جتنی ہندوؤں کو۔

مسٹر اقلیدس: ہندوستان میں شرح اموات اٹھائیس فی ہزار سالانہ ہے۔ اس کے خیال کرنے ہی سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ دنیا میں

کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں ایسی خوف ناک شرح اموات ہو ۔ ہندوؤں ! مسلمانو ! گائے کی رکھشا کرو ۔ دودھ پیو صحت قائم رکھو اور دراز عمر حاصل کرو ۔

آشو بابو : بعض اصحاب کا خیال ہے کہ دودھ نہ پینے سے پیسے بچتے ہیں ۔

مسٹر مورسین : یہ خیال غلط ہے ، بالکل غلط ، سراسر غلط ۔ آپ دودھ پیتے ہیں ، تو آپ کا پیٹ بھی بھر جاتا ہے اور دوسری قسم کی خوراک کے پیسے بچ جاتے ہیں ۔ پھر یہ بھی تو ہے کہ دودھ پینے سے آپ کا جسم اور آپ کا دماغ طاقتور ہو جاتا ہے ۔ بیماریاں پاس نہیں پھٹکتیں ۔ دودھ کی وجہ سے آپ زیادہ کام کر سکتے ہیں اور زیادہ روپیہ پیدا کر سکتے ہیں ۔ دودھ پانی کی طرح تقریباً مفت ہے ۔ یہ اپنا خرچ آپ ادا کر دیتا ہے ۔ اور ساتھ ہی آپ کو دولت مند بھی بنا تا جاتا ہے ۔

مسٹر اقلیدس : خوب یاد آیا ، ایک لالہ صاحب ہمارے گہرے دوستوں میں سے ہیں ۔ ایک روز وہ کہہ رہے تھے کہ انہیں بھوک نہیں لگتی ۔ اور آج کل ان کی خوراک بہت ہی کم ہے ۔ صبح کو ایک کرچھی چاول اور ایک پھلکا ۔ اور رات کو وہی ایک کرچھی چاول اور ایک پراٹھا (چھوٹا پراٹھا) ۔

حاجی اشفاق : جناب پھر صحت جسمانی طاقت اور دماغ میں زور پیدا کرنے کا فارمولا کیا ہوا ۔

مسٹر اقلیدس : دودھ پیو ۔ ہاں یہ بھی خیال نہ کرو کہ دودھ سے نقصان ہوتا ہے ۔ اگر شروع میں کچھ نقصان محسوس ہو تو اور ڈٹ کر پیو ۔ چند دن میں موافق آجائے گا ۔ سبزیاں کھاؤ اور جاڑے کے موسم میں اپنی مرمت بھی کرتے رہو ۔

آشو بابو : مرمت !

مسٹر اقلیدس : ہاں " مرمت " یعنی اگر جسمانی یا دماغی یا اور کسی قسم کی کمزوری محسوس ہو یا ہمیشہ جوان رہنے کی آرزو ہو تو ماء اللحم بھی پیا کرو ۔

مسٹر جمشید جی ۔ صرف ماء اللحم نہ کہیے ، ایسے رنگ دار پانی اور نام نہاد ماء اللحم ہر جگہ ملتے ہیں ۔ ان کی بوتلیں کی بوتلیں پی جائیے تو خبر بھی نہیں ہوتی ۔ بلکہ یوں کہیے کہ ہمدرد دواخانہ دہلی کا بنا ہوا ماء اللحم بہ نسخہ خاص دو آتشہ پیا کرو ۔ اس میں مشک ہے زعفران ہے ....

حاجی اشفاق : اور عنبر بھی تو ہے اور بھی قیمتی اجزا پورے پورے اوزان اور بالکل صحیح ترکیب سے شامل کیے جاتے ہیں ۔

مسٹر جمشید جی ۔ اگر اس موتیوں سے تولنے کے قابل ، مفرح اور زندگی بخش عرق کے ساتھ معجون شباب آور کا بھی استعمال کیا جائے تو سونے پر سہاگے کا کام دیتا ہے ۔　　　　(باقی آئندہ)

الامراض و العلاج

آکلہ

ازجناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید، بریلوی

اس زمانے میں بدقسمتی سے یہ موذی اور مہلک مرض بہت ہی عام ہوتا جارہا ہے اور انسانی جانوں کی تباہی اور بربادی میں اس وقت اس کا نمبر تمام دُنیا میں دوسرا اور ہندوستان میں غالباً تیسرا ہے۔ تمام دُنیا کا اگر حساب لگایا جائے تو صرف ایک ہی بیماری اس سے زیادہ مہلک ہے اور وہ دل کا سقوط ہے۔ ہندوستان میں چوں کہ آج کل افلاس کی وجہ سے نیز جہالت اور بعض رسوم کے باعث دق اور سل کا مرض بہت ہی عام ہو چکا اس لیے آکلہ کا نمبر تیسرا ہو گا۔ لیکن اہمیت کے لحاظ سے ہندوستان میں بھی آکلہ دق اور سل کے بعد سب سے زیادہ اہم ہے۔ کیوں کہ امراضِ قلب کی طرح یہ بوڑھوں اور از کار رفتہ لوگوں کی جانیں نہیں لیا کرتا، بلکہ اس کا شکار عموماً جوان اور ادھیڑ عمر کے آدمی ہوا کرتے ہیں۔ امراض قلب سے جو لوگ مرتے ہیں وہ یوں بھی دنیا کے لیے بہت زیادہ مفید اور کار آمد نہیں ہوتے۔ دق سے بھی عموماً بچے اور نوجوان مرا کرتے ہیں کہ جو ابھی دنیا کے لیے کار آمد نہیں ہوئے تھے لیکن آکلہ زیادہ تر ایسے ہی لوگوں کو ہم سے چھینتا ہے جو پورے طور پر جوان ہو چکے تھے۔ اور جن کی محنت اور قابلیت سے دنیا فائدہ حاصل کر رہی تھی۔ یہ خیال کہ آکلہ کا مرض اس زمانے میں زیادہ عالم گیر ہو گیا ہے اور گزشتہ زمانے میں اس کی وجہ سے اتنی موتیں نہیں ہوتی تھیں، غالباً صحیح نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک یا دو صدی پہلے ہمارے پاس تشخیصِ مرض کے اتنے اچھے وسائل موجود نہیں تھے۔ اور اس وقت سینکڑوں مریضوں میں صحیح تشخیص نہ ہونے کے باعث موت کا سبب یا تو معلوم ہی نہ ہوتا تھا یا اگر معلوم ہوتا تھا تو غلط۔ اب بہتر آلاتِ تشخیص کی مدد سے چوں کہ ہر مریض میں ٹھیک طور سے تشخیصِ مرض ہو جاتی ہے اس لیے پہلے کی بہ نسبت اب آکلہ سے مرنے والوں کی تعداد بہت بڑھی ہوئی نظر آتی ہے۔

آکلہ کے متعلق کچھ عرصے سے برابر تحقیقات جاری ہے اور انتہائی کوشش اور تن دہی سے ماہرینِ طب اس مرض کی اصلیت سے واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کوششوں کو اگرچہ ابھی تک کام یاب نہیں کہا جا سکتا، اس لیے کہ ابھی تک یہ دریافت نہیں ہو سکا ہے کہ اس کا اصلی سبب کیا ہے، لیکن یہ واقعہ ہے کہ ان کو ہم ناکام بھی نہیں کہہ سکتے۔ کیوں کہ آج ہم اس مرض کے متعلق اتنی واقفیت ضرور رکھتے ہیں کہ پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ کامیابی سے اس کا مقابلہ کر سکیں۔ ایسے ملکوں میں کہ جہاں عوام زیادہ تعلیم یافتہ اور سمجھ دار ہیں اتنا ممکن ہو گیا ہے کہ اموات کی تعداد کو بہت کچھ گھٹایا جا سکے۔

آکلہ کا کوئی مؤثر اور شافی علاج اس وقت تک دریافت نہیں ہو سکا ہے، اور اگر غفلت یا ناواقفیت کی وجہ سے مرض کو جڑ پکڑ لینے اور تمام جسم میں سرایت کرنے کا موقع دے دیا جائے تو وہ یقیناً مہلک ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ابتدا ہی میں اس کی طرف توجہ کر لی جائے اور آلاتِ جراحی ایکس ریز اور ریڈیم کی مدد سے اسے پورے طور پر نکال کر پھینک دیا جائے تو شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ پھر نمودار ہو۔ علاج اگر صرف ایک مہینے پہلے شروع کر دیا گیا ہے تو صدہا مریضوں کی جان بچ جاتی ہے۔ لیکن یہی علاج اگر ایک مہینے بعد شروع کیا گیا تو کسی قسم کی کامیابی نہیں ہوتی۔ گویا ایک بہت بڑی حد تک شفا اس بات پر منحصر ہے کہ مریض نے اپنے مرض کی جانب کب توجہ کی، اور طبیب نے اسے تشخیص کر کے کس وقت صحیح علاج شروع کر دیا۔

ہمدرد صحت کے اکتوبر کے پرچے میں آکلہ کے علاج کے متعلق ایک سوال ہے اور اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ یہی سوال کیا جا چکا ہے۔ چوں کہ اس مرض کے علاج میں کامیابی صرف اسی بات پر منحصر ہے کہ جس قدر معلومات اطبا کو حاصل ہیں اسی قدر عوام کو بھی حاصل ہو جائیں، اس لیے میں اُن موٹی موٹی باتوں کو جو کہ تحقیقات سے صحیح ثابت ہو چکی ہیں اور جن سے عوام فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اس مضمون میں ایک جگہ جمع کیے دیتا ہوں۔

سب سے پہلے چوں کہ اس بات کی ضرورت ہو کہ مرض کی ابتدا ہوتے ہی کھٹک جائیں اور دوڑ دھوپ شروع کر دیں، میں ان علامتوں ہی کا

ذکر کریں گا کہ جن سے ناواقفِ فن عوام کو بھی یہ شبہ ہو سکے کہ شاید یہ آکلہ ہی ہے۔ اندازہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت کا شاید منشا رہی یہ تھا کہ تمام انسانی بیماریوں میں آکلہ ہی کو یہ شرف حاصل ہو کہ سب سے زیادہ انسانوں کی جانیں لے۔ کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس کم بخت کی ابتدا اس طرح پر ہوتی ہے کہ شروع میں تک مریض کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی اور وہ اس کے علاج کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اس اثنا میں اسے پاؤں جمانے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور ایک مرتبہ قدم جمانے کے بعد نشتروں کا تو ذکر ہی کیا ہے، پھاوڑوں سے کھودنے پر بھی اس کے پاؤں نہیں اکھڑتے۔

آکلہ کی اصلیت کے متعلق بس اسی قدر معلوم ہے کہ یہ دوسری رسولیوں کی طرح جسم کے نشوونما کی غلطی یا خرابی ہے۔ اور یوں کہنا چاہیے کہ جب وہ ذرّے یا ابتدائی خلیے کہ جن سے ہمارا جسم بنتا ہے، جسم کے تابع نہ رہیں اور آزاد اور آوارہ ہو جائیں تو ان سے آکلہ کی تخلیق وقوع میں آتی ہے۔ مریضوں کو یا ناواقفِ فن عوام کو اس سے کچھ بحث بھی نہ ہونی چاہیے کہ اس کی اصلیت کیا ہے۔ اصلیت کی تحقیق بے بالوں والے سروں کے لیے چھوڑ کر انہیں تو صرف اتنا معلوم کر لینا کافی ہے کہ جسم کے اندر کون کون سی نئی پیدا ہو جانے والی علامتوں پر وہ آکلہ کا شک کر سکتے ہیں۔

ہمارے تمام بدن پر باہر کے رُخ تو ہماری جلد یا کھال ہوتی ہے، اور اندر کے رُخ جس جھلی کا استر ہوتا ہے اسے اصطلاح میں غشاءِ مخاطی کہا جاتا ہے۔ دوسری رسولیوں کے خلاف آکلہ کا عام دستور یہ ہے کہ یہ بدن کی جلد پر تو شاذ و نادر ہی نمودار ہوتا ہے۔ لیکن ایسے مقامات پر کہ جہاں کھال اور غشاءِ مخاطی کی سرحد ملتی ہے بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ یا پھر ایسے مقامات پر ہوتا ہے کہ جہاں صرف غشاءِ مخاطی ہے۔ ہونٹ کہ جہاں بدن کی کھال اور غشاءِ مخاطی کی حدیں ملتی ہیں: آکلہ کے لیے بہت موزوں جگہ ہے۔ گالوں کے اندر کی طرف، مسوڑھوں پر، غذا کی نالی، معدہ، امعاء، عورتوں کے اندامِ نہانی اور رحم، پھیپھڑے، غرض کہ تمام ایسے اعضاءِ جسمانی کہ جن پر غشاءِ مخاطی کا استر ہے، آکلہ کے لیے مناسب مقامات ہیں۔ اس کی ابتداء عموماً ایک چھوٹے سے دانے یا گٹھلی کی صورت میں ہوتی ہے جو برابر حجم میں کچھ نہ کچھ ترقی کرتی رہتی ہے۔ یا پھر ایسے زخم کی صورت میں شروع ہوتا ہے کہ جو یا تو مندمل نہیں ہوتا، یا مندمل ہو ہو کر بار بار ظاہر ہوتا رہتا ہے۔

صرف ایک مرتبہ کسی مقام پر چوٹ لگنے یا صدمہ پہنچنے سے تو یہ شاید ہی کبھی ہوتا ہو لیکن اگر ایک ہی مقام پر بار بار صدمہ یا خراش پہنچتی رہے تو یہ اکثر اسی مقام کو اپنے ظاہر ہونے کے لیے انتخاب کرتا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ یہ خراش یا چوٹ آکلہ پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔ بلکہ یہ کہ اگر جسم میں وہ خاص خرابی یعنی خلیاتِ جسم کی آوارہ مزاجی موجود ہے تو اکثر اسی مقام پر اس کا ظہور ہوتا ہے جو بار بار کی خراش یا آئے دن کی چوٹوں سے کچھ کمزور ہو چکا ہو۔

یورپ میں چکنی مٹی سے بنے ہوئے پائپ بکثرت پیے جاتے تھے اور ہونٹوں پر ہر وقت تمباکو کی خراش پہنچتی رہتی تھی۔ اس لیے وہاں نیچے کے ہونٹ پر اس کا کثرت سے ظہور ہوتا تھا اور یہ خیال ہو گیا تھا کہ شاید اس قسم کے پائپ اس کا باعث ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں پان اور پانوں کا خراش دار چونا چوں کہ بہت زیادہ استعمال میں آتا تھا اس لیے گال کی اندرونی سطح پر آکلہ بہت زیادہ نمودار ہوتا تھا۔ اور یہ خیال ہو گیا تھا کہ شاید پانوں کی یا چونے کی وجہ سے آکلہ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ دونوں خیال بالکل غلط نکلے اور اب یہ تحقیق ہو گیا ہے کہ آکلہ کے مقام کا تعین کرنے میں گو ان چیزوں کو دخل ہو لیکن ان سے آکلہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

اس تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ اگر منہ میں یا ہونٹوں پر یا کسی اور ایسے ہی مقام پر کوئی اُبھار ایسا پیدا ہو کہ جو بڑھتا ہی رہے، یا کوئی زخم ایسا ہو گیا ہو کہ جو اچھا نہ ہوتا ہو یا اچھا ہو ہو کر پھر اسی جگہ ہو جاتا ہو تو آپ کو شبہ پیدا ہو جانا چاہیے۔ اور جلد سے جلد کسی ہوشیار اور تجربے کار معالج کو دکھا کر اپنا اطمینان کر لینا چاہیے۔

سیاہ رنگ کے اُبھرے ہوئے ایسے مسّے کہ جن پر بال ہوں اور وہ جسامت میں بڑھتے رہیں اور لگنے ملنے سے ان سے خون بھی نکلتا ہو بہت مخدوش ہوتے ہیں۔ اگر ایسے مسّے ہوں تو جلد سے جلد کسی ماہرِ فن سے مشورہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر بہ ظاہر تن درست و توانا آدمی کو برابر فتورِ ہضم رہتا ہو اور بلا کسی معقول سبب کے بار بار یکایک بدہضمی ہو جاتی ہو تو اندیشہ ہو سکتا ہے کہ اس کے آلاتِ ہضم میں کسی جگہ آکلہ پیدا ہو گیا ہے۔ اگر جسم کے کسی حصّے سے، خصوصاً عورتوں میں آلاتِ تولید سے غیر معمولی طور پر خون جاری ہو جائے تب بھی ذہن اسی طرف منتقل ہونا چاہیے، اور مناسب ذرائع سے جلد سے جلد اطمینان کر لینا چاہیے۔

آکلہ کی ابتدا عموماً ان ہی طریقوں پر ہوتی ہے اور اگر اس وقت اسے آلاتِ جراحی، عکس ریز اور ریڈیم کی مدد سے تمام وکمال ضائع کردیا جائے تو عموماً مریض ہمیشہ کے لیے تن درست ہوجاتا ہے۔ اس وقت تک تیس ہزار کے لگ بھگ ایسے بیمار صحت یاب ہوچکے ہیں کہ جنہوں نے ابتدائی حالت میں اپنے علاج کی طرف توجہ کرلی تھی اور خوش قسمتی سے ایسے مقامات پر پہنچ گئے تھے کہ جہاں ان کے مرض کی صحیح تشخیص اور اس کا مکمل طریقے پر علاج کردیا گیا۔ ان مریضوں کی باقاعدہ فہرست رکھی گئی ہے اور انہیں یہ ہدایات ملی ہوئی ہیں کہ اگر دوبارہ ذراسی بھی اس قسم کی تکلیف ہو تو وہ فوراً اسی شفاخانے میں پہنچ جائیں کہ جہاں پہلے ان کا علاج ہوا تھا۔ یہ تیس ہزار مریض جن کو اب تن درست اور صحت یاب خیال کرلیا گیا ہے، پانچ سال سے بالکل تن درست ہیں اور اس عرصے میں کبھی مرض نے اعادے کی کوشش نہیں کی ہے۔

آکلہ کے متعلق یہ باتیں بھی ذہن میں رکھنی ضروری ہیں کہ اگرچہ بعض اوقات یہ مردوں اور عورتوں دونوں میں ایسے مقامات پر نمودار ہوتا ہے کہ جو امراض خبیثہ کے لیے مخصوص ہیں۔ لیکن حقیقت میں آتشک یا سوزاک سے اس کا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے اس کا ذکر کرنے یا اسے معالج کو دکھانے اور اس کا مشورہ حاصل کرنے میں کسی قسم کی شرم دامن گیر نہیں ہونی چاہیے۔

آکلہ کے بیماروں سے پرہیز کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ مرض کسی درجے میں بھی متعدی نہیں ہے اور نہ اس میں کسی قسم کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ آکلہ کے متعلق اگرچہ جانوروں میں تو اس بات کا ثبوت ملا ہے کہ یہ موروثی طور پر والدین سے اولاد میں منتقل ہوا کرتا ہے لیکن انسانوں میں یہ چیز بھی ابھی محتاجِ ثبوت ہے۔

حقنہ!

ازجناب حکیم فضل مبین احمد صاحب دہلی

(حق تصنیف بحق مصنف محفوظ)

حقنے کا موجد پدر طب حکیم بقراط ولد ایرقلیدس ہے۔ یہ حکیم جزیرہ قاس (یونان) میں سنہ ۴۶۰ قبل مسیح پیدا ہوا اور سنہ ۳۵۷ قبل مسیح فوت ہوا۔ وہ اسقلی بیوس کے سلسلے میں بقول بعض اُنیسویں اور بقول بعض سترھویں پشت میں ہے۔

حکیم بقراط کے زمانے سے پہلے علمِ طب کی تعلیم خاص خاندانوں میں محدود تھی۔ حکیم بقراط جس خاندان میں پیدا ہوا اس کا مشغلہ طبابت ہی تھا۔ اُس نے اپنے والدین سے طب کی تعلیم حاصل کی اور دوسرے اساتذہ سے بھی علم طب حاصل کیا۔ طب کے علاوہ اور بھی مروجہ علوم میں دستگاہ اور شہرت حاصل کی۔ بقراط کا یہ احسان تمام دنیا پر ہے کہ اس نے علم طب کو صرف اپنے خاندان تک محدود نہ رکھا بلکہ دوسرے مستحق اور اہل لوگوں کو اپنا شاگرد بنا کر علم طب کو وسعت دی۔ پہلے طبی تعلیم طلبا کو زبانی دی جاتی تھی، مگر اس نے علم طب کو کتابی صورت میں جمع کیا۔ اُس کی تصانیف کی تعداد بہتر (۷۲) ہے۔

انسان نے اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود بہت کچھ دوسرے حیوانوں سے سیکھا ہے منجملہ ان کے حقنے کے افعال وخواص کی ابتدائی معلومات بھی انسان کو ایک پرند سے ہوئی۔ کہتے ہیں کہ حکیم بقراط ایک دن دریا کے کنارے علمی تفکرات میں غوطہ لگار ہا تھا اس نے دیکھا کہ ایک ماہی خور لمبی چونچ والا پانی کا پرند جس کو یونانی میں ایبس کہتے ہیں اور وہ ہر قسم کے جانور کو بطور غذا کھالیتا ہے، دریائے شور کے کنارے زمین پر گر کر لوٹنے لگا۔ اس حالت سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسے کوئی تکلیف ہے۔ پھر اُس نے اپنی چونچ پانی سے بھر کر مقعد میں ڈالی اور تھوڑی دیر بعد اُڑ گیا۔ حکیم بقراط نے جب اس جگہ جا کر دیکھا تو بہت سا براز پڑا ہوا پایا۔ غور وفکر نے اس کو اس کی تہ پر پہنچا دیا کہ پرند دردِ شکم میں مبتلا تھا۔ اُس کے بعد اس نے اس عمل کو بہت سے آدمیوں پر کیا اور اس سے آدمیوں کو فائدہ حاصل ہوا۔

اس کے بعد دوسرے اہل علم حضرات نے مختلف طریقوں اور مختلف امراض پر بہت سے تجربے کرنے کے بعد اس کے فوائد کو متعین کردیا۔

اس عمل کے متعلق ابھی تک جدید تجربات ہو رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ آن سے انسان کو مزید فائدہ پہنچے گا۔ چوں کہ یہ علم ابتداءً پرندوں سے حاصل کیا گیا ہے اس لیے اس کا نام عملِ طائر رکھا گیا۔ حکیم جالینوس کا قول ہے کہ حکیم بقراط کے اُستاد حقنے کے موجد ہیں۔ اس طرح حقنے کی ایجاد اور بھی قدیم ہو جاتی ہے۔

مغربی اطبا کی ستم ظریفی کہیے یا خودستائی، یہ ہمیشہ قدیم ایجادات کو سنہری حرفوں میں اپنے کارنامے ظاہر کرتے ہیں۔ چناں چہ اُن کے ہاں اٹھارویں اور اُنیسویں صدی عیسوی میں حقنے کے بہت سے موجد پیدا ہوئے۔ ان میں نیویارک کے ڈاکٹر ہال صاحب بہت مشہور ہوئے اُنہوں نے گویا حقنے کی معلومات سب سے پہلے دریافت فرما کر ایک ناقابلِ انکار احسان طبّی دنیا پر فرمایا ہے!

حقنے کے مترادف نام (۱) حقنہ (۲) دستور (۳) عمل (۴) دستی کرم (۵) عمل طائر (۶) کلسٹر (۷) اینیما (۸) اینیمٹا

حقنے کی تعریف سیّال شے کا مقعد کے راستے بذریعہ پچکاری یا نلکی جسم میں داخل کرنا حقنہ کہلاتا ہے۔ اور حقنے کا لفظ اس ظرف کے لیے بھی بولا جاتا ہے جو ایسی سیال شے کے مقعد میں داخل کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

محقنہ یا پچکاری حقنے کے لیے ہر زمانے میں مختلف صورت کے آلات وضع کیے گئے ہیں۔ چناں چہ وید صاحبان کے ہاں وسطی کرم حقنے کا نام ہے۔ وسطی کے لفظی معنی مثانے کے ہیں۔ یہ حضرات جانوروں کے مثانے میں سیال اشیا داخل کر کے اس سے فوائد حاصل کرتے رہے ایسی طرح بعض اطبّا نے گائے کی دُم کی شکل کا آلہ مناسب سمجھا بعض نے کدو کی شکل کا آلہ پسند فرمایا۔ بعض حضرات نے حقنے کے لیے نصف دائرے کی شکل کا آلہ بہتر سمجھا۔ بعض موجد ثلث دائرے کی صورت کو اہمیت دیتے تھے۔ بہرحال آلے کی شکل و صورت کچھ بھی ہو، اطباءِ قدیم اس شے کا استعمال سے بخوبی واقف تھے اور اپنے مریضوں کو اس عمل کے ذریعے سے نفع پہنچاتے رہتے ہیں۔

موجودہ زمانے میں ولایت کی بنی ہوئی پچکاریاں، جنہیں ڈوش کین کہتے ہیں، زیادہ مناسب ہیں۔ اوّل تو یہ بازار میں کم قیمت پر ہر وقت مل جاتی ہیں۔ اگر ہم پُرانی ترکیب کی شے بنانے کے لیے سرگرداں رہیں تو کس قدر دقّتیں اور پریشانیاں پیدا ہوں گی۔ مثلاً آج کل کے وید حضرات تقلیدِ قدیم کی دُھن میں اگر جانوروں کے مثانے سے کام لینا چاہیں تو پہلے وہ ضرورت کے وقت ایک جانور ذبح کریں، پھر اس کا مثانہ حاصل کریں۔ پھر ایک نرسل یا کسی اور مناسب شے کی نلکی بنائیں۔ اس کے بعد اسے استعمال کریں۔ اور ہر وقت مریض کے لیے نئے جانور کو تلاش کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ مریض نہ کسی وقت کا پابند ہے نہ مرض کا کوئی وقت مقرر ہے۔ فرض کیجیے کہ مریض آدھی رات کو آئے تو کس قدر دقّت کا سامنا ہو گا۔

بعض حالات میں کین کو اُبال کر صاف کرنا اس لیے ضروری ہوتا ہے کہ ناپاکی سے زخم میں کوئی جرثومہ وغیرہ نہ جا سکے۔ یہ احتیاط صرف موجودہ اینیما کین کی صورت میں ہو سکتی ہے۔ غرضکہ زمانہ بہت آگے جا چکا ہے۔ ہمارے لیے اس قسم کی قدیم روایات کی پیروی کچھ ضروری نہیں جو خواہ مخواہ تکلیف کا باعث ہوں۔ ولایت کی بنی ہوئی پچکاریاں سب سے زیادہ موزوں اور مناسب ہیں۔ چناں چہ یہ تین قسم کی ہوتی ہیں:۔

ایک تو ربر کا اینیما ہوتا ہے جس کا ایک پتلا سرا جو کسی ہڈی یا مسالے کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ سرے کو کسی چکنی چیز ویزلین یا تیل وغیرہ سے چکنا کر کے مقعد میں داخل کر دیتے ہیں۔ اور دوسرا سرا جو ربر کا اور موٹا ہوتا ہے؛ اس برتن میں لگاتے ہیں جس میں دوا یا پانی بھرا ہوتا ہے۔ اب پچکاری کے درمیانی گول بڑے حصّے کو ہاتھ سے دباتے اور ڈھیلا کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح برتن کی سیّال شے مقعد کے ذریعے آنتوں میں چلی جاتی ہے۔ اس پچکاری میں عیب یہ ہے کہ ہندوستان کی گرم آب و ہوا میں یہ بہت جلد خراب اور بے کار ہو جاتی ہے۔ اس کا پانی کھینچنے کا پُرزہ جسے والو کہتے ہیں، رسنے لگتا ہے۔

دوسری اور تیسری قسم اری گیٹر یا ڈوش سیرنج ہے۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔ پہلی انیمل ڈوش اور دوسری گلاس ڈوش۔ جہاں کافی احتیاط نہ ہو سکتی ہو وہاں انیمل ڈوش رکھنا مناسب ہوتا ہے۔ ورنہ گلاس ڈوش بہتر ہے، کیوں کہ گلاس ڈوش سے پانی کم ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور پانی یا دوا کی مقررہ مقدار داخل کرنی آسان ہوتی ہے۔ مناسب دواؤں یا پانی کو ڈوش کین میں ڈال کر مریض کے پاس اینیما اسٹینڈ یا پاس کی دیوار یا کسی اور طرح مریض کے بستر سے چار فٹ اونچا رکھا جاتا ہے۔ ڈوش کین کے پیندے میں جو سوراخ ہوتا ہے اس پر ربر کی لمبی نلی ہوتی ہے اور اس کے دوسرے سرے پر سینگ، ہڈی یا مسالے کی بنی ہوئی نال لگی رہتی ہے۔ اس نال کو چکنا کر کے مقعد میں داخل کر دیتے ہیں اور قریب کا پیچ کھول دیتے ہیں اور سیّال معائے مستقیم میں بآسانی چلا جاتا ہے دقّت

بشارت و انذار

معالج کے لیے کام کی باتیں

بشارت کے لغوی معنی خوش خبری دینا اور انذار کے لغوی معنی ڈرانا ہیں۔ طبی اصطلاح میں بشارت سے مراد وہ نیک علامتیں ہیں کہ جن کو معلوم کرکے طبیب مریض کو صحت یابی کی خوش خبری دے سکتا ہے۔ اور انذار سے مراد وہ بُری علامتیں ہیں جن کو معلوم کرکے طبیب مریض کو مرض کے بڑھ جانے سے ڈرا سکتا ہے۔

لیکن طبیب کو چاہیے کہ جب وہ مریض میں کوئی غیر طبعی خراب علامت دیکھے تو اس کے متعلق اس وقت تک کوئی قطعی حکم نہ لگائے جب تک کہ پہلے یہ نہ معلوم کرلے کہ یہ حالت اس مریض کی طبعی حالت تو نہیں ہے۔ غرض کہ کسی علامت کے متعلق کوئی قطعی اور یقینی حکم نہایت احتیاط سے لگانا چاہیے۔

۱ سر کی بیماریوں میں ناک یا کان سے پیپ نکلنا ایک اچھی علامت ہے۔

۲ اگر کسی شخص کو ہر وقت دردِ سر ستائے تو اس سے اس کی آنکھوں میں نزول الماء (موتیا بند) پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔

۳ اگر گرم بخاروں میں دردِ سر شدید ہو جائے اور پیشاب سفید آنے لگے تو یہ سرسام پیدا ہونے کی خبر دیتے ہیں۔

۴ اگر بخاروں میں پیشاب گدھے کے پیشاب کے مانند آنے لگے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مریض کو دردِ سر ہے یا دردِ سر ہونے والا ہے۔ اور اسی طرح بخاروں میں اور بحران کے اوقات میں پیشاب کا سفید اور رقیق ہونا اس بات کی علامت ہے کہ مادہ سر کی طرف منتقل ہوگیا ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے مریض کو یقیناً دردِ سر ہو جائے گا۔

۵ دردِ سر میں ناک سے خون جاری ہونا (نکسیر پھوٹنا) نیک علامت ہے۔ اس کو اس وقت تک بند نہیں کرنا چاہیے جب تک کہ مریض کمزور نہ ہو جائے۔

۶ تیز بخاروں میں قارورے کا رقیق ہو جانا، سر کا بوجھل ہونا، دردِ سر کی شدت، اور مریض کا روشنی سے نفرت کرنا سرسام کے پیدا ہونے کی علامتیں ہیں۔

۷ مریضِ سرسام کی باچھوں کا ٹیڑھا ہو جانا اور ناک کا مڑ جانا مریض کی ہلاکت کی علامت ہے۔ اسی طرح آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا خصوصاً ایک آنکھ سے خراب علامت ہے۔ علاوہ ازیں سرسام میں سینے اور سر میں ہر وقت بوجھ کا محسوس ہونا، تشنج کا پیدا ہونا اور زنگاری قے کا آنا موت کی علامت ہے۔ نیز تنفس کا خراب ہو جانا، آنکھوں کا اُبھر آنا اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا سرسام میں مہلک علامتیں ہیں۔

۸ اگر کسی بوڑھے آدمی کو سدر اور دوار لاحق ہو تو صرع اور سکتہ پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

۹ اگر صرع دماغی میں مریض کے سر اور پیشانی پر برص پیدا ہو جائے تو یہ ازالۂ مرض کی علامت ہے۔

۱۰ بقراط کا قول ہے کہ جو بخار تشنج کے بعد لاحق ہو وہ اُس تشنج سے اچھا ہے جو بخار کے بعد پیدا ہو۔ اگر تشنج کے ساتھ ہوش و حواس میں خلل پیدا ہو جائے اور ہچکیاں ستائیں تو مریض کی شفایابی سے مایوس ہو جانا چاہیے۔

۱۱ اگر خناق میں منہ کھول کر دیکھنے سے ورم نظر نہ آئے لیکن درد شدید ہو تو یہ خطرناک علامت ہے۔ علاوہ ازیں اگر خناق کے مریض کی زبان ہر وقت باہر نکلی رہے تو یہ بھی خطرناک علامت ہوتی ہے۔ اور جب مریض کے منہ سے جھاگ نکلنے لگیں تو اس کی زندگی سے مایوس ہو جانا چاہیے۔ علاوہ ازیں مریض خناق کے چہرے کا رنگ سبز ہو جائے اور آنکھوں کے پپوٹے سیاہی مائل ہو جائیں تو اس کی زندگی کی اُمید نہیں رکھنی چاہیے۔

۱۲ اگر گرم نزلے سے پیدا شدہ کھانسی پرانی ہو جائے تو اس سے سل پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۳ جالینوس کا قول ہے کہ اگر سل کے مریض کے چہرے پر کوئی چیز دانۂ باقلا کے برابر ظاہر ہو تو باون روز کے بعد ہلاک ہو جاتا ہے، اور اگر اس کے سر کے تالو پر باقلا کے دانے کے برابر سیاہ دانہ نکل آئے اور اس میں درد بالکل نہ ہو اور مریض کو نیند زیادہ آئے تو مریض چالیس روز کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔



(ایک ڈاکٹر کے قلم سے)

موسمِ گرما آخری منزلوں میں تھا۔ میرے پرانے دوست ٹھاکر امرناتھ مجھے ایک مہینے سے سیر و تفریح کے لیے شملے بلا رہے تھے۔ مگر مطب کی مصروفیتیں مجھے سر اٹھانے کی مہلت نہ دیتی تھیں۔ خدا خدا کر کے مجھے ایک ہفتے کی فرصت مل گئی اور میں شملے روانہ ہو گیا۔

ٹھاکر صاحب بہت اخلاق سے پیش آئے اور میرے شملے پہنچنے کے دوسرے دن انہوں نے میرے اعزاز میں ایک پُر تکلف ڈنر دیا، جس میں بہت سے معزز اشخاص اور خواتین شریک تھیں۔ ڈنر ختم ہونے کے بعد جب مہمان رخصت ہو گئے تو میں ٹھاکر صاحب کے کمرے میں جا بیٹھا اور ہم دونوں پرانے دوست دیر تک اپنی طالب علمی کے زمانے کی یاد تازہ کرتے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ٹھاکر صاحب نے کہا، "تم کو چوں کہ نفسیات کے مطالعے کا بہت شوق ہے۔ اس لیے میں آج تمہارے سامنے ایک دلچسپ مسئلہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔"

میں نے کہا، "فرمائیے۔"

وہ بولے، "ڈنر میں تمہارے سامنے جو ایک خوبصورت سی لڑکی آسمانی رنگ کی ساڑھی باندھے بیٹھی تھی اسے تم نے دیکھا تھا؟"

"دیکھا تو تھا، مگر کچھ زیادہ غور نہیں کیا۔"

"اُس کا نام مس زتشی ہے۔ اگر میں اُسے خوب صورت بلا کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ کیوں کہ اس کی وجہ سے دو معزز گھرانوں کے تعلیم یافتہ نوجوان عجب مصیبت میں گرفتار ہیں۔ یہ دونوں نوجوان بھی ڈنر میں شریک تھے۔ اور مس زتشی کے قریب ہی بیٹھے تھے۔ تم نے شاید غور نہیں کیا۔"

"میں نے تو غور نہیں کیا اور نہ اس میں غور کرنے کی کوئی بات ہی تھی۔"

"اجی ڈاکٹر صاحب، یہ معاملہ بہت غور طلب ہو رہا ہے۔"

"اس میں غور طلب کیا بات ہے۔ نوجوان لڑکوں کو نوجوان لڑکیوں سے محبت ہو ہی جاتی ہے۔ اگر تمہارے دو دوستوں کو مس زتشی سے محبت ہو گئی تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ اور اس کا تعلق مسائلِ نفسیات سے کیا ہے؟"

ٹھاکر صاحب مسکرا کر بولے، "دو نوجوان جو صرف چند دن پہلے آپس میں بہت گہرے دوست تھے اب مس زتشی کے دامِ محبت میں گرفتار ہو کر ایک دوسرے کے مخالف ہو رہے ہیں۔ پرانی دوستی کا چند روز کے اندر مخالفت میں بدل جانا، کیا اس مسئلے کا کوئی تعلق انسانی نفسیات سے نہیں؟"

میں نے ہنس کر جواب دیا، "قول مشہور ہے کہ محبت اندھی ہوتی ہے۔"

ٹھاکر صاحب بولے، "مجھے حسن و عشق کی اس کش مکش میں غریب رامیشور سے بہت ہمدردی ہے۔ کیوں کہ نہ تو وہ خوبصورت ہے اور نہ زیادہ دولت مند۔ اس کا حریف کرشن کمار خوب صورت بھی ہے اور یو۔ پی کے مشہور تعلقدار راجہ صاحب اندر پور کا اکلوتا لڑکا بھی۔ وہی بازی لے جائے گا۔ افسوس خوب صورت بلا مس زتشی نے دونوں نوجوانوں کی زندگی تلخ کر دی۔"

میں نے کہا، "ٹھاکر صاحب تم تو عجب جھکّی آدمی ہو۔ سرمستِ شباب دنیا میں ایسے واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ تم اس معمولی معاملے کو اس قدر اہمیت کیوں دے رہے ہو؟"

ٹھاکر صاحب ہنس کر خاموش ہو گئے اور میں ایک سگریٹ سلگا کر اپنی خواب گاہ میں واپس آ گیا۔

دوسرے دن جب میں سو کر اٹھا اور ضروریات سے فارغ ہو کر ڈرائنگ روم میں گیا تو مس زتشی صوفے پر بیٹھی ہوئی چائے پی رہی تھی۔

مجھے دیکھ کر ازراہِ اخلاق کھڑی ہوگئی اور مصافحہ کرکے بولی، "ڈاکٹر صاحب۔ مجھے افسوس ہے کہ ڈنر میں آپ سے گفتگو کا موقع نہیں مل سکا۔ مجھے تو کئی دن سے آپ کی تشریف آوری کا انتظار تھا میرے دل میں ڈاکٹروں کی بہت عزت ہے۔ کیا عرض کروں، میں تو خود ڈاکٹری پڑھنا چاہتی تھی، لیکن افسوس ہے کہ مجھے موقع نہیں مل سکا۔"

مجھے مس زنتشی کے اخلاق اور شریفانہ اندازِ گفتگو کو دیکھ کر حیرت ہوئی۔ کیا اسی شریف لڑکی کو میرے دوست ٹھاکر صاحب "خوبصورت بلا" کا خطاب دیتے ہیں؟ میں نے اس کے اخلاق کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا، "مجھے بھی آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔"

ٹھاکر صاحب اس وقت موجود نہیں تھے۔ غالباً پوجا پاٹ میں مصروف ہوں گے۔ میز پر ناشتے کا سامان آراستہ تھا۔ مس زنتشی نے میری طرف میووں کی ایک پلیٹ بڑھاتے ہوئے کہا، "آئیے آپ بھی شریک ہو جائیے۔"

میں ناشتے میں شریک ہوگیا۔ اتنے میں ایک شریف صورت نوجوان کمرے کے اندر داخل ہوا۔ مس زنتشی نے اس سے میرا تعارف کرایا کہ "یہ مسٹر رامیشور ناتھ بی۔ اے ہیں اور لکھنؤ یونی ورسٹی میں ایم۔ اے کی تیاری کر رہے ہیں۔"

رامیشور کا نام سن کر میں چونک پڑا۔ یہ نام تو میں نے پچھلی رات ٹھاکر صاحب کی زبان سے سنا تھا۔ کیا یہی نوجوان مس زنتشی کے دامِ محبت میں گرفتار ہے؟ گندمی رنگ تھا، مضبوط ورزشی جسم اور درمیانہ قد۔

رامیشور مس زنتشی کے پاس آکر کھڑا ہوگیا۔ مس زنتشی نے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہ کرتے ہوئے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھا۔ میں نے رامیشور سے ایک خاص صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کے لیے کہا۔ اس کے چہرے پر حزن و ملال کے آثار تھے۔ بولا، "شکریہ، مجھے بیٹھنا نہیں ہے۔ کام سے جا رہا ہوں۔ کھڑے کھڑے ٹھاکر صاحب سے ملنے آگیا تھا۔"

مس زنتشی نے بغیر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، "تو کچھ ناشتہ کر لیجیے۔ ٹھاکر صاحب تو ابھی باہر نہیں آئے ہیں۔"

رامیشور نے بھرائی ہوئی آواز سے جواب دیا، "آپ کا بھی شکریہ۔ مگر میں ناشتہ کر چکا ہوں۔"

اتنے میں ایک دوسرا نوجوان کمرے کے اندر داخل ہوا۔ سرخ و سفید رنگ، دراز قامت، جسم پر بہت قیمتی سوٹ۔ مس زنتشی اسے دیکھ کر کھڑی ہوگئی اور نوجوان سے گرم جوشی کے ساتھ مصافحہ کرتی ہوئی مجھ سے بولی، "ڈاکٹر صاحب، آپ ریاست اندر پور کے ولی عہد مسٹر کرشن کمار ہیں۔"

کرشن کمار کا نام میں پچھلی رات ٹھاکر صاحب کی زبان سے سن چکا تھا۔ میں نے بھی مصافحہ کیا۔ کرشن کمار مس زنتشی کے قریب بیٹھ گیا۔ اور رامیشور کی طرف دیکھ کر بولا، "اوہ، آپ بھی تشریف فرما ہیں۔ معاف فرمائیے گا۔ میں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا۔ آپ کھڑے کیوں ہیں۔ تشریف رکھیے۔"

رامیشور کرشن کمار کے اصرار سے بیٹھ گیا۔ اور ادھر اُدھر کی باتیں شروع ہوئیں۔ مگر رامیشور کی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت وہ بہت پریشان ہے۔ کرشن کمار کے قہقہے کمرے میں گونج رہے تھے۔ دفعتاً کرشن کمار خاموش ہوگیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیے اور اس کے چہرے پر اس قدر زردی چھاگئی کہ میں سمجھا وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ میں حیران ہو کر کرشن کمار کی صورت دیکھنے لگا کہ اس کی حالت کیا ہو رہی ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ میری زبان سے ایک لفظ نکل سکے یا میں مس زنتشی کو اس کی حالت کی طرف توجہ دلا سکوں اس کے چہرے کی وہ کیفیت رفع ہوگئی۔ پھر اسی طرح ہنس ہنس کر باتیں کرنے لگا۔ لیکن اس کا ہاتھ داہنے کان پر ضرور تھا۔

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد مس زنتشی نے مجھ سے کہا، "ڈاکٹر صاحب اس وقت موسم بہت خوش گوار ہے۔ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو چلیے تھوڑی دیر گھوڑے کی سواری کا شغل رہے۔ ذرا تفریح ہو جائے گی۔"

میں نے کہا، "آپ کو گھوڑے کی سواری کا بہت شوق ہے؟"

مس زنتشی بولی، "شوق کیا عشق ہے۔ میں اپنی سواری کا جانور ساتھ لے کر شملے آئی ہوں اور ہمارے دوست مسٹر کرشن کمار کے ساتھ تو پورا اصطبل ہے۔ اس طرح میری خوب دل بستگی ہو جاتی ہے —— میری قیام گاہ یہاں سے قریب ہی ہے۔ زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹے میں پوشاک

بدل کر آتی ہوں۔"

یہ کہہ کر اس نے کرشن کمار کی طرف دیکھا اور بولی، "کیا آپ ہمارے ساتھ سیر کرنے نہیں چلیے گا؟"

کرشن کمار نے جواب دیا، "چلوں گا کیوں نہیں۔ میں تو پہلے ہی سے اپنا گھوڑا لے کر آیا ہوں۔ مجھے صرف اس کا انتظار تھا کہ مجھے تم چلنے کے لیے کہو۔"

مس زنتشی پوشاک بدلنے کے لیے رخصت ہوئی۔ اس نے ابھی کمرے سے باہر قدم نکالا ابھی نہ تھا کہ رامیشور نے لپک کر اس سے کہا "مس زنتشی، مجھے آپ سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔"

مس زنتشی نے جواب دیا، "اس وقت تو میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ذرا سیر کے لیے جا رہی ہوں۔ پھر کبھی فرصت کے وقت باتیں کر لیجیے گا۔"

رامیشور نے کہا، "اگر ضروری باتیں نہ ہوتیں تو میں آپ کو تکلیف نہیں دیتا۔"

مس زنتشی نے بے رُخی سے جواب دیا، "اچھا تو آج رات کے کھانے کے بعد میں آپ کو دس منٹ کا وقت دیتی ہوں۔"

رامیشور نے کہا، "رات کو دس منٹ دینے کے بجائے اگر آپ اس وقت صرف پانچ منٹ مجھ سے گفتگو فرمالیں تو ممنون ہوں گا۔"

مس زنتشی برآمدے میں ٹھٹھک کر بولی، "اچھا تو جو کچھ کہنا ہے جلدی کہیے۔ وقت بہت کم ہے۔"

ان دونوں کی گفتگو ہم سُن نہ سکے۔ مگر دو تین منٹ کے اندر مس زنتشی گفتگو سے فارغ ہو کر اپنی قیام گاہ کو روانہ ہو گئی۔ میں اور کرشن کمار کمرے سے باہر نکل آئے اور مس زنتشی کے انتظار میں باہر برآمدے میں بیٹھ کر سگرٹ پینے لگے۔ اتنے میں رامیشور ایک ٹٹو سے گھوڑے پر سوار اُدھر سے گزرا۔ کرشن کمار نے اسے آواز دی، "ہم بھی سیر کے لیے چل رہے ہیں۔ کیا تم ہمارے ساتھ نہیں چلوگے؟"

رامیشور نے بے رُخی سے جواب دیا، "جی نہیں۔ آج مجھے بہت ضروری کام ہے۔"

کرشن کمار نے ہنس کر کہا، "تم ضروری کام سے جا تو رہے ہو، مگر تمہاری یہ کال کی ماری گھوڑی پہاڑ پر چل بھی سکے گی؟"

رامیشور نے کسی قدر جھلّا کر جواب دیا، "اگر نہ چل سکی تو تم امیر آدمی ہو۔ تم سے کوئی گھوڑی مانگ لوں گا۔"

کرشن کمار نے کہا، "مگر تمہیں گھوڑے پر سوار ہونا تو آتا ہی نہیں۔ دیکھو کیسے بے ڈھنگے پن سے بیٹھے ہو۔"

غریب رامیشور کھسیانا ہو گیا۔ بولا، "اب آپ سے گھوڑے کی سواری بھی سیکھ لوں گا۔"

اتنے میں کرشن کمار کی پھر وہی حالت ہو گئی جو میں نے ناشتے کے وقت دیکھی تھی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیے اور سر جھکا کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بالکل مُردنی سی چھا گئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔ میں حیرت سے اس کی صورت دیکھ ہی رہا تھا کہ آن واحد میں کرشن کمار کی وہ حالت رفع ہو گئی۔ میں کرشن کمار سے اس کی حالت کے متعلق کچھ دریافت ہی کرنے والا تھا کہ مس زنتشی اپنی گھوڑی ہوا میں اُڑاتی ہوئی آ پہنچی۔ اور ہم لوگ اس کے ساتھ سیر کے لیے نکل گئے۔

سیر سے واپس آ کر میں ٹھاکر صاحب سے باتیں کرتا رہا۔ ان کی گفتگو سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہیں رامیشور سے بہت ہمدردی ہے۔ اور مس زنتشی جو بے رُخی اس کے ساتھ برتتی ہے وہ اسے پسند نہیں کرتے۔ میں نے انہیں سمجھایا بھی کہ آپ کو پرائے پھٹے میں پیر دینے کی کیا ضرورت ہے؟ مس زنتشی کو اپنی شادی کے لیے حقِ انتخاب حاصل ہے۔ اگر اُسے ایک خوبصورت اور دولت مند نوجوان کرشن کمار سے محبت ہو تو آپ کو اعتراض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن ٹھاکر امر ناتھ کے خیال میں مس زنتشی کی یہ سخت غلطی تھی کہ وہ رامیشور جیسے قابل نوجوان کو محض اس کے غریب ہونے کے جرم میں ٹھکرا رہی تھی۔ ٹھاکر صاحب کے چند اور احباب بھی ملنے کے لیے آئے اور ان کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ مس زنتشی کے ساتھ کرشن کمار اور رامیشور کی داستانِ محبت سارے شملے میں مشہور ہے۔ اور شملے میں بعض معزز آدمی ایسے بھی موجود ہیں جو مس زنتشی کی اس قدر آزادی پسند نہیں کرتے لیکن چونکہ میں خود قدرتی طور پر آزاد منش واقع ہوا ہوں اس لیے مجھے ان لوگوں کی گفتگو سے ذرا بھی دلچسپی نہیں ہوئی۔ اور مس زنتشی کی جانب میرے خیالات

بدستور اچھے رہے۔ میں سمجھتا تھا کہ کرشن کمار کے ساتھ اس کی شادی مناسب رہے گی۔ رات کو ٹھاکر امرناتھ نے پھر کچھ دوستوں کو کھانے پر مدعو کیا جن میں مس زنتشی، کرشن کمار اور رامیشور بھی شامل تھے۔ رامیشور بالکل الگ تھلگ بیٹھا تھا اور اس کی صورت سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہت غمگین اور افسردہ خاطر ہے۔ کھانے سے فارغ ہوتے ہی بعض دوستوں کے اصرار کے باوجود رامیشور دردِ سر کا عذر کرکے چلا گیا اور اس کے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد کرشن کمار نے بھی میزبان سے اجازت طلب کی۔ میں نے اُسے روکنا چاہا۔ مگر وہ یہ کہہ کر کہ اس وقت اُسے گرمی سی معلوم ہو رہی ہے۔ ذرا میدان میں ٹہلے گا، باہر چلا گیا۔

ٹھاکر صاحب اور بعض دوستوں کے اصرار پر مس زنتشی نے گانا شروع کیا اور دیر تک گاتی رہی۔ اتنے میں رامیشور گھبرایا ہوا کمرے کے اندر داخل ہوا۔ اس کی حالت دیوانوں کی سی ہو رہی تھی۔ بال بکھرے ہوئے، چال میں لغزش، آنکھیں بھیانک، سیدھا مس زنتشی کے پاس جاکر بولا، "مس زنتشی مس زنتشی، تم تو یہی سمجھو گی کہ میں نے اسے مار ڈالا۔ لیکن نہیں خدا کی قسم میں بے قصور ہوں۔"

اتنا کہنے کے بعد اس نے لپک کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی طرف گھسیٹ کر بولا، "جلدی چلو، جلدی چلو—— ڈاکٹر صاحب، خدا کے لیے جلدی چلو۔"

سارے کمرے پر دہشت کا سا عالم طاری ہو گیا۔ ہر شخص کی نگاہیں رامیشور کی جانب تھیں۔ میں نے گھبرا کر پوچھا، "آخر کچھ بتاؤ تو معاملہ کیا ہے؟"

رامیشور نے اُکھڑے اُکھڑے الفاظ میں جواب دیا، "وہ پہاڑی پر سے گر پڑا—— وہ پہاڑی پر سے گر پڑا۔"

میں نے پوچھا "کون؟"

اُس نے جواب دیا "کرشن کمار۔"

رامیشور کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ بولا، "مگر ابھی وہ زندہ ہے۔ میں نے اُسے اُٹھانے کی بہت کوشش کی مگر نہ اُٹھا سکا۔ خدا کے لیے جلدی اس کی مدد کے لیے چلو۔"

مس زنتشی کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئی۔ اس نے قہر آلود نگاہوں سے رامیشور کی طرف دیکھا اور اپنی ساڑی کا آنچل سنبھالتی ہوئی بعجلت تمام کمرے سے باہر نکلی۔ ٹھاکر امرناتھ نے ایک لالٹین سنبھالی اور ہم سب تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے رامیشور کے ساتھ ہو لیے۔ چاندنی رات تھی۔ ہمیں پہاڑیوں پر کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی اور ہم رامیشور کی نشان دہی کے مطابق آسانی سے اس مقام تک پہنچ گئے۔ لیکن کرشن کمار بظاہر بے ہوش پڑا تھا۔ رامیشور نے گھٹنوں کے بل جھک کر کرشن کمار کی صورت غور سے دیکھی۔ اور بولا، "میرے خیال میں کرشن کمار ابھی زندہ ہے۔"

میں تھوڑی سی برانڈی اور کچھ سرجیکل سامان وادویہ اپنے ساتھ لیتا گیا تھا۔ میں نے برانڈی مس زنتشی کو دی اور جلدی سے آگے بڑھ کر کرشن کمار کی نبض پر ہاتھ رکھا۔ مس زنتشی نے پیچھے سے برانڈی اس کے منہ میں ڈالنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ میں نے اشارے سے روکا اور کہا، "افسوس ہے کہ مسٹر کرشن کمار اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔"

مس زنتشی کے منہ سے دردناک چیخ نکلی اور وہ بے ہوش ہو کر کرشن کمار کی لاش کے پاس گر پڑی۔ رامیشور بھی بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔

ہم جو ایک تختہ اپنے ساتھ لے گئے تھے اس پر کرشن کمار کی لاش رکھی اور اُسے اُٹھا کر ٹھاکر امرناتھ کی کوٹھی پر لے آئے۔ مس زنتشی کو بھی بہت دشواری سے ہوش میں لایا گیا۔

کرشن کمار کے ملازموں میں تہلکہ مچ گیا۔ اس کے والد کو لکھنؤ ٹیلی فون پر اطلاع دی گئی۔ پولس بھی ذرا دیر میں پہنچ گئی اور بظاہر رامیشور پر شبہ کیا جا رہا تھا کہ اُس نے جوشِ رقابت میں کرشن کمار کو پہاڑ سے نیچے دھکیل کر مار ڈالا۔

مجھے ذرا دیر پہلے تک رامیشور سے کوئی ہمدردی نہ تھی۔ لیکن اس وقت اس کا اترا ہوا چہرہ اور حسرت بھری نگاہیں دیکھ کر میرے دل میں اس کی ہمدردی کا بے پناہ جذبہ متحرک ہو گیا۔ میرا دل گواہی دے رہا تھا کہ وہ بے قصور ہے۔

کرشن کمار کی لاش ایک کمرے میں رکھی تھی۔ ٹھاکر صاحب مجھ سے بولے، "تم نے عشق و محبت کے اس الم ناک ڈرامے کا آخری سین دیکھا؟"
میں نے جواب دیا، "ہاں سب کچھ دیکھا اور سب کچھ دیکھوں گا۔"
"اب کیا دیکھو گے۔ جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ رامیشور بہت شریف نوجوان تھا لیکن افسوس مس زتشی کی محبت نے اُسے اندھا کر دیا۔"
"رامیشور کو مس زتشی کی محبت نے کیا اندھا کر دیا؟"
"پوچھتے ہو کیا اندھا کر دیا؟ مجھ سے نہ پوچھو۔ کرشن کمار کی خونچکان لاش سے پوچھو۔"
"تو کیا تمہارے خیال میں رامیشور نے کرشن کمار کو ہلاک کیا ہے؟"
"قرائن تو یہی بتا رہے ہیں۔ کرشن کمار کا وجود اس کی کامیابی کی راہ میں سنگِ گراں تھا۔"
"میں یہ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ جہاں تک کرشن کمار کی موت کا تعلق ہے، رامیشور اتنا ہی بے قصور ہے کہ جتنا تم بے قصور ہو یا جتنا میں بے قصور ہوں۔"
ٹھاکر امرناتھ بولے، "بحث کی کیا ضرورت ہے۔ صبح دور نہیں۔ پولس تحقیقات کرے گی اور تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔"
ہم یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ رامیشور کمرے کے اندر داخل ہوا۔ اس وقت اس کے چہرے پر گھبراہٹ کم تھی۔ میں نے پوچھا، "مس زتشی کہاں ہیں؟"
وہ بولا، "لاش کے یہاں آنے کے بعد وہ سیدھی اپنی قیام گاہ پر چلی گئی تھیں۔"
میں نے پوچھا، "پولس نے تم سے اب تک کوئی خاص تعرض تو نہیں کیا؟"
رامیشور نے جواب دیا، "مجھے صرف کوٹھی سے باہر جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے اور تو اُس نے مجھ سے کچھ نہیں کہا۔ اُس وقت میں بہت گھبرایا ہوا تھا۔ اب ذرا میری طبیعت قابو میں آئی ہے۔ میں آپ دونوں کو پورا واقعہ بتا دینا چاہتا ہوں۔"
میں اور ٹھاکر امرناتھ صاحب ہمہ تن گوش ہو گئے اور رامیشور نے کہنا شروع کیا، "میں تقریباً ڈیڑھ سال سے مس زتشی کے دامِ محبت میں گرفتار ہوں، اور مجھے ترکے میں جو بیس پچیس ہزار روپے قیمت کی جائداد ملی تھی وہ بھی میں نے مس زتشی کے عشق میں تلف کر دی۔ میں محض اسی کی وجہ سے شملے آیا تھا اور مجھے اپنی کامیابی کا یقین کامل تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ آج سے تقریباً تین ہفتے پیشتر ہمارے دوست ٹھاکر صاحب کی کوٹھی میں مس زتشی اور مسٹر کرشن کمار کی ملاقات ہوئی اور اس کے بعد سے میرا بنا بنایا کھیل بگڑنے لگا۔ آج صبح میں انتہائی مایوسی کے عالم میں اپنی قسمت کے آخری فیصلے کے لیے آپ کے پاس آیا تھا۔ ناشتے کے بعد جیسا کہ آپ کو معلوم ہے مس زتشی سے تنہائی میں گفتگو کرنی چاہی اور اس کا جواب اُنہوں نے بہ آوازِ بلند جو کچھ دیا تھا وہ آپ نے بھی سُنا ہو گا۔ خیر مشکل سے پانچ منٹ کی اجازت ملی اور میں نے ان سے نہایت صفائی کے ساتھ عرضِ مدعا کر دیا۔ مس زتشی نے مجھے جو کچھ جواب دیا میں پوری تفصیل سے آپ لوگوں کو بتانا نہیں چاہتا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ انہیں میری پُرانی محبت کا ذرا بھی خیال نہیں اور وہ مجھ پر مسٹر کرشن کمار کو ترجیح دیتی ہیں۔ میں نے مس زتشی سے غصے کی حالت میں صرف اتنا کہا کہ 'تم محبت کی خواہاں نہیں۔ بلکہ روپے کی بھوکی ہو' یہ کہہ کر میں چلا گیا اور مجھے اس قدر سخت صدمہ ہوا کہ میں سیر کے لیے آپ لوگوں کے ساتھ نہیں گیا۔
کرشن کمار میرے پُرانے دوست تھے۔ ابتدائی مدرسے سے ایف۔ اے تک ہم دونوں نے ایک ساتھ پڑھا۔ مجھے ان سے بہت محبت تھی۔ اور شملہ آنے کے بعد بھی تقریباً تین ہفتوں سے مس زتشی کے ساتھ ان کی محبت کی بڑھتی ہوئی پینگیں تو مجھے پسند نہ تھیں، لیکن خدا کی قسم میرے دل میں ان کی طرف سے عناد نہ تھا اور میں انہیں بدستور اپنا دوست سمجھتا تھا۔ لیکن آج صبح مس زتشی کی زبان سے جواب صاف سننے کے بعد مجھے اس قدر نفرت ہو گئی کہ اتنی نفرت مجھے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے نہیں ہوئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ڈنر کے بعد ہی میں دوستوں کے اصرار کے باوجود باہر چلا گیا تھا۔ میں کرشن کمار کی صورت دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔
"یہاں سے اُٹھنے کے بعد میرا دل بہت گھبرایا اور میں پہاڑ پر ٹہلنے چلا گیا۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ مس زتشی اور مسٹر کرشن کمار کو ان کی رنگ رلیوں کے لیے آزاد چھوڑ کر میں صبح پہلی ٹرین سے شملے کو خیرباد کہہ دوں گا۔ میں پہاڑ پر ٹہل رہا تھا کہ دفعتاً چاند کی روشنی میں مجھ کو کرشن کمار

کی صورت نظر آئی ۔ وہ میری ہی طرف آرہے تھے ۔ کرشن کمار اس وقت پگڈنڈی کے اُس حصے پر تھے جہاں مویشیوں کی حفاظت کے لیے لکڑی کا جنگلہ لگا ہوا ہے ۔ مجھے حیرت ہوئی کہ وہ سیدھا راستہ چھوڑ کر اس طرف سے کیوں آرہے ہیں جو مقابلتاً زیادہ ڈھلوان اور خطرناک ہو ۔ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں مجھے کرشن کمار سے سخت نفرت ہوگئی تھی اور میں ان کی صورت دیکھنا نہیں چاہتا تھا ۔ میں نے چاہا کہ دوسری طرف آڑ میں ہو جاؤں لیکن کرشن کمار نے مجھے دیکھ کر ہاتھ سے اشارہ بھی کر دیا تھا ۔ اس لیے اب ہٹنا مناسب نہ تھا ۔

"دفعتاً کرشن کمار کھڑے ہوگئے ۔ اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اُوپر اُٹھائے ۔ میں یہ سمجھا کہ شاید وہ اپنے ہاتھ منہ کے سامنے کر کے مجھے آواز دیں گے ۔ مگر اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ لیے ۔ وہ مجھ سے تقریباً چالیس پچاس قدم کے فاصلے پر تھے وہ یک بیک بیٹھ گئے اور بیٹھتے ہی گرے ۔ میں بیتاب ہو کر انہیں سنبھالنے کے لیے لپکا لیکن قبل اس کے کہ میں ان تک پہنچ سکوں وہ پہاڑ سے نیچے گر کر ختم ہوگئے ـــــ افسوس میں نے کس قدر خوف ناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ۔

"میں نے پہلے پہاڑ کی چٹان سے جھک کر کرشن کمار کو دیکھا اس کے بعد چکر کاٹ کر غار میں اُترا ۔ ان کے منہ سے خون جاری تھا ۔ لیکن وہ اُس وقت تک زندہ تھے ۔ جب میں نے انہیں اپنی گود میں اُٹھانا چاہا تو وہ کراہ رہے تھے ۔ کرشن کمار دراز قامت جوان تھے ۔ انہیں تنہا اٹھانا میری طاقت سے باہر تھا ۔ لہذا میں گھبرا کر ٹھاکر صاحب کی کوٹھی کی طرف بھاگا اور آپ لوگوں کو اس حادثے کی اطلاع دی ۔ جب میں یہ افسوس ناک خبر سنانے آرہا تھا تو میرا دل اندر سے بول رہا تھا کہ مجھ پر کرشن کمار کو ہلاک کرنے کا شبہ کیا جائے گا ۔ میں نے اصل واقعہ آپ لوگوں کو سنا دیا ۔ آپ مجھے کرشن کمار کا قاتل سمجھیں یا بے گناہ ۔ آپ لوگوں کو اختیار ہے ۔"

رامیشور کی تقریر بہت صاف اور مردانہ وار تھی ۔ مجھ پر اس کا خاص اثر ہوا ۔ میں سوچ رہا تھا کہ رامیشور کو کیا جواب دیا جائے کہ ٹھاکر امرناتھ بول اُٹھے ، " مسٹر رامیشور تم جانتے ہو کہ تم سے مجھ کو دلی ہمدردی ہے ۔ لیکن بدقسمتی سے جس شخص کو بھی واقعات کا ذرا علم ہے وہ اس وقت تم ہی پر شک کرے گا ۔ بہرحال تمہیں انصاف کی توقع کرنی چاہیے ۔ جب تک پولس کی تحقیقات مکمل نہ ہو جائے ۔ میں اپنی رائے محفوظ رکھوں گا ۔" ۔

رامیشور کے ہونٹوں پر ہلکا سا تبسم دوڑ گیا ۔ بولا ، " انصاف ـــــ انصاف ! جب کہ کوئی گواہ موجود نہیں ۔ کیا مسٹر کرشن کمار میری برئیت میں کچھ کہنے کے لیے زندہ ہوں گے ؟ "

یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا ۔

میں اپنے کمرے میں آگیا ۔ اس وقت نیند کا کیا کام تھا ۔ نیند کیسے آسکتی تھی ۔ میں ان واقعات پر غور کر رہا تھا جن کی وجہ سے اس کوٹھی میں جہاں ذرا دیر پہلے مسرت و شادمانی کی محفل گرم تھی ، صفِ ماتم بچھ گئی ۔ دفعتاً میرے کمرے کے دروازے پر کسی نے دستک دی ۔ میں نے باہر نکل کر دیکھا مس زتشی کھڑی تھی ۔

اس نے کہا ، " میں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں ۔"

" میری طبیعت اس وقت بہت پریشان ہے " میں نے جواب دیا ، " آپ مجھ سے صبح باتیں کیجیے گا ۔ "

مس زتشی نے کہا ، " اب صبح کے آثار ظاہر ہونے میں دیر ہی کیا ہے ۔ ظاہر ہے کہ موجودہ حالات میں نہ آپ سو سکتے ہیں نہ میں سو سکتی ہوں ۔ مجھے بہت ضروری باتیں کرنی ہیں ۔"

مس زتشی میرے کمرے میں آگئی ۔ اور ایک کرسی پر بیٹھ کر بولی ، " کیا مسٹر رامیشور پر مسٹر کرشن کمار کو ہلاک کرنے کا شبہ کیا جا سکتا ہے ؟ "

میں نے جواب دیا ، " یقیناً شبہ کی بہت گنجائش ہے ۔"

" کیا آپ بھی اسے مجرم سمجھتے ہیں ؟ "

" نہیں ، میرے خیال میں وہ بے قصور ہے ۔ "

" بے قصور ہے ! "

"ہاں۔"

"پھر کرشن کمار کے مرنے کی کیا وجہ ظاہر کی جا سکتی ہے؟"

"تھوڑی دیر بعد پولس تحقیقات کرے گی۔ اس وقت دیکھا جائے گا۔"

چند سکنڈ تک میں بھی خاموش رہا اور مس زنتشی بھی خاموش رہی۔ اس کے بعد اس نے دفعتاً میرے پیر پکڑ لیے اور وہ میرے زانو پر سر کو رکھ کر بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ بولی، "ڈاکٹر صاحب، میں نے ٹھاکر امرناتھ صاحب سے آپ کی بہت تعریف سنی ہے۔ اخباروں میں بھی آپ کے واقعات پڑھے ہیں کہ آپ غریبوں اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ رامیشور بھی مصیبت کا مارا ہے۔ خدا کے لیے اس کی جان بچائیے۔ اگر رامیشور کے خلاف جرم ثابت ہوگیا تو میں اپنی جان دے دوں گی۔"

مجھے مس زنتشی کی اس گفتگو پر بہت حیرت ہوئی۔ کیوں کہ میں اب تک یہی سمجھتا تھا کہ وہ رامیشور کی مخالف ہو۔ میں نے پوچھا، "تمہیں رامیشور سے اتنی ہمدردی کیوں ہوگئی؟"

مس زنتشی لرزتی آواز سے بولی، "مجھے رامیشور سے بہت محبت ہے۔"

"تمہیں رامیشور سے بہت محبت ہے؟ کیا کہہ رہی ہو؟"

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے رامیشور سے اتنی محبت ہو کہ دنیا میں کسی سے نہیں۔ آپ شاید میرے ظاہری طرزِ عمل سے یہ سمجھتے ہوں گے کہ میں کرشن کمار کے دامِ محبت میں گرفتار ہوں۔ لیکن نہیں۔ مجھے کرشن کمار سے ذرا بھی محبت نہ تھی۔ وہ دولت مند تھا اور میں اسے بے وقوف بناتی تھی وہ بھی صرف رامیشور کے لیے۔ کہ اُس نے میری محبت میں اپنی آخری پونجی بھی تلف کردی ہے۔ اگر مجھے کرشن کمار سے کچھ رقم مل سکے تو رامیشور کو دے دوں۔ رامیشور کو بھی مجھ سے بہت محبت ہے۔ کل صبح ناشتے کے بعد میں نے رامیشور سے محض اُسے چھیڑنے کے لیے کہہ دیا تھا کہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔ وہ بے وقوف میری بات کو سچ سمجھ بیٹھا —— خدا کے لیے ڈاکٹر صاحب، رامیشور کی جان بچا لیجیے۔ اگر اس کے خلاف جرم ثابت ہوگیا تو میں پھر کہتی ہوں کہ اپنی بھی جان دے دوں گی۔"

میں حیرت و استعجاب سے مس زنتشی کی گفتگو سن رہا تھا۔ درحقیقت ٹھاکر امرناتھ صاحب صحیح کہتے تھے حسن و عشق کی اس عجیب و غریب داستان میں انسانی نفسیات کا ایک اہم مسئلہ پوشیدہ ہے۔ میں نے کہا، "مس زنتشی تمہیں اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ مجھے رامیشور کی بے گناہی کا یقین ہے اور کسی بے گناہ کے خلاف جرم ثابت ہو جانا آسان نہیں۔ میں اُسے بچانے کے لیے جو کچھ کرسکتا ہوں ضرور کروں گا۔"

صبح ہوتے ہی پولس نے پوری سرگرمی کے ساتھ تحقیقات شروع کردی۔ رامیشور گرفتار کرلیا گیا۔ دوسرے لوگوں کے بیانات قلم بند ہوئے مس زنتشی، رامیشور اور کرشن کمار کی داستانِ محبت ضبطِ تحریر میں لائی گئی۔ راجہ صاحب اندرپور بھی اپنی بیش قیمت رولس رائس موٹر کے ذریعے سے چند گھنٹوں میں شملے پہنچ گئے۔ ہر شخص کی زبان پر یہی تھا کہ رامیشور نے جوشِ رقابت میں کرشن کمار کو پہاڑ سے نیچے گرا کر مار ڈالا۔

اودھ کے ایک بڑے تعلقدار کے اکلوتے بیٹے کی موت کا حادثہ تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خود موقع پر موجود تھا۔ ٹھاکر امرناتھ کی کوٹھی عدالت کا کمرا بنی ہوئی تھی۔

حکام بظاہر رامیشور کو ضمانت پر رہا کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔ پولس چند روز کا ریمانڈ حاصل کرنا چاہتی تھی۔ میرے بیانات شروع ہوئے۔ میں نے کہا، "رامیشور بے گناہ ہے۔ اس نے کرشن کمار کو ہرگز ہلاک نہیں کیا۔ بلکہ کرشن کمار کی موت دورانِ سر کی وجہ سے واقع ہوئی ہے۔ ملزم کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کرشن کمار پہاڑ پر چڑھتے چڑھتے دفعتاً ٹھیر گیا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا کر دفعتاً بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی گرا اور قبل اس کے کہ رامیشور اس کی مدد کے لیے پہنچ سکے وہ پہاڑ سے لڑھک کر نیچے غار میں گر پڑا۔ یہ کھلا ہوا کیس دورانِ سر کا ہے۔ پہاڑ پر چڑھتے ہوئے کرشن کمار کو چکر آیا۔ وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ سکا اور نیچے گر پڑا۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ کل دو مرتبہ میرے سامنے کرشن کمار کی طبیعت خراب ہوئی۔ باتیں کرتے کرتے اس نے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں دبالیں اور اس کے چہرے پر چند منٹ کے لیے بالکل مردنی سی چھا گئی۔ اس پر وقتاً فوقتاً دورانِ

کا شدید حملہ ہوتا تھا۔"

پولس کے پیروکار افسر نے میری بات کاٹتے ہوئے پوچھا، "کیا مقتول کی یہ حالت دیکھ کر آپ نے اس کا علاج کیا تھا؟ اگر علاج کیا تھا تو براہِ کرم نسخہ دکھائیے۔"

میں نے جواب دیا، "میں نے اس کا علاج نہیں کیا تھا اور نہ میں نے کرشن کمار کی حالت کے متعلق کوئی گفتگو کی تھی۔"

افسر نے کہا، "ایسی حالت میں جب کہ آپ نے نہ تو مریض کا علاج کیا اور نہ اس سے مرض کے متعلق کوئی گفتگو کی، آپ کا بیان کہ کرشن کمار کو وقتاً فوقتاً دورانِ سر کا شدید حملہ ہوتا تھا، معاف فرمائیے گا، قابلِ وثوق نہیں ہوسکتا اور نہ اس سے ملزم کے اس بیان کی تائید ہوسکتی ہے کہ کرشن کمار کو پہاڑ پر چکر آیا اور وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ سکنے کی وجہ سے گر پڑا۔ نظریۂ دورانِ سر کی تصدیق کے لیے کوئی مضبوط شہادت ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ طبی اعتبار سے بھی ایک تنومند نوجوان جس کی صحت اس قدر اچھی ہو، اس پر دورانِ سر کا اس قدر شدید حملہ نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ سکے۔"

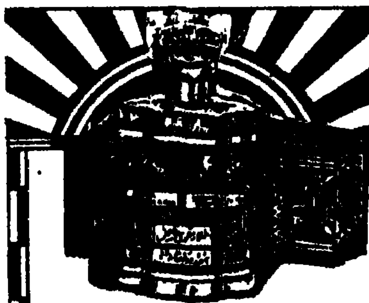
میں نے جواب دیا، "سب سے پہلے تو یہ امر بعید از قیاس ہے کہ ایک تنومند نوجوان کو جس کی صحت اس قدر اچھی ہو رامیشور پہاڑ سے نیچے گرانا چاہے اور وہ بغیر کسی مزاحمت و کشمکش کے گر پڑے۔ فاضل مجسٹریٹ اور پولس کے تمام حکام نے موقع کا معائنہ فرمایا ہے اور وہاں کسی کشمکش کے آثار نظر نہیں آئے۔ اس کے بعد میں طبی نقطۂ نظر پر آتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ طبی اعتبار سے ایسے کیس کم ضرور ہوتے ہیں کہ کسی اچھی صحت کے نوجوان پر دورانِ سر کا اس قدر شدید دورہ پڑ جائے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا کوئی کیس ہوتا ہی نہیں۔ اس کے علاوہ ورم اصل الاذن (پیراٹائٹس) ایک مشہور مرض ہے جس سے کان کا اندرونی پردہ متورم ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات اس میں ایک ہڈی سی پیدا ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے ثقلِ سماعت کی شکایت بھی رونما ہو جاتی ہے اور دورانِ سر کے اچانک شدید حملے بھی ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ جب میرے سامنے کرشن کمار کی طبیعت خراب ہوئی تو اس نے اپنے دائیں کان پر ہاتھ رکھا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے کان میں کچھ تکلیف ہے۔ ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ کرشن کمار کی موت دورانِ سر کے اچانک شدید حملے سے عمل میں آئی۔ اور اس دورانِ سر کا سبب خاص یہ تھا کہ متوفی ورم اصل الاذن میں مبتلا تھا۔ اگر لاش کا پوسٹ مارٹم کیا جائے تو میرے دعوے کا ثبوت مل جائے گا۔"

راجہ صاحب اندر پور پوسٹ مارٹم کے سخت خلاف تھے اور ان کی خواہش تھی کہ انہیں لاش کو اسی طرح لکھنؤ لے جانے کی اجازت دے دی جائے۔ میری زبان سے پوسٹ مارٹم کا نام سن کر وہ بہت گھبرائے۔ پولس نے بھی کسی قدر مخالفت کی۔ لیکن میں نے مجسٹریٹ سے سخت اصرار کیا۔ قتلِ عمد کا سنگین الزام تھا۔ مجسٹریٹ نے حکم دے دیا کہ لاش کا سیدھا کان چیر کر دیکھا جائے۔

سول سرجن کی نگرانی میں کرشن کمار کی لاش کا پوسٹ مارٹم ہوا۔ جب سیدھا کان چیرا گیا تو اندرونی پردے میں ایک بڑھی ہوئی ہڈی برآمد ہوئی جو علمِ طب کی رو سے دورانِ سر کے فوری حملوں کا خاص سبب ہے۔ اس کے علاوہ مس زنتشی کے پاس سے کرشن کمار کا ایک خط بھی برآمد ہوا جس میں اس نے لکھا تھا کہ "ایک ہفتے سے مجھے چکر بہت آنے لگے ہیں۔ مجھے ہر چیز گھومتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جب میں اپنی آنکھیں دونوں ہتھیلیوں سے دبا لیتا ہوں تو مجھے تسکین ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی میرے سیدھے کان میں درد بھی ہوتا ہے۔ اور کسی قدر سنائی بھی کم دیتا ہے۔ مگر کسی پریشانی کی ضرورت نہیں۔ غالباً یہ شکایت معدے کی خرابی کا نتیجہ ہے۔" اس خط سے بھی میرے بیان کی پوری تصدیق ہوتی تھی۔

رامیشور بری ہو گیا۔ میری فرصت کا زمانہ ختم ہو چکا تھا۔ میں شملے سے واپس آ گیا۔ چند مہینے بعد ایک اخبار میری نظر سے گزرا جس میں لکھا تھا کہ مسٹر رامیشور ناتھ ایم۔ اے کے ساتھ مس زنتشی کی شادی ہو گئی۔







علم الادویہ — رسوت

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم عبدالواحد صاحب، رکن مجلس تشخیص و تجویز، ہمدرد دواخانہ دہلی

رسوت کس طرح بنتی ہے؟ دار ہلد کی لکڑیوں اور جڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے پانی میں جوش دیتے ہیں جب ان کی تمام قوت اور اثر پانی میں آجاتا ہے تو ان کو اچھی طرح مل کر چھان لیتے ہیں اور جوشاندے کو دوبارہ پکاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ گاڑھا ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد اس کو بڑے بڑے پتوں پر پھیلا کر جما لیتے ہیں۔

"انوبھوت چکتسا ساگر" میں جو ایک ویدک کتاب ہے، رسوت بنانے کی ترکیب یہ لکھی ہے کہ دار ہلد کی جڑ کو کوٹ کر پانی میں آٹھ پہر تک بھگو رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ایک برتن میں اس کا منہ بند کرکے جوش دیتے ہیں، یہاں تک کہ جوشاندہ گاڑھا ہوجاتا ہے۔ پھر اس جوشاندے کو چھان لیتے ہیں۔ اور دوبارہ پکاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ جمنے کے قریب پہنچ جاتا ہے۔

رسوت مصفّٰی (صاف کی ہوئی رسوت) رسوت بنانے والے اس کو تیار کرتے وقت جیسا کہ چاہیے احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ ان کی بے احتیاطی کی وجہ سے درختوں کے پتے، کنکر، مٹی اور ریت وغیرہ چیزیں اس کے ساتھ مل جاتی ہیں یا بد دیانتی سے وہ اس کو وزنی کرنے کے لیے قصداً ملا دیتے ہیں۔ اس لیے اس کو ہمیشہ صاف کرکے استعمال کرنا چاہیے۔

صاف کرنے کا طریقہ نہایت آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ رسوت بقدر ضرورت لے کر پانچ یا چھ گنا پانی میں بھگو دیں۔ جب وہ اس میں پھول کر نرم ہوجائے تو اس کو اچھی طرح حل کرکے چھان لیں، تاکہ درختوں کے پتے، لکڑیاں، گھاس کے تنکے اور کنکریاں وغیرہ جو چیزیں چھاننے کی الگ ہو سکتی ہیں، وہ اس سے الگ ہوجائیں۔ اس کے بعد تھوڑی دیر رکھ چھوڑیں تاکہ مٹی اور ریت کے باریک ذرات تہ نشین ہوجائیں۔ پھر اوپر سے نتھرے ہوئے محلول کو الگ کرکے ہلکی آنچ پر پکائیں یہاں تک کہ وہ غلیظ ہوجائے۔ یہی رسوت مصفّٰی ہے۔

ڈاکٹری میں رسوت کا جو ایکسٹریکٹ یا خلاصہ تیار کرتے ہیں۔ وہ بھی درحقیقت رسوت مصفّٰی ہی ہے۔ وہ پانی کے بجائے الکحل (۹۰ فی صدی) میں علیحدہ اور خالص رسوت کو حل کرکے آنچ پر اس قدر پکاتے ہیں کہ وہ گولیاں باندھنے کے قابل ہوجاتی ہے، اور یہی "ایکسٹریکٹم بربریڈس" ہے۔

رسوت کا مزاج: شیخ نے رسوت کی کا مزاج گرمی سردی میں معتدل اور دوسرے درجے میں خشک بیان کیا ہے۔ رسوت ہندی کا مزاج بھی اسی کے قریب بتایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض اطبا رسوت ہندی کو سرد خشک بیان کرتے ہیں۔ وید صاحبان اس کو تیز اور گرم مانتے ہیں۔ لیکن اس کے برخلاف بعض سرد بھی کہتے ہیں۔

رسوت کی مقدار خوراک: ایک ماشہ سے تین ماشے تک۔

رسوت کے افعال اور اُس کا استعمال!

بیرونی افعال: رسوت مقامی طور پر مبرد (ٹھنڈک پیدا کرنے والی) اور کسی قدر قابض بھی ہے۔ جب اس کو باہر جلد پر لگایا جاتا ہے تو یہ وہاں ٹھنڈک پیدا کرتی اور جلد کی ساخت کو سکیڑتی ہے جس سے اس جگہ آنے والا مادہ رک جاتا ہے۔ لہٰذا اس کو رادع (مادہ کو لوٹانے والی) بھی کہا جاتا ہے۔ ان افعال و اثرات کی وجہ سے اس کو گرم ورموں کی ابتدا میں (خواہ وہ ورم بیرونی ہوں مثلاً پھوڑے پھنسی اور خواہ اندرونی ہوں مثلاً ورم جگر وغیرہ، ضماداً و طلاءً استعمال کرتے ہیں۔ نیز اس کو تنہا یا افیون اور پھٹکری وغیرہ دواؤں کے ساتھ نئے اور پرانے آشوب چشم میں اکثر

پپوٹوں پر لگاتے ہیں۔ اور اس کے یہ افعال اور اثرات طبِ یونانی ہی میں مسلّم نہیں ہیں، بلکہ ڈاکٹری اور آیورویدک میں بھی مانے جاتے ہیں۔

آیورویدک کتابوں میں اس کو آنکھوں کے لیے رسائن (اکسیر) لکھا گیا ہے۔ رسوت اور افیون کو کاغذی لیموں کے رس میں پیس کر آنکھ کے گرداگرد لیپ کرنے سے آنکھوں کی سوزش اور درد موقوف ہوجاتا ہے۔ سورج کی طرف زیادہ دیر تک دیکھتے رہنے یا دھوپ میں عرصے تک نظر رکھنے سے بینائی گھٹ جائے تو رسوت کا لیپ لگانے سے درست ہو جاتی ہے۔ رسوت اور کافور کو پیس کر مکھن میں ملا کر گرم پھوڑے پھنسیوں پر لگانے سے ان کی گرمی اور سوزش موقوف ہوجاتی اور وہ اچھے ہوجاتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ اس میں ایک لطیف قوت بھی ہے جس کی وجہ سے یہ جلد میں نفوذ کرتی اور جلا و تحلیل کا کام دیتی ہے اور اسی لیے اس کو جالی اور محلل بھی بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کی قوتِ تحلیل قوتِ ردع کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ غالباً اسی وجہ سے یہ اس غرض کے لیے استعمال بھی نہیں ہوتی ہے۔ البتہ قوتِ جلا کے باعث چہرے کی جھائیں اور چھیپ وغیرہ کو مٹانے کے لیے طلاءً استعمال کرتے ہیں۔ اور اگر اس کو پانی میں بھگو رکھیں اور صبح کے وقت اس پانی سے منہ دھوئیں تو چہرہ صاف ہوجاتا ہے۔ مقامی قابض تاثیر کی وجہ سے اس کو پانی میں گھول کر بالوں کی جڑوں میں لگاتے ہیں تو بال گرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ مبرّد، قابض اور جالی ہونے کے باعث قلاع حار (گرمی کی وجہ سے آئے ہوئے منہ) میں نہایت مفید ہے۔ رسوت صاف شدہ ۳ ماشے کو عرق گلاب ایک تولہ میں حل کر کے پھریری سے منہ اور زبان پر لگاتے ہیں۔ اسی تبرید قبض اور جلا کی شان کی وجہ سے اس کے خیساندے سے خناق اور ورمِ حلق کی حالت میں غرارے کرانا مفید ہے۔

رسوت کو جلا کر ناک میں نفوخ کرنے سے نکسیر بند ہوجاتی ہے۔ اور اگر رسوت کو شہد اور عورت کے دودھ میں حل کر کے کان میں ڈالیں تو کان سے پیپ کا بہنا موقوف ہوجاتا ہے۔

اندرونی افعال :۔ رسوت کے اندرونی استعمال سے خون کی صفائی ہوتی ہے، نیز جوشِ خون و صفرا کے لیے مسکن ہے۔ چناں چہ خون میں جوش پیدا ہو جائے یا صفرا کی حدّت بڑھ جائے اور اس کی وجہ سے بدن پر پھوڑے پھنسیاں دفعتاً نکل آئیں تو اس کا اندرونی اور بیرونی استعمال بہت مفید ہے۔ اس کے لیے رسوت بقدرِ ضرورت کو پانی میں حل کر کے رکھ چھوڑتے، اور اس کا صاف نتھرا ہوا پانی لے کر دن میں تین چار بار پلاتے ہیں اور اسی کو پھوڑے اور داغ دھبّوں پر لگایا جاتا ہے۔

شرخ بادہ میں بھی اس کو استعمال کرایا جاتا ہے اور فائدہ ہوتا ہے۔

رسوت اندرونی طور پر قابض، حابس الدّم (خون کو روکنے والی) اور مقوّیٔ معدہ ہے۔ ڈاکٹری میں تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے اس کو قابض بیان کیا گیا ہے۔ لیکن حابس الدّم تاثیر کے متعلق کچھ ذکر نہیں کیا۔ البتہ آیورویدک اور طبِ یونانی میں ان افعال کی وجہ سے اس کو کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ چناں چہ بواسیرِ خونی میں یہ ایک نہایت مفید دوا ہے۔ خون کو بھی روکتی ہے اور معدے کو بھی طاقت دیتی ہے قوتِ ہاضمہ کو بڑھاتی اور بھوک لگاتی ہے۔ اور اس کی قابض تاثیر چنداں ضرر نہیں پہنچاتی۔ بلکہ اگر زیادہ مقدار میں استعمال کرائی جائے تو ملیّن اثر بھی کرتی ہے۔ انہیں وجوہ سے بواسیر میں بہت زیادہ استعمال کی جاتی ہے۔ پرانے دستوں اور آنتوں کے زخموں میں اس کے اندرونی استعمال سے نیز حقنہ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

رسوت نہ صرف یہ کہ بواسیری خون کو بند کرتی ہے، بلکہ ہر ایک عضو کے جریانِ خون کو روکتی ہے۔ لیکن ادرارِ حیض بھی کرتی ہے۔ چناں چہ قرشی نے شرح قانون میں لکھا ہے "رسوت باوجود اس کے کہ ہر قسم کے جریانِ خون کو روکتی ہے، خونِ حیض کو جاری بھی کرتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں قوتِ تفتیح موجود ہے اور تفتیح کے ساتھ قوتِ قبض بھی رکھتی ہے۔ لہٰذا طبیعت مدبّرۂ بدن اس کے ہر ایک فعل سے اپنے اپنے موقع پر کام لیتی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ رسوت میں ادرارِ حیض کی قوت بہت کم ہے اور اسی لیے اس کو اس غرض کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔"

رسوت پسینے کو روکتی ہے، اگرچہ اس غرض کے لیے اس کو استعمال نہیں کیا جاتا۔ اگر اس کو بیرونی طور پر لگایا جائے تو گمان غالب ہے کہ اپنی مقامی ٹھنڈک پیدا کرنے والی اور جلد کی ساخت کو سکیڑنے والی تاثیر سے پسینے کو ضرور روکتی ہوگی۔ لیکن اندرونی استعمال سے پسینے کو روکنے کا فعل مشتبہ ہے۔ ڈاکٹری میں اندرونی طور پر زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے معرّق (پسینہ لانے والی) بیان کی جاتی ہے۔ لیکن ممکن

ہے کہ تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے پسینے کو روکتی ہو جس طرح تھوڑی مقدار میں قابض اور زیادہ مقدار میں ملیّن اثر کرتی ہے۔ رسوت معرّق (پسینہ لانے والی) ہونے کی وجہ سے بخار اور نوبتی امراض کو دفع کرتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کو زیادہ تر بخاروں میں استعمال کرتے ہیں۔ بعض محققین کے نزدیک تو بخار اور نوبتی امراض کے دفع کرنے کا فعل کونین کے مانند ہے۔ اور بعض ڈاکٹروں نے موسمی بخاروں میں اس کی بہت تعریف کی ہے۔ کہتے ہیں کہ دو دو ماشے رسوت پانی میں گھول کر زمانۂ راحت میں تین چار بار پلانے سے دو تین روز میں بخار جاتا رہتا ہے۔ ویدک میں اس کی دافع بخار تاثیر کو بیان کیا گیا ہے۔

رسوت چوں کہ مصفّیِ خون ہے اور مقوی بھی، اس لیے خنازیری اور آتشکی امراض میں بھی اس کا استعمال مفید بیان کیا جاتا ہے۔ قے اور متلی کو روکتی ہے۔ خصوصاً حاملہ کی قے کو روکنے کے لیے مفید ہے۔

علاوہ ازیں ہماری کتابوں میں رسوت کو پرانی کھانسی کے لیے بھی مفید بیان کیا گیا ہے۔ دردِ جگر اور یرقان سیاہ (یرقانِ سندھی) میں بھی نافع لکھا گیا ہے۔ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کو سوا دو ماشے روزانہ کھلائیں نیز کاٹی ہوئی جگہ پر اسی کا لیپ لگائیں تو زہر دفع ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی یہ تاثیریں چنداں قابلِ اعتماد نہیں ہیں۔ اسی لیے ان فوائد کے لیے اس کو استعمال نہیں کیا جاتا۔

رسوت کے مرکّبات

خیساندۂ رسوت ڈیڑھ ماشے رسوت کو گگرونده کے پتّوں کے دو تولے رس میں رات کے وقت چینی کے پیالے میں بھگو رکھیں صبح کو مل چھان کر پییں۔ بواسیری خون اور بواسیری دستوں کو روکنے کے لیے مفید ہے۔ پیچش میں بھی فائدہ دیتی ہے۔

حبِّ رسوت نمبر ۱ رسوت بقدرِ ضرورت پانی میں گھولیں۔ اس کے بعد ایک موٹے کپڑے کے چاروں کونے میخوں وغیرہ سے باندھ کر اس کے نیچے ایک چینی کا پیالہ رکھیں۔ اور پانی میں گھلی ہوئی رسوت کپڑے میں ڈالیں تاکہ وہ آہستہ آہستہ چھن کر پیالے میں جمع ہو جائے۔ اس کے بعد چند روز رکھ چھوڑیں۔ جب گولیاں بنانے کے قابل ہو جائے۔ ہاتھ کو روغن بادام لگا کر گولیاں بنائیں۔ اور روزانہ تین تین ماشے گولیاں کھائیں۔ اس کے اثنائے استعمال میں ہضم کے مطابق گھی خوب کھائیں۔ یہ گولیاں بواسیری خون اور بواسیری دستوں کو روکتی ہیں۔

حبِّ رسوت نمبر ۲ رسوت ڈیڑھ تولے، کتیرا ۸ ماشے، مازوئے سبز، سنگِ جراحت، گیرو ہر ایک ساڑھے تین ماشے۔ سب کو کوٹ چھان کر چنے برابر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک دو سے چار گولیوں تک ہمراہ آبِ تازہ۔ بواسیری خون کو روکنے کے لیے یہ گولیاں استعمال کی جاتی ہیں۔

حبِّ رسوت نمبر ۳ پوست ہلیلہ کابلی، رسوت مصفّٰی ہر ایک ۵ تولے۔ پوست ہلیلہ کو کوٹ چھان کر گائے کے تھوڑے سے گھی میں چرب کر کے رسوت میں ملائیں۔ اور بقدرِ ضرورت پانی ملا کر چنے برابر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک دو سے چار گولیوں تک ہمراہ آبِ تازہ۔ بواسیری خون کو بند کرتی ہے۔

حبِّ رسوت نمبر ۴ رسوت، ایلوا، انجیر زرد ہر ایک ایک تولہ کو گگرونده کے رس میں پیس کر جنگلی بیر برابر گولیاں بنائیں مقدار خوراک۔ ایک گولی شام کو غذا سے ایک گھنٹہ پہلے کھلائیں۔ بواسیری قبض کو دور کرنے کے لیے بہت مفید ہے۔

حبِّ رسوت نمبر ۵ رسوت، منبلوچن، تخم نیل ہر ایک ایک تولہ کو پانی میں پیس کر چنے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام کھائیں۔ بواسیری خون کو روکتی ہے۔

حبِّ رسوت نمبر ۶ بواسیر کے لیے ایک صاحب نے نہایت مفید و مجرّب بیان کی ہے۔ ایک مولی ڈیڑھ پاؤ وزن کی لے کر پتّوں کی طرف سے کھوکھلی کریں۔ اور اس میں رسوت مصفّٰی چار تولے، شورہ قلمی دو تولے بھر کر اوپر سے وہی اجزا بھر دیں جو مولی کو کھوکھلی کرنے سے نکلے تھے۔ اس کے بعد مولی کو گلِ حکمت کر کے تین سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر مولی کو آگ سے نکالیں۔ اور گلِ حکمت دور کر کے مولی کو دواؤں سمیت پیس کر جنگلی بیر برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

اکسیر بواسیر بواسیر کے لیے ایک صاحب نے اس کی بہت تعریف کی ہے اور نہایت مفید و مجرّب بیان کیا ہے۔ رسوت مصفّٰی ۴ تولے

لکرونڈے کا رُب (جو لکرونڈے کے پانی کو آگ پر پکا کر غلیظ کر کے بنایا گیا ہو) ۱۰ تولے، پوست ہلیلہ کابلی، پوست بہیڑہ، آملہ گٹھلی نکالا ہوا، ہلیلہ سیاہ، بادرنگ، مغز تخم چاکسو، سنا رکی، گندک آملہ سار مصفےٰ، زیرہ سفید ہر ایک دو تولے، مغز تخم نیم چار تولے۔ ہلیلہ کابلی، بہیڑہ، آملہ، اور ہلیلہ سیاہ کو الگ الگ کوٹ چھان کر روغن بادام سے چرب کریں۔ مغز تخم نیم کو الگ باریک پیسیں۔ باقی خشک دواؤں کو الگ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور رسوت کو مولی کے پانی میں بھگو کر اچھی طرح حل کر کے رکھ چھوڑیں۔ تھوڑی دیر کے بعد چھان کر نرم آنچ پر پکائیں، یہاں تک کہ وہ غلیظ ہو جائے۔ اس کے بعد سب چیزوں کو ملا کر مولی کے پانی میں کھرل کر کے دو دو رتی کی گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک و ترکیب استعمال :۔ دو دو گولیاں صبح و شام کھا کر اوپر سے گائے کے دودھ میں گھی ملا کر پئیں۔ چالیس روز برابر استعمال کریں۔ اگر خون جاری ہو اور قبض کی شکایت ہو تو سبوس اسپغول ۶ ماشے دودھ پر چھڑک کر پیا کریں۔

حبِ بواسیر رسوت مصفےٰ دو تولے، نرکچور، گوگل، مغز تخم بکائن، تخم گندنا، ایلوا، مصطگی رومی ہر ایک چار ماشے، مویز منقےٰ، مغز بادام ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو باریک کر کے لکرونڈے کے رس میں کھرل کر کے جنگلی بیر برابر گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام پانی کے ساتھ کھائیں۔ بواسیر ریحی اور قبض کو دور کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

حبِ سیاہ رسوت مصفےٰ ۱۲ تولے، پھٹکری ۲۸ ماشے، افیون ۴ ماشے، زعفران ۵ رتی، برگ نیم ۵ عدد۔ سب کو پیس کر لوہے کی کڑاہی میں تھوڑا پانی ڈال کر لوہے کے دستے سے اچھی طرح گھوٹیں۔ پھر آگ پر رکھ کر اس قدر پکائیں کہ سب پانی جل جائے اور دوا گولیاں باندھنے کے قابل ہو جائے پس جنگلی بیر برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ اور بوقت ضرورت ایک گولی پانی میں حل کر کے پپوٹوں پر لگائیں۔ آشوبِ چشم میں مفید ہے مواد کو روکتی اور تحلیل کرتی ہے۔

پوٹلی رسوت تین ماشے، ترپھلا دو ماشے، ہلدی، چاکسو، دھنیا خشک ہر ایک ایک ماشہ، پھٹکری بریاں ۴ سرخ، ایلوا تین سرخ، لونگ ۳ عدد افیون ایک سرخ۔ سب کو کوٹ کر کپڑے میں پوٹلی باندھیں اور پانی میں بھگو کر بار بار آنکھوں پر پھراتے رہیں۔ آشوبِ چشم کے لیے بہت مفید ہے۔

ضماد رسوت تین ماشے، پوست درختِ نیم ۶ ماشے۔ دونوں کو پانی میں پیس کر پھنسیوں پر لگائیں۔ بچوں کی پھنسیوں کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔

ضماد رسوت، گوگل ہر ایک تین ماشے کو سبز گندنے کے پانی میں پیس کر بواسیری مسّوں پر لگانے سے درد اور سوزش جاتی رہتی ہے۔

ضماد رسوت، پھٹکری کھیل کی ہوئی ہر ایک ایک جزو، افیون نصف جزو۔ تینوں کو لیموں کے رس بقدر ضرورت میں حل کر کے آگ پر پکائیں۔ جب گاڑھا ہو جائے تو پپوٹوں پر لگائیں۔ آشوبِ چشم میں مفید ہے۔ درد اور سوزش کو تسکین دیتا ہے

شافہ رسوت، مغز تخم نیم ہر ایک ایک جزو، نرکچور چوتھائی جزو۔ تینوں کو لکرونڈے کے رس میں پیس کر چھنگلی برابر شافہ بنا کر مقعد میں رکھیں۔ بواسیری خون اور دستوں کو بند کرتا ہے۔ درد کو تسکین دیتا ہے۔







چالیس سال کے بعد چالیس سال کی عمر تک پہنچ جانے کے بعد اکثر لوگ اپنی صحت اور تن درستی کی طرف سے کچھ پریشان سے رہنے لگتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے امریکن ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ وہ کسی دواساز یا محض اشتہار باز سے رجوع کرکے اپنا علاج ہرگز نہ کرائیں، بلکہ کسی معقول ڈاکٹر یا طبیب کے پاس جاکر سب سے پہلے اپنے تمام جسم کا طبی معائنہ کرائیں، تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ عمر میں زیادتی کے ساتھ ساتھ جو مرض عام طور پر انسانوں کو لگ جایا کرتے ہیں اُن میں سے تو کسی مرض نے ان پر حملہ نہیں کر دیا ہے۔ پچھلے دنوں امریکہ کے شہر میو کے دو اسپتالوں میں ۴۲۲۳ ایسے مریضوں کا معائنہ کیا گیا، جنہیں طوالتِ عمر کے ساتھ ہی ساتھ ہضم کے متعلق ایک قسم کی بیماری پیدا ہو گئی تھی۔

اِن لوگوں پر اور دوسرے لوگوں پر تجربات اور تحقیقات کرنے کے بعد یہ بات واضح ہو گئی کہ چالیس سال سے کم عمر کے انسانوں میں ۵۰ فیصدی کے قریب اس کا امکان پایا جاتا ہے کہ انہیں معدے اور ہضم کی شکایات پیدا ہوں۔ یہ شکایتیں عموماً اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ وہ بہت جلدی میں کھانا کھاتے رہتے ہیں یا پریشانی اور بدحواسی کے عالم میں غذا استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کی بدہضمیاں اور اس طرح کی دوسری شکایتیں زیادہ کم عمر لوگوں میں اور بھی عام ہیں۔

چالیس سال کی عمر تک پہنچ جانے کے بعد انسان کی جسمانی حالت معائنہ کرنے میں ذرا زیادہ غور و فکر سے کام لینا چاہیئے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر اینڈ ریو، ڈاکٹر بی رورس اور ڈاکٹر انتو نیو ای مینڈس فیریا نے بھی جو مشورے دیئے ہیں وہ یہی ہیں کہ چالیس سے آگے کی عورتوں اور مردوں کا بھی طبی معائنہ بہت کچھ غور و فکر کے ساتھ عمل میں لایا جائے۔

یہ تمام ڈاکٹر بھی میو کے طبی ادارے سے ہی وابستہ ہیں اور اپنی رائے ظاہر کرنے سے پہلے ان سب نے اس سلسلے میں بڑے بڑے تجربات حاصل کر لیے ہیں۔

اس طبی ادارے کے مریضوں میں دس ہزار افراد کا طبی معائنہ پچھلے دنوں عمل میں لایا گیا۔ ان کی عمریں تیس اور چالیس کے درمیان تھیں۔ دو ڈاکٹر ان کا معائنہ کرتے رہے۔ انہیں یہ معلوم کرکے بڑی حیرت ہوئی کہ ان میں سے تقریباً پانچ ہزار سے زیادہ لوگوں نے اپنے معدے میں خرابی اور سوءِ ہضم کے بارے میں ڈاکٹروں سے شکایت کی۔ اور اُنہوں نے اپنے اپنے مرض اور بیماری کی جو کیفیت بیان کی اس سے اس نتیجے پر پہنچنا پڑا کہ اس عمر میں مختلف مردوں اور عورتوں کو بدہضمی کے متعلق جو شکایات پیدا ہوتی ہیں، وہ بھی ایک قسم اور ایک درجے کی نہیں ہوتیں۔ یہ بات بھی بڑے تعجب کا باعث ہوئی کہ عورتوں سے زیادہ مرد اس مرض کے شکار نظر آتے تھے۔

میو کے ڈاکٹروں کو سب سے زیادہ حیرت میں ڈالنے والا یہ تجربہ ہوا کہ ان مریضوں میں ایک خاصی تعداد ڈاکٹروں کی بھی تھی، اور مشاہدات کے بعد اس نتیجے پر پہنچنا پڑا کہ عام افراد کی نسبت ڈاکٹر خرابیِ ہضم کا جلد شکار ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر رورس اور ڈاکٹر فیریا نے اپنے تجربات کے بعد جو مشترکہ رپورٹ شائع کی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ڈاکٹر چوں کہ عام طور پر اپنے آپ کو ڈاکٹر سمجھتے ہوئے اس قسم کی بیماریوں سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھا کرتے ہیں، اس لیے ان کے معدوں میں اس قسم کے امراض اور بھی جلدی جڑ پکڑ جاتے ہیں اور انہیں خبر بھی نہیں ہونے پاتی، یہاں تک کہ اُن کے پیٹ میں پوشیدہ طور پر سرطان اپنا حلقہ قائم کرنے لگتا ہے۔ اکثر حالات میں تو اس کا علم بھی اُس وقت ہوتا ہے جب مرض پر قابو پانا دشوار ہو جاتا ہے۔

تخیل کا اثر اعصاب پر ابھی تک عام طور پر یہ متعین نہیں کیا جاسکا تھا کہ خیال کن کن اوقات میں کن کن صورتوں سے ہمارے اعضا "

اور اعصاب پر اثر انداز ہوتا ہے اور ہم مختلف قسم کے خیالات میں مبتلا رہ کر اپنی صحت اور تن درستی میں کیا کچھ تبدیلیاں پیدا کر لیتے ہیں۔ لیکن جدید سائنس اب اس اہم حقیقت کو بھی بے نقاب کرتی جاتی ہے۔ امریکہ میں مشہور سائنس دانوں اور ماہرینِ طب نے حال ہی میں جو تحقیقات کی ہیں ان سے اعصاب پر تخیل کی اثراندازی کی پیمائش اور ناپ تول بھی ممکن ہو گئی ہے۔ اس سے پہلے یورپ اور ایشیا کے بعض ممالک میں ماہرین نے جو تحقیقات اور تجربات حاصل کیے ہیں، اگرچہ اس سلسلے میں انہیں کچھ زیادہ ترقی یافتہ قرار نہیں دیا جا سکتا، لیکن امریکہ کی تحقیقات کے نتائج بہرحال اس سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ مشرق کے طبیبوں کو اوّل اوّل اس کا احساس اس طرح پیدا ہوا کہ کسی شخص کو کچھ عرصے کے غور و فکر میں مبتلا رہنے سے مضمحل اور درماندہ دیکھنا روز مرہ کی بات ہو گئی تھی۔ آج بھی ہر شخص کے لیے اس سلسلے میں تحقیقات کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے کسی خاص فکر یا خیال میں مبتلا رہ کر تھوڑی ہی دیر بعد تھکن اور درماندگی محسوس کر سکتا ہے۔ اگر ہمارے خیالات کچھ عرصے کے لیے ایک ہی نقطے پر مرکوز رہیں یا کسی دشوار کام کے متعلق کچھ دیر کے لیے ہمیں غور و فکر کرنا پڑے تو تھکن کے آثار اور بھی جلد محسوس ہونے لگتے ہیں۔

امریکہ کے ڈاکٹروں اور ماہرینِ نفسیات نے اس سلسلے میں جو تحقیقات کی، اُس میں ماہرینِ طب کے مقابلے میں ماہرینِ نفسیات کو زیادہ کامیابی ہوئی۔ شکاگو کی مشہور یونی ورسٹی میں ایک ماہرِ نفسیات نے اس کی تحقیقات اس طور پر مکمل کی کہ وزن اُٹھاتے وقت ایک شخص کے بازو کی رگوں اور پٹھوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھی۔ اس کے بعد اسی شخص سے دوبارہ وہی وزن یہ کہہ کر اُٹھوایا گیا کہ پہلے وزن کے مقابلے میں اس مرتبہ اتنا زیادہ وزن اُسے اُٹھانا پڑے گا۔ یہ خیال کر کے، کہ وہ شخص جو وزن اُٹھا رہا ہے، کہیں اس حقیقت سے باخبر نہ ہو جائے کہ دونوں مرتبہ اسے ایک ہی وزن اُٹھانا پڑا تھا، اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی۔ اس لاعلمی کے عالم میں جب اس شخص کو یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ دوسری مرتبہ پہلی مرتبہ سے کچھ زیادہ وزن اُٹھا رہا ہے تو اس کے بازوؤں میں اعصاب اور رگ پٹھوں کی نقل و حرکت پہلے سے کچھ مختلف اور بدلی ہوئی تھی۔ فوراً ہی اس ماہرِ نفسیات نے یہ مشاہدہ کر لیا کہ وزن اُٹھانے والے شخص کی قوّتِ متخیلہ اس کے رگ پٹھوں پر زیادہ تھکن پیدا کرنے والی ثابت ہوئی چنانچہ اپنی تحقیقات کے نتائج مکمل کرنے کے لیے اُس نے اس مشاہدے پر ہی بس نہیں کیا بلکہ ایک بجلی کے آلے سے اس نقل و حرکت کو قلم بند بھی کر لیا چناں چہ تخیل کے پیدا کردہ نقل و حرکت اور سیدھی سادی اعصابی جنبشوں کا فرق نکال کر اُس نے تحقیقات کے نتائج امریکہ کے ایک طبی میگزین میں شائع کر دیے۔

ایک اور ڈاکٹر نے اس تحقیقات میں اور بھی قابلِ قدر اضافہ کیا۔ اُس نے بھاری وزن دے کر اُٹھانے والوں کے ذہن نشین یہ غلط حقیقت کر دی کہ وہ کم وزن اُٹھا رہے ہیں۔ اس تحقیقات نے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا کہ انسان کے تخیل کا اثر اس کے اعصاب اور اس کی صحت پر اس درجے طاری ہو جاتا ہے کہ اچھے خاصے انسان کو مریض اور مختلف امراض میں مبتلا انسان کو شفا یافتہ تصور کیا جانے لگتا ہے۔

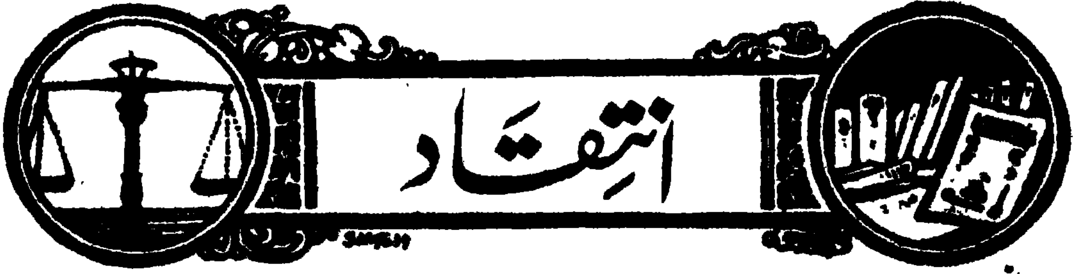
بجلی سے مزاج کی اصلاح بجلی کے استعمال کے بھی آئے دن نئے نئے طریقے وضع ہوتے رہتے ہیں۔ لندن کے ایک اخبار نے ایک بن مانس کے بچّے کے مزاج کی اصلاح کے سلسلے میں بجلی کے استعمال کے جس طریقے پر روشنی ڈالی ہے وہ بھی کافی حد تک دل چسپ ہے۔ جس مادہ بن مانس کا ذکر کیا گیا ہے اسے افریقہ کے ایک جنگل سے اس کے بچپن ہی میں افریقہ کی ایک دیسی عورت نے حاصل کر لیا تھا اور چوں کہ بن مانس کے بچّے کی ماں کو شکاریوں نے ہلاک کر ڈالا تھا، اس وجہ سے اس بچّے کی پرورش اسی عورت نے کی تھی۔ کچھ عرصے بعد اس بن مانس مادہ کو ہوانا پہنچا دیا گیا، جہاں وہ اب تک موجود ہے۔ اس بن مانس کی عمر صرف آٹھ سال ہے اور وزن ۴۰۰ پونڈ (تقریباً ۵ من)، اسے ٹوٹو کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ افریقہ کی عورت کے ہاتھوں گرفتار ہونے کے بعد سے ٹوٹو قیدیوں کی سی زندگی بسر کر رہی ہے، لیکن اب وہ بہت کچھ خوش اور مطمئن ہے۔ اسے رہنے سہنے کے لیے گھر، سونے کے لیے بستر اور کھانے پینے کے لیے برتن بالکل جداگانہ طور پر مہیا کر دیے گئے ہیں۔ وہ اکثر کام بالکل انسانوں کی طرح انجام دیتی ہے۔ اُن ہی کی طرح سوتی، لیٹتی، بیٹھتی، چلتی پھرتی اور اُن ہی کے سے برتنوں میں کھانا کھاتی ہے۔ یوں تو ٹوٹو بہت مطیع اور فرماں بردار بن مانس ہے، لیکن کبھی کبھی اس کے مزاج میں وحشت نمایاں ہو جاتی ہے۔ اس وقت غالباً اُس کی فطری بربریت اور وحشت عود کر آتی ہے۔ ایسے موقعوں پر اس کے مزاج کی اصلاح کے لیے اُس کے پالنے والے نے بجلی کی ایک چھڑی تیار کی ہے جو اندر سے پولی ہے۔ جب کبھی ٹوٹو پر وحشت کا غلبہ ہوتا ہے

یہ چھڑی اُسے چھوا دی جاتی ہے۔ ساتھ ہی بٹن بھی دبا دیا جاتا ہے۔ بجلی کے کرنٹ سے ٹولڑ کو ایک قسم کا دھکا سا محسوس ہوتا ہے۔ جو اگرچہ جسمانی طور پر اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا لیکن اس کے مزاج کی اصلاح کرنے اور اس کی وحشت دور کرنے میں بڑی حد تک معاون ثابت ہوتا ہے اور اس بجلی کی چھڑی کے اثر سے اس پر غالب آئی ہوئی وحشت منٹوں میں ہوا ہو جاتی ہے۔

رنگ سے عورتوں کی مزاجی حالت کا اندازہ کسی عورت کی مزاجی حالت کا اندازہ کرنے کے لیے اس کے پسندیدہ رنگوں اور ملبوسات پر تجربے سے یہ معلوم ہوا کہ خاص ذہنیت کی عورتیں خاص قسم کے رنگ پسند اور زیب تن کرتی ہیں۔ جہاں چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ گہرا سُرخ رنگ پسند کرنے والی عورتوں میں شوخی اور تیزی بلا کی ہوتی ہے۔ گلابی رنگ پسند کرنے والیاں محبت والی ہوتی ہیں۔ گہرا سبز رنگ پسند کرنے والی عورتوں میں رشک کا مادّہ ہوتا ہے۔ نیلے رنگ کی طرف میلان رکھنے والی عورتیں عبادت گزار اور محبت کرنے والی ہوتی ہیں۔ ارغوانی رنگ کی شائق عورتیں خود دار اور شریف ہوتی ہیں لیکن بعض اوقات ان میں جذباتِ عاشقی بھی پائے جاتے ہیں۔ ہلکے کاسنی، نارنجی اور زرد رنگ کی دلدادہ ذہین، ہوشیار اور علم دوست ہوتی ہیں۔ سیاہ یا گہرے بھورے رنگ سے مکر و فریب ظاہر ہوتا ہے۔ سبز رنگ پسند کرنے والی عورتوں میں جذبۂ محبت پایا جاتا ہے۔ (سائنس)

سانپ کے زہر سے آنکھ کے امراض کا علاج کوبرا اور دیگر زہریلے سانپوں کے زہر کو آنکھ کے امراض میں درد دور کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کو آنکھ کے آپریشن میں خون بند کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مرض ٹریکوما اور آنکھ کے پھوڑوں کے لیے اس کو بہت مفید پایا گیا ہے۔ (سائنس)

خوب صورتی کی بندوق خوب صورتی کو دوبالا کرنے اور جلد کو صاف کر کے اس کو ترو تازہ بنانے کے لیے ایک عجیب آلہ ایجاد ہوا ہے جس کو خوب صورتی کی بندوق کہا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے بھاپ، اوزون اور آکسیجن کی ایک پھوار جلد اور بالوں میں سے ہو کر گزاری جاتی ہے جو جلد اور بالوں کو صاف کر کے ان کو ملایم اور خوب صورت بنا دیتی ہے۔ (سائنس)



پانچ ہزار مجرّبات

تقطیع ۲۲×۱۸/۱۶، ضخامت ۲۳۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ:۔ منتظم صاحب طبّی کارخانہ، لاہور۔

مجرّبات کا یہ مجموعہ جناب حکیم مولوی عبدالمجید صاحب کی تالیف ہے۔ سہولت کے خیال سے "پانچ ہزار مجرّبات" کو پانچ جلدوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پہلی جلد تبصرے کے لیے ہمیں ملی ہے، جس میں سر کے چوبیس امراض پر آٹھ سو پانچ مجرّبات درج ہیں۔

اگرچہ مؤلّف نے تمہید میں مقصدِ تالیف کے متعلق کچھ نہیں لکھا ہے تاہم وہ اِن الفاظ سے کچھ نہ کچھ ظاہر ہوتا ہے:۔

"اطبائے سلف نے اگرچہ طب کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اور اطبائے حال کی طرف سے بھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں ہو رہا ہے، لیکن افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ باوجود ایں ہمہ طبِ یونانی کا وقار اٹھتا چلا جا رہا ہے اور اس کا چرچا برابر کم ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ ایک اور صرف یہی ایک ہے کہ ہمارے اطبا مقتضیاتِ زمانہ کو ملحوظ نہیں رکھتے! وہ بدستور وہ مریضوں کو قدح پر قدح پلائے جاتے ہیں اور بڑے بڑے طویل اور عریض نسخوں سے ان کا قافیہ تنگ کر رہے ہیں۔ حال آں کہ وہ جانتے ہیں کہ زمانہ اختصار پسند ہوتا جا رہا ہے ...."

کتاب کے مطالعے سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مؤلّف کے نزدیک زمانے کے اختصار پسند ہونے کا مقصد یہ ہے کہ مجوّزہ نسخوں میں دوائیں زیادہ نہ ہوں خواہ ان کو بنانے اور استعمال کرنے کی ترکیب وہی ہو، جو مجوّزہ نسخوں میں زیادہ دوائیں ہونے کی صورت میں ہوتی ہے۔

جہاں تک اس مقصد کا تعلق ہے کتاب اپنی جگہ ایک حد تک کامیاب ہے۔ کیوں کہ تقریباً سب ہی نسخے اس قسم کے ہیں کہ انہیں جوش دینا، پیسنا یا چھاننا پڑتا ہے۔ زمانے کے اختصار پسند ہونے کا جو مفہوم مؤلّف کے ذہن میں ہے، ہمیں اس سے بحث نہیں۔ لیکن اس سلسلے میں ہمارا خیال یہ ہے کہ لوگ دواؤں کو جوش دینے، ملنے، چھاننے یا پیسنے سے گھبراتے ہیں۔ وہ ایسی دوائیں استعمال کرنا پسند کرتے ہیں جن پر انہیں وقت نہ صرف کرنا پڑے، خواہ ایسی دوائیں ایک دو اجزا سے بنی ہوئی ہوں یا سیکڑوں سے۔ بہرحال اگر مؤلّف کے پیشِ نظر یہ مقصد ہوتا تو وہ یقیناً کتاب کو بہت زیادہ مفید بنا سکتے تھے۔

کتاب کی لکھائی چھپائی درمیانی درجے کی ہے۔ سرورق رنگین ہے۔

دستور الاصلاح

سائز ۲۰×۲۶/۱۶، ضخامت ۱۴۴ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ:۔ مکتبہ قصر الادب دفتر "شاعر" آگرہ۔

یہ کتاب ہندوستان کے مشہور نغز گو استاذ الشعراء مولانا سیماب اکبر آبادی کی تصنیف ہے جو اپنی افادی حیثیت سے زبان و ادب کا گرانمایہ سرمایہ اور آنے والے شعراء کے لیے شمع راہ ہے۔ شعر و شاعری اور شغلِ سخن ہر زمانے کی ترقی یافتہ قوم میں جاری و ساری رہا ہے اور آج بھی ہندوستان میں یہ موضوع زندگی کا جزو بنا ہوا ہے۔ لیکن بسا اوقات قومی تنزّل اور ذہنی انحطاط کے باعث شاعری محض "جسم بلا روح" بن کر رہ جاتی ہے۔ اور قوم کے لیے مفید ثابت ہونے کے بجائے اس کی ذہنی قوّتوں کے لیے زہر ہلاہل کا کام کرنے لگتی ہے۔ اور ایسے دور میں ہر بوالہوس حسن پرستی کو اپنا شعار بنا لیتا ہے۔

مذکورہ بالا کتاب موجودہ زمانے میں شاعروں کی "بہتات" اور پھر ان کی افادی حیثیت کی قلت سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے۔ اس میں مستقل چھ عنوانوں میں قابل قدر امور ذکر کیے گئے ہیں، بالخصوص "اصلاح دینے" اور "اصلاح لینے" کے عنوان سے محترم مصنّف نے جو پتے کی باتیں سپردِ قلم فرمائی ہیں وہ قطعی طور پر افادی حیثیت سے کتاب کی جان ہیں۔

بہرحال یہ کتاب اُن مبتدیوں اور متوسط شعراء کے لیے مفید تر ہے جنہیں بارگاہِ قدس سے "تخیل" اور "محاکات" کا عطیہ حاصل ہے۔ اس کتاب

کے مطالعے سے یقیناً یہ لوگ "اُستاذ گردی" کے پھندوں سے نجات پاکر شعر و سخن کی محفل میں نمایاں درجہ حاصل کر سکیں گے۔

ایک بات، جو ہمیں فاضل مصنّف سے عرض کرنی ہے یہ ہے، کہ کتاب اپنی جامعیت کے لحاظ سے ایک حد تک تشنہ ہے۔ اس میں کم و بیش "نقد فکر و سخن" کے کچھ اصول مزید بیان کر دیے جاتے، تاکہ پیشِ نظر مقصد کی تکمیل ہو جاتی۔ کیا اچھا ہوتا کہ اس کتاب کی تسوید کے وقت نقد الشعر لابن قدامہ اور اس قسم کی دوسری کتابوں کو پیشِ نظر رکھا جاتا تاکہ یہ کتاب بجائے خود ایک جامع مقالہ شمار کی جا سکتی۔ ہمیں اُمید ہے کہ فاضل مصنف آئندہ ایڈیشن میں اس واقعی کمی کے ازالے کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ (س - ح)

یادِ اقبال

سائز ۱۷×۲۷/۸، ضخامت ۱۲۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ: دفتر اقبال اکیڈیمی، ظفر منزل، تاج پورہ، لاہور۔

حضرت علامہ اقبال رح کی وفات پر ہندوستان کے اکثر شعراء نے نظموں اور قطعوں کے ذریعے سے اظہارِ غم کیا تھا۔ ان میں سے اکثر نظمیں اخباروں اور رسالوں میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض چھوٹے چھوٹے رسالے بھی اس قسم کے شائع ہوئے جن میں علامہ رح کی وفات پر سیاسی ہنماؤں کے خیالات و احساسات اور مختلف شاعروں کے جذبات جمع کیے گئے تھے۔ لیکن "یادِ اقبال" کے نام سے جو مجموعہ اقبال اکیڈیمی نے شائع کیا ہے وہ اپنی اس حیثیت سے ممتاز ہے کہ اس میں صرف منتخب نظمیں ہیں اور مرتب صاحب نے انہیں قابلیت سے مرتب کیا ہے اور ظاہری اعتبار سے مجموعے کو شاندار صورت میں پیش کیا ہے۔ شروع میں جناب محمد حسنین صاحب بی۔ اے، نے "مختصر حیاتِ اقبال" کے عنوان سے علامہ مرحوم کے سوانح لکھے ہیں۔ اور پھر نظموں کا سلسلہ جناب غلام سرور صاحب فگار مرتب مجموعہ کی نظم "ذوق و شوق" سے شروع ہوتا ہے۔ شعرا میں کسی مذہب اور کسی صنف کی قید نہیں۔ بعض ہندو اصحاب اور بعض خواتین کی نظمیں بھی اس مجموعے میں شامل ہیں۔ بہر حال "یادِ اقبال" ایک مفید مجموعہ ہے جسے اقبال کے قدر دانوں کے پاس رہنا چاہیے۔

ہماری صحافت

سائز ۲۲×۲۹/۱۶، ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت چار آنے۔

پتہ: مینیجر صاحب کتاب گھر، ملا ٹولہ، جون پور (یو۔ پی)

اس مختصر سے رسالے میں جناب کامل صاحب بی۔ اے، جون پوری نے صحافت کے متعلق معلومات اور کار آمد باتیں جمع کی ہیں۔ شروع کے تیرہ صفحوں میں بعض متمدن ممالک کی صحافت کا حال بیان کیا ہے۔ اس کے بعد کچھ تو نو آموز ایڈیٹروں کے لیے ہدایات ہیں اور کچھ اصلاحِ صحافت پر اظہارِ خیال۔ بہتر ہوتا کہ جناب مؤلف اس رسالے کو لکھنے میں کوئی ایک خاص مقصد مقرر فرما لیتے۔ موجودہ صورت میں یہ رسالہ کار آمد باتوں کا مجموعہ تو بے شک ہے لیکن کسی خاص مقصد کا حامل نہیں ہے۔ بہر حال صحافت کے مبتدیوں کے لیے اس رسالے کا مطالعہ افادی سے ہرگز خالی نہیں ہے۔ شائقین اوپر کے پتے سے پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگا سکتے ہیں۔

تحفۂ عید الاضحیٰ

سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت پانچ پیسے۔ (برائے محصول ڈاک)

پتہ: دار الہدایت، جامع مسجد شکوہ آباد، ضلع مین پوری۔ (یو۔ پی)

جناب الحاج مولوی شاہ قمر الہدیٰ صاحب فردوسی نے یہ رسالہ تالیف فرمایا ہے۔ جس میں انہوں نے پہلے تو مسلمانوں اور دوسری قوموں کے تیوہاروں کا موازنہ کیا ہے، اس کے بعد حضرت ابراہیم کا تذکرہ لکھ کر فضائل ذی الحجہ، حج، قربانی اور عید الاضحیٰ وغیرہ کی غرض و غایت قرآن، حدیث اور تاریخ کی روشنی میں بتائی ہے۔ اسی کے ساتھ عید قرباں کے ضروری مسائل بھی بیان کیے ہیں۔ رسالہ مفید اور کار آمد معلومات اپنے اندر رکھتا ہے۔ کتابت اور طباعت اچھی ہے۔ شائقین یہ رسالہ پانچ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگا سکتے ہیں۔

جرمنی کی جاسوسہ

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۷۵ صفحے۔ قیمت چار آنے۔

پتہ: انجمن بک ڈپو، منروا پریس، قطب روڈ، دہلی۔

یہ چھوٹی سی دل چسپ کتاب جناب سید نجم الحسن صاحب وحشی آروی نے مرتب کی ہے جس میں نازی جاسوسوں کی اُن خفیہ کارروائیوں کی تفصیلات ہیں جو وہ امریکہ میں کر رہے تھے۔ یہ تفصیلات حال ہی میں امریکہ کے ایک رسالے میں امریکہ کے محکمۂ سراغ رسانی کے ایک افسر لیون جی۔ ٹوریو کے قلم سے شائع ہوئی تھیں، اور انگریزی جاننے والوں نے انہیں بڑی دل چسپی سے پڑھا تھا۔ جناب وحشی نے یہ تفصیلات اس رسالے میں ترجمہ کر کے شائع کی ہیں۔

ہمیں اُمید ہے کہ اس زمانے میں یہ رسالہ اُردو داں طبقے میں دل چسپی سے پڑھا جائے گا۔ پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر اوپر کے پتے سے منگایا جاسکتا ہے۔

پیغامِ حق

سائز ۲۰×۲۶، ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت سالانہ دو رُپے بارہ آنے۔

پتہ:- مینجر صاحب پیغامِ حق مظفر منزل، تاج پورہ لاہور۔

پیغامِ حق ایک ماہانہ رسالہ ہے جو جناب سید محمد شاہ ایم۔اے اور غلام سرور صاحب فگار کی ادارت میں کچھ مدت سے شائع ہو رہا ہے۔ اصلاحی اخلاقی، علمی اور دینی مضامین کی اشاعت اس کا شعار ہے اور خاص مقصد یہ ہے کہ ترجمانِ حقیقت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و عقائد کی تبلیغ و اشاعت مسلمانوں اور اُردو جاننے والوں میں کی جائے۔ چنانچہ اس کے چند نمبر جو ہماری نظر سے گزرے، اسی مقصد کے خصوصیت سے علم بردار ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے علمی اور دینی مضامین کی اشاعت بھی اسی نقطۂ نظر سے کی جاتی ہے جو حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ یعنی مسلمانوں میں صحیح مذہبی رنگ پیدا کیا جائے۔ اور ان کے جمود و خمود کو دور کرکے ان کی ملی اور قومی بنیادوں کو استوار کیا جائے۔ ہمیں پیغامِ حق کے مطالعے سے واقعی مسرت ہوئی ہے۔ اس کے لائق و قابل مُدیران تن دہی سے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ خوش قسمتی سے ان کو بعض فاضل اصحاب کی ہمدردیاں بھی حاصل ہوگئی ہیں۔ اس لیے اُمید ہے کہ وہ زیادہ وسعت کے ساتھ اپنے مقاصد کو حاصل کرسکیں گے۔ ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر وہ اُن موانع پر غالب آتے رہے جو اُردو کے کسی رسالے کی اشاعت میں عموماً پیش آیا کرتے ہیں، تو ان پر پیامِ اقبال کی اشاعت کی نئی نئی راہیں کُھلتی جائیں گی۔ اور یہ ایک ایسا کام ہوگا جس کی ضرورت مسلمانانِ ہند کو آج سے زیادہ کبھی نہیں تھی۔ رسالے کی کتابت و طباعت عمدہ ہے۔ کاغذ چکنا لگایا جاتا ہے۔ قیمت بھی نہایت مناسب ہے۔ شائقین ساڑھے چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر اوپر کے پتے سے نمونہ منگا سکتے ہیں۔

اینگلو عربک گرلز ہائی اسکول میگزین

سائز ۲۰×۳۰، ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت غالباً دو رُپے سالانہ۔

پتہ: اینگلو عربک گرلز اسکول، کوچہ دکھنی رائے، دریا گنج، دہلی۔

اینگلو عربک گرلز اسکول کے اسٹاف نے یہ ماہانہ رسالہ حال ہی میں جاری کیا ہے۔ اس وقت اس کا پہلا نمبر ہمارے سامنے ہے۔ اس نمبر میں ایک تعارف کے علاوہ تمام مضامین یا تو اسکول کی معلمات کے ہیں یا طالبات کے۔ میگزین کی تسوید اور ترتیب و اہتمام کی تمام ذمہ داریاں خواتین سے متعلق ہیں اور اُنہوں نے کوشش کی ہے کہ رسالے کو خواتین کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں۔ اس کوشش میں وہ بہت کام یاب ہوئی ہیں۔ لیکن ابھی اصلاح و ترقی کی بڑی گنجائش ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ مس محمودہ انصاری بی۔اے اور مسز صابرہ شبیبہ الحسن جیسی صحیح الخیال اور سرگرم خواتین کی کوششوں سے نہ صرف یہ میگزین ترقی کرے گا بلکہ ان کا ادارہ بھی خواتین کی صحیح خدمت انجام دے گا۔

عرفان

سائز ۲۰×۳۰، ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت سالانہ دو رُپے۔

پتہ:- مینجر صاحب رسالہ عرفان، ہمدانی منزل، محلہ مشائخاں، اندرکوٹ، میرٹھ سٹی۔

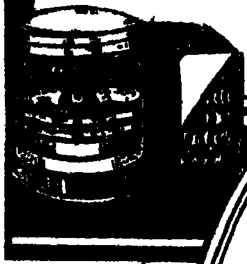
یہ رُوحانی، اخلاقی، مذہبی اور ادبی ماہانہ رسالہ جناب عقیل ہمدانی صاحب میرٹھی کی ادارت میں ایک سال سے نکل رہا ہے۔ اس میں سب ہی قسم کے مضامین ہوتے ہیں اور ہر مذاق کی تواضع کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ مضامین کا زیادہ حصہ ادبی ہے۔ افسانوں اور دیگر مضامین کے علاوہ نظموں کا ایک اچھا خاصا انتخاب بھی ہر مہینے اس رسالے میں شائع کیا جاتا ہے۔ نام کی مناسبت سے صوفیانہ اور مذہبی مضامین کو بھی جگہ دی جاتی ہے۔ دسمبر کے رسالے میں جناب مُدیر نے "ملاحظات" کے عنوان سے جو مضمون لکھا ہے وہ نہ تو کوئی ادبی خوبی اپنے اندر رکھتا ہے اور نہ وہ اس مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لیے غالباً وہ لکھا گیا ہے۔ اصلاحِ حال کے لیے اس قسم کا اندازِ تحریر شاید کسی کو بھی پسند نہ آئے۔ بہرحال جنابِ مدیر اس رسالے کو دل چسپ بنانے کی اپنی سی پوری کوشش کرتے ہیں۔ اور اس میں وہ بڑی حد تک کام یاب ہیں۔ نمونہ ہمدردِ صحت کے حوالے سے مفت منگایا جاسکتا ہے۔

انوارِ عالم جنتری سنہ ۱۹۴۱ء

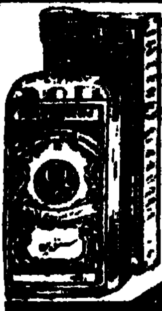
سائز ۲۲×۲۹، ضخامت ۹۶ صفحے، قیمت تین آنے، مع محصول ڈاک چار آنے۔

پتہ: حاجی محمد سعید صاحب، تاجر کتب، خلاصی ٹولہ نمبر ۵۰، کلکتہ

جناب حاجی محمد سعید صاحب کے حسب فرمائش یہ جنتری حاجی محمد رفیع کے اہتمام میں کلکتے سے شائع ہوتی ہے۔ انوارِ عالم جنتری کا شمار بھی ملک کی خوش نما اور کار آمد جنتریوں میں ہے۔ اس میں ان ضروری معلومات کے علاوہ جو جنتری سے تعلق رکھتی ہیں، مرتب نے بہت سے مفید اور کار آمد مضامین جمع کیے
(باقی ص ۱۳۴ پر)




MUMSIK
BENAZIR




مستورین
رجسٹرڈ



مُراسلات

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا سترھواں سالانہ اجلاس!

ہندوستان کے دارالخلافہ، مدینۃ الطب، اور مسیح الملک مرحوم کے وطن، دہلی میں

ہندوستان کے اطبا اور وید صاحبان کی مشترکہ سیاسی جماعت اور یادگار مسیح الملکؒ کی موجودہ حالت کے متعلق ملک میں ایک عرصے سے بے چینی ظاہر کی جا رہی ہے۔ یہ حالت کیوں ہے۔ اس کا اصل علاج اور حقیقی سدھار کس طرح ہو سکتا ہے؟ اس کے متعلق ان صفحوں میں تقریباً ڈیڑھ سال سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ یہ بھی کوئی سربستہ راز نہیں ہے۔ لیکن اب وقت اس حد سے بہت آگے بڑھ گیا ہے کہ ان چیزوں پر طبع آزمائی اور خامہ فرسائی کی جائے۔ اس لیے کہ مرض مشخص ہے اور علاج بھی معلوم ہے۔ اب تو صرف عمل کی ضرورت ہے۔ اپیلوں، گزارشوں اور معروضات کا وقت ختم ہو گیا اب اُٹھ کھڑا ہونے کی آخری ساعت ہے اور صرف کام کرنے کی ضرورت ہے۔ تجاویز پر غور کرنے کا بھی یہ وقت نہیں ہے کہ تجاویز اب اُسی اجتماع میں سوچی جائیں گی کہ جب ہندوستان بھر کے حاملینِ طب سر جوڑ کر بیٹھیں گے۔ انفرادی مکالمات و مقالات کی "سند پریشان خوابِ من از کثرتِ تعبیرہا" کے مصداق کے سوا اور کچھ حقیقت نہیں۔ اس وقت اطبا کی سیاسی تنظیم کی اس قدر ضرورت ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔

ان تمام حالات کو اپنے فنی بھائیوں کے سامنے پیش کر کے ان کی چارہ سازی کی تدبیریں دریافت کرنے کے لیے میں نے یہ طے کر لیا ہے کہ مارچ سنہ ۴۱ء میں آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا سترھواں (۱۷واں) سالانہ جلسہ منعقد کیا جائے۔

یہ اجلاس دہلی کی اس مقدس سرزمین پر منعقد ہو گا جو صدیوں سے نہ صرف شہنشاہیت کی دارالخلافہ بلکہ طب کی بھی دارالخلافہ ہے اور جس سے مسیح الملکؒ کے ایک زندہ جاوید نفسِ قدسی نے جنم لے کر طبِ قدیم کے جسد میں زندگی کی روح پھونکی۔ اور اس غلام ملک کے ویدوں اور حکیموں کو گہری نیند سے بیدار کر کے میدانِ عمل میں لا کر کھڑا کر دیا۔

میرے دوستو، بزرگو اور بھائیو! مسیح الملک رحؒ نے اپنی زندگی کا آخری لمحہ اور اپنی بیش بہا حیات کا آخری سانس تمہاری اور صرف تمہاری خدمت کے لیے صرف کیا تھا۔ اب اُن کی روحِ مطہر بھی تمہیں دعوتِ عمل دے رہی ہے۔ اپنا حق مانگتی ہے اور تم سے دریافت کرتی ہے کہ کیا تم نے اُن کے جسم کے ساتھ اُن کے مشن، ان کی تبلیغ اور ان کے احسانات کو بھی دفن کر دیا ہے؟ بتاؤ تمہارے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

آپ کی فنی برادری کا یہ اجتماع مسیح الملکؒ کے جنم بھومی کے اس گوشے میں ہو گا جو عمل کا قلعہ اور طب کا گردکل ہے اور جس کا نام **جامعہ طبیہ دہلی** ہے۔ آج جب کہ مسیح الملکؒ کے مشن کی طرف سے سرد مہری موت کے سکوت کا منظر پیش کر رہی ہے؛ امید کی کرنیں اور عمل کی شعاعیں صرف جامعہ طبیہ سے ہی چمک رہی ہیں۔ ایک مختصر سی بے سرمایہ اور گمنام جماعت نے مسیح الملکؒ کی روح کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنے جان و مال اور عزت کی بازی لگا دی ہے۔ اس کی حقیر مساعی کی کامیابی اسی ذاتِ پاک کی توفیق پر منحصر ہے جو سقراط، بقراط، جالینوس، بوعلی سینا اور مسیح الملکؒ کا خالق ہے۔ مسیح الملک رحؒ کے مشن کی نام لیوا صرف یہی ایک مختصر جماعت نہیں ہے، بلکہ وہ ایک عظیم الشان تعداد ہے جن کے محلے، قلعے، عصائیں، مسندیں، جلوت گاہیں، خلوت کدے، موٹریں، خدم و حشم، تقرب سلطانی سب مسیح الملک کی مجاہدانہ سرگرمیوں کی بدولت اور ان کی قیادت و سیادت کی بارگاہِ عظمیٰ کی بھیک کے ٹکڑے ہیں۔ مسیح الملک مرحوم کے کیمیا صفت اسم اعظم کی بدولت جو فرزندانِ طب "ثمناً قلیلاً" کے خریدار اور مالک ہیں، کیا ان کی ذمہ داری اس نام کی حرمت کی بقا و ثبات کے لیے کچھ نہیں ہے، جس کو مسیح الملکؒ اپنے پسماندگان کے لیے بطور ورثہ چھوڑ گئے ہیں؟ کیا مجھے

[illegible] بیسا و بیٹ کے کہنے کا حق نہیں ہے آخر [illegible]

[illegible] کی پشت پناہی فرمائیے اور میرے حقیر و ناتواں بازوؤں کو مضبوط کیجیے [illegible]

[illegible] خود میدان عمل اور شناور بحر سیاست طب کو یہ [illegible] قلم [illegible] وزارت [illegible]

[illegible] آپ کے انتخاب کے سامنے سر نیاز خم کروں گا۔ اور آپ کے منتخب [illegible]

[illegible] ادا کیا کروں۔ مجھے امید ہے کہ میری [illegible]

[illegible] پر دستک دے رہا ہوں۔ میرے [illegible] صرف آپ سے ایثار و عمل کی بھیک مانگتا ہوں۔ کیا آپ عطا فرما سکتے ہیں؟ اس نیازمندانہ گزارش کے ذریعے سے آپ [illegible] مقرر کر دیا گیا ہے۔ صحیح تاریخیں بھی مشتہر کر دی جائیں گی۔

آئندہ موسم بہار کیا عجب ہے کہ آپ کی کانفرنس کے لیے حقیقی معنوں میں موسم بہار ثابت ہو۔ اس کے خزاں رسیدہ مگر تنومند شجر حیات میں [illegible] و عمل کے خوش نما شگوفے پھوٹ نکلیں اور خلوص و اتحاد کی کونپلوں اور حرکت و بیداری کے برگ و بار سے وہ سدا بہار بن جائے۔

یہ طے کیا گیا ہے کہ جامعہ طبیہ کا جلسۂ تقسیم اسناد اور جامعہ طبیہ کی انجمن ابنائے قدیم کے جلسے بھی اسی زمانے میں منعقد کیے جائیں [illegible] کے دار الخلافہ شہر دہلی اور جامعہ طبیہ کی سرگرمیاں ملک کی فضا میں ایک خوش گوار حرکت پیدا کرنے کا موجب ہوں اور آپ کے جسم و جاں [illegible] و سرور بخش ثابت ہوں۔

خاکسار: حکیم محمد الیاس خاں

آنریری سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس، دہلی

دواؤں میں ذاتی مقناطیسیت

ایک دل چسپ خط اور اس کا جواب

محترم و معظم جناب حکیم صاحب

السلام علیکم۔ میں اپنے تعارف کے لیے بس اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے دواخانے اور رسالے کا پرانا خریدار ہوں۔ اور گزشتہ سال [illegible] واپسی میں نبض دکھانے کے لیے دوپہر کے وقت آپ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ اس وقت آپ دواؤں کی تیاری اپنے سامنے کرا رہے تھے، اس وقت واقعی مجھے افسوس ہوا تھا کہ آپ کو بے وقت تکلیف دی لیکن آپ نے خندہ پیشانی سے میرا حال سنا اور دوا تجویز فرمائی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں اب بالکل تن درست ہوں۔ ہفتے وار تپ اور بخار کا دورہ ایک دفعہ تو بے شک ہلکا سا پڑا، لیکن اس کے بعد آج تک اس سے محفوظ ہوں۔

ہمدرد دواخانے کو دیکھ کر اور آپ سے مل کر میرے دل میں جو خیالات پیدا ہوئے، انہیں میں قلم بند کر کے دواخانے کے مینیجر صاحب کو بھیجنا چاہتا تھا لیکن آپ کے ہاں کی دواؤں کے متعلق یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ وہ اتنی موثر کیوں ہوتی ہیں۔ یہ فقط میرا ہی تجربہ نہیں بلکہ جن جن مریضوں کو میں [illegible] ہاں کی دوا دیتا ہوں وہ آ کر بتلاتے ہیں کہ ان کو فوراً فائدہ ہو گیا۔ لطف یہ کہ وہی دوا اگر کسی دوسری جگہ کی دوں تو وہ اثر نہیں ہوتا۔ میرا تو یہ حال ہے [illegible] ہمدرد کی کوئی دوا کھاتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دواؤں کی قوت کے سوا اور کوئی قوت بھی اپنا کام کر رہی ہے۔ دہلی کے ایک سوداگر صاحب جن کے ہاں میں دو دن ٹھیرا تھا، ان سے بھی جب باتوں باتوں میں ذکر آیا تو کہا کہ ہمدرد کے ہاں کے دو تین نسخوں سے جو فائدہ ہو جاتا ہے وہ دوسری جگہ کے دس [illegible] سے نہیں ہوتا۔ میری سمجھ کام نہیں کرتی تھی کہ یہ کیا بات ہے۔ آخر ہمدرد صحت کے روحانی علاج نمبر سے یہ عقدہ کھلا کہ چوں کہ آپ کو طب کے علاوہ روحانیات سے بھی دل چسپی ہے۔ اس لیے آپ ہمدرد دواخانے کی دواؤں میں اپنی ذاتی مقناطیسیت داخل کر دیتے ہیں جب کپڑے پر اور پانی میں ذاتی مقناطیسیت منتقل

... آپ اس قسم کا عمل دواؤں پر کرتے ہیں جب

...

... خیالات ظاہر کریں۔

... ایم۔ اے۔ ... سباد ... ۔ از کلکتہ

جواب

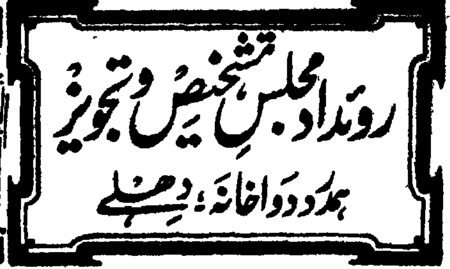
... شمار خوبیوں ... کا مجموعہ ہے۔ مجھے سب سے زیادہ خوشی اس اطلاع سے ہوئی کہ آپ
... کبھی ... ذاتی مقناطیسیت کا معاملہ تو اس سلسلے میں میں یہی کہہ سکتا ہوں
... مجھ میں ذاتی مقناطیسیت کی وہ قوی کیفیت موجود نہیں ہے کہ ایک نظر ڈالی اور دواخانہ ہمدرد
... خاص میری نگرانی میں تیار ہوتی ہیں، ان میں میری ذاتی مقناطیسیت کبھی کبھی جھلک
... میری ذاتی مقناطیسیت مجھے داغِ مفارقت دے جاتی ہو تو میرے لیے مولائے

عبدالحمید

... ہیں۔ مگر اس سلسلے میں ناظرین ہمدرد صحت یا دواخانہ ہمدرد کے خریدار اپنی رائیں اور تجربات ہمیں لکھ کر بھیجیں گے تو وہ بھی ہم شائع کر دیں گے۔ مینیجر"

... ہے۔ مضامین میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ وہ سب طبقوں کی عام ضرورتوں کو پورا کر سکیں۔ کتابت اور طباعت
... قابلِ تعریف ہے۔ ٹائیٹل شاندار ہے۔ بلاک کی تصویریں بھی اس میں شامل ہیں۔ غرض یہ جنتری رکھنے کے قابل ہے۔ شائقین اوپر
... چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگا سکتے ہیں۔





سوزاک مزمن

حالات مریض نمبر ۳۸۹۵۱/۶۴۷۱

"تقریباً سوا سال سے سوزاک ہوگیا ہے۔ پیشاب میں سخت جلن رہتی ہے اور پاجامے پر دھبے آجاتے ہیں۔ پیشاب کا خوردبینی امتحان کرایا تو پیپ ملی۔ میں تمام علاجوں سے ناکام رہ کر آپ سے اپنا علاج کرانا چاہتا ہوں۔ پیشاب کے بعد کچھ چکنی سی سفیدی بھی آتی ہے۔ تکان جلد ہوجاتی ہے۔"

علاج:- (صبح) قرص سوزاک ۴ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔

(شب) قرص ملیّن ۲ عدد دوسرے تیسرے دن پانی سے کھالیا کریں۔

(مقامی) حب پچکاری سوزاک ۱ عدد چھاچھ میں گھول کر پچکاری کریں۔

حالات مابعد استعمالِ ادویہ:

"۲۰ دن آپ کی دوائیں استعمال کیں۔ ان دواؤں سے بہت فائدہ ہے۔ مرض تقریباً چلا گیا ہے۔ کیوں کہ دھبے اب نہیں آتے۔ آپ ان دواؤں کا اگر مناسب سمجھیں تو ایک کورس اور بھیج دیں۔"

ضعفِ باہ جریانی!

حالات مریض نمبر ۲۹۴۳۴/۴۱۶۰

"میں اپنی حالت کیا تحریر میں لاؤں، عرصے سے پیشاب کے پہلے چاول کی پیچ کی طرح کی سفیدی خارج ہوتی ہے۔ پیشاب گرم گرم آتا ہے۔ اعضائے تناسل کی کمزوری نے بالکل بے کار بنا رکھا ہے۔ کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی۔ اب دائیں پنجے کی گانٹھ میں درد شروع ہوگیا ہے کھڑے ہوکر چل نہیں سکتا۔ خدا کے لیے کوئی اچھی سی دوا تجویز کرکے جلد روانہ کردیں۔"

علاج:- (صبح) قرص کشتہ قلعی ۲ عدد لبوب کبیر ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

(سہ پہر) معجون مقوی ۱۰ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

(شب) معجون اوجاع ۶ ماشے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

حالات مابعد استعمالِ ادویہ:-

"آپ کی دواؤں نے بے حد فائدہ پہنچایا۔ پیشاب کے پہلے جو سفیدی آتی تھی اب بالکل نہیں آتی۔ پنجے کے درد کو بہت فائدہ ہوا ہے کیا آپ عضو پر لگانے کے لیے کوئی طلا دیں گے؟"

ضعفِ دماغ

حالات مریض نمبر ۳۵۳۵۰/۵۹۱۶

"مجھے دماغ کی کمزوری کی شکایت ہے۔ ذرا سی سردی کی وجہ سے زکام لگ جاتا ہے۔ کچھ دیر پڑھنے سے دردِ سر ہو جاتا ہے۔ ویسے جسمانی کمزوری اللہ کے فضل سے نہیں ہے۔ برائے نوازش کوئی عمدہ خمیرہ یا دوسری دوا وی۔ پی کے ذریعے روانہ کر دیں۔"

علاج :- (صبح) خمیرہ نزلی جواہر والا ۶ ماشے پانی کے ساتھ کھائیں۔

(شب) اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشے پانی کے ساتھ کھائیں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ :-

"دوا کو استعمال کرنے سے خدا کے فضل سے بہت سا آرام ہے۔ بظاہر کسی دوا کی اب ضرورت نہیں معلوم دیتی۔ لیکن اگر آپ مزید عرصے کے لیے دوائیں دینا چاہیں تو ضرور روانہ کر دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اب میں دماغ کو ایسا مضبوط کر لوں کہ آئندہ شکایت ہی نہ ہو۔"

خرابیٔ نظر

حالات مریض نمبر $\frac{۳۰۰۷۶}{۹۲۲۹}$

"میرے بڑے بھائی کی عمر پچپن سال ہے۔ دو سال سے آنکھوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔ بائیں آنکھ میں دو سال ہوئے دھندلا پن شروع ہوا اور ڈھیلے میں خفیف درد رہنے لگا۔ اب اس آنکھ سے تو بالکل ہی نظر نہیں آتا۔ لیکن دائیں آنکھ میں بھی شکایت شروع ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے دیکھ کر بتایا کہ موتیا بند ہے۔ ازراہِ کرم کوئی مفید دوا جلد روانہ کر دیجیے۔"

علاج :- (صبح) خمیرہ گاؤزباں عنبری ۶ ماشے تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔

(شب) اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشے تازہ پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

(مقامی) کحل چکنی دوا ذرا سی پانی میں گھس کر دن میں ایک مرتبہ اور رات کو سوتے وقت لگائیں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ :-

"خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس قادر و توانا نے میرے بھائی صاحب کو اپنے حبیب پاک کے صدقے میں و بزرگانِ عظام کے طفیل اور آپ کی دواؤں کی بدولت حد سے زیادہ فائدہ پہنچایا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ ان کو صرف کوئی مقوّی دماغ دوا عرصے تک استعمال کراتا رہوں۔"

خرابیٔ حیض

حالات مریضہ نمبر $\frac{۳۰۲۵۴}{۴۲۵۸}$

"عمر ۲۰ برس ہے۔ بدن پتلا اور رنگ گندمی ہے۔ شادی ہو چکی ہے لیکن بچہ ابھی تک نہیں ہوا، اور نہ حمل ٹھہرا ہے۔ حیض کی خرابی ہے ۲۰۔ ۱ دن کی دیر سویر ہو جاتی ہے۔ اور پھر خلاصہ نہیں ہوتا۔ رنگ کبھی سرخ اور کبھی سیاہ ہوتا ہے۔ دو تین مہینے سے حیض کے دنوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ قے بھی ہو جاتی ہے۔ کلیجے میں جلن رہتی ہے۔"

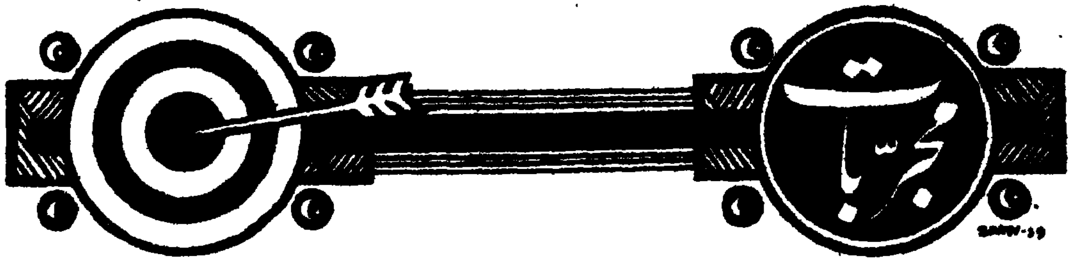
علاج :- (صبح) مستورین ایک تولہ دودھ میں گھول کر پلائیں۔

(بعد غذا) جوارش جالینوس ۹-۹ ماشے کھانے کے بعد دونوں وقت دیں۔

(شب) معجون مقوّی رحم ۶ ماشے دودھ کے ساتھ سوتے وقت کھلائیں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ :-

"۳۰۲۵۴ نمبر کا پارسل منگا کر دوائیں استعمال کرائی تھیں جس سے اتنا فائدہ ہوا کہ حیض کی تمام تکلیفیں جاتی رہیں۔ الحمدللہ اب کوئی شکایت نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مستورین کی دو شیشیاں اور پلاؤں۔ ازراہِ کرم حسب ذیل پتے پر بھیج دیجیے۔"



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

لبوب کبیر جدید خصیۃ الثعلب، تخم خشخاش سفید، کنجد مقشر، مغز سر کنجشک نر، مغز حب الزلم، مغز تخم خربزہ، مغز چلغوزہ، تخم ڈھنگن، مغز اخروٹ، مغز حبۃ الخضرا، مغز نارجیل، مغز حب قلقل، مغز پستہ، مغز فندق، مغز بادام شیریں ہر ایک ڈھائی تولے۔ دال ماش سفید ۳ تولے۔ تخم گندنا، تخم پیاز، تخم سپست تخم شلغم، تخم گزر، بوزیدان، اذاراقی مدبر سوہن کردہ، ریگ ماہی، مغاث بغدادی، مہدہ لکڑی، تودری سفید، موصلی سفید، تخم لیموں، بہمن سرخ، بہمن سفید ہر ایک ڈیڑھ تولے۔ خولنجان، قرنفل، عاقرقرحا، شقاقل مصری، خرفہ، کباب چینی، ہر ایک سوا تولے۔ رکش خرا، مایہ شتر اعرابی، برادۂ قضیب گاؤ، خار خسک پروردہ شیر گاؤ، اُشنہ ہر ایک ایک تولہ۔ لیسی تقین ایک اونس، دار فلفل، مصطگی رومی، زنجبیل، زعفران، سنبل الطیب، اندر جو شیریں، نارمشک، تخم فرنج مشک، بسباسہ ہر ایک نو ماشے۔ درونج عقربی، موصلی سینبل ہر ایک دو تولے۔ شہد خالص دواؤں سے سہ چند۔ مشک خالص سوا تین ماشے، مروارید محلول ۳ ماشے، ورق نقرہ دو گڈی، ورق طلاء ۵۰ عدد، کشتہ مرجان، کشتہ عقیق ہر ایک ایک تولہ معجون بنائیں۔

فوائد:۔ باہ کو قوت دینے اور مادہ منویہ پیدا کرنے میں بے مثل ہے۔ دل۔ دماغ اور اعصاب کو طاقت پہنچاتا ہے۔ گردوں کی کمزوری دور کرتا ہے۔ بدن کو فربہ کرتا ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ، جودھپور

حب مقوی باہ ورق طلاء ایک ماشہ، کشتہ فولاد ایک ماشہ، کشتہ زمرد ایک ماشہ، ست سلاجیت خالص ۳ ماشے، مومیائی اصلی ۶ ماشے جند بید ستر ۶ ماشے، زنجبیل ۶ ماشے، زرنباد ۶ ماشے، درونج عقربی ۶ ماشے، مصطگی ۶ ماشے، منبلوچن ۶ ماشے، زعفران ۳ ماشے، افیون ۳ ماشے۔

ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو کھرل میں ڈال کر عرق گلاب اور شہد اصلی میں دو دن تک کھرل کریں۔ جب گولیاں بننے کے قابل ہو جائے تو دانۂ ماش برابر گولیاں بنالیں اور ضرورت کے وقت ایک گولی استعمال کریں۔

فوائد:۔ سرعت انزال، جریان مرمن، کمی باہ کے لیے مفید ہیں۔ بے حد ممسک ہیں۔ اگر اس کے ساتھ دودھ گھی کا باقاعدہ استعمال رکھا جائے تو طاقت و قوت رفتہ از سر نو عود کر آتی ہے۔

سفوف شکم اکسیر انیسون، زیرہ کرمانی، دانہ ہیل خرفہ، اجوائن دیسی، کرفس، عاقرقرحا، سہاگہ بریاں، چیتا، سونٹھ، پیپل، مرچ سیاہ اجوائن، بادبرانگ، ہینگ بریاں، نمک سیاہ۔ سب دوائیں ہم وزن لے کر سفوف تیار کریں۔

فوائد:۔ شکم کے ہر مرض میں اکسیر ہے۔

جناب حکیم کبیر احمد صاحب، مہنگانوی

حب سرفۂ اطفال رب السوس، صمغ عربی، کاکڑاسینگی، ایرسا، فلفل سیاہ، اکیسٹریکٹ بیلاڈونا۔ دواؤں کو ہم وزن لے کر خوب باریک کریں اور دانۂ موٹھ برابر گولیاں بنالیں۔ چھوٹے بچے کو ایک اور بڑوں کو دو گولیاں پانی یا دودھ میں گھس کر پلائیں۔

فوائد:۔ بچوں کی کالی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔

حب سعال بلغمی گل آکھ، برگ تنبول بنگلہ سوختہ، زراوند مدحرج، کاکڑاسینگی، عناب ولایتی سوختہ، فلفل سیاہ، برگ گاؤزبان سوختہ،

آبریشم خام سوختہ، خاکسی سوختہ، رب السوس ولایتی، شکر تیغال، اصل السوس مقشر، ابرسا، تج قلمی، ہلیلہ سوختہ، بہیڑہ سالمہ۔ سب دوائیں ہم وزن پیس کر لعابِ صمغ عربی کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں۔

فوائد: بلغمی کھانسی اور دمہ کے لیے بہت مفید ہیں۔

جناب حکیم ڈاکٹر محمد عبدالشکور صاحب، مٹیابرج کلکتہ

حب صرع پٹاسیم برومائیڈ، جنڈ بیدستر، زعفران کشمیری، غاریقون مغزبل ہر ایک تو ماشے۔ ان دواؤں کو کھرل میں ڈال کر خوب باریک کریں اور لعابِ صمغ عربی کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ دو گولیاں صبح اور دو گولیاں شام کو سونف کے عرق کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں صرع (مرگی) کے لیے بے حد مفید ہیں۔

حب حیض مرکی، انگوزہ خالص، صبر زرد، فیری سلف ہر ایک ایک تولہ۔ دواؤں کو خوب باریک کر کے پانی کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ صبح، دوپہر اور شام کو ایک ایک گولی شربت بزوری ۳ تولے اور عرق مکو، ۸ تولے کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں بندش حیض کے لیے بہت مفید ہیں۔

جناب حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب

اکسیر اوجاع پوست درخت، رخشک ۴ ماشے، افیون ۴ ماشے، کشتہ بارہ سنگا ۴ ماشے، کشتہ سنکھ دو ماشے، شورہ قلمی ۳ تولے۔ باریک پیس کر سفوف بنائیں۔ **مقدار خوراک و ترکیب استعمال**:۔ ۲ رتی گرم دودھ، پانی یا کسی عرق کے ساتھ دن میں تین تین گھنٹے بعد چار مرتبہ دیں۔ اگر گھبراہٹ زیادہ ہو تو دودھ پلائیں۔

فوائد:۔ دردِ ذات الجنب، ذات الریہ، ذات الصدر اور ذات العرض کے لیے اکسیر ہے۔ اسی طرح دردِ شکم، دردِ سر وغیرہ حالات میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

جناب حکیم امید خاں صاحب، جامعی

حب عنبر مشکی مومیائی اصلی، مروارید ناسفتہ، طباشیر، لونگ، جاوتری، جائفل، مصطگی رومی، بہمن سرخ و سفید، دارچینی، شقاقل مصری، سونٹھ، درونج عقربی، اگر، عود صلیب، ثعلب مصری، جدوار خطائی، ورق نقرہ ہر ایک ۳ رتی، مشک خالص، عنبر اشہب ہر ایک چار رتی۔

ترکیب تیاری:۔ پہلے روغن پستہ میں مومیائی حل کریں۔ اور مشک، عنبر، موتی، ورق نقرہ علیحدہ عرق کیوڑہ میں حل کریں۔ اور باقی دوائیں کوٹ چھان لیں۔ پھر سب کو شامل کر کے روغن پستہ کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں اور ورق طلا چڑھالیں۔ ایک گولی سوتے وقت گرم دودھ سے پندرہ دن تک کھائیں۔ **فوائد**:۔ باہ کی کمزوری دور کرنے کے لیے بہترین ہیں۔ جماع کے بعد اگر ایک گولی کھائی جائے تو کمزوری پیدا نہیں ہوتی۔

حب سرطان عنبری شکر تیغال، صمغ عربی، مغز خیارین، گل نیلوفر، تخم خطمی سفید، کتیرا، مغز تخم کدو شیریں، تخم کاہو، مغز بہدانہ، نشاستہ، طباشیر، صندل سفید، تخم خرفہ، سریشم ماہی، رب السوس، عنبر اشہب ہر ایک ایک ماشہ، کافور نصف ماشہ، افیون ایک ماشہ، زعفران خالص ایک ماشہ لعاب بہدانہ کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولیاں عرق شیر مرکب کے ساتھ کھائیں۔ **فوائد**:۔ دق و سل کے لیے بہت مفید ہیں۔

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب "فاضل الطب والجراحت" کھاری دہلی

خسرہ

رب السوس ۱ ماشہ
ست لوبان ۳ رتی

حسب عمر شربت خشخاش میں ملا کر چٹائیں۔

نوٹ:- یہ مرض نزلی متعدی ہے۔ اس میں نزلے کی شکایت ہمیشہ موجود ہوتی ہے۔ اس لیے تیز خوشبودار دوا دینا مناسب نہیں ہے۔

چیچک

پوٹاس کلوراس ۱ رتی
عرق مصفی ۱ تولہ

یہ خوراک ایک سال کے بچے کے لیے موزوں ہے۔

نوٹ:- میعادی بخاروں میں اکثر لوگ سالم موتی نگلواتے ہیں، یہ ایک رواج ہے علاج نہیں ہے اس لیے کہ سالم موتی بغیر ہضم ہوئے پاخانے میں خارج ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بہتر صورت یہ ہے کہ خمیرہ مروارید یا سفوف جواہر یا جواہر مہرہ استعمال کریں اور یہ چیزیں کسی معتبر دواخانے سے حاصل کریں۔ چیچک سے حفاظت کے لیے بچوں کے والدین کو بغیر کسی پس و پیش کے ٹیکے کا مشورہ دینا چاہیے۔ چیچک کا ٹیکا نہایت کامیاب ہے۔

کالی کھانسی

نشاستہ ۳ ماشے
صمغ عربی ۳ ″
رب السوس ۳ ″
خشخاش سفید ۳ ″
افیون ۴ رتی

مونگ برابر گولیاں بنائیں۔ اس مرض میں مخرج بلغم دواؤں کی ضرورت نہیں بلکہ مسکنات کی ہے۔ یہ مرض متعدی ہے۔

خناق وبائی (ڈفتھیریا)

دار چکنہ ½ رتی
شہد ۶ ماشے
پانی ۸ اوقیہ (اونس)

جوان آدمی کے لیے ایک تولہ کی مقدار خوراک ہے۔

اس مرض میں منہ، حلق اور ناک کی صفائی بہت ضروری ہے۔ چناں چہ بچوں کے حلق وغیرہ کی صفائی کے لیے شیشے کی معمولی پچکاری کافی ہوتی ہے اور ہوشیار مریض کو دن میں ۴-۳ بار غرارہ کرائیں۔ اس مرض میں "ڈفتھیریا اینٹی ٹوکسین سیرم" کا احتقان (انجکشن) تریاق کا حکم رکھتا ہے۔

خناق وبائی

ست پیپتہ ۱ ماشہ
پانی ۳ تولے

پھریری سے حلق میں لگائیں۔

کزاز (ٹے ٹے نس)

پوٹاس برومائڈ ۵ رتی
دانہ الائچی سفید ۱ ماشہ
اجوائن خراسانی ۱ ″

یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی چار خوراکیں دن بھر ہر تین گھنٹے بعد پلائیں۔

اس مرض میں ٹے ٹے نس اینٹی ٹوکسین سیرم (مصل ضد سمین کزاز) کا احتقان لازم ہے۔

نوٹ:- اس مرض میں تنقیہ بلغم کا تخیل اور منضج و مسہل کا اہتمام بے کار ہے۔ کزاز کا واحد سبب عصیات کزاز (بے سی لس ٹے ٹے نس) ہیں جن کا تعدیہ زخم کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ یہ مرض حادثات کی صورتوں میں اکثر ظاہر ہو جایا کرتا ہے۔ لہٰذا حفظ ماتقدم کے لیے مذکورہ مصل کا احتقان کرنا چاہیے۔

کزاز

میگ سلف ایک اوقیہ (اونس)
آب مقطر ۱۲ اوقیہ

خوراک ۱۰ ماشے۔ اس کا احتقان نخاعی ہر چھ گھنٹے پر کرنا چاہیے۔ بعض موقعوں پر احتقان عضلی کے ذریعہ سے بھی استعمال کر سکتے ہیں اور مفید ثابت ہوتا ہے۔

قطریت شعاعیہ (ایکٹی نومائی کوسس)

ٹنکچر آیوڈین ۳ بوند
پانی ۳ تولے

نوٹ:- یہ بھی متعدی مرض ہے کہ جو عموماً چوپایوں کو ہوا کرتا ہے۔ مگر کبھی انسان کو بھی ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا تعدیہ قطرہ آمیز غلے کے کھانے یا بذریعہ تنفس میں داخل ہونے سے ہو جاتا ہے۔

طاعون!

ایسڈ کاربالک ۲ بوند
شربت نارنج ۱ تولہ
پانی ۳ تولے

ہر چار گھنٹے بعد ایسی ایک خوراک دیں۔

نوٹ:- اس مرض کی وبا میں حفظ ماتقدم کے لیے لوگوں کو ٹیکے کا مشورہ نہایت کشادہ دلی کے ساتھ دینا چاہیے اور ان کے دلوں سے خوف اور وہم دور کرنا چاہیے۔

طاعون

مشک ۱ رتی
مُردھوج ۱ ″
کافور ۱۰ ″
شہد بقدر ضرورت

ایسی ایک خوراک ہر ۲ گھنٹے بعد دیں۔ ضعف قلب کی حالت میں یہ نسخہ نہایت مفید ہے۔ مقوی قلب اور دافع تعفن بھی ہے۔

جذام

روغن چال موگرا ۵ بوند
روغن جگر ماہی ۳۰ بوند

دن میں دو بار بعد غذا دیں۔

جذامی زخم

روغن چال موگرا ۳ ماشے
مرہم سادہ ۳ تولے

زخموں پر مرہم کی طرح لگائیں۔

جذامی داغ

روغن چال موگرا ۵ تولے
روغن نیب ۵ ″

مقامی طور پر مالش کریں۔

ہیضہ

سونٹھ ۳ تولے
رائی ۳ "
برگ بنفشہ ۳ "

سفوف بنا کر اطراف پر مالش کریں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ خون اطراف کی طرف آتا ہے۔ اس طرح جسم کی ٹھنڈک کم ہوتی ہے اور ارتحاءِ عظیم کے درجے کا خطرہ ایک حد تک کم ہو جاتا ہے۔ سیال تسکین کا استعمال اس درجے میں ضروری ہے۔ کھلانے کے لیے دوائیں اس مرض کی پہلے لکھی جا چکی ہیں۔

نوٹ:۔ بعض لوگ ہیضے کے مریضوں پر پیاس دور کرنے کے لیے گلاب، کیوڑہ، بید مشک اور عرق پودینہ وغیرہ کی بھرمار کر دیتے ہیں۔ عرقیات خواہ کتنے ہی مفرح یا ہاضم کیوں نہ ہوں، ایک خشک دہن اور تشنہ لب مریض کے لیے باعثِ تسکین نہیں ہو سکتے۔ اس لیے کہ کوئی شخص پیاس بجھانے کے لیے رغبت اور فرحت کے ساتھ سادہ پانی کے مقابلے میں دنیا کی کسی شے کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ لہٰذا بہتر طریقہ یہ ہے کہ سادہ پانی اُبال کر ٹھنڈا کر کے حفاظت سے رکھا جائے۔ اور نہایت آزادی کے ساتھ دیا جائے۔ ہیضے کے مریض کو پانی سے روکنا پیغامِ موت دینا ہے۔ اس مرض میں اُصولاً دافع تعفن اور مقوی قلب دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہاضم اور کاسر ریاح دواؤں کا استعمال کرانا بے کار ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہیضے کے مریض کا مشاہدہ کرتے ہی دماغ میں زہر مہرہ، نارجیل دریائی، جدوار خطائی اور پپیتہ وغیرہ کا خیال بجلی کی طرح آ جاتا ہے اور اس رَد میں بہت سی مشہور اور مفید ترین دوائیں مثلاً عرق عجیب یا قلزم نظر انداز کر دی جاتی ہیں۔ حال آں کہ ان کے تریاقی فائدے مسلّم ہیں۔

حمّیٰ تیفودیہ (ٹائی فائڈ فیور)

عرق دار چینی ۴ تولے
عرق تلسی ۴ "
شربت نارنج ۲ "

دن میں تین بار دیں۔

نوٹ:۔ یہ مرض مختلف ناموں سے مشہور ہے مثلاً حمّیٰ تیفودیہ ٹائی فائڈ فیور، حمّیٰ معویہ (انٹیرک فیور) میعادی بخار، موتی جھرہ وغیرہ۔

عام طور پر اس مرض کی تشخیص کا انحصار موتی دانوں پر کیا جاتا ہے جو اکثر گلے اور سینے پر نمودار ہوتے ہیں۔ جیسے ہی یہ چمک دار دانے نظر آتے ہیں فوراً ہی موتی جھرہ کی تشخیص قائم کر لی جاتی ہے۔ اس کے بعد مزید غور و فکر اور لب کشائی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے۔ حال آں کہ یہ ایک زبردست مغالطہ ہے جس کے نتائج مہلک برآمد ہو سکتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس قسم کے دانے علاوہ حمّیٰ تیفودیہ کے دوسرے شدید اور لازم بخاروں میں بھی نمودار ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ذات الریہ، وجع المفاصل حاد، تسمم الدم یا تعفن الدم وغیرہ یا شدید پسینہ لانے والی دواؤں کا استعمال میں۔ اس کے برعکس گاہے حمّیٰ تیفودیہ میں موتی دانے بالکل نمودار نہیں ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس مرض کی تشخیص کے لیے اس علامت کو مخصوص قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ یقینی تشخیص اور بہترین علاج کے لیے اس بخار کے مختلف درجوں کی مخصوص علامتیں اور ان کا اتار چڑھاؤ اور تغیر و تبدل ہمہ وقت ذہن نشین رہنا چاہیے۔ علاج کے سلسلے میں یہ خوب یاد رکھنا چاہیے کہ اس وقت تک کوئی دوا ایسی معلوم نہیں ہے جو زمانۂ مرض کو کم کر دے یا اس مرض کے سبب عضی تیفوی کو ختم کر کے مریض کو شفاءِ کامل اور عاجل عطا کر دے۔ اس مرض کا کامیاب اور بہترین طریقۂ علاج یہ ہے کہ مریض کی قوت اور تغذیہ کا بہتر تیمارداری کے اصولوں پر سختی کے ساتھ عمل کرایا جائے۔

اس مرض کے علاج میں یہ غلطیاں نادانی کا پختہ ثبوت ہیں:۔ (۱) تیز پسینہ لانے والی دوائیں دے کر بخار دور کرنا۔ (۲) دست لانے والی دوائیں استعمال کرائی جائیں۔ (۳) مریض کو سیال غذا نہ دینا۔

حبِّ تیفودیہ

برگِ تلسی ۶ ماشے
زعفران ۲ "
دار چینی ۲ "
جائفل ۲ "

ادرک کے پانی میں چنے برابر گولیاں بنائیں اور دن میں تین بار دیں۔

حالتِ تیفودیہ (ٹائی فائڈ اسٹیٹس)

مروارید سیال ۵ بوند
عرق بید مشک ۳ تولے
عرق دار چینی ۳ "
شربت عناب ۲ تولے

موسمی بخار (ملیریا)

(۱) کالا دانہ ۱۰ رتی
فلفل سیاہ ۳ "
اتیس ۱ ماشہ

سفوف بنا کر دن میں دو مرتبہ پھنکائیں۔

موسمی بخاروں میں کونین کا درجہ سب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ مجرّب کا لفظ اس کے لیے قطعی موزوں ہے اور چوں کہ سنکونا کے درختوں کی پیداوار ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔ اس لیے ہندوستانی طریقۂ علاج میں اس کی تجویز بالکل دیسی ہے۔

نوٹ:۔ اس مرض کے متعلق پروفیسر اوسلر کا زرین مقولہ معالجین کی چشمِ بصیرت کے لیے کحل الجواہر ہے کہ "وہ معالج جو آج موسمی بخار کا علاج کونین کے ساتھ کامیابی سے نہ کر سکے اس کو مطب چھوڑ دینا چاہیے۔"

(۲) کونین ہائیڈرو کلورائیڈ ۲۔ رتی

یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں تازہ لیموں کے رس کے ساتھ دن میں دیں۔

(۳) دار مدہ نیم کوفتہ ۳ ماشے
گلوئے سبز نیم کوفتہ ۳ "

خیساندہ تیار کر کے دیں۔

نوٹ:۔ ست گلو بازاری ہو یا خانہ ساز کوئی چیز نہیں ہے۔ کیوں کہ اس کا تلخ جوہر ضائع ہو جاتا ہے اور نشاستہ باقی رہ جاتا ہے کہ جو بے کار ہے۔

سفوف طحال

سونٹھ ۵ رتی
ریوند چینی ۲۔ "
ہیرا کسیس ۱ "
کونین ۱ "

دن میں دو بار بعد غذا دیں۔

ورم جگر

نوشادر ۵ رتی
شربت سنار ۲ تولے

پانی میں یا عرق مکو میں گھول کر پلائیں۔

(باقی آئندہ)



فنائل سازی

فنائل ایک عام ضرورت کی چیز ہو جس کی مانگ بازار میں زیادہ رہتی ہو۔ کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہ ہوگا جہاں اس کی ضرورت محسوس نہ کی جاتی ہو اور اصلاح دیہات کی تحریک نے فنائل کی صنعت و تجارت کا میدان اور بھی وسیع کر دیا ہو۔ فنائل کا کام شروع کرنے کے لیے کسی بڑے سرمائے کی ضرورت نہیں ہوتی اور صرف چند روز کی مشق کے بعد اس کے بنانے پر پورا عبور حاصل کیا جاسکتا ہو اگر ہمارے بے روزگار تعلیم یافتہ نوجوان اس جانب متوجہ ہوں تو معمولی سرمائے سے کسی شہر میں بھی فنائل سازی کا کام آسانی کے ساتھ شروع کر سکتے ہیں۔

فنائل سازی کے کئی کارخانے اب ہندوستان میں بھی جاری ہو چکے ہیں۔ یہاں مختلف اقسام کا فنائل تیار ہوتا ہو لیکن اب بھی اچھے فنائل کی ہندوستان میں کمی ہو اور بازار میں زیادہ تر گھٹیا قسم کے فنائل ملتے ہیں۔ اچھے فنائل سے ایک خاص قسم کی بدبو آتی ہو اور اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہو کہ جب اسے پانی میں ملایا جائے تو آسانی سے حل ہو کر دودھ کی طرح سفید ہو جاتی ہو اور اس کا کوئی جُز نیچے نہیں بیٹھتا۔ گھٹیا فنائل میں مقابلتاً قوت کم ہوتی ہو اور اسے پانی میں حل کیا جائے تو تھوڑی دیر بعد اوپر کچھ تیل سا تیرتا ہوا نظر آتا ہو اور بعض اجزا نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھٹیا قسم کے فنائل کو اگر تھوڑی دیر تک رکھا جائے تو وہ پھٹ جاتی ہو۔ اوپر بھورے رنگ کا پانی آجاتا ہو اور نیچے فنائل کے اجزا گاڑھے ہو کر جم جاتے ہیں۔ یہ فنائل کا بہت بڑا نقص ہو اور اس صورت میں پیدا ہوتا ہو جب کہ اس کی تیاری میں کریوزوٹ معمولی قسم کا استعمال کیا جائے۔

فنائل کے خاص اجزا یہ ہیں :—

(۱) بروزہ (۲) کریوزوٹ (۳) سوڈا کاسٹک۔ کریوزوٹ اگر بہترین قسم کا دستیاب نہ ہوسکتا ہو تو اس کے بعض نقائص کو دور کرنے کے لیے ارنڈی یا ناریل کا تیل ملا دیا جاتا ہو۔ فنائل کو مقابلتاً زیادہ قوی بنانے کے لیے ایک چوتھائی سے تیس فی صدی ٹار ایسڈ والے کریوزوٹ آئل کی آمیزش کی جاتی ہو۔ اگر جراثیم کو ہلاک کرنے کے لیے اس سے بھی زیادہ قوت کے فنائل کی ضرورت ہو تو اس میں میتھیلیٹڈ اسپرٹ ملائی جاسکتی ہو۔

فنائل تیار کرنے میں احتیاط کی کافی ضرورت ہوتی ہے۔ مرکبات ہمیشہ کسی بڑی کڑاہی میں حل کرانے چاہئیں۔ اگر چھوٹے برتن میں حل کیے ہیں تو چونکہ یہ بھڑکنے والے ہوتے ہیں، اس لیے آگ لگ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

ایک اعلیٰ قسم کے فنائل بنانے کا نسخہ جس کو زیادہ قوی بنانے کے لیے میتھیلیٹڈ اسپرٹ شامل کی گئی ہو یہ ہے :—

بروزہ ۷ حصے، سوڈا کاسٹک ۱ حصہ۔ میتھیلیٹڈ اسپرٹ ۵ حصے۔ کریوزوٹ ۳۰ حصے۔ پانی ۷ حصے۔

پہلے بروزے کو بڑی کڑاہی میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پگھلائیں اور سوڈا کاسٹک کو پانی میں حل کر کے آہستہ آہستہ ملائیں اور برابر ہلاتے رہیں۔ جب سوڈا کاسٹک بروزے میں اچھی طرح حل ہو جائے تو اس میں کریوزوٹ ملا کر خوب ہلائیں۔ سب چیزوں کے حل جانے پر کڑاہی کو آگ پر سے اُتار لیں اور کسی قدر ٹھنڈا ہو جانے پر میتھیلیٹڈ اسپرٹ ملا دیں۔ اسپرٹ چونکہ بہت جلد آگ پکڑ لیتی ہو اس لیے اسے آگ کے قریب بیٹھ کر نہیں ملانا چاہیے۔ فنائل تیار ہو۔ سرد ہو جانے کے بعد ڈبوں میں بھر لیں۔

کیڑے مکوڑوں کو مارنے کے لیے مقابلتاً کم قوت کا فنائل تیار کرنے کے لیے اسپرٹ ملانے کی ضرورت نہیں اسے محض اس طریقے سے تیار کیا جاسکتا ہے۔

بروزہ ایک حصہ۔ کریوزوٹ ایک حصہ۔ پانی ایک حصہ۔ سوڈا کاسٹک ½ حصہ + بنانے کا طریقہ وہی ہو جو اوپر درج کیا گیا ہے۔

اگر کریوزوٹ کے کسی نقص کو دور کرنے کے لیے ارنڈی کا تیل ملانے کی ضرورت ہو تو اس کا وزن پانی سے تقریباً ایک تہائی ہونا چاہیے۔

بازار میں کئی قسم کا کریوزوٹ فروخت ہوتا ہو۔ گھٹیا فنائل کے لیے عام طور پر ہلکا کریوزوٹ استعمال ہوتا ہو۔



(۱۰۸) احتلام:- (ا) آپ اپنے رشتے دار صاحب کو دو ایک شیشیاں "ایلگزیر برومو ویلیرین" کی پلا دیجیے۔ اُمید ہے کہ یہ شکایت رفع ہو جائے گی۔ لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ احتلام بالکثرت احتلام بذاتِ خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ کسی دوسرے مرض کے باعث ہوتا ہے۔ اس مرض کو تلاش کیجیے۔ اور اس کے دفعیے کی تدابیر فرمائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کے شادی شدہ دوست کو احتلام کی شکایت ہونا تعجب خیز ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ مباشرت نہ کرنے کی صورت میں احتلام ہوتا ہو۔ بہر حال آپ ان کو ہدایت کیجیے کہ وہ رات کا کھانا سونے سے تین گھنٹے پہلے کھا لیا کریں۔ تاکہ وہ سونے سے پہلے ہضم ہو جایا کرے۔ اس کے علاوہ سونے سے دو گھنٹے پہلے چائے، دودھ اور پانی بھی نہ پییں۔ پیشاب کر کے سوئیں۔ اور چت ہرگز نہ سوئیں۔ ان تدابیر کے علاوہ روزانہ صبح و شام پیدل ہوا خوری کریں۔ اور نیم گرم پانی سے نہائیں۔ قابض اور ثقیل چیزوں کے کھانے سے پرہیز رکھیں، اور یہ سفوف بنا کر کھائیں:- سبوس اسپغول ۵ تولے، کتیرا دو تولے، پوست خشخاش ۱ ماشے دھنیا خشک دو تولے، گل سُرخ دو تولے، مغز تخم املی بریاں ۲ تولے، مصری ۱۰ تولے۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ ۶ ماشے سفوف روزانہ صبح کو دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم عبد الواحد)

(ج) کائی تالاب سوختہ، تخم عنب الثعلب، شکر سفید ہم وزن لے کر باریک کر لیں۔ ۶ ماشے صبح اور ۶ ماشے رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) ہمدرد دواخانے سے "قرص جریان" منگا کر استعمال کریں۔ جریان و احتلام کا بے خطا مجرّب علاج ہے۔ (حکیم کبیر احمد ہنگانوی)

(۱۰۹) دودھ اور شہد کا طریقہ استعمال:- (ا) دودھ اور شہد دونوں بہت ہی مفید اور قوت بخش غذائیں ہیں۔ اور ان کے استعمال کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ دودھ میں شہد ڈال کر پی لیا کیجیے۔ غذا کو اگر دوا بنا کر استعمال کیا جائے تو اس کے فائدے عموماً کم ہو جاتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ دودھ کو جوش دے کر شہد سے میٹھا کر کے صبح کو نہار منہ یا رات کو سونے سے پہلے پیا کیجیے۔ شہد کو صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے شہد کو کپڑے سے چھان لیجیے۔ تاکہ اس میں جو مومی اجزا وغیرہ ہوں وہ الگ ہو جائیں۔ اس کے بعد ہلکی آنچ پر رکھ کر گرم کیجیے۔ اوپر جو میل یا جھاگ آئیں۔ اُن کو اتار دیجیے اور شہد کو بوتل میں ڈال کر رکھ لیجیے۔ (حکیم عبد الواحد)

(ج) شہد صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ شہد کسی پتیلی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جوش آنے پر اوپر جو جھاگ آئیں اُن کو اتار کر پھینک دیا جائے۔ اور زردی بیضہ مرغ دو عدد، شہد ایک تولہ، دودھ ایک پاؤ تینوں کو گلاس میں ڈال کر حل کر کے پی لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) برتن کے منہ پر ایک صاف کپڑا باندھیں اور اس پر ایک تولہ شہد ڈال کر اوپر سے دودھ دوہیں۔ میرے نزدیک یہ طریقہ استعمال بہت مفید ہے۔ مقدارِ خوراک آپ کی قوتِ ہضم پر موقوف ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۱۰) طلاء کا اثر:- (ا) بہت سی دواؤں کے اثرات مستقل اور پائے دار ہوتے ہیں اور بہت سی دوائیں ایسی ہیں جو صرف ہنگامی طور پر تحریک پہنچا دیا کرتی ہیں۔ آپ جس قسم کی دوائیں استعمال کریں گے ویسا ہی اثر ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) طلاؤں کے استعمال سے عضو مخصوص کو جو فائدہ پہنچتا ہے اگر اعتدال سے کام لیا جائے تو یہ فائدہ مستقل ہوتا ہے اور بے اعتدالی کی صورت میں ظاہر ہے کہ قدرتی طاقت بھی جاتی رہتی ہے۔ (حکیم عبد الواحد)

(ج) طلاء اکثر وہ لوگ استعمال کرتے ہیں کہ جو جلق، اغلام اور کثرتِ جماع سے اپنی قوتوں کو بے کار کر چکے ہیں۔ ان حالات میں یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ اعضائے رئیسہ اور اعضائے شریفہ متاثر ہو چکتے ہیں۔ ایسی صورت میں جب تک اعضائے رئیسہ اور اعضائے شریفہ کے ضعف کو دفع کرنے کے لیے دوائیں استعمال نہیں کی جائیں گی اُس وقت تک طلاء کا اثر عارضی رہتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) چوں کہ عضو مخصوص کی خرابیاں تمام بدن پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس لیے جب تک نظامِ جسمانی کو درست نہ کیا جائے قوتِ باہ پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ اگر اصولی علاج کو نظر انداز کرتے ہوئے کسی طلاء یا اور کسی محرک دوا سے مقامی تحریک پیدا کر لی جائے تو وہ بالکل عارضی بلکہ مضر ہوتی ہے۔ (حکیم نجم الدین احمد)

(۱۱۱) "سپیا":- (ا) آپ ایک ہزار حصوں میں سے ایک حصے کی قوت کا "مرکری لوشن" کسی انگریزی دوا فروش سے بنوا لیجیے۔ اور چند روز تک روزانہ اسی لوشن سے خوب رگڑ کر نہائیے۔ روزانہ کپڑے بدلیے اور جو کپڑے اتارے ہیں، انہیں پانی میں اچھی طرح جوش دے لیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ بھی ایک قسم کی جوئیں ہوتی ہیں، ان کو "جم جوئیں" کہتے ہیں۔ بعض لوگوں میں ان کا سبب عدم صفائی کے علاوہ رنج و فکر کی زیادتی اور ہضم کی خرابی بھی ہوا کرتی ہے۔ اگر کوئی ایسی بات ہو تو اس کا تدارک کریں اور پارہ، گندھک آملہ سار ہر ایک ایک تولہ کو کھرل کر کے گھی میں ملا کر لگائیں۔ کچھ دنوں کے استعمال سے ان کی پیدائش موقوف ہو جائے گی۔ (حکیم عبد الواحد)

(ج) برگ نورستہ نیم ۶ ماشے، مرچ سیاہ، عدد، پیس چھان کر پییں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) پارے کو مولی کے پتوں کے پانی میں حل کریں۔ اور ایک دھاگا اس میں چند مرتبہ تر و خشک کرکے کمر میں باندھ لیجیے۔ اس ترکیب سے جوئیں وغیرہ مر جاتی ہیں۔ (حکیم کبیر احمد جھنگانوی)

(ہ) رات کو سرسوں کی کھلی پانی میں بھگو دیں۔ صبح تمام بدن پر اچھی طرح مل کر غسل فرمائیں۔ تمام چپکے ہوئے "شپیا" دور ہو جائیں گے۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے شکور)

(۱۱۲) **ترش سفتے**:- (ا) آپ "کیل بسما" کا استعمال کیجیے۔ ترکیب استعمال ڈبے پر لکھی ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جب تک آپ پورے حالات نہ لکھیں یعنے قے کس وقت آتی ہے۔ ہضم اور قبض کی کیا حالت ہے؟ عام جسمانی حالت کیسی ہے؟ اس وقت تک صحیح تشخیص و تجویز ناممکن ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۱۳) **صفراوی قے**:- بہتر یہی ہوگا کہ جس ڈاکٹر کے علاج سے پہلے فائدہ ہوا تھا اسی سے اب پھر رجوع کیجیے۔ آپ کو بغیر دیکھے کوئی مفید نسخہ لکھنا دشوار ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ ہفتے میں ایک مرتبہ املی ۵ تولے، سنا رکی سات ماشے، مرچ سیاہ ایک ماشہ، نمک تین ماشے کو جوش دے کر پیجیے۔ اس کے پینے سے آپ کو دست آئیں گے۔ اس روز مونگ کی دال کی ملائم کھچڑی کھائیے۔ اس کے بعد صبح و شام یہ چٹنی بنا کر چاٹا کیجیے:۔ نارجیل دریائی، زہر مہرہ خطائی، بنسلوچن، زرشک ہر ایک ایک تولہ مصطگی، دانہ الائچی خورد ہر ایک ۶ ماشے۔ نارجیل دریائی اور زہر مہرہ خطائی کو عرق بید مشک میں گھسیں اور باقی کو الگ عرق بید مشک میں پیسیں۔ اس کے بعد شربت لیموں دس تولے میں ملا کر رکھ لیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) آپ ہمدرد دواخانے سے جوارش انارین منگا کر دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد کھا لیا کریں۔ اور صبح شربت تمر ہندی پودینے کے عرق میں ملا کر پینا آپ کے لیے مفید پڑے گا۔ (حکیم انور چشتی خاں، جامعی)

(۱۱۴) **جریان**:- (ا) آپ کے قبض کا رفع ہونا سب سے مقدم ہے۔ اس کے لیے اگر آپ یہ سفوف استعمال کریں تو قبض بھی رفع ہو جائے گا اور بواسیر کو بھی فائدہ پہنچے گا:۔ کریم آف ٹارٹار ۲۰ گرین، سلائمڈ سلفر ۲۰ گرین ملا کر ایک پڑیا بنا لیں۔ ایسی ایسی تین پڑیاں روزانہ استعمال کریں۔ قبض سے نجات پا جانے کے بعد چند شیشیاں "انکرٹون" کی پی ڈالیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ پہلے اپنے دوست کی بواسیر، قبض اور نفخ کا علاج کرائیے۔ اس کے بعد جلق سے پیدا شدہ عوارض جریان وغیرہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ بواسیر، قبض اور نفخ کے ازالے کے لیے رات کو سوتے وقت اطریفل مقل ۹ ماشے کھلائیے۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۹-۹ ماشے دیجیے۔ اور صبح و شام یہ گولیاں کھلائیے:۔ مغز تخم نیم، مغز تخم بکائن، مغز تخم آڑو، رسوت مصفّٰے ہر ایک ایک تولہ کو مولی کے پانی میں کھرل کرکے دو دو رتی کی گولیاں بنا لیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) پہلے بواسیر کا علاج کیجیے۔ جب تک بواسیر کا مرض باقی ہے بہتر سے بہتر دوا جریان وغیرہ کے لیے مفید نہیں ہو سکتی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۱۵) **خرابی نظر**:- (ا) بغیر دیکھے کسی طرح نہیں معلوم ہو سکتا کہ آنکھ میں کیا خرابی ہے۔ یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ آپ کسی امراض چشم کے ماہر سے مشورہ لیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دو دو قطرے سبز بھنگرے کے پانی کے آنکھ میں دن رات میں دو تین مرتبہ ڈال لیا کیجیے۔ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سفیدہ کاشغری ایک تولہ، کتیرا نشاستہ ہر ایک ۶ ماشے، طوطیائے سبز تین ماشے۔ سب کو باریک پیس کر چھان لیں، اور پانی میں گوندھ کر مخروطی شیاف (شطرنج کے مہرے کے مانند) بنا کر رکھیں، روزانہ صبح و شام تازہ پانی میں گھس کر سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) مامیران چینی، کافور بھیم سینی، کاجل ہر ایک ایک ماشہ۔ پیاز کے پانی میں خوب باریک کرکے ایک تولہ شہد ملا لیں۔ اور آنکھوں میں ٹپکائیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(۱۱۶) **جریان و سرعت**:- (ا) سب سے پہلے آپ اپنے فتور ہضم کو رفع کرنے کی کوشش کیجیے اور وہ اس طرح کہ کافی ورزش باقاعدگی کے ساتھ کیا کیجیے تاکہ صحیح بھوک لگنے لگے۔ اور کھانا اچھی طرح ہضم ہو جائے۔ ہضم درست ہو جانے پر جریان کی شکایت آدھی رہ جائے گی۔ اس وقت اگر اعصاب کو قوت دینے والی دوائیں استعمال کیجیے گا تو زائل شدہ طاقتیں بحال ہو جائیں گی۔ اگر صرف ورزش سے ہاضمہ درست نہ ہو تو ایک یا دو شیشیاں "ایگزریوپیپٹین" کی استعمال کر ڈالیے۔ تقویت اعصاب کے لیے "نیوروفاسفیٹس یا "انکرےٹون" اچھی چیزیں ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ پہلے ہضم اور قبض کی اصلاح کیجیے اور اپنی عام صحت کو درست کیجیے۔ اس کے بعد جریان و سرعت کی شکایتوں کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ رفع قبض کے لیے رات کو مربہ ہلیلہ ایک یا دو عدد کھائیے۔ صبح کو قرص خبث الحدید ایک عدد، جوارش جالینوس نو ماشے میں ملا کر کھائیے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت "مسک جالینوس" دو دو قرص استعمال کیجیے۔ غذا ہلکی اور جلد ہضم ہو جانے والی کھائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) مناسب تو یہی تھا کہ آپ مقامی طور پر کسی طبیب سے باقاعدہ علاج کراتے۔ تاہم آپ یہ نسخہ استعمال کیجیے:۔ تخم کھرینٹی، ستاور تین تین تولے، سنگ جراحت دو تولے، تخم سرپالہ ڈیڑھ تولے، دانہ الائچی خورد ایک تولہ، مصطگی رومی ایک تولہ، شکر سفید دواؤں سے نصف وزن۔ سفوف بنا لیں۔ صبح اور تیسرے پہر کو ۷-۷ ماشے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۱۷) **جلق**:- (ا) آپ کے ۱۸ سالہ دوست کو مطلقاً کوئی مرض نہیں ہے۔ اگر ان کا یہ بیان صحیح ہے کہ صرف ۲ یا تین مہینے انہیں جلق کی عادت رہی ہے تو انہیں اطمینان دلا دیجیے کہ اتنی خفیف غلط کاری سے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور بفرض محال اگر پہنچا بھی ہو تو ان کی عمر ایسی ہے کہ ان کی قوت نمو اس کو زائل کر دے گی۔ اب اپنی عادات اور اپنے خیالات کو درست رکھیں۔ خوب ورزشیں کریں۔ خوب کھائیں اور پوری توجہ کے ساتھ حصول تعلیم میں مصروف رہیں۔ (سعید بریلوی)

(ب) آپ اپنے دوست کو مشورہ دیجیے کہ وہ مال کنگنی ۶ ماشے کو باریک پیس کر کپڑے میں پوٹلی باندھیں اور بھیڑ کے دودھ پانچ تولے کو گرم کر کے اس میں یہ پوٹلی بھگو کر عضو مخصوص کو کم سے کم بیس منٹ تک سینکتے رہیں۔ دودھ کے نیچے آگ رکھیں تاکہ وہ ٹھنڈا نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد مغز تخم ارنڈ اور ملائی ہر ایک چھ ماشے کو روغن چنبیلی ۳ تولے میں کھرل کر کے اس میں سے تین ماشے عضو مخصوص پر لگا کر اوپر سے پان یا ارنڈ کا پتہ باندھیں، اگر سوزش ہونے لگے تو طلاء کو موقوف کر کے روغن چنبیلی لگائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) ہمدرد دواخانے کا سفوف عجیب ۶ ماشے ایک پاؤ دودھ کے ساتھ صبح استعمال کیجیے۔ خارجی استعمال کے لیے ضماد مجلوق کام میں لائیے۔ (نسخہ ہمدرد صحت دسمبر ۱۹۵۳ء کے صفحہ ۵۴ پر درج ہے، حکیم کبیر احمد ہنگانوی)

(۱۱۸) **خنازیر**:- خنازیر کے متعلق اب تازہ ترین تحقیق یہ ہے کہ یہ غدودوں کی دق ہوتی ہے۔ دق کے جراثیم پھیپھڑوں کے بجائے غدودوں میں اگر اپنا گھر بنا لیں تو خنازیر کا مرض ظہور پذیر ہوتا ہے۔ جو گلٹیاں کہ پک کر پھوٹ چکی ہیں، انہیں نکلوا دینا ہی بہتر ہے۔ جو صرف متورم ہیں اُن پر آیوڈین کا مرہم یا "آیوڈیکس" ملنا بہت مفید ہوتا ہے۔ پینے کے لیے مچھلی کا تیل اور "سیرپ فیرائی آیوڈائڈ" بہترین چیزیں ہیں۔ مقامی طور پر کسی ڈاکٹر کے مشورے سے استعمال کریں۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنے عزیز کے لیے یہ مرہم بنا کر زخمی گلٹیوں پر لگائیے، چھپکلی ۲ عدد کو سرسوں کے پاؤ سیر تیل میں پکائیے۔ جب وہ جل جائیں تو آگ سے نیچے اُتار کر گائے کے سینگ کی راکھ دو تولے شامل کر کے گھوٹیے۔ جب مرہم سا بن جائے تو محفوظ رکھیں۔ اور کھانسی کے لیئے "صدوری" ایک ایک تولہ صبح و شام چٹائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) تخم چرچٹہ سات ماشے چلم میں رکھ کر تمباکو کی طرح پئیں۔ چودہ یا کچھ زیادہ دن عمل کرنے سے خنازیری مادہ نیست و نابود ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج کے مشورے سے کھانسی اور بخار کا علاج بھی کراتے رہیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) مطبوخ ہفت روزہ استعمال کر کے کشتہ چہار دھاتہ تہ نشین استعمال کرتے رہیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) اطریفل غددی سوتے وقت، معجون مصفیٰ خاص عرق مصفیٰ کے ساتھ صبح استعمال کیجیے اور خارجی طور پر ہمدرد دواخانے کا روغن خنازیر اچھی چیز ہے۔
(حکیم کبیر احمد ہنگانوی)

(۱۱۹) **خروج مقعد**:- (ا) بغیر دیکھے کوئی صحیح رائے قائم کرنا مشکل ہے۔ کسی ہوشیار طبیب کو دکھا دیجیے اور اس کی ہدایات پر عمل کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اب آپ کے اس مرض کو جھڑکنے کی دواؤں سے فائدہ ہونا ناممکن ہے، آپ کو ایسی دوائیں استعمال کرنی چاہییں کہ جو عام مقوی جسم ہونے کے علاوہ معدے اور آنتوں کو بھی طاقت دینے والی ہوں۔ ایسی دواؤں میں ہمدرد دواخانے کا شربت اکسیر خاص" بہت مناسب ہے۔ اس کو ایک ایک تولہ کی مقدار میں کھانا کھانے کے بعد چاٹ لیا کیجیے۔ اور کم سے کم ایک مہینے تک برابر استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۲۰) **پتھری**:- (ا) جب صحیح طریقے پر یہ معلوم ہو چکا ہے کہ صاحبزادے کے مثانے میں پتھری ہے تو اسے آپ نکلوا کیوں نہیں دیتے۔ اگر بہت بڑی پتھری نہیں ہے تو اس کے نکالنے کے لیے چیر پھاڑ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ شگاف دیے بغیر ہی وہ نکالی جا سکتی ہے۔ دواؤں کے ذریعہ سے پتھری کو گلا کر نکال دینا ممکن ہے۔ لیکن اس کے لیے ایک مدت مدید درکار ہوتی ہے اور ایک تکلیف دہ چیز کو جس کی خراش ممکن ہے کہ مثانے میں سوزش پیدا کر دے بلاوجہ جسم کے اندر کیوں رکھا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنے لڑکے کو "دوائے سنگ" ایک رتی، معجون حجر الیہود ۹ ماشے میں ملا کر صبح کو کھلائیے اور سہ پہر کو معجون عقرب ۳ ماشے دیجیے۔ کھانا کھانے کے بعد حب کبد نوشادری ۲-۲ عدد دونوں وقت کھلائیے، گوشت سے پرہیز کرائیے۔ غذا میں زیادہ تر گیہوں کی روٹی اور سبز ترکاریاں دیجیے، روزانہ صبح و شام پیدل ہواخوری کی ہدایت کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) پپیتے کے بیج اور گودا ڈیڑھ تولے کر پیس لیں اور گرم کر کے بغیر چھانے پلائیں۔ اس طرح صبح، دو بجے دن کو اور رات کو سوتے وقت استعمال کرائیے انشاءاللہ ہفتے عشرے میں تمام پتھری گل کر نکل جائے گی۔ پپیتے کا چھلکا باریک کر کے گرم گرم زیر ناف باندھیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۲۱) **طلاء**:- (ا) آپ کو ایک ایسے طلاء کی ضرورت ہے جو عضو مخصوص کی لاغری اور کوتاہی کے لیے مفید ہو۔ لیکن سوال یہ ہے کہ فربہی اور درازی کی یہی تمنا آپ کے دل میں اپنے قد اور اپنے جسم کے متعلق کیوں نہیں پیدا ہوتی۔ اگر خدانخواستہ آپ کا ایک ہاتھ اتنا لمبا ہو جائے کہ گھٹنے سے بھی نیچے تک پہنچ جایا کرے تو اسے آپ حسن خیال کریں گے یا عیب؟ اور اگر آپ کا ایک پاؤں اپنی موجودہ جسامت میں اتنی ترقی کرے کہ ڈیوڑھا یا دگنا ہو جائے تو یہ حالت آپ کو کہاں تک پسند ہوگی؟ سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ اپنے جسم کے تمام دوسرے اعضا میں تو تناسب چاہتے ہیں، اور کسی ایک کا زیادہ لمبا یا زیادہ موٹا ہو جانا آپ کو گوارا نہیں ہوتا تو پھر آلات تولید کے متعلق یہ تمنا کیوں آپ کے دل کو بے چین رکھتی ہے کہ وہ جسم کی مناسبت سے زیادہ دراز اور زیادہ فربہ ہوں۔ شاید آپ یہ جواب دینا چاہیں گے کہ اگر وہ اعضا جسم کی مناسبت سے چھوٹے ہیں تو انہیں متناسب بنا دینا ضروری ہے۔ بالکل درست۔ لیکن آپ کے پاس ایسا کونسا معیار ہے کہ آپ نے یہ معلوم کر لیا کہ آپ کے اعضاء کو لاغری اور کوتاہی لاحق ہے؟ آدمیوں میں زنانہ عضو تولید زیادہ عمیق نہیں ہوتا اور اس نلی کی طوالت عام طور پر چار انچ کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ مردانہ اعضاء اگر بوقت مباشرت چار پانچ انچ کی طوالت رکھتے ہوں تو انہیں ہرگز بیکار یا کوتاہ نہیں کہا جا سکتا۔ اور اگر ان کی پیمائش سات آٹھ انچ کی ہو تو بسا اوقات وہ تکلیف دہ ثابت ہوں گے۔ آج کل ہر نوجوان کوتاہی اور لاغری کی شکایت کرتا نظر آتا ہے مجھے تو کسی طرح بھی یہ یقین نہیں آتا کہ فی الحقیقت ان سب کے اعضائے تولید اتنے مختصر ہوں گے کہ انہیں بیکار کہا جا سکے۔ آپ شوق سے ایک دو ہفتے

بلکہ سو پچاس مختلف قسم کے طلاء استعمال کیجیے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ آپ کے جسم کا صرف یہی ایک عضو آپ کی تمام توجہ کا مستحق نہیں ہے کبھی یہ بھی تو دیکھ لیا کیجیے کہ آپ کا سینہ، آپ کے بازو، آپ کی ٹانگیں، آپ کی گردن، اور شاید آپ کا دماغ بھی اس بات کا تھوڑا سا حق رکھتا ہے کہ ایک غلط انداز سی نگاہ اس کی طرف بھی ڈال لیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگر آپ کو ایسے طلاء کی ضرورت ہو جو اپاڑ نہ کرے لیکن لاغری اور کوتاہی کے لیے مفید ہو تو ہمدرد دواخانے سے "طلاء شباب آور" طلب کر کے استعمال کیجیے۔ اس کی قیمت فی شیشی تین روپے ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۲۲) دردِ اعضاء :- (۱) مریضہ کا حال آپ نے بہت ہی مختصر لکھا ہے تاہم آپ انہیں یہ نسخہ استعمال کرائیے:- ایسٹنس سیرپ ۴۰ بوند، گلیسرین ۲۰ بوند، ٹنکچر کیاشیا ۲۰ بوند، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنی بیوی کو ہمدرد دواخانے کی معجون اوجاع ۶ ماشے رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیے اور صبح کے وقت ۶ ماشے یہ سفوف تازہ پانی کے ساتھ دیں:- چوب چینی (جو گھنی نہ ہو) اور سورنجان شیریں دونوں ہم وزن کوٹ چھان کر شکر سفید ہم وزن ملا کر رکھ لیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) آپ کسی ہوشیار معالج کو دکھا کر علاج کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۲۳) مقوی باہ نسخہ :- (۱) ایک تن درست آدمی کو فربہ ہونے کے لیے دواؤں کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ سردی کے موسم میں انسان بہت اچھی طرح ورزش کر سکتا ہے جو اس کی بھوک کو بڑھا دے اور ہاضمہ کو تیز کر دے۔ بھوک کی حالت میں جو کچھ بھی کھایا جاتا ہے وہ بآسانی جزو بدن ہو جاتا ہے لیکن آپ معمولی غذا کی بجائے خوب طاقت بخش غذائیں کھائیں۔ گوشت، انڈا، دودھ، گھی، پھل سب ایسی ہی چیزیں ہیں جو اگر جزو بدن ہوتی رہیں تو آپ کو فربہ کر دیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کی خواہش کے مطابق حریرے کا نسخہ لکھتا ہوں جسم کو فربہ کرنے کے علاوہ مقوی باہ بھی ہے اور معدے پر بھی برا اثر نہیں ڈالے گا۔ لیکن اگر آپ کا معدہ پہلے سے خراب ہو تو اس کو استعمال نہ کیجیے۔ بلکہ معدے کا علاج کیجیے۔ اور "شربت اکسیر خاص" جیسی مقوی معدہ و جگر اور مولد خون دوائیں استعمال کیجیے۔ **نسخہ حریرہ**: تودری سرخ، مغز بنولہ، مغز تخم کدو، مغز چلغوزہ، مغز چرونجی ہر ایک تین ماشے، مغز بادام شیریں ۵ عدد، خولنجان، دانہ الائچی خورد ہر ایک دو ماشے۔ سب کو دودھ میں پیس چھان کر پکائیں اور مصری دو تولے سے میٹھا کر کے پئیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) اکتوبر ۱۹۴۵ء کے ہمدرد صحت میں مجربات کے تحت معجون مقوی باہ کا جو نسخہ میری طرف سے شائع ہوا ہے اسے بنا کر استعمال کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) لبوب کبیر کا استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۲۴) قبض وغیرہ :- (۱) آپ رفع قبض کے لیے روزانہ رات کو سوتے وقت دو ڈرام کی مقدار میں لیکوئڈ پیرافین پی لیا کریں۔ غذا بہت ہی سادہ اور زود ہضم استعمال میں رکھیں۔ پتلا شوربا، دودھ، نیم برشت انڈا اور پھل یا پھلوں کا عرق مناسب چیزیں ہیں۔ اس کے علاوہ اگر چند روز تک "انکرے ٹون" کا استعمال کر لیں تو مختلف قوائے جسمانی کا اضمحلال دور ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت معجون اذاراقی ۲-۲ ماشے جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملا کر کھائیے۔ امید ہے کہ یہ آپ کی عمر اور حالات کے مطابق نہایت موزوں دوا ثابت ہوگی۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے کا استعمال جاری رکھیے۔ (حکیم کبیر احمد نہٹوری)

(د) ضعف اعصاب، صفرا کا کم پیدا ہونا، آنتوں کی قوت دافعہ کا کمزور ہونا، اسباب قبض ہیں۔ اور بہ تقاضائے عمر وہ مرض آپ میں سب موجود ہیں۔ مندرجہ ذیل ادویہ متواتر استعمال کیجیے۔ اور غذا میں ہمیشہ بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھائیے، زردی بیضہ مرغ دو عدد، شہد خالص چار تولے، آب ادرک ایک تولہ، آب پیاز ایک تولہ۔ صبح کو بطور ناشتہ کھائیے۔ آدھے گھنٹے بعد معجون اذاراقی ۲ ماشے گنگنے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ شام کو جوارش جالینوس ۶ ماشے استعمال کریں۔ رات کو سوتے وقت معجون استعمال کریں جس کا نسخہ دسمبر ۱۹۴۵ء میں محترمی جناب حکیم اکبر حسین نے شائع کیا ہو۔ (حکیم نجم الدین احمد)

(۱۲۵) احتلام اور دردِ فوطہ :- (۱) فوطے کے متعلق کسی ہوشیار معالج کو دکھا کر یہ اطمینان کر لیجیے کہ آنت تو نہیں اترتی۔ کثرت احتلام اگر غلط کاریوں کے باعث ہے تو چند روز "ایلگزیر برومو ویلیرین" استعمال کیجیے۔ اگر فتور ہضم یا قبض کے سبب سے ہو تو اس کا مناسب تدارک کیجیے۔ (سعید بریلوی)

(ب) خصیوں کے درد کو دور کرنے کے لیے نوشادر ۶ ماشے کو آدھ سیر پانی میں جوش دے کر نیم گرم میں کپڑا بھگو کر روزانہ سینکا کیجیے۔ احتلام کو روکنے کے لیے جواب نمبر ۱۰۰ میں لکھا ہوا سفوف بنا کر استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۲۶) مقوی نسخہ :- (۱) پیٹنٹ دواؤں کے متعلق کسی کے مشورے کی کیا ضرورت ہے۔ بازار میں اس قسم کی ہزاروں دوائیں دیسی اور انگریزی موجود ہیں جسے جی چاہے استعمال کر دیکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دیسی پیٹنٹ دواؤں میں ان افعال و خواص کی دوا ہمدرد دواخانہ کی "معجون شباب آور" ہے۔ یہ مردانہ طاقت کو بڑھاتی اور عصبی کمزوری کو دور کرتی ہے، دل و دماغ کو تقویت بخشتی ہے۔ طبیعت میں امنگ اور جسم میں چستی و چالاکی پیدا کرتی ہے۔ غرضیکہ اس میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جن کی آپ کو ضرورت ہو۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) ہمدرد دواخانہ دہلی کی مجلس تشخیص و تجویز کو اپنے مقصد سے آگاہ فرمائیے۔ آپ کو وہاں سے مفید دوا مل سکتی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) آپ ہمدرد دواخانے سے ماء اللحم منگا کر استعمال کریں۔ اس کے استعمال کے بعد آپ ایک نئی دنیا میں آ جائیں گے۔ (حکیم انور چشتی خاں)

(ہ) لبوب کبیر ۶ ماشے کھاکر اوپر سے عرق ماء اللحم ۵ تولے میں ۲ تولے مصری حل کرکے پئیں۔ یہ دوا ہمدرد دواخانے سے خریدیں۔ (حکیم محبوب احمد)

(۱۲۷) رعشہ :- (ا) ضعفِ اعصاب جب جسم میں رعشہ پیدا کردیتا ہے تو بہت عسیر العلاج ہوجاتا ہے۔ آپ کو ایک عرصۂ دراز تک دوائیں پینا پڑیں گی۔ آپ اپنی رائے سے کچلے وغیرہ کا استعمال نہ کریں۔ بہترین تدبیر یہی ہے کہ کسی ہوشیار معالج سے رجوع کریں، جو آپ کی حالت دیکھ کر نسخہ تجویز کرے اور حسبِ ضرورت اس میں ترمیم اور تنسیخ کرتا رہے۔ آپ نے فولاد کے مرکبات استعمال نہیں کیے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کے لیے سب سے زیادہ وہی مفید ہوں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جائفل، عاقر قرحا، سونٹھ، کچلہ مدبّر ہر ایک ایک تولہ، مرچ سیاہ، پیپل، لونگ، بچھناگ مدبّر، شنگرف مدبّر ہر ایک دو تولے۔ باریک پیس چھان کر ۲ روز تک ادرک کے پانی میں کھرل کریں۔ اور کالی مرچ برابر گولیاں بناکر رکھیں۔ دو گولیاں ایک تولہ ملائی میں ملاکر روزانہ کھائیں۔ اُمید ہے کہ ان کے استعمال سے آپ کو فائدہ پہنچے گا۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) رائی بنارسی ایک ماشہ روزانہ ۳ مہینے تک کھاتے رہیے۔ علاوہ ازیں ۱۰ تولے رائی کو آدھ سیر تلوں کے تیل میں پکائیں۔ اس کے بعد چھان کر یہ تیل رکھ لیں اور مالش کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۱۲۸) کونین :- (ا) کونین کا سب سے بڑا اور سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ وہ ملیریا کے بخار کے جراثیم کے لیے سمِ قاتل ہے۔ اس مقصد کے لیے اس کا استعمال عموماً دو یا ڈھائی رتی کی مقدار میں کیا جاتا ہے، اور اتنی مقدار روزانہ تین مرتبہ دی جاتی ہے۔ مرض کا حملہ بہت سخت ہونے کی صورت میں پانچ پانچ رتی کی مقدار میں تین مرتبہ روزانہ دیتے ہیں۔ حفظِ ماتقدم کے طور پر ہفتے میں دو مرتبہ ۵۔ ۵ رتی کی مقدار میں اگر استعمال کرلی جائے تو ملیریا سے حفاظت رہتی ہے۔ اس خاص فائدے کے علاوہ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بھوک زیادہ کرتی ہے اور ایک حد تک تمام قوائے جسمانی کو تقویت پہنچاتی ہے۔ اس فائدے کے لیے اُسے نصف یا ایک رتی کی مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کونین سے بعض ناخوشگوار علامات صرف اسی صورت میں پیدا ہوتی ہیں جب کونین زیادہ مقدار میں یا زیادہ عرصے تک کھائی جائے۔ کونین کے ہمراہ اگر پٹاسیم برومائڈ استعمال کیا جائے تو کونین کے نقصانات سے حفاظت ہوجاتی ہے۔ ایسا بھی کیا جاتا ہے کہ اسے ہائیڈروبرومک ایسڈ میں حل کرکے دیتے ہیں اور اس طرح بھی برومائڈ کا فائدہ حاصل ہوجاتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) آپ مخزن الادویہ ڈاکٹری ملاحظہ فرمائیے۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (ج) رسالہ کونین کا مطالعہ کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۲۹) دائمی نزلہ :- (ا) آپ کا زکام اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جب وہ مخدوش ہوجاتا ہے۔ آپ کسی ایسے ڈاکٹر سے مشورہ کریں کہ جو ناک، حلق اور کان کے امراض کا ماہرِ خصوصی ہو۔ اگر آپ نے سُستی یا بے پروائی سے کام لیا تو اندیشہ ہے کہ دوسرا کان بھی بے کار ہوجائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اطریفل اسطوخودوس نو ماشے روزانہ رات کو کھائیں۔ اور صبح کو نہار منہ قرص مرجان ایک عدد خمیرہ گاؤزباں عنبری ۶ ماشے میں ملاکر استعمال کریں۔ اور کان میں روغن سماعت کشا ۲۔۲ قطرے نیم گرم ٹپکائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۳۰) ضعفِ قلب :- (ا) آپ کے اعصاب کمزور ہیں "نیوروفاسفیٹس" کی چند شیشیاں پی ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ صبح کو خمیرہ آبریشم حکیم ارشد والا ۶ ماشے کھائیے۔ اور تیسرے پہر کو مفرح شیخ الرئیس ۶ ماشے استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) فولاد محلول اکسیری آپ کے لیے اچھا رہے گا نسخہ سابقہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپ مفرح مشکیں استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

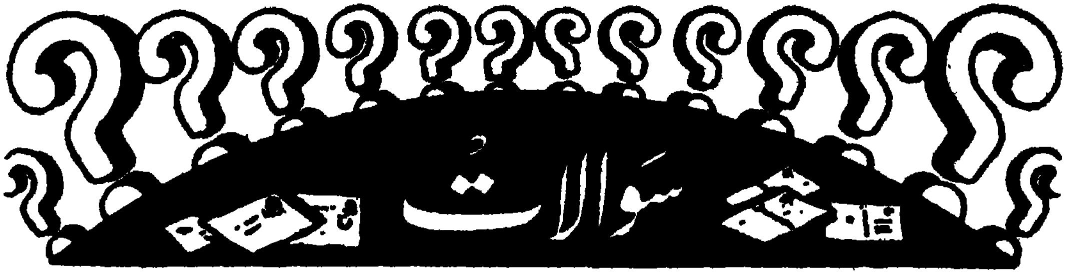
(۱۳۱) دق وسل :- (ا) دق کے مریض، اگر خفیف سی کمزوری اور تھوڑی سی بے آرامی کے ساتھ زندہ رہ سکیں تو یہی بہت غنیمت ہے۔ آپ خود اپنے طبیب بن جائیے اور دو چار ضروری باتیں یاد رکھیے۔ ہمیشہ تازہ ہوا میں رہیے۔ بقدر مناسب دھوپ میں رہیے۔ غذا میں دودھ، انڈے، مکھن، گوشت اور تازہ پھل کھائیے۔ وزن کو قائم رکھیے۔ جب تک حرارت رہے اس وقت تک چلنا پھرنا بند رکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ ہمدرد دواخانے کی پیٹنٹ دوائیں استعمال کیجیے۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد کھاکر اوپر سے "ماء الحیات" ۵ تولے، شربت اعجاز دو تولے ملاکر پیجیے۔ تیسرے پہر کو مفرح بارد جواہر والی ۶ ماشے کھائیے اور رات کو "صدری" ایک تولہ چاٹیے۔ کم سے کم چالیس روز تک استعمال جاری رکھیے۔ شاید خدا اپنا فضل کرے۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (ج) آپ کے لیے قرص سحر و ماء الحیات بہترین ثابت ہوگا۔ (حکیم کبیر احمد ہنگانوی) د (حکیم انور چشتی خاں)

(د) آپ سینے ٹوئیم وغیرہ کا خیال چھوڑ دیجیے۔ بلکہ "قرص سحر" اور "ماء الحیات" کا استعمال شروع کردیجیے۔ خدا نے چاہا تو ایک مہینے بعد آپ بغیر کسی مدد کے چلنے پھرنے کے قابل ہوجائیں گے۔ "قرص سحر" اور "ماء الحیات" ہمدرد دواخانے کا مایۂ ناز عطیہ ہے جو صرف اسی دواخانے سے مل سکتا ہے۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور، کلکتہ)

(۱۳۲) کھانسی :- (ا) آپ چند روز تک یہ نسخہ پئیں :- وائنم ہری کپا ونڈ ۲ ڈرام، ٹنکچر کیمفر کپا ونڈ ۲۰ بوند، ٹنکچر سلا ۱۰ بوند، وائنم اپی کاک ۱۰ بوند، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہوجائے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ تین مرتبہ کھانا کھانے کے بعد استعمال کیا کریں۔ غذا میں انڈے، دودھ، اور سنگترے آپ کے لیے بہت مفید غذائیں ہیں۔ کوشش کیجیے کہ کوئی ہلکی سی ورزش مثلاً ٹہلنا آپ کا معمول بن جائے۔ لیکن یہ ٹہلنا گھر کے اندر یا بازاروں میں نہیں، بلکہ کھلے میدانوں میں ہونا چاہیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) آپ صبح کو قرص ابرک ایک عدد خمیرہ گاؤزباں عنبری ۶ ماشے میں ملاکر کھائیے۔ رات کو سونے کے ۲ قرص منہ میں رکھ کر ان کا رس چوسیے۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶۔۶ ماشے کھالیا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) آیورویدک کی مشہور دوا "چون پراش اولیہ" استعمال کیجیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ) (د) زوفا ۳ تولے، گل بنفشہ ۳ تولے، اصل السوس مقشر ۳ تولے، انجیر زرد ۱۲ عدد۔ رات کو پانی میں بھگوئیں۔ صبح مل کر پکائیں۔ اور چھان کر ۳ پاؤ شکر میں ایک بوتل شربت تیار کریں اور ۲۔۲ تولے صبح، دوپہر اور شام کے وقت پیا کریں۔ انشاء اللہ کھانسی رفع ہوجائے گی۔ (حکیم ہمایوں)



ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب ارسال کیجیے
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔
(۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے، ورنہ تعمیل نہیں ہوگی۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔ مینجر ہمدرد صحت

(۱۳۳) ۲۱ سالہ مریضہ کو ڈھائی مہینے کا حمل ساقط ہونے کے بعد سے پیٹ میں ہلکا ہلکا درد اور سوئیاں سی چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ ایک لیڈی ڈاکٹر نے آنتوں میں گلٹیاں بتائی تھیں۔ لیکن دوسرے تمام اطبا نے اس تشخیص کو رد کر دیا۔ کھانا کھانے کے بعد طبیعت سست ہو جاتی ہے۔ قبض نہیں ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد اور حکیم اکبر حسین الہ آبادی کی خصوصی توجہ کا طالب۔ (خریدار نمبر ۱۰۲۰۳)

(۱۳۴) میرے ایک ۳۵ سالہ دوست کو ۱۰ سال سے دائیں طرف فتق کی شکایت ہے۔ آپریشن کے ذریعے سے علاج کرانا نہیں چاہتے۔ لہذا استدعا ہے کہ مجرب نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۹۵۱)

(۱۳۵) ایک ایسا طلاء کا نسخہ چاہیے جو خاص وقت سے چند منٹ پہلے لگانے سے خوب خیزی اور تندی بخشے مگر فریق ثانی کو کسی قسم کی خراش یا سوزش نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۶۲۰)

(۱۳۶) خاتون عمر ۲۶ سال۔ چہرے پر کیل نکلنے کی تکلیف سے سخت پریشان ہے۔ چہرے پر داغ پڑنے سے چہرہ بدصورت ہوتا جا رہا ہے قبض کی شکایت عموماً رہتی ہے۔ کوئی مؤثر دوا لگانے اور کھلانے کی تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۴۳۷۴)

(۱۳۷) ملیریا بخاروں میں شروع شروع میں قبض کو دور کرنے اور تنقیۂ معدہ کے لیے بہترین مسہل کا نسخہ درکار ہے۔ جو خوش ذائقہ اور بلا تکلیف معدے کی صفائی کر دے اور نیز ملیریا کے بعد کی کمزوری اور عوارضات کو دور کرنے کے لیے بہترین اور خوش ذائقہ نسخہ کہ جو ہر جگہ دستیاب ہو سکے، تجویز فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۸۱۸۵)

(۱۳۸) مریض کی عمر ۴۵ سال ہے۔ ۱۹۰۴ء میں بواسیر شروع ہوئی۔ ۱۹۲۰ء میں ایک ماہ کا دورہ ہوا ٹانگیں کمزور ہو گئیں ۱۹۲۸ء میں بے کار ہو گئیں ۱۹۳۶ء میں علاج سے بواسیر بند ہو گئی۔ مسّے گر گئے لیکن قبض اس قدر ہے کہ بلا دوا پاخانہ نہیں آتا اور ضعفِ مثانہ اس قدر ہے کہ پیشاب کا قطرہ بھی نہیں ٹھیرتا۔ نسخہ تجویز ہو۔ (خریدار نمبر ۳۸۵۶)

(۱۳۹) ۲۵ سالہ مریضہ کو تیسرے بچے کی پیدائش کے بعد سے دماغی تکلیف ہے۔ معمولی شور سے دردِ سر ہو جاتا ہے۔ گرمی، سردی کا اثر بہت جلد دماغ پر ہو جاتا ہے اور نتیجے میں نزلہ و زکام پیدا ہو کر مہینے ڈیڑھ مہینے پریشان کرتا ہے۔ آنکھوں کے تلے اندھیرا آتا ہے اور سر چکراتا ہے۔ قبض ہے۔ (خریدار نمبر ۹۷۷۸)

(۱۴۰) عمر چار سال ہے۔ بچپن و کانچ نکلنے کی شکایت میں ایک مہینے مبتلا رہا۔ بچپن جاتی رہی تھی۔ مگر کانچ ایک انچ سوا انچ ہنوز بوقت اجابت پائی جاتی ہے آہستہ سے جگہ پر چڑھ جاتی ہے۔ کل اطبائے کرام خاص توجہ فرما کر زود اثر نسخہ مرحمت فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۸۹)

(۱۴۱) تین سال سے میری پلکوں کے بال جھڑ رہے ہیں نیچے کی دونوں پلکیں بالکل صاف ہو گئی ہیں۔ اب اوپر سے بھی جھڑنے لگے ہیں۔ ازراہ کرم کوئی مجرب اور آسان نسخہ تحریر فرمائیں۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۳۵۵)

(۱۴۲) ۳۲۔۳۰ سالہ مریضہ ۱۱ سال سے مرگی کے مرض میں گرفتار ہے۔ دورے کے وقت منہ سے جھاگ نکلتے ہیں قبض اور دردِ سر کی شکایت عام ہے۔ بھوک بالکل بند ہے۔ دورہ دوسرے تیسرے روز پڑتا رہتا ہے۔ اور خاص طور پر آگ کو دیکھ کر۔ ماہواری بھی ٹھیک حالت پر نہیں ہے۔ حکیم مولوی عبدالواحد اور حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۰۷۵)

(۱۴۳) میرے ۲۰ سالہ لڑکے کو سردیوں میں نزلے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بلغم کثرت سے بنتا ہے۔ بدن لاغر ہے لیکن فعل ہضم بالکل ٹھیک ہے۔ اطبائے کرام ازراہ

عنایت مناسب علاج تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۰۷)

(۱۴۴) پانچ سال سے مریضہ کے کانوں اور ہاتھوں پر چھاجن ہے۔ اب تک بہت سے علاج کر ڈالے۔ لیکن فائدے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کھجلی بہت زیادہ ہے۔ کھجلانے کے بعد پانی، پیپ اور خون نکلتا ہے۔ اطبائے کرام توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۶۵)

(۱۴۵) دس سال ہوئے کولھے کے جوڑ میں ایک پھوڑا نمودار ہوا۔ کئی مرتبہ آپریشن کرائے گئے۔ اب کنج ران میں ناسور پیدا ہو گیا ہے۔ بصورت عدم اخراج مواد تمام کولھے میں درد اور حرارت سی ہو جاتی ہے۔ جوڑ اپنی جگہ پر قائم نہیں رہا۔ عمر ۲۰ سال ہے۔ تمام حذاق کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۷۶)

(۱۴۶) میرے ۲۲ سالہ بھائی کو بچپن میں بندش پیشاب کی شکایت ہوئی تھی اور ۲ سال پہلے معمولی درد گردہ کی شکایت ہوئی تھی۔ اب دو مہینے سے یہ درد بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ شام کو حرارت ہو جاتی ہے۔ پیشاب کے معائنے سے سنگ گردہ کا خیال ہوتا ہے۔ درد ہر وقت رہتا ہے۔ ازراہِ کرم کوئی مفید نسخہ تحریر فرمائیں۔ (ایک خریدار)

(۱۴۷) دو، چار اور آٹھ سال کا پرانا گھی کس کام آ سکتا ہے۔ اتفاقی طور پر مندرجہ بالا سالوں کا گھی موجود ہے۔ (خریدار نمبر ۲۶۹۰)

(۱۴۸) حکمائے گرامی ماء الذہب جو کہ اکتوبر ۱۹۳۹ء کے جواب ۴۹ میں شائع ہوا ہے، کے خواص، خوراک اور درست تیاری کی تشخیص سے مطلع کریں۔ (خریدار نمبر ۵۵۰۳)

(۱۴۹) اگرچہ میں عادتِ بد کا شکار نہیں رہا ہوں۔ لیکن مجھے امساک بالکل نہیں ہوتا۔ حکماء سے استدعا ہے کہ کوئی مجرب نسخہ تحریر فرمائیں۔ حکیم اکبر حسین صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۰۰۲)

(۱۵۰) میری ایک ۲۶ سالہ غیر شادی شدہ عزیزہ ۳ سال سے سوداوی امراض میں مبتلا ہے۔ ابتدا میں یہ مرض سر سے شروع ہوا تھا۔ کھجلی ہو کر پانی نکلتا اور پھنسیاں کے کھرنڈ کی صورت میں جم جاتا تھا۔ اس کے بعد دونوں رخساروں پر داغ پڑنا شروع ہوئے۔ اس وقت سر، چہرہ اور کانوں کے پیچھے کھرنڈ جمے ہوئے ہیں۔ عزیزہ موصوفہ کو کمزوری دماغ و بصارت، کمی بھوک، کمی حیض اور سیلان الرحم کی بھی شکایات ہیں۔ اطبائے کرام خصوصاً جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی اور حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۵۱۳)

(۱۵۱) میری عمر ۲۴ سال ہے۔ کئی سال سے سر کے بال گر رہے ہیں اور سفید بھی ہو رہے ہیں۔ سر میں خشکی بھی ہے۔ اگر سر کو دھوتا رہوں تو خشکی دور ہو جاتی ہے۔ توجہ کا طالب (خریدار نمبر ۷۷۴۵)

(۱۵۲) عمر ۳۰ سال۔ تقریباً ۵ سال سے پائیوریا نے پریشان کر رکھا ہے۔ علاج کے باوجود مرض برابر ترقی کرتا جا رہا ہے۔ التماس ہے کہ کسی سہل الحصول و غیر مضر اور مجرب نسخہ سے مطلع فرمائیں۔ نیز پرہیز سے بھی آگاہ کریں۔ (خریدار نمبر ۳۵۸۱)

(۱۵۳) ۸۔۷ سالہ لڑکی نیند کی حالت میں بستر پر پیشاب کر دیتی ہے۔ ڈاکٹری علاج بہت کیے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ حکیم اور وید صاحبان توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۸۶۱)

(۱۵۴) رس سیندور کا اصلی ویدک نسخہ مطلوب ہے۔ نسخہ مکمل ہو۔ نیز تحریر فرمائیں کہ تیار کہاں سے ملے گا۔ (ایک خریدار)

(۱۵۵) ایسا آسان نسخہ درکار ہے جس سے شادی شدہ عورت کی شرم گاہ مثل کنواری عورت کے ہو جائے، اور مباشرت میں مثل کنواری عورت کے لذت حاصل ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۶۶۲)

(۱۵۶) میری بیوی کی عمر ۲۲ سال ہے۔ ۶۔۵ مہینے میں ایک مرتبہ خون کی قے ہوتی ہے اور قے ہونے کے بعد کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ایسا کیوں ہوتا ہے اور علاج کیا ہے۔ (خریدار نمبر ۴۰۲۴)

(۱۵۷) عمر انیس سال ہے۔ تین سال سے سوزاک میں مبتلا ہوں۔ بہت سی ادویات یونانی و ڈاکٹری استعمال کیں۔ اور خصوصاً پیرون، ایم اینڈ بی ۶۹۳، ٹوٹو یاٹرن اور آرسینے گون کے انجکشن لگوائے۔ اور دو مہینے پچکاری بھی کرتا رہا۔ لیکن خاص فائدہ نہیں ہوا۔ اب صرف سویرے پیشاب جلن سے آتا ہے اور پیشاب کی دھار پہلے سیدھی نہیں آتی، البتہ بعد میں سیدھی ہو جاتی ہے۔ نیچے ہاتھ لگانے سے تکلیف ہوتی ہے۔ پیشاب گدلا ہوتا ہے۔ ہاضمہ ٹھیک ہے۔ اطبائے کرام اور خصوصاً ڈاکٹر سعید احمد صاحب توجہ فرمائیں۔ (ایک سائل)

(۱۵۸) عمر ۳۰ سال ہے۔ ۱۴ سال کی عمر میں اغلام اور جلق کی عادت ہو گئی تھی جس کا سلسلہ تقریباً ۵ سال رہا۔ اس سے توبہ کی تو کثرتِ جماع کرتا رہا۔ اب حالت یہ ہے کہ احتلام بے خبری میں ہوتا ہے۔ اگر احتلام رکتا ہے تو پیشاب کے بعد قطرہ آنے لگتا ہے۔ خواہش صحیح نہیں ہوتی۔ عضو میں وقت پر سختی پوری نہیں ہوتی اور نہ قائم رہتی ہے۔ منی بہت تھوڑی خارج ہوتی ہے اور کوئی لذت حاصل نہیں ہوتی۔ کمر اور جوڑوں میں شدید درد رہتا ہے۔ دل دماغ بہت کمزور ہیں۔ سر چکراتا ہے۔ سر سے نزلہ ہو جاتا ہے۔ گرم چیزوں کے استعمال سے احتلام بڑھ جاتا ہے۔ مقامی اور بیرونی بہت سے علاج کیے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مریض چائے نوشی بھی کرتا تھا لیکن اب صرف تمباکو نوشی کا عادی ہے۔ اطبائے کرام خصوصی توجہ فرمائیں۔ نیز دوا کے بجائے غذا سے علاج ہو تو اچھا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۵۵۱)

نوٹ: خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر ضرور تحریر کیا کریں

موسمِ سرما اور صحت و شباب

موسمِ سرما کی اہمیت - یہ بات عام طور پر سب لوگوں کو معلوم ہے کہ جاڑے کا موسم ہندوستان کا بہترین زمانہ ہے۔ اس میں جسم کی مشین پوری سرگرمی سے اپنے کام انجام دیتی ہے۔ معدے، جگر اور آنتوں میں غذا کو ہضم کرنے اور اس سے بہترین خون بنانے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ اس موسم میں جگر اچھے خون کا کافی ذخیرہ تیار کر کے رگوں میں بھیج دیتا ہے جو دوسرے موسموں میں بھی کام آتا ہے۔ گرمیوں میں تحلیل زیادہ ہوتی ہے اور جو چیزیں زندگی برقرار رکھنے کی غرض سے ضروری ہیں وہ بھی تھوڑی بہت تحلیل ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ٹھنڈے ملکوں میں گرم ملکوں کی نسبت اوسطِ عمر زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ سردی روح، حرارتِ غریزی اور خون کو محفوظ رکھتی ہے۔ ان ہی پر مدارِ حیات ہے۔ گرمی میں غذا کی خواہش کم ہو جاتی ہے اور پانی کی طلب بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے ہضم درست نہیں رہتا۔ معدہ اور آنتوں کی اکثر شکایات محض اسی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ برسات گرمی سے بھی خراب ہے۔ برسات میں معدہ اور دوسرے آلاتِ ہضم کی حالت اچھی نہیں رہتی۔ ذرا سی بے احتیاطی سے مہلک بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خنکی اور ٹھنڈی ہواؤں کی تلاش میں اکثر صاحبانِ دل پہاڑوں پر جاتے ہیں۔ مصوری اور کشمیر کی گلپوش وادیوں میں ان دلچسپیوں کو ڈھونڈتے ہیں جو سردی کے موسم میں ہر جگہ مل جاتی ہیں۔

شباب اور سرما کا تعلق - جوانی اور سردی میں نہایت گہرا اور شاعرانہ تعلق ہے۔ یہ موسم جذبات پر وہی اثر کرتا ہے جو شباب کی رعنائیاں اور طوفان انگیزیاں خیالات و محسوسات پر کیا کرتی ہیں۔ جس طرح کھانے پینے کی خواہش، ہضم کی طاقت اور خون پیدا کرنے کی صلاحیت اس موسم میں بڑھ جاتی ہے، اسی طرح جذبات میں بھی زندگی کی روح دوڑ جاتی ہے۔ خون پیدا کرنے والی غذائیں اور رگوں، پٹھوں اور دل و دماغ میں قوت و طاقت کی بجلیاں بھر دینے والی دوائیں اس موسم سے گہری مناسبت اور خصوصیت رکھتی ہیں۔ مخصوص طور پر قوتِ باہ کے متعلق دواؤں کے استعمال کا یہی موسم ہے۔ اور شباب حقیقت میں اسی چیز کا نام ہے۔ ورنہ سیاہ بالوں اور سرخ و سفید گالوں پر جوانی کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ جوانی دل کی زندگی کا نام ہے اور دل کی زندگی کا ثبوت صنفی خواہشات و جذبات کے اُس پیامبر ہی سے مل سکتا ہے جسے قوتِ باہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جو دوائیں باہ میں ہیجان اور جوش پیدا کرتی ہیں، مثلاً مشک، عنبر، زعفران، ماہیٔ شتر اعرابی وغیرہ وہ بالعموم گرم ہوتی ہیں۔ گرمی یا برسات میں ان کے استعمال سے بہتر اور دیرپا نتائج کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ جاڑوں میں مقوی غذاؤں کے کھانے اور ہضم کرنے کا عقیدہ اتنا عام ہو چکا ہے کہ گاجر اور انڈے وغیرہ کے حلوے جاڑوں کے ساتھ وہی خصوصیت رکھتے ہیں جو آم، امرود اور دوسرے میووں کی بہار کو اپنے موسم سے ہو سکتی ہے۔

جاڑوں کا بہترین تحفہ، جو صحت، جوانی، حوصلہ مندی اور تن درستی کی تمام خصوصیات کو برقرار رکھنے کا زبردست ضامن ہے آپ کو معلوم ہے کیا ہے؟ اگر یہ سوال ہندوستان کے کسی عقلمند اور تجربہ کار شخص سے کیا جائے تو وہ صرف یہی کہے گا۔

"ماءُ اللحم"

واقعہ یہ ہے کہ ماءُ اللحم دنیا کی عجیب ترین ایجاد ہے۔ اس کے موجد نے اپنی عقل و ذہانت کے زبردست کمالات کا اس میں ایسا حیرت انگیز مظاہرہ کیا ہے کہ سائنس کی موجودہ ترقیوں کے دَور میں بھی داد دیے بغیر نہیں رہ جاتا۔ اس میں جسمِ انسانی کے تمام نقائص کو دُور کرنے کی قابلیت موجود ہے۔ دل، دماغ، جگر، معدہ، بینائی، حافظہ اور باہ کو قوت دینے میں اس کے مقابلے کی کوئی دوا آج تک منظرِ عام پر نہیں آئی۔ اس میں ایسی چیزیں شامل ہیں جن کو جدید اصول اور سائنس کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو وہ بدن کے جملہ ضروری اجزاء کی حامل نظر آئیں گی۔ اس میں فولاد، چونا، کلورین، میگنیشیم، سوڈیم، پوٹاشیم، آیوڈین اور جسم کو پرورش کرنے اور طاقت و صلاحیت بخشنے والے سارے عناصر موجود ہیں۔

ماءُ اللحم کے حیرت انگیز فائدے - ان فائدوں میں صرف ایک یہی بات داخل نہیں ہے کہ وہ عام کمزوری کو رفع کر دے اور دل، دماغ اور باہ کو قوت پہنچائے، بلکہ اپنے بہترین اجزا کی بدولت یہ عرق بدن کے زہریلے مواد کو نکالتا، اعصاب اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ بدن

میں چستی و چالاکی پیدا کرتا ہی۔ خون کو صاف کرکے جلد کو خوبصورت بناتا ہی۔ بدن میں طاقت و توانائی پیدا کرکے مہلک اور چھوت دار امراض کے حملے سے محفوظ رکھتا ہی۔ جن لوگوں میں دِق وسِل یا کسی اور مرض کو قبول کرنے کی استعداد ہوتی ہی، ان میں ان امراض سے مقابلہ کرنے کی قوت پیدا کرتا ہی۔ سردی کا موسم نزلہ اور زکام کی کثرت کے باعث سِل و دِق کی استعداد رکھنے والے آدمیوں کو خطرے کے قریب لے آتا ہی لیکن ماء اللحم ان کی نگہبانی کے مشکل فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتا ہی۔ یہ خون کو سرخ اور دماغ کو چست کرتا ہی۔ دل میں خوشی، سرور اور کامیابی کا وَلولہ پیدا کرتا ہی۔ قوتِ اِرادی کو بڑھاتا ہی، دلیری اور مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ بخشتا ہی۔ یادداشت کو ترقی دیتا اور کام کرنے کی ہمت اور اہلیت بڑھاتا ہی۔ دَورانِ خون کی سستی کو دُور کرتا ہی۔ جسم کو پھرتیلا بناتا ہی۔ روح میں تازگی اور دل و دماغ میں فرحت پیدا کرتا ہی۔ دماغی کام کرنے میں مدد دیتا ہی۔

ماء اللحم کیا ہی؟ فوائد اور منافع کی اس طویل مگر سچی فہرست کو دیکھ کر خود بخود دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ آخر ماء اللحم ہی کیا چیز؟ اس کا جواب یہ ہی کہ ماء اللحم ایک قسم کا خوشبودار، خوش رنگ اور نہایت دل فریب عرق ہی، جو سیب، انگور، انار، ناشپاتی، بہی، امرود، اناناس اور دوسرے تازہ مفید اور خوش ذائقہ میووں، مشک، عنبر، زعفران اور دوسری قیمتی اور نایاب دواؤں نیز جسم کو بہترین طریقے پر پرورش کرنے والی غذاؤں کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہی۔ اس کے ایک ایک قطرے میں قوت، روح، خون اور غذائیت، سرور اور نشاط، اُمنگ اور حوصلے کا طوفان پوشیدہ ہی۔

ماء اللحم اور دوسری مقوی غذائیں۔ ماء اللحم اور دوسری مقوی غذاؤں میں کافی فرق ہی جو ماء اللحم کے امتیاز اور اس کی برتری کی مضبوط ضمانت ہی۔ ماء اللحم تمام قوتوں پر فوراً اثر کرتا ہی۔ یہ حلق سے اُترتے ہی اپنا کام شروع کر دیتا ہی۔ معدے میں بہت کم ٹھیرتا ہی اور بہت جلد جگر میں پہنچ کر خون اور روح میں تبدیل ہو جاتا ہی۔ جسم اور روح کی پرورش اور تربیت کرنے والے تمام اجزا اِس میں موجود ہیں۔ اس کی مقدارِ خوراک بہت کم ہی۔ دوسری مقوی غذائیں ہفتوں اور مہینوں میں جو کام کرتی ہیں وہ ماء اللحم چند گھنٹوں اور چند دنوں میں کر دیتا ہی۔ ماء اللحم اپنی لطافت اور پاکیزگی کے باعث معدہ اور دوسرے اعضائے ہضم پر کوئی بار ڈالے بغیر خون بن جاتا ہی۔ معدے اور آنتوں پر اس سے کوئی خراب اثر نہیں پڑتا۔

شراب اور ماء اللحم۔ ماء اللحم کے دوسرے فائدوں کو دیکھ کر ممکن ہی کسی کو یہ شبہ ہو کہ یہ فائدے شراب سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ شبہ بالکل بے حقیقت ہی۔ شراب سے ایک عارضی کیف تو ضرور پیدا ہوتا ہی، مگر رفتہ رفتہ آگ کی یہ سیال چنگاریاں دل، دماغ، معدہ، جگر اور پھیپھڑوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہیں۔ روح اور خون کو پھونک ڈالتی ہیں۔ ماء اللحم میں نہ صرف یہ نقصانات ہی نہیں، بلکہ یہ اس کے بالکل برعکس ہی۔ ماء اللحم اور شراب میں وہی فرق ہی جو شیطان اور فرشتے میں ہو سکتا ہی۔ جو برگشتہ نصیب ہزاروں روپے کے ساتھ ہی اپنی صحت و جوانی کو بھی شراب پر بھینٹ چڑھا دیتے ہیں کاش وہ کچھ دن ماء اللحم پی کر بھی دیکھیں!

جوہر اور ملمع۔ کہتے ہیں کہ ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوتی۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہی۔ ہم نے ماء اللحم کے جو خواص اور فائدے لکھے ہیں وہ بازاری ماء اللحم سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ بازاری ماء اللحم میں مصنوعی رنگ اور مصنوعی خوشبو کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ماء اللحم کی تیاری پر کافی روپیہ صرف ہوتا ہی۔ محنت، ہوشیاری اور تجربے کاری بھی اس کے تیار کرنے کے ضروری عناصر ہیں۔ طبی اصول سے اجزا کی ہم رسانی اور پورے وزن سے قیمتی دواؤں، تازہ پھلوں کے رس اور بیش قیمت دواؤں کے لطیف و پاکیزہ سیال کی شمولیت پھر دیانت اور ایمانداری سے اتنا ہی عرق حاصل کرنا جتنا طبی اصول سے حاصل کرنا چاہیے، کوئی معمولی بات نہیں۔ پھر ایک بار عرق کھینچ کر دوبارہ اتنے ہی اجزا پھر شامل کر کے عرق کشید کرنا اور اس میں بھی ان ہی قیود کا پابند رہنا نہایت دشوار اور اخلاقی جرأت کا کام ہی۔ یہ کام وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے سینے میں **فن اور مخلوق کا درد** بھی موجود ہو۔ جن لوگوں کے سینے اس درد سے خالی ہیں وہ صرف اپنے فائدے کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ ناموسِ فن اور عوام کی فلاح و بہبود سے انھیں سروکار نہیں ہوتا۔ اصول اور صداقت کے ساتھ فن اور مخلوق کی خدمت کرنے کا جذبہ کافی ایثار اور ضبطِ نفس کا طالب ہی۔

ہمدرد دواخانے کا ماء اللحم

ہمدرد دواخانہ محض تجارتی ادارہ نہیں ہی بلکہ طبِ قدیم کو میدانِ مسابقت اور سعی میں طبِ جدید کے دوش بدوش چلانا اس کی زندگی کی سب سے بڑی سعادت اور ضرورت ہی۔ دیسی دواؤں کو عمدہ شکل و شباہت سے پیش کرنا اور ان کی طاقت و اثر کا طبی اصول سے جائزہ لے کر

بازار میں لانا ہمدرد دواخانے کا سب سے بڑا اور مشکل فرض ہو یہی فرض کو ادا کرنے کے لیے وہ قایم ہوا اور اسی فرض کو بجالانے کے لیے آب تک سرگرم کار ہو۔ ماءاللحم ہی پر موقوف نہیں، ہر دیسی دوا کو پوری ذمے داری، صحت اور صفائی سے تیار کرنا اس کا اور اس کے نگران و سرپرست کا مقصدِ حیات ہو۔ یہی وجہ ہو کہ ہمدرد دواخانے کے ماءاللحم میں نہ کوئی ضروری دوا کم کی جاتی ہو اور نہ مقدار بڑھانے کے لیے غیر ضروری چیزوں کا اضافہ کیا جاتا ہو۔

دوسو سال کا مجرب نسخہ۔ ہمدرد دواخانہ دہلی میں ماءاللحم بنسخہ خاص دوآتشہ کو ایسے نسخے سے تیار کیا جاتا ہو جو دوسو سال سے ہندوستان کے مشہور و معروف اور نامور اطبا کا معمول رہا ہو۔ ارضِ ہند کے اکثر شاہی خاندانوں میں یہ ماءاللحم استعمال ہوا ہو۔ ہمدرد دواخانے کی مجلس تشخیص و تجویز کے تجربہ کار اراکین مسلسل نہایت غور سے اس ماءاللحم کے متعلق گہرے اور وسیع تجربات کر رہے ہیں۔

ہمدرد کے ماءاللحم کی لازوال شہرت۔ یہ ماءاللحم تینتیس سال سے ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچ رہا ہو۔ اکتوبر شروع ہوتے ہوتے ہی اس کی مانگ کا لا متناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہو جو اپریل کے وسط تک جاری رہتا ہو۔ اس عرصے میں قوت و زندگی اور لطف و سرور سے بھری ہوئی ہزاروں بوتلیں دواخانے سے روانہ ہوتی ہیں۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کے "ماءاللحم دوآتشہ بنسخہ خاص" نے ایک لازوال شہرت و عزت حاصل کرلی ہو۔ اس ماءاللحم کی بوتل خریدتے وقت خریدار کے دل میں یہی خیال ہوتا ہو کہ وہ قوت و زندگی اور صحت و تندرستی کا سودا کر چکا ہو۔ اس شہرت و امتیاز کے باوجود ہمدرد دواخانہ دہلی ترقی و اصلاح کی طرف بڑھتا رہا اور ماءاللحم کے متعلق علمی و عملی تجربات ہوتے رہے۔ سائنٹفک اصول سے غور کیا جاتا رہا۔ اب ان تجربات کے بہترین نتائج سامنے آگئے ہیں اور کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد ہمدرد دواخانہ دہلی نے ایسے آلات تیار کرالیے ہیں جن کی امداد سے ماءاللحم کو محفوظ طریقے پر تیار کرنے کے ساتھ ہی اس کی طاقت و قوت کو بڑھا دیا گیا ہو اور اسے دیرپا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہو۔

ہمدرد دواخانے کے ماءاللحم کی چند خصوصیات۔ ۱۔ مجلس تشخیص و تجویز کے صدر عالی جناب حکیم مولوی حاجی محمد عبدالحمید صاحب کی خاص نگرانی میں نہایت اہتمام، صفائی اور پاکیزگی سے تیار کیا جاتا ہو۔

۲۔ تمام قیمتی دوائیں اور پھلوں کے رس پورے وزن سے شامل کیے جاتے ہیں۔

۳۔ سبز میووں کا رس حاصل کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیا جاتا ہو۔ کوئی کچا یا داغ دار پھل نہیں ڈالا جاتا بالکل وقت پر تازہ اور عمدہ پکے ہوئے پھلوں سے تازہ اور عمدہ رس حاصل کرکے ڈالا جاتا ہو۔

۴۔ ہمدرد دواخانے کے ماءاللحم کی ترکیب میں جسم کی تمام قوتوں کی پرورش اور تربیت کا لحاظ رکھ کر قوتِ باہ پر اثر ڈالا جاتا ہو۔ یہ نہیں کیا جاتا کہ محض باہ کو قوت دینے والی دوائیں ملا دی جائیں اور دل و دماغ، معدہ و جگر وغیرہ کا خیال نہ رکھا جائے اور نتیجہ یہ ہو کہ اس کے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں ایک غیر طبعی جوش پیدا ہو کر قوت باہ میں وقتی ہیجان پیدا ہو جائے اور جب ردِ عمل ہو تو پہلی قوت بھی باقی نہ رہے۔ ہمدرد دواخانے کے ماءاللحم میں ایسے اجزا شامل کیے جاتے ہیں جو دل و دماغ اور جگر و معدہ کو طاقت دے کر بہت عمدہ خون پیدا کرتے ہیں۔ پھر قدرتی اصول کے ماتحت باہ کو قوت دیتے ہیں۔

۵۔ زیادہ گرم اور مضر چیزیں شامل کرکے ماءاللحم کی خوبی و برتری کو فنا نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جسم کی مشین کے کل پرزوں کے لحاظ سے بہترین اور غذائیت بخش اجزا ڈالے جاتے ہیں جن سے خون اور روح پر نہایت معتدل اور قدرتی اثر پڑنے کے بعد نتیجے کے طور پر باہ میں بیداری پیدا ہوتی ہو۔

۶۔ ظاہری شکل و صورت، رنگ اور خوشبو نہایت دل فریب ہو۔ صرف پیکنگ پر اتنا روپیہ صرف کیا جاتا ہو جتنا بازاری ماءاللحموں کی تیاری پر بھی خرچ نہیں ہوتا۔

۷۔ ہمدرد دواخانے کا ماءاللحم عرصے تک خراب نہیں ہوتا۔

۸۔ نفاست اور پاکیزگی کے لحاظ سے آپ اپنی نظیر ہو۔

ماءاللحم بنسخہ خاص کے مختصر فوائد۔ ماءاللحم کے جو فائدے بیان کیے گیے ہیں وہ سب اس میں موجود ہیں۔ مختصر طور پر چند خاص و امتیازی فوائد بیان مکرر لکھے جاتے ہیں۔ یہ ماءاللحم نہایت مقوی باہ ہو، دل، دماغ، جگر، معدے اور گردوں کو بے حد قوت دیتا ہو، نعیوں

اور جسم کی دوسری گلٹیوں کو اپنے قدرتی وظائف ادا کرنے اور مخصوص رطوبات کے تیار کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ حافظہ اور بینائی کو بڑھاتا ہے۔ جوش، ولولہ اور قوتِ ارادی پیدا کرتا ہے۔ ہضم اور اعضائے ہضم کے افعال کو ترقی دیتا ہے۔ غذا کی خواہش کو زیادہ کرتا ہے اور کھائی ہوئی غذاؤں سے بہترین خون بنانے اور اُسے جزوِ بدن کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط اور جسم کو چست و توانا بناتا ہے۔ کافی خون پیدا کرکے چہرے کو خوبصورت اور سرخ و سفید کر دیتا ہے۔ خون کو صاف کرکے رنگ نکھارتا ہے۔ دماغی کام کرنے کا حوصلہ بخشتا ہے۔ ذہانت، جوش اور عزم پیدا کرتا ہے۔ پستی، مایوسی اور غم و اندوہ کو دُور کرتا ہے۔ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی اُمنگ اور آرزو پیدا کرتا ہے۔

ترکیبِ استعمال ۔ تنہا ماءُ اللحم استعمال کرنے کی ترکیب نہایت آسان اور سادہ ہے۔ البتہ ماءُ اللحم کی قوت کو بڑھانے اور اس سے مخصوص اعضا اور قوتوں کو تربیت دینے کے طریقے مختلف ہیں جو بعد میں لکھے جائیں گے ۔

خوراک ۔ پانچ تولے یعنی چھٹانک بھر ماءُ اللحم پینا چاہیے۔ ضرورت کے وقت اس میں کمی بیشی بھی کی جا سکتی ہے۔

بدرقہ ۔ پاؤ بھر میٹھا دُودھ، دُودھ گائے کا ہو تو بہتر ہے۔ دُودھ کی مقدار کا گھٹانا اور بڑھانا پینے والے کی طبیعت اور قوتِ ہضم پر موقوف ہے ۔

اوقاتِ استعمال اس کے استعمال کا بہترین وقت صبح کا ہے، ورنہ ضرورت پر ہر وقت بطور مقوی اور مفرح چیز کے استعمال کیا جا سکتا ہے ۔

پرہیز ۔ دورانِ استعمال میں کھٹی اور دیر ہضم چیزوں سے پرہیز رکھنا چاہیے۔ ہلکی اور زود ہضم غذا کھائیں۔ سبز میووں میں سیب، انار، انگور، ناشپاتی، کیلہ اور سردہ وغیرہ کھا سکتے ہیں۔ خشک میووں میں بادام اور اخروٹ، انجیر کھا سکتے ہیں ۔

ماءُ اللحم کی مدتِ استعمال ۔ ماءُ اللحم ایسی مفید مقوی اور زود اثر دوا ہے کہ حلق سے اُترتے ہی اس کے حیرت انگیز فائدوں کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ پیتے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ دل کو کسی نے سہارا دے دیا۔ طبیعت پر خاص قسم کی اُمنگ اور فرحت نمایاں ہو جاتی ہے۔ لیکن مستقل اور پائدار منافع حاصل کرنے کی غرض سے چالیس دن تک اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تھوڑے دن ماءُ اللحم پینے سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو چالیس دن کے استعمال سے میسر آتی ہے۔ پھر بھی ماءُ اللحم کی خواہ ایک ہی خوراک پی جائے وہ اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ چالیس دن تک ماءُ اللحم کا پی لینا گویا سال بھر تک

صحت اور تن درستی کا بیمہ کرا لینا ہے۔ جن لوگوں کو خدا نے استطاعت دی ہے وہ اگر آخر اکتوبر سے وسطِ مارچ تک اس کو مناسب بدرقوں کے ساتھ پیتے رہیں تو ان کی عام جسمانی حالت قابلِ رشک ہو جائے گی۔ اور ڈاکٹروں اور حکیموں کے غذائی علاج کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ بغیر عمل تعلیم ہی کے

اعادہ شباب ہو جائے گا۔ دل و دماغ اور بدن کا ہر عضو جوان ہو جائے گا۔ تمام جسمانی طاقتیں جوش و خروش کے ساتھ اپنا اپنا کام کرنے لگیں گی۔ اور بدن کے روئیں روئیں سے طاقت و توانائی، صحت و تن درستی اور شباب و جوانی کے چشمے اُبلنے لگیں گے ۔

ماءُ اللحم اور مختلف بیماریاں ۔ یوں تو ماءُ اللحم خود نہایت صحت بخش، مفرح اور مقوی دوا ہے لیکن مختلف بیماریوں میں اس کو مناسب اور مخصوص دواؤں کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ ماءُ اللحم دواؤں کے اثرات کو بہت جلد مقامِ مرض تک پہنچا دیتا ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ جو دوائیں کھائی جاتی ہیں ان کی طاقت بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہاں مختصر طور پر مختلف بیماریوں میں ماءُ اللحم کے استعمال کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔

ضعفِ دماغ اور ماءُ اللحم

دماغ اور حافظے کی کمزوری اور ضعفِ اعصاب میں، جب کوئی بات یاد نہ رہتی ہو اور کام سے طبیعت جلد اچاٹ ہو جاتی ہو تو خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۶ ماشے یا خمیرہ گاؤزبان عنبری عود صلیب والا ۴ ماشے میں کشتہ مرجان ۲ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے پی جائیں۔ چالیس دن میں حافظہ، بینائی، دماغ اور دل و جگر میں غیر معمولی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

مصنفوں، وکیلوں اور ایڈیٹروں کی ترقی کا راز ان کی دماغی اور ذہنی قابلیتوں اور فکر و خیال کی بلندیوں میں مضمر ہے۔ جب دماغ اور حافظہ کمزور ہو جاتا ہے تو بڑا آدمی بننے کی سب آرزوئیں فنا ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں ضعفِ دماغ کا یہ علاج آزما کر دیکھیے۔

مُصنّفوں، وکیلوں، ایڈیٹروں، طالبِ علموں اور ہر دماغی کام کرنے والے آدمی کو حالتِ صحت میں بھی جاڑوں کے زمانے میں کم سے کم چالیس دن یہ عمل کرلینا چاہیے، خصوصاً ایسی حالت میں جب زیادہ لکھنے پڑھنے سے سر چکرانے لگے اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجائے تو یہ علاج ضروری ہوجاتا ہے۔

دِل کی کم زوری اور ماءُ اللحم۔ دِل کی کم زوری، دِل کی دھڑکن، گھبراہٹ اور طبیعت پر وحشت طاری رہنے کی صورت میں یا اس وقت جب وہم، وسواس اور شکوک وغیرہ کا غلبہ ہو اور ذرا سی بات میں طبیعت پر ملال، آزردگی یا گھبراہٹ پیدا ہوجاتی ہو تو معجون نشاط ۳ ماشے یا معجون طلا ۳ ماشے کھاکر اُوپر سے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے شربت رُوح افزا ۲ تولے ڈال کر پی لینا چاہیے۔

عام کم زوری اور ماءُ اللحم۔ کسی لمبی یا کم زور کردینے والی بیماری کے اثر سے یا جسم سے زیادہ خون نکل جانے کی وجہ سے بدن کم زور اور ناتوان ہوگیا ہو تو مفرح یاقوتی معتدل ۳ ماشے کھاکر ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے میں ماءُ الذہب ۳ قطرے ڈال کر قند یا مصری سے میٹھا کرکے پی لیں۔ کم زوری موتی جھرے یا میعادی بخار کا نتیجہ ہو تو ماءُ الذہب کی جگہ مروارید سیال ۵ قطرے ماءُ اللحم میں ڈالنے چاہییں۔ جسم سے زیادہ خون خارج ہوجانے کے باعث کم زوری ہوئی ہو تو ماءُ اللحم میں عرق عنبر ۴ تولے بھی ملالینا چاہیے۔ حیض یا بواسیر کے ذریعے سے خون خارج ہُوا ہو تو مفرح سوسبزی ۵ ماشے کھاکر عرق عنبر ۴ تولے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے قند ڈال کر نوش کریں۔

غشی اور ماءُ اللحم۔ کسی وجہ سے ایک دم بے ہوشی ہوجانے تو حالت بے ہوشی میں عرق عنبر ۲ تولے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے میں دواءُ المسک معتدل جواہر والی ۳ ماشے گھول کر چمچے سے تھوڑا تھوڑا حلق میں ٹپکائیں۔ ہوش آنے پر ایسی ہی ایک خوراک اور پلادیں۔

خون کی کمی اور ماءُ اللحم۔ جسم میں خون کی پیدایش کم ہوجائے یا خون پتلا پڑجائے اور اس کے سرخ ذرات کم ہوجائیں تو کشتہ فولاد چاندی سونے والا کی ایک ٹکیہ دواءُ المسک معتدل جواہر والی ۴ ماشے یا جوارش جالینوس ۹ ماشے میں رکھ کر کھائیں۔ اُوپر سے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے قند ڈال کر پی لیں۔ ایسی صورت میں دونوں وقت کھانے کے بعد شربت اکسیر خاص یا شربت فولاد کا ایک ایک چمچہ بھی چاٹ لیا جائے تو کمی خون کی شکایت بہت جلد رفع ہوجاتی ہے۔

ہائی بلڈ پریشر اور ماءُ اللحم۔ ادھیڑ عمر کے آدمیوں کو یہ شکایت آج کل بہت عام ہے۔ اس میں دِل دھڑکتا ہے۔ سر گھومتا ہے اور دردِ سر کی شکایت ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں تریاق فشار (رجسٹرڈ) ۲ ماشے کھاکر ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے یا سنگترے کا رس یا آبِ انار ۴ تولے ملاکر پییں۔ غذا میں سبز ترکاریاں کھائیں۔ گوشت بالکل ترک کردیں۔ چوتھے پانچویں دن رات کو سوتے وقت قرص ملیّن ۴ عدد کھالیا کریں۔ اس علاج سے بہت جلد فائدہ ہوجاتا ہے۔

نزلہ اور ماءُ اللحم۔ بار بار نزلہ اور زکام ہونا کم زوریٔ دماغ کی علامت ہے۔ جب یہ شکایت ہو تو خمیرہ نزلی جواہر والا ۶ ماشے کھاکر ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے روزانہ صبح کو پی لیا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ صبح کو خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۶ ماشے میں قرص مرجان جواہر والا ایک عدد یا کشتہ نقرہ جدید ایک قرص ملاکر کھائیں اوپر سے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے پی لیں۔ رات کو سوتے وقت خمیرہ نزلی جواہر والا کھائیں۔

ضعفِ باہ اور ماءُ اللحم۔ ضعفِ باہ میں ماءُ اللحم اکسیر ثابت ہوا ہے۔ طبی تصرفات سے کام لے کر جب اس کے ساتھ مناسب دوائیں بھی دی جاتی ہیں تو پھر کرشمہ اور اعجاز کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ ضعفِ باہ کے اسباب مختلف ہوا کرتے ہیں اس لیے ماءُ اللحم کے ساتھ کھانے کی دوائیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ اگر پٹھوں کی کم زوری کے باعث ضعفِ باہ ہوا ہے اور ہیجان کے وقت پوری سختی نہیں آتی، نعوظ میں بھی کمی رہتی ہے تو معجون جالینوس لولوی ۶ ماشے میں کشتہ طلا ۲ چاول ملاکر کھائیں اور اُوپر سے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے مصری ڈال کر پئیں۔ رات کو سوتے وقت معجون مروح الارواح ۱ ماشہ کھائیں۔ مقامی طور پر عضوِ مخصوص پر طلاء مقوی خاص رجسٹرڈ یا طلائے شباب آور لگائیں۔ اگر فائدہ بہت جلد مطلوب ہو تو معجون جالینوس لولوی ۶ ماشے میں حبِ ممسک خاص ایک عدد ملاکر کھائیں اور اُوپر سے ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے میں مصری ایک تولہ ڈال کر نوش کریں۔

کثرتِ جماع سے باہ میں کم زوری ہوتی ہو تو معجون دمیانی ۱۰ ماشے میں کشتہ نقرہ ۴ چاول ملاکر پہلے کھلائیں۔ اس کے بعد ماءُ اللحم بہ نسخہ خاص

۵ تولے قند یا مصری ایک تولہ ڈال کر پییں ۔ رات کو سوتے وقت حبِ عنبر مومیائی ۲ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں ۔ مقامی نقصوں کی اصلاح کے لیے طلائے الماس ۔ یا طلائے اعظم یا طلا رمشک والا لگائیں ۔

کثرت جماع کے نقصانات کی اصلاح کے لیے صرف معجون شباب آور ۳ ماشے کھا کر ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے پینا بھی کافی ہے لیکن مقامی خرابیوں کے رفع کرنے اور وہاں کے اعصاب کو قوت دینے کی غرض سے مذکورہ بالا طلاؤں میں سے کوئی طلا لگانا نہایت ضروری ہے ۔

جلق اور اغلام کی عادتِ بد ضعفِ باہ کا سبب ہوئی ہو اور اعضائے تناسل پر جلق اور اغلام کے شرمناک نقصوں کا اثر موجود ہو تو لبوب اعظم ۶ ماشے کھا کر ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے ایک تولہ مصری ڈال کر پییں ۔ عضو پر طلائے شباب آور یا طلائے کیمیا تاثیر لگا کر اوپر سے بنگلہ پان باندھ لیا کریں ۔ یا رات کو سوتے وقت طلائے مجلوق کی مالش کر لیا کریں ۔

کثرتِ احتلام یا جریان سے ضعف باہ کی شکایت لاحق ہوگئی ہو تو صبح کے وقت مثالی ایک قرص کھا کر ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے قند سے میٹھا کر کے پییں ۔ رات کو سوتے وقت قرص جریان ۲ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں ۔ سستی دوا مطلوب ہو تو رات کو سفوف عجیب زر جشری ۶ ماشے کھائیں ۔ جب احتلام رک جائے تو یہ دوائیں بند کر کے صبح کو لبوب کبیر ۹ ماشے میں کشتہ قلعی یا کشتہ سرب ۲ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے شربت انار ایک تولہ ڈال کر پییں ۔ رات کو سوتے وقت لبوب اعظم یا لبوب الاسرار ۶ ماشے دودھ کے ساتھ کھا لیا کریں ۔ غریب لوگ لبوب کبیر کی جگہ لبوب صغیر استعمال کر سکتے ہیں ۔

رقت کی وجہ سے سرعت انزال کی شکایت بھی ہو تو صبح کو معجون ثعلب ۶ ماشے میں کشتہ مثلث ۲ چاول ملا کر ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ کھائیں اور رات کو سوتے وقت معجون مقوی و ممسک ایک ماشہ یا معجون جلالی ۴ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں ۔

کثرت رنج و غم اور خوف و ہراس سے ضعف باہ ہو گیا ہو تو صبح کو معجون طلا ۳ ماشے یا معجون نقرہ ۳ ماشے ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے عرق گذر عنبری ۲ تولے مصری ۲ تولے کے ہمراہ کھائیں ۔ شام کو چار بجے دوا ءالمسک معتدل جواہر والی ۳ ماشے چاٹ لیا کریں ۔ مقامی طور پر طلائے مقوی نو شعر ۔ زر جشری ۔ یا طلائے شباب آور لگائیں ۔

غددی علاج کا مقابلہ فرانس کے ڈاکٹر وارونوف کے غددی علاج کے مقابلے میں ہم ایک بہترین طریقہ علاج پیش کرتے ہیں جو اعادۂ شباب کا موجب ہے اور تمام جسمانی طاقتوں کو جوان کرتا ہے ۔ چالیس دن میں آدمی کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے ۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ معجون شباب آور ۳ ماشے میں حب تمہید خاص ایک عدد ملا کر ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ صبح کے وقت کھائیں ۔ غذا میں لطیف اور زود ہضم چیزیں کھائیں چالیس روز کے اندر ہی معلوم ہو جائے گا کہ ڈاکٹر وارونوف کے غددی علاج کے مقابلے میں یہ کم خرچ اور آسان طریقہ علاج کس قدر کامیاب اور زود اثر ہے ۔

ایک خاص بات ۔ ماء اللحم کے متعلق یہ خاص بات یاد رکھنی چاہیے کہ قوت حاصل کرنے کی غرض سے تن درست حضرات اسے جاڑوں کے موسم میں استعمال کریں لیکن مرض کی حالت میں مریضوں کے لیے موسم کی کوئی قید نہیں ۔ جب اور جس وقت مرض لاحق ہو اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ گرمیوں کے موسم میں سنترے کا رس یا انار کا رس ڈال کر اسے پلائیں ۔

قیام شباب ۔ اگر آپ بالکل تن درست ہیں اور موسم سرما کو ایک بہترین موسم کی حیثیت سے صرف قیام شباب اور بقائے صحت و جوانی کے لیے کام میں لانا چاہتے ہیں تو صرف معجون شباب آور ۳ ماشے ماء اللحم بہ نسخہ خاص دوآتشہ ۵ تولے کے ہمراہ روزانہ کھا لینا کافی ہے ۔ دواؤں سے طبیعت بالکل متنفر ہو اور کسی لذیذ ناشتے سے مطلب براری مقصود ہو تو حلوائے مغز سرکنجشک والا ۲ تولے صبح کو کھا کر ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولے پی لیا کریں ۔ جوانی ، صحت اور خوبصورتی نہ صرف اپنی اصلی حالت پر ہی قایم رہے گی بلکہ اس میں ترقی ہوگی ۔ جوانی نوجوانی میں اور بڑھاپا شباب میں تبدیل ہو جائے گا ۔

ماء اللحم میں عورتوں کا حق ۔ موسم سرما کے عیش و مسرت کو عام طور پر مرد اپنا ہی حق سمجھتے ہیں اور اعادۂ شباب کی کوششوں میں تو عورتوں کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا جاتا ہے ۔ حالاں کہ حق و انصاف کا تقاضا ہے کہ **عورتوں کا حسن و شباب** اور ان کی جوانی و رعنائی بھی قایم رکھی جائے جس طرح مرد اپنے شباب سے محبت کرتا ہے اسی طرح عورت کو اپنی جوانی عزیز ہے ۔ عورتیں ایک مقوی ، مفرح اور شباب آور دوا کے طور پر بے تکلف ماء اللحم استعمال کر سکتی ہیں ۔ بچے البتہ اس کی طاقت کو برداشت نہیں کر سکتے ۔ لیکن بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو ماء اللحم ضرور پینا چاہیے ۔ اس سے

بچے کی تن درستی پر بھی اچھا اثر پڑے گا اور عورت کی صحت پر بھی۔ صحت اور تن درستی برقرار رکھنے کی غرض سے عورتیں صبح کو گاجر یا انڈے کے حلوے کا ناشتہ کرکے ماءاللحم بنسخہ خاص دو آتشہ ۵ تولے دودھ میں ڈال کر پی سکتی ہیں۔ مگر مخصوص ہے بیماریوں میں عورتوں کو بھی مناسب دواؤں کے ساتھ ماءاللحم پینا چاہیے مثلاً

سیلان الرحم میں صبح کو حب مروارید کی ایک عدد کھاکر ماءاللحم بنسخہ خاص ۵ تولے پینا چاہیے۔ رات کو سوتے وقت ناشف کی ایک ٹکیہ یا معجون مقوی رحم ۶ ماشے کھانی چاہیے۔

اختناق الرحم میں دورہ روکنے کی غرض سے خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا ۶ ماشے ماءاللحم بنسخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ کھائیں۔

کثرت حیض و استحاضہ کے بعد کی کمزوری اور قلت خون میں مفرح سوسبری ۶ ماشے عرق ماءاللحم بنسخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ کھائیں۔

ولادت یا اسقاط حمل کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس میں مفرح یاقوتی معتدل یا دواءالمسک معتدل جواہر والی ۶ ماشے کھا کر عرق ماءاللحم بنسخہ خاص ۵ تولے نوش کریں۔ ایسی صورت میں آش جو یا دودھ میں ماءاللحم ڈال کر بطور غذا بھی پی سکتی ہیں۔

ماءاللحم کی قیمت کا مقابلہ۔ ماءاللحم کی قیمت پانچ روپے فی بوتل مقرر ہے۔ ایک بوتل میں بارہ خوراک دوا ہوتی ہے گویا ایک خوراک دوا کی قیمت تقریباً ۶۔۔ ہوئی۔ ممکن ہے بظاہر یہ قیمت زیادہ معلوم ہو لیکن ماءاللحم کے بیش قیمت اجزا اور اس کے لاثانی فوائد کو دیکھتے ہوئے یہ قیمت کچھ بھی نہیں۔ پھر جو لوگ یورپ سے آئی ہوئی سستی اور گرم دواؤں کی ایک ایک خوراک پر اس سے چوگنے دام بے تکلف خرچ کر ڈالتے ہیں انھیں اس قیمت کو محسوس بھی نہ کرنا چاہیے۔ ماءاللحم میں دیسی قیمتی دوائیں اور میوے ڈالے جاتے ہیں۔ اس کی ساخت میں ہندوستانیوں اور غیرملکی حضرات کے مزاج اور ہندوستانی آب و ہوا کا پورا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

ہماری ذمے داری۔ طبیب کو دوا تجویز کرتے وقت اپنی رائے اور تشخیص پر پورا پورا وثوق ہونا چاہیے اور ایک تجربہ کار طبیب کا یہی وصف ہے لیکن عمدہ دوا کا نہ ملنا ایسی مصیبت ہے جس کا معالجین کے پاس کوئی علاج نہیں۔ ہم نے اس مضمون میں جو دوا بھی کسی مرض کے لیے لکھی ہے وہ یقیناً اس کے لیے مفید ہے مگر ہم پر پوری ذمے داری اسی وقت عائد ہوتی ہے جب دوائیں بھی عمدہ اور قابل اطمینان ہوں۔ اور انہیں بتائی ہوئی ترکیب اور پرہیز کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

ہمدرد دواخانہ دہلی سے دوائیں منگانے کی سفارش صرف اس بنا پر کی جاتی ہے کہ یہاں تمام مرکب دوائیں بہتر سے بہتر انتظام، بہترین نگرانی اور بہترین اجزا سے تیار کی جاتی ہیں۔ ذرا سے شبہ پر قیمتی سے قیمتی دوا فوراً پھینک دی جاتی ہے مجلس تشخیص کے صدر اعلیٰ جناب حکیم مولوی محمد عبدالحمید صاحب دواؤں کے معاملے میں نہایت محتاط ہوتے ہیں۔ پرانے تجربہ کار، دیانت دار اور ماہر دوا سازوں کی موجودگی میں بھی صاحب موصوف اپنی سخت نگرانی میں کوئی کمی نہیں کرتے اور مشک، عنبر، زعفران، موتی، زمرد، یاقوت، نیلم، زبرجد اور اسی قسم کی قیمتی دوائیں اپنے سامنے وزن کرکے شامل کراتے ہیں۔ ایسی صورت میں آپ خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ **ہمدرد دواخانہ دہلی** سے دوائیں خریدنے کی سفارش کسی تجارتی مقصد یا تجارتی حرص کی بنا پر ہے یا محض طب قدیم کی عظمت اور اپنے طبیبانہ وقار و اعتماد کی حفاظت اور خود آپ کے فائدے اور روپے کی حفاظت کے لیے۔

ہمدرد دواخانے کی مقبولیت کا راز سب کو معلوم ہے کہ صداقت و دیانت اور خوش معاملگی کے سوا اور کچھ نہیں۔

ناظرین کی سہولت کے لیے ان دواؤں کی فہرست درج کی جاتی ہے جن کا ذکر اس مضمون میں ہوا ہے

دوا	مقدار	قیمت	دوا	مقدار	قیمت	دوا	مقدار	قیمت	دوا	مقدار	قیمت
تریاق فشار	ایک شیشی	ہے ر	تربت فولاد	ایک شیشی	عہ	کشتہ طلا کلاں	۱۵ قرص	للعہ	معجون جالینوس لؤلؤی	ایک تولہ	۸ر
جوارش جالینوس	تولہ	۔ر	طلاء عنبر درجہ شرڈ	ایک شیشی	۔ر	کشتہ فولاد	۱۵ قرص	۹	معجون طلائی	ایک تولہ	۸ر
حب عنبر مومیائی	ایک درجن	عہ ر	طلاء الماس	ایک تولہ	للعہ ر	کشتہ فولاد سونے چاندی والا	۱۵ قرص	۱۲ر	معجون شباب آور	ایک تولہ	عہ
حب مروارید		۱۲ر	طلاء امیر	ایک شیشی	عار	کشتہ قلعی	۱۵ قرص	۳	معجون خلد	ایک تولہ	۶
حب بیس خاص درجہ جہرڈ، بیس گولی کی شیشی		عہ	طلاء شباب آور		ہے ر	کشتہ مرجان سادہ	۱۵ قرص	۳ر	معجون مفرح الارواح	ایک تولہ	عہ
حلوائے بیضہ مرغ	ایک تولہ	۱ر	طلاء کیمیا تاثیر	ایک تولہ	للعہ ر	کشتہ مرجان جواہر والا	۱۵ قرص	۱۲ر	معجون مقوی رحم	ایک شیشی	عہ
حلوائے گزر مغز کنجشک والا	ایک تولہ	۱ر	طلاء مقوی خاص	ایک شیشی	ہے ر	کشتہ مثلث	۱۵ قرص	۵ر	معجون مقوی و ممسک	ایک تولہ	عہ
خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	ایک تولہ	۳ر	طلاء مشک والا	ایک تولہ	عہ ر	کشتہ نقرہ	۱۵ قرص	۵ر	معجون نقرہ	ایک تولہ	عہ
خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا	تولہ	۶ر	طلاء محلوق	ایک شیشی	غ ر	کشتہ نقرہ و عنبر	۱۵ قرص	عہ	معجون مومیائی	ایک تولہ	۶
خمیرہ مروارید جواہر والا	ایک تولہ	۳	عرق شیر زور	ایک بوتل	للعہ ر	لبوب مغلظ	ایک شیشی	للعہ ر	مفرح سوسبری	ایک تولہ	۳ر
دواءالمسک معتدل جواہر والی	ایک تولہ	۶ر	عرق عنبر	ایک بوتل	عار	لبوب [illegible]	ایک تولہ	۔ر	مفرح مفلس	ایک شیشی	عہ
سفوف عجیب	ایک ڈبیہ	[illegible]	عرق گاؤزبان عنبری		عا ر	لبوب صغیر ایک تولہ ۔ر، لبوب کبیر تولہ		۳ر	مفرح یاقوتی معتدل	ایک تولہ	۱۲ر
شربت الکسیر خاص	ایک شیشی	عہ	اقراص جریان	ایک شیشی	عہ ر	مناد	ایک شیشی	سے	ماءالذہب	ایک [illegible]	عہ
شربت انار شیریں	ایک بوتل	۱۴ر	قرص ملین	ایک درجن	۱۰ر	مروارید سیال	ایک تولہ	ہے ر	ماءاللحم بنسخہ خاص دو آتشہ	ایک بوتل	[illegible]
شربت مکوہ ادرق (درجہ عرق)	ایک بوتل	عہ ر	کشتہ سرب	۱۵ قرص	۳ر	معجون تقلب	ایک تولہ	۶ر	ناشف	ایک شیشی	سے

جلد (۹) | فروری ۱۹۴۱ء | نمبر (۸)

فہرست مضامین

قیمت سالانہ ایک روپیہ | ممالک غیر (برما وغیرہ سے) تین شلنگ | فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

حکیم حافظ محمد سعید ایڈیٹر، پرنٹر و پبلشر نے لطیفی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

روحانی علاج

بغیر دوا کے مرضوں کو دور کرنے کے طریقے!

اس نمبر کے ذریعے سے اردو زبان میں پہلی بار تنویم اور تنویمی علاج پر تفصیل اور سنجیدگی سے بحث کی گئی ہے۔ اس کی فہرست مضامین دیکھنے سے



آپ اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ نمبر بازاری معلومات کا مجموعہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک
خاص علمی طبی اور ادبی کارنامہ ہے جس میں تمام متعلقہ چیزوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔
اس نمبر کے ذریعے سے جہاں اس بے گانگی کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ہندوستان
کے معالجین اور روحانی علاج کے درمیان موجود تھی وہاں روحانی علاج کے متعلق عوام
کی بھی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔

تنویم اور نفسیاتی علاج کی تاریخ کی بحث جو اس نمبر میں ہے اس قدر جامع اور حاوی
ہو کہ اس کی نظیر شاید کسی مشرقی زبان میں نہیں مل سکے گی اس نمبر میں یہ بتایا گیا ہے کہ
اسلام اور ہندو دھرم میں روحانی علاج کے کیا کیا طریقے بتائے گئے ہیں۔ تنویم اس کے مظاہر
توجہ اور خود توجہی، تنویمی معالجات اور واقعات ومشاہدات وغیرہ اس کے مستقل بابوں کے
نام ہیں۔ ایک باب میں روحانی علاج کے متعلق دل چسپ افسانے اور مزاحیہ مضامین ہیں۔
یہ نمبر علاج کرنے والوں کو ترقی کا ایک نیا راستہ دکھائے گا۔ ادبی دل چسپی رکھنے والوں کو اس کا
مطالعہ یہ بتا دے گا کہ مشکل مضامین کو کس طرح عام اور سلیس زبان میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ عوام
اس خاص نمبر کے مطالعے سے روحانی علاج کی حقیقت معلوم کر لیں گے اور پھر کوئی شخص انھیں دھوکا نہیں دے سکے گا۔ فہرست مضامین دیکھیے اور پھر فیصلہ
کیجیے کہ آیا آپ کی معلومات اس نمبر کے مطالعہ کے بغیر مکمل ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کیا آج ہی آپ اس نمبر کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے؟

روحانی علاج کی اہمیت اور اس کی نوعیت کا سرسری اندازہ فہرست مضامین اور ان اداؤں سے ہو جائے گا جو گزشتہ رسالوں میں شائع ہو چکی ہیں

لیکن اشاعت خاص دراصل کیا چیز ہے اس کا صحیح جواب آپ کو "روحانی علاج" نمبر ہی دے سکتا ہے۔

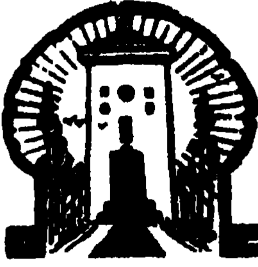
اس نمبر کو حاصل کرنے کی ۲ دو صورتیں

(۱) اگر آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ یا نوٹ لفافے میں رکھ کر ہم کو بھیج دیں گے تو نہ صرف یہ خاص نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ بلکہ اگست ۱۹۴۰ء سے جون ۱۹۴۱ء تک گیارہ مہینے کے رسالے آپ کے پاس پہنچتے رہیں گے۔ جون ۱۹۴۱ء میں (صحت) کی گیارہ سو صفحوں کی جلد کے آپ مالک ہوں گے اور حیرت کریں گے کہ صرف ایک روپے میں اتنا علمی اور ادبی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اگر آپ کو صرف "روحانی علاج" نمبر درکار ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ایک آنہ) لفافے میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجیے۔ چند روز میں آپ کے پاس یہ عظیم الشان نمبر پہنچ جائے گا۔

قیمت:- اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲/) معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸/)۔ محصول ڈاک /۱

مینیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی



باب الصحت — صحت اور ورزش

بعض حلقوں میں ورزش یا جسمانی تربیت کو محض عضلات کی قوت بڑھانے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور عام طور پر یہ خیال بھی پھیلا ہوا ہے کہ موجودہ دور میں جسمانی قوت سے زیادہ دماغی قوت ضروری ہے۔ لیکن اس قسم کے خیالات تنگ نظری پر محمول کیے جا سکتے ہیں اور صورتِ حال بالکل مختلف ہے۔

اگر نظرِ غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ورزش محض عضلات کو قوی بنانے کا ذریعہ نہیں بلکہ صحت اور قوتِ حیات کو بڑھانے کا بھی ذریعہ ہے۔ دماغی کام کے لیے بھی انرجی کی ضرورت ہے۔ ورزش سے اگر ایک طرف جسم کے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں تو دوسری جانب اعضا کی قوتِ فعالیتؔ عضوی قوت اور عصبی قوت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض حالات میں جسمانی قوت بجائے خود ضروری ثابت ہوتی ہے لیکن عام مردوں اور عورتوں کے لیے ورزش جسمانی قوت کو بڑھانے کے لیے اور صحت کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

صحت مند زندگی کا انحصار "حرکت" پر ہے اور عضلات کی حرکت کے بغیر صحت برقرار نہیں رہ سکتی۔ انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود بنیادی طور پر حیوان ہے اور اسے حیوانی زندگی کا ایک مکمل مظہر ہونا چاہیے۔ دورِ تہذیب کی کارفرمائیوں سے پہلے جب انسان غاروں میں زندگی بسر کرتا تھا تو اس کی زندگی کی عام ضروریات ایسی تھیں کہ جسم پھرتیلا اور مضبوط رہے۔ اُس وقت انسان کی زندگی کا انحصار ہی اس بات پر تھا کہ اس کے اعضا مضبوط، قوتِ بینائی تیز اور جسم پھرتیلا ہو۔ ساتھ ہی اسے اپنے جسم کے تمام عضلات پر پورا قابو حاصل ہو۔ حجری دور میں جسمانی قوت کی زیادہ ضرورت نہیں تھی، لیکن تہذیب و تمدن کے موجودہ دور میں کہ جب عضا کی حرکت بہت کچھ معذور ہو کر رہ گئی ہے جسم کو بنانے اور صحت کو برقرار رکھنے کے لیے کسی نہ کسی قسم کی ورزش بہت ضروری ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے زمانے میں دماغی قوت کو خاص اہمیت حاصل ہے لیکن موجودہ نظامِ زندگی کے عصبی شدائد اور محنت کا مقابلہ کرنے کے لیے جسمانی قوت بھی ناگزیر ہے۔ موجودہ دور کے انسان کا محض دماغ ہی نہیں بلکہ جسم بھی قوی ہونا چاہیے، کیوں کہ زندگی جیسی اب دشوار گزار ہے پہلے کبھی نہیں تھی۔

نظامِ عضلات کی اہمیت ہمارے ہر فعل کا انحصار عضلات کی حرکت پر ہے۔ اس کے بغیر ہم نہ بات کر سکتے ہیں، نہ آنکھیں کھول سکتے ہیں، نہ سانس لے سکتے ہیں، نہ غذا ہضم کر سکتے ہیں، نہ ہنس سکتے ہیں اور نہ چیخ سکتے ہیں۔ ہم عضلات کے بغیر اپنی انگلی بھی نہیں ہلا سکتے اور ہمارے قلب کی حرکت بھی محض اسی کی بدولت قائم ہے۔ جسم میں عضلات کو بھی اتنی ہی اہمیت حاصل ہے جتنی اعضار کو دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیے کہ ہمارے عضلات درحقیقت اعضائے حرکت ہیں۔

علم الاعضا کے مطابق نظامِ عضلات کا بقیہ جسم سے جو تعلق ہے اس کی بنا پر صحت کو برقرار رکھنے کے لیے ورزش نہایت ضروری ہے۔ جسم کا دو خمس سے زیادہ حصہ عضلات کے ریشوں سے مرکب ہے، اور کوئی سمجھ دار انسان جسم کے اتنے بڑے حصے کی نشو و نما کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ہم جو کچھ غذا کھاتے ہیں اس کا بڑا حصہ یہی عضلات جذب کرتے ہیں اور انہیں سے جسم میں زیادہ ترگرمی پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم اپنے عضلات سے بے اعتنائی برتیں تو ہمارے تمام اعضار کے فعل میں فرق پڑ جائے گا۔ ورزش سے بھوک بڑھتی ہے۔ انسان مقابلتاً زیادہ خوراک ہضم کر سکتا ہے۔ اس سے خون کی گردش صحیح رہتی ہے۔ اندرونی اعضا کی قوتِ فعالیت بڑھتی ہے۔ ورزش کے ذریعے سے جو ہم گہرا سانس لیتے ہیں اس سے پھیپھڑے صاف ہوتے ہیں۔ آکسیجن جس پر زندگی کا انحصار ہے ہم اس کی زیادہ مقدار حاصل کر سکتے اور کاربونک ایسڈ گیس کو زیادہ آسانی سے خارج کر سکتے ہیں۔ علاوہ بریں ورزش کی مدد سے فضلات اور زہریلے مادّے گردوں اور مسامات کے ذریعے سے آسانی کے ساتھ

خارج ہو جاتے ہیں۔ اگر ورزش سے ہمارے عضلات کو تحریک نہ ہو تو مندرجۂ بالا تمام باتوں میں فرق پڑ جائے گا اور ہماری صحت برقرار نہیں رہ سکتی۔

علم الاعضاء کی رو سے ورزش کی اہمیت عضلات کی حرکت سے خلیوں کی حرکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جسم میں جو ننھے ننھے خلیے ہیں زیادہ کثرتِ استعمال سے برابر گھستے اور ٹوٹتے رہتے ہیں۔ ان کی جگہ نئے خلیے پیدا کرنے کے لیے جسمانی قوت ضروری ہے اور یہ مقصد صرف ورزش ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

جب نظامِ جسمانی کا کوئی پرانا خلیہ ٹوٹتا ہے تو اس کی جگہ نئے خلیے کی تشکیل کے لیے آکسیجن کے حصول اور کاربونک ایسڈ گیس اور دوسرے فضلات کے اخراج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح قلب زیادہ تیزی سے خون کی گردش قائم رکھنے پر مجبور ہوتا ہے تاکہ جسم کے اندر آکسیجن کافی مقدار میں پہنچتی رہے اور فضلات خون کی نالیوں میں بہتے ہوئے اعضائے اخراج تک آسانی سے پہنچ جائیں۔ اگر ورزش کی جائے تو قلب کو اپنا فعل جاری رکھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ گردوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ پسینہ آنے سے مسامات کھل جاتے ہیں اور انسان ورزش کے دوران میں جب تیزی سے سانس لیتا ہے تو آکسیجن کی کافی مقدار پھیپھڑوں میں داخل ہو کر کاربونک ایسڈ گیس کو آسانی سے خارج کر دیتی ہے۔

اس طرح اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ علم الاعضاء کی رُو سے جسم کی اندرونی صفائی کے لیے ورزش کس قدر ضروری ہے۔

تکان ہم کام کرنے کے بعد ہمیشہ تکان محسوس کرتے ہیں۔ تکان کیا چیز ہے؟ جسم کے اندر محض فاسد مادے کے جمع ہو جانے کا دوسرا نام ہے۔ اگر ان فاسد مادوں کو خارج نہ کیا جائے تو جسم میں سمیت بڑھ جانے سے زندگی معرضِ خطر میں پڑ جاتی ہے۔ فاسد مادے کی تھوڑی مقدار جمع ہو جانے سے بھی ہمارے عضلات سخت اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ نیند اور آرام سے فاسد مادے کے اخراج میں مدد ضرور ملتی ہے۔ لیکن اگر ہم ورزش کریں، گرم پانی سے نہائیں اور جسم پر مالش وغیرہ کریں تو فاسد مادے مقابلتاً زیادہ آسانی سے خارج ہو جاتے ہیں اور تکان جلد رفع ہو جاتی ہے۔

دماغی کام کرنے والوں کے لیے ورزش جسم میں فاسد مادہ محض خلیوں کے ٹوٹنے پھوٹنے یا اعضاء کی حرکت ہی سے نہیں بلکہ دماغی محنت سے بھی جمع ہوتا ہے۔ اسی لیے انسان دماغی محنت کرنے کے بعد بھی تکان محسوس کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنا دن کا کام ختم کرنے کے بعد پانچ چھ بجے شام کو ورزش کرنی چاہیے تاکہ فاسد مادے کے اخراج سے ان کا دماغ تر و تازہ ہو جائے۔ ورزش اس وقت تک کرنی چاہیے جب تک کہ اس سے لطف و فرحت حاصل ہو۔ جب ورزش سے تکان محسوس ہونے لگے تو اسے بند کر دینا چاہیے۔

ورزش کی اقسام اگرچہ تمام ورزشوں کے بعض نتائج عملی طور پر مشترک ہوتے ہیں، لیکن پھر بھی مختلف مقامات کے لیے مختلف قسم کی ورزشیں زیادہ مناسب ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر بعض قسم کی ورزشیں عضلات کی تقویت کے لیے مناسب ہیں۔ بعض اندرونی اعضاء کی قوت کے لیے۔ کچھ اصلاحی ورزشیں بھی ہوتی ہیں جن کا مقصد بعض جسمانی نقائص یا کسی خاص حصۂ جسم کی کمزوری کو رفع کرنا ہوتا ہے۔ جن ورزشوں کا مقصد عضلات کو قوی بنانے کے بجائے محض صحت اور قوتِ حیات کو بڑھانا ہو انھیں "کانسٹی ٹیوشنل" ورزش کا لقب دینا بے جا نہیں ہوگا۔

عضوی ورزش

عضوی ورزش سے ہماری مراد وہ ورزشیں ہیں جن کا مقصد اندرونی اعضائے جسم کو قوت دینا ہوتا ہے۔ ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ ورزش کا مقصد محض جسمانی قوت تک محدود نہیں رکھنا چاہیے۔ بلکہ اس کا مقصدِ اولین یہ ہونا چاہیے کہ ہماری صحت اور قوتِ حیات میں اضافہ ہو۔ ہمیں جسمانی قوت کی اہمیت سے انکار نہیں لیکن موجودہ متمدن زندگی کے شدائد میں اندرونی قوت زیادہ ضروری ہے۔

کسی زمانے میں ورزش کا مقصد یہ سمجھا جاتا تھا کہ انسان کے بازوؤں پر مچھلیاں پڑ جائیں، اس کے پیر زیادہ قوی ہو جائیں اور وہ بوجھ آسانی سے اٹھا سکے۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیے کہ ورزش کے فوائد کا دائرہ محض پہلوانوں اور ان کے بازوؤں تک محدود تھا۔ لیکن وہ زمانہ گیا۔ اب ورزش کے فوائد کا دائرہ زیادہ وسیع ہو گیا ہے اور ہر شخص کے لیے، خواہ وہ پہلوان ہو یا تجارت پیشہ صحت اور اندرونی طاقت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ کسی شخص کے بازوؤں پر مچھلیاں پڑیں یا نہ پڑیں۔ لیکن زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اس کے اعضاء کا قوی ہونا ضروری ہے۔

پیٹھ، سینہ اور پیٹ کی طاقت عام اشخاص کے لیے اس قسم کی ورزشیں زیادہ مناسب ہیں جن سے جسم کے سانچے اور اندرونی اعضائے رئیسہ کو تقویت حاصل ہو۔ ایسی ورزشوں کے مقابلے میں جن سے صرف بازوؤں اور ٹانگوں کو طاقت حاصل ہو، پیٹھ، سینہ اور پیٹ کو قوت دینے والی ورزشیں قابلِ ترجیح ہیں، کیوں کہ ان کا اثر تمام اندرونی اعضائے رئیسہ پر ہوتا ہے۔

سانس کی ورزشیں گہرا سانس لینا ایک عمدہ عضوی ورزش ہے۔ کیوں کہ اس سے براہِ راست پھیپھڑے صاف ہوتے ہیں اور اس طرح اس کا اثر پورے جسمانی نظام پر پڑتا ہے۔ موجودہ دورِ تہذیب میں چوں کہ لوگوں کو زیادہ تر دفتروں یا گھروں میں بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے اس لیے گہرے سانسوں کے سوال کو بالعموم نظر انداز کر دیا گیا ہے اور لوگ آہستہ آہستہ سانس لیتے ہیں۔ لہٰذا اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگوں کے چہرے عام طور پر زرد نظر آتے ہیں اور ہمارے نوجوانوں میں انرجی کی کمی ہے۔ آکسیجن کے بغیر کوئی ذی روح زندہ نہیں رہ سکتا اور گہرے تنفس کے ذریعے سے جس قدر زیادہ آکسیجن جسم کے اندر داخل ہو سکے اسی قدر خون صاف رہے گا۔ علاوہ بریں گہرا سانس لینے سے کاربونک ایسڈ گیس بھی آسانی سے خارج ہو جاتی ہے۔

عضلات کو قوی بنانے کے لیے جو معمولی ورزش کی جائے اس سے گہرا سانس لینے کا فائدہ خود بخود حاصل ہو جاتا ہے کیوں کہ دورانِ ورزش میں سانس کی رفتار بڑھ جاتی ہے، اور پھیپھڑے آکسیجن کی ضروری مقدار بغیر کسی خاص کوشش کے حاصل کر لیتے ہیں۔ جو لوگ کسی نہ کسی قسم کی ورزش کے عادی ہیں ان کے لیے گہرے تنفس کا سوال کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا لیکن جن لوگوں کو ورزش کے مواقع حاصل نہ ہوں یا جنھیں زیادہ تر بند دفتروں میں بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہو انھیں کسی کھلے مقام پر گہرے سانس لینے کے لیے تھوڑا وقت ضرور صرف کرنا چاہیے۔

دیافرغمی تنفس ایسے لوگوں کے لیے دیافرغمی یا معدی تنفس بہت ضروری ہے۔ جب تک دوڑ یا کشتی کی طرح سخت جسمانی ورزش نہ کی جائے صدری تنفس غیر قدرتی ہے۔ اگر کسی موقع پر آکسیجن کی بہت زیادہ مقدار کی ضرورت ہو تو اس کمی کو پورا کرنے کے لیے صدری تنفس بغیر کسی کوشش کے خود بخود جاری ہو جاتا ہے۔ لیکن عام حالات میں سانس لینے کا قدرتی طریقہ یہ ہے کہ دورانِ تنفس میں کمر اور معدے کے پاس جسم پھیلتا ہے۔ جوفِ صدر اور جوفِ معدہ کے درمیان دیافرغم ایک لمبا، چپٹا، عضلاتی "جسم" ہے جو قلب اور پھیپھڑے کے لیے سطح اور معدے وغیرہ کے لیے چھت کا کام دیتا ہے۔ جب ہم سانس لیتے ہیں تو دیافرغم نیچے اس طرح نیچے کی جانب دبتا ہے کہ معدے اور خطِ کمر کے نیچے کا حصہ پھول جاتا ہے۔ سانس لینے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہم بالکل سیدھے کھڑے ہو کر خوب گہرا سانس لیں اور اسے پھیپھڑوں کے زیریں حصے تک پہنچائیں۔ اس وقت خطِ کمر کے نیچے کا حصہ اُبھر جائے گا اور اس کا کچھ اثر پسلیوں پر بھی نمودار ہو گا۔ دورانِ تنفس میں بالائی سینے کو پھلانے کی کوشش بے کار ہے۔ سانس ہمیشہ ناک سے لینا چاہیے۔ اسے ہم خارج ناک سے بھی کر سکتے ہیں اور منہ سے بھی۔ لیکن مناسب یہی ہے کہ سانس کو خارج بھی ناک ہی کے راستے سے کیا جائے۔

چند سال پیشتر تک عام ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ جس طرح مردوں کے لیے دیافرغمی تنفس قدرتی ہے اسی طرح عورتوں کے لیے سینے سے سانس لینا قدرتی طریقۂ تنفس ہے۔ لیکن بعد کی تحقیقات سے یہ رائے غلط ثابت ہوتی ہے۔ عورتیں سینے سے سانس لینے پر صرف اسی لیے مجبور ہوتی ہیں کہ وہ عام طور پر زیادہ تنگ کپڑے پہنتی ہیں۔ سانس کبھی تمام و کمال خارج نہیں ہوتا، بلکہ پھیپھڑوں اور ہوا کی نالیوں میں تھوڑی بہت ہوا ہر وقت موجود رہتی ہے۔ جب ہم تازہ ہوا پھیپھڑوں میں پہنچاتے ہیں تو وہ پھیپھڑوں کے اندر باقی ماندہ باسی ہوا میں مل جاتی ہے۔ گہرے سانس کو زیادہ موثر بنانے اور آکسیجن کی زیادہ سے زیادہ مقدار حاصل کرنے کے لیے سانس کو پوری قوت سے خارج کرنا چاہیے تاکہ پھیپھڑوں کے اندر اس کی کم سے کم مقدار باقی رہ سکے۔

صبح اگر بستر سے اُٹھتے ہی گہرے سانس لینے شروع کر دیے جائیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔ صبح بیدار ہونے پر جو لوگ عموماً زیادہ تکان محسوس کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ سوتے میں گہرے سانس نہ لے سکنے کی وجہ سے جسم کے اندر کاربونک ایسڈ گیس جمع ہو جاتی ہے جسے گہرے تنفس کی مدد سے بآسانی خارج کیا جا سکتا ہے۔ صبح اگر چند مرتبہ گہرا سانس لے کر سرد پانی سے غسل کر لیا جائے تو طبیعت کو خاص فرحت حاصل ہوتی ہے۔

اصلاحی ورزشیں

کھلی ہوا میں کھیل کو دیر باقاعدہ ورزش کو دو وجوہ سے ترجیح حاصل ہے: ایک تو یہ کہ کھلی ہوا میں کھیل کود اگرچہ قابلِ قبول ضرور ہے لیکن اس سے جسم کے تمام اعضاء کو پوری نشوونما حاصل نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ کہ جسمانی نقائص مثلاً چپٹا سینہ، اُٹھے ہوئے شانے، باہر نکلا ہوا پیٹ اور ریڑھ کی ٹیڑھی

ہڈی وغیرہ کی اصلاح محض اصلاحی ورزشوں کے ہی ذریعے سے ممکن ہے۔ عام طور پر بہترین قسم کی معمولی ورزشوں ہی سے جسمانی نقائص کی اصلاح کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً کسی ایسی ورزش سے جس کا مقصد پیٹھ کو مضبوط بنانا یا اعضا کو کھینچنا ہو اس سے ریڑھ کی ہڈی کی کجی خود بخود رفع ہو جائے گی۔ اسی طرح کسی ایسی ورزش سے جس کا اثر شانوں پر پڑتا ہو، سینہ اُبھر جائے گا۔

گردن کی ورزش سے سر صحیح قدرتی حالت اختیار کر لیتا ہے اور ہر اُس ورزش سے جو پیٹ کی دیواروں کو قوی بنانے کے لیے کی جائے توند نہیں نکلے گی۔

اگر پیر چپٹے یا ٹخنے کمزور ہوں تو اس کے لیے کھڑاؤں پہننا، ننگے پیر اور انگوٹھوں کے بل چلنا مفید ہے۔

جسم کی صحیح پوزیشن: زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے جسم کو صحیح قدرتی پوزیشن میں قائم رکھنا ضروری ہے۔ اس سے انسانی شخصیت نمایاں ہو جاتی ہے اور دیکھنے والا اس سے متاثر ہوتا ہے۔ جسم کی قدرتی پوزیشن یہ ہے کہ اس میں مناسب توازن ہو اور ریڑھ کی ہڈی سیدھی رہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے سیدھے رہنے سے سینہ، پیٹ اور شانوں کی صحیح پوزیشن قائم رہتی ہے۔ اس کے علاوہ قلب اور پھیپھڑوں کے فعل میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں پڑتی۔ لیکن اس کے معنی یہ بھی نہیں کہ ہم کمر سیدھی رکھنے کے شوق میں خالص فوجی پوزیشن اختیار کر لیں۔ یعنی پیٹ کو زیادہ سے زیادہ اندر دھنسا کر سینے کو ضرورت سے زیادہ باہر نکال دیں اور بالکل اکڑ کر کھڑے ہو جائیں۔ اس مصنوعی طریقے پر کھڑا ہونا ضروری ہے اور نہ مناسب۔ اگر ہم معمولی طریقے پر سیدھے کھڑے ہو کر سر کو کسی قدر پیچھے کی طرف کر دیں تو ہمارے جسم کو بڑی حد تک قدرتی پوزیشن بغیر کسی خاص کوشش کے حاصل ہو جائے گی۔

ریڑھ کی ہڈی کی صحیح پوزیشن ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ جسم کی صحیح پوزیشن کا ریڑھ کی ہڈی کے سیدھے ہونے سے خاص تعلق ہے۔ عالم حیوانات میں نخارع انسانی اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد ہے کیوں کہ انسان ہی وہ "حیوان" ہے جو قدرتی طور پر سیدھا کھڑا ہوتا ہے۔ اس لیے اس کی ریڑھ کی ہڈی دوسرے حیوانات کی ریڑھ سے بہت کچھ مختلف ہوتی ہے۔ نخارع انسانی کی امتیازی خصوصیت اس کے تین قدرتی خم ہیں۔ جن میں تیسرا خم، جو خط کمر پر پشت کی جانب محراب سی بناتا ہے، خاص طور پر اہم ہے جب انسان بالکل سیدھا کھڑا ہوگا تو یہ خم زیادہ نمایاں ہو جائے گا لیکن اگر انسان قدرتی حالت میں بالکل سیدھا کھڑا نہ ہو بلکہ اس کا سر آگے کی طرف ہو، شانے اوپر کو اٹھے ہوں اور سینہ اندر کی طرف دھنسا ہوا ہو تو اس کی پشت کی مندرجہ بالا محراب غائب ہو جائے گی۔ اس طرح کھڑے ہوتے وقت اپنی ریڑھ کی ہڈی کے اس تیسرے خم سے ہم خود آسانی سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ آیا ہم بالکل صحیح قدرتی پوزیشن میں کھڑے ہیں یا نہیں۔

قامت کی اصلاح کے لیے ورزشیں اگر ہم سیدھے کھڑے ہوتے وقت اپنے قامت کو صحیح پوزیشن میں نہ رکھ سکتے ہوں تو ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ ہم جسمانی نقص سے محفوظ نہیں ہیں اور اس کے لیے کسی نہ کسی قسم کی اصلاحی ورزش ضروری ہے۔

اصلاح قامت کے لیے ایک آسان ورزش یہ ہے کہ ہم سیدھے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھائیں اور انھیں جس قدر زیادہ ممکن ہو سکے اوپر کی جانب کھینچیں لیکن اس کوشش میں ہمارے قدموں کو جنبش نہ ہو۔ پھر اسی پوزیشن میں کھڑے رہتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے لائیں۔ چند مرتبہ بیٹھ کر بھی یہ ورزش کرنی چاہیے۔ اس ورزش کے دوران میں ہمارا سینہ آگے کی طرف نکلے گا۔ پیٹ پچکے گا اور ریڑھ کی ہڈی کے تیسرے خم سے پشت میں قدرتی محراب نمودار ہو جائے گی۔ چند روز اگر پابندی سے یہ ورزش کی جائے تو جسم کی قدرتی پوزیشن بحال ہو جاتی ہے۔

دوسری آسان ورزش یہ ہے کہ ہم سیدھے کھڑے ہو کر اپنے بازوؤں کو اس طرح موڑیں کہ دونوں انگوٹھے شانوں سے ملے رہیں۔ پھر کہنیوں کو آہستہ آہستہ اٹھا کر سر کے برابر لے جائیں اور پھر پیچھے کی طرف آہستہ سے لے جائیں۔ اس اثنا میں سر کسی قدر پشت کی جانب مائل رہے۔ اس سے بھی سینہ اُبھرتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی سیدھی رہتی ہے۔

تیسری عمدہ ورزش یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پشت کی جانب سیدھے پیچھے سے اُلٹے ہاتھ کا پنجہ پکڑیں اور شانوں کو پیچھے اور نیچے کی جانب جھکائیں۔ یہ ورزش بظاہر اس قدر آسان ہے کہ ہم کسی کی توجہ اپنی جانب مبذول کیے بغیر راہ چلتے بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی بھی ورزش مختلف اوقات میں دن بھر میں ایک سو مرتبہ کر لی جائے تو ہم قدرتی پوزیشن میں سیدھے کھڑے ہو سکیں گے اور اندر گھسے ہوئے سینے، باہر نکلے ہوئے پیٹ اور اوپر اُٹھے ہوئے شانوں سے نجات حاصل کر لیں گے۔

افعال اعضا کی قوت کے لیے ورزش

جسم کے عضلات کو مضبوط بنانے کے لیے جو ورزشیں کی جاتی ہیں ان کا تھوڑا بہت اثر اندرونی اعضائے جسم پر ضرور پڑتا ہے اسی طرح "کانسٹی ٹیوشنل" ورزشوں مثلاً پیدل چلنے یا پہاڑ پر چڑھنے سے عضلات کو بھی قوت حاصل ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی بعض قسم کی ورزشیں عضلات کو قوی بنانے کے لیے مختص ہیں اور بعض قوتِ حیات کو بڑھانے کے لیے خاص طور پر مفید۔ ایسی کوئی ورزش جس میں زیادہ جسمانی محنت تو نہ کرنی پڑے لیکن اس سے اندرونی اعضا کے فعل کو تحریک ہو "کانسٹی ٹیوشنل" کہی جا سکتی ہے۔ کیوں کہ اس کا براہِ راست اثر قلب، پھیپھڑوں، گردوں اور جگر وغیرہ پر ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیے کہ "کانسٹی ٹیوشنل" ورزش سے جسم کی قوتِ برداشت اور قوتِ مدافعت بڑھتی ہے۔

قوتِ حیات میں اضافہ

ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ جن ورزشوں سے جسم کے عضلات کو قوت دینا مقصود ہو وہ مقابلتاً زیادہ محنت طلب ہوتی ہیں۔ کانسٹی ٹیوشنل ورزشوں میں اس قدر سخت محنت تو بے شک نہیں کرنی پڑتی لیکن وقت زیادہ صرف ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص اپنے اندرونی اعضا کے فعل کو صحیح رکھنے کے لیے صرف پیدل چلنے کی ورزش اختیار کرے تو اس کام میں اسے دو تین گھنٹے روزانہ صرف کرنے پڑیں گے۔ اس مقصد کے لیے ٹینس بھی عمدہ ہلکی ورزش ہے۔ اگر زیادہ وقت ملے تو پہاڑوں پر چڑھنے کی ورزش بہترین ہے۔ اس سے سانس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے، پسینہ خوب آتا ہے اور قوتِ برداشت و قوتِ حیات میں غیر معمولی طور پر اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن پہاڑوں پر چڑھنے کی ورزش چوں کہ ہر شخص کے حصے میں نہیں آ سکتی اس لیے عوام کو طویل چہل قدمی سے یہ فوائد حاصل کرنے چاہییں۔

قوتِ برداشت

قوتِ برداشت سے ہماری مراد وہ قوت ہے جس کی بنا پر ہم کوئی مسلسل محنت زیادہ عرصے تک کرتے رہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کی جسمانی قوت تو بڑھی ہوئی ہو لیکن اس کی قوتِ برداشت کمزور ہو اسی طرح ایک کمزور جسم والے کی قوتِ برداشت زیادہ ہو سکتی ہے۔ قوتِ برداشت کا انحصار تین چیزوں پر ہے:۔ (۱) خون کا صاف ہونا۔ (۲) اندرونی اعضائے رئیسہ کے فعل کا صحیح ہونا۔ (۳) جسم میں فاسد مادوں کو جلد خارج کرنے کی صلاحیت۔ جن لوگوں کی قوتِ برداشت قوی ہوتی ہے۔ ان کا جسم چاہے کمزور ہو۔ لیکن ان میں اندرونی طاقت اور قوتِ حیات زندہ ہوتی ہے اور ایسے لوگ بیماریوں کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ قوی الجثہ لوگوں کو اپنی قوتِ برداشت بڑھانے کے لیے کئی میل تک دوڑنے، کشتی لڑنے اور کشتی چلانے کی سخت ورزشیں کرنی چاہییں۔ لیکن کمزور جسم والوں کے لیے زیادہ سخت ورزشیں مناسب نہیں ہیں۔ وہ ٹینس کھیل کر، چھوٹی پہاڑیوں پر چڑھ کر اور کئی کئی میل تک پیدل چل کر اپنی قوتِ برداشت کو بڑھا سکتے ہیں۔ تجربات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ قوتِ برداشت بڑھانے کے لیے گھوڑے کی سواری اور سائیکل چلانا بھی مفید ہے۔

(باقی آئندہ)

صحت کا سائنس

(۵)

تازہ ہوا اور پیدل پھرنا

از مسٹر ایس۔ اے خالق بلیماران۔ دہلی

ممکن ہے کہ آپ تاریخ، جغرافیہ، حساب، جیومیٹری، الجبرا، فلسفہ، سائنس، منطق وغیرہ کا علم رکھتے ہوں، اور اُردو، سنسکرت، فارسی عربی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں پر آپ کو عبور ہو۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ اگر آپ حفظ صحت کے اصولوں سے ناواقف ہیں تو ان تمام کا علم آپ کے لیے فائدہ مند نہیں ہوسکتا۔

جو لوگ پچاس ساٹھ سال کی عمر میں مرجاتے ہیں یا کام چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہیں یقیناً وہ ہیں جنھوں نے حفظ صحت کے اصولوں کو نہیں سمجھا اور ان کے خلاف کاربند رہے۔ بے شک موت خدا کے حکم سے واقع ہوتی ہے مگر صحت خراب رکھنا خدا کا حکم نہیں ہے۔ آپ کو اپنے جسم کی اس طرح حفاظت کرنی چاہیے جس طرح ایک عقل مند سائیس اپنے گھوڑے کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر آپ کی صحت خراب رہا کرتی ہے اور آپ تھکے ماندے رہتے ہیں تو آپ کم سے کم اتنا تو کرسکتے ہیں کہ نہایت آسان صحت کے قوانین پر عمل پیرا ہوجائیں۔ آج کی صحبت میں ہم تازہ ہوا اور میلوں پھرنے کی افادیت پر اظہار خیال کریں گے۔

مسٹر مورسین:۔ ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو دوسروں کو پیدل نہ پھرنے اور تازہ ہوا کی کمی سے تکلیف اٹھانے کے متعلق نصیحت کیا کیا کرتے ہیں۔ مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ خود ان کو بھی ان چیزوں کی ضرورت ہے۔ آپ آج اس بات کا فیصلہ کرلیجیے کہ ضعیفی کو آپ قطعی طور سے روک دیں گے خواہ عمر میں کتنا ہی اضافہ ہونا رہے۔ اور اس فیصلے میں آپ کو کامیابی اُس وقت ہوسکتی ہے کہ جب آپ ہوا کے فائدوں کو محسوس کریں اور گہرے خوب گہرے سانس لیں۔ یاد رکھیے صرف باقاعدہ سانس لینے نے بے شمار مریضوں کو قبرستان اور شمسان بھومی سے واپس بلالیا ہے۔

مسٹر جمشید جی:۔ تمام ڈاکٹر، حکیم اور وید اس بات پر متفق ہیں کہ زیادہ تر امراض اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ ہمارے جسم میں زہر پیدا ہوجاتا ہے۔ تازہ ہوا زہر کو جسم سے باہر نکال دیتی ہے۔ جراثیم کو ایک صاف ستھرے جسم سے نفرت ہے اگر وہ اس میں گھس جاتے ہیں تو فوراً ہلاک ہوجاتے ہیں۔

مسٹر اقلیدس:۔ تازہ ہوا سے آپ کے تمام اعضا، دل، جگر، معدہ، دماغ اور پھیپھڑے درست ہوجائیں گے اور آپ کے اندر مقناطیسی جاذبیت پیدا ہوجائے گی۔

مسٹر مورسین:۔ بے شک جس طرح مچھلیاں، مگرمچھ وغیرہ پانی کے سمندر میں رہنے والے جانور ہیں، اسی طرح آدمی ہوا کے "سمندر" میں رہنے والا "جانور" ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کو صاف تازہ ہوا کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

آشو بابو:۔ جس ہوا سے ایک دفعہ سانس لے لیا گیا وہ ہوا خراب ہوجاتی ہے۔ ہم کو دوسرے سانس کے لیے تازہ ہوا کی ضرورت ہے۔

حاجی اشفاق:۔ جناب ایک سانس کے لیے اندازاً کتنی ہوا کی ضرورت ہے۔

مسٹر مورسین:۔ آدھے پیپے کے برابر۔ گویا ہم ایک سانس میں آدھے پیپے کے برابر ہوا خراب کردیتے ہیں۔ ہم کو اعلیٰ قسم کی صحت قائم رکھنے کے لیے ہر گھنٹے ڈھائی سو پیپے کے برابر اعلیٰ قسم کی ہوا حاصل کرنی چاہیے۔

حاجی اشفاق:۔ تو ہم کو اندازہ لگانا چاہیے کہ جس کمرے میں ہم کام کرتے ہیں اس میں کتنے پیپے ہوا ہے اور کتنے آدمی ہوا کو خراب کررہے ہیں اس لحاظ سے ہم کو کواڑ کھول کر ہوا کو بدلتے رہنا چاہیے۔

مسٹر مورسین:۔ بے شک آر پار کواڑ ہر وقت کھلے رکھو تاکہ ہوا ہر وقت بدلتی رہے۔ آج کل امریکا میں جس قدر فیکٹریاں اور کارخانے بنائے جاتے ہیں ان کی دیواروں میں ستر فی صدی جگہ میں کھڑکیاں رکھی جاتی ہیں۔ ستونوں کو اندر سے کھوکھلا رکھتے ہیں اور پمپ کے ذریعے سے تازہ ہوا کا

کرنے والوں تک پہنچائی جاتی ہے۔

مسٹر جمشید جی:۔ خواہ کچھ بھی خرچ ہو، سب سے پہلے آپ اپنے سونے اور کام کرنے کے کمرے میں تازہ ہوا کا انتظام کیجیے۔ تازہ ہوا کی وجہ سے آپ زیادہ سے زیادہ کام بغیر کسی تکان کے کر سکتے ہیں۔

حاجی اشفاق: جناب سونے کے کمرے میں بھی بالکل تازہ ہوا کی ضرورت ہے؟

مسٹر مورسین:۔ یقیناً سونے کے کمرے میں تو کام کرنے کے کمرے کی نسبت کہیں زیادہ عمدہ ہوا کی ضرورت ہے۔ جاڑے کے موسم میں سوتے ہوئے اپنا کمرہ ہرگز بند نہ کرو۔ کھڑکیاں کھلی رہنے دو۔ اگر سردی زیادہ ہو تو ایک لحاف یا کمبل اور اپنے اوپر ڈال لو۔ مگر کھڑکیاں ہرگز بند نہ کرو اور منہ ڈھک کر کبھی نہیں سونا چاہیے۔

حاجی اشفاق:۔ جناب یہ بھی تو بتایئے کہ خراب ہوا کی وجہ سے کون کون سے امراض پیدا ہوتے ہیں؟

مسٹر مورسین:۔ ہاں یہ ایک بہت ضروری سوال ہے۔ ایک دو نہیں بلکہ امراض کی ایک فہرست ہے۔ گنتے جایئے، سر میں درد، تھکی ماندی حالت، بخار، نزلہ و زکام، بھوک کی کمی، جلد کی خرابیاں، دوران خون کی خرابی، تکان، چڑچڑاپن، نیند نہ آنا، پریشان خواب دیکھنا، حافظے کی کمزوری، خیالات کا بھٹکنا، اعصاب کی کمزوری، دل اور دماغ کی کمزوری، ہر وقت پژمردہ رہنا وغیرہ وغیرہ۔ ہمارے خون کو ہر وقت تازہ ہوا کی ضرورت ہے کہ وہ صاف ہوتا رہے اور مناعت میں اضافہ ہو۔ تازہ ہوا نہ ملنے سے خون صاف نہیں ہوتا اور مناعت کمزور ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں جراثیم کہ جو تاک میں چھپے بیٹھے تھے کہ مناعت کمزور ہو جسم پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ اور ہمارے جسم کے سپاہیوں (خون کے سفید دانوں) کو شکست دے کر جسم پر غالب آ جاتے ہیں اور ہر وہ خرابی پہنچاتے ہیں جس کے وہ اہل ہوتے ہیں۔

مسٹر اقلیدس:۔ تمباکو کا دھواں بھی ہوا کو بہت خراب کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص حقہ پینے کا عادی ہے یا سگرٹ پیتا ہے تو جہاں تک ہو سکے باہر جا کر پیے۔ حقہ جب بھرا جائے تو اس بات کا خیال رہے کہ چلم میں رکھنے سے پہلے کوئلے انگارہ بن چکے ہیں۔ اس لیے کہ جب تک کوئلے کالے رہتے ہیں ان میں سے زہریلی گیس نکلتی رہتی ہے کہ جو سانس کے ساتھ جا کر دمہ پیدا کرتی ہے۔

آشو بابو:۔ ہوا کا غسل بھی ضروری چیز ہے۔ گرمی میں، اور اگر جاڑا ہو تو دھوپ میں بیٹھ کر ہفتے میں ایک دو مرتبہ ناف تک بدن پر سے تمام کپڑے اتار دیا کیجیے، خواتین باریک قمیص یا کرتہ پہن کر بیٹھ سکتی ہیں۔ اس طرح آپ کے جسم کو ہوا لگے گی۔ آپ کا تمام بدن بھی ہوا کے لیے ترستا رہتا ہے، اس کو بھی ہوا کھانے کا موقع دیا کیجیے۔ اس سے جراثیم مرجاتے ہیں اور جلد میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا بھی خیال رکھیے کہ سردیوں میں جلد کے قریب کبھی بھی اونی کپڑا نہ پہنیے، پہلے سوتی بنیان پہن کر اس کے اوپر اونی بنیان، روئی کی مرزئی، سوئٹر وغیرہ پہنیے۔ جلد سے اونی کپڑا چپک جاتا ہے اور تھوڑی بہت ہوا جو پہنچتی رہتی ہے اس کو بھی روک دیتا ہے۔

حاجی اشفاق: بہت بہت شکریہ۔ اب براہ مہربانی پیدل پھرنے کے متعلق بھی روشنی ڈالیے۔

مسٹر مورسین: بے شمار لوگ تمام عمر بڑبڑاتے رہتے ہیں کہ ان کی صحت اچھی نہیں رہتی۔ لیکن کتنے ان میں سے ایسے ہیں کہ جنھوں نے خرابی صحت کے اسباب پر غور کیا ہو۔ اور کتنے لوگ ایسے ہیں جنھوں نے طویل عمری کی وجوہ پر عمیق نظر ڈالی ہو؟ افسوس ہم صرف اچھی صحت اور طویل عمری کے خواہش مند ہیں لیکن جس چیز سے یہ باتیں میسر آسکتی ہیں ان سے یا بالکل ناواقف ہیں یا ان پر عمل نہیں کرتے۔

مسٹر اقلیدس: میری ملاقات بہت سے بوڑھے لوگوں سے ہوتی ہے۔ میں نے ان کی اچھی صحت رہنے کے متعلق جب بھی معلوم کیا انھوں نے یہی بتایا کہ وہ صبح میلوں ٹہلنے کے عادی ہیں اور پابندی کے ساتھ عامل ہیں۔

حاجی اشفاق:۔ ہمارے شہر دہلی کے محترم بزرگ رائے بہادر بابو پیارے لال صاحب وکیل اور خان صاحب مولوی فضل الدین صاحب سابق پرنسپل عربک کالج پچیاسی اور پچھتر سال کی عمر میں آندھی چلے یا مینھ آئے صبح کو پیدل پھرتے نظر آتے ہیں۔ اس عمر میں بھی یہ جوان ہیں۔ وہی چستی اور چالاکی، وہی صحت، ہم نے تو کبھی بھی نہیں سنا کہ ان کی طبیعت علیل ہے۔

مسٹر مورسین:۔ موسیو کلیمنشو، وزیر اعظم فرانس جنھوں نے گزشتہ جنگ عظیم کے اختتام پر یورپ کا نقشہ اپنی ایڑی کی ٹھوکر سے کھینچا تھا

ستاسی سال کی عمر میں سات آٹھ میل پیدل پھرنے کے بڑے شائق تھے۔ ایک مرتبہ موسیو کلیمنشو کی مسٹر لائڈ جارج سے ملاقات ہوئی۔ مسٹر لائڈ جارج نے اُن سے کہا "تم بہت اچھے بوڑھے لڑکے ہو" امریکہ کے آنجہانی پریسیڈنٹ ولسن نے جس روز گزشتہ جنگ عظیم میں لڑائی کا اعلان کیا تھا، اس کی صبح کو بھی انھوں نے گاف کھیلا تھا۔ اور تقریباً ساڑھے چھ میل پیدل پھرے تھے۔ انھوں نے یہ بہانہ نہیں کیا کہ آج ضروری کام ہے اور آج گاف کھیلنے کا وقت نہیں ہے۔ مسٹر ہنری فورڈ آٹھ نو میل روزانہ پیدل چکر لگاتے ہیں۔ یہ چکر ان کے اپنے کارخانوں کی دیکھ بھال میں ہی پورا ہو جاتا ہے۔ ان کے پاس ایک پیڈومیٹر رہتا ہے جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ اتنے میل پیدل پھرے۔ جس روز یہ چکر کم رہ جاتا ہے وہ رات کو ۹ بجے سے گیارہ بجے تک اسکیٹنگ کرتے ہیں۔ آج مسٹر ہنری فورڈ کی عمر اٹھتر سال ہے۔ مگر حفظ صحت کے اصولوں کی وہ آج بھی اتنی ہی مضبوطی سے پیروی کرتے ہیں جتنی آج سے پچاس سال پہلے کرتے تھے۔

حاجی اشفاق:۔ مہاتما گاندھی کو لیجیے، اس پیرانہ سالی میں بھی اُن کا پیدل پھرنا اسی زور شور سے جاری ہے جیسا کہ نصف صدی پہلے تھا۔ ایک مرتبہ مہاتما جی نے مسٹر فیروز سے فرمایا تھا کہ وہ پیدل ہوا خوری کیوں نہیں کرتے۔ مسٹر فیروز کہنے لگے کہ ان کے پاس وقت نہیں ہے۔ اس پر مہاتما جی نے جواب دیا کہ پیدل پھرنے سے وقت بچتا ہے۔ کیونکہ ہوا خوری کی وجہ سے جسم میں زیادہ اور عمدہ کام کرنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔

مسٹر اقلیدس:۔ کلکتے میں میرے ایک نیوزی لینڈ کے رہنے والے دوست مسٹر ... نے کہا تھا کہ پہلے وہ ہمیشہ بیمار رہا کرتے تھے۔ انھوں نے روزانہ ہوا خوری کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ پھر وہ کبھی بیمار نہیں پڑے۔ ایک روز صبح کے وقت اُن کی بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تھا۔ اس روز بھی انھوں نے اپنے اس معمول میں فرق نہیں آنے دیا۔

مسٹر جمشید جی:۔ ایک شخص جو صحیح قسم کی غذا کھاتا ہو اور صبح میں روزانہ ہوا خوری کرتا ہے وہ ہمیشہ تندرست رہتا ہے۔ اس کے دماغ میں تازہ دوڑتا ہوا سُرخ خون پہنچتا رہتا ہے۔ جس سے دماغ طاقتور ہو جاتا ہے۔

آشو بابو:۔ ہوا خوری کرنے کو ایک ناگوار فرض نہیں خیال کرنا چاہیے بلکہ اس میں دلچسپی بھی لینی چاہیے۔

مسٹر اقلیدس: میرا خیال یہ ہے کہ ایک بھیک مانگنے والے فقیر سے کر ایک بادشاہ تک صبح کی ہوا خوری کو ضروری سمجھتے ہیں۔

حاجی اشفاق:۔ تو پھر یہ بتائیے کہ لاکھوں لوگ اس پر عامل کیوں نہیں ہو سکتے؟

مسٹر اقلیدس:۔ صبح کو ہوا خوری نہ کرنے کے لوگ عموماً یہ بہانے کیا کرتے ہیں۔

(۱) وقت کی کمی۔ (۲) دیر ہو جانا (۳) ساتھی نہ ملنا۔ اب میں ہر ایک کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔

وقت کی کمی: اگر آپ کے پاس وقت نہیں ہے، اگر آپ ہوا خوری نہیں کر سکتے، تو آپ کو بستر مرگ پر پڑے رہنے کا وقت نکالنا ہی پڑتا ہے۔

دیر ہو جانا: اس کا خیال نہ کیجیے۔ پہلے جانا نہ جانے سے ہر حالت میں بہتر ہے۔ اگر آپ کو اعلیٰ درجے کی حیات بخش نسیم سحر جو طلوع آفتاب سے پہلے ہوتی ہے، میسر نہیں آسکتی تو نہ سہی، سورج نکلنے کے بعد کی تازہ ہوا کیا کم ہوتی ہے۔ پھر اس کے ساتھ یہ بھی تو ہے کہ آپ سورج کی بنفشی شعاعوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ شعاعیں جراثیم کو مارتی ہیں۔ صحت قائم رکھتی ہیں اور جسم میں مقناطیسی قوت پیدا کرتی ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ صبح کی دھوپ گھی کھانے سے بہتر ہے۔

ساتھی نہ ملنا: یہ ایک فضول بات ہے۔ ساتھی کی ضرورت کیا ہے۔ اگر آپ کو "گپ" کرنے کی عادت ہو تو اس معاملے میں بھی آپ کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔ بلکہ سے صلاح کیجیے اور ساتھی کا خیال چھوڑ دیجیے۔ یہاں ہوا خوری کرنے کے لیے ضروری چیز یہ ہے کہ آپ بالکل سیدھے چل رہے ہوں۔ رفتار میں نظم ہو۔ سانس گہرے لے رہے ہوں۔ گردن سیدھی ہو۔ سینہ سامنے کو نکلا ہوا ہو۔ آپ ہی غور کیجیے کہ ساتھی کی موجودگی میں آپ ان باتوں کا کیسے خیال رکھ سکتے ہیں۔

مسٹر مورسین:۔ پھر بھی اگر کبھی بد احتیاطی ہو جائے، اور کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو علالت کی پہلی علامت پر کسی اچھے تجربے کار معالج سے رجوع کیجیے۔

مسٹر جمشید جی: اگر آپ یونانی علاج کریں، جو ہم ہندستانیوں کی فطرت کے عین مطابق ہے، تو دواؤں خریداری میں بہت زیادہ احتیاط کیجیے۔ صحیح ترکیب اور پورے اجزا کے ساتھ یونانی دوائیں تیار کرنا بہت مشکل ہے۔ ان میں قیمتی اجزا جیسے سونا، زعفران، عنبر، مشک و یاقوت، ہیرے، موتی وغیرہ بھی ڈالے جاتے ہیں۔ پہلے تو مالک دواخانہ لالچی نہ ہوں، صحیح اجزا مہیا کرنے میں روپے کی پروا نہیں کریں، دوسرے نہایت تجربے کار ماہرینِ فن دواساز ملازم رکھیں، تیسرے ایسی کڑی نگرانی کریں، جیسی نپولین بایکس اتاترک اپنی فوج کی کرتے تھے جب جا کر کہیں بہترین یونانی دوائیں مہیا ہو سکتی ہیں یہ سب باتیں صرف ہمدرد دواخانہ دہلی ہی میں نظر آتی ہیں۔

آشو بابو: آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا۔ اگرچہ میں عموماً کلکتے میں رہتا ہوں، مگر دوائیں ہمیشہ ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگاتا ہوں۔ میرے خیال میں ہمدرد دواخانہ دہلی میری کوٹھی سے صرف ۲۰ گز کے فاصلے پر ہے۔

حاجی اشفاق: آپ کی کوٹھی پارک اسٹریٹ کلکتہ میں ہے۔ دہلی کلکتے سے ۹۵۴ میل ہے، ہمدرد دواخانہ دہلی آپ کی کوٹھی سے ۲۰ گز کے فاصلے پر کیوں کر ہوا، معاف فرمائیے گا، کیا آپ خواب تو نہیں دیکھ رہے ہیں؟

آشو بابو: نہیں میں خواب نہیں دیکھ رہا۔ میری کوٹھی سے بیس گز کے فاصلے پر لیٹر بکس لگا ہوا ہے۔ بس اس میں خط ڈلوا دیتا ہوں، چوں کہ ہمدرد دواخانے کا انتظام بہت ہی اچھا ہے، اس لیے بلا کسی انتظار کے تازہ اور جلد اثر کرنے والی دوائیں پہنچ جاتی ہیں۔

حاجی اشفاق: واقعی یہ تو موٹی سی بات ہے، انتظام کی عمدگی کی وجہ سے کرۂ زمین پر جہاں جہاں لیٹر بکس اور تار گھر ہیں، وہیں ہمدرد دواخانہ دہلی بھی موجود ہے۔

(باقی آئندہ)

تن دُرُستی

از جناب چودہری سیّد مسعود الحسن صاحب رضوی قیسؔ بھاہن ضلع متھرا

تن درستی عجیب نعمت ہے
یعنی اک لازوال دولت ہے

ہے یہی حُسن عارضِ راحت
غازۂ روئے عیش و عشرت ہے

نورِ دیدہ ہے شادمانی کا
سرمۂ چشمِ لطف و راحت ہے

رنگ ہے یہ گلِ مسرّت کا
غنچۂ لطف کی یہ نکہت ہے

خلعتِ زر ہے ہر کہہ و مہ کا
دُرّۃ التاج عیش راحت ہے

اس کی بارش ہے کشتِ راحت پر
درحقیقت یہ ابرِ رحمت ہے

مزرعِ لطف اس سے ہے شاداب
اس کے حق میں یہ ایک نعمت ہے

اس سے کمتر ہیں نیلم و یاقوت
بڑھ کے گوہر سے اسکی قیمت ہے

تختِ دارا بھی اس سے ہے کم تر
تاجِ قیصر بھی بے حقیقت ہے

سچ یہی ہے کہ تن درستی سے
قصرِ ہستی کی زیب و زینت ہے

اس کو ضائع کرو نہ غفلت سے
تن درستی بھی وجہِ عزّت ہے

اصل میں یہ ہے گو ہرِ مقصود
اس کو لے لو اگر ضرورت ہے

باخبر اس سے خوب ہے دُنیا
تن درستی کی جو حقیقت ہے

ہیں اصول و پرہیز، اساس اس کے
اس کی ہستی کی ان سے صورت ہے

مخزنِ لطف دل رہے جس سے
کون سی بڑھ کے اس سی نعمت ہے

جن کی صحت خراب رہتی ہے
ان کو محنت بھی اک مصیبت ہے

خرچ ہوتی ہیں رات دن رقمیں
یہ جو بگڑے تو اک مصیبت ہے

ساتھ دولت کے چین جاتا ہے
پھر نہ راحت کی کوئی صورت ہے

صبح بھی نذرِ سر گرانی ہے
شام بھی اُس کی پیشِ خدمت ہے

دُور ہوتا نہیں مرض بالکل
روز پیدا نئی شکایت ہے

ان سے رہتے ہیں سب عوارض دور
حفظِ صحت کی جن کو عادت ہے

دل کو رہتی ہے تقویت ہر دم
ہر طرح ٹھیک ان کی صحت ہے

اُن کو ہوتی نہیں شکایت کچھ
اور محفوظ ان کی دولت ہے

ٹھیک کرتے ہیں وقت پر سب کام
قابلِ رشک ان کی صحت ہے

کام رُکتا نہیں کوئی اُن کا
مطمئن ہر طرح طبیعت ہے

وہ ہیں محفوظ سب عوارض سے
سب سے اچھی اُنھیں کی قسمت ہے

چیز جو چاہی شوق سے کھائی
کچھ نہ پرہیز کی ضرورت ہے

قول سالک کا خوب ہے یہ قیسؔ
تن درستی ہزار نعمت ہے

الامراض والعلاج

اختناق الرحم کی نفسیاتی تحقیقات

از جناب مولانا سلیم واحد صاحب، علی گڑھ

نوع انسانی کے بہت سے افراد ازمنہ قدیم سے اختناق الرحم (ہسٹیریا) کے پنجوں میں گرفتار ہوتے آئے ہیں اور اس کا ذکر ہر زمانے کی طب میں تقریباً موجود ہے۔ لیکن اختناق الرحم کے متعلق سب سے زیادہ مفید اور فائدے مند تحقیقات زمانہ حال میں ہوئی ہیں۔ موجودہ تحقیقات و انکشافات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اختناق الرحم کے متعلق پرانے زمانے کی تحقیقات کافی حد تک صحیح نہیں ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم موجودہ تحقیقات کے متعلق کچھ عرض کریں بہتر ہے کہ اطبائے سلف اور ماہرین کے خیالات کو مختصراً بیان کیا جائے، تاکہ اچھی طرح سے فرق ظاہر کیا جا سکے۔ اطبائے سلف نے اس بیماری کی پیدائش کے مندرجہ ذیل اسباب بیان کیے ہیں:-

پہلا سبب: اپنے خزانے میں منی طبعی مقدار سے زیادہ جمع ہو کر بند ہو جاتی ہے اور اس سے حرارت غریزی ذب کر بجھ جاتی ہے اور رحم سرد ہو جاتا ہے۔ اور وہ منی جو رحم میں ہوتی ہے بالفعل سرد ہو کر اس میں سمیت پیدا کر دیتی ہے۔ اس سمیت کا ضرر دو طریقوں سے قلب اور دماغ تک پہنچتا ہے۔ پہلا یہ کہ رحم سمیت کے اثر سے سکڑتا اور اوپر یا کسی دوسری طرف رخ کرتا ہے۔ رحم کے تعلق اور لگاؤ سے اس تشنج کا ضرر قلب و دماغ تک پہنچتا ہے۔ دوسرے یہ کہ فاسد منی سے ردی اور زہریلے بخارات اوپر کی طرف چڑھتے ہیں اور قلب و دماغ تک پہنچتے ہیں جس سے یہ بیماری لاحق ہوتی ہے۔

دوسرا سبب: اس مرض کے پیدا ہونے کا دوسرا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ حیض کا خون رحم میں کافی مدت تک بند رہ کر زیادہ مقدار میں جمع ہو جاتا ہے اور رحم میں وہی تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں جو منی کے بند ہونے کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

ناواقف لوگ ہسٹیریا کو آسیب خیال کرتے ہیں اور ایسے مریضوں کے متعلق ان کا خیال ہے کہ ان پر جن، بھوت اور پریت کا سایہ ہے۔ اس اعتقاد کا باعث زیادہ تر وہ علامات ہیں جو اس مرض میں ظاہر ہوتی ہیں، مثلاً مریض کا یکایک چیخ اٹھنا، مسلسل قہقہہ لگانا، بے ہوش ہو کر گر جانا، بار بار اٹھنا بیٹھنا، چھاتی کوٹنا، سر کے بال نوچنا اور کپڑے پھاڑنا، آس پاس کے لوگوں سے نفرت کرنا، کاٹ کھانے کو دوڑنا اور بے معنی باتیں کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اسی لیے وہ سینکڑوں روپے تعویذ گنڈے پر خرچ کرتے ہیں۔

طب جدید نے اختناق کو قطعی طور پر ایک عصبی مرض قرار دیا یعنی اس کو دوسرے دماغی امراض کی طرح ایک مرض مانا ہے۔ محنت کی زیادتی، بے خوابی، رنج و فکر، مایوسی اور عشق وغیرہ باتوں کو اس کے اسباب میں شمار کیا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں سب سے زیادہ کامیاب تحقیقات ان علمائے نفسیات نے کی ہے جو طب کے ساتھ علم النفس (سائیکولوجی) کے ماہر بھی تھے۔ ان کو تحقیقات کا زیادہ موقع جنگ عظیم کے زمانے میں ملا، جب کہ محاذ جنگ سے ہزاروں کی تعداد میں عصبی مریض شفاخانوں میں علاج کی غرض سے داخل ہوئے تھے اور عصبی بیماریوں کے علاوہ انھیں دوسرا کوئی مرض نہیں تھا۔

سب سے پہلے اس میدان میں جس نے باقاعدہ قدم رکھا اور منظم تحقیقات کی بنیاد ڈالی وہ پروفیسر سگمنڈ فرائڈ (۱۹۳۸-۱۸۵۶) ہے۔ اس نے اختناق کے متعلق جدید انکشافات کی ابتدا خواب کے مطالعے کے دوران میں کی اور اس کے شاگردوں اور دوسرے ماہرین نفسیات نے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ پروفیسر سگمنڈ کہتا ہے کہ تمام عصبی بیماریاں خصوصاً اختناق کا باعث وہ نفسانی و جنسی خواہشات ہیں جن کو جبراً روک دیا گیا ہو اور جو ذہنی کشمکش کا باعث بن گئی ہوں۔ فرائڈ کہتا ہے کہ تمام شعوری جذبات و حرکات کے تہ میں لاشعوری نفس (اَن کانشس مائنڈ) کام کرتا ہے یعنی ہمارے جذبات کی عمل داری سے ہمارا واضح شعور ایک بڑی حد تک ناواقف ہے۔ ہم موہوم ہیجانات محسوس کرتے ہیں لیکن ان کی نوعیت سے بہ مشکل واقف ہوتے ہیں۔

نفسِ لاشعوری میں ہر وقت خواہشاتِ شہوانی اور نفسانی کا طوفان بپا رہتا ہے جو ہر وقت شعوری مظاہر سے اپنی تسکین حاصل کرنا چاہتی ہیں ۔ حالتِ بیداری میں محتسب (یعنی موزونیت کا احساس) چست وچوبند رہتا ہے اور عنیی اور شہوانی متناقص خیالات ہمارے شعور تک نہیں آنے پاتے ۔ مگر جب ہم سو جاتے ہیں تو یہ خیالات اور خواہشات دھوکا دے کر نفسِ شعوری میں داخل ہوتے ہیں اور اپنی تسکین ڈھونڈتے ہیں ۔ اور وہ خواہشاتِ نفسانی جن کو ہم دینی امور یا سوسائٹی کے خوف کی وجہ سے کچل ڈالتے ہیں، ہمارے لاشعور میں جا کر جاگزین ہوتی ہیں ۔ اور ہر وقت تسکین ڈھونڈتی رہتی ہیں ۔ چناں چہ ان خواہشاتِ شہوانی کو جنھیں جبراً روک دیا گیا ہو ۔ اگر بار بار روکا جائے اور لاشعوری شہوانی خواہشات کو تسکین کا کوئی ذریعہ نہیں ملے تو یہ ایک کامل شخصیت میں افتراقی کیفیت پیدا کرتی ہیں ۔ اس افتراقی کیفیت کی وجہ سے عصبی بیماریں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ چناں چہ لاشعوری خواہشات اگر ایک طرف کھینچتی ہیں تو شعور دوسری طرف اور انسان اس کش مکش سے بالکل لاعلم رہ کر بہ تدریج اس بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ اس کا نظامِ عصبی متاثر ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں عصبی امراض خصوصاً ہسٹیریا (اختناق الرحم) کا ناماد مرض ہو جاتا ہے ۔ اس کے بعد مزید تحقیقات سے ثابت کیا گیا کہ یہ عصبی امراض (خصوصاً ہسٹیریا) محض جنسی جبلت کی کسی مسدود خواہش سے متعلق نہیں ہوتے بلکہ ان کا سبب بعض اوقات غم، حسرت اور نفرت کے وہ جذبات بھی ہوتے ہیں جنھیں جبراً روک دیا گیا ہو اور نفسِ لاشعوری میں ذہنی کش مکش کا باعث ہوں اور شعور کو ان کی خبر نہ ہو ۔ چناں چہ پروفیسر میک ڈوگل نے نفسیاتِ فاسدہ (ابنورمل سائیکولوجی) میں اس قسم کے بہت سے حقائق و واقعات بیان کیے ہیں، جن میں سے ایک کا ذکر مختصراً ہم بیان کرتے ہیں ۔ ان کا بیان ہے کہ ایک ہسٹیریا کی مریضہ دورے کی حالت میں چیختی چلاتی تھی اور آندھی سے خوف کرتی تھی ۔ چنانچہ تنویمی حالت طاری کر کے فراموش شدہ واقعات جب اس سے پوچھے گئے تو معلوم ہوا کہ اس لڑکی کو ایک شخص سے حد درجے محبت تھی ۔ مگر وہ شخص اس کے مال و دولت اور عصمت غرض ہر چیز پر ہاتھ صاف کر گیا اور اس سے بے وفائی کی ۔ اس واقعے سے اس لڑکی کے دماغ میں خوف، نفرت اور غصے کے زبردست جذبات پیدا ہوئے جنھیں اس نے روک دیا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خیالات و جذبات نفسِ لاشعوری میں کش مکش کا باعث ہوئے ۔ لڑکی کو ہوش میں لانے اور عملِ تنویم کو ختم کرنے کے بعد اس کو واقعہ بتا دیا گیا تو اُس نے اس کو صحیح تسلیم کر لیا اور پھر علاج سے بالکل ٹھیک ہو گئی ۔

اسی طرح جنگِ عظیم کے زمانے میں سپاہیوں کی ایک بہت بڑی تعداد جذباتِ خوف میں مبتلا تھی، جن کو وہ جبراً کچل ڈالتے تھے، تاکہ لوگ انھیں بزدل نہ کہیں جس ذہنی کش مکش میں اُنھوں نے زندگی گزاری وہ خوف کی ایک واضح اور معین کش مکش تھی ۔ یہ لوگ بہت زیادہ خوف زدہ تھے اور جذبۂ خوف کو جبراً روک دیتے تھے اور اس کو ناپید کرنے کی کوشش کے دوران میں ان کے ذہنوں میں افتراق پیدا ہو جاتا تھا اور انھیں یہ بیماری لاحق ہو جاتی تھی ۔

نفسیاتی طور پر اس بیماری (ہسٹیریا) کو دور کرنے کے لیے کئی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں، جن میں سے ایک طریقہ حسبِ ذیل ہے:
وہ لاشعوری خواہشات جو ذہنی کش مکش اور افتراق کا باعث ہوں، دریافت کر لی جاتی ہیں ۔ دریافت کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ مریض سے کہا جاتا ہے کہ وہ بھولے ہوئے واقعات یاد کرلے، تاکہ اُسے وہ واقعہ یاد آ جائے جو اختناق کا سبب بن گیا ہو ۔ اگر مریض یہ نہ کر سکے تو تنویمی طریقے سے دریافت کر لیا جاتا ہے ۔ اس کے بعد اُس لاشعوری خواہش کو جو ذہنی افتراق اور لاشعوری کش مکش کا باعث ہوتی ہے، دریافت کر کے اُسے شعور کے ساتھ متحد کیا جاتا ہے ۔ اور مریض اچھا ہو جاتا ہے ۔

حالتِ تنویم میں لے جانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مریض کو پلنگ یا کوچ پر لٹا دیا جائے اور اس سے کہا جائے کہ اپنی آنکھیں بند کر کے نیند کا تصور کرے اور ماہرِ تجزیۃ النفس اس سے کہے کہ اس کی آنکھوں کے پپوٹے وزنی ہوتے جا رہے ہیں اور اس کے تین یا چار تک شمار کرنے کے بعد وہ اپنی آنکھیں کھولنے کے قابل نہیں رہے گا ۔ اس کے بعد کہے کہ اس کو بھولے ہوئے واقعات یاد آ جائیں گے ۔ چناں چہ واقعات یاد آ جاتے ہیں اور معمول اپنے سابقہ تجربوں میں سے گزرتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ واقعہ جو نفسِ لاشعور میں ذہنی کش مکش کا باعث ہوا تھا، دریافت ہو جاتا ہے ۔ پھر مریض کو ہوش میں لانے کے بعد اس کے ان جذبات کا مقابلہ اعلیٰ جذبات سے کرا کے اس کیفیت کو ختم کیا جاتا ہے ۔

اس مضمون میں مندرجۂ ذیل کتابوں سے فائدہ اُٹھایا گیا ہے :-

(۱) ایبنورمل سائیکالوجی، از ولیم میک ڈوگل۔ (۲) مبادی نفسیات، مصنفہ بنجمن ڈمول، مترجم محمد عثمان صاحب۔ (۳) مرج البحرین حصہ سوم۔ (۴) علم الامراض۔ (۵) شفاء الامراض۔ (۶) قانون بوعلی سینا۔

حقنہ

از جناب حکیم فضل مبین احمد صاحب دھلوی

(گزشتہ سے پیوستہ)

حقنے کا طریقہ حقنے کے وقت مریض کے نیچے موم جامہ یا کوئی دوسری ایسی ہی چیز جو پانی کو جذب کر کے گیلی نہ ہو جائے، بچھا دیں اور عام حالات میں مریض کو بائیں کروٹ پر لٹا دیں۔ بائیں ٹانگ لمبی رکھیں اور داہنی ٹانگ کو موڑ کر بالکل پیٹ سے ملا دیں اور پچکاری کے نازل پر کوئی چکنی چیز لگا کر مقعد میں آہستہ آہستہ پھراتے ہوئے تقریباً دو انچ تک داخل کریں اور کارک کھول کر سیال کی مناسب مقدار آنتوں میں پہنچا دیں۔ اس کے بعد نازل کو آہستہ آہستہ مقعد کے کناروں کو ہاتھ سے بند کر کے نکال لیں۔ اور مریض سے سیال کو روکنے کے لیے کہیں۔ کم زور مریض اکثر دوا کو روکنے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ ان سے کہنا چاہیے کہ ہاتھ سے مقعد کو بند رکھیں۔ اس کے علاوہ ایک ترکیب یہ بھی ہے کہ گہرے سانس لیے جائیں، اس طرح مقعد پر دباؤ کم ہو جاتا ہے۔

مختلف امراض میں حقنہ کرتے وقت مریض کو مختلف وضعوں میں لٹایا جاتا ہے۔ مثلاً دماغی امراض میں مریض کو چت لٹائیں اور سر و گردن کے نیچے تکیہ رکھیں۔ گردہ و مثانہ وغیرہ کے امراض میں بھی مریض کو چت لٹائیں لیکن سر سے سرین تک جگہ ہموار رکھیں۔ قولنج اور آنتوں کے درد میں مریض کو بائیں کروٹ پر لٹائیں۔ خونی دستوں اور پیچش میں مریض کو دائیں کروٹ پر لٹائیں اور سرین کو قدرے اونچا رکھیں۔ جب مریض کی ابتدائی آنتوں میں کوئی بیماری ہو اور دوا کا اثر دور تک پہنچانا ضروری ہو تو مریض کی کہنی زانو پر اور گھٹنے زمین پر ٹکا کر لٹائیں یعنی گھٹنوں کے بل جھکا کر حقنہ کریں۔

حقنے میں پانی کی مقدار اس کے متعلق اطبائے قدیم اور جدید میں بہت کچھ اختلاف ہے۔ اطباء قدیم جوان آدمیوں میں تیس چالیس تولے تک سیال آنتوں میں پہنچانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اور دن رات میں دو تین مرتبہ تک اس عمل کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اطباء جدید جوان آدمیوں میں دو سیر تک سیال داخل کرتے ہیں۔ بہرحال آنتوں میں پھیلنے کی طاقت ہے اس لیے زیادہ پانی مضر یا تکلیف دہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ زیادہ پانی آنتوں میں دور تک جاتا اور ان کو صاف کرتا ہے اور جس قدر زیادہ دیر تک روکا جاتا ہے مفید ہوتا ہے۔ جب تلیین اور اسہال لانے کی غرض کے لیے حقنہ کیا جاتا ہو تو سیال شے کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے تاکہ دور تک اس کے اثرات پہنچیں۔ اور جب حقنہ غذائی دیا جائے یا آنتوں کے زخموں وغیرہ کے لیے کوئی دوا استعمال کرنی ہو تو سیال کی مقدار کم ہونی چاہیے تاکہ آنتوں میں زیادہ دیر تک ٹھہر سکے اور جلد خارج نہ ہو جائے۔

نوٹ: عورتوں کے لیے عام طور پر مقررہ اوزان میں سیال کی مقدار کم رکھنی چاہیے اور بچوں میں دوا اور سیال کی مقدار عمر کے لحاظ سے کم رکھنی ضروری ہے۔

حقنے کا پانی روکنے کی مدت عام طور پر حقنے کا پانی روکنے کی مدت تین چار منٹ کافی ہوتی ہے۔ مگر پرانے مرضوں میں خصوصاً سادہ پانی کا حقنہ دس سے بیس منٹ تک روکنا چاہیے۔ اسی طرح حقنۂ غذائی اور آنتوں کے زخموں میں بھی سیال زیادہ دیر تک روکنا چاہیے۔

بعض نازک طبیعتیں تھوڑا سا پانی داخل ہوتے ہی آنتوں میں ہلکا سا مروڑ محسوس کرتی ہیں اور فوراً پانی کو خارج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس صورت میں مریض کو کوئی نفع نہیں پہنچتا۔ اس لیے مناسب ہے کہ حقنے سے پہلے مسکن دماغ دوا داخلی طور پر کچھ دیر پہلے کھلا دیں۔ خصوصاً جب حقنے کی دوائیں تیز اور محرک ہوں۔

حقنے سے پہلے ان امور کا لحاظ رکھنا مناسب ہے:-

۱ حقنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ مریض کے اعضائے رئیسہ میں ضعف یا کوئی بیماری تو نہیں ہے۔ اگر کمزوری یا خرابی ہے تو حقنے کی دوائیں تیز نہیں ہونی چاہییں۔ لیکن اگر ضرورت ہی آ پڑے تو اُن کی مقدار کم کر دینی چاہیے۔

۲ حقنہ کرنے کے لیے وہ وقت مناسب ہے کہ جب غذا معدے سے منحدر ہو چکی ہو، اور اگر رات کو سوتے وقت کیا جائے تو اور بھی اچھا ہے۔ کیوں کہ اس کے بعد مریض سکون سے لیٹ جاتا ہے۔ نیز طبیعت مرض سے مقابلہ کرنے کے لیے اس وقت زیادہ مستعد ہوتی ہے۔

۳ حقنہ زیادہ گرم اور زیادہ سرد اوقات میں مناسب نہیں ہے۔ اس لیے احتیاط ضروری ہے۔ لیکن شدید ضرورت کے وقت کیا جا سکتا ہے۔

۴ وہ سیال کہ جو بطور حقنہ استعمال کیا جائے، حقنہ کرنے سے پہلے اس کی حرارت کا اندازہ بہت احتیاط سے کر لینا ضروری ہے۔ اگر پورا ہاتھ ڈال کر دیکھ لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ ضرورت سے زیادہ گرم سیال نہ صرف آنتوں کے لیے مضر ہوتا ہے، بلکہ مریض پر غشی تک طاری ہو جاتی ہے۔

۵ کمزور مریضوں کو حقنے سے پہلے کوئی مقوی دوا مثلاً دواءالمسک، مفرح شیخ الرئیس، خمیرہ مروارید، عرق ماءاللحم بہ نسخۂ خاص، یخنی وغیرہ دیں۔

حقنے کے وقت مندرجۂ ذیل احتیاطیں کرنی چاہییں:۔

۱ مریض کو اس وضع میں لٹائیں جو اس کے مرض کے لحاظ سے مناسب ہے۔

۲ حقنے کے وقت مریض کو چھینک، ہچکی اور کھانسی نہیں آنی چاہیے۔

۳ حقنے کے وقت پانی کے ساتھ ہوا اندر نہ جائے۔ جس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ مقعد میں نال داخل کرنے سے پہلے کارک کھول کر تھوڑا سا سیال نکال دیں تاکہ نلکی کی سب ہوا نکل جائے۔

۴ پانی تیزی کے ساتھ داخل نہیں ہونے دیں یعنی شروع میں آہستہ آہستہ داخل ہونا ضروری ہے اور یہ دو طریقے سے ممکن ہے اول یہ کہ کارک کو ایک دم نہ کھولیں، بلکہ آہستہ آہستہ کھول کر اس کی رفتار کو زیادہ کریں۔ دوسرے یہ کہ سیال والا برتن پہلے تھوڑا اونچا کریں اور پھر زیادہ اونچا کریں یعنی اوّل دو فٹ اور پھر چار فٹ اوپر لے جائیں۔ اگر سیال کے اندر داخل ہونے میں دشواری ہو اور کارک کے آہستہ آہستہ کھولنے میں سیال اندر نہ پہنچے، تب اس صورت میں شروع ہی میں پانی کے ظرف کو اونچا کر دینا مناسب ہے۔ تاکہ دباؤ اور زور کی وجہ سے سیال اندر داخل ہو سکے۔

۵ بعض اوقات مقعد کے قریب ہی سدہ ہونے کی وجہ سے نال کا مُنھ کسی سُدے کی وجہ سے رُک جاتا ہے۔ اور سیال داخل نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں نال نکال کر صاف کر کے دوبارہ احتیاط سے داخل کریں۔

حقنے کے بعد کسی مقوی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ نرم غذائیں کم مقدار میں دینی بہتر ہیں۔ لیکن اگر کوئی خاص مرض ہو تو اس کی مناسبت سے دوا دینی چاہیے۔ حقنے کے بعد عام طور پر مریض کو کسی قسم کی کوئی تکلیف اور نمایاں کمزوری محسوس نہیں ہوتی بلکہ اس کے بعد پیٹ صاف ہو کر طبیعت کی گرانی، پیٹ کی بھاری پن اور بخارات کے صعود وغیرہ تکلیفیں رفع ہو کر طبیعت صاف اور ہلکی ہو جاتی ہے۔ پیشاب بھی کھل کر ہو جاتا ہے۔ البتہ بعض اوقات کچھ معمولی سی کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اس صورت میں مناسب یہ ہے کہ مندرجۂ ذیل کوئی نسخہ استعمال کرائیں:۔

(۱) خمیرہ مروارید ۵ ماشے کھلا کر اوپر سے عرق بید سادہ ۴ تولے، عرق گاؤزبان ۴ تولے، عرق عنبر ۴ تولے شربت انار شیریں دو تولے ملا کر پلائیں۔

(۲) دواءالمسک معتدل جواہر والی ۵ ماشے کھلا کر اوپر سے عرق ماءاللحم بہ نسخۂ خاص ۴ تولے، عرق عنبر ۴ تولے، عرق گاؤزبان ۴ تولے، شربت سیب شیریں دو تولے پلائیں۔

حقنے کے اثرات

حقنہ دو طریقے سے اثر انداز ہوتا ہے۔ (۱) بلاواسطہ (۲) بالواسطہ۔

(۱) بلاواسطہ اثر کرنے کی صورت یہ ہے کہ وہ آنتوں کی تقریباً تمام شکایات میں براہِ راست مؤثر ہوا کرتا ہے۔ چناں چہ جب کبھی آنتوں میں فضلات ردیہ رُک جاتے ہیں، قبض کی شکایت ہو جاتی ہے، پیٹ میں درد ہو جاتا ہے، پیٹ بھاری بھاری اور طبیعت کسل مند ہو جاتی ہے۔ یا پیٹ میں ریاح مجتمع ہو کر نفخ و قراقر پیدا کرتے ہیں یا آنتوں میں فضلہ رُک کر خشک ہو جاتا اور سُدے کی شکل اختیار کر لیتا ہے یا قولنج کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے تو ان تمام شکایات میں حقنے کے ذریعے سے آنتوں کے فضلات خارج کر دیے جاتے ہیں۔ اور اس طرح حقنہ براہ راست اثر انداز ہوتا ہے۔

(۲) بالواسطہ اثر کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگرچہ عام طور پر حقنے کے ذریعے سے وہی فضلات خارج ہوا کرتے ہیں جو آنتوں میں رُکے ہوئے ہوتے

میں ۔نیز وہ مواد بھی جو جسم کے مختلف اعضا سے آنتوں کی طرف منتقل ہوتا ہے، آنتوں کے جوف میں آکر اجابت کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن ان حالات میں کہ جب آنتوں میں محتبس ہو جائیں تو ان میں عفونت اور پھر اس سے زہریلا مادہ پیدا ہو کر خون میں جذب ہو جاتا ہے اور یہ خون اعضا میں پہنچ کر خرابیوں کا باعث ہوتا ہے ۔ اور آنتوں کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے مسلسل اسی قسم کے زہریلے اجزا جذب ہو کر دوسرے اعضا میں امراض پیدا کرنے یا پیدا شدہ مرض میں اضافہ کرنے کا سلسلہ قائم کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں حقنے کا استعمال آنتوں کے فضلات نکالنے اور جسم کے زہریلے اجزا خارج کرنے کے علاوہ قریبی اعضا میں پیدا ہونے والی بیماریوں کا سدباب اور پیدا شدہ بیماریوں کو رفع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ بعض اوقات آنتوں میں فضلات کے جمع ہونے سے دوسرے قریبی اعضا پر دباؤ پڑتا ہے اور ان کے اعراض میں دباؤ کی وجہ سے زیادتی ہو جاتی ہے ۔ بعض اوقات تعفن سے بخارات قلب اور سر کی طرف صعود کر کے بعض امراض کا سبب ہوتے ہیں ۔ حقنہ کرنے سے چونکہ آنتیں صاف ہو جاتی ہیں اور دباؤ وغیرہ جاتا رہتا ہے لہٰذا ماؤف اعضا کی شکایات میں تخفیف ہو جاتی ہے ۔ چنانچہ امراض دماغ ، امراض قلب ، امراض معدہ ، امراض کبد وغیرہ میں حقنہ کرنے سے بالواسطہ اثر ہوتا ہے ۔ بعض اوقات حقنہ امالہ یعنے مادے کو اعلیٰ سے اسفل کی طرف منتقل کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے ، جیسے امراض چشم میں ، اس کو بھی اسی قسم میں شمار کیا جاتا ہے ۔

(باقی)



روئداد مجلسِ تشخیص و تجویز
ہمدرد دواخانہ، دہلی

کمزوریٔ باہ

حالاتِ مریض نمبر ۴۴۵۳۶/۷۸۳۰

"میرے لڑکے کو دو سال ہوئے احتلام کی بیماری تھی۔ آپ نے بیس دن کی دوائیں بھیجی تھیں۔ ان کے استعمال سے احتلام کی شکایت تو بالکل ہی جاتی رہی تھی۔ میں نے آپ کے ہاں کا علاج بھی بند کردیا۔ یہ خیال کرکے کہ مرض دور ہوگیا۔ لیکن لڑکے نے بتایا کہ ابھی کمزوری باقی ہے۔ ازراہِ مہربانی کمزوریٔ باہ کے لیے دوائیں روانہ کردیجیے۔"

علاج:۔ (صبح) قرص کشتہ قلعی ۲ عدد لبوب کبیر ۶ ماشے میں ملاکر کھلائیں۔
(بعد غذا) جوارش جالینوس ۹-۹ ماشے کھلاتے رہیں۔

حالاتِ مابعد استعمال ادویہ:۔

"بندہ کے لڑکے کے لیے جو دوا آپ نے بھیجی تھی اس سے رہی سہی کمزوری بھی بالکل دور ہوگئی اور اس کے رنگ میں اب سرخی آگئی ہے۔ میں اس کرم فرمائی کے لیے بہت شکرگزار ہوں۔ اب میں اپنی اہلیہ کے حالات لکھ کر بھیج رہا ہوں۔ ان کے لیے آپ ہی دوائیں تجویز کرکے روانہ کردیں۔"

دائمی نزلہ

حالاتِ مریض نمبر ۳۷۵۰۸/۶۱۲۹

"مجھ کو تقریباً تین سال سے دائمی نزلہ و زکام کی شکایت ہے۔ صورت یہ ہے کہ نماز کے لیے جب بھی وضو کرتا ہوں چار پانچ چھینکیں آجاتی ہیں اور بے انتہا رطوبت بہ نکلتی ہے۔ گرمیوں میں تو قدرے افاقہ رہتا ہے لیکن جاڑے تو بس مصیبت ہی بن کر آتے ہیں۔ ناک کے دونوں نتھنے بند ہوجاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے سر میں بھی درد رہتا ہے۔ دماغ بے حد کمزور ہوگیا ہے۔ کتاب وغیرہ بالکل نہیں پڑھ سکتا۔ کثرت احتلام کی شکایت بھی بہت دنوں سے موجود ہے۔"

علاج:۔ (صبح) خمیرہ نزلی جواہر والا ۶ ماشے پانی کے ساتھ کھائیں۔
(شب) اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشے پانی کے ساتھ کھائیں۔
(بعد غذا) جوارش جالینوس ۹-۹ ماشے دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد کھایا کریں۔

حالاتِ مابعد استعمال ادویہ:۔

"جملہ دوائیں بہ پابندیٔ جملہ شرائط استعمال کیں ایک کورس بھی پورا ہوگیا ہے۔ دوائیں جس غرض کے لیے منگائی تھیں۔ ان کے لیے بہت مفید ثابت ہوئیں۔ آپ نے جس توجہ سے میرا علاج کیا ہے اس کے لیے میں بہت ممنونِ احسان ہوں۔"

احتلام

حالاتِ مریض نمبر ۴۷۷۳۴/۹۵۸۲

"دھات بہت پتلی ہے۔ احتلام دوسرے تیسرے دن ہو جاتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا۔ کمر میں سخت درد رہنے لگا ہے۔ ہمت شکنی پیدا ہو گئی ہے۔ عضو مخصوص میں بھی خرابیاں موجود ہیں۔ درمیان میں پتلا پن پایا جاتا ہے۔"

علاج (صبح) سفوف عجیب ۶ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

(شب) قرص قلعی ۲ عدد ولبوب کبیر ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

حالاتِ مابعد استعمالِ ادویہ

"دوائیں شروع کیے ہوئے ابھی دس دن ہوئے ہیں۔ مگر حیرت انگیز فائدہ پہنچا ہے۔ احتلام تو اس دن سے بالکل نہیں ہوا، اور کچھ قوت بھی محسوس ہوتی ہے۔ آپ کی ہدایت پر مریض نے عمل کرتے ہوئے ورزش وغیرہ بھی باقاعدہ شروع کر دی ہے۔ اب آپ طلا بھی بھیج دیجیے۔"

(مجلس نے دوائے مذکور اور طلاء اعظم استعمال کے لیے روانہ کیا۔ پندرہ دن کے استعمال سے مقامی خرابیاں بالکل دور ہو گئیں۔)

دِق و سِل

حالات مریض نمبر ۴۲۶۹۲

"تین سال ہوئے بیماری کا آغاز ہوا۔ شروع شروع میں صرف ایک دو دفعہ منہ سے خون آیا۔ حکیموں کا علاج کرایا لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹروں نے پھیپھڑے میں ہوا بھر دی۔ گلے کا آپریشن بھی کیا۔ اور اسی میں ایک سال کا طویل عرصہ گزر گیا۔ اور منہ سے خون برابر آتا رہا۔ علاج تین سال سے مختلف ہو رہے ہیں۔ لیکن مریض کی حالت خراب ہی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ بلغم پیلا پیلا نکلتا ہے۔ بخار کی شدت ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک رہتی ہے۔ بخار پسینہ تو ہر وقت رہتا ہے۔ اب مریض چل پھر بھی نہیں سکتا۔ بھوک بالکل نہیں لگتی۔"

علاج:۔ (صبح) قرص سحر ایک عدد، ماء الجبن ۲ تولے کے ساتھ کھائیں۔

(سہ پہر) مفرح بارد جواہر والی ۶ ماشے کھائیں۔

(شب) صدوری ایک تولہ چاٹیں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ:۔

"مریض کے لیے آپ نے جو دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ انھیں استعمال کرایا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ فائدہ ہوا۔ بخار اور کھانسی میں نمایاں کمی ہے۔ البتہ رات کو کھانسی کا غلبہ کچھ ہو ہی جاتا ہے۔ آپ یہی دوائیں اور روانہ کر دیجیے۔ ہمارا اب ان ہی دواؤں پر اعتقاد ہے۔"

ذیابطیس شکری!

حالات مریض نمبر ۴۴۱۷۱

"اس خاکسار کو ۲ سال سے پیشاب میں شکر آنے کا عارضہ ہے۔ ڈاکٹری علاج سے بالکل فائدہ نہیں ہوا، اگرچہ انسولین کے انجکشن روزانہ لگتے رہے۔ دوائیں بھیجنے میں ہرگز دیر نہ کیجیے۔"

علاج:۔ (صبح) قرص زمرد ایک عدد، قرص فولاد ایک عدد جوارش زرعونی عنبری بہ نسخہ کلاں ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

(شب) "دولابی" ایک قرص پانی کے ساتھ کھائیں۔

(بعد غذا) جوارش جالینوس ۹-۹ ماشے دونوں وقت کھائیں۔

حالاتِ مابعد استعمال ادویہ:۔ "آپ کی دواؤں سے بہت افاقہ ہوا۔ شکر کا عارضہ تو بالکل ٹھیک ہو گیا ہے۔ اس لیے کہ پیشاب پر چیونٹیاں نہیں لگتیں۔ پہلے اس مرض کی وجہ سے اس قدر کمزوری تھی کہ میں اپنی کیفیت خود نہیں لکھ سکتا تھا، مگر اللہ کے فضل و کرم سے اب خود ہی لکھ رہا ہوں۔ مشورے سے اطلاع دیجیے کہ اب کیا کرنا چاہیے۔"

ذیابیطس بڑا خطرناک مرض ہے

دوالابی

ذیابیطس بڑا ہی خطرناک مرض ہے، اس کا آخر میں نتیجہ دق ہوتا ہے۔ غلط قسم کی دوائیں اس کو اور خطرناک کر دیتی ہیں۔

دوالابی (رجسٹرڈ) ہمدرد دواخانے کی مشہور دوا ہے، اس کے استعمال سے گردے، جگر، معدے وغیرہ کے عوارض لاحق ہونے کا خطرہ جاتا رہتا ہے۔

دوالابی کے مؤثر ہونے کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اطبا بھی جب ذیابیطس میں مبتلا ہو جاتے ہیں، تو خود، دوالابی استعمال کرتے ہیں۔ اس کی صرف چند خوراکوں سے پیشاب کی زیادتی کم ہو جاتی ہے اور اس کا شفا بخش اثر ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ شکری اور سادہ دونوں قسم کی ذیابیطس کے لیے تریاق کامل ثابت ہوئی ہے، بڑی کثرت سے فروخت ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

MAJUN MUQAWWI-RAHM

بچہ انسان کا باپ ہے
معجون مقوی رحم

ایک مشہور انگریز مصنف نے لکھا ہے "بچہ انسان کا باپ ہے" یہ بالکل صحیح ہے۔ رحم کی خرابی کی وجہ سے ایک بچہ ضائع ہو جائے تو اس کی نسل کے ہزاروں انسان ضائع ہو جاتے ہیں۔

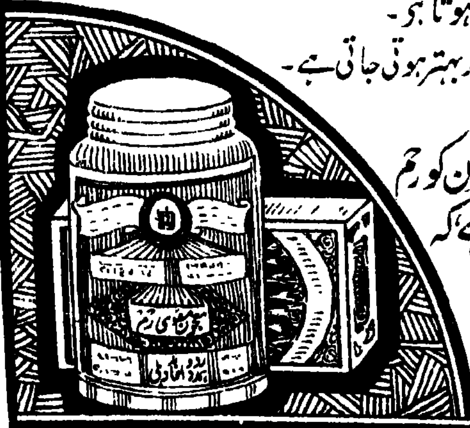
معجون مقوی رحم سیلان الرحم، سیلان غدودی اور خواتین کے اندرونی اعضائے تناسل کے ورم کا اکسیری علاج ہے۔ خصیۃ الرحم اور نلوں کو از حد طاقت بخشتی ہے۔ ایام ماہواری کی تمام خرابیاں اس کے سامنے ٹھیر نہیں سکتیں، حمل کی حفاظت کرتی ہے۔ اور پورے دنوں کا صحیح سلامت بچہ پیدا ہوتا ہے۔

سونے پر سہاگہ یہ کہ خواتین کی عام جسمانی صحت روز بروز بہتر ہوتی جاتی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (۲/۸)

اگر خدا نخواستہ آپ کے کسی عزیز رشتے دار خاتون کو رحم کی تکلیف ہے تو یہی وقت نہایت مناسب ہے کہ

معجون مقوی رحم منگائیں +



ملنے کا پتہ:۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی

وسکی کا ایک نصف گلاس منہ میں بیک وقت انڈیل کر رومال سے منہ پونچھتے ہوئے ڈاکٹر عثمان نے ایک لمبا سا قہقہہ لگایا اور کہا، "حکم میں چار ہاتھ۔"

میں اور متھرا پرشاد ایک طرف تھے، اور ڈاکٹر عثمان کے ساتھ سیٹھ فریدون جی تھے۔ ہم چاروں ایک بہت ہی عالی شان ریسٹوراں میں بیٹھے برج کھیل رہے تھے۔

ڈاکٹر عثمان کی عادت تھی کہ وہ ہمیشہ بڑی بڑی رقموں کی بازی لگایا کرتا تھا اور روزانہ شروع شروع میں خوب جیتا کرتا تھا۔ لیکن کھیلتے کھیلتے یکایک خدا جانے اسے کیا دورہ سا پڑتا تھا کہ وہ بالکل غلط ہاتھ بونے لگتا تھا اور جو کچھ اس نے جیتا تھا سب ہار جانے کے علاوہ ہر روز دو تین سو روپے اپنی جیب سے دے کر اٹھتا تھا۔ وہ برج غیر معمولی طور پر اچھا کھیلتا تھا لیکن اسی وقت تک جب تک کہ اسے ہارنے کا دورہ نہ پڑے۔ دورہ پڑنے کے بعد اس کی بولی بھی غلط ہوتی تھی اور چالیں بھی۔ دو دو تین تین اور چار چار سو روپے روزانہ ہار کر اٹھنے کے باوجود کبھی کسی نے یہ نہیں دیکھا کہ ڈاکٹر عثمان کو اس رقم کا ذرا سا بھی افسوس ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ہارنے کا اثر اس پر الٹا ہوتا تھا۔ وہ جتنا زیادہ ہارتا تھا اتنا ہی خوش ہوتا تھا۔ متھرا پرشاد کی رائے تھی کہ ڈاکٹر عثمان کا دماغ پورے طور پر صحیح نہیں ہے، لیکن اس رائے کو ہم میں سے کوئی بھی ماننے کو اس لیے تیار نہیں تھا کہ سوائے تاش کھیلنے میں اندھا دھند اپنا روپیہ لٹانے کے وہ اپنی فہم و فراست کے لحاظ سے سب میں ممتاز تھا۔ بہت ہی صائب الرائے، نہایت ہی سلیم الطبع، اور بہت ہی ہوشیار طبیب۔ حق یہ ہے کہ ڈاکٹر عثمان کی سی خوبیاں کم ہی کسی ایک آدمی میں جمع ہوتی ہیں۔

ہاں! ایک بات اور تھی اور وہ یہ کہ اس کے خشک اور ایک حد تک سامعہ نگار قہقہے کسی کسی وقت کچھ اس قدر لمبے کھنچ جاتے تھے کہ مجھے بھی شک سا پیدا ہو جاتا تھا کہ کہیں متھرا پرشاد کی رائے اس کی دماغی صحت کے متعلق صحیح ہی نہ ہو۔ لیکن یہ خیال اور یہ شک دل میں پورے طور پر آنے بھی نہ پاتا تھا کہ عثمان کی کوئی نہ کوئی عالمانہ اور فلسفیانہ تقریر اسے دفع کر دیتی تھی۔ عثمان کا دماغ بڑے سے بڑے صحیح الدماغ شخص سے بھی زیادہ صحیح تھا۔ دقیق سے دقیق مسائل پر بھی جب وہ تقریر کرتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اس کے سامنے تمام اشیا کی حقیقتوں کی کتاب کھلی ہوئی رکھی ہے اور وہ اسے پڑھ رہا ہے۔ سائنس، فلسفہ، ریاضی، طب اور علم النفس غرض کہ دنیا بھر کے علوم سے اسے واقفیت تامہ حاصل تھی۔ البتہ سیاسیات حاضرہ سے وہ سخت متنفر تھا۔ وہ ہمیشہ یہی کہا کرتا تھا کہ یہ سیاست نہیں دغا بازی ہے، کہ دوسروں کی آمدنی سے اپنی جیب بھر لی جائے، یا دوسروں کی جائداد اور املاک پر زبردستی قبضہ جما لیا جائے۔ سیاست کے معنی تو صرف اس قدر ہیں کہ ہم اپنی پوری قوم کی آمدنی کا ایسے مناسب طریق پر انتظام کریں کہ قوم میں کوئی ننگا بھوکا نہ رہے۔ یہ نہ ہو کہ غریبوں کے سر چھپانے کے لیے چھپر بنانے سے پہلے ہم امیروں کی موٹروں کے لیے سیمنٹ کی سڑکیں بنواتے پھریں۔

عثمان شراب کثرت سے پیتا تھا، لیکن یہ عجیب بات تھی کہ بسا اوقات چار چار چھ چھ دن ایسے گزر جاتے تھے کہ وہ شراب کا نام تک نہیں لیتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ بالکل بھول ہی گیا ہے کہ وہ کبھی شراب پیا کرتا تھا۔

عثمان کی عمر کوئی اٹھائیس سال کی تھی اور یہ واقعہ ہے کہ مردانہ حسن کے اتنے اچھے نمونے بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔

زور سے ہنس کر جب عثمان نے حکم میں چار ہاتھ بولے تو فریدون جی نے کسی قدر بگڑ کر کہا، "میں اب کبھی تمہارے ساتھ ہو کر نہیں کھیلوں گا۔ تمہیں تو ہارنے میں کچھ مزہ آتا ہے۔"

عثمان : سیٹھ صاحب آپ خفا کیوں ہوتے ہیں۔ اب تک برابر ہم جیت رہے تھے۔ ایک آدھ مرتبہ ہارنا بھی تو چاہیے۔ برابر جیتے چلے جانے سے آپ کا دل نہیں اُکتاتا؟

فریدون : جیتنے میں کیا کوئی تکلیف ہوتی ہے کہ جس سے جی اُکتائے؟

عثمان : آپ ہرج کھیلتے تو نہیں مگر معاف کیجیے آپ میں کھلاڑی کا سا ذوق اور حوصلہ نہیں ہے۔

فریدون : اس میں کیا حوصلہ مندی ہے کہ آدمی روز دو چار سو رُپے جان بوجھ کر دوسروں کو دیدے؟

عثمان : اس سوال پر اس پہلو سے غور کیجیے کہ اس میں کیا لطف ہے کہ ایک آدمی محنت کیے بغیر دوسروں کی جیبوں سے رُپیہ نکال کر اپنی جیب میں ڈال لے۔

فریدون : اگر اس میں کوئی لطف نہیں ہے تو تمام دنیا کیوں دولت کی تلاش میں ماری ماری پھر رہی ہے اور تم خود کیوں ایک ایک آپریشن کے ہزار ہزار اور پانچ پانچ سو رُپے لے لیتے ہو؟

عثمان : میں رُپیہ محنت کیے بغیر تو نہیں لے لیا کرتا، اور جو کچھ بھی میں لیتا ہوں اسی لیے لیتا ہوں کہ خرچ کروں۔ (ہنس کر) تم اتنی بات آج تک نہیں سمجھے کہ اصل لطف اس میں ہے کہ انسان دولت کو اپنی مرضی اور خوشی کے مطابق خرچ کر سکے۔ تم نے جو لاکھوں اور کروڑوں رُپیہ اپنے خزانوں کے اندر بند کر کے رکھ لیا ہے اور اس کی مدّ سے لاکھوں ہر سال اور کما رہے ہو نہ یہ دولت ہے اور نہ اس طرح اس کو زمین کے اندر دفن یا لوہے کی الماری میں بند کر دینے میں کوئی لطف۔ دولت صرف اُس وقت دولت ہوتی ہے کہ جب وہ صَرف کی جائے ورنہ یوں تو دُنیا میں ہزار ہا سونے کی کانیں زمین کے نیچے مدفون پڑی ہیں جن کا ہمیں علم بھی نہیں ہے۔ کیا اُنھیں کسی طرح بھی دولت کہا جا سکتا ہے؟ اور کیا اگر اسی طرح کی ایک کان اور تم نے اپنے گھر میں بنالی تو اس پر دولت کا اطلاق ہو سکتا ہے؟ صندوق میں بند رہنے کے لیے کنکر پتھر اور اشرفیاں، ہیرے جواہرات سب برابر ہیں۔

فریدون : میری سمجھ میں کسی طرح نہیں آتا کہ اس طرح رُپیہ پھینکنے اور دولت کا نقصان کرنے میں کیا خوبی ہے۔

عثمان : تم یہ سمجھنے میں غلطی کر رہے ہو کہ اس طرح خرچ کر دینے سے دولت کا نقصان ہوتا ہے۔ فرض کرو کہ آج میں پانچ سو رُپے ہار جاؤں اور اتنی رقم میری جیب سے نکل کر تمہاری یا متھرا پرشاد کی جیب میں چلی جائے تو کیا اس کی قیمت پونے پانچ سو رہ جائے گی؟ اگر وہ پانچ سو کے پانچ ہی سو رہے تو پھر نقصان کیا ہوا؟ آج میں نے اس رقم کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کر کے لطف اُٹھا لیا۔ کل تم یا متھرا پرشاد اسی طرح اسے خرچ کر کے لُطف اُٹھا لو گے، اور پرسوں وہ شخص اس سے لطف اُٹھائے گا کہ جس کی جیب میں یہ تمہارے ہاتھوں سے جائے، اور اترسوں جب وہ شخص بیمار ہو کر میرے پاس آئے گا تو وہی رقم پھر میری جیب میں آجائے گی۔ اگر اس طرح چکّر بندھا رہے تو سب کا کام بھی نکلتا رہے، سب لطف بھی اُٹھاتے رہیں اور دولت میں کسی قسم کی کمی بھی نہیں آئے۔ لیکن اگر تم اس رقم سے سو رُپے تو خرچ کرو اور باقی چار سو رُپے کو ایک مٹی کی ہانڈی میں بند کر کے دفن کر دو تو تم نے دنیا کی دولت میں سے چار سو رُپے کم کر دیے اور دولت کا نقصان کیا، کیوں کہ اب ان چار سو رُپوں کی حیثیت اور قیمت ان کے ہم وزن کنکروں یا پتھروں سے زیادہ نہیں ہے۔ دولت بھی ایک اسی طرح کی خدا کی نعمت ہے کہ جیسے پانی ہے۔ آسمان سے مینھ برستا ہے، دنیا کی تمام مخلوق۔ انسان، حیوان اور نباتات اس سے اپنی ضرورتیں رفع کرتی ہے، اور پھر وہ سب کا سب ایک قطرہ کم ہوئے بغیر سمندر میں پہنچ جاتا ہے کہ جہاں سے وہ چلا تھا اب اگر تم پانی کی ایک بڑی مقدار کو کسی طرح بند کر کے صرف اپنے لیے محفوظ کر لو تو وہ کچھ عرصے میں سڑ بھی جائے گا، اور چکر سے علیحدہ ہو جانے کی وجہ سے وہ چیز بھی نہ رہے گا کہ جسے ہم پانی کہتے ہیں اور جس سے ہماری پیاس بجھتی ہے یا جسے ہم اپنے جسم کے اندر سے بہا کر اور بظاہر ضائع کر کے لُطف اُٹھاتے ہیں۔

فریدون : تمہاری اس منطق کا تو میں جواب نہیں دے سکتا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ کوئی بھی صحیح العقل شخص ایسا نہیں کیا کرتا۔

عثمان : اگر تم میری منطق کو صحیح مانتے ہو اور اس کا رد کرنے سے عاجز ہو تو پھر ان لوگوں کو صحیح العقل کیوں کہتے ہو کہ جن کا عمل مجھ سے مختلف ہے۔ اگر تمہارے خیال میں میں صحیح العقل ہوں تو پھر اُن لوگوں کو صحیح العقل کیسے کہا جا سکتا ہے جو میرے خلاف رائے رکھتے ہیں۔

میں : بھئی عثمان، آج میں تم سے ایک بات پوچھنی چاہتا ہوں۔

عثمان : (مسکرا کر) شوق سے پوچھو۔

مَیں : ہم میں سے ہر شخص تمہاری غیر معمولی ذہانت اور خداداد عقل رسا کا سچے دل سے معترف ہو لیکن اتنا تمھیں بھی ماننا پڑے گا کہ تمہارا طرزِ عمل عام انسانی طرزِ عمل سے بہت کچھ مختلف ہے۔ مجھے اکثر یہ شک ہوتا ہے کہ تمہارے دل پر کچھ بوجھ ہے۔ ممکن ہے کہ تمھیں کوئی صدمہ پہنچا ہو۔ اگر میرا یہ خیال صحیح ہے تو میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں سے اس کا ذکر کر کے اس بوجھ کو کسی قدر ہلکا کر لو۔ رنج و غم بانٹا نہیں جاسکتا لیکن دوسروں کو اپنے غم میں شریک کر کے اس کی اذیت اور تکلیف میں ضرور کمی کی جاسکتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم مزے اور نشاط کی خاطر شراب نہیں پیتے اور نہ تم کسی درجے میں بھی اس کے عادی ہو لیکن تم پھر بھی پیتے ضرور ہو اور بسا اوقات اس کثرت سے پیتے ہو کہ جسے مہلک کہا جاسکتا ہے۔ دولت کا لطف ضرور اس کے صَرف کرنے ہی میں پنہاں ہے، یہ مان لیا۔ لیکن کیا جس طرح تم صرف کرتے ہو اسے صرف کرنا کہا جاسکتا ہے؟ مجھے یقین سا ہو گیا ہے کہ تم کسی دلی رنج کو کم کرنے اور کسی روحانی صدمے کو ٹالنے کے لیے ایسا کیا کرتے ہو۔ اگر اس میں کچھ حرج نہ ہو تو ہمیں موقع دو کہ ہم بھی تمہارے رنج و غم میں شریک ہو جائیں۔

میں نے جو کچھ کہا تھا نہایت سچے دل سے کہا تھا، اور میں نے دیکھا کہ میرا ایک ایک لفظ تیر کی طرح اس کے دل پر جا کر لگا۔ اس پر ایک قسم کا اضطراب طاری ہوا، اس نے بار بار پہلو بدلے، اور آن کی آن میں وہ عالمانہ اور فلسفیانہ چہرہ ایک معصوم بچے کا سا چہرہ معلوم ہونے لگا۔ وہ کچھ دیر تو بالکل خاموش رہا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کچھ سوچ رہا ہے، اور پھر آہستہ سے اپنے تاش کے پتّے میز پر رکھ کر بولا :-

"ہاں تمہارا خیال صحیح ہے۔ میرے دل پر بوجھ ہے۔ ایک پہاڑ کا بوجھ معمولی پہاڑ کا نہیں، بلکہ غم کے پہاڑ کا بوجھ۔ تمہاری گفتگو نے اس وقت میرے دل کے ساز پر مضراب سی لگادی۔ تم نے ایسے تاروں کو چھیڑ دیا کہ اب میرے جسم کا سارا نظام لرز رہا ہے، رگ رگ میں ارتعاش پیدا ہو گیا ہے اور اب میں اپنے قابو سے باہر ہوں۔"

اس کی آواز کسی قدر بھرّائی لیکن آہستہ سے کھانس کر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور کہنے لگا :

"تم میری داستان سننا چاہتے ہو؟ بہتر ہے، سنو۔ ہاں اچھا ہے کہ اس سے پہلے ہی مجھ سے سُن لو کہ جس وقت میری زبان بند ہو جائے اور میں کچھ کہہ نہ سکوں۔ میں سب کچھ تمھیں سناؤں گا اور ضرور سناؤں گا۔"

مَیں : عثمان، اگر اس کے سنانے میں کچھ بھی حرج ہو یا تمھیں دکھ پہنچے تو میں اپنی درخواست واپس لیتا ہوں۔ میں کچھ سننا نہیں چاہتا۔

عثمان : دُکھ درد کا احساس تو اب اس دل سے جاتا ہی رہا ہے۔ تم اپنے کسی عضو کو اگر بہت زور سے دباؤگے تو وہ سُن اور بے حس و حرکت سا ہو جائے گا۔ میرا دل بھی غم کے بوجھ سے اتنا دبا ہوا ہے کہ اب اس میں درد کا احساس ہی باقی نہیں ہے۔ (کچھ سوچ کر) نہیں مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ اب تم نے تاروں کو چھیڑا ہے تو راگ بھی سُن ہی لو۔

اس کے چہرے پر کسی قدر وحشت کے آثار پیدا ہوئے اور میں نے پھر ایک مرتبہ کوشش کی کہ اسے اپنا قصہ بیان کرنے سے روک دوں لیکن مضراب تاروں پر لگ چکی تھی اور اس کا دل غم کی راگنیوں کی آواز سے گونج رہا تھا۔ "بس اب سنو" کہہ کر اس نے اپنی داستان شروع کر دی۔

عثمان: اسے کوئی آٹھ سال پہلے کا ذکر ہے، کہ جب میں کالج میں پڑھتا تھا میں بی اے کلاس میں تھا۔ ابھی سال شروع ہی ہوا تھا اور داخلہ بند نہ ہوا تھا کہ ایک نوجوان لڑکی بھی ہماری کلاس میں داخل ہوئی۔ نوجوانی میں عام طور پر لڑکیاں کچھ دل کش سی ہو جاتی ہیں، لیکن ذکیہ تو صرف دل کش نہیں بلکہ غیر معمولی طور پر حسین تھی۔ میں یہ کہنا بھول گیا تھا کہ وہ لڑکی جو ہمارے کالج میں داخل ہوئی اس کا نام ذکیہ تھا۔

ذکیہ کا حسن کچھ ایسا عالم تاب تھا کہ کالج کا کمرہ اس کی تابشِ حُسن سے جگمگا اٹھا اور اس میں ذرا سا بھی مبالغہ نہیں ہے کہ پوری کلاس میں ایک آنکھ بھی نہ تھی جو اُس کی طرف نہ ہو۔ سترہ برس کے قریب سن، اور اس پر حد سے زیادہ حسین خط و خال، ذکیہ بالکل ایسی معلوم ہوتی تھی کہ ملکہ نور جہاں یا مصر کی ملکہ قلوپطرہ آکر کلاس میں بیٹھ گئی ہے۔ اس کے حسن میں کچھ ایسا وقار اور کچھ اس قدر رعب تھا کہ اس کے آتے ہی کلاس میں سناٹا چھا گیا اور شریر سے شریر طالب علموں کو بھی اتنی جرأت نہ ہوئی کہ کچھ زبان سے کہنا تو درکنار، اس کی طرف دیکھ کر مسکرا بھی دیں۔ ہم سب پر ایسی خاموشی طاری تھی کہ جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔

ایک ادائے شاہانہ کے ساتھ وہ آئی اور یہ محض ایک اتفاق تھا کہ میرے قریب میں جو جگہ خالی تھی اس پر بیٹھ گئی۔ میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اور مجھ پر کچھ ایسی کیفیت طاری ہو گئی کہ اس سے پیشتر کبھی نہ ہوئی تھی۔ ہاں! میں اتنی بات اور بتادوں کہ اس سے پہلے میں عشق و محبت کے افسانوں کو محض بناوٹی قصے ہی سمجھا کرتا تھا، اور حسن کے اس قسم کے جگر سوز اثرات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھے۔ پوری جماعت کو اس طرح مبہوت اور اس قدر محوِ سکوت دیکھ کر مسٹر اینڈرسن نے کہ جو ہمارے انگریزی کے پروفیسر تھے ذکیہ کا تعارف کلاس سے کرایا، اور ان کی آواز سننے کے بعد ہمیں یہ محسوس ہوا کہ ہم بھی زندہ انسان ہیں۔

ذکیہ سے تعلقات پیدا کرنے کی آرزو تو غالباً ہر دل میں تھی، لیکن اس کے رعبِ حسن نے مدتوں تک کسی کو اجازت نہیں دی کہ اس سے کچھ بھی بات چیت کرنے کی جرأت کرے۔ مجھے یہ موقع سب سے زیادہ حاصل تھا کیوں کہ وہ روز آ کر میرے برابر والی ہی نشست پر بیٹھا کرتی تھی۔ لیکن ایک کافی عرصے تک مجھے بھی ہمت نہیں ہوئی کہ اس سے ہم کلام ہوں۔ رفتہ رفتہ اس نے خود ہی ابتدا کی، اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ جب اس کی پنسل فرش پر گر گئی تو وہ بھی اس کے اٹھانے کو جھکی اور میں بھی۔ اور پنسل اٹھانے میں پہلی مرتبہ میری انگلیاں اس کی نرم و نازک انگلیوں سے مَس ہوئیں۔ مجھے درحقیقت ایسا محسوس ہوا کہ انگلیوں کے راستے سے بجلی کی ایک لہر میرے تمام بدن میں دوڑ گئی۔

آہستہ آہستہ ہم دونوں کے تعلقات بڑھتے گئے اور غالباً پورے چھ مہینے گزرنے کے بعد اس حد تک پہنچ چکے تھے کہ اس نے ایک دن مجھ چائے پر مدعو کیا۔ اس روز میں نے ایک ایک کر کے اپنے تمام سوٹ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر پہنے اور تقریباً ایک گھنٹے کی محنتِ شاقہ کے بعد یہ فیصلہ کر سکا کہ کونسا سوٹ پہننا زیادہ موزوں ہوگا۔

امتحان جس قدر قریب آتا گیا اسی قدر ہم دونوں بھی تعلقات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے قریب ہوتے گئے۔ کیوں کہ امتحان کی تیاری کے متعلق میں نے ثابت کر دیا کہ میں اس کا بہترین مددگار رہ سکتا ہوں، اور اسی بنا پر اب مجھے یہ فخر حاصل ہونے لگا کہ روزانہ اس کے گھر جاتا اور دو گھنٹہ تک اس کے ساتھ بیٹھ کر پڑھتا تھا۔ اپنے گھر پر ذکیہ کالج والی ذکیہ نہیں ہوتی تھی اور میں نے دیکھا کہ چند ہی روز میں وہ ملکۂ حسن کے تخت سے اتر کر عام نسوانی سطح پر آ گئی۔

ہماری آپس کی بے تکلفی اب بہت تیزی کے ساتھ بڑھنے لگی اور زبان سے کچھ کہے بغیر دنیائے محبت کی زبان یعنی نگاہوں نے اچھی طرح ایک کو دوسرے کے دل کے بھید سے آگاہ کر دیا۔ امتحان کی تیاری کے لیے چھٹیاں ہونے سے کوئی ایک ہفتے پہلے ایک روز ایسا ہوا کہ مجھے کسی قدر زکام سا ہو گیا۔ خفیف سی حرارت بھی تھی اس لیے میں کالج نہیں جا سکا۔ سہ پہر کو ذکیہ کالج سے اٹھ کر سیدھی میرے مکان پر آئی۔

ذکیہ : آپ آج کالج کیوں نہیں آئے؟

میں : خفیف سی حرارت ہو گئی تھی غالباً کل کچھ سردی لگ گئی۔

ذکیہ : (بالکل بے ساختہ پن کے ساتھ) آپ نہیں تھے تو میرا تو آج کلاس میں بالکل دل ہی نہیں لگا۔

میں : مجھے بھی تمام دن یہی خیال ہوتا رہا کہ کالج نہ جانے میں میں نے غلطی ہی کی۔

ذکیہ : نہیں۔ یہ تو آپ نے بہت ہی اچھا کیا کہ دن بھر آرام کرتے رہے۔ حرارت خواہ کتنی بھی تھوڑی ہو اس سے غفلت نہیں کرنی چاہیے۔

میں : لیکن افسوس تو یہی ہے کہ آرام کرنے کی غرض سے غیر حاضری کی اور پھر بھی آرام نہیں ملا۔

ذکیہ : کیوں؟ کیا کرتے رہے؟

میں : پڑے پڑے یہی خیال کرتا رہا کہ میرے نہ جانے کی وجہ سے آپ پریشان ہوئی ہوں گی۔

ذکیہ کے رخساروں پر شرم کی ایک ہلکی سی سُرخی دوڑ گئی اور وہ کسی قدر گھبرا کر بولی:۔

ذکیہ : میں پریشان تو کیوں ہوتی۔ صرف اتنا تھا کہ چوں کہ آپ کے سوا میں کسی سے بولتی چالتی نہیں ہوں اس لیے دن بھر خاموش بیٹھا رہنا پڑا۔

میں : یہ کیا کچھ کم پریشانی ہے۔ مجھے واقعی سخت افسوس ہے کہ میں نے کیوں ایسا کیا۔

ذکیہ : اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو مجھے اسی قدر افسوس ہوتا۔

میں : (تعجب سے) کیوں؟
ذکیہ : اسی لیے کہ آپ اگر آج آرام نہ کرتے تو آپ کی صحت کو نقصان پہنچتا۔
میں : ذکیہ، معاف کرنا میں نے کسی قدر بے تکلفی سے تمہارا نام لے دیا۔ تم بہت ہی اچھی ہو۔
ذکیہ : عثمان، اصل یہ ہے کہ تم خود بہت اچھے ہو اس لیے دوسروں کو بھی اچھا سمجھتے ہو۔

یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے اسے صرف ذکیہ اور اس نے مجھے صرف عثمان کہہ کر مخاطب کیا۔ ہم دونوں اپنی اس جسارت پر حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ دونوں کو معلوم تھا کہ ایک دوسرے کے دل میں کس قسم کے خیالات موجزن ہیں۔ اس خاموشی کو ہمت کرکے ذکیہ نے توڑا۔ وہ کہنے لگی کہ ہم دونوں اب اچھی طرح ایک دوسرے سے واقف ہو چکے ہیں اور ہم جماعت بھی ہیں اس لیے "معزز خاتون یا جناب اور مسٹر" کے الفاظ سے ایک دوسرے کو خطاب کرنا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا تھا۔ میں خوش ہوں کہ آج تم نے اس فضول تکلف کو خیرباد کہہ دیا۔ (خوب کھل کھلا کر ہنس دی)

میں : ذکیہ، تم کس قدر اچھی اور نیک دل ہو۔ تم نے میری گستاخی پر بُرا ماننے کے بجائے اپنی خوشنودی کا اظہار کرکے میرا دل رکھ لیا۔
ذکیہ : اچھا اب اپنی اس جھوٹی سچی تعریف کو رہنے دیجیے اور اگر آپ کا بخار اُتر گیا ہے تو میرے ساتھ چلیے۔ چار ہی میں چل کر بیٹھیں گے۔

بخار اگر نہیں بھی اُترا تھا تو اُسے اُترنا ہی پڑا۔ اور میں جلدی جلدی تیار ہو کر ذکیہ کے ساتھ ہو لیا۔

چارپائی کر ہم دونوں پائیں باغ میں جا بیٹھے۔ ذکیہ کے والدین بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ذکیہ کی والدہ نے کہا۔

"ذکیہ بیٹی! آج تم اس وقت باغ کی طرف کیسے چل رہی ہو، کیا کچھ پڑھنا نہیں ہے؟ ہمیشہ تو جب عثمان صاحب آتے تھے تو تم کچھ نہ کچھ پڑھنے بیٹھ جاتی تھیں"

ذکیہ : (مسکرا کر) آج عثمان صاحب نے سبق بہت اچھی طرح سنایا تھا اس لیے میں نے انہیں چھٹی دے دی ہے۔

ذکیہ کی والدہ: اس لڑکی کی بھی کیا عادت ہے، ہر شخص سے مذاق کرتی رہتی ہے۔

اپنے والدین سے علیحدہ ہو کر ذکیہ باغ کی مشرقی سمت میں چلی جہاں بیڈمنٹن کھیلنے کی زمین بنی ہوئی تھی۔ اس زمین کے دونوں طرف کرسیاں پڑی ہوئی تھیں اور ان ہی میں سے دو کرسیوں پر ہم بیٹھ گئے۔ سامنے گلاب کی کیاری تھی جس میں نہایت حسین اور رنگین پھول اپنی اپنی شاخوں پر شام کی ہلکی ہلکی ہوا میں مستانہ وار جھوم رہے تھے۔ ذکیہ ایک دم سے اٹھی اور دوڑ کر ایک گلاب کی نہایت شوخ رنگ کلی ایک چھوٹی سی شاخ کے ساتھ توڑ لائی۔

"دیکھو اس کلی کی شکل بالکل دل کی سی ہے" مجھے کلی دکھا کر اس نے کہا۔ پھر جلدی سے "لاؤ اسے تمہارے کوٹ میں بالکل تمہارے دل کے پاس لگا دوں" کہہ کر اس نے وہ کلی میرے کوٹ میں لگا دی۔

میں : ذکیہ تم نے ناحق اس کلی کو توڑ لیا، ممکن ہے کہ یہی اس پودے کا دل ہو۔
ذکیہ : (کچھ سوچ کر) ہاں تو پھر! مجھے اس قسم کا خیال ہی نہیں آیا۔ لیکن کیا مردوں کو بھی کسی کے دل توٹنے کا افسوس ہوتا ہے۔ میں تو یہ سمجھتی تھی کہ مردوں کے سینے میں ایسا دل ہی نہیں ہوتا کہ جس میں جذبات ہوں۔

اتنا کہہ کر ذکیہ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا اور اپنی ساڑی کے پلو سے کھیلنے لگی۔ اس کا چہرہ کسی قدر غم آلود ہو گیا تھا۔

میں : (گھبرا کر) ذکیہ شاید تمہیں میری بات ناگوار گزری۔ اگر ایسا ہے تو میں معافی مانگتا ہوں۔ درحقیقت میرے سینے میں تو ایسا ہی دل ہے جو دوسروں کی تکلیف نہیں دیکھ سکتا۔

ذکیہ : (کسی قدر بھرائی ہوئی آواز میں) میں تم سے ناراض کیوں ہوتی، تم نے ایک بہت ہی اچھے جذبے کا اظہار کیا تھا۔
میں : پھر تم رنجیدہ کیوں ہو گئیں؟
ذکیہ : (منہ پھیر کر) اب اس ذکر کو جانے ہی دو۔
میں : مجھے غالباً یہ حق تو حاصل نہیں ہے کہ اصرار کروں، لیکن اگر کچھ حرج نہ ہو تو اپنی اُداسی کی وجہ بتا ہی دو۔ میرا دل تمہاری تکلیف پر کُڑھ رہا ہے۔
ذکیہ : (میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر) تمہیں سب کچھ حق حاصل ہے، تم خواہ اسے میری بے شرمی سے تعبیر کرو لیکن میں حقیقت کو چھپا نہیں سکتی۔

مدت ہوئی کہ میرے دل پر تمہاری حکومت ہے۔ میں نے سارے جتن کر لیے کہ تمہاری اس حکومت سے چھٹکارا حاصل کر سکوں، لیکن خدا جانے وہ کس قسم کا جادو ہے کہ جتنا اسے دور کرنے کی کوشش کی اسی قدر وہ زیادہ سر پر سوار رہتا چلا گیا۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ محبت کچھ اس قسم کا سبق ہے کہ اسے جتنا بھلاؤ اتنا ہی زیادہ یاد ہوتا چلا جاتا ہے۔

اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گئی اور میرے منہ کی طرف دیکھنے لگی۔

میں : پیاری ذکیہ، کیا تم اس کشمکش و پیچ میں میرے منہ کی طرف دیکھ رہی ہو کہ مجھ پر تمہارے اس اقرارِ محبت کا کیا اثر ہوا؟ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ مجھے تمہارے دل کی یہ حالت ایک عرصے سے معلوم ہے، اور میرا خیال ہے کہ میرے دل کی کیفیت تم سے بھی ہرگز پوشیدہ نہیں ہوگی۔ میں نے بھی ہزاروں مرتبہ کوشش کی ہے کہ تمہاری تصویر کو جو زبردستی میرے دل کی زینت بن کر رہ گئی ہے نکال کر پھینک دوں، لیکن کسی طرح کامیابی نہیں ہوئی، اور میں جو عشق و محبت کو کم زور آدمیوں کے دل کا ایک جذبہ تصور کیا کرتا تھا اب اس بات پر مجبور ہو گیا ہوں کہ اس کی طاقت کا اعتراف کروں۔ تمہارے اس بیان سے مجھے اس وقت انتہائی مسرت حاصل ہوئی ہے، اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ تم دل گیر اور اداس کیوں ہو۔

ذکیہ : مجھے اگر تمہارے دل کی حالت نہ معلوم ہوتی تو ناممکن تھا کہ میری زبان سے وہ الفاظ نکلتے جو میں نے کہے۔

میں : تو پھر اس میں رنج کی کونسی بات ہے؟

ذکیہ : حقیقت یہ ہے کہ میں بڑی ہی بدنصیب ہوں۔

میں : نہیں ذکیہ، ایسا نہ کہو۔ ہم دونوں بہت خوش قسمت ہیں۔

ذکیہ : تمھیں حالات کا علم ہوتا تو ایسا نہ کہتے۔

میں : (پریشان ہو کر) کیا بات ہے؟ مجھے کن حالات کا علم نہیں ہے؟

ذکیہ : میں کس طرح کہوں۔ مجھے یہ کیسے گوارا ہو سکتا ہے کہ اس خوشی کے وقت تمہارے دل کو صدمہ پہنچاؤں۔ آؤ، بس چلیں۔

میں : ذکیہ، تم نے اتنا کہہ کر مجھے ایک ایسی پریشانی میں ڈال دیا کہ جو بڑے سے بڑے صدمے سے بھی زیادہ ہے۔ خدا کے لیے تم وہ باتیں بھی بتا ہی دو۔

ذکیہ : دیکھو عثمان ضد نہ کرو۔ اپنی مسرتوں کو اپنے ہی پاؤں سے کچلنا ٹھیک نہیں ہے۔ بس اب آؤ۔

میں : نہیں ذکیہ تمھیں کوئی بات مجھ سے پوشیدہ نہیں رکھنی چاہیے۔ میرے خیالات میں ایک تلاطم برپا ہے اور میں ایک لمحے کے لیے بھی چین سے نہیں رہ سکتا۔

ذکیہ : اگر تمہاری یہی خوشی ہے کہ تمہارا یہ مسرت کا جوش غم کے طوفان میں بدل جائے تو سنو کہ میں تمہاری اور سچے دل سے تمہاری ہونے کے باوجود تمہاری نہیں ہو سکتی۔ شاید تم نے میرے ماموں زاد بھائی کو کبھی دیکھا ہو، فرید نام ہے، اکثر ہمارے یہاں آیا کرتے ہیں۔ میں بچپن ہی میں ان کے ساتھ منسوب ہو چکی ہوں، اور امی جان کسی طرح اس نسبت کو توڑنا گوارا نہ کریں گی۔

میں : (کچھ سوچ کر) لیکن اگر تم اس نسبت کو توڑنا چاہو تو امی جان کیا کر سکتی ہیں۔

ذکیہ : میں نے خوب اپنے دل کو ٹٹول لیا۔ امی جان کے دل کو صدمہ پہنچانے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے، انھیں فرید سے بہت محبت ہے اور وہ ہی ماموں جان کو زبان بھی دے چکی ہیں۔ اگر اب میں انکار کروں تو یقیناً ان کا دل ٹوٹ جائے گا۔ ان کا دل توڑنے کی بہ نسبت یہ زیادہ آسان ہے کہ اپنے دل کے ٹکڑے کر ڈالوں اور یہی میں نے فیصلہ کیا ہے۔

میں : ذکیہ تم نے فیصلہ کرنے میں بہت جلدی کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر تمہاری امی جان کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کی خوشی پوری کرنے میں تمہاری زندگی تباہ ہو رہی ہے تو شاید وہ اپنے ارادے سے باز آ جائیں۔ تم کوئی جاہل لڑکی نہیں ہو کہ بھیڑ بکریوں کی طرح تمھیں جہاں چاہے جس کے گھر باندھ دیا جائے۔

ذکیہ : مجھے یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر میں اس نسبت سے انکار کر دوں تو امی جان کی جان پر بن جائے گی وہ پرانے خیالات کی عورت ہیں اور میں اپنے کانوں سے سن چکی ہوں کہ ایک مرتبہ جب ابا جان نے کسی بنا پر اس رشتے کو ناموزوں بتا کر یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اسے توڑ دیا جائے تو انھوں نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اگر یہ نسبت توڑی گئی تو وہ اپنی جان دے دیں گی۔

میں : (انتہائی رنج کے ساتھ) لیکن تمہارے دل کو جو صدمہ پہنچے گا اس کا کیا علاج ہے؟

ذکیہ : (کسی قدر زبردستی کی ہنسی ہنس کر) اس کا آسان علاج بس یہی ہے کہ میں اپنی جان دے دوں۔ میں فرید کو کسی زمانے میں بھی پسند نہیں کرتی تھی لیکن چند روز پیشتر تک میرا ارادہ تھا کہ جس طرح میری لاکھوں اور بہنیں اپنی مرضی کے خلاف شادی ہو جانے پر اپنے دل کے ارمانوں اور تمناؤں کا اپنے ہاتھوں خون کر کے ماں باپ کی خوشی پر قربان ہو جاتی ہیں میں بھی اسی طرح خاموشی سے ایک ایسے خاوند کی خدمت میں اپنی عمر گزار دوں گی کہ جس سے مجھے محبت نہیں ہے۔ لیکن یہ تمہاری ملاقات سے پیشتر کی باتیں تھیں۔ اب تم سے محبت ہو جانے کے بعد یہ ناممکن ہے کہ میں کسی اور کو شوہر کے طور پر قبول کر سکوں۔

میں : ذکیہ میں قریب قریب یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایک تم جیسی تعلیم یافتہ لڑکی کو ہرگز مجبور نہ کیا جائے گا۔ تمہارے والدین تمہارے دشمن نہیں بن سکتے۔ اس فضول خیال کو دل سے نکال دو اور مجھ سے وعدہ کرو کہ خواہ کچھ بھی حالات ہوں تم اپنی جان دینے کی کوشش ہرگز نہیں کرو گی۔ خودکشی اُن بزدلوں کا کام ہے جو دنیا میں کسی تکلیف اور مصیبت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ میں کبھی یہ سُننا گوارا نہیں کر سکتا کہ میری ذکیہ ——— ہاں ہاں ضرور میری ذکیہ ——— بزدل ہے۔ تم ایک بہادر لڑکی ہو۔ اور بہادر کبھی مصیبت سے نہیں ڈرتے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ خدا ہماری مدد کرے گا۔ یہ دنیا خدا کا لگایا ہوا باغ ہے، تم اس باغ کی زینت ہو، اور کوئی مالی ایسے پودوں کو اکھیڑ کر پھینکنا گوارا نہیں کرتا جو اس کے باغ کی زینت ہوں۔

ہم اسی قدر گفتگو کرنے پائے تھے کہ ذکیہ کے والد اور والدہ ہماری طرف کو آتے نظر پڑے اور یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔

اس کے بعد سے میں نے یہ دیکھا کہ ذکیہ کسی قدر اُداس اداس سی رہنے لگی اور اب جب کبھی وہ میرے دکھانے اور مجھے اطمینان دلانے کے لیے ہنستی یا مسکراتی تھی تو بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بیمار اپنی تکلیف دوسروں سے چھپانے کے لیے ہنس رہا ہو۔ اس کا چہرہ ہنستے وقت اب کسی قدر ڈراونا اور بھیانک سا ہو جاتا تھا۔ میں اس خیال سے کہ تنہائی میں وہ اور بھی مغموم ہو گی اور تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہو گی اب روز اس کے گھر جانے اور اس کے ساتھ بیٹھ کر مطالعہ کرنے لگا تھا۔

ہم دونوں امتحان میں شریک ہوئے اور دونوں بہت اچھے نمبروں سے کامیاب ہو گئے۔ مجھے خود بھی ڈاکٹر بننے کا ارمان تھا اور ابا جان کو ایک انگریز دوست نے جو خود بھی ڈاکٹر تھے انھیں یہی مشورہ دیا کہ مجھے ڈاکٹری پڑھنے کے لیے ولایت بھیج دیا جائے۔ اس طویل سفر پر روانہ ہونے سے قبل میں نے ذکیہ سے اس بات کا عہد لیا کہ وہ کسی حال میں بھی خودکشی کا خیال دل میں نہ لائے گی۔ میں نے اسے اُمید دلائی کہ ماں ہرگز ہرگز اپنی بیٹی کی دشمن نہیں بن سکتی اور مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

میں انگلستان کو روانہ ہو گیا اور ہر ہفتے ذکیہ کا محبت سے لبریز خط میری تسکین اور تسلی کے لیے پہنچتا رہا۔ ایک دو مرتبہ میں نے اپنے خطوں میں اس سے یہ دریافت بھی کیا کہ فرید کے متعلق کیا فیصلہ ہوا لیکن اس سوال کا جواب مجھے کبھی نہیں ملا۔ میں نے یہ دیکھ کر کہ ذکیہ کو بی۔اے پاس کیے مدتیں ہو چکی تھیں اور اب تک اس کے والدین کو فرید کے ساتھ اس کا عقد کر دینے کا خیال نہیں آیا تھا یہ نتیجہ نکال لیا کہ غالباً وہ نسبت ٹوٹ گئی۔ اس خیال نے میری ہمت بندھی رکھی، اور میں انتہائی سرگرمی اور شوق کے ساتھ اپنی تعلیم میں منہمک رہا۔ دوران تعلیم میں ہر وقت ذکیہ کی خیالی تصویر میری آنکھوں کے سامنے رہتی تھی اور اس سے ملنے کے قابل ہو جانے کی تمنا برابر میرے شوق کو اُبھار کر مجھے محنت پر مائل رکھتی تھی۔

میری تعلیم کا آخری سال تھا، اور اس خیال نے کہ میں اب چند مہینوں کے بعد ذکیہ سے مل سکوں گا میرے دل میں خوشی اور مسرت کا طوفان برپا کر دیا تھا۔ میں تقریباً ہر وقت مسکراتا رہتا تھا۔ اکثر تنہائی میں آپ ہی آپ کو دنے اور ناچنے لگتا تھا۔ خوشی کی لہریں دل سے اُٹھتی تھیں اور تمام بدن میں بجلی کی رَو کی طرح دوڑ جاتی تھیں۔ مجھے خوف پیدا ہو چلا تھا کہ کہیں میں دیوانہ نہ ہو جاؤں۔ ایک مرتبہ میں نے ذکیہ کو بھی لکھ دیا تھا کہ اگر مسرتوں کا دل میں یہی جوش رہا تو تم تک پہنچتے پہنچتے میں دیوانہ ہو جاؤں گا۔ میرے اس خط کا جواب بھوالی سے آیا۔ اس میں ذکیہ نے لکھا تھا کہ ہم سب درستیٔ صحت کے لیے اس سال بھوالی آ گئے۔ اس نے ایک چبھتا ہوا فقرہ یہ بھی لکھا تھا کہ فرزانگی سے دیوانگی بہتر ہے۔ دیوانوں کو رنج و غم کا احساس باقی نہیں رہتا۔

"کیا ذکیہ کے خیال میں کوئی ایسی بات بھی ہے جو ہندوستان پہنچنے پر مجھے رنج پہنچائے؟ آخر اس نے ایسا کیوں لکھا اگر میں پولانہ ہو کر ہندوستان پہنچوں تو بہتر ہوگا؟ کیا اگر اس کے والدین چاہتے تو اب تک فرید کے ساتھ اس کی شادی کر نہ دیتے؟ اگر اس پانچ سال کی مدت میں اس کی شادی نہیں کی گئی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فرید کے ساتھ اس کی نسبت توڑ دی گئی ہے؟ مگر.......... خدا نہ کرے! خدا نہ کرے! اُف! اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ میں بھی کتنا بے وقوف ہوں لیکن .... ہو تو سکتا ہے کہ یہی مطلب ہو۔ بالکل ممکن ہے کہ اس کی شادی .... توبہ! میرے دل میں آج کیوں بُرے بُرے خیالات آرہے ہیں۔ اگر فرید کے ساتھ شادی ہو جاتی تو ذکیہ لکھتی ضرور........ شاید اس لیے نہ لکھا ہو کہ مجھے سخت صدمہ پہنچے گا اور میں تعلیم ختم نہ کرسکوں گا۔ آخر ذکیہ نے میرے بار بار پوچھنے پر بھی کیوں کبھی اپنی شادی کے متعلق کچھ نہ لکھا؟"

یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے خیالات میرے دماغ پر چھا گئے اور میری تمام خوشی خاک میں مل گئی۔ میں نے جس طرح بھی ہو سکا اپنی تعلیم ختم کی اور جو سب سے پہلا جہاز مل سکا اس میں بیٹھ کر ہندوستان پہنچا لیکن اس طرح کہ میرا دل غم سے چور ہو چکا تھا اور ضبط کی کوشش کے باوجود آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ مجھے یقین سا ہو گیا تھا کہ ذکیہ کو میری غیر حاضری میں دوسرے کے سپرد کر دیا گیا ہے اور اس نے صرف اس اندیشے سے کہ مجھے رنج پہنچے گا اس راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔

ذکیہ کا آخری خط جو مجھے ملا تھا وہ بھی بھوالی ہی سے بھیجا ہوا تھا۔ اس لیے بمبئی میں جہاز سے اترتے ہی میں نے شمالی ہندوستان کا رُخ کیا اور بھوالی پہنچا۔ ذکیہ کا مکان تلاش کرنے میں مجھے کچھ دقت نہیں ہوئی۔ اس گرد و نواح میں یہ مکان بہت مشہور تھا۔ اپنی آمد کی میں نے ذکیہ کو کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ مجھے ڈر تھا کہ ذکیہ کی شادی فرید کے ساتھ ہو چکی ہے، اور میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اگر ایسا ہو چکا ہے تو میں ذکیہ سے بغیر ملے خاموشی کے ساتھ واپس چلا آؤں گا۔ میں نے خفیہ طور پر اپنی تحقیقات شروع کی تو معلوم ہوا کہ میرا خیال بالکل غلط ہے۔ ذکیہ کی اس وقت تک شادی نہیں ہوئی تھی البتہ اتنا اور معلوم ہوا کہ وہ عرصے سے کچھ بیمار ہے۔

یہ معلوم ہونے کے بعد میرے شکوک بے بنیاد تھے میری مسرت اور شادمانی کی کوئی انتہا نہ رہی اور میں فی الحقیقت دوڑتا ہوا ذکیہ کی کوٹھی پر پہنچا۔ یہ ایک مختصر لیکن حد سے زیادہ خوش نما اور آرام دہ کوٹھی تھی جو دیودار کے درختوں کے جھرمٹ میں پہاڑ کی سطح کو ہموار کرکے تعمیر کی گئی تھی۔ میں نے برآمدے میں قدم رکھا ہی تھا کہ اندر سے ذکیہ کی والدہ کسی کام کے لیے برآمدے میں آئیں اور مجھے دیکھتے ہی خوشی سے چلا اٹھیں:-

"ایں عثمان! تم یہاں کہاں؟ تم ولایت سے کب واپس آئے؟

میں نے ادب کے ساتھ سلام کرکے ان کے سوالوں کا جواب دیا اور پھر پوچھا کہ ذکیہ کہاں ہے۔ میرے اس سوال کا جواب انھوں نے کسی قدر رُک کر دیا:-

ذکیہ یہیں ہے۔ آؤ بیٹھو۔ اب سب سے ملاقات ہو جائے گی۔ میں جا کر سب کو خبر کرتی ہوں۔

اتنا کہہ کر وہ بہت تیزی کے ساتھ اندر گئیں۔ اور میں ملاقات کے کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ میرا دل اس قدر زور سے دھڑک رہا تھا کہ کئی مرتبہ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ وہ میرے سینے سے نکلا جا رہا ہے۔ میں آہٹ پر کان لگائے بیٹھا تھا کہ میرے آنے کی خبر سنتے ہی ذکیہ بے تاب ہو کر دوڑتی ہوئی آئے گی لیکن میری مایوسی اور حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ ذکیہ کے والد تو ہنستے ہوئے میرے استقبال کو آئے لیکن ذکیہ ان کے ساتھ نہیں تھی۔ میرا ماتھا ٹھنکا اور ان سے ملنے کے بعد میں نے کسی قدر گھبرا کر ذکیہ کے متعلق پوچھا:-

"ذکیہ کیا گھر میں نہیں ہیں؟"

ذکیہ کے والد: ذکیہ! ہاں وہ ہے تو گھر ہی میں لیکن ——————

"لیکن کیا؟" میں نے انتہائی اضطراب میں ان سے پوچھا۔

"وہ ایک عرصے سے بیمار ہے اور اس سے ملنے کے لیے تمھیں خود اس کے پاس چلنا پڑے گا۔"

"بیمار!" میں نے سخت حیرانی کے ساتھ کہا "کیا بیمار ہے؟ خط میں تو ذکیہ نے اپنی بیماری کا کوئی ذکر کیا نہیں تھا۔"

والد : شاید اس نے اسی وجہ سے نہیں لکھا ہوگا کہ تم پریشان ہو جاؤ گے۔

میں : تو آخر بیماری کیا ہے؟

والد : "آنکھوں میں آنسو بھر کر، اسے دق ہو گئی ہے۔"

اتنا کہہ کر وہ کسی طرح ضبط نہ کر سکے اور بے اختیار مجھ سے لپٹ کر رونے لگے۔ میرے بھی آنسو نکل آئے اور میں نے ان سے بڑی منت کے ساتھ کہا کہ میں ذکیہ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

"ہاں تم تو خود ڈاکٹر ہو" کہہ کر وہ آگے آگے ہو لیے اور میں ایک عالم بے اختیاری میں ان کے پیچھے چل پڑا۔

کوٹھی کے شمالی برآمدے میں ایک پلنگ پر حسن و شباب کا وہ مجسمہ دراز تھا جس کے دیکھنے کی تمنا مجھے ولایت سے کشاں کشاں لائی تھی۔ ذکیہ پر نگاہ پڑتے ہی میرے دل پر ایک دھکا سا لگا۔ وہی ذکیہ کہ جس کے رخسار اپنی تازگی اور رنگینی میں گلاب کے پھولوں کو شرماتے تھے۔ اب محض ہڈی اور کھال کا ایک ڈھانچہ رہ گئے تھے۔ سرخی ان پر اب بھی تھی لیکن صحت اور جوانی کی سرخی نہیں بلکہ وہ تمتماہٹ جو دق کے بخار کی ایک مخصوص علامت ہے۔

"ذکیہ!" اتنا میرے منہ سے نکلا اور پھر میری آواز رک گئی۔ معلوم ہوتا تھا کہ حلق میں کوئی چیز پھنس گئی ہے۔

میں نے دیکھا کہ دو موٹے موٹے آنسو اس کی حسین آنکھوں سے نکل کر رخساروں پر بہنے لگے۔

"تم آ گئے؟" اس نے بڑی مشکل سے آنسوؤں کو ضبط کر کے کم زور آواز سے کہا۔

"ہاں میں آگیا ہوں، اور خدا نے چاہا تو اب تم بہت جلدی اچھی ہو جاؤ گی" میں نے زبردستی مسکرا کر کہا۔

جواب میں وہ بھی مسکرائی لیکن آہ! وہ مسکراہٹ کس قدر بھیانک اور مکروہ تھی کہ خدا کی پناہ! مجھ سے دیکھا نہ گیا اور میں نے منہ پھیر لیا۔

"میں اب اچھی ہوں۔ میرے دل کو چین مل گیا ہے۔ بہادر لڑکیاں خودکشی نہیں کرتیں۔ میں نے بھی خودکشی نہیں کی۔ تمہارا خیال صحیح ثابت ہوا کہ میں بہادر ہوں۔ میں بس تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔ خدا نے میری آرزو پوری کر دی اور تم بالکل ٹھیک وقت پر آ گئے۔ دیکھو بہادر لڑکے بھی کبھی خودکشی نہیں کرتے، اور میں جانتی ہوں کہ تم بہادر ہو۔"

اتنا بولنے سے اسے یکایک بڑے زور سے کھانسی اٹھی اور تقریباً دس منٹ اسی شدت کے ساتھ اٹھتی رہی۔ بالآخر اس نے کلیاں بھر بھر کر منہ سے خون ڈالنا شروع کیا اور اس سے پہلے کہ جب ڈاکٹر صاحب دوائیں اور پچکاری لے کر آئے وہ ہمیشہ کے لیے ....

عثمان کی حالت اتنا بیان کرنے کے بعد بہت ہی غیر ہو گئی۔ ہم میں سے بھی ہر شخص تصویر غم ہو کر رہ گیا۔ اس نے جلدی سے وسکی کا ایک جام حلق میں انڈیلا اور کہنے لگا:-

"میں بھی ثابت کر کے رہوں گا کہ میں بہادر ہوں۔ بہادر لڑکے خودکشی نہیں کیا کرتے۔"

ایک لمحے کے اضطراب کے بعد ڈاکٹر عثمان پھر وہی ہنس مکھ اور کھلنڈرا عثمان بن گیا۔

"میں نے علم میں چار ہاتھ ہوتے ہیں۔ کیا آپ کچھ پڑھیں گے؟" (سیٹھ فریدون جی سے مخاطب ہو کر) "سیٹھ صاحب ہارنے میں ایک ایسا لطف ہے کہ جو جیتنے میں کبھی نہیں مل سکتا۔ پھوڑے کی طرح دکھنے والے دل پر جب ہارنے کی چوٹ لگتی ہے تو کچھ ایسا مزہ آتا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔"

وسکی کا ایک اور گلاس عثمان کے پیٹ میں پہنچ گیا۔



نسل انسانی کے دشمن

شیر، سانپ - جراثیم سل اور دق

شیر اور سانپ تو گولی اور لاٹھی سے مارا جا سکتا ہے، مگر ان ننھے ننھے خوردبینی جراثیم کا بقراط اور سقراط کے زمانے سے کوئی خاص علاج نہیں تھا

لعاب اور دہن میں جراثیم ہوتے ہیں۔

گندے ہوٹلوں، گندے گلاسوں اور چائے کی پیالیوں سے یہ مرض روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

چونکہ پھیپھڑوں کو رات اور دن کسی وقت بھی سکون میسر نہیں، یعنی سانس کے ساتھ ہر وقت پھولتے رہتے ہیں۔

اس لیے ان کے نقائص اور زخم وغیرہ دور کرنا ناممکن تو نہیں مگر از حد دشوار ضرور رہتا۔

ہمدرد کی مجلس تجربات نے دس سال تک سرگرم تحقیقات جاری رکھی اور **قرص سحر** اور **ماءالحیات** دو اکسیر دوائیں دنیا کے سامنے پیش کر دیں، جن سے پھیپھڑوں کے جراثیم ہلاک ہو کر ان میں روز بروز طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

ہلکی حرارت، کھانسی، سانس پھولنا، وزن کا بلا وجہ کم ہونا، دق کے خطرے کی علامات ہیں۔

ہرگز ہرگز غفلت نہ کیجیے، ان کو فوراً قرص سحر اور ماءالحیات سے روک دیجیے۔ اگر خدانخواستہ مرض بڑھ گیا ہے تو بھی انشاءاللہ یہ دونوں دوائیں فرشتۂ رحمت ثابت ہوں گی، اور آپ کے پھیپھڑوں میں زیادہ طاقت بھر دیں گے۔

پچھتر فی صدی ایسے اصحاب جن کے انتظار میں موت ہر وقت کندھے کے برابر لگی کھڑی تھی، خدا کے فضل سے بالکل تن درست ہو گئے۔

مریض خوش ہو جائیں، ماں، باپ، بچے، عورتیں، رشتے دار اور دوست بھی خوشیاں منائیں، زیادہ سے زیادہ چالیس روز میں مکمل شفا ہو جاتی ہے۔

قیمت قرص سحر فی عدد دو آنے۔ ماءالحیات جو بارہ روز کے لیے کافی ہے، فی بوتل دو روپے دعکر، ابھی منگائیے۔

ترکیب استعمال بہت آسان ہے، صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماءالحیات ۵ تولے پی لیجیے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجیے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجیے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی







ٹیکے کے ذریعے سے نمونیا سے حفاظت آئندہ تین سال کے اندر یہ ممکن ہو سکے گا کہ ایسے تمام لوگوں کی نمونیا کے مرض سے ایک مخصوص ٹیکے کے ذریعے حفاظت کر دی جائے کہ جن میں نمونیا کا مرض قبول کرنے کی استعداد موجود تھی۔ اگر ریاست ہائے متحدہ امریکا کے محکمۂ حفظانِ صحت کی تجاویز صحیح ثابت ہو کر پاس ہو گئیں تو آئندہ چیچک کی طرح نمونیا کا بھی ٹیکا لگایا جا سکے گا۔

یہ تجویز در اصل ڈاکٹر ایڈ ڈی۔ فیلٹن کی پیش کردہ ہے جو انھوں نے نمونیا کے ٹیکے کے متعلق رپورٹ کرنے کے ضمن میں پیش کی تھی۔ اس ٹیکے کے متعلق ابتدائی آزمائشیں ہو رہی ہیں۔

ڈاکٹر فیلٹن نے ٹیکا لگے ہوئے اور بغیر ٹیکا لگے مریضوں پر تجربہ کر کے معلوم کیا ہے کہ ٹیکا کم از کم بیمار ہو جانے والے شخصوں کی تعداد میں پچاس فی صدی کی کمی کر دیتا ہے۔ شرحِ اموات بھی کم سے کم اتنی ضرور گھٹ جاتی ہے کہ جتنی نمونیا کے سیرم کے انجکشنوں کی مدد سے گھٹائی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس ٹیکے سے یہ فائدہ ہے کہ آدمیوں کی ایک بڑی جماعت کے ٹیکا لگا کر یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ان میں سے کون کون سے نمونیا میں مبتلا ہو جانے کی مخصوص استعداد رکھتے ہیں۔ بہ کثرت آدمیوں میں ٹیکے کا کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں ہوا، لیکن معدودے چند میں گویا کہ کل تعداد کے دسویں حصے میں ٹیکے کی پہلی ہی خوراک میں ردِ عمل کی علامات ظاہر ہو گئیں۔

ڈاکٹر فیلٹن کی تجویز یہ ہے کہ پہلے بہت سے آدمیوں کے ٹیکا لگا کر ردِ عمل کی وہ علامات دیکھی جائیں جو جلد پر ظاہر ہوتی ہیں۔ اور پھر مسلسل تین سال تک ان لوگوں کو زیرِ نگرانی رکھا جائے۔ ان لوگوں کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک جماعت تو ایسی ہو کہ جس کی جلد پر ٹیکے کے بعد ردِ عمل کی علامات کا ظہور ہو چکا ہو، اور دوسری وہ جماعت ہو کہ جس میں ردِ عمل کی کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی ہو۔ اگر اس تین برس کے عرصے میں یہ دیکھنے میں آئے کہ جن لوگوں میں ٹیکے کا ردِ عمل ظاہر ہوا تھا ان میں سے زیادہ آدمی نمونیا میں مبتلا ہوئے، بہ نسبت اس جماعت کے کہ جس میں ردِ عمل ظاہر نہیں ہوا تھا، تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ ٹیکے کا ردِ عمل دیکھ کر کسی جماعت میں سے ایسے آدمیوں کو چن لینا ممکن ہے کہ جن میں نمونیا کے قبول کرنے کی استعداد موجود ہے۔

اس طریقے پر لوگوں کی آزمائش کرنے کے بعد اس کی ضرورت باقی نہیں رہے گی کہ چیچک کے ٹیکے کی طرح سے ہر فرد کے ٹیکے لگائے جائیں بلکہ صرف اُن ہی چند لوگوں کو محفوظ کر دیا جایا کرے گا کہ جن کو آزمائشی ٹیکا یہ ثابت کر دے کہ وہ نمونیا کا مرض قبول کرنے کی استعداد رکھتے ہیں۔

معدے کے زخم علم الحیات کے متعلق تجربات کرنے والی امریکی سوسائٹی کے جلسے میں جو رپورٹ پڑھی گئی ہے۔ اس میں ایسے مریضوں کے لیے جو زخمِ معدہ کے مرض میں مبتلا ہوں، بہت کچھ سامانِ امید ہے۔ معدے کے زخم کے مریضوں کے لیے اب ایک ہارمون نکل آیا ہے جس کا نام "یوروگیسٹرون" ہے۔ یہ ہارمون گردوں سے ترشح پانے والی رطوبت سے نکالا گیا ہے۔ ابتدا میں دس تن درست شخصوں پر جو تجربہ کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ اس ہارمون کا معدے پر یہ اثر ہوتا ہے کہ تیزاب کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔ موجودہ صورت میں زخمِ معدہ کے مریضوں کو ہر مرتبہ غذا کے بعد کچھ نہ کچھ کھاری دوائیں اس غرض سے استعمال کرنی پڑتی ہیں کہ وہ معدے کی تیزابی رطوبت کو بے اثر کر دیں تاکہ تیزاب زخموں میں خراش پہنچا کر ان سے خون نہ جاری کر دے۔

یہ نیا ہارمون زیرِ جلد داخل کیا جایا کرے گا۔ ابھی تک ان انجکشنوں میں یہ نقص موجود ہے کہ جس جگہ یہ لگائے جاتے ہیں وہاں کی جلد کو سُرخ اور متورم کر دیتے ہیں۔ ڈاکٹر ایوی کو اُمید کامل ہے کہ اور زیادہ صاف کرنے پر اس ہارمون کا یہ نقص بھی دور ہو جائے گا اور بلا تکلف

معدے کے زخموں کے علاج میں استعمال کیا جاسکے گا۔ اس ہارمون کے علاج کا یہ اثر ہوگا کہ معدے کی تیزابی رطوبت کو روک کے گا اور اس طرح زخموں کو موقع ملے گا کہ وہ آسانی سے مندمل ہو جائیں۔ اس مرض کے پھر عود کرنے کے متعلق ڈاکٹر آیوی نے کہا کہ مریضوں کو زندگی کا ایک نیا فلسفہ سیکھنا پڑے گا جس سے وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ اپنی مصیبتوں کو صبر کے ساتھ برداشت کر لیا کریں۔

موسیقی کا دماغی اور جسمانی نشو و نما پر اثر اگر دنیا میں کوئی ایسا محرک موجود ہے جو ہمارے جسم سے باہر رہنے کے باوجود ہماری جذبات میں تحریک پیدا کر کے زندگی، عمل اور حصولِ مسرت کی تمنا اور استعداد پیدا کر دیا کرتا ہے تو وہ یقیناً موسیقی ہے جس کا تجربہ ہر اُس شخص کو ہو چکا ہے جو سماعت سے عاری نہیں ہے۔

ممکن ہے کہ عوام کا پورا مجمع یا کسی محفل سماع میں موجود ہے اس بات کو محسوس نہ کر سکے۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ موسیقی روحانی محبت کے اظہار اور روحانی محبت کے دل نشین کرنے کا ایک ذریعہ، بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ روحانی تعشق کا ایک بڑی حد تک نعم البدل ہے۔ وہ حد سے بڑھی ہوئی مسرت جو ہم موسیقی کی بدولت حاصل کرتے ہیں، قریب قریب اسی درجے پر پہنچ جاتی ہے کہ جو انتہائی لذت یا حظ ہیں اور ہمارے تمام حواسوں کو محبت اور عشق کے ذریعے سے حاصل ہوتا ہے۔

اگر موسیقی کو صحیح طریقے پر کام میں لایا جائے تو اس سے تن درستی کی ترقی اور کام کرنے کی استعداد کی زیادتی جسم میں پیدا ہو سکتی ہے۔ اس سے ایک سچے رفیقِ تنہائی کا کام لیا جا سکتا ہے اور اس کی مدد سے اخلاق کو مضبوط اور دل کو بلند خیالی کا منبع بنایا جا سکتا ہے۔

دودھ کے متعلق گیارہ باتیں (۱) دودھ قدرت کی بخشی ہوئی ایک ایسی غذا ہے کہ جس سے بچے اور بوڑھے، بیمار اور تن درست، محنتی اور نکمے سب یکساں طور پر غذا اور پرورش حاصل کر سکتے ہیں۔

(۲) جو زمانہ انسان کے تیزی کے ساتھ قد اور جسم میں ترقی کرنے کا ہوتا ہے۔ اس میں ضروری ہے کہ اسے ایک اچھی کافی مقدار دودھ کی روزانہ ملے۔

(۳) دودھ کا مقابلہ اس خاص صفت میں کوئی اور غذا نہیں کر سکتی کہ وہ انسانی جسم کو کیلسیم مہیا کرتا ہے جس کی ضرورت دانت اور ہڈیاں بنانے کے لیے بدن کو ہوتی ہے۔

(۴) دودھ کے اندر جو لحمی اجزا ہوتے ہیں وہ ہمارے جسم کی نشو و نما کے لیے غیر معمولی طور پر کارآمد ہوتے ہیں، اور مدت العمر ہمارے جسم کی بافتوں کو صحیح اور درست رکھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

(۵) دودھ اس معاملے میں بھی تمام غذاؤں میں بے نظیر ہے کہ اس کے اندر اس وقت تک کے معلوم شدہ تمام حیاتین کم یا زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ دودھ سے حاصل کی ہوئی چکنائی انسانی غذا میں حیاتین "الف" شامل کرنے کا مخصوص ترین ذریعہ ہے، اور اسی طرح مکھن نکلا ہوا دودھ حیاتین "ش" کا۔

(۶) سب سے سستی قسم کی انسانی غذا میں دودھ کو بہت نمایاں درجہ حاصل ہے۔ کیوں کہ تنہا اس کے ذریعے سے جسم کو نہایت اعلیٰ قسم کے لحمی اور شحمی اجزا، کیلسیم اور حیاتین "الف" اور حیاتین "ش" کی بہت کافی مقدار نہایت سستی قیمت پر مہیا ہو جاتی ہے۔

(۷) خشک کیا ہوا، تبخیر کے ذریعے سے گاڑھا کیا ہوا اور نیم سیال بنایا ہوا دودھ تازہ دودھ کے بدلے بکثرت استعمال میں آتا ہے اور پورے طور پر نفع بخش ثابت ہوا ہے۔ مکھن نکلا ہوا دودھ خواہ سیال صورت میں ہو یا خشک کر لیا جائے، ایک بہت ہی اہم جزو خوراک ہے۔

(۸) بچوں کی مصنوعی غذا اب بالکل اندیشہ ناک نہیں رہی ہے جب سے کہ مصفّٰی اور مطہر دودھ خشک یا سیال صورت میں ٹین کے ڈبوں میں بند کیا ہوا بازار میں آنے لگا ہے۔ اگر کم حرارت پہنچا ہوا اور زیادہ حیاتین ملا ہوا دودھ عام طور پر بننے لگا تو بچوں کی غذا کا سوال اور بھی آسان ہو جائے گا۔

(۹) یہ فرض دودھ استعمال کرنے والے کا ہے کہ وہ جانتا ہو کہ مصفّٰی اور مطہّر دودھ سے کیا مراد ہے۔ تاکہ وہ اسے ہر جگہ حاصل کر سکے اور اسے سرد اور

صاف جگہ میں ڈھکا ہوا رکھے۔ اس وقت سے لے کر جب کہ اس نے خریدا ہے اس وقت تک جب کہ اسے استعمال کیا جائے۔

(۱۰) ایک اچھا "ریفرجریٹر" (غذاؤں کو سرد رکھنے کی الماری) جس سے دودھ کے خانے میں یکساں ہلکی ہلکی سردی قائم رہے، دودھ کو محفوظ رکھنے کے لیے بہترین چیز ہے۔

(۱۱) آپ کو یاد رہنا چاہیے کہ اشیائے خوراک میں سے دودھ ارزاں ترین غذاؤں میں سے ہے۔ اگر اپنی خوراک کے اخراجات کے باعث آپ پریشانی میں مبتلا ہوں تو آپ جتنی قیمت میں سوا سیر دودھ خریدیں گے اتنی قیمت میں کوئی دوسری ایسی چیز نہیں خرید سکتے جو آپ کے جسم کو اسی قدر غذا بہم پہنچا سکے۔

بچوں کا وزن اکثر لوگوں کو یہ مسئلہ پریشان کیا کرتا ہے کہ آیا ان کا بچہ اپنے وزن میں کافی ترقی کر رہا ہے یا نہیں۔ ان کی آگاہی کے لیے ذیل کے نقشے میں ایک ایسے بچے کا وزن مختلف عمروں میں بتا دیا گیا ہے کہ جو بوقت پیدائش ساڑھے سات پونڈ کا ہو:۔

بوقت پیدائش	۷½ پونڈ	عمر چھ ماہ	۱۵ پونڈ
عمر دو ہفتے	۷ پونڈ ۱۴ اونس	عمر نو ماہ	۱۸ پونڈ
عمر تین ماہ	۱۲ پونڈ	عمر ایک سال	۲۲ پونڈ

گوشت کیا بہترین غذا ہے؟ یہ دعوےٰ جو تجارتی مقاصد کی بنا پر کیا جاتا ہے کہ گوشت تمام دوسری اشیاءِ خوراک سے بہتر ہے یا یہ کہ گوشت تن درستی اور جسم کے صحیح نشو و نما اور ترقی کے لیے ضروری ہے نہ تو واقعات سے ثابت ہوتا ہے اور نہ علمی دنیا اسے تسلیم کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں گوشت میں یہ خوبی ہے کہ وہ بآسانی ہضم اور جزوِ بدن ہو جاتا ہے وہیں یہ چیز بھی ہے کہ وہ اعلیٰ نہیں بلکہ ادنیٰ قسم کی غذاؤں میں شمار ہوتا ہے۔ اور اگر کھایا جائے تو بس کبھی کبھی سخت ضرورت کے وقت کھایا جائے۔

مشرقیا کے لوگ ہزار ہا سال سے ایسی ہی غذاؤں پر کامیاب زندگیاں بسر کر رہے ہیں کہ جن میں گوشت شامل نہیں ہے۔ دنیا میں اگرچہ چین اور ہندوستان قدیم ترین ملکوں میں سے ہیں لیکن ان کی قومی استعداد کارعلی حالہا باقی ہے۔ حال آں کہ موجودہ تہذیب کے اُن وسائل سے بھی انھیں قطعاً واسطہ نہیں ہے جو درستیِ صحت اور بیماریوں سے تحفظ کے لیے مہذب دنیا میں رائج ہیں، اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ لوگ تقریباً ہر قسم کے گوشت سے احترازِ کامل رکھتے ہیں۔

سرطان پر نئی روشنی کافی عرصے سے امریکا کی ہیلتھ سروس کے نمائندے سرطان کے اسباب اور علاج پر غور کر رہے ہیں۔ حال ہی میں نیشنل کینسر انسٹی ٹیوٹ کے نام سے ایک انجمن بھی وہاں قائم ہوئی ہے۔ سرطان کی تحقیقات زیادہ تر حیوانات خصوصاً چوہیا پر کی گئی ہے۔ اس تحقیقات میں یہ باتیں ہم پہنچیں:

(۱) سرطان کا رجحان بہت بڑی حد تک وراثت سے آتا ہے۔ (۲) زچگی میں خلاف معمول جلد بازی ماؤں میں سرطان کا میلان پیدا کر دیتی ہے۔ (۳) جن ماؤں میں سرطان کا رجحان پایا جائے، ان کے بچوں کو اگر ایسی اناؤں سے دودھ پلوایا جائے جن میں سرطان سے مقابلہ کرنے کی پوری صلاحیت پائی جاتی ہو تو ایسے بچوں میں سرطان کا موروثی میلان خود بخود گھٹنے لگتا ہے۔ (۴) بالکل اس کے برخلاف ایسے بچے جو سرطانی کیفیت کو روکنے کی صلاحیت رکھنے والی ماؤں سے پیدا ہوں اور انھیں ایسی اناؤں کا دودھ پلایا جائے جن میں سرطانی کیفیت موجود ہو تو ان بچوں میں سرطان پیدا ہو جائے جائے گا۔ (۵) چوہیوں کے ان دونوں قسموں کے بچوں میں فوراً یہ تبدیلی دیکھی گئی کہ جوں ہی انھیں ان متعلقہ رضاعی ماؤں سے علیحدہ کر دیا گیا تو ان میں سرطانی کیفیت کو روکنے کی قوت بڑھ گئی۔ (۶) جنسی ہرمون اور ایسٹرین کے انجکشنوں سے بھی سرطان کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور اگر وہ پہلے سے ہوتی ہے تو بڑھ جاتی ہے۔ (۷) ایسی چوہیا لی گئی جس میں مرض سرطان کافی طور پر پایا جاتا تھا اور اس کے جسم سے ایسے ریشے حاصل کیے گئے جو بالکل تن درست تھے اور انھیں ایک ایسی چوہیا میں پیوست کیا گیا جس میں سرطان روکنے کی قوت موجود تھی۔ اس تجربے کا یہ نتیجہ دیکھنے میں آیا کہ آخر الذکر میں سرطانی کیفیت زیادہ نمایاں ہو گئی۔



پھٹکری سازی

کسی زمانے میں پھٹکری سازی کی صنعت ہندوستان میں اپنے پورے شباب پر تھی۔ اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہدِ اقتدار تک یہاں سے پھٹکری بن کر دوسرے ممالک میں کثیر مقدار میں جاتی تھی۔ لیکن اب ارزاں پھٹکری کی درآمد نے اس قدیم صنعت کو بہت کچھ برباد کر دیا ہے۔ جن مقامات پر اب بھی پھٹکری بنائی جاتی ہے وہاں صنعت کے غیر منظم ہونے کی وجہ سے غیر ملکی پھٹکری کا مقابلہ آسان نہیں ہے۔ لیکن اگر ہندوستانی سرمایہ دار اس جانب متوجہ ہوں اور قصبوں اور چھوٹے شہروں میں اس کے بنانے والوں کے لیے سرمایہ اور تیار شدہ مال کو صحیح طریقوں پر فروخت کرنے کا انتظام کیا جائے تو اسے "کاٹیج انڈسٹری" کے طور پر فروغ دینے کے امکانات زیادہ ہیں۔ اور یہی صنعت بہت سے فاقہ کش ہندوستانیوں کے لیے ذریعۂ معاش بن سکتی ہے۔

پھٹکری کی صنعت کے ہندوستان میں مختلف مراکز رہے ہیں۔ لیکن اب صرف کالا باغ (پنجاب) ہی ایک ایسا مقام ہے جہاں تجارتی اصولوں پر زیادہ مقدار میں پھٹکری تیار کی جاتی ہے اور اس کی صنعت منفعت بخش ثابت بھی ہوتی ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ کالا باغ کے قریب جو سالٹ رینج ہے وہاں پھٹکری کے خام ریزے جن میں گندک کی مقدار کافی ہوتی ہے، زیادہ پائے جاتے ہیں اور ان ریزوں ہی کو بھون کر پھٹکری تیار کی جاتی ہے۔

پھٹکری پوٹاشیم اور المونیم کا ڈبل سلفیٹ ہے۔ اس کی تیاری کے لیے اہم ترین خام اشیاء یہ ہیں:- پھٹکری کی مٹی، پھٹکری کے ریزے یا بھوسی، پھٹکری کا پتھر، چکنی مٹی، کریولائٹ، باکسائٹ اور چائنا کلے وغیرہ۔ پھٹکری سازی کے سلسلے میں پہلا کام یہ ہے کہ خام اشیاء کو توڑ کر ان کے چھوٹے چھوٹے ڈھیلے بنا لیے جاتے ہیں اس کے بعد انھیں بھٹی میں بھونا جاتا ہے۔ بھنے ہوئے مادے کو باریک سفوف کی صورت میں منتقل کر کے چھانا جاتا ہے اور پھر ایسے آہنی بوائلر میں ڈالتے ہیں جس کے اندر ملاشیے پر سیسہ لگا ہوتا ہے۔ اور پھر کے ایک برتن میں تیزاب گندک یا پوٹاشیم سلفیٹ مناسب مقدار میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد کمپچر کو کئی گھنٹے تک آگ پر رکھتے ہیں اور موسم کے لحاظ سے چند ہفتے یا چند مہینے تک علیحدہ رکھ دیتے ہیں۔

پھٹکری کے پتھر سے پھٹکری بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ہلکی آنچ پر تقریباً چھ گھنٹے تک تپاتے ہیں۔ جس وقت ٹکڑوں سے تیزاب کے ابخرات نکلنے لگیں اس وقت انھیں آگ پر سے اتار لیا جاتا ہے۔ اس طرح سنگ ریزوں کا وزن تقریباً ۳۳ فی صدی کم ہو جاتا ہے۔ اور بنیادی سلفیٹ سے پھٹکری اور ناقابلِ حل المونیم کے اجزا علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ بھنے ہوئے سنگ ریزوں کو بعض اوقات کئی کئی مہینے تک ہوا میں رکھا جاتا ہے اور انھیں تین تین چار چار دن کے بعد نم کرتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد ان سے پھٹکری کے قلم جن کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے علیحدہ کیے جاتے ہیں۔

چکنی مٹی سے جو پھٹکری بنائی جاتی ہے اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ کیلسیم اور کاربونیٹ سے حتی الامکان صاف ہو۔ پہلے چکنی مٹی کو ہوا کے رخ پر رکھ کر ہلکی آگ پر گرم کرتے ہیں۔ تاکہ وہ تیزاب میں بہ آسانی کے ساتھ حل ہو سکے۔ اس طرح گرم کرنے سے چکنی مٹی میں جذب کرنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ تیزاب گندک کو آسانی کے ساتھ جذب کر سکتی ہے۔ اس کے بعد اسے سیسے کے برتن میں تیزاب گندک میں ڈالتے ہیں۔ جب مادہ گاڑھا ہو جائے تو اسے آہنی کڑھاؤ میں منجمد ہونے کے لیے ڈال دیتے ہیں اور پوٹاشیم بائی سلفیٹ یا امونیم سلفیٹ کی مناسب مقدار کے ساتھ ابالتے ہیں۔ اس گرم سیال کو سیسے کے کسی برتن میں منتقل کیا جاتا ہے اور کف گیر سے خوب چلاتے ہیں کہ پھٹکری قلموں کی صورت میں علیحدہ ہو جائے۔ کریولائٹ سے پھٹکری بنانے کا طریقہ بھی تقریباً اسی طرح ہے۔ کریولائٹ کو کیلسیم کاربونیٹ کے ساتھ اس تناسب سے گرم کرتے ہیں کہ کریولائٹ کا ایک مولکول ہوتا ہے اور کیلسیم کاربونیٹ کے چھ مولکول۔ اس طرح تپانے سے قابلِ حل سوڈیم المونیٹ ناقابلِ حل کیلسیم کلورائڈ سے بآسانی علیحدہ ہو جاتا ہے۔ پھٹکری بنانے کے سوڈیم المونیٹ میں کاربونک ایسڈ گیس داخل کی جاتی ہے۔ سو پونڈ کریولائٹ سے ۲۲ پونڈ المونیا دستیاب ہوتا ہے اور اس سے پھٹکری بنانے کے لیے نوّے پونڈ تیزاب گندک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح تمام مرکبات ملا کر ایک سو پونڈ کریولائٹ کو خرچ سے تین سو پونڈ کے قریب پھٹکری بنتی ہے اور اس کے علاوہ ۵، پونڈ کلسائینڈ سوڈا یا ۲۰۳ پونڈ کرسٹلائزڈ سوڈیم کاربونیٹ یا چوالیس پونڈ کاسٹک سوڈا یا ۵، ۱۱۹ پونڈ سوڈیم بائی کاربونیٹ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔



مُراسلات

جامعہ طبیہ دہلی کا جلسہ تقسیم اسناد

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا اٹھارواں اجلاس

گزشتہ اشاعت میں مندرجہ عنوان جلسوں کے متعلق اعلان کیا گیا تھا کہ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کی کسی تاریخ میں منعقد کیے جائیں گے۔ چنانچہ ان کے انتظامات شروع کر دیے گئے ہیں۔ لیکن بیرونجات کے اکثر احباب کا اس پر اصرار ہے کہ یہ جلسے ایسٹر کی تعطیلات میں منعقد کیے جائیں، تاکہ تعطیلات کی سہولت کی وجہ سے بہت سے احباب کو شرکت میں سہولت ہو نیز ایسٹر کے رعایتی ریل کے کرائے سے انھیں فائدہ اٹھانے کا موقعہ بھی مل سکے۔

ایسٹر کی تعطیلات ۱۱ راپریل سنہ ۱۹۴۱ء سے ۱۴ راپریل سنہ ۱۹۴۱ء تک ہوں گی۔ اور رعایتی کرائے کے ٹکٹ ۴ راپریل سنہ ۱۹۴۱ء سے ۱۴ راپریل سنہ ۱۹۴۱ء تک اُن ریلوے لائنوں پر مل سکیں گے جو ایسٹر کے رعایتی ٹکٹ منظور کریں۔ یہ رعایتی ٹکٹ تقریباً سب بڑی لائنیں جاری کرتی ہیں۔ جو ٹکٹ ۴ راپریل سنہ ۱۹۴۱ء اور ۱۴ راپریل سنہ ۱۹۴۱ء کے مابین خریدے جائیں گے۔ وہ ۲۸ راپریل سنہ ۱۹۴۱ء تک واپسی کے لیے کارآمد ہوں گے۔

احباب کے اصرار نیز تشریف لانے والے حضرات کی سہولت اور فائدے کو مدنظر رکھتے ہوئے طے کیا گیا ہے کہ یہ جلسے ایسٹر کی تعطیلات میں منعقد کیے جائیں۔ بغرض اطلاع عام یہ اعلان شائع کیا جاتا ہے کہ جلسوں کی صحیح تاریخیں ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کے مسیح الملک، ہمدرد صحت اور دیگر طبی جرائد کے ذریعے سے مشتہر کی جائیں گی۔ اور خاص حضرات اور ممبران کانفرنس کی خدمت میں دعوت نامے آخر مارچ سنہ ۱۹۴۱ء تک روانہ کیے جائیں گے۔

ملک کے تمام اطباء، وید صاحبان اور دیسی طب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات سے استدعا ہے کہ مہربانی فرما کر جلد سے جلد فارم رکنیت دفتر آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس سے منگوا کر اور اُس کی خانہ پُری فرما کر مع فیس ممبری دفتر مذکور میں روانہ کر دیں، تاکہ دعوت نامے اُن کی خدمت میں روانہ کیے جا سکیں۔ اس موقع کی ضرورت و اہمیت کے متعلق اس سے قبل بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اس لیے اُس کا اعادہ غیر ضروری ہے۔ صرف اس قدر عرض کیے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ وقت کی نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس وقت اپنی اجتماعی قوت کا مظاہرہ آپ کا فرض ہے اور "اب ورنہ پھر کبھی نہیں" کا اصول آپ کے سامنے ہو۔ فقط خاکسار۔

عطاء الرحمٰن قاسمی اسسٹنٹ سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس۔

اطبّاءِ بھوپال اور آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس

مملکتِ بھوپال جو ہمیشہ سے مشرقی تہذیب و تمدن، اسلامی خصوصیات اور بالخصوص طبِ یونانی کی گہوارہ رہی ہے، اور جس نے مجموعی طور پر اس قدیم و شریف فن کی پرورش اور اس کے شجرِ پژمردہ کی اپنے خونِ جگر سے آبیاری کی ہے، آج نہایت حیرت انگیز طریقے پر مغرب پرستی کی طرف مائل ہی نہیں بلکہ والہانہ طور پر بڑھی چلی جا رہی ہے۔ جب پچھلے زمانے پر ایک نگاہ ڈالنے کے بعد ہم موجودہ دور میں قدم رکھتے ہیں تو بھوپال کی دنیا ہی نئی نظر آتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بھوپال تہذیب و تمدنِ جدید کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ خدا اس کو اس کے مقاصد میں کامیاب اور روز افزوں سرسبز و شاداب بنائے۔ مگر مشرقیت کے ساتھ کد اور طب یونانی کے ساتھ نفرت و حقارت کا برتاؤ کسی سنجیدہ و سلیم العقل انسان کے

نزدیک پسندیدہ نہیں ہوسکتا، خاص کر بھوپال کے عوام کے درمیانہ طبقے اور متعدد ارکانِ حکومت کی جدید روش یونانی طب کے ساتھ نہ صرف یہ کہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے بلکہ وہ ہمارے تخیلات میں ایک ہیجان پیدا کیے بغیر نہیں ہوسکتی ضمیر مجبور کرتا ہے کہ اپنے قلبی تاثرات کو بتایا نہ ظاہر کردوں لیکن نہ تو اس بات کا یہ موقع ہی ہے اور نہ "ہمدرد صحت" کے صفحات اس کے لیے موزوں ہیں۔ البتہ جہاں تک فن طب کی ذمہ داریاں ایک طبیب یا خادمِ طب ہونے کی حیثیت سے مجھ پر عائد ہوتی ہیں ان سے عہدہ برآنہ ہونا فن سے غداری کا مترادف ہوگا۔

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اب کچھ مدت سے بھوپال کی فضا طب و اطبا کے لیے ناسازگار ہوتی جا رہی ہے۔ عوام کا رجحان بدل رہا ہے، حکومت کی روش میں تبدیلی ہو رہی ہے۔ مغرب زدہ طبقہ نہ صرف خود طب یونانی سے کنارہ کش ہو چکا ہے بلکہ وہ کوشش کر رہا ہے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ طب مغربی کی جانب رجوع ہوں۔ مسلم طبقہ یا تو اپنی سادہ لوحی یا لاعلمی کے باعث اور اکثریت والا طبقہ محض تعصباً یونانی طب پر مغربی طب کو ترجیح دینے لگا ہے۔ بہرحال یہ سب باتیں مجموعی حیثیت سے ہمارے لیے کسی بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہیں۔ اگر آپ ان موٹی موٹی باتوں کو محسوس نہیں کرتے یا محسوس کرتے ہوتے بھی آپ اپنے فن اور اس کے وقار کا تحفظ نہیں کرسکتے تو پھر مجھے آپ سے کچھ عرض کرنے کی جرأت نہیں ہوسکتی۔ لیکن شاید ایسا نہیں ہے۔ اور غالباً آپ کی روحیں خدمتِ فن کے لیے بیقرار ہیں۔ آپ موقع کے متلاشی اور محرک کے منتظر ہیں۔

ان اہم واقعات نے جو ماضی قریب میں رونما ہو چکے ہیں یا آئندہ ہونے والے ہیں اور جنھوں نے یونانی طب کے وقار کو خاصا دھکا پہنچایا ہے، ہمیں یہ سمجھ لینے پر مجبور کر دیا ہے کہ ہماری طب کا مستقبل نہایت تاریک ہوتا جا رہا ہے۔

ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اور اس کے اسباب وعلل کیا ہیں؟ میں ان کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ اور سمجھتا ہوں کہ یہ سب باتیں آپ کے علم میں ہیں۔ اب ان کو دُھرانا یا بیان کرنا زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہے۔ مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ یہ سب اَدبار ہمارا ہی خریدا ہوا ہے۔ ہماری ہی کمزوریاں ہماری حیثیت کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ بہرحال وقت اور موقع ہاتھ سے نہیں گیا ہے۔ ہم چاہیں تو اب بھی بہت کچھ کرسکتے ہیں۔ اب ضرورت ہے سر جوڑ کر بیٹھنے کی، ہم زبانی و ہم قدمی کی اور اجتماعی جدوجہد کی۔

ہمارے عزیز و محبوب فرمانروا اور ہماری معزز حکومت نے اپنی آغوشِ شفقت ہمارے لیے ابھی تک تنگ نہیں کی ہے، وہ ہماری قابلیت و اہلیت کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ پس ہم پر فرض ہے کہ اپنی تمام کمزوریوں اور خامیوں کو جلد سے جلد دُور کر کے عوام و حکومت دونوں پر اپنی فنی اہلیت و قابلیت کا سکہ بٹھا دیں اور عملی طور پر یہ بتا دیں کہ ہمارا وجود خزانۂ عامرہ پر بار نہیں ہے بلکہ خدمتِ خلق اور خدمتِ ملک و قوم کے ہم پورے طور پر اہل ہیں۔ اگر اب بھی ہم نے موقع کی نزاکت اور وقت کی اہمیت کو نہ سمجھا تو یاد رکھیے کہ ہماری کرسیاں اور مسندیں جلد یا بدیر ہمارے حریفوں کے قبضے میں ہوں گی۔

یہ صحیح ہے کہ ہم بعض اہم مجبوریوں کے باعث اپنا کوئی اجتماع نہیں کرسکتے، کوئی اجتماعی آواز نہیں اٹھا سکتے، ہم ارکانِ حکومت کو بلاواسطہ توجہ نہیں دلا سکتے، ہمیں وہ ذرائع میسر نہیں جو ہمارے دوسرے بھائیوں کو حاصل ہیں، مگر پھر بھی ہم کچھ کرسکتے ہیں۔ اور جو کچھ کرسکتے ہیں ہمارے لیے وہی بہت کچھ ہے۔ خوش قسمتی سے ہماری پشت پناہ ایک طبی جماعت مرکز ہند دہلی میں موجود ہے۔ جس کو کل ہند ویدک و یونانی طبی جماعت" یا "آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اسی ادارے یا جماعت نے ہمیشہ ہماری رہبری کی ہے اور ہر موقع پر ہمیں سنبھالا ہے۔ یہ ہماری بدنصیبی یا فن کی بدبختی تھی کہ وہ چند سال کے کاموں سے تھک کر طویل خوابِ استراحت میں محو ہوگئی تھی۔ لیکن لائق تحسین و تشکر ہیں دہلی کی وہ دردمند و حساس ہستیاں جن کی مساعی جمیلہ کی بدولت اب ان میں پھر آثارِ حیات نظر آنے لگے ہیں۔ وہ اب نئی زندگی حاصل کر کے کمرِ ہمت باندھ رہی ہے۔

جناب سکرٹری صاحب آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کی دردمندانہ و پرخلوص اپیلیں ہماری نظروں کے سامنے آچکی ہیں۔ تو کیا اب ہم پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ کانفرنس کی ہر آواز پر لبیک کہیں اور جو کچھ حقیر ایثار و عمل کا وہ ہم سے مطالبہ کر رہی ہے ہم اس کو مخلصانہ و رضاکارانہ طور پر پورا کردیں۔ اس کے لیے نہیں صرف اپنے عزیز فن کے لیے، اپنے فن کی عزت و وقار کے لیے اور اپنی آئندہ

زندگی و استقلال کے لیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سال بھر کی کمائی میں سے اگر پانچ روپے سالانہ فنی و قومی ٹیکس آپ ادا کردیں گے تو آپ کی جیبیں خالی نہ ہوجائیں گی۔ لیکن آپ کے فن کو اس سے وہ گراں بہا قوت اور طاقت پہنچ جائے گی جو آپ کی آئندہ فنی زندگی کی ضامن ہوسکتی ہے۔ ہندوستان میں اس وقت خدا کے فضل وکرم سے ہزارہا اطباء موجود ہیں۔ ان میں سے اگر ایک چوتھائی اطباء اس طرح پانچ پانچ روپیہ سالانہ اپنے قومی و فنی خزانے میں دے دیا کریں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ طب کا مستقبل کس قدر تاباں و درخشاں ہوجاتا ہے گا۔ صرف یہی ایک ایسی جماعت ہے جو آپ کی آواز کو مؤثر و دوررس بنا سکتی ہے۔

میں آپ کو خدا اور فن کا واسطہ دے کر آپ سے ایک فنی بھیک مانگتا ہوں۔ نزاکت وقت کا احساس کرتے ہوئے سالانہ پانچ روپے کا منھ نہ دیکھیے اور اپنی اوّلین فرصت میں دفتر آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی سے قرطاس رکنیت طلب فرما کر کانفرنس کے ممبر بن جائیے اور اس کے ساتھ دوامی طور پر اپنی فنی زندگی کا رشتہ جوڑ دیجیے۔ آپ سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آپ ہر سال و ہر مہینے دہلی کا طواف کیجیے۔ اگر فن کی خدمت کا جذبہ ستائے تو بلاشبہ آپ اپنی مرضی سے ایسا بھی کرسکتے ہیں لیکن آپ تحریری تجاویز تو بھیج سکتے ہیں۔ اپنے دُکھ درد میں اپنے دوسرے دور افتادہ بھائیوں کو شریک کرکے خود نہ سہی انھیں سے آواز تو بلند کرا سکتے ہیں۔

مجھے اُمید ہے کہ میری یہ درد بھری التجا "صدا بصحرا" ثابت نہیں ہوگی۔ اور میرے معزز معاصرین تمام ہم پیشہ بھائی اور ہندوستان کی تمام مقامی طبی جماعتیں اور پارٹیاں "آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس" کے ساتھ اپنا رشتہ خلوص و مودت استوار کرکے میری اپیل کا عاجلانہ مگر عملی جواب دے کر اپنی حیاتِ اجتماعی کا ٹھوس ثبوت بہم پہنچائیں گے۔

مجھے یہ اعلان کرنے میں مسرت محسوس ہوتی ہے کہ میں اپنی فنی زندگی کو فن عزیز کی، ملک و قوم کی اور سب سے بڑھ کر اپنی فنی جماعت "آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس" کی خدمت کے لیے وقف کر رہا ہوں۔ اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرے کون کون سے بھائی اس میدانِ عمل میں میرے ہم دوش و ہم قدم ہوتے ہیں۔

آپ کا مخلص

ننگ اطباء لطافت حسین طبیب ریٹی (بھوپال)

(بقیہ صفحہ ۴۳ یہ ہے)

مرحوم و مغفور سرپرست تکمیل الطب کالج لکھنؤ کی وفات حسرت آیات کو دنیائے طب کے لیے حادثہ جانکاہ اور فنِ طب کے نحیف و نزار جسم پر ایک ناقابلِ اندمال زخم تصور کرتا ہے اور اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہوا دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔ نیز یہ جلسہ مرحوم کے جملہ پسماندگان خصوصاً مرحوم کے صاحبزادگان حکیم عبدالحسیب صاحب و حکیم عبدالجلیل صاحب سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حکیم محبوب الرحمٰن صاحب گلشن

سکرٹری مجلس مذاکرہ۔ لاہور

شفاء الملک حکیم عبدالحمید مرحوم ومغفور

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
ز جام دہر مے کل من علیہا فان

شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب لکھنوی کے سانحۂ وفات سے صرف لکھنؤ ہی میں نہیں بلکہ سارے ہندوستان کے طبی حلقوں میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ مرحوم لکھنؤ کے مشہور طبی خاندان جھوائی ٹولہ کے رکن رکین اور فنی قابلیت وصداقت کے اعتبار سے اپنے بزرگوں اور پیشروؤں کی جملہ خصوصیات کے حامل تھے۔ زمانے کی تبدیل شدہ ذہنیت اور نئے رجحانات ان کے پیشِ نظر تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جدید تعلیم یافتہ گروہ پر بھی طب کی ساکھ اور وقعت ان کی بدولت بہت کچھ قائم تھی۔ اور لکھنؤ کے سے مقام میں، جہاں کنگ جارج میڈیکل کالج اور دوسرے عالی شان ایلوپیتھک اسپتال موجود اور درجنوں مشہور ڈاکٹر پریکٹس میں مشغول تھے، ان کا مطب طب یونانی کی مقبولیت اور صرف مقبولیت ہی نہیں بلکہ شفا بخشی کے ایک نہایت کامیاب نمونے کی حیثیت سے پیش کیا جا سکتا تھا۔

دہلی کی طرح لکھنؤ بھی طب کا ایک مرکز مانا جاتا رہا ہے۔ زمانۂ قدیم سے یہاں بھی اساتذۂ فن اس فنِ شریف کے درس وتدریس میں مصروف رہا کرتے تھے۔ زمانے کے بدلتے ہوئے رجحانات کی بدولت مدرسۂ طبیہ دہلی کی طرح یہاں بھی طبی مدرسے کی بنیاد پڑی۔ لکھنؤ کے طبیبِ اعظم حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم ومغفور نے اس مدرسے کے لیے وہ سب کچھ کیا جو حاذق الملک اوّل حکیم عبدالمجید خاں صاحب مرحوم نے دہلی کے مدرسۂ طبیہ کے لیے کیا تھا۔ بعد ازاں شفاء الملک حکیم عبدالرشید مرحوم اور پھر ان کے برادر حقیقی شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب کے ہاتھ میں اس مدرسے کے انتظام کی باگ آئی۔ الحمدللہ کہ یہ قدیم مدرسہ اب بھی تکمیل الطب کالج کے نام سے خدمتِ فن میں مصروف ہے۔ شفاء الملک حکیم عبدالحمید مرحوم، اپنے بڑے بھائی صاحب کی طرح، پورا وقت اس درسگاہ کے ہر شعبے کی نگرانی میں صرف فرماتے تھے۔ اور مطب کی عملی تعلیم تو آخر زمانے تک تقریباً وہی اپنے ذمے لیے رہے۔ ان کے مطب میں طلبہ کے ہجوم، اور نسخہ نویسی کی تعلیم کے مناظر دیکھ کر قدیم اطبا کے مطب کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔

مرحوم کی کوششوں سے اس کالج میں نہ صرف طب قدیم کے مضامین اچھی طرح پڑھائے جاتے تھے، بلکہ ان کے پہلو بہ پہلو بقدرِ ضرورت جدید طب کے مضامین بھی داخلِ نصاب تھے۔ لیکن شفاء الملک مرحوم خاص طور پر یہ خیال رکھتے تھے کہ یہ نئے مضامین قدیم طب پر غالب نہ آنے پائیں اور اس درسگاہ کے مستند طلبہ کے دل ودماغ ڈاکٹریت سے مرعوب ومسحور نہ ہونے پائیں۔ ان اصول کے پیشِ نظر، مرحوم ہمیشہ طب کی زبانِ تعلیم عربی رکھنے پر زور دیتے رہے اور جہاں تک ان کی درس گاہ کا تعلق ہے، اس بارے میں وہ کامیاب بھی رہے۔ ان کی عمر کے آخر زمانے میں جب انجمن طبیہ صوبۂ متحدہ کا احیاء عمل میں آیا اور ان کے نیز ان کے شرکائے کار مثلاً شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب دریابادی (صدر انجمن مذکور) وغیرہم کی کوششوں سے ہندوستان کے ماہرینِ طب، طب کے لیے ایک جامع ومانع نصاب تیار کرنے، ایک کمیٹی کی شکل میں، بمقام لکھنؤ اکٹھے ہوئے تو طب کی تعلیمی زبان عربی رکھنے کی سب سے زیادہ سرگرم وکالت مرحوم ہی نے فرمائی اور بالآخر کمیٹی نے ان کی رائے سے اتفاق کیا۔ افسوس کہ ان کی عمرِ عزیز نے وفا نہیں کی خدا کرے کہ جلد اس نصاب کمیٹی کی مساعی بروئے کار آئیں، اور دوسری مشہور طبی درسگاہوں میں بھی عربی زبان پوری طرح طب کی تعلیمی زبان قرار پا جائے۔

مرحوم تکمیل الطب کالج کے آنریری سکریٹری تھے۔ ان کی کوششوں کی وجہ سے نہ صرف طبی تعلیم کا معیار اس درسگاہ میں بلند رہا، بلکہ اس کی مالی حالت کو بھی استحکام واستواری نصیب رہی۔ رؤسا اور دریا دل حضرات سے کالج کے لیے وقتی ومستقل عطیات حاصل کرنا، جلسہ ہائے تقسیم اسناد میں حکام اور ملک کے سربرآوردہ لوگوں کو شریک کرنا، انڈین میڈیسن بورڈ اور دیگر اداروں سے ایڈ دلانا، درسگاہ کی مستقل آمدنی کے لیے جائداد واملاک خریدنا، دواخانۂ تکمیل الطب کو ترقی دے کر اس کے نفع کو ضروریاتِ درسگاہ پر لگانا، اس قبیل کے بیسیوں کام تھے، جن کی دھن شب وروز مرحوم کو رہتی تھی۔ ان کی اس سعیٔ پیہم کا نتیجہ یہ نکلا کہ آخر زمانے میں انکی

اس درسگاہ کو بھی صوبے کی دوسری سرکاری طبی درسگاہوں کے مساوی حقوق، حکومت صوبہ کی نگاہ میں حاصل ہوگئے، اور مدتِ تعلیم بھی اس کالج کی چار سال سے پانچ سال ہوگئی۔ اب اس درسگاہ کی نگرانی کا فرض تمام تر، ان کے لائق بھائی حکیم عبدالمجید صاحب کے سپرد ہوا ہے۔ موصوف کی پچھلی خدمات کو دیکھتے ہوئے بے کھٹکے یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے مرحوم بھائی کی طرح اس درسگاہ کی خدمات انجام دیں گے اور اس کی ترقی اور شہرت میں روز بروز اضافہ کریں گے۔

شفاء الملک مرحوم، اپنے حسنِ اخلاق کے اعتبار سے بھی ممتاز تھے۔ غرباء پر خاص توجہ منعطف کرتے تھے۔ طلبہ پر بہت مہربانی کا اظہار فرماتے تھے اور مطب کی عملی تعلیم میں علم سینہ کے اظہار میں بخل بالکل نہیں فرماتے تھے۔ ان کے مطب میں بیٹھ کر عملی تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد ہزار ہا سے متجاوز ہو چکی تھی، ان میں بہت سے صاحبان اس وقت ہندوستان کے مختلف مقامات میں کامیابی اور شہرت کے مالک ہیں، اور ان کی بدولت لکھنؤ کی طب، اور لکھنؤ کے معمول مطب نسخے ملک میں معیاری مانے جارہے ہیں۔

فنی حذاقت میں مرحوم کا رتبہ بہت بلند تھا، پیچیدہ سے پیچیدہ اور نازک سے نازک امراض میں نسخہ بہت سلجھا ہوا، اور صرف چند اجزاء کا لکھتے، اور شافی مطلق کے حکم سے شفا ہوتی۔ اکثر تو یہی ہوتا کہ وہی ایک نسخہ شروع سے آخر تک قائم رکھتے، یا اگر تغیر فرماتے تو محض ایک دو جُزو کا۔ علاج عموماً مفردات سے فرماتے۔ ان جڑی بوٹیوں سے انھوں نے جو کارہائے نمایاں کر دکھائے انھیں دیکھ کر ڈاکٹروں اور طب کے مخالفوں پر ہمیشہ کے لیے طبِ یونانی کا سکہ بیٹھ گیا۔ مرحوم کے شاگردوں کے پاس ان کارناموں کی تفصیل ضرور محفوظ ہوگی۔ اگر وہ ان کو حیطۂ تحریر میں لے آئیں، اور ان کی اشاعت ہوجائے تو مرحوم کی بہترین یادگار شائقین وطالبینِ طب کے سامنے آجائے۔ اس جگہ صرف ایک مثال پر اکتفا کی جاتی ہے کچھ عرصہ ہوا ملک کے مشہور عالم اور مقدس بزرگ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، شدید طور پر علیل ہوئے۔ ڈاکٹر صاحبان نے بلڈ پریشر (ضغطۃ الدم) وغیرہ عوارض، جو بڑھاپے میں نہایت خطرناک سمجھے جاتے ہیں، تجویز کیے۔ علاج کچھ عرصے تک ہوا، لیکن مرض جوں کا توں رہا۔ بالآخر مولانا کو ان کے تیمار دار لکھنؤ لاتے اور قرعۂ فال لکھنؤ کے اس طبیب حاذق کے نام پڑا۔ شفاء الملک مرحوم نے انتہائی دل سوزی اور خلوص کے ساتھ علاج ہاتھ میں لیا۔ اور ڈاکٹروں کی رائے سے قطعی اختلاف کرکے مرض کو صرف خرابیٔ ہضم کا نتیجہ قرار دے کر معالجہ شروع کیا۔ تھوڑے ہی عرصے میں مولانا بالکل تندرست ہوگئے۔ اور ماشاء اللہ اب بھی صحیح و سلامت ہیں۔ (اس علاج کی پوری تفصیل قلم بند کرکے مولانا کے بعض معتقد کتابی صورت میں شائع کر چکے ہیں) اس قسم کے کارنامے، مرحوم کے ایک دو نہیں، بکثرت ہیں۔

طبی سیاست میں بھی مرحوم کا قدم، اپنے معاصر اطباء سے پیچھے نہیں تھا۔ آل انڈیا طبی اینڈ ویدک کانفرنس کے زمانۂ عروج میں جب مسیح الملک مرحوم زندہ تھے، آپ برابر ہر قسم کا حصہ لیتے رہے۔ انڈین میڈیسن بورڈ، یو۔پی کی تشکیل جب عمل میں آئی تو آپ بھی اس کے رکن بنائے گئے اور آخر تک اس کے رکن رہے۔ اطباء کو رجسٹریشن کے پورے حقوق دلانے میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔ صوبے کی انجمن طبیہ کے ساتھ آپ نے ہمیشہ انتہائی اشتراکِ عمل کیا۔ ۱۹۳۸ء میں جب کانگریسی حکومت نے، انڈین میڈیسن بل کا خاکہ تیار کیا تو آپ نے صوبے کے مشہور اطباء کو یکجا کیا اور قانون مذکور میں ایسی ترمیمات و اضافے مرتب کرائے جو فن کی بہبود اور اطباء کی ترقی کے لیے ازبس ضروری تھے اور ان کی تقسیم وسیع پیمانے پر کی۔ اور جب قانون مذکور آسمبلی و کونسل میں زیر بحث تھا، ممبران کونسل و اربابِ حکومت سے بار بار مل کر بہت سے امور میں کامیابی حاصل کی۔ حکومت نے بھی آپ کی فنی خدمات اور ذاتی وجاہت کے اعتراف میں، عرصہ ہوا، آپ کو شفاء الملک کے خطاب سے مفتخر کیا تھا۔ ۱۹۳۹ء میں آپ کو صوبے کے امراض وبائیہ کے انسداد کے بورڈ کا رکن بھی بنایا گیا تھا۔ طبیہ کالج علی گڑھ، اور گورنمنٹ طبی اسکول لکھنؤ کی مجلس انتظامیہ کی رکنیت بھی آخر عمر تک آپ کو حاصل رہی، اور یہ دونوں درسگاہیں آپ کے تجربے اور مشورے سے ہمیشہ مستفید ہوتی رہیں۔ بیرونِ صوبہ بھی جتنی طبی تحریکیں اٹھیں ان میں بھی آپ کے مشورے کو خاص اہمیت حاصل رہی۔ چنانچہ آج سے چند سال قبل، جب اعلیٰحضرت حضور نظام دکن (خلد اللہ ملکہ) کے ذہنِ مبارک میں طبیہ کالج کے قیام کا خیال آیا تو ملک بھر کے ماہرینِ فن طلب کیے گئے۔ اس موقع پر

لکھنؤ کی نمائندگی آپ نے فرمائی۔ ملک کی دیگر ملی وقومی تحریکوں سے بھی آپ کو دلچسپی تھی، ندوۃ العلماء لکھنؤ کی مجلس انتظامیہ اور مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے کورٹ کی ممبری بھی آپ کو حاصل تھی۔ چند سال ہوئے فریضۂ حج بھی ادا فرمالیا تھا۔

یوں تو مرحوم کی صحت ظاہراً بہت اچھی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے ذیابیطس کی شکایت ہوئی تھی، لیکن احتیاط وعلاج کی وجہ سے مرض قابو میں رہا۔ کچھ عرصہ ہوا نمونیا کا شدید حملہ ہوا۔ یہ مرض تو دور ہوگیا، لیکن پوری صحت حاصل نہیں ہوئی، کھانسی اور اس قسم کے عوارض باقی رہے، اور رفتہ رفتہ انھوں نے شدت اختیار کی۔ بالآخر معالجین کی یہ رائے ہوئی کہ سِل کا اثر ہوگیا ہے۔ بہتر سے بہتر علاج یونانی اور ڈاکٹری کیا گیا۔ بھوالی کے سینی ٹوریم میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں عرصہ دراز تک قیام فرمایا، لیکن افسوس نفع کی کوئی صورت نہیں نکلی۔ نومبر ۱۹۴۰ء میں لکھنؤ واپس تشریف لائے یہاں بھی بہتر سے بہتر علاج جاری رہا، لیکن نوشتۂ تقدیر کو کون ٹال سکتا ہے اور مشیت ایزدی میں کسے مجالِ دم زدن ہے؛ ۲۵؍ دسمبر کو دنیائے طب کا یہ آفتاب، اپنی آخری چمک دکھا کر غروب ہوگیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ؏

حکیم عبدالقوی۔ دریابادی۔ (فاضل الطب والجراحت)

جلسہ تعزیت جناب شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب مرحوم

آج بتاریخ ۵؍ دسمبر ۱۹۴۰ء بوقت ۲ بجے دن طلباء تکمیل الطب کالج لکھنؤ کا ایک جلسۂ عام جناب شفاء الملک حکیم محمد عبدالحمید صاحب کے انتقال پُر ملال پر زیر صدارت جناب حکیم شکیل احمد صاحب وائس پرنسپل کالج مذکور منعقد ہوا۔ جلسے میں متعدد طلباء نے مرحوم کی وفات پر تعزیتی تقریریں کیں۔ اس کے بعد موصوف نے مختصر الفاظ میں اظہار تاسف وملال کرتے ہوئے حسب ذیل تجویز پیش کی، جس کی تائید تمام طلبا نے کھڑے ہوکر کی۔

تجویز نمبر ۱۔ اساتذہ اور طلبائے تکمیل الطب کالج لکھنؤ کا یہ جلسۂ عام جناب شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب مرحوم کے انتقال پر اپنے عمیق ترین جذباتِ حزن وملال کا اظہار کرتا ہے اور موصوف کی رحلت کو طبِ یونانی کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان خیال کرتا ہے۔

تجویز نمبر ۲۔ یہ جلسۂ عام مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ یہ جلسہ خیال کرتا ہے کہ جناب حکیم محمد عبدالمجید صاحب قبلہ ہی وہ تنہا ہستی ہیں جو موصوف کی یادگار اور جانشین کہلانے کے مستحق ہیں اور دعا کرتا ہے کہ موصوف تادیر زندہ وسلامت رہیں اور فنِ طب کی بہبودی وفلاح کا کام انجام دیں۔

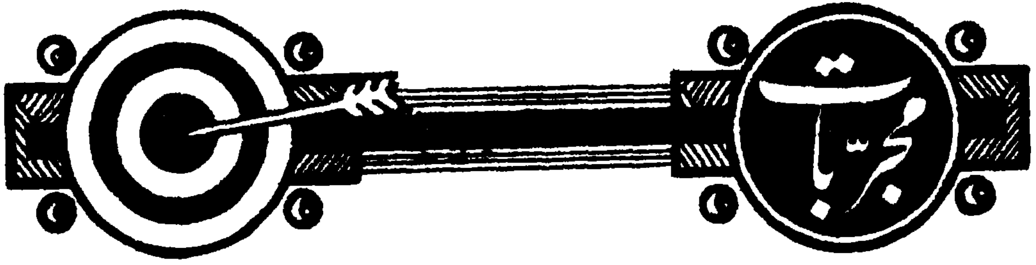
سید محمود علی۔ صدر تکمیل الطب یونین، لکھنؤ۔

طبیہ کالج لاہور میں شفاء الملک حکیم عبدالحمید مرحوم کا تعزیتی جلسہ

مورخہ ۴؍ جنوری ۱۹۴۱ء کو پونے دو بجے مجلس مذاکرہ طبیہ کالج لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب ڈاکٹر حاجی محمد صادق صاحب پرنسپل طبیہ کالج لاہور بسلسلۂ تعزیت جناب شفاء الملک حکیم محمد عبدالحمید صاحب رئیس اعظم لکھنؤ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے جناب حکیم جلیل احمد صاحب انچارج مجلس مذاکرہ نے انعقادِ جلسہ کی غرض وغایت بیان کرکے مرحوم کی خاندانی عظمت، فنی قابلیت، تبحرِ علمی، حذاقت اور مرحوم کے دیگر اوصاف واَخلاقِ حمیدہ پر روشنی ڈالی اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن جنابِ صدر کی طرف سے پیش ہوکر باتفاق آراء منظور ہوا۔

مجلس مذاکرہ طبیہ کالج (انجمن حمایت اسلام) لاہور کا یہ غیر معمولی اجلاس عالی جناب استاذ الحکماء شفاء الملک حکیم حاجی عبدالحمید صاحب

(بقیہ صفحہ ۴۹ پر)



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

معجون مجدد شباب مغز نارجیل، مغز پستہ، مغز بادام شیریں، مغز چلغوزہ، چرونجی، مغز فندق، کشتہ فولاد جامنی ہر ایک ایک تولہ، مغز اخروٹ، تل سفید مقشر ڈیڑھ ڈیڑھ تولے، بلادر مدبر کلاہ دور کردہ سوا تولے۔ برگ بھنگرہ سیاہ روغن بادام میں چرب کیا ہوا دو تولے۔ دواؤں کا سفوف بنالیں اور دوگنے شہد مصفی میں شامل کرکے معجون بنائیں۔ مرتبان میں رکھ کر چالیس دن بعد ایک ماشے سے تین ماشے تک صبح ہی صبح دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ **فوائد:** یہ معجون بے حد مقوی باہ ہے اور اگر اس کو عرصے تک استعمال کیا جائے تو تمام عمر کمزوری باہ کی شکایت نہیں ہوتی۔ اگر سات آٹھ مہینے مسلسل استعمال کی جائے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ بال از سر نو سیاہ ہو جاتے ہیں۔ کسی قسم کے نقصان کا ذرہ برابر اندیشہ نہیں ہے۔

ترکیب کشتہ فولاد جامنی: ۳ تولے سیلی فولاد کو برادہ کرکے تین دن آب جامن میں کھرل کریں۔ اس کے بعد چھوٹے قرص بنا میں اور کوزے میں رکھ کر گل حکمت کرلیں۔ خشک ہونے کے بعد محفوظ مقام پر بیس سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ اسی طرح اکیس آنچیں آب جامن میں کھرل کرکے دیں۔ اس ترکیب سے فولاد کا بہترین کشتہ تیار ہوگا جو مرض ذیابیطس کے لیے بھی اکسیر اعظم ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ جودھ پور

اکسیر حابس الدم تخم گانجہ سوختہ (آہنی توے پر جلا کر سیاہ کیے ہوئے) باریک پیس کر رکھ لیں۔ ضرورت کے وقت ایک رتی یہ اکسیر مکھن یا بالائی میں رکھ کر کھلائیں۔

فوائد: ہر قسم کے ادرار خون کے لیے اکسیر صفت ہے بواسیری مسوں سے خواہ بیرون خون بہتا ہو، مستورات کے ادرار حیض کی وجہ سے خون زیادہ بہتا ہو، دونوں کے لیے اکسیر ہے۔ نکسیر، خونی قے یا زخم سے خون جاری ہونے کی صورت میں بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں خون بند کر دیتا ہے۔

سفوف اکسیر باہ: مغز پنبہ دانہ ۲۰ تولے، ثعلب، لونگ سالم، دارچینی، گوکھرو، سمندر سوکھ، طباشیر ہر ایک ایک تولہ ستاور، موسلی سیاہ تخم کونچ، تال مکھانہ، بیج بند، کمرکس، موچرس، کشتہ فولاد، ست سلاجیت اصلی ہر ایک دو تولے۔ نبات سفید سب دواؤں کے برابر ملا کر سفوف بنالیں صبح کو ۶ ماشے سے دو تولے تک حلوہ بادام یا دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد: جریان، سیلان، ادرار بول و کمزوری مثانہ و گردہ کو دور کرتا ہے اور مقوی باہ ہے۔

اکسیر کالی کھانسی گندک آملہ سار مصفی، ست لوبان، سہاگہ بریاں، فلفل دراز بریاں، خاکستر ہلیلہ مع تخم، خاکستر عناب مع تخم، افیون سوختہ کاکڑا سنگی، نمک سنگ، خاکستر برگ تینوں ہر ایک تین ماشے۔ رب السوس ۲½ تولے۔ سب کو پیس کر پانی کی مدد سے ماش برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی سے چار گولی تک حسب عمر نیم گرم پانی سے صبح و شام کھلائیں۔

فوائد: ہر قسم کی کھانسی خصوصاً کالی کھانسی خواہ کسی درجے میں ہو اور کسی عمر والے کو ہو ایک دو خوراک سے ہی رفع ہو جاتی ہے۔

جناب حکیم کبیر احمد صاحب مہنگا نوی

گھی کوار کے لڈو گائے کا دودھ تین سیر، لعاب گھی کوار ڈیڑھ سیر، چھواری باریک پسے ہوئے ایک چھٹانک، زعفران عرق کیوڑہ میں پسی ہوئی ایک تولہ۔ سب کو ڈیڑھ پاؤ گھی میں بھون لیا جائے۔ اس کے بعد ڈیڑھ سیر قند کے قوام میں اس کو ڈال دیں۔ اوپر سے ثعلب مصری، شقاقل مصری،

موصلی سفید، موصلی سیاہ، گوند ببول، تال مکھانہ، بہمن سرخ و سفید، اسگندھ ناگوری، گوکھرو، ناریل، بادام، کشمش، سلاجیت اصلی اور کشتہ قلعی ہر ایک ایک تولہ ڈال دیں۔ اور ایک ایک تولہ کے لڈو بنالیں۔

فوائد: تقویت باہ کے لیے سردیوں میں ان کا استعمال بہت مفید ہے۔

پچکاری سوزاک برگ حنا ایک پاؤ، کافور، کشنیز خشک، کتھہ، پپڑیا، گیرو، رسوت ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو شام کے وقت ہانڈی میں بھر لیا جائے۔ دوسرے دن صبح سے ۴-۴ گھنٹے بعد اس کا پانی نتھار کر پچکاری کر دی جائے

فوائد: صرف دو دن کے استعمال سے سوزاک جیسا موذی مرض نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

جناب حکیم فتح محمد صاحب، خان گڑھ

حبوب ہاضم پوست ہڑ، پوست بہیڑہ، آملہ، سونف، دانہ الائچی کلاں، دانہ الائچی خورد، سونٹھ، مرچ سیاہ، فلفل دراز، دارچینی، پودینہ، باؤبڑنگ، زیرہ سیاہ، شیطرج ہر ایک ساڑھے تین تولے۔ نمک لاہوری ۵ تولے، اجوائن دیسی، اجوائن خراسانی ہر ایک ۲ تولے، غنچہ مدار ۲ تولے۔ سب کو باریک پیس کر گھی کوار کے گودے کے ساتھ کھرل کر کے چنے برابر گولیاں تیار کریں اور سائے میں ہی خشک کر کے محفوظ رکھیں۔ دو سے چار گولیوں تک کنگنے پانی یا عرق سونف کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد: پیٹ کے درد کی بے خطا دوا ہے۔ پرانی بدہضمی بھی اس سے رفع ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ نفخ، قراقر شکم، کمی بھوک، دوران سر، کھٹی ڈکاروں کے لیے مفید ہے۔ (از حکیم سوبھ راج صاحب - بیٹ رائے علی)

تریاقِ درد سوڈا بیلی سالس ۳ ڈرام، سورنجان شیریں، ال کنگنی، اسگندھ، پیپلا مول ہر ایک تین ماشے۔ سب کو نہایت باریک پیس کر بارہ پڑیاں بنائیں۔ صبح و شام کو ایک ایک پڑیا پانی کے ساتھ مریض کو کھلائیں۔

فوائد: یہ دوا ہر قسم کے بلغمی دردوں کے لیے تریاق کا حکم رکھتی ہے۔ (از حکیم حق نواز صاحب، تونسوی)

سنون خاص سنو بارہ ۵ تولے، سپاری سوختہ ۵ عدد، لونگ ۱۰ عدد، الائچی خورد ایک عدد، مرچ سیاہ ۵ عدد، کافور ۳ ماشے، پھٹکری بریاں ڈھائی تولے۔ نہایت باریک پیس کر منجن بنائیں اور صبح و شام مسواک یا برش سے دانتوں اور مسوڑھوں پر ملا کریں۔

فوائد: اس سے ہلتے ہوئے کرم خوردہ اور مواد سے پر دانت موتیوں کے مانند چمکدار اور پتھر کے مانند مضبوط ہو جاتے ہیں۔

(از مولانا مولوی عبدالغفور صاحب صدر مدرس مراد آباد)

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب وارثی، دہلوی

اکسیر جریان بھوسی اسپغول، ست بہروزہ ہر ایک ڈھائی تولے، رال، مصطگی ہر ایک ڈیڑھ تولے، طباشیر کبود، پوست ہلیلہ ہر ایک چھ ماشے۔ ست سلاجیت ایک تولہ، دانہ الائچی خورد، کشتہ قلعی، کشتہ مرجان، کشتہ پوست بیضہ مرغ ہر ایک ۶ ماشے، ورق نقرہ ۳ ماشے، نبات سفید ہم وزن ادویہ۔ سفوف بنا کر تین تین ماشے صبح و شام دودھ کے ساتھ پھانکیں۔

فوائد: جریان، احتلام اور سرعت انزال کو دور کر کے باہ کو بڑھاتا ہے۔ دائمی قبض کو دور کرتا ہے۔ مشتہی اور ممسک ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتا ہے۔ عمدہ خون بہت زیادہ پیدا کرتا اور چہرے کو نکھارتا ہے۔

حیض کی تمام خرابیاں دور کرنیوالی مجرب اکسیر

ماہواری (رجسٹرڈ)

رحم کا ورم ہسٹیریا
وغیرہ خطرناک امراض
"معمولی" حیض کی خرابیوں سے پیدا ہو جاتے ہیں

تمام دنیا کے ڈاکٹر اور حاذق حکما اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ نہایت ہی پیچیدہ مرض ہے علاج میں اگر ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کرتے ہیں تو حیض میں کمی بلکہ بندش واقع ہو جاتی ہے، اور اگر کمی اور بندش کا نسخہ تجویز کرتے ہیں تو ایام ماہواری بیقاعدہ ہو جاتے ہیں۔

ہمدرد کی مجلس تجربات نے سالہا سال تک ریسرچ (سرگرم تحقیقات) کرنے کے بعد کئی سال ہوئے ماہواری کو دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔

ہمدرد کی مایۂ ناز، قابل افتخار ماہواری تمام حیض کی خرابیوں، حیض کی کمی حیض کی بندش۔ حیض کی بے قاعدگی کا خدا کے فضل سے ایسا حکمی علاج ہے کہ ہمدرد سے حسد رکھنے والے دواخانوں نے ایڑی سے چوٹی کا زور لگالیا، مگر اس کا مقابلہ تو کیا، اس سے ۱/۲ حصے فائدے مند دوا بھی پیش نہ کر سکے۔

ہمارے ہاں روزانہ ماہواری کے آرڈروں کا تانتا لگا رہتا ہے۔

آپکے گھر میں ضرورت ہو تو ابھی منگائیے — ملنے کا پتہ:- **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** — قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے

میں اپنی بیوی کی خفگی سے تنگ تھا

طلائے مقوی خاص (رجسٹرڈ)

لکھنا تو نہیں چاہیے مگر یہ واقعہ ہے کہ جو صحاب اپنی بیویوں کی خفگی سے اداس رہتے ہیں، وہ یہ نہیں سمجھتے کہ قصور خود ان کا ہے۔

اللہ کی شان ہے، قوت باہ کی کمزوریوں کا علاج کرنے، ڈاکٹری بھی طب یونانی کے منہ آنے لگی ہے۔

غدودی علاج اور بندر کے پیوند کا کئی سال تک ڈھول پیٹا گیا، مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ اب یہ غل غپاڑہ کم ہو گیا ہے۔ اس پر ہمدرد کی مجلس تجربات نے کئی سال تک طلائے مقوی خاص کے نسخے کی تحقیقات کرتے ہوئے غدودی علاج اور پیوند کو سامنے رکھا۔ کیونکہ صحیح معنوں میں ریسرچ (سرگرم تحقیقات) صرف اسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ تمام دنیا کے نظریے اور تحقیقات سامنے رکھی جائیں۔

ہمدرد کی مجلس تجربات کا نتیجہ
طلائے مقوی خاص ہے

بے ضرر قابل اعتماد، نادر، مجرب المجرب طلائے مقوی خاص کے استعمال سے کیا ہوتا ہے:-

(۱) اغلام، جلق کی وجہ سے جو ساخت کی خرابیاں پیدا ہو گئی ہوں اور زیادتی عمر سے سخت کمزوری ہو گئی ہو، اس مشہور طلاء کے استعمال سے ان شکایتوں کا نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ (۲) یقیناً مرجھائی ہوئی جوانی دوبارہ مل جاتی ہے (۳) شرم اور ندامت کا قلع قمع ہو جاتا ہے (۴) گھر میں خوشی اور خرمی نظر آنے لگتی ہے (۵) رگ رگ نس نس و پٹھوں میں شہ زوری پیدا ہو جاتی ہے (۶) آرزو سے بڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس سے بدرجہا کم حیثیت کے نسخے کے مطابق بنے ہوئے طلاؤں کے امراء اور رؤسا ہزاروں روپے اطبّاء کو بطور شکرانہ دیتے تھے۔ یہ ایک نہایت ہی قیمتی طلاء ہے۔ بڑی مشکلات پیچیدہ نسخے اور ناممکن تو نہیں مگر نہایت دشوار ترکیبوں سے بڑی مقدار میں تجارتی حیثیت سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس لیے لاگت بہت ہی کم آتی ہے۔ آٹھ روپے میں اس عجیب طلاء کی ایک شیشی مفت کے برابر ہے۔ ابھی منگائیے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب "فاضل الطب و الجراحت"، کھاتولی

استسقاء زقی

(اسائٹز — ڈراپسی)

۱ جلاپا سائیدہ ایک ماشہ
زنجبیل سائیدہ ایک ماشہ

نوٹ:- اس بیماری میں آب خون کی قسم کی رطوبت تجویف صفاق میں جمع ہو جاتی ہے اور پیٹ مشک کی طرح پھول کر تن جاتا ہے۔ یہ مرض اکثر ضمور الکبد، التہاب الکلیہ یا امراض قلب کی وجہ سے ہو جاتا ہے کبھی امراض خبیثہ کے ضمن میں بھی آخری درجات میں ہو جایا کرتا ہے۔ اس مرض کا اصول علاج یہ ہے کہ مائیت کا اخراج کیا جائے۔ ساتھ ہی مریض کی قوت کا بھی لحاظ رکھا جائے۔ چناں چہ اس غرض کے لیے معرقات، مدرات اور مسہلات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ دست آور دوائیں اس قسم کی تجویز کریں کہ جن سے آبی دست آئیں۔ شدید ضرورت کے موقع پر کہ جب مریض کو سانس کی دشواری ہو اور سخت تناؤ و دباؤ ہو رہا ہو تو ٹروکار کینولا کے ذریعے سے پانی کا بیشتر حصہ نکال دیں اور بقیہ پانی کو بتدریج جذب ہونے دیں۔ پیٹ کا تمام پانی ایک دم نہیں خارج کرنا چاہیے۔ کیوں کہ پیٹ کی رگیں جن پر عرصے تک دباؤ رہا ہے جب وہ دباؤ ہٹ جائے گا تو دفعتاً پھیل جائیں گی اور شدید قسم کے جریانِ خون کا خطرہ ہوگا۔

استسقاء کا پانی نکالنا

پہلا طریقہ: یہ عمل پیٹ کے سفید خط پر عانہ اور ناف کے درمیان بہترین طریقے پر کیا جاتا ہے عامل کو پہلے یہ اطمینان کر لینا چاہیے کہ واقعی یہ مریض استسقاء کا ہے اور یہ بھی دیکھ لینا چاہیے کہ مثانہ خالی ہو مریض کو بستر کے کنارے اس طرح بٹھائیں کہ اس کا سینہ اور پیٹ سامنے کی طرف ابھرا ہوا رہے۔ ایک موم جامہ ہونا چاہیے تاکہ بستر پانی سے نہ بھیگے اور ایک برتن بھی پانی کے لیے تیار رکھنا چاہیے۔ مقام مذکورہ پر بلکہ بہتر صورت یہ ہے کہ سفید درمیانی خط (لائنا البیا) سے ذرا بچا کر تاکہ مثانے کی چوٹی مجروح ہونے کا اندیشہ باقی نہ رہے، ٹروکار کینولا کو جوفِ صفاق میں داخل کر دیا جائے۔ اب ٹروکار کو باہر نکال لیں۔ کینولا کے ذریعے سے فوراً ہی پانی تیزی کے ساتھ نکلنا شروع ہوگا جس کو برتن میں لے لیں۔ اس کے بعد کینولا کو بھی باہر نکال لیں اور سوراخ کو کلوڈین سے بند کر دیں۔ اگر ایک مرتبہ مذکورہ آلے کو دیکھ کر سمجھ لیا جائے تو یہ عمل بالکل آسان معلوم ہوگا۔

دوسرا طریقہ: پہلے جلد اور زیر جلد ساخت کو دو فیصدی نووکین سولیوشن سے بے حس کر دیا جائے اس کے بعد ½ انچ لمبا شگاف جلد اور زیر جلد ساخت میں کر کے ٹروکار اور کینولا کو اس شگاف کے راستے سے جوفِ صفاق میں داخل کر دیں اور مذکورہ بالا طریقے پر عمل ختم کر کے زخم کو پاک و صاف گھوڑے کے بالوں سے ٹانکے لگا کر بند کر دیں اور پاک و صاف ڈریسنگ کر دیں۔ اس طریقے میں ذرا طوالت ہے۔ اسی لیے پہلا طریقہ زیادہ مروج ہے۔

پیٹ کا پانی نکالنے کے بعد شکم پر ایک چوڑی پٹی ذرا کس کر باندھیں۔ پانی نکالنے کے لیے سب سے بڑا ٹروکار پہلے ہی استعمال کرنا غیر مناسب ہے کیوں کہ ایسا کرنے سے پانی بہت جلد خارج ہو کر بے ہوشی کا خطرہ ہوتا ہے۔ نیز بڑے ٹروکار سے جو سوراخ بنتا ہے وہ نسبتاً دیر میں بھرتا ہے۔ بہرحال اس عمل کو احتیاط سے کیا جائے تو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔

علاج بالاحتقان

ڈاکٹر جیمس یار مندرجہ ذیل طریقے پر انجکشن کی سفارش کرتے ہیں۔ تجویف صفاق کا پانی دو راستے والے کینولا کے ذریعے سے نکال کر خالی کر دیں اس کے بعد لمبی سوئی والی انجکشن کی پچکاری کے ذریعے سے ۳ ماشے جوہر کلاہ گردہ سیال (ایڈرینالین کلورائیڈ سولیوشن) نصف اوقیہ آب مقطر میں ملا کر کے انجکشن کریں اور کینولا نکال کر سوراخ کو کلوڈین سے بند کر دیں اگر پانی دوبارہ جمع ہو جائے تو یہی عمل دوبارہ کریں۔ جوہر کلاہ گردہ سیال کے انجکشن سے اکثر پیٹ میں تیز درد ہو جاتا ہے اور حرارت بھی نصف سے دو درجے تک بڑھ جاتی ہے۔

بعض اوقات استسقاء کے پانی کے بار بار جمع ہونے کو روکنے کے لیے استسقاء کے پانی کا ہی انجکشن کرتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ استسقاء کا پانی مریض کے پیٹ سے پچکاری میں کھینچ لیں۔ اس کے بعد سوئی کو پیچھے کی طرف ہٹا کر اور رُخ بدل کر زیر جلد ساخت میں داخل کر دیں۔ اس طریقِ علاج کو "علاج المصل ذاتی" (اوٹو سیرو تھراپی) کہتے ہیں۔ استسقاء کے پانی کا احتقان تین سی سی کی مقدار میں دینا چاہیے اور دس سی سی سے زیادہ مقدار استعمال نہیں کرنی چاہیے اور کل احتقانات بارہ کرنے چاہییں۔ اس احتقان سے درد نہیں ہوتا ہے اور نہ مقامی ردِ عمل ظاہر ہوتا ہے اور نہ نمایاں درجۂ حرارت کی زیادتی دیکھی جاتی ہے۔ اس علاج کا خاص نفع اور اثر یہ ہوتا ہے کہ پیشاب خوب اور کثیر مقدار میں آتا ہے اور اس طرح استسقاء کا پانی خارج ہو کر مریض کی عام حالت بہتر نظر آنے لگتی ہے۔

بعض حضرات نے ان استسقاء کے مریضوں میں جن کے ساتھ ضمور الکبد کی شکایت تھی کہ پانی کے اجتماع کو روکنے کے لیے مائیت استسقاء (اسائٹک فلوئڈ) بذریعہ احتقان وریدی (انٹراوینس انجکشن) استعمال کر کے مفید نتائج بیان کیے ہیں۔ اگرچہ اس قسم کے کامیاب مریضوں کی تعداد نہایت محدود ہے۔ احتقانِ وریدی کا طریقہ یہ ہے کہ ہر دس روز یا دو ہفتے کے بعد تین سو سے پانچ سو گرام (۱۰ سے ۱۶ اوقیہ) استسقاء کا پانی نکال کر فوراً ہی بازو کی ورید میں احتقان کر دیا جاتا ہے اس کے نمایاں فائدے پانچ یا چھ احتقانات سے پہلے معلوم نہیں ہوتے۔

علاج بالجراحت

ضمور الکبد کے باعث پیدا شدہ استسقاء کا علاج عملِ جراحی کے ذریعے سے بھی کیا جاتا ہے۔ اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ مصنوعی طور پر صفاقی التصاقات پیدا ہو جائیں یا پیدا کر دیے جائیں۔ تاکہ صفاقی رطوبات براہِ راست جگر میں جذب ہو جایا کریں۔ اس آپریشن کو "اپی پلوکیسی" کہتے ہیں لیکن اس عمل میں یقینی طور پر کامیابی نہیں ہوتی۔

۲ ایلوا	۲	تولے
سقمونیا	۲	"
تربد سفید مجوف	۲	"
برگ سنا	۲	"

زنجبیل ۲ تولے
گل سرخ ۲ "

ان دواؤں کو پیس لیں اور عرق گلاب کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ اور دو گولیوں سے چار گولیوں تک استعمال کرائیں۔

نوٹ:۔ استسقاء کے مریضوں کو نمک سے پرہیز لازم ہے۔

۳ کالادانہ ۳ ماشے
عصارۂ ریوند ۱ رتی
سونٹھ ۵ رتی

یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔

۴ (کبدی) گل سرخ ۲ تولے
اسارون ۲ "
ریوند چینی ۲ "
فلفل سیاہ ۲ "

سفوف بنائیں۔ ۳۔۳ ماشے صبح اور شام پھنکائیں۔

۵ (کبدی) برگ سنا ۱ تولہ
زنجبیل ۶ ماشے
گل سرخ ۶ "
زرنباد ۶ "

سفوف بنائیں۔ ۳۔۳ ماشے صبح اور شام پھنکائیں۔

۶ (قلبی) مشک خالص ایک رتی
زعفران ایک رتی
جائفل ایک رتی
دانہ الائچی سفید ۴ رتی

باریک کرکے شربت ورد مکرر میں ملا کر چٹائیں۔ دل کی کمزوری رفع کرنے کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔

۷ (قلبی) عرق کیوڑہ ۶ تولے
عرق کاسنی ۶ "
شربت ورد مکرر ۲ "

دن میں تین مرتبہ دیں۔

۸ (کلوی) جلاپا ۲ تولے
تخم کرفس ۲ "
انیسون ۲ "
ریوند چینی ۲ "

سفوف بناکر ۳ ماشے پھنکائیں۔

نوٹ:۔ پیٹ کی سوجن، پیروں کا ورم چہرے کی بھربھراہٹ اور بے رونقی وعام کمزوری دیکھ کر جگر کو خراب بتا دینا یا سوء القنیہ کا حکم لگا دینا مناسب نہیں ہے۔ نسخوں کی ترتیب سے تو معلوم ہو گیا کہ استسقاء تین ہیں۔ کبدی، کلوی اور قلبی۔ لہذا ان کی علامات فارقہ یہ ہیں کہ جن سے تشخیص میں مدد ملے گی:۔

وہ تہبج (ذاتیا) جو امراض جگری کی وجہ سے ہوتا ہے اولاً شکم پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ تہبج جو پہلے زیریں اطراف پر نمایاں ہوتا ہے امراض قلب کے سبب سے ہوتا ہے۔ امراض گردہ کی وجہ سے جو تہبج ہوتا ہے۔ اگرچہ عام جسم پر نمودار ہوتا ہے لیکن اُن مقامات پر کہ جہاں نسیج خلوی زیادہ ڈھیلی ہوتی ہو کثرت سے پایا جاتا ہے۔ مثلاً آنکھ کے پپوٹے، قلفہ، صفن وغیرہ۔ صبح کے وقت تہبج زیادہ ہوتا ہے شدید حالات میں پپوٹے اس قدر متہبج ہو جاتے ہیں کہ آنکھیں بالکل بند ہو جاتی ہیں اور رطوبت مائیہ جسم کی تجاویف میں جمع ہونے لگتی ہے۔ جیسا کہ جوف صدر، جوف صفاق (استسقاء زقی) اور غلاف القلب وغیرہ۔ اس مرض کے علاج میں صرف جگر ہی تک خیالات اور تجویزات محدود نہ رکھیں۔ اصل سبب کی تلاش اور جستجو میں دل اور گردوں کو ہرگز فراموش نہ کریں اور نسخے میں مخصوص رعایتیں بھی کریں۔

عدوئی عصی قولونی معوی

(بی کولائی انفکشن)

سہاگہ ایک ماشہ
دانہ الائچی سفید ایک ماشہ
مالتی بسنت ½ رتی

نوٹ:۔ عصی قولونی کا عدوئی آنتوں کو ماؤف کرتا ہے۔ نیز مرارہ، زائدہ دودیہ اور آلات بول تک پہنچ کر مخصوص علامات وعوارضات پیدا کرتا ہے۔ اس مرض کے علاج میں پہلے ملینات دیں۔ تیز دست آور دوائیں نہ دیں۔ نسخے میں دافع تعفن ادویہ کا خاص طور پر لحاظ رکھیں۔ اگر پیپ پیدا ہو جائے تو جراحی علاج کی طرف توجہ کرنا۔

عدوئی عصی قولونی (بولی)

ہیکسامین ۳ رتی
عرق انناس ۶ تولے
شربت بزوری معتدل ۲ "

یہ نسخہ آلاتِ بول کی عفونت دور کرتا ہے اور مدر بول بھی ہے۔

کالا آزار

سرمہ سیاہ ایک چاول
ریوند چینی ایک رتی
نوشادر ایک رتی

اس مقدار میں گولی بنا کر کھلائیں۔ یا کیپ سول میں بند کرکے دیں۔ سرمہ۔ یا کو حنظل میں گل حکمت کرکے آنچ دیں اور سرد ہونے پر باریک کریں۔

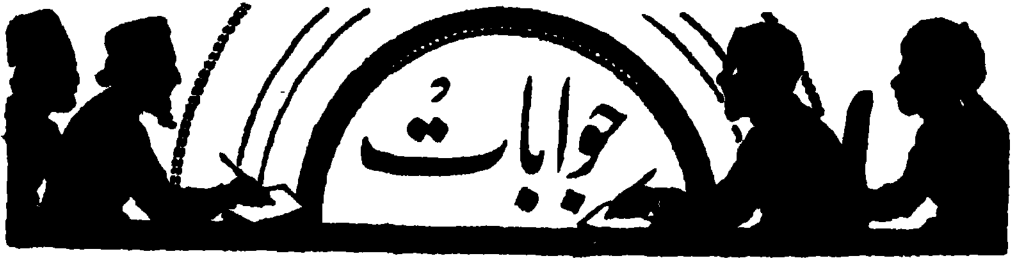
نوٹ:۔ یہ مرض گرم ممالک میں دیکھا جاتا ہے اس میں جگر اور خاص طور پر تلی بہت بڑھ جاتی ہے جسم کا رنگ مٹیالا یا کالا ہو جاتا ہے۔ اس مناسبت سے اس کو "کالا آزار" کہتے ہیں۔ اس مرض کا سبب خوردبینی کیڑا ہے جس کو "لیش مین ڈونوون باڈی" کہتے ہیں۔ کالا آزار کی یقینی تشخیص مریض کے خون کا خوردبینی معائنہ کرکے کی جا سکتی ہے۔

توشہ (یاز)

جوہر سنت ½ چاول
معجون عشبہ بقدر ضرورت

گولی بنا کر دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد کھلائیں

نوٹ:۔ یہ بھی ہیپیدینی متعدی مرض ہے جو اکثر جزائر غرب الہند مثلاً اور جاوا وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ اس مرض میں رس بھری یا شہتوت کے مشابہ جسم پر دانے دار ساخت کے مخصوص اُبھار پیدا ہو جاتے ہیں۔ مریض کو بخار بھی ہوتا ہے کبھی آتشک سے اس مرض کا دھوکا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس اشکال کو تفاعل واسرمان (واسرمین ری ایکشن) رفع کر دیتا ہے۔



(۱۳۳) پیٹ کی گلٹیاں :- (۱) مریضہ کی عمر پہلے ہی حمل کا ساقط ہو جانا، پیٹ کی چبھن اور ہلکا ہلکا درد رہنا، اور کھانا کھانے کے بعد طبیعت کا سُست ہو جانا سب ایسی علامتیں ہیں کہ جو ذہن کو اسی طرف منتقل کرتی ہیں کہ مریضہ کے پیٹ کی گلٹیاں متورّم ہیں۔ بعد غذا طبیعت کے گرنے سے شک ہوتا ہے کہ شاید مریضہ کو حرارت بھی رہتی ہے۔ اگرچہ آپ نے یہ تحریر نہیں فرمایا ہے۔ آپ مریضہ کا درجۂ حرارت روزانہ صبح و شام تھرمامیٹر سے دیکھیے اور اگر انھیں حرارت ہوتی ہے تو جلد سے جلد عکس ریز کے ذریعے سے پیٹ کی تصویر اتروایئے۔ متورّم گلٹیاں اس تصویر میں معلوم ہو سکتی ہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ شکوک صحیح ثابت ہوں تو بہت باقاعدگی سے کسی ہوشیار معالج سے علاج کرایئے کامل صحت یابی کی بہت اُمید ہے۔ اگر گلٹیاں متورّم نہیں ہیں اور حرارت نہیں رہتی تو کچھ بھی اندیشہ نہ کیجیے۔ معمولی ہاضم دواؤں سے فائدہ ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسقاط کے بعد وہی احتیاطیں نہ کرنا کہ جو زچگی کے رہنے میں کی جاتی ہیں، ایک غلطی ہے۔ بہرحال آپ اس طریقۂ علاج پر عمل کیجیے :- مشکطرامشیع ایک تولہ، پوست املتاس ۹ ماشے، پوست خربزہ، تخم خربزہ، بوذان، پرسیاؤشاں ہر ایک ۶ ماشے۔ تین پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے تو چھان کر، قند سیاہ کہنہ ۲ تولے ملا کر پلائیں۔ اگر ضرورت ہو تو بجائے پانی کے عرق مکو، وعرق بادیان میں بھی کنکنا کر کے دے سکتے ہیں۔ تین دن کے بعد یہ نسخہ دیں :- تخم کاسنی، پوست بیخ کاسنی، پوست بیخ کپاس، تخم کرفس، تخم کشوث (پوٹلی میں باندھ کر)، تخم خربزہ، تخم خیارین، تخم خطمی، تخم گزر، خار خسک، مکو، خشک، مجیٹھ، کلتھی ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو نیم کوفتہ کر کے رات کو ڈیڑھ سیر پانی میں بھگو دیں اور صبح اتنا جوش دیں کہ نصف پانی رہ جائے اس کو بعد مل چھان کر اس میں تین پاؤ شکر سفید ملا کر قوام کریں۔ یہ شربت ہو۔ ۲ تولے صبح و شام ایک پاؤ پانی میں ملا کر پیا کریں۔ اور یہ دوا بنا کر رحم میں رکھوائیں: تخم کتان نیم کوفتہ ایک ماشہ، اسپغول مسلّم ایک ماشہ، آب مکو سبز ڈیڑھ ماشے، شہد خالص کف گرفتہ ۱ ماشے، سب کو ملا کر ایک باریک کپڑے میں رکھ کر رحم کے اندر رکھیں۔ یہ سب دوائیں ایک مرتبہ کے لیے ہیں۔ اسی طرح دن رات میں تین مرتبہ رکھنا چاہیے۔ پوٹلی کم سے کم ایک گھنٹے تک رحم کے اندر رہنی چاہیے۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۳۴) فتق :- (۱) جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے طبی اصطلاح میں فتق اس کیفیت کو کہتے ہیں کہ جب فوطے میں آنت اُتر آتی ہے۔ یا شاید اس حالت کو بھی کہتے ہوں کہ جب فوطے میں پانی بھر جاتا ہے۔ بہرحال دونوں صورتوں میں آپریشن حکمی علاج ہے کہ جس کے بعد یہ شکایت پھر کبھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ آپریشن کرانا کسی طرح منظور نہیں تو پھر اپنے دوست سے کہیے کہ کمانی لگایا کریں۔ آنت اُترنے کا علاج دواؤں سے نہیں ہو سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دس سالہ فتق کا کامیاب علاج آپریشن کے ذریعے سے ہی ہو سکتا ہے دواؤں سے ناممکن ہے، لیکن اگر مریض آپریشن نہیں کرا سکتے تو پیٹی (ٹرس) لگائیں جو انگریزی دواخانوں سے دست یاب ہوتی ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) چوں کہ آپ نے حالات صاف نہیں لکھے کہ فتق کے متعلق غور کیا جاتا کہ آپ کو اس کی کونسی قسم ہے۔ تاہم میں فتق الاُربیہ تصوّر کر کے دوائیں لکھے دیتا ہوں: صبح ہی صبح ڈھائی ماشے ست بہروزہ میں پانچ ماشے شکر سفید ملا کر پھانک کر اوپر سے آدھ پاؤ پانی پی لیا کریں۔ غذا کے ۱۵ منٹ بعد دونوں وقت ۶-۶ ماشے جوارش کمونی کھا لیا کریں۔ کم سے کم دوا کا استعمال ڈیڑھ دو مہینے برابر جاری رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۳۵) نسخۂ طلاء :- (۱) آپ مختلف کمپنیوں کے اشتہارات خوب غور سے پڑھتے رہیے اور ان کے ایجاد کردہ طلاء یکے بعد دیگرے منگا کر تجربہ کیجیے کوئی نہ کوئی تیر نشانے پر بیٹھ ہی جائے گا۔ آپ کی اطلاع کے لیے یہ خوش خبری بھی دے دوں کہ اب جاپان نے بھی اس قسم کی دوائیں بھیجنا شروع کر دی ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسا کوئی طلاء نہیں ہے جس کو چند منٹ قبل لگانے سے تندی پیدا ہو جائے اور فریق ثانی کو تکلیف بھی نہ ہو۔ اس قسم کی چیزوں کی تلاش بے کار ہے باقاعدہ علاج کرایئے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۳۶) چہرے کے داغ :- مریضہ کے خون میں کیلسیم کی کمی ہے۔ "کولائیڈل کیلسیم" کے چند انجکشن لگوا دیجیے۔ پینے کے لیے ایسٹنس سیرپ اور گریٹ سیرپ چالیس بوند اور ایک ڈرام کی مقدار ایک ذرا سا پانی ملا کر روزانہ تین مرتبہ بعد غذا استعمال کرایئے لگانے کے لیے یہ مرہم بنوا لیجیے :- لینولین ایک ڈرام، ہیزلین ایک ڈرام، سفید ویزلین ایک اونس۔ وزلین ۱۰ بوند، زنک اوکسائڈ ایک ڈرام۔ سب کو ملا کر مرہم سا بنا لیں اور روزانہ صبح و شام چہرے پر اچھی طرح مل لیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس خاتون کو معجون عشبہ ۹ ماشے رات کو کھلایئے، قبض بھی دور ہوتا رہے گا اور خون بھی صاف ہو گا اور چہرے پر یہ ضماد لگانے کی ہدایت کیجیے :- کھلی بادام دس تولے، لوبان ۳ ماشے، ریٹھے کے چھلکے کا سفوف ۲ تولے، چاولوں کا آٹا ۲ تولے۔ سب کو ملائیں اور خوش بودار کرنے کے لیے تھوڑا سا عطر حنا اضافہ کریں اور ڈبے میں بند کر کے رکھیں۔ چہرے کے داغ دھبوں اور کیل مہاسوں کے لیے ایک بہت مفید دوا تیار ہو گئی،

رات کو یا صبح کے وقت اس میں سے بقدر ضرورت لے کر تھوڑا پانی ملا کر ہئی سی بنا لیں اور چہرے پر لگائیں۔ دو چار گھنٹے بعد نیم گرم پانی سے دھوئیں۔
(حکیم عبدالواحد)

(ج) سہاگہ، مشک کافور ہم وزن ملا کر آب لیموں چار چند میں حل کر کے چہرے پر لگائیں اور مالش کریں۔ روغن بادام ۶ ماشے آدھ سیر نیم گرم دودھ میں ملا کر شیریں کر کے پلائیں۔ دائمی قبض کے لیے اکسیر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۳۷) **منقیِ معدہ** :- (۱) "سیڈلیز پاؤڈر" اس کام کے لیے بہت اچھا ہے۔ تقریباً ایک گلاس پانی میں حل کر کے پییں تو سوڈا واٹر کا سا مزہ ہوتا ہے اور اسی طرح جھاگ بھی اٹھتے ہیں۔ میٹھا کرنا مقصود ہو تو اسی میں بقدر ذائقہ شکر ملائی جا سکتی ہے۔ ملیریا کے بعد کی کمزوری رفع کرنے کے لیے ایسٹنس سیرپ بہترین چیز ہے۔ اگر اس کی ہر خوراک کے ساتھ پندرہ یا بیس بوند گلیسرین ملا لی جائے تو قبض بھی نہیں ہونے پاتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ملیریا بخار میں قبض کو دور کرنے اور تنقیۂ معدہ کے لیے ایک نہایت مفید نسخہ یہ ہے :- املی ۵ تولے، سنا مکی سات ماشے، مرچ سیاہ، نمک طعام ہر ایک ایک ماشہ کو پانی میں جوش دے کر پلائیں۔ ملیریا کے بعد کی کمزوری وغیرہ کو دور کرنے کے لیے ہمدرد دواخانے کا شربت "اکسیر خاص" نہایت مفید چیز ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۳۸) **ضعفِ مثانہ** :- (۱) سلفر سلی میٹ ۲۰ گرین، کریم آف ٹارٹار ۲۰ گرین۔ یہ ایک پڑیا ہے۔ ایسی تین پڑیاں روزانہ کھائیے۔ پیشاب کی متعلق سبب معلوم کرنے کی کوشش کیجیے۔ غالباً مثانے کے منہ پر جو غدود ہوتا ہے وہ بڑھ گیا ہے کہ اس عمر میں اکثر بڑھ جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو کسی مقامی معالج سے غدودوں ہی کے ذریعے سے علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دواؤں کے ذریعے سے پاخانہ لانے کی کوشش سے قبض میں ترقی ہوتی رہے گی۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ مریض بغیر چھنے ہوئے موٹے آٹے کی روٹی اور سبزیاں کھائیں۔ تازہ پھل استعمال کریں۔ رات کو سوتے وقت پاؤ سیر دودھ میں روغن بادام شیریں ایک تولہ ملا کر پییں اور کھانا کھانے کے بعد حب خاص ایک ایک عدد کھا لیا کریں، اس کے استعمال سے اعصاب کی قوت بڑھے گی اور ضعفِ مثانہ وغیرہ کی شکایتیں دور ہو جائیں گی۔
(حکیم عبدالواحد)

(ج) مولی کا مربہ دو تولے صبح کو کھا لیا کریں۔ تازہ مولی، مولی کا سالن، مولی کا اچار، مولی کا نمک تمام عوارضات رفع کرنے کے لیے از حد مفید ہے۔
(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۳۹) **ضعفِ دماغ** :- (۱) مریضہ کو "سیرپ ہیموگلوبین" استعمال کرائیے۔ ہلکے ملینات کے ذریعے قبض رفع کرتے رہیے۔ پھل خصوصاً سیب اور سنترے کافی مقدار میں روزانہ کھلائیے۔ گوشت کم دیجیے اور دودھ بہت زیادہ۔ جب تک اچھی نہ ہو جائیں ہم بستری سے پرہیز رکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریضہ کی تکلیف کا سبب ضعفِ دماغ ہے۔ ان کو دوسرے تیسرے روز اطریفل زمانی ۹ ماشے رات کے وقت کھلایا جائے اور صبح کو قرص مرجان جواہر والا ایک عدد خمیرہ گاؤزبان عنبری چھ ماشے میں ملا کر استعمال کرایا جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) مغز بادام شیریں، مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم کشنیز، بادیاں، خشخاش ہر ایک ڈھائی تولے۔ دانہ الائچی خورد ایک تولہ، کشتہ نقرہ اعلیٰ قسم ڈھائی ماشے، کشتہ عقیق ۳ ماشے، مصری کوزہ ۱۳ تولے سفوف بنا کر ایک ایک تولہ صبح و شام دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) بنسلوچن، دانہ الائچی خورد، چوب صندل سفید، ورق چاندی ہر ایک ۶ ماشے کھرل کریں اور ایک مربہ آملہ میں ایک ماشہ یہ سفوف ملا کر صبح کو کھایا کریں۔ روغن بادام شیریں ۶ ماشے دودھ میں رات کو پلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۴۰) **کانچ** :- (۱) بچہ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ معالج کی رائے سے اسے طاقت بخش دوائیں اور غذائیں دیجیے۔ جسم میں کافی طاقت آ جانے پر یہ شکایت خود ہی رفع ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس بچے کے لیے عام جسمانی تقویت کی ضرورت ہے اور اس غرض کے لیے شربت اکسیر خاص نہایت مفید چیز ہے۔ ۶۔۱۰ ماشے یہ شربت کھانا کھانے کے بعد چٹا دیا جائے۔ تین چار ہفتے کے استعمال سے آرام ہو جائے گا۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۴۱) **پلکوں کے بال** :- (۱) آپ دونوں وقت اپنی آنکھوں میں "یلو آئنٹ منٹ" لگائیں۔ اور بہتر ہو کہ اگر کسی آنکھوں کے معالج مخصوص سے رائے لیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پلکوں کے بال جھڑنے کے لیے یہ مرہم بنا کر استعمال کیجیے۔ نہایت مفید و مجرب ہے۔ آدمی کے سر کے بال بقدر ضرورت لے کر مٹی کے کورے ٹھیکرے میں اس قدر جلائیں کہ وہ پیسنے کے قابل ہو جائیں۔ اس کے بعد حبت کو کڑاہی میں پگھلائیں اور اس میں لودھ پٹھانی کا سفوف تھوڑا تھوڑا ڈالتے رہیں اور نیم کے سونٹے سے رگڑتے جائیں۔ یہاں تک کہ وہ کشتہ ہو جائے۔ پھر سپاری اور جونک جلا کر کوئلہ بنائیں اور طوطیا کو آگ پر بھون لیں۔ اور چاکسو کو پانی میں بھگو کر اس کا چھلکا اتار دیں۔ یہ سب چیزیں برابر وزن لے کر کانسی کے کٹورے میں نیم کے ڈنڈے سے جس کے سر پر تانبے کا پیسہ جڑا ہوا ہو، تین روز تک گائے کے پانچ گنے گھی میں گھوٹیں۔ بس مرہم تیار ہے یہ مرہم تھوڑا تھوڑا روزانہ پلکوں کے کناروں پر لگائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) ماميران چینی، کافور بھیم سینی، کاجل ہر ایک ایک ماشہ کو آب پیاز سفید میں کھرل کریں اور شہد ایک تولہ ملا کر آنکھوں میں ٹپکایا کریں۔ تمام امراض چشم کے لیے اکسیر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۴۲) **مرگی** :- (۱) مریضہ کو استقلال کے ساتھ کچھ عرصے تک "ٹرپل برومائڈ" استعمال کرائیے۔ اس بات کی بہت احتیاط رکھیے کہ قبض نہ ہونے پائے۔

غذا بہت سادہ، زود ہضم اور بغیر بہت سا مسالہ ڈالے کھلائیے۔ پھل اور دودھ بکثرت دیجیے۔ گوشت بہت کم۔ تاحدِ امکان گھر میں کوئی ایسی بات نہ ہونے دیجیے کہ جس پر مریضہ کو غصہ آئے یا دل کو رنج پہنچے۔ روزانہ غسل کی عادت ڈال دیجیے۔ اس علاج کے نتائج کسی قدر دیر میں ظاہر ہوں گے۔ بد دل ہو کر جلدی سے چھوڑ نہ دیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بیس سال کی عمر کے بعد اس مرض کے لاحق ہونے کی صورت میں کامل طور پر شفایابی کی امید بہت کم ہوا کرتی ہے۔ تاہم علاج کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اگر مرض پورے طور پر دور نہ ہو تو اس میں کچھ کمی تو ہو جائے۔ اس غرض کے لیے مریضہ کے ہضم اور قبض کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔ گوشت خصوصاً بڑے جانوروں کے گوشت اور دالیں بادی چیزوں کے کھانے سے پرہیز رکھا جائے۔ آگ اور بہتے ہوئے پانی یا کسی چکر کھانے والی چیز کے دیکھنے سے بچایا جائے۔ آنتوں کو صاف رکھنے کے لیے دوسرے تیسرے روز قرص ملین ۲ عدد کھلاتے جائیں۔ اور روزانہ صبح کو اکسیر شفا ایک قرص بکری یا گائے کے دودھ کے ساتھ کھلا دیا جائے۔ ان تدابیر پر عمل کرنے سے انشاء اللہ مرگی کے دوروں میں کمی ضرور ہو جائے گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۴۳) **نزلہ:-** (ا) آپ صاحبزادے کو کچھ عرصے تک مچھلی کا تیل پلائیں۔ اگر خالص تیل بدبو کی وجہ سے پینا ممکن نہ ہو تو "کیپلرس ایکسٹریکٹ آف مالٹ وِد کاڈ لور آئل" مناسب ہوگا۔ جب نزلہ یا زکام ہو جایا کرے تو ناک میں "ایڈرین" کے قطرے ڈالا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنے لڑکے کو اطریفل اسطوخودوس نو ماشے رات کو کھلائیے اور روزانہ صبح کو خمیرہ مروارید جواہر والا ۶ ماشے کھلا دیا کیجیے۔ نزلہ اور بلغم کی پیدائش موقوف ہو جائے گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) مویز منقیٰ ۱۱ دانے، مغز بادام شیریں مقشر ۵ دانے، سیاہ مرچ ۱۱ دانے باریک کر کے ۲ تولے مکھن میں ملا کر کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۴۴) **چھاجن:** (ا) آپ مریضہ کے "کو لائڈل کیلشیم" کے کم سے کم ۱۰ انجکشن لگوا دیجیے۔ گوشت اور تیز مسالے دار غذائیں بالکل بند کر دیجیے۔ ٹماٹر، پالک، سنترے اور دودھ بطور غذا استعمال کرائیے۔ لگانے کے لیے کسی انگریزی دوا فروش سے "لیڈ لوشن" منگوا لیجیے اور اس میں کپڑا تر کر کے ہر وقت رکھیے۔ جب تک بالکل آرام نہ ہو جائے انھیں آگ کے قریب نہیں بیٹھنا چاہیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چھاجن کے لیے یہ مرہم بنا کر لگائیے۔ سفیدہ کاشغری، مردار سنگ ہر ایک ڈیڑھ تولے کتھا تین ماشے، افیون ایک ماشہ، کافور دو ماشے، رسوت تین ماشے، موم سفید ڈیڑھ تولے، روغن گل آٹھ تولے۔ پہلے روغن گل کو آگ پر رکھیں اور اس میں موم ڈال کر پگھلائیں۔ اس کے بعد دوسری دوائیں باریک شدہ شامل کر کے گھوٹ کر رکھیں اور روزانہ چھاجن پر لگایا کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) برگ نیم ۲۰ تولے پانی میں پکا کر کانوں کو بھاپ دیں اور پچکاری کریں۔ روغن بیضہ مرغ دو تولے میں آیوڈوفارم ۶ ماشے حل کر کے کان میں ڈالیں۔ مطبوخ ہفت روزہ پلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسانجھ)

(۱۴۵) **ناصور کنج ران:-** (ا) مریض کو "ایلٹنس سیرپ" اور مچھلی کا تیل مدت تک استعمال کرائیے کسی ہوشیار کمپاؤنڈر کو روزانہ ڈریسنگ کے لیے مقرر کر لیجیے اور اس سے کہہ دیجیے کہ یہ مرہم بنا کر اس کی بتی ناصور کے اندر رکھا کرے۔ بسمتھ سب نائیٹرا ایک حصہ، آیوڈوفام ایک حصہ، لیکوئڈ پیرافین دو حصے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دواؤں سے اس مرض کے علاج کی کوشش کرنا بے کار ہے، اس کا علاج آپریشن ہی سے ہو سکتا ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) دو تین سو سال کے پرانے کنوئیں کی اینٹ سفوف کر کے رکھیں۔ روزانہ صبح کے وقت ایک رتی دو تولے مکھن میں ملا کر کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۴۶) **پیشاب کی بندش:-** (ا) ایکس رے کی تصویر کے ذریعے سے معلوم کیجیے کہ گردوں میں یا مثانے میں کوئی پتھری تو نہیں ہے، اگر ہے تو اسے نکلوا دیجیے۔ دواؤں سے پتھری کے گل کر نکلنے کے لیے مدتیں چاہییں اور بعض پتھریاں اس قسم کی بھی ہوتی ہیں جو کسی دوا سے نہیں گلتیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح کے وقت "دوائے سنگ" ایک رتی شربت آلوبالو ایک تولہ میں ملا کر چاٹیں اور سہ پہر کو معجون حجر الیہود ۶ ماشے عرق انناس ۱۲ تولے شربت بزوری ۲ تولے کے ساتھ کھائیں۔ اور حب کبد نوشادری دو دو عدد کھانے کے بعد کھا لیا کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) کشتہ ابرک سیاہ سہ آتشہ، سہاگہ، جوکھار، شورہ قلمی، نوشادر، حجر الیہود، نمک ترب ہر ایک ایک رتی صبح ہی صبح پھانک کر اوپر سے ایک تولہ کلتھی کا جوشاندہ پی لیا کریں۔ اسی طرح روزانہ دو تین ہفتے استعمال کرنے سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل جائے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) مولی صبح ہی صبح نمک لگا کر کھایا کریں۔ کشتہ حجر الیہود چار چاول کو مربہ مولی میں رکھ کر رات کو کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسانجھ)

(ہ) زیرہ سفید ۴ ماشے، حجر الیہود ۱ ماشے، سنگ سرایہ ۶ ماشے، مولی کھار ۴ رتی، جوکھار ۴ رتی، شورہ قلمی ۲ رتی، تخم کرفس ۳ ماشے سفوف تیار کر کے تین تین ماشے عرق بادیاں کے ساتھ دونوں وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم کبیر احمد مہنگانوی)

(۱۴۷) **پرانا گھی:-** (ا) اگر کسی اتفاق کی بدولت اس گھی کا کچھ حصہ ابھی تک سڑا نہیں ہے تو اسے جلد سے جلد کام میں لے آئیے۔ ورنہ اس کا بہترین مصرف یہی ہو سکتا ہے کہ اگر آپ کوئی ہندو صاحب ہیں تو ہون کر ڈالیے اور اگر مسلمان ہیں تو کسی مستری کو دے دیجیے وہ اپنی مشینوں میں استعمال کرے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) پرانا گھی کھانے میں استعمال نہیں کیا جاتا۔ البتہ پرانے گھی سے بعض مرہمیں بنائی جاتی ہیں۔ جو پرانے خبیث زخموں کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۴۸) **ماء الذہب:-** ماء الذہب کا نسخہ اور ترکیب تیاری جو کچھ ہمدردِ صحت ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء میں شائع ہو چکی ہے درست ہے۔ یہ عام جسمانی کمزوری کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔ دل، دماغ، معدہ اور جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دیتا ہے، قوتِ باہ کو بڑھاتا ہے، سل و دق میں بھی مفید ثابت ہوا

I

ہے۔ اس کی مقدار خوراک ۲ قطرے سے ۵ قطرے تک ہو۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف باہ کی شکایت میں ما، اللحم بہترین بدرقہ ہے۔ اثنائے استعمال میں دودھ، مکھن بہ قدر ہضم ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۴۹) امساک نہ ہونا:۔ (ا) آپ "ایگزیر بروموویلیرین" کی چند شیشیاں استعمال کر ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مختلف مزاج کے آدمیوں میں امساک کی مدت مختلف ہوتی ہے۔ اگرچہ آپ نے اپنی مدتِ امساک تحریر نہیں کی ممکن ہے کہ وہ طبعی ہو، لیکن اگر وہ اس قدر قلیل ہے کہ اُسے مرض کہا جاسکتا ہے تو آپ وقتی طور پر ممسک دوائیں استعمال کرنے کے بجائے یہ گولیاں بنا کر استعمال کیجیے: مغز سنگھاڑا ایک تولہ کو پیس کر اس میں برگد کا دودھ بقدر ضرورت ملائیے اور جنگلی بیر برابر گولیاں بنا کر رکھ لیجیے۔ صبح و شام دو دو گولیاں دودھ کے ساتھ کھائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۵۰) خارش:۔ (ا) آپ اپنی عزیزہ کے "کولائڈل کیلسیم" کے انجکشن لگوا دیجیے۔ سر، چہرہ اور کانوں پر روزانہ زنک آئنٹ منٹ لگائیے۔ اور پینے کے لیے یہ دوا دیجیے:۔ لائکر آرسینی کیلس ۲ بوند، سوڈا بائی کارب۔ اگرین، ایکسٹرکیٹ گلیسرائزا کمپونڈ ۱۰ بوند، سیرپ آرنشیائی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ مریضہ کو کسی مقامی معالج کے مشورے سے منضج پلا کر مسہل دیجیے، اس کے بعد کچھ دنوں تک رات کو معجون مصفیٰ خاص ۶ ماشے اور صبح کے وقت حب لیموں ایک عدد پانی کے ساتھ استعمال کرائیے، تیسرے پہر قرص مرجان ایک عدد خمیرہ گاؤ زبان عنبری ۶ ماشے میں ملا کر دیجیے۔ حب لیموں کے استعمال کے دوران استعمال میں گیہوں (ملیا کردہ) اور مونگ کی دال سے پرہیز ضروری ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۵۱) سر کے بال گرنا اور سفید ہونا:۔ (ا) سر کے بالوں کا جلد سفید ہو جانا یا گرنے لگنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کے بالوں کو کافی مقدار میں غذا میسر نہیں آتی۔ یہ اس سبب سے بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے جسم میں خون کی کمی ہو، یا وہ غیر صحیح اور بدرنگ ہو، اور اس سبب سے بھی کہ آپ لیٹے یا بیٹھے رہنے کی زندگی گزارتے ہوں۔ اور کام کاج کرنے، چلنے پھرنے، یا دوڑنے بھاگنے سے دورانِ خون تیز ہو کر جو ایک ایک رونگٹے تک پہنچا دیا کرتا ہے وہ کیفیت آپ کے جسم میں نہ پیدا ہوئی ہو اور آپ کے بال خون کی کافی مقدار کے لیے ترستے رہتے ہوں۔ آپ دو اونس یعنی ایک چھٹانک ناریل کے تیل میں دو ڈرام ٹنکچر کینتھرائیڈس" ملوا لیجیے اور اس تیل کو روزانہ سر میں ڈالا کیجیے۔ پینے کے لیے "سیرپ ہیموگلوبین" استعمال کیجیے۔ اور اگر جسمانی ورزش کے عادی نہیں ہیں تو کافی جسمانی ورزش کیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس قسم کی شکایتیں عموماً عام جسمانی کمزوری اور خون کی کمی کے سبب سے ہوا کرتی ہیں۔ لہٰذا خارجی دواؤں کے استعمال سے فائدہ ہونا ناممکن ہے۔ آپ روزانہ کھانا کھانے کے بعد "شربت اکسیر خاص" ۱۔ تولہ چاٹیے اور سر کو آملے کے پانی یا بیسن سے دھو کر روغن آملہ لگایا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۵۲) پائیوریا:۔ (ا) پائیوریا درحقیقت ایک ایسا ہی مرض ہے کہ جو برسوں کیا معنی مدت العمر آدمی کو پریشان کیا کرتا ہے۔ چونکہ پیپ مسوڑھوں سے نکلا کرتی ہے اس لیے لوگ عام طور پر اسے مسوڑھوں یا دانتوں کی بیماری خیال کر کے اس بات کے متمنی ہوتے ہیں کہ معمولی طور پر کسی منجن وغیرہ کے استعمال سے شکایت رفع ہو جائے۔ بدقسمتی سے اس مرض کا تعلق خون سے ہے اور یہ اس قدر ضدی مرض ہے کہ بسا اوقات نہایت تن دہی سے علاج کرنے پر بھی دور نہیں ہوتا۔ آپ کچھ عرصے تک ان ہدایتوں پر عمل کیجیے۔ ممکن ہے کہ بہت کچھ فائدہ ہو جائے۔ اگر آپ گوشت کھاتے ہیں تو بالکل چھوڑ دیجیے۔ غذا میں سبز ترکاریوں اور پھلوں کی مقدار جس قدر زیادہ کر سکتے ہوں کر دیجیے۔ منہ اور دانتوں کی بہت باقاعدہ صفائی کیا کیجیے۔ اس مقصد کے لیے "کوہرن" ٹوتھ پیسٹ" بہت اچھی چیز ہے۔ مسواک یا نرم بالوں کے برش سے روزانہ تین مرتبہ صفائی کیجیے۔ غرارے کے لیے "ہائیڈروجن پراکسائڈ" بہت ہی عمدہ چیز ہے۔ پینے کے لیے یہ نسخہ استعمال کرتے رہیے: فیری ایٹ ایمونیا سائٹراس، ۲ گرین، ٹنکچر کواشیا ۲۰ بوند، ایکسٹرکیٹ کیسکیرا اسیگریڈا لیکوئڈ ۱۵ بوند، سیرپ آرنیشیائی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا پی لیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ پھٹکری بریاں ۸ ماشے، نیلا تھوتھا بریاں ۲ ماشے، کتھ سفید ایک تولہ کو باریک پیس کر رکھ چھوڑیے۔ روزانہ صبح و شام ۳ ماشے دوا کو پاؤ بھر نیم گرم پانی میں ملا کر کلیاں کیجیے، اس کے بعد یہ منجن مسوڑھوں پر آہستہ آہستہ ملیے اور آدھ گھنٹے کے بعد کلی کر لیجیے: ستا کو سوختہ، مازو، ہیرا کسیس، چوب چینی، آنبہ ہلدی، پھٹکری بریاں، سرمہ اصفہانی، طوطیا بریاں، کتھ سفید، کباب چینی، یا برنگ ہر ایک ایک تولہ کو باریک پیس چھان کر منجن بنائیں۔ اگر قبض رہتا ہو تو روزانہ رفع کرتے رہیے۔ ہضم کا بھی خیال رکھیے کہ خراب نہ رہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) کتھ، زنجبیل، الائچی خورد، فل فل سفید، مصطگی، چھلی، نمک سیاہ، پھٹکری بریاں، توتیائے سبز بریاں۔ ہم وزن باریک پیس کر بطور منجن استعمال کیجیے بہت جلد فائدہ ہوگا۔ (حکیم کبیر احمد ہنگانوی)

(۱۵۳) بستر پر پیشاب کر دینا:۔ (ا) بچی کے اعصاب بہت کمزور ہیں۔ عمدہ خالص دودھ کم سے کم ایک سیر روزانہ اسے پلایا کیجیے۔ کھلی ہوا میں خوب دوڑنے بھاگنے کا موقع دیجیے۔ انڈے اور تازہ پھل خوب استعمال کرائیے۔ دوا کے طور پر "نیوروفاسفیٹس" یا مچھلی کا تیل پلاتے رہیے۔ اور پیشاب کر دینے کے متعلق اس کو نہ کبھی سزا دیجیے اور نہ باز پرس کیجیے۔ چند روز میں طاقت آ جانے پر یہ عادت رفع ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس بچی کو رات کو سوتے وقت معجون ماسک البول ۵ ماشے کھلایا کیجیے اور صبح و شام دونوں وقت زد بناد، کندر چار چار رتی باریک پیس کر جوارش جالینوس چار ماشے میں ملا کر کھلائیے۔ رات کو غذا میں دودھ چاول جیسی پیشاب لانے والی چیزیں بالکل نہ دیجیے۔ اگر بچی چائے پیتی ہو تو چھڑا دیجیے۔ میٹھی اور گھنی چیزوں سے پرہیز کرائیے۔ سونے سے پہلے پیشاب کرا دیجیے۔ اور رات کو بھی ایک مرتبہ اٹھا کر پیشاب کرا دینا ضروری ہے۔ کچھ عرصے تک

ان تدابیر پر عمل کرنے سے پیشاب کرنے کی عادت چھوٹ جائے گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۵۴) رس سیندور:۔ (ا) میں بدقسمتی سے دیدک طریقۂ دواسازی سے ناواقف ہوں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رس سیندور کی تیاری میں بہت دردسری کرنی پڑتی ہے۔ جب تک اس کو کسی ماہر کی نگرانی میں دو ایک مرتبہ بنا نہ لیا جائے تیار کرنا مشکل ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کارخانہ امرت دھارا لاہور یا کسی دوسرے دیدک کارخانے سے خرید لیا جائے۔ تاہم آپ کے ارشاد کے مطابق ایک ویدک کتاب سے اس کا نسخہ مختصر ترکیب کے ساتھ لکھتا ہوں:۔ پارہ مصفّیٰ دو تولے، گندھک آملہ سار ۳ تولے دونوں کو دو پہر کھرل کر کے کجلی بنائیں اور ایک آتشی شیشی میں ڈال کر اس پر سات مرتبہ مضبوط گل حکمت کریں، جب گل حکمت خشک ہو جائے بالوجنتر کے ذریعے سے ستائیس مرتبہ آنچ دیں۔ آنچ پہلے تیز، پھر درمیانی اور آخر میں تیز ہونی چاہیے۔ اس کے بعد سرد ہونے پر شیشی کو اتاریں اور اس کو توڑ کر اس کی گردن سے شنگرف کے مانند سُرخ رنگ کی دوا الگ کر لیں، یہی رس سیندور ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۵۵) نسخہ برائے تنگی:۔ (ا) جن بزرگ نے یہ سُوال بھیجا ہے بدقسمتی سے انھیں یہی معلوم نہیں کہ مباشرت کی لذت زنانہ عضو تناسل میں نہیں، بلکہ ایک جوڑ لطیف کے ہم سے اس قدر قریب ہونے میں مضمر ہے۔ انھیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ لڑکا اور لڑکی دونوں حقیقتاً کنوارے (ہر قسم کی عاداتِ بد سے محفوظ) ہوں تو پہلی مرتبہ مجامعت میں دونوں کو ایک گونہ تکلیف سی محسوس ہوتی ہے۔ جسے لذتِ جماع دبا دیتی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک کنواری اور ایک شادی شدہ عورت کے عضو تناسل میں اگر کچھ فرق ہوتا ہے تو بس اتنا کہ کنواریوں میں پردۂ بکارت اکثر موجود ہوتا ہے جو ایک باریک سی جھلی ہوتی ہے اور اکثر و بیشتر پہلی ہی مجامعت میں پھٹ کر ختم ہو جاتی ہے۔ اس جھلی کے پردے کا چوں کہ مجامعت یا مجامعت کی لذت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ شادی شدہ اور کنواری عورت کے عضو تناسل میں اس وقت تک کوئی فرق نہیں پڑتا جب تک کہ بچے نہ پیدا ہوں، اور اس وقت جو فرق پیدا ہوتا ہے وہ بھی مہینے ڈیڑھ مہینے کی مدت میں قریب قریب مٹ جاتا ہے، اگر عورت کی تن درستی اچھی ہو۔ آپ شادی شدہ عورت کو باکرہ بنانے کی فضول اور لایعنی کوشش کے بجائے اس بات کی کوشش کیجیے کہ اپنی شریکِ زندگی کو زیادہ سے زیادہ تن درست بنا دیجیے۔ تناسل کی لذت کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کا ہم صحبت وجود حسین اور تن درست ہو۔ نہ کہ اس بات پر کہ عضو تناسل بکارت کی خصوصیات حاصل کرے۔ آپ کے سُوال کا اپنے علم اور آگاہی کے بقدر جواب دینے کے بعد اب میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا دنیا میں آپ کے لیے اس کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے کہ ہر وقت زنانہ عضو تناسل کی فراخیوں اور تنگیوں ہی کے خیال میں محو رہیں۔ مانا کہ تناسل بھی ایک ضروری فعل ہے اور اس دنیاوی زندگی میں ہمارا فرض۔ لیکن کس خدا نے بتایا ہے کہ آپ رات دن وسعتیں اور تنگیاں ناپتے رہیے۔ خدا کے لیے آنکھیں کھول کر دیکھیے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پھٹکری ایک تولہ کو کڑچھے میں ڈال کر آگ پر رکھیے جب وہ پگھل جائے تو اس میں چھیا گوند ۶ ماشے، ریگ میں کر ملا دیجیے۔ اس کے بعد آگ سے نیچے اتار کر گل دھاوا تین ماشے باریک پیس کر ملا دیجیے بس دوا تیار ہے۔ اس میں سے ایک ماشہ باریک صاف کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر اندامِ نہانی میں رکھی جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۵۶) خونی قے:۔ (ا) آپ اپنی اہلیہ کے معدے کی تصویر عکس ریز کے ذریعے لے کر یہ معلوم کیجیے کہ معدے میں زخم یا سرطان تو نہیں۔ زخم میں تو غالباً درد ہونا ضروری ہوتا، لیکن سرطان کے لیے درد ضروری نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حالات نامکمل ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

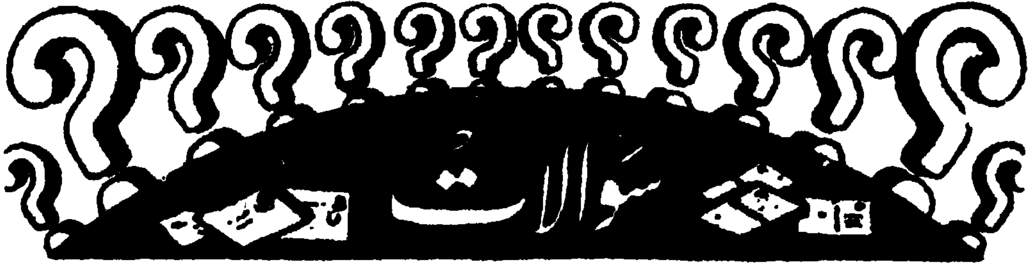
(۱۵۷) سوزاک:۔ (ا) آپ نے اس قدر علاج کر لیے ہیں کہ تمام مشہور اور مفید دوائیں استعمال کر ڈالی ہیں۔ دور بیٹھے بیٹھے میں جو جو دوائیں بتاتا وہ آپ سب آزما چکے اب تو میں یہی مشورہ دوں گا کہ کلکتہ، بمبئی، مدراس، لکھنؤ، آگرہ، اور لاہور میں سے جو مقام آپ سے قریب ہو وہاں چلے جائیے ان سب مقامات پر میڈیکل کالج ہیں۔ وہاں آپ کا علاج اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسی حالت میں ہمارا مشورہ ہے کہ آپ کچھ دنوں تک مصفّیٰ خون منضج دوائیں پیجیے۔ اس کے بعد مسہل دیجیے اور پھر رات کو معجون مصفّیٰ خاص ۶ ماشے پانی کے ساتھ کھائیے اور صبح کو جوہری ایک عدد بکری کے دودھ کے ساتھ نگل لیا کیجیے۔ اس طریقِ علاج سے ممکن ہے کہ آپ کی یہ دیرینہ شکایت دور ہو جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) لائیکر سنٹل فلیوا ن کیو بی ایف بکوکی ۱۵-۱۵ بوند روزانہ صبح، دوپہر اور شام کے وقت ایک اونس پانی میں ملا کر پی لیا کریں۔ اوپر سے دودھ کی لسی، چھاچھ، مصری کا شربت پیجیے تین ہفتے کے استعمال سے یقینی فائدے کی امید ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۵۸) جریان واحتلام:۔ (ا) بندہ نواز! مذکورۂ بالا مسلات سے آپ نے اپنے ہاتھوں اپنی مٹی پلید کر لی۔ اور میں قریب قریب یقین کے ساتھ عرض کر سکتا ہوں کہ اگر اب پھر کسی طرح آپ کی قوت مجامعت ذرا بھی لوٹ آئی تو آپ پھر ان ہی حرکات میں مبتلا ہو جائیں گے اس سے تو یہی بہتر ہے کہ یوں ہی رہنے دیجیے۔ آخر دنیا میں کروڑوں انسان ایسے بھی تو زندہ رہتے ہی ہیں کہ جن کے جسم کی کوئی ایک قوت زائل ہو جائے۔ آپ کا سُوال پڑھ کر خدا جانے کیوں مجھے یہی خیال ہوتا ہے کہ آپ کی زائل شدہ قوت کی بحالی کی اُمید نہیں ہے۔ پھر بھی اگر آپ چاہتے ہیں "ٹومیسٹی فورٹن" کا استعمال کر دیکھیے یہ انجکشن بھی ہوتے ہیں اور کھانے کی گولیاں بھی۔ بیک وقت دونوں چیزیں استعمال کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ مخصوص مردانہ شکایتوں کے علاج کے بجائے اپنی عام صحت کو درست کرنے کی طرف زیادہ توجہ کریں اصول حفظانِ صحت کی پابندی کریں۔ ہضم اور قبض کا خاص خیال رکھیں۔ صبح شام پیدل ہوا خوری کریں۔ غذا میں سادہ اور زود ہضم کھائیں۔ (بقیہ ص ۵۶ پر)



ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر سہ سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں۔ شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔
(۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے، ورنہ تعمیل نہیں ہوگی۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے جوابی لفافے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔　　　　　　　　مینیجر "ہمدرد صحت"

(۱۵۹) میری عمر ۵۰ سال کی ہے۔ کھانسی اور سردیوں میں سانس زیادہ آنے کی شکایت آٹھ سال سے ہے۔ ذرا سی ہوا لگنے سے زکام اور بخار شروع ہو جاتے ہیں۔ گرمی ہو یا سردی دونوں کی برداشت نہیں ہوتی۔ پھیپھڑے کمزور ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر سعید احمد اور حکما کی خصوصی توجہ کا خواستگار ہوں۔ (خریدار نمبر ۵۴۶۶)

(۱۶۰) میری اہلیہ کو تقریباً ۳ سال سے یہ شکایت ہے کہ چار بجے شام کو سر میں خفیف درد ہو جاتا ہے۔ اور چکر آتے معلوم ہوتے ہیں ماہواری وغیرہ کی کوئی شکایت نہیں ہے۔ (خریدار نمبر ۹۹۵۶)

(۱۶۱) زمانۂ طالب علمی سے دائمی نزلے میں مبتلا ہوں۔ بلغم ناک اور منہ سے بہت زیادہ نکلتا ہے۔ وزن بھی کم ہو گیا ہے۔ اٹھتے اور چلتے وقت دل دھڑکتا ہے۔ مسوڑھے متورم ہیں اور ان سے خون بہتا ہے۔ قبض بھی رہتا ہے۔ شکایت ہر موسم میں رہتی ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۹۴۴)

(۱۶۲) میری عمر ۲۲ سال ہے۔ پیشاب بار بار آتا ہے ۶۔ ۵ مہینے سے الٹے گھٹنے سے پنڈلی تک درد ہوتا ہے۔ اور ٹانگ بوجھ نہیں سنبھالتی۔ بلکہ لچک کھا جاتی ہے۔ عام صحت اچھی ہے۔ (۹۴۵۶)

(۱۶۳) میرا چودہ سالہ بچہ دن بدن موٹا ہوتا جا رہا ہے۔ سماعت میں بھی فرق آ گیا ہے۔ اطبا توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۳۹۹۵)

(۱۶۴) تقریباً چار مہینے سے ۱۰ سالہ لڑکی کو سلاق و باہنی کی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ اطبائے کرام اپنے مجرب نسخوں سے مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (خریدار نمبر ۸۰۹۶)

(۱۶۵) میری ۱۰ سالہ اہلیہ کے گلے میں کن پیڑے ہے۔ بہت علاج کیے لیکن آرام نہیں ہوتا۔ ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ آپریشن کرا دیا جائے۔ حالانکہ غدود صرف متورم ہیں اور ۶ مہینے سے ایک جگہ قائم ہیں۔ مواد وغیرہ کچھ نہیں ملتا۔ مفید مشورے کا طالب ہوں۔ (خریدار نمبر ۱۰۹۷۰)

(۱۶۶) میرا سوا دو سالہ بچہ ایک سال سے دیدان شکم میں مبتلا ہے۔ ۲ انچ سے ۱۰ انچ تک لمبے سفید زردی مائل اور کبھی سفیدی پر سرخی مائل سیاہی لیے ہوئے گول کیچوے دوسرے تیسرے روز پاخانے میں گرتے ہیں۔ سیال نسخہ درکار ہے کہ بچے کو کوئی بھی سفوف سے ضد ہے۔ (خریدار نمبر ۹۶۰۷)

(۱۶۷) میری عمر ۲۹ سال ہے۔ ضعف عضائے رئیسہ، ریح البواسیر اور عصبی تکالیف میں مبتلا ہوں۔ خوف و ہراس اور توہمات دل و دماغ پر قابض ہیں۔ اپنا تو ذکر ہی کیا اگر کوئی دوسرا شخص بھی میری طرف سے مشاعرہ میں غزل پڑھ دے تو مجھے اختلاج اور لرزہ براندام شروع ہو جاتا ہے۔ کیا میں دلیر ہو سکتا ہوں؟
ایک خریدار

(۱۶۸) ایک گیارہ سالہ لڑکے کے مردانہ اعضا ۲ سال دو سال کے بچے کی طرح چھوٹے ہیں۔ تغذیہ اگرچہ مناسب ہے لیکن لاغری دور نہیں ہوتی۔ مزاج بھی چڑچڑا ہے جو صاحب اس تشویش کی حالت میں امداد فرمائیں گے تا زیست احسان مند ہوں گا۔ (خریدار نمبر ۸۰۳۰)

(۱۶۹) میرے لڑکے کی عمر ۷ سال ہے۔ چار سال ہوئے یہ بالکل کھیلتے ہوئے آگے کے چار دانت ٹوٹ گئے تھے۔ اب آٹھ دس مہینے سے رات کے وقت کم دکھائی دیتا تشخیص و تجویز کا طالب ہوں۔ (خریدار نمبر ۵۶۰۶)

(۱۷۰) میرا چھ سالہ بچہ دو سال سے نیم دیوانہ ہے۔ صاف بول نہیں سکتا سانس مشکل سے آتا ہے۔ رات کو سانس میں آواز بھی ہوتی ہے۔ دو دفعہ نمونیا بھی ہو چکا ہے سر پر چوٹ بھی لگ چکی ہے اس کی والدہ کو مرض ہوئی تھی اور اس نے دودھ پیا تھا۔ (خریدار نمبر ۶۱۹۶)

(۱۷۱) حکمائے کرام سے التماس ہے کہ کوئی ایسا نسخہ تحریر فرمائیں جس کے کھانے سے بال سیاہ پیدا ہوں۔ (خریدار نمبر ۱۰۸۱۸)

(۱۷۲) مجھے تین سال سے بواسیر بادی کی شکایت ہے۔ قبض رہتا ہے۔ جلاب لینے سے صفائی ہو جاتی ہے لیکن دوسرے دن شدید قبض ہو جاتا ہے۔ پاخانے کی

مگر ایک سخت گلٹی پیدا ہو گئی ہے جو پچھلی طرف ہے اور پاخانے کو روکتی ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۳۸)

(۱۷۳) میرے ۳۷ سالہ دوست کو چار سال سے سُرعت کی شکایت ہے۔ ممسک دواسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ قبض رہتا ہے۔ مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۸۲۴۱)

(۱۷۴) ایک سالہ بچّے کو نمونیا ہوا۔ علاج ڈاکٹری کرایا گیا۔ اب اس کے دانتوں میں سخت تکلیف ہے۔ جو دانت بھی نکلتا ہے سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اور گر جاتا ہے۔ نسخہ ایسا ہو کہ اجزا آسانی سے مل جائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۸۴۳)

(۱۷۵) عمر ۳۸ سال ہے۔ کھانسی بخار رہتا تھا۔ دھرم پور سینی ٹوریم میں رہا۔ فائدہ ہو گیا۔ اب شکایت یہ ہے کہ گلے سے آواز نہیں نکلتی۔ گلے میں کسی قسم کی خراش نہیں ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب اور حکیم عبدالواحد صاحب خصوصی توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۶۳۱)

(۱۷۶) بچّے کی عمر ۲ مہینے ہے۔ پیدائش کے وقت سے ایک ہی خصیہ ہے۔ دوسرا موجود نہیں ہے۔ پریشانی یہ ہے کہ اس کمی کے کیا اثرات ظاہر ہوں گے؟ (خریدار نمبر ۹۵۸۲)

(۱۷۷) میری عمر ۲۹ سال کی ہے۔ دس سال پہلے اُلٹی آنکھ چوٹ لگنے کی وجہ سے کمزور ہو گئی تھی۔ اب نقشہ کشی کی وجہ سے سیدھی آنکھ میں یہ خرابی پیدا ہو گئی ہے کہ تیز روشنی میں دیکھنے کی وجہ سے ½ انچ کا دھبہ سامنے آجاتا ہے۔ بظاہر دونوں آنکھیں ٹھیک اور صحیح ہیں۔ (۱۰۵۰۹)

(۱۷۸) میرے ایک عزیز کے خصیے کے قریب ایک گانٹھ پیدا ہو گئی ہے جس میں دبانے سے خصیے کی طرح کی حس محسوس ہوتی ہے۔ چلنے پھرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اب یہ خصیے کے برابر ہے۔ خیال یہ ہے کہ بڑھ نہ جائے۔ (خریدار نمبر ۱۲۲۳)

(۱۷۹) تین سال پہلے مجھے سل ہو گئی تھی۔ علاج سے آرام ہو گیا تھا۔ اب چار مہینے سے مرض عود کر آیا ہے۔ سینے میں اُلٹی طرف جلن محسوس ہوتی ہے۔ اور اُلٹا پھیپھڑا پھڑکتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ تیسرے پہر حرارت ہو جاتی ہے۔ کھانسی کا ٹھسکہ ہر وقت رہتا ہے۔ رات کو اس میں شدت ہو جاتی ہے۔ حذاق کرام توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۳۵۰)

(۱۸۰) تیس سالہ غیر شادی شدہ مریض عادات بد کا مرتکب رہا۔ ۱۵ سال ہوئے سوزاک ہو گیا تھا جو کبھی ٹھیک ہو جاتا ہے اور کبھی عود کر آتا ہے۔ عضو میں ٹیڑھا پن موجود ہے۔ خواہش جماع مفقود ہے۔ پیشاب کی نالی میں تنگی ہو گئی۔ ڈاکٹر سلائی کا مشورہ دیتے ہیں۔ (۱۰۲۳۷)

(۱۸۱) مریضہ کو دس سال سے سیلان الرحم کی شکایت ہے اور اسی عرصے میں چار بچّے بھی ہوئے۔ ایک سال سے رحم میں درد۔ ہننے لگا ہے۔ اختلاج قلب کی شکایت کبھی کبھی ہو جاتی ہے۔ مجرب اور آسانی سے ملنے والا نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۱۹۸)

(۱۸۲) سات سال تک ایک تجربے کار طبیب کے ساتھ مطب کرنے کے بعد ساڑھے چار سال سے اپنا مطب کر رہا ہوں لیکن چاہتا ہوں کہ گھر بیٹھے سند حاصل کروں۔ حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی کی مدد چاہتا ہوں کہ شامل حال ہو۔ (۱۰۶۱۸)

(۱۸۳) میری رشتے دار پچاس سالہ مریضہ دس سال سے شکم اور جوف عانہ میں کیڑوں کے چلنے کی سی سرسراہٹ محسوس کرتی ہیں جو سخت ناگوار ہے اور اکثر خواب سے بیدار کرتی ہے۔ نو سال ہوئے کہ پاپی س آپریشن ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کیفیت میں اور زیادتی ہے۔ مسہل اور کرم کش بدذائقہ دواؤں سے اور خلوئے معدہ میں اور اشتہا غالب ہونے پر کیڑوں کے چلنے اور سرسراہٹ زیادتی ہوتی ہے۔ سینکنے اور غذا کھا لینے پر کچھ دیر سکون ہو جاتا ہے۔ مزاج سرد بلغمی ہے۔ نزلہ ہمیشہ رہتا ہے۔ سال میں دو چار مرتبہ ضیق النفس کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ بادی اور ترش چیزیں کھانے سے گردن کے غدد اور جانبین کی نسوں میں اور شکم و جوف عانہ میں ورم آکر سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں سرسراہٹ زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ احبار کرام تشخیص و تجویز تحریر فرما کر شکر گزار فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۴۸۵)

بقیہ صفحہ ۵۴ یہ ہے:۔ دواؤں میں سے صبح کو قرص سنبث الحدید، قرص قلعی ایک ایک عدد، دوا المسک معتدل سادہ ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں، اور سہ پہر کو قرص مرجان ایک عدد خمیرہ گاؤزباں عنبری ۶ ماشے میں ملا کر استعمال کریں اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس نو نو ماشے کھا لیا کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

موسمِ سرما اور صحت و شباب

موسمِ سرما کی اہمیت یہ بات عام طور پر سب لوگوں کو معلوم ہے کہ جاڑے کا موسم ہندوستان کا بہترین زمانہ ہے۔ اس میں جسم کی مشین پوری سرگرمی سے اپنے کام انجام دیتی ہے۔ معدے، جگر اور آنتوں میں غذا کو ہضم کرنے اور اس سے بہترین خون بنانے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ اس موسم میں جگر اچھے خون کا کافی ذخیرہ تیار کر کے رگوں میں بھیج دیتا ہے جو دوسرے موسموں میں بھی کام آتا ہے۔ گرمیوں میں تحلیل زیادہ ہوتی ہے اور جو چیزیں زندگی برقرار رکھنے کی غرض سے ضروری ہیں وہ بھی تھوڑی بہت تحلیل ہو جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ٹھنڈے ملکوں میں گرم ملکوں کی نسبت اوسط عمر زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ سردی روح، حرارتِ غریزی اور خون کو محفوظ رکھتی ہے۔ ان ہی پر مدارِ حیات ہے۔ گرمی میں غذا کی خواہش کم ہو جاتی ہے اور پانی کی طلب بڑھ جاتی ہے، اس لیے ہضم درست نہیں رہتا۔ معدہ اور آنتوں کی اکثر شکایات محض اسی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ برسات گرمی سے بھی خراب ہے۔ برسات میں معدہ اور دوسرے آلاتِ ہضم کی حالت اچھی نہیں رہتی۔ ذرا سی بے احتیاطی سے مہلک بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خنکی اور ٹھنڈی ہواؤں کی تلاش میں اکثر صاحبانِ دل پہاڑوں پر جاتے ہیں۔ مصوری اور کشمیر کی گلپوش وادیوں میں ان دل چسپیوں کو ڈھونڈتے ہیں جو سردی کے موسم میں ہر جگہ مل جاتی ہیں۔

شباب اور سرما کا تعلق۔ جوانی اور سردی میں نہایت گہرا اور خوشگوار تعلق ہے۔ یہ موسم جذبات پر وہی اثر کرتا ہے جو شباب کی رعنائیاں اور طوفان انگیزیاں خیالات و محسوسات پر کیا کرتی ہیں۔ جس طرح کھانے پینے کی خواہش، ہضم کی طاقت اور خون پیدا کرنے کی صلاحیت اس موسم میں بڑھ جاتی ہے، اسی طرح جذبات میں بھی زندگی کی روح دوڑ جاتی ہے۔ خون پیدا کرنے والی غذائیں اور رگوں، پٹھوں اور دل و دماغ میں قوت و طاقت کی بجلیاں بھر دینے والی دوائیں اس موسم سے گہری مناسبت اور خصوصیت رکھتی ہیں۔ مخصوص طور پر قوتِ باہ کے متعلق دواؤں کے استعمال کا یہی موسم ہے۔ اور شباب حقیقت میں اسی چیز کا نام ہے۔ ورنہ سیاہ بالوں اور سرخ و سفید گالوں پر جوانی کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ جوانی دل کی زندگی کا نام ہے اور دل کی زندگی کا ثبوت صنفی خواہشات و جذبات کے اس پیام بری سے مل سکتا ہے جسے قوتِ باہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جو دوائیں باہ میں ہیجان اور جوش پیدا کرتی ہیں، مثلاً مشک، عنبر، زعفران، ماہیٔ سقنقور، اعرابی وغیرہ وہ بالعموم گرم ہوتی ہیں گرمی یا برسات میں ان کے استعمال سے بہتر اور دیرپا نتائج کی توقع نہیں کی جا سکتی جاڑوں میں مقوی غذاؤں کے کھانے اور ہضم کرنے کا عقیدہ اتنا عام ہو چکا ہے کہ گاجر اور انڈے وغیرہ کے حلوے جاڑوں کے ساتھ وہی خصوصیت رکھتے ہیں جو آم، امرود اور دوسرے میووں کی بہار کو اپنے موسم سے ہو سکتی ہے۔

جاڑوں کا بہترین تحفہ، جو صحت، جوانی، حوصلہ مندی اور تن درستی کی تمام خصوصیات کو برقرار رکھنے کا زبردست ضامن ہے آپ کو معلوم ہے کیا ہے؟ اگر یہ سوال ہندوستان کے کسی عقلمند اور تجربہ کار شخص سے کیا جائے تو وہ صرف یہی کہے گا۔

"ماء اللحم"

واقعہ یہ ہے کہ ماء اللحم دنیا کی عجیب ترین ایجاد ہے۔ اس کے موجد نے اپنی عقل و ذہانت کے زبردست کمالات کا اس میں ایسا حیرت انگیز مظاہرہ کیا ہے کہ سائنس کی موجودہ ترقیوں کے دور میں بھی داد دیے بغیر نہیں رہا جاتا۔ اس میں جسمِ انسانی کے تمام نقائص کو دور کرنے کی قابلیت موجود ہے دل، دماغ، جگر، معدہ، بینائی، حافظہ اور باہ کو قوت دینے میں اس کے مقابلے کی کوئی دوا آج تک منظرِ عام پر نہیں آئی۔ اس میں ایسی چیزیں شامل ہیں جن کو جدید اصول اور سائنس کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو وہ بدن کے جملہ ضروری اجزاء کی حامل نظر آئیں گی۔ اس میں فولاد، چونا، کلورین، میگنیشیم، سوڈیم، پوٹاشیم، آیوڈین اور جسم کو پرورش کرنے اور طاقت و صلاحیت بخشنے والے سارے عناصر موجود ہیں۔

ماء اللحم کے حیرت انگیز فائدے۔ ان فائدوں میں صرف ایک یہی بات داخل نہیں ہے کہ وہ عام کمزوری کو رفع کر دیتا اور دل، دماغ اور باہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ بلکہ اپنے بہترین اجزا کی بدولت یہ عرق بدن کے زہریلے مواد کو نکالتا، اعصاب اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ بدن

میں چستی و چالاکی پیدا کرتا ہے۔ خون کو صاف کر کے جلد کو خوبصورت بناتا ہے۔ بدن میں طاقت و توانائی پیدا کر کے مہلک اور چھوت دار امراض کے حملے سے محفوظ رکھتا ہے۔ جن لوگوں میں دق وسل یا کسی اور مرض کو قبول کرنے کی استعداد ہوتی ہے ان میں ان امراض سے مقابلہ کرنے کی قوت پیدا کرتا ہے۔ سردی کا موسم اور کام کی کثرت کے باعث سل ودق کی استعداد رکھنے والے آدمیوں کو خطرے کے قریب لے آتا ہے لیکن ماءاللحم ان کی نگہبانی کے مشکل فرائض بڑی خوبی سے انجام دیتا ہے۔ یہ خون کو سرخ اور دماغ کو چست کرتا ہے۔ دل میں خوشی، سرور اور کامیابی کا ولولہ پیدا کرتا ہے۔ قوت ارادی کو بڑھاتا ہے۔ دلیری اور مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ بخشتا ہے۔ یادداشت کو ترقی دیتا اور کام کرنے کی ہمت اور اہلیت بڑھاتا ہے۔ دوران خون کی سستی کو دور کرتا ہے۔ جسم کو سڈول بناتا ہے۔ روح میں تازگی اور دل ودماغ میں فرحت پیدا کرتا ہے۔ دماغی کام کرنے میں مدد دیتا ہے۔

ماءاللحم کیا ہے؟ فوائد و منافع کی اس طویل مگر سچی فہرست کو دیکھ کر خود بخود دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ماءاللحم ہے کیا چیز؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ماءاللحم ایک قسم کا خوشبودار، خوش رنگ اور نہایت دل فریب عرق ہے جو سیب، انگور، انار، ناشپاتی، بہی، امرود، اناناس اور دوسرے تازہ مفید اور خوش ذائقہ میووں، مشک، عنبر، زعفران اور دوسری قیمتی اور نایاب دواؤں نیز جسم کو بہترین طریقے پر پرورش کرنے والی غذاؤں کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ایک ایک قطرے میں قوت، روح، خون اور غذائیت، سرور اور نشاط، امنگ اور حوصلے کا طوفان پوشیدہ ہے۔

ماءاللحم اور دوسری مقوی غذائیں۔ ماءاللحم اور دوسری مقوی غذاؤں میں کافی فرق ہے جو ماءاللحم کے امتیاز اور اس کی برتری کی مضبوط ضمانت ہے۔ ماءاللحم تمام قوتوں پر فوراً اثر کرتا ہے۔ یہ حلق سے اترتے ہی اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ معدے میں بہت کم ٹھیرتا ہے اور بہت جلد جگر میں پہنچ کر خون اور روح میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جسم اور روح کی پرورش اور تربیت کرنے والے تمام اجزا اس میں موجود ہیں۔ اس کی مقدار خوراک بہت کم ہے۔ دوسری مقوی غذائیں ہفتوں اور مہینوں میں جو کام کرتی ہیں وہ ماءاللحم چند گھنٹوں اور چند دنوں میں کر دیتا ہے۔ ماءاللحم اپنی لطافت اور پاکیزگی کے باعث معدہ اور دوسرے اعضائے ہضم پر کوئی بار ڈالے بغیر خون بن جاتا ہے۔ معدے اور آنتوں پر اس سے کوئی خراب اثر نہیں پڑتا۔

شراب اور ماءاللحم۔ ماءاللحم کے دوسرے فائدوں کو دیکھ کر ممکن ہے کسی کو یہ شبہ ہو کہ یہ فائدے شراب سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ شبہ بالکل بے حقیقت ہے۔ شراب سے ایک عارضی کیف تو ضرور پیدا ہوتا ہے مگر رفتہ رفتہ آگ کی یہ ستیاں چنگاریاں دل، دماغ، معدہ، جگر اور پھیپھڑوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہیں۔ روح اور خون کو پھونک ڈالتی ہیں۔ ماءاللحم میں نہ صرف یہ نقصانات ہی نہیں بلکہ یہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ ماءاللحم اور شراب میں وہی فرق ہے جو شیطان اور فرشتے میں ہو سکتا ہے۔ جو برگشتہ نصیب ہزاروں روپے کے ساتھ ہی اپنی صحت و جوانی کو بھی شراب پر بھینٹ چڑھا دیتے ہیں کاش وہ کچھ دن ماءاللحم پی کر بھی دیکھیں!

جوہر اور ملمع۔ کہتے ہیں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ ہمارے ماءاللحم کے جو خواص اور فوائد ہیں وہ بازاری ماءاللحم سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ بازاری ماءاللحم میں مصنوعی رنگ اور مصنوعی خوشبو کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ماءاللحم کی تیاری پر کافی روپیہ صرف ہوتا ہے۔ محنت، ہوشیاری اور تجربہ کاری بھی اس کے تیار کرنے کے ضروری عناصر ہیں۔ طبی اصول سے اجزا کی بہم رسانی اور پورے وزن سے قیمتی دواؤں، تازہ پھلوں کے رس اور بیش قیمت دواؤں کے لطیف و پاکیزہ سیال کی شمولیت پھر دیانت اور ایمانداری سے اتنا ہی عرق حاصل کرنا جتنا طبی اصول سے حاصل کرنا چاہیے، کوئی معمولی بات نہیں۔ پھر ایک بار عرق کھینچ کر دوبارہ اتنے ہی اجزا پھر شامل کر کے عرق کشید کرنا اور اس میں بھی ان ہی قیود کا پابند رہنا نہایت دشوار اور اخلاقی جرأت کا کام ہے۔ یہ کام وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے سینے میں فن اور مخلوق کا درد بھی موجود ہو۔ جن لوگوں کے سینے اس درد سے خالی ہیں وہ صرف اپنے فائدے کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ ناموس فن اور عوام کی فلاح و بہبود سے انہیں سروکار نہیں ہوتا۔ فن اور صداقت کے ساتھ فن اور مخلوق کی خدمت کرنے کا جذبہ کافی ایثار اور ضبط نفس کا طالب ہے۔

ہمدرد دواخانے کا ماءاللحم

ہمدرد دواخانہ محض تجارتی ادارہ نہیں ہے بلکہ حسب قدیم قومی ادارہ ہے۔ وسعت میں طب جدیدہ کے دوش بدوش چلانا اس کی زندگی کی سب سے بڑی سعادت اور ضرورت ہے۔ دیسی دواؤں کو عمدہ شکل ونسبت سے پیش کرنا اور ان کی طاقت و اثر کا طبی اصول سے جائزہ لے کر

بازار میں لانا ہمدرد دواخانے کا سب سے بڑا اور مشکل فرض ہے۔ اسی فرض کو ادا کرنے کے لیے وہ قائم ہوا اور اسی فرض کو بجا لانے کے لیے اب تک سرگرم کار ہے۔ ماءاللحم ہی پر موقوف نہیں، ہر دیسی دوا کو پوری ذمے داری، صحت اور صفائی سے تیار کرنا اس کا اور اس کے نگران و سرپرست کا مقصدِ حیات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمدرد دواخانے کے ماءاللحم میں نہ کوئی ضروری دوا کم کی جاتی ہے اور نہ مقدار بڑھانے کے لیے غیر ضروری چیزوں کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

دو سو سال کا مجرب نسخہ۔ ہمدرد دواخانہ دہلی میں ماءاللحم بہ نسخہ خاص دو آتشہ کو ایسے نسخے سے تیار کیا جاتا ہے جو دو سو سال سے ہندوستان کے مشہور و معروف اور نامور اطبا کا معمول رہا ہے۔ بعض ہند کے اکثر شاہی خاندانوں میں یہ ماءاللحم استعمال ہوا ہے۔ ہمدرد دواخانے کی مجلس تشخیص و تجویز کے تجربہ کار اراکین مسلسل نہایت غور سے اس ماءاللحم کے متعلق گہرے اور وسیع تجربات کر رہے ہیں۔

ہمدرد کے ماءاللحم کی لازوال شہرت۔ یہ ماءاللحم تیس سال سے ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچ رہا ہے۔ اکتوبر شروع ہوتے ہوتے ہی اس کی مانگ کا لاتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو مارچ کے وسط تک جاری رہتا ہے۔ اس عرصے میں قوت و زندگی اور لطف و سرور سے بھری ہوئی ہزاروں بوتلیں دواخانے سے روانہ ہوتی ہیں۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کے ماءاللحم دو آتشہ بہ نسخہ خاص نے ایک لازوال شہرت و عزت حاصل کر لی ہے۔ ماءاللحم کی بوتل خریدتے وقت خریدار کے دل میں یہی خیال ہوتا ہے کہ وہ قوت و زندگی اور صحت و تندرستی کا سودا کر چکا ہے۔ اس شہرت و امتیاز کے باوجود ہمدرد دواخانہ دہلی ترقی و اصلاح کی طرف بڑھتا رہا اور ماءاللحم کے متعلق علمی و عملی تجربات ہوتے رہے۔ سائنٹفک اصولوں سے غور کیا جاتا رہا۔ اب ان تجربات کے بہترین نتائج سامنے آ گئے ہیں اور کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد ہمدرد دواخانہ دہلی نے ایسے آلات تیار کرا لیے ہیں جن کی امداد سے ماءاللحم کو محفوظ طریقے پر تیار کرنے کے ساتھ ہی اس کی طاقت و قوت کو بڑھا دیا گیا ہے اور اسے دیرپا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔

ہمدرد دواخانے کے ماءاللحم کی چند خصوصیات۔ ۱۔ مجلس تشخیص و تجویز کے صدر عالی جناب حکیم مولوی حاجی محمد عبدالمجید صاحب کی خاص نگرانی میں نہایت اہتمام، صفائی اور پاکیزگی سے تیار کیا جاتا ہے۔

۲۔ تمام قیمتی دوائیں اور پھلوں کے رس پورے وزن سے شامل کیے جاتے ہیں۔

۳۔ سبز میووں کا رس حاصل کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ کوئی کچا یا داغ دار پھل نہیں ڈالا جاتا بالکل وقت پر تازہ اور عمدہ پکے ہوئے پھلوں سے تازہ اور عمدہ رس حاصل کر کے ڈالا جاتا ہے۔

۴۔ ہمدرد دواخانے کے ماءاللحم کی ترکیب میں جسم کی تمام قوتوں کی پرورش اور تربیت کا لحاظ رکھ کر قوت باہ پر زور ڈالا جاتا ہے۔ یہ نہیں کیا جاتا کہ محض باہ کو قوت دینے والی دوائیں ملا دی جائیں اور دل و دماغ، معدہ و جگر وغیرہ کا خیال نہ رکھا جائے اور نتیجہ یہ ہو کہ اس کے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں ایک غیر طبعی جوش پیدا ہو کر قوت باہ میں وقتی ہیجان پیدا ہو جائے اور جب ردِ عمل ہو تو پہلی قوت بھی باقی نہ رہے۔ ہمدرد دواخانے کے ماءاللحم میں ایسے اجزا شامل کیے جاتے ہیں جو دل و دماغ اور جگر و معدہ کو طاقت دے کر پہلے خود خون پیدا کرتے ہیں پھر صالح خون کے ماتحت باہ کو قوت دیتے ہیں۔

۵۔ زیادہ گرم اور مضر چیزیں شامل کر کے ماءاللحم کی خوبی و برتری کو فنا نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جسم کی مشین کے کل پرزوں کی طاقت بہترین اور غذائیت بخش اجزا ڈالے جاتے ہیں جن سے خون اور روح پر نہایت معتدل اور قدرتی اثر پڑنے کے بعد نتیجے کے طور پر باہ میں بیداری پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ ظاہری شکل و صورت، رنگ اور خوشبو نہایت دل فریب ہے۔ صرف پیکنگ پر اتنا روپیہ صرف کیا جاتا ہے جتنا بازاری ماءاللحموں کی تیاری پر بھی خرچ نہیں ہوتا۔

۷۔ ہمدرد دواخانے کا ماءاللحم عرصے تک خراب نہیں ہوتا۔

۸۔ نفاست اور پاکیزگی کے لحاظ سے آپ اپنی نظیر ہے۔

ماءاللحم بہ نسخہ خاص کے مختصر فوائد۔ ماءاللحم کے جو فائدے بیان کیے گئے ہیں وہ سب اس میں موجود ہیں۔ مختصر طور پر چند خاص امتیازی فوائد یہاں مکرر لکھے جاتے ہیں۔ یہ ماءاللحم نہایت مقوی باہ، مقوی دل و دماغ، جگر، معدہ اور گردوں کو بے حد قوت دیتا ہے۔ [illegible]

اور جسم کی دوسری گلٹیوں کو اپنے قدرتی وظائف ادا کرنے اور مخصوص رطوبت کے تیار کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ حافظہ اور بینائی کو بڑھاتا ہے۔ جوش، ولولہ اور قوتِ ارادی پیدا کرتا ہے۔ ہضم اور اعضائے ہضم کے افعال کو ترقی دیتا ہے۔ غذا کی خواہش کو زیادہ کرتا ہے اور کھائی ہوئی غذاؤں سے بہترین خون بنانے اور اُسے جزو بدن کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط اور جسم کو چُست و توانا بناتا ہے۔ کافی خون پیدا کرکے چہرے کو خوبصورت اور سُرخ و سفید کردیتا ہے۔ خون کو صاف کرکے رنگ نکھارتا ہے۔ دماغی کام کرنے کا حوصلہ بخشتا ہے۔ ذہانت، جوش اور عزم پیدا کرتا ہے۔ پستی، مایوسی اور غم و اندوہ کو دُور کرتا ہے۔ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی اُمنگ اور آرزو پیدا کرتا ہے۔

ترکیب استعمال تنہا ماء اللحم استعمال کرنے کی ترکیب نہایت آسان اور سادہ ہے۔ البتہ ماء اللحم کی قوت کو بڑھانے اور اس سے مخصوص اعضا اور قوتوں کو تربیت دینے کے طریقے مختلف ہیں جو بعد میں لکھے جائیں گے۔

خوراک - پانچ تولے یعنی چھٹانک بھر ماء اللحم پینا چاہیے۔ ضرورت کے وقت اس میں کمی بیشی بھی کی جاسکتی ہے۔

بدرقہ - پاؤ بھر میٹھا دودھ۔ دودھ گائے کا ہو تو بہتر ہے۔ دودھ کی مقدار کا گھٹانا اور بڑھانا پینے والے کی طبیعت اور قوتِ ہضم پر موقوف ہے۔

اوقات استعمال اس کے استعمال کا بہترین وقت صبح کا ہے۔ ورنہ ضرورت پر ہر وقت بطور مقوی و مفرح چیز کے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پرہیز - دوران استعمال میں کھٹی اور دیر ہضم چیزوں سے پرہیز رکھنا چاہیے۔ ہلکی اور زود ہضم غذا کھائیں۔ سبز میووں میں سیب، انار، انگور، ناشپاتی کیلا اور سردہ وغیرہ کھاسکتے ہیں۔ خشک میووں میں بادام اور اخروٹ، انجیر کھاسکتے ہیں۔

ماء اللحم کی مدتِ استعمال - ماء اللحم ایسی مفید مقوی اور زود اثر دوا ہے کہ حلق سے اُترتے ہی اس کے حیرت انگیز فائدوں کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ پیتے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ دل کو کسی نے سہارا دے دیا۔ طبیعت پر خاص قسم کی اُمنگ اور فرحت نمایاں ہوجاتی ہے۔ لیکن مستقل اور پائدار منافع حاصل کرنے کی غرض سے چالیس دن تک اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تھوڑے دن ماء اللحم پینے سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو چالیس دن کے استعمال سے میسر آتی ہے۔ پھر بھی ماء اللحم کی خواہ ایک ہی خوراک پی جائے وہ اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ چالیس دن تک ماء اللحم کا پی لینا گویا سال بھر تک

صحت اور تن درستی کا بیمہ کرالینا ہے۔ جن لوگوں کو خدا نے استطاعت دی ہے وہ اگر آخر اکتوبر سے وسط مارچ تک اس کو مناسب بدرقوں کے ساتھ پیتے رہیں تو ان کی عام جسمانی حالت قابلِ رشک ہوجائے گی۔ اور ڈاکٹر اور نوف کے غددی علاج کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ بغیر عمل تبدیلی کے

اعادۂ شباب ہوجائے گا۔ دل و دماغ اور بدن کا ہر عضو جوان ہوجانے کا۔ تمام جسمانی طاقتیں جوش و خروش کے ساتھ اپنا اپنا کام کرنے لگیں گی۔ اور بدن کے رونگٹے رونگٹے سے طاقت و توانائی، صحت و تن درستی اور شباب و جوانی کے چشمے اُبلنے لگیں گے۔

ماء اللحم اور مختلف بیماریاں - یوں تو ماء اللحم خود نہایت صحت بخش، مفرح اور مقوی دوا ہے لیکن مختلف بیماریوں میں اس کو مناسب اور مخصوص دواؤں کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ ماء اللحم دواؤں کے اثرات کو بہت جلد مقام مرض تک پہنچا دیتا ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ جو دوائیں کھائی جاتی ہیں ان کی طاقت بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہاں مختصر طور پر مختلف بیماریوں میں ماء اللحم کے استعمال کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔

ضعفِ دماغ اور ماء اللحم

دماغ اور حافظے کی کمزوری اور ضعف اعصاب میں، جب کوئی بات یاد نہ رہتی ہو اور کام سے طبیعت جلد اچاٹ ہوجاتی ہو تو خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۶ ماشے یا خمیرہ گاؤزبان عنبری عود صلیب والا ۶ ماشے میں کشتہ مرجان ۲ چاول ملاکر کھائیں اور اوپر سے ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے پی جائیں۔ چالیس دن میں حافظہ، بینائی، دماغ اور دل و جگر میں غیر معمولی قوت پیدا ہوجاتی ہے۔

مصنفوں، وکیلوں اور ایڈیٹروں کی ترقی کا راز ان کی دماغی اور ذہنی قابلیتوں اور فکر و خیال کی بلندیوں میں مضمر ہے۔ جب دماغ اور حافظہ کمزور ہوجاتا ہے تو بڑا آدمی بننے کی سب آرزوئیں فنا ہوجاتی ہیں۔ ایسی صورت میں ضعف دماغ کا یہ علاج آزماکر دیکھیے۔

مصنفوں، وکیلوں، ایڈیٹروں، طالب علموں اور ہر دماغی کام کرنے والے آدمی کو حالت صحت میں بھی جاڑوں کے زمانے میں کم سے کم چالیس دن یہ عمل کر لینا چاہیے، خصوصاً ایسی حالت میں جب زیادہ لکھنے پڑھنے سے سر چکرانے لگے اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجائے تو یہ علاج ضروری ہو جاتا ہے۔

دل کی کمزوری اور ماءُ اللحم۔ دل کی کمزوری، دل کی دھڑکن، گھبراہٹ اور طبیعت پر وحشت طاری رہنے کی صورت میں یا اس وقت جب وہم، وسواس اور شکوک وغیرہ کا غلبہ ہو اور ذرا سی بات میں طبیعت پر ملال، آزردگی یا گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہو تو معجون نقرہ ۳ ماشے یا معجون طلا ۳ ماشے کھا کر اوپر سے ماءُ اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے شربت زوفا ۱ تولے ڈال کر پی لینا چاہیے۔

عام کمزوری اور ماءُ اللحم۔ کسی لمبی یا کمزور کر دینے والی بیماری کے اثر سے یا جسم سے زیادہ خون نکل جانے کی وجہ سے بدن کمزور اور ناتوان ہو گیا ہو تو مفرح یا قوتی معتدل ۳ ماشے کھا کر ماءُ اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے میں ماءالذہب ۳ قطرے ڈال کر قدرے مصری سے میٹھا کر کے پی لیں۔ کمزوری موتی جھرے یا میعادی بخار کا نتیجہ ہو تو ماءالذہب کی جگہ مروارید سیال ۵ قطرے ماءُ اللحم میں ڈالنے چاہئیں۔ جسم سے زیادہ خون خارج ہو جانے کے باعث کمزوری ہوئی ہو تو ماءُ اللحم میں عرق عنبر ۲ تولے بھی ملا لینا چاہیے۔ حیض یا بواسیر کے ذریعے سے خون خارج ہوا ہو تو مفرح سو سبزی ۵ ماشے کھا کر عرق عنبر ۲ تولے ماءُ اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے قند ڈال کر نوش کریں۔

غشی اور ماءُ اللحم۔ کسی وجہ سے ایک دم بے ہوشی ہو جائے تو حالت بے ہوشی میں عرق عنبر ۲ تولے ماءُ اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے میں دواءالمسک معتدل جواہر والی ۳ ماشے گھول کر چمچے سے تھوڑا تھوڑا حلق میں ٹپکائیں ہوش آنے پر ایسی ہی ایک خوراک اور پلا دیں۔

خون کی کمی اور ماءُ اللحم۔ جسم میں خون کی پیدائش کم ہو جائے یا خون پتلا پڑ جائے اور اس کے سرخ ذرات کم ہو جائیں تو کشتہ فولاد چاندی سونے والا کی ایک گولی دواءالمسک معتدل جواہر والی ۲ ماشے یا جوارش جالینوس ۵ ماشے میں رکھ کر کھائیں اوپر سے ماءُ اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے قند ڈال کر پی لیں۔ ایسی صورت میں دونوں وقت کھانے کے بعد شربت اکسیر خاص یا شربت فولاد کا ایک ایک چمچہ بھی چاٹ لیا جائے تو کمی خون کی شکایت بہت جلد رفع ہو جاتی ہے۔

ہائی بلڈ پریشر اور ماءُ اللحم۔ ادھیڑ عمر کے آدمیوں کو یہ شکایت آج کل بہت عام ہے اس میں دل دھڑکتا ہے سر گھومتا ہے اور دردِ سر کی شکایت ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں تریاق فشار رجسٹرڈ ۲ ماشے کھا کر ماءُ اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے میں سنگترے کا رس یا آب انار ۲ تولے ملا کر پییں۔ غذا میں سبز ترکاریاں کھائیں۔ گوشت بالکل ترک کر دیں۔ چوتھے پانچویں دن رات کو سوتے وقت قرص ملین ۲ عدد کھا لیا کریں۔ اس علاج سے بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔

نزلہ اور ماءُ اللحم۔ بار بار نزلہ اور زکام ہونا کمزوری دماغ کی علامت ہے۔ جب یہ شکایت ہو تو خمیرہ نزلی جواہر والا ۲ ماشے کھا کر ماءُ اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے روزانہ صبح کو پی لیا کریں۔ بہتر یہ ہو کہ صبح کو خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۲ ماشے میں قرص مرجان جواہر والا ایک عدد یا کشتہ نقرہ جدید ایک قرص ملا کر کھائیں اوپر سے ماءُ اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے پی لیں۔ رات کو سوتے وقت خمیرہ نزلی جواہر والا کھائیں۔

ضعف باہ اور ماءُ اللحم۔ ضعف باہ میں ماءُ اللحم اکسیر ثابت ہوا ہے۔ طبی تصرفات سے کام لے کر جب اس کے ساتھ مناسب دوائیں بھی دی جاتی ہیں تو پھر کرشمہ اور اعجاز کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ضعف باہ کے اسباب مختلف ہوا کرتے ہیں اس سبب سے ماءُ اللحم کے ساتھ کھانے کی دوائیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ اگر پٹھوں کی کمزوری کے باعث ضعف باہ ہوا ہے اور ہیجان کے وقت پوری سختی نہیں آتی یا نعوظ میں جلد کمی آتی ہے تو معجون جالینوس لولوی ۶ ماشے میں کشتہ طلا ۲ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے ماءُ اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے مصری ڈال کر پی لیں۔ رات کو سوتے وقت معجون مفرح الارواح ۶ ماشہ کھائیں۔ مقامی طور پر عضو مخصوص پر طلاء مقوی خاص یا طلاء شباب آور کا طلا کریں اور اگر فائدہ بہت جلد مطلوب ہو تو معجون جالینوس لولوی ۶ ماشے میں حب مقوی خاص ایک عدد ملا کر کھائیں اور اوپر سے ماءُ اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے میں مصری ایک تولہ ڈال کر نوش کریں۔

کثرت جماع سے باہ میں کمزوری ہوئی ہو تو معجون مومیائی ۶ ماشے میں کشتہ نقرہ ۲ چاول ملا کر پہلے کھلائیں۔ ان کے بعد ماءُ اللحم بنسخہ خاص

۵ تولے قند یا مصری ایک تولہ ڈال کر پییں۔ رات کو سوتے وقت حب عنبر مومیائی ۲ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ مقامی نقصوں کی اصلاح کے لیے طلائے الماس، یا طلائے عظیم یا طلاء مشک والا لگائیں۔

کثرت جماع کے نقصانات کی اصلاح کے لیے صرف معجون شباب آور ۳ ماشے کھا کر ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے پینا بھی کافی ہے لیکن مقامی خرابیوں کے رفع کرنے اور وہاں کے اعصاب کو قوت دینے کی غرض سے مذکورہ بالا طلاؤں میں سے کوئی طلا لگانا نہایت ضروری ہے۔

جلق و اغلام کی عادت بد ضعف باہ کا سبب بنتی ہے اور اعضائے تناسل پر جلق اور اغلام کے شرمناک نقصوں کا اثر موجود ہو تو لبوب اعظم ۶ ماشے کھا کر ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے ایک تولہ شہد ڈال کر پییں۔ عضو پر طلائے شباب آور یا طلائے کیمیا تاثیر لگا کر اوپر سے بنگلہ پان باندھ لیا کریں۔ یا رات کو سوتے وقت طلائے مخلوق کی مالش کر لیا کریں۔

کثرت احتلام یا جریان سے ضعف باہ کی شکایت لاحق ہو گئی ہو تو صبح کے وقت مثالی ایک قرص کھا کر ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے قند سے میٹھا کر کے پییں۔ رات کو سوتے وقت قرص جریان ۲ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اگر دوا مطلوب ہو تو رات کو سفوف عجیب (رجسٹرڈ) ۶ ماشے لیں۔ جب احتلام رک جائے تو یہ دوائیں بند کر کے صبح کو لبوب کبیر ۹ ماشے میں کشتہ قلعی یا کشتہ سرب ۲ چاول ملا کر کھائیں اور اوپر سے ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے شربت انار ایک تولہ ڈال کر پییں۔ رات کو سوتے وقت لبوب اعظم یا لبوب الاسرار ۶ ماشے دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ غریب لوگ لبوب کبیر کی جگہ لبوب صغیر استعمال کر سکتے ہیں۔

رقت کی وجہ سے سرعت انزال کی شکایت بھی ہو تو صبح کو معجون ثعلب ۶ ماشے میں کشتہ مثلث ۲ چاول ملا کر ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ کھائیں اور رات کو سوتے وقت معجون مقوی ممسک ایک ماشہ یا معجون جلالی ۴ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

کثرت رنج و غم اور خوف و ہراس سے ضعف باہ ہو گیا ہو تو صبح کو معجون طلا ۳ ماشے یا معجون نقرہ ۳ ماشے ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے عرق گاؤزبان عنبری ۴ تولے مصری ۲ تولے کے ہمراہ کھائیں۔ شام کو چار بجے دواء المسک معتدل جواہر والی ۳ ماشے چاٹ لیا کریں۔ مقامی طور پر طلائے مقوی خاص (رجسٹرڈ) یا طلائے شباب آور لگائیں۔

غددی علاج کا مقابلہ۔ فرانس کے ڈاکٹر وارونوف کے غددی علاج کے مقابلے میں ہم ایک بہترین طبی علاج پیش کرتے ہیں جو اعادۂ شباب کا موجب ہے اور تمام جسمانی طاقتوں کو جوان کرتا ہے۔ چالیس دن میں آدمی کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ معجون شباب آور ۳ ماشے میں حب عنبری خاص ایک عدد ملا کر ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ صبح کے وقت کھائیں۔ غذا میں لطیف اور زود ہضم چیزیں کھائیں۔ چالیس روز کے اندر ہی معلوم ہو جائے گا کہ ڈاکٹر وارونوف کے غددی علاج کے مقابلے میں یہ کم خرچ اور آسان طریقہ علاج کس قدر کامیاب اور زود اثر ہے۔

ایک خاص بات۔ ماء اللحم کے متعلق یہ خاص بات یاد رکھنی چاہیے کہ قوت حاصل کرنے کی غرض سے تندرست حضرات سے جاڑوں کے موسم میں استعمال کریں لیکن مرض کی حالت میں مریضوں کے لیے موسم کی کوئی قید نہیں۔ جب اور جس وقت مرض لاحق ہو اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ گرمیوں کے موسم میں سنترے کا رس یا انار کا رس ڈال کر اسے پلائیں۔

قیام شباب۔ اگر آپ بالکل تندرست ہیں اور موسم سرما کو ایک بہترین موسم کی حیثیت سے صرف قیام شباب اور بقائے صحت و جوانی کے لیے کام میں لانا چاہتے ہیں تو صرف معجون شباب آور ۳ ماشے ماء اللحم بنسخہ خاص دو آتشہ ۵ تولے کے ہمراہ روزانہ کھا لینا کافی ہے۔ دواؤں سے طبیعت بالکل متنفر ہو اور کسی لذیذ ناشتے سے مطلب برآری مقصود ہو تو حلوائے مغز سر کنجشک والا ۲ تولے صبح کو کھا کر ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے پی لیا کریں۔ جوانی، صحت اور خوبصورتی نہ صرف اپنی اصلی حالت پر ہی قائم رہے گی بلکہ اس میں ترقی ہو گی۔ جوانی نوجوانی میں اور بڑھاپا شباب میں تبدیل ہو جائے گا۔

ماء اللحم میں عورتوں کا حق ۔ موسم سرما کے عیش و مسرت کو عام طور پر مرد اپنا ہی حق سمجھتے ہیں اور اعادۂ شباب کی کوششوں میں تو عورتوں کو بالکل ہی نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ حق و انصاف کا تقاضا ہے کہ **عورتوں کا حسن و شباب** اور ان کی جوانی و رعنائی بھی قائم رکھی جائے۔ جس طرح مرد اپنے شباب سے محبت کرتا ہے اسی طرح عورت کو اپنی جوانی عزیز ہے۔ جو ترکیب ایک مقوی مقوی اور شباب آور دوا کے طور پر بے تکلف ماء اللحم استعمال کر سکتی ہیں۔ بچے البتہ اس کی طاقت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو ماء اللحم ضرور پینا چاہیے۔ اس سے

بچے کی تن درستی پر بھی اچھا اثر پڑے گا اور عورت کی صحت پر بھی۔ صحت اور تن درستی برقرار رکھنے کی غرض سے عورتیں صبح کو گوگے یا انڈے کے حلوے کا ناشتہ کر کے ماء اللحم بنسخہ خاص دوآتشہ ۵ تولے دودھ میں ڈال کر پی سکتی ہیں۔ مگر مخصوص رحمی بیماریوں میں عورتوں کو بھی ان سب دواؤں کے علاوہ ماء اللحم پینا چاہیے مثلاً

سیلان الرحم میں صبح کو حب مرواریدی ایک عدد کھا کر ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے پینا چاہیے۔ رات کو سوتے وقت ناشف کی ایک ٹکیہ یا معجون مقوی رحم ۶ ماشے کھانی چاہیے۔

اختناق الرحم میں دورہ روکنے کی غرض سے خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا ۶ ماشے ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ کھائیں۔

کثرت حیض و استحاضہ کے بعد کی کمزوری اور قلت خون میں مفرح سوسنی ۶ ماشے عرق ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے کے ہمراہ کھائیں۔

ولادت یا اسقاط حمل کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس میں مفرح یاقوتی معتدل یا دواء المسک معتدل جواہر والی ۴ ماشے کھا کر عرق ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولے نوش کریں۔ ایسی صورت میں آش جو یا دودھ میں ماء اللحم ڈال کر بطور غذا بھی پی سکتی ہیں۔

ماء اللحم کی قیمت کا مقابلہ ماء اللحم کی قیمت پانچ روپے فی بوتل مقرر ہے۔ ایک بوتل میں بارہ خوراک دوا ہوتی ہے۔ گویا ایک خوراک دوا کی قیمت تقریباً ۷ آنہ ہوتی۔ ممکن ہے بظاہر یہ قیمت زیادہ معلوم ہو لیکن ماء اللحم کے بیش قیمت اجزا اور اس کے لاثانی فائدوں کو دیکھتے ہوئے یہ قیمت کچھ بھی نہیں۔ پھر جو لوگ یورپ سے آئی ہوئی سستی اور گرم دواؤں کی ایک ایک خوراک پر اس سے چوگنے دام بے تکلف خرچ کر ڈالتے ہیں انھیں اس قیمت کو محسوس بھی نہ کرنا چاہیے۔ ماء اللحم میں دیسی قیمتی دوائیں اور میوے ڈالے جاتے ہیں۔ اس کی ساخت میں ہندوستانیوں اور خصوصاً مشرقی حضرات کے مزاج اور ہندوستانی آب و ہوا کا پورا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

ہماری ذمے داری طبیب کو دوا تجویز کرتے وقت اپنی رائے اور تشخیص پر پورا وثوق ہونا چاہیے اور ایک تجربہ کار طبیب کا یہی وصف ہے لیکن عمدہ دوا کا نہ ملنا ایسی مصیبت ہے جس کا معالجین کے پاس کوئی علاج نہیں۔ ہم نے اس مضمون میں جو دوا بھی کسی مرض کے لیے لکھی ہے وہ یقیناً اس کے لیے مفید ہے مگر ہم پر پوری ذمے داری اسی وقت عائد ہوتی ہے جب دوائیں بھی عمدہ اور قابل اطمینان ہوں۔ اور انہیں بتائی ہوئی ترکیب اور پرہیز کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

ہمدرد دواخانہ دہلی سے دوائیں منگانے کی سفارش صرف اس بنا پر کی جا رہی ہے کہ یہاں تمام مرکب دوائیں بہترین انتظام بہترین نگرانی اور بہترین اجزا سے تیار کی جاتی ہیں۔ ذرا سے شبہ پر قیمتی سے قیمتی دوا فوراً پھینک دی جاتی ہے۔ مجلس تشخیص کے صدر عالی جناب حکیم مولوی محمد عبدالحمید صاحب دواؤں کے معاملے میں نہایت محتاط ہوتے ہیں۔ پرانے محنتی، دیانت دار اور ماہر دواسازوں کی موجودگی میں بھی صاحب موصوف اپنی سخت نگرانی میں کوئی کمی نہیں کرتے اور مشک، عنبر، زعفران، موتی، زمرد، یاقوت، نیلم، زہرجدوار جیسی قسم کی قیمتی دوائیں اپنے سامنے وزن کر کے شامل کراتے ہیں۔ ایسی صورت میں آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ **ہمدرد دواخانہ دہلی** سے دوائیں خریدنے کی سفارش کسی تجارتی مقصد یا تجارتی حرص کی بنا پر ہے یا محض طب قدیم کی عظمت اور اپنے طبیبانہ وقار و اعتماد کی حفاظت اور خود آپ کے فائدے اور روپے کی حفاظت کے لیے۔

ہمدرد دواخانے کی مقبولیت کا راز سب کو معلوم ہے کہ صداقت و دیانت اور خوش معاملگی کے سوا اور کچھ نہیں۔

ناظرین کی سہولت کے لیے ان دواؤں کی فہرست درج کی جاتی ہے جن کا ذکر اس مضمون میں ہوا ہے

دوا	مقدار	قیمت
تریاق نزلہ	ایک شیشی	سے
جوارش جالینوس	دو تولہ	۱؍
حب عنبر مومیائی	۱۰۰ دانہ	عہ
حب مرواریدی	"	۱۲؍
حب ... رجسٹرڈ	میں گولی کی شیشی	عہ
حلوائے بیضہ مرغ	ایک تولہ	۱؍
حلوائے گاجر و کنجشک والا	ایک تولہ	۱؍
خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	ایک تولہ	۳؍
خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا	تولہ	۴؍
خمیرہ مروارید جواہر والا	ایک تولہ	۴
دواء المسک معتدل جواہر والی	ایک تولہ	۶؍
سفوف عجیب	ایک ڈبیہ	۲؍
شربت اکسیر خاص	ایک شیشی	۱۴/۸
شربت مارشیرین	ایک بوتل	۱۲؍
شربت ... رجسٹرڈ	ایک بوتل	۲؍

دوا	مقدار	قیمت
[illegible]	ایک شیشی	۸
طلاء ...	ایک شیشی	سے
طلاء الماس	ایک تولہ	للعہ
طلاء ...	ایک شیشی	ے
طلاء شباب آور	"	سے
طلاء کیمیا تاثیر	ایک تولہ	للعہ
طلاء مقوی خاص	ایک شیشی	سے
طلاء ...	ایک تولہ	ے
طلاء ...	ایک شیشی	ے
عرق ...	ایک بوتل	لعہ
عرق عنبر	ایک بوتل	عہ
عرق ... جبری		ے
قرص جریان	ایک شیشی	ے
قرص ملین	ایک ڈبہ	۱؍
کشتہ ...	۵ تولہ	۲؍

دوا	مقدار	قیمت
کشتہ طلاء کلاں	۵ ...	[illegible]
کشتہ فولاد	۵ ...	۹
کشتہ فولاد ...	۵ ...	۱۰؍
کشتہ ...	۵ ...	۳
کشتہ مرجان ...	۵ ...	۳
کشتہ مرجان ...	۵ ...	۱
کشتہ ...	۵ ...	۵
کشتہ ...	۵ ...	۵
کشتہ ...	۵ ...	۲
حبوب خفقان	ایک شیشی	لعہ
حبوب ...	ایک تولہ	۲
حبوب ... ایک تولہ۔ حبوب ...	تولہ	۳؍
...	ایک شیشی	سے
مرہم ...	ایک تولہ	سے
معجون ...	ایک تولہ	۶؍

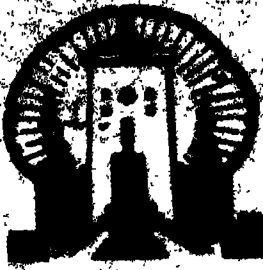
دوا	مقدار	قیمت
معجون ... لولوی	ایک تولہ	۸
معجون ...	ایک تولہ	۸؍
معجون ... آور	ایک تولہ	[illegible]
معجون ...	ایک تولہ	[illegible]
معجون ...	ایک تولہ	[illegible]
معجون مقوی رحم	ایک شیشی	۲/۸
معجون مقوی ...	ایک تولہ	[illegible]
معجون ...	ایک تولہ	[illegible]
معجون ...	ایک تولہ	[illegible]
معجون ...	ایک تولہ	۳؍
مفرح شیخ ...	ایک شیشی	۲/۸
مفرح یاقوتی معتدل	ایک تولہ	۱۲؍
ماء الذہب	ایک ...	[illegible]
ماء اللحم بنسخہ خاص دوآتشہ	ایک بوتل	[illegible]
ناشف	ایک شیشی	سے

جلد [illegible] | اپریل [illegible] | نمبر [illegible]

فہرست مضامین

قیمت [illegible] | ممالک غیر سے [illegible] شلنگ | فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

[illegible]



باب الصحت — حسن اور تن درستی

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی

آپ کسی ایک ایسے چوراہے پر کھڑے ہوں کہ جہاں شہر بھر کے تمام راستوں سے زیادہ آمدورفت ہو، اور پھر نہایت سچے دل سے یہ دعا مانگیے کہ بارخدایا اس راستے پر کسی ایک ایسے انسان کو بھیج دے کہ جو اپنے مورث اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح حسین اور تن درست ہو، یا کسی عورت ہی کے دل میں یہ بات ڈال دے کہ وہ ادھر سے گزر جائے جس میں اپنی سب سے بڑی نانی یعنی حضرت حوا کی نسوانی [illegible] موجود ہوں۔

شاید آپ کو یہ اُمید ہو گی کہ آپ کو اس چوراہے پر کھڑے ہوئے چند منٹ بھی نہ گزرنے پائیں گے کہ آپ کا تیرِ دعا نشانے پر جا لگے گا، اور آپ کے سامنے سے ایک نہیں، بلکہ کئی مردانہ اور زنانہ حسن و تن درستی کے ایسے نمونے گزر جائیں گے کہ جن کی انسانی فطرت بالکل نہیں بدلی ہے اور وہ حسنِ کامل، اور صحتِ کامل کے صحیح ترین نمونے ہیں۔

میں نہایت افسوس کے ساتھ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی یہ دل خوش کن توقعات پوری نہ ہوں گی اور صبح سے شام تک لاکھوں انسانی ہستیوں کو نظروں سے گزار دینے کے بعد جب آپ تکان سے چور ہو کر گھر لوٹیں گے تو آپ کے چہرے پر حسرت نصیبی اور مایوسی کے علاوہ کوئی اور علامت اگر ہو گی تو بس تکان اور اضمحلال کی۔ آپ یہ بھی یقین کیجیے کہ اگر مہینوں تک مسلسل اور متواتر آپ اسی قسم کے چوراہوں پر کھڑے ہوا کریں تب بھی کبھی یہ آرزو پوری نہ ہو گی کہ آپ کو حسنِ کامل اور صحتِ کامل کے نمونے دیکھنے کو مل جائیں۔ اور آپ کو یہ سن کر تعجب ہو گا —— شاید افسوس بھی ہو —— کہ یہ حالت صرف آپ ہی کے ملک کی نہیں ہے جہاں افلاس اور احتیاج کی فرماں روائی ہے بلکہ دنیا کے ہر ملک کے انسانوں کی یہی حالت ہے۔

ان چوراہوں پر کھڑے ہو کر آپ یہ دیکھیں گے کہ آپ کے سامنے سے جو لوگ گزر رہے ہیں اُن میں بہت سے لنگڑے ہیں بہت سے لولے، بہت سے اندھے ہیں بہت سے کانے، بہت سے احمق ہیں، بہت سے دیوانے، بہت سوں کا مُنہ ٹیڑھا ہے، بہت سے سماعت سے محروم ہیں بہت سے جھینکتے چلے جا رہے ہیں، بہت سے کھانسی سے بے دم ہیں، بہت سے ہانپ رہے ہیں، بہت سے کانپ رہے ہیں، بہت سوں کے سینے میں سانس نہیں سماتا، بہت سے پیٹ پکڑے چل رہے ہیں، بہت سے ہر دس قدم پر اپنی دُبلی اور سوکھی ہوئی ٹانگوں کو مَل رہے ہیں، بہت سوں کی رال بہ رہی ہے، بہت سوں کے چہرے کی زردی اپنی دکھ بھری کہانی کہہ رہی ہے، بہت سوں کے بدن پر زخم ہیں، بہت سوں کے بدن پر دانے، بہت سے خارش میں مبتلا ہیں، بہت سے آبلوں کی تکلیف سے عاجز ہیں، بہت سے قبض میں مبتلا ہیں، بہت سے دست کی آمد سے بے چین ہیں، بہت سوں کو قدم قدم پر یہ خوف ہے کہ کہیں مرگی کا دورہ نہ پڑ جائے، بہت سے زور سے دل کو دبائے ہوئے ہیں کہ کہیں مختلج ہو کر ساقط نہ ہو جائے۔ غرض کہ جسے دیکھیے وہ روگی جس سے بات کیجیے وہ دُکھیارا، اور یہ حالت تو اُن لوگوں کی ہے جنھیں مرض نے اتنی اجازت دے دی ہے، یا جنھیں ضرورت نے مجبور کر دیا ہے کہ وہ گھر سے باہر آ جائیں، ورنہ اگر آپ خانہ تلاشی لینے پر آمادہ ہو جائیں تو ہر گھر میں آپ کو ایک ایک، دو دو، تین تین اور شاید اور بھی زیادہ ایسے بھی نظر آ جائیں گے جنھیں جاڑے بخار نے، چیچک نے، موتی جھرا نے، نمونیا نے، طاعون نے، ہیضہ نے، دق وسل نے اور خدا جانے کس کس بیماری نے اس قابل بھی نہیں رکھا ہے کہ وہ بستر سے اُٹھ سکیں۔

آپ بہت ہی بجا طور پر یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ ان ہزاروں لاکھوں بدصورت اور مریض انسانوں کے پہلو بہ پہلو ہم ہزاروں نوجوان ایسے بھی دیکھتے ہیں کہ جن پر صحت اور حسن قربان ہوتے معلوم ہوتے ہیں یا جن کے رخساروں سے حسن کی ایک رو نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے، یا جن کی طاقت اور [illegible] رستم و سہراب کی یاد تازہ کر دیتی ہے۔ آپ کا یہ اعتراض بالکل بجا ہے۔ میں نے خود بہت سی ایسی [illegible] بہت سے ایسے مرد دیکھے ہیں [illegible] لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ بس ایک [illegible] سی نمود تھی کہ جو مزید تفتیش و تحقیق کے بعد کہیں [illegible]

مجھے ہماری آنکھوں کے سامنے آتے ہیں انھیں آپ صرف اس لیے حسین کہیے تو کہیے کہ ان سے بہتر ہماری نگاہوں نے نہیں دیکھے ہیں، لیکن اگر آپ یہ جانتے کہ بیماری اور حُسن ایک جسم میں جمع نہیں ہو سکتے تو آپ یقین کیجیے کہ آپ کے ان حُسنِ کامل کے نمونوں میں سے ایک بھی حسین کہلانے کا مستحق نہ ہے۔ ان میں سے کم سے کم تیس فی صد سیلان الرحم اور دوسرے ایسے زنانہ امراض میں مبتلا ہیں کہ جن کا تعلق رحم اور ماہواری ایام سے ہے۔ ان میں پچاس فی صد بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ تعداد ایسی ہے کہ جن کے رخساروں کا سرخ بھبوکا رنگ دق کے بخار کا مرہونِ منت ہوگا اور ان میں سے کم سے کم دس فی صد ایسی بد نصیب بھی ہیں جن تک کسی نہ کسی طرح امراضِ خبیثہ کی رسائی ہو چکی ہے۔ آپ ان کی برف جیسی سفید جلد، لعل و یاقوت کو شرما دینے والے ہونٹوں اور سیب کی طرح رنگین رخساروں پر نہ جائیے کہ یہ سب چیزیں تو چند پیسوں کا سفیدہ اور سرخ رنگ نہایت آسانی سے پیدا کر دیا کرتا ہے۔ بہ کثرت دیکھنے کے لائق صورتیں منھ دھو ڈالنے پر ایسی نادیدنی نظر آئیں گی کہ آپ ان کی طرف سے منھ پھیر لینے پر مجبور ہوں گے، اور بہت سی دل فریب شکلیں تن درستی اور صحت کے لحاظ سے کاغذ کی گڑیاں ثابت ہوں گی کہ جو ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ جائیں۔ حقیقی تن درستی اور حقیقی حُسن آج دُنیا میں ناپید ہے۔

مردانہ حُسن اور تن درستی کے نمونوں میں حالات اس سے بھی زیادہ خراب ہیں۔ حسین ترین اور بہ ظاہر بہت ہی تن درست نوجوانوں کی ایک منتخب جماعت کو لے لیجیے اور آپ دیکھیں گے کہ آپ نے انتخاب میں سخت غلطی کی ہے۔ آپ کو اس تمام جماعت میں ایک فی صد بھی نوجوان ایسا نہیں ملے گا جو آپ سے آنکھ ملا کر بات کر سکے اور فخر کے ساتھ سینہ ٹھونک کر یہ کہہ سکے کہ وہ پورے طور پر مرد یا پورے طور پر تن درست ہے۔ آپ انھیں بند کمرے میں لے جا کر ان کا امتحان کریں گے تو یہ دیکھ کر آپ کے دل کو سخت صدمہ ہوگا کہ ان میں سے بہت بڑی تعداد ایسی ہے کہ جن کے آلاتِ تولید سے یا تو وہ رطوبتِ مخصوصہ جاری ہے کہ جس پر افزائشِ نسل کا انحصار ہے، یا اگر وہ نہیں ہے تو پیپ اور خون رواں ہے۔ آپ ان کے سینوں کی پیمائش کریں گے تو معلوم ہوگا کہ وہ اچھے خاصے لمبے قد کے ساتھ کوئی تناسب ہی نہیں رکھتے۔ سینے کے پھولنے کی گنجائش کا اندازہ لگانے پر آپ کو معلوم ہوگا کہ جن سینوں کو خوب گہرا سانس لینے پر چار، چھ انچ پھول جانا چاہیے تھا وہ مشکل سے ڈیڑھ یا دو انچ پھولتے ہیں اور اتنا پھلاؤ بھی ان نوجوانوں کے سینے میں آپ کو ملے گا جنھیں آپ نے تن درستی کے نمونے سمجھ کر منتخب کیا ہے ورنہ عام طور پر تو ہمارے نوجوانوں کے سینوں میں ایک انچ سے بھی زیادہ پھولنے کی استعداد نہیں ہوتی۔ اب اگر آپ نے تھوڑی سی تکلیف اور اٹھائی اور سینہ بین آلے سے ان کے دل اور ان کے پھیپھڑوں کا امتحان کر لیا تو یہ حقیقت آپ پر منکشف ہو جائے گی کہ طبقۂ نسواں کی طرح یہاں بھی مختلف خرابیاں موجود ہیں۔ اور آپ کے چنے ہوئے تن درست نوجوانوں میں پچاس فی صد سے بھی زیادہ ایسی میز کرسیوں کے مشابہ ہیں جن پر بہت خوب صورت اور چمک دار پالش کیا ہوا ہو لیکن جن کے پایوں کو اندر ہی اندر دیمک نے چاٹ کر کھوکھلا کر دیا ہو۔

یہ حالت تو ان نوجوانوں میں آپ دیکھیں گے کہ جنھیں آپ نے تن درست اور حسین سمجھ کر چھانٹا ہے، ورنہ یوں اگر آپ دیکھیں تو آپ کو چاروں طرف ایسے زرد اور سُتے ہوئے چہرے نظر آئیں گے کہ جن پر جوانی اور شباب کا غازہ چڑھ کر بھی بدنما ہو گیا ہے۔ پچکے ہوئے گال، باریک اور جلد ٹوٹ جانے والے بال، آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی، آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے پڑے ہوئے، افسردگی اور ناطاقتی کی زندہ تصویریں۔ چال میں اس قسم کی لڑکھڑاہٹ کہ گویا جسم کا بوجھ ٹانگوں سے نہیں سنبھلتا۔ قدم رکھتے کہیں ہیں پڑتا کہیں ہے، تلیاں بڑھی ہوئی، جگر سکڑے ہوئے، بدن میں خون نہ ہونے کی وجہ سے دل ہر وقت کوچ و رحلت کر جانے پر آمادہ رہتا ہے، اور دقتِ تنفس کی وجہ سے جانِ عزیز ہر وقت جسم کا ساتھ چھوڑنے کے لیے تیار رہتی ہے۔

میں ایک جگہ اس سے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں اور اب پھر وہی بات دُہرانا چاہتا ہوں کہ یہ حالت صرف ہمارے ملک کی نہیں ہے کہ جہاں لوگ علم سے بے بہرہ، اصولِ حفظِ صحت سے ناآشنا، اور ضروریاتِ زندگی بھی اپنے لیے بہم پہنچانے سے عاجز ہیں، بلکہ یہی ان ملکوں کی بھی حالت ہے جو ہر قسم کے علوم و فنون میں طاق اور دولت کمانے کے ڈھنگوں میں شہرۂ آفاق ہیں، عالی شان محلوں میں رہنے کے عادی ہیں، اور قدرت کی پیدا کی ہوئی قوتیں مثلاً برق و دخان ان کی کمترین خادم بنی ہوئی ہیں۔ لیکن میرے اس عرض کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہماری اور صاحبِ علم و دولت قوموں کی حالت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ہماری اور ان کی حالتوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ ہمارے ملک کے اندھے، بہرے، گونگے اور لنگڑے [illegible] کے لیے ایک قسم کی مصیبت بن کر رہ جاتے ہیں، وہ دوسروں کی خدمت تو کیا کرتے خود اپنے منھ پر سے مکھی اڑانے [illegible] ہوتے ہیں اور بالکل صحیح معنوں میں کہا جا سکتا ہے کہ ان کی زندگی ان کی موت سے بدتر ہوتی ہے۔ [illegible] لوگ اس درجے تک بیمار اور ناکارہ نہیں ہوتے۔ سائنس ان کی مدد کو اٹھتی ہے اور [illegible]

انکھیں، بہروں کو کان، گونگوں کو زبان اور دست کٹے لوگوں کے لیے ہاتھ پاؤں مہیا کر کے ان کو کم سے کم اس قابل ضرور بنا دیتی ہے کہ اپنی زندگی آرام کے ساتھ گزار سکیں اور تا حد امکان سوسائٹی یعنی سماج پر ایک ناخوش گوار بوجھ ہونے کے بجائے کبھی نہ کسی حد تک سماج کی خدمت کر سکیں، لیکن اس کی مدد سے ان کی زندگیاں پھر بھی زندگیاں ہی رہتی ہیں انھیں موت سے بدتر نہیں کہا جا سکتا۔

آپ کا اتنا بہت سا وقت اس تمہیدی تمہید میں ضائع کرنے کے بعد میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کو اس کا کچھ سبب بھی معلوم ہے کہ کیوں دُنیا میں بیماری، دُکھ اور بدصورتی اس قدر عام ہے اور کیوں حُسن اور تن درستی اس درجے عنقا ہے کہ کہیں دیکھنے کو نہیں ملتی؟ ممکن ہے کہ آپ کو اس سوال پر غور کرنے کا موقع کبھی اس سبب سے نہ ملا ہو کہ آپ اس نمائشی حسن اور ظاہری تن درستی کو دیکھ کر دھوکے میں آ جاتے ہوں اور مطمئن ہو جاتے ہوں۔ اگر ایسا ہے تو میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اطمینان بالکل غلط اور غیر حق بجانب ہے اور اس مشہور مثل کے مطابق کہ "ہر شے جو چمکدار ہو، سونا نہیں ہوتی"، ہر بظاہر تن درست اور حسین نظر آنے والا شخص نہ تن درست ہے اور نہ حسین، اور اس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ ہماری نگاہیں جس مرد یا عورت کے متعلق یہ رائے قائم کرتی ہیں کہ وہ دنیا کا حسین اور تن درست ترین وجود ہے اور جس کے دیکھنے سے صحیح معنوں میں بھوک بھاگ جاتی ہے اسے بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے تنہائی کے گھنٹوں میں کہ جب اسے کوئی دیکھتا نہ ہو کسی نہ کسی ڈاکٹر یا حکیم کے مطب میں جاتا ہے اور کچھ اور نہیں تو ایک دو ٹین گولیاں یا ہاضمے کے چورن کی دو چار ٹکیاں ہی لے آتا ہے تاکہ اس کے پیٹ کی مشین بہتر طریقے پر کام کر سکے اور سوءِ ہضم کی وجہ سے جو خفیف سی بدبو، یا جسم میں ہلکی سی اعضاشکنی پیدا ہو گئی ہے اسے رفع کر سکے۔ حسین سے حسین عورت کو بھی جب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی مشاطہ کو اس کی فیس کے طور پر ہر مہینے سیکڑوں اور ہزاروں پونڈ دیا کرتی ہے تو اس کے حُسن کی حقیقت یا شاید بے حقیقتی، ہم پر کھل جاتی ہے اور ہماری سمجھ میں آ جاتا ہے کہ دُنیا بھر میں سے ہمارے منتخب کیے ہوئے افراد حسن درحقیقی تن درستی سے کوسوں دُور ہیں۔

اگر آپ معلوم کرنا پسند کریں، تو میں آپ سے ان اسباب کا ذکر کروں کہ جن کی وجہ سے ابنائے آدم اور بنات حوا اُس تابندہ حسن اور درخشاں تن درستی سے محروم ہو گئے ہیں کہ جو انھیں اپنے مورثِ اعلیٰ سے ورثے میں ملی تھی۔ ہمارے پیدا کرنے والے نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ہمارے جسم کی مشین کچھ اس طرز کی بنائی تھی کہ اس کی مرمت اور درستی کا انتظام خود اسی کے اندر رکھ دیا تھا اور یہ قاعدہ مقرر کر دیا تھا کہ انسان، خواہ مرد ہو یا عورت تقریباً تمام دن دَوڑتا بھاگتا، چلتا پھرتا اور اپنے رزق کی تلاش میں انتہائی محنت کے ساتھ کام کرتا رہے۔ اس محنت اور تن دہی کی وجہ سے اس کے تمام اعضا میں کہ جو دن بھر کام کرتے رہے ہیں، تھوڑی سی فرسودگی پیدا ہو یعنی وہ کسی قدر گھس جائیں اور کام سے جواب دینے لگیں، جسم اپنی اس معذوری کا اظہار معدے کے ذریعے سے کرے اور معدے میں ایک ایسی زبردست خواہش پیدا ہو کہ ہمیں جو کچھ بھی مل جائے ہم اس میں بھر دیں۔ اور اس کے بعد ہمارے سکون اور استراحت کا وقت آئے جسے بہ الفاظِ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ ہم اپنی مشین کو مرمت کے لیے کارخانے میں بھیج دیں۔ رات کا خوش گوار سناٹا ہمارے دماغ اور ہمارے حواس پر ایک قسم کی بے ہوشی سی طاری کر دے کہ جسے ہم نیند کہتے ہیں۔ ہماری بے ہوشی یا ہماری نیند کی حالت میں وہ غذا جو ہم نے کھائی تھی اور جسے معدے اور دوسرے اعضا نے کوٹ، پیس اور چھان کر تیار کر دیا ہے، ہمارے خون میں شامل ہو کر ہماری رگ رگ اور ریشے ریشے میں پہنچ کر جس قدر کمی اس میں آ گئی ہے اسے پورا کر کے اس کو بالکل ایسا بنا دے کہ گویا کوئی پرزہ کبھی گھسا ہی نہ تھا، دوسرے دن صبح ہی صبح تازہ ہوا کے خوش گوار جھونکے آئیں اور ہمیں جگائیں اور بالکل اس طرح کہ جس طرح شراب کے گھونٹ حلق سے نیچے اترتے ہی جسم میں ایک عارضی تازگی اور دل میں ایک ناپائیدار سرور پیدا کرتے ہیں، یہ جھونکے بھی ایک حقیقی سرور اور باقی رہنے والی تازگی پیدا کر دیں اور ہم مسکراتے ہوئے نیند سے چونکیں اور ان خوش نما پرندوں کی آوازیں سننے میں مصروف ہو جائیں کہ جنھوں نے صبح کے سہانے سماں میں اپنے نغموں سے آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے کہ کل شام کی تکان کا جسم میں کوئی ذرا سا بھی اثر باقی نہ ہو اور محنت اور کام کے لیے ہمارے دل میں ایک اُمنگ اور ایک ولولہ موجود ہو۔ مشین بنانے والے کی مرضی کے مطابق اگر مشین کا استعمال ہوتا رہتا تو یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ مشین کے [illegible] تمام کام انجام پاتے اور انسان دنیا کی بالائی حادثات کے علاوہ دُکھ اور بیماری کے نام سے بھی واقف نہ ہوتے [illegible] [illegible] اور حسین اور تن درست انسان جس طرف سے بھی نکل جاتے [illegible] [illegible] ان کے پسینوں سے عطر و عنبر کی خوش بو آتی کہ جس طرح جنگلوں میں [illegible]

شک نہیں کہ آج انسانی دنیا کی مادی ترقی ہے۔ ان کے دماغ نے تار، ٹیلی فون اور ٹیلی ویژن کا ایک ایسا زبردست آلہ ہونے کو جو سینکڑوں کوس دور کی چیزیں دیکھ بھی لیا ہے اور ہزاروں میل کی دوری کے باوجود باہم گفتگو کر لیتے اور ایک دوسرے کو دیکھ لینے پر بھی قادر ہے۔ برقی اور دخان کی قوتوں پر اس کی قوت ارادی مسلط کر دی اور حقیقی معنوں میں دنیا اور دنیا کی تمام قوتوں پر حکمرانی کیا کرتا۔ چوری، جھوٹ، عیاشی اور قتل و غارت سب موجودہ سائنس کی نظر میں بھی دماغی فتور کی علامتیں ہیں۔ جب انسانوں کے دماغ صحیح اور روشن ہوتے تو اس قسم کے جنونوں کا کبھی گذر نہ ہوتا اور یہ دنیا کے آدمی بنکے لیے پھر ایسی قدر اچھی بہشت بن جاتی کہ جہاں سے اس کے جد امجد کو نکال دیا گیا تھا۔

لیکن بدقسمتی سے ہم قدرت کے مقرر کیے ہوئے اصولوں کا احترام نہ کر سکے، اور بالکل زبردستی اپنے قیاسات، اپنے مشاہدات، اپنے تجربات اور اپنی خواہشات کی بنا پر چند اصول اپنی زندگی اس دنیا میں بسر کرنے کے لیے بنا لیے، اور بزعم خود یہ سمجھ بیٹھے کہ ہمارے ایجاد کردہ طریقے قدرتی طریقوں سے بہتر اور ہمارے جسموں کے لیے زیادہ مناسب ہیں۔ سورج کے پکائے ہوئے پھلوں اور ترکاریوں کو جنھیں اس کی مافوق البنفسجی شعاعیں مفید حیات حیاتین سے پُر کر دیتی ہیں، ہم نے حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا، اور اپنے ایجاد کیے ہوئے چند مسالے جو خود بھی ہی قدرت کے پیدا کیے ہوئے تھے، مثال کر اپنی ترکاریاں، اپنے پھل اور اپنا گوشت سب کچھ آگ پر پکانا شروع کر دیا جو اکثر و بیشتر حیاتین کو جلا کر ضائع کر دیتی ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ کھانوں کو ہماری زبان کے لیے کس قدر لذت بخش بنا دیتی ہے۔ بھوک لگنے کے قدرتی طریقوں یعنی دوڑ دھوپ اور ورزش کو اپنے لیے ایک فضول کاوش اور بیہمانہ محنت و مشقت خیال کر کے چھوڑ دیا اور بھوک لگانے اور زبردستی کھانا ہضم کرنے کے لیے چورن ایجاد کر کے مطمئن ہو گئے۔ دل میں سرور، جسم میں طاقت اور دماغ میں فرحت پیدا کرنے کے لیے قدرت نے ہمیں تازہ ہوا، کھلی ہوئی دھوپ اور رات بھر کی نیند عطا کی تھی۔ ہم نے اس عطیۂ قدرت کی قدر نہ کی اور اچھے خاصے شاداب اور صحت بخش پھلوں کو جن میں انگور اور سیب اور دوسرے اور پھل داخل تھے ان کا عرق نکال کر سڑانا اور پھر اس سے شراب بنانا شروع کر دیا، اور اب جب کہ اس کو پی پی کر اپنے عقل و حواس کھو بیٹھے، اور ننگے ہو ہو کر ناچنے لگے تو اس جسم اور روح کو جلا دینے والی آتش سیال کا نام "آبِ حیات" رکھ دیا اور اسے "مفرح اعظم" کا لقب بخشا۔

رات خدا نے آرام کے لیے بنائی تھی اور یہی وہ وقت ہوتا تھا کہ جب دن بھر کے تھکے ہوئے اور فرسودہ اعضائے جسم کی مرمت ہوا کرتی تھی۔ ہم نے اس پرانی رسم کو زمانۂ جہالت کی یادگار سمجھ کر رسم نو مرتب کی اور وہ یہ کہ مختلف کھیل تماشوں، رقص و سرود کی محفلوں، تھیٹروں اور سینماؤں میں شریک ہو ہو کر رات کو دن بنا دیا اور دو دو اور تین تین بجے رات تک ان خرافات میں مبتلا رہ کر جب چار بجے کے قریب سوئے تو شدید درد سر لیے ہوئے کہیں دوپہر کو اٹھے اور پھر اس تکلیف کو دور کرنے کے لیے تھوڑا سا وہی زہر ہلاہل پی لیا کہ جسے ہماری خوش فہمی نے آبِ حیات سمجھ رکھا تھا۔

سورج کی جان بخش روشنی سے بجھے ہوئے، اور تیز دھوپ کی گرمی سے مطہر کیے ہوئے چشموں کے پانی کے بجائے ہم نے کنوؤں اور نلوں کا پانی پینا شروع کر دیا کہ جو پانی مہیا کرنے کے لیے ہماری اپنی صنعت تھی، اور اسے صاف کرنے کے لیے اس میں ایسے اجزا ملانے شروع کر دیے کہ جو قاطع اور مضر صحت ہیں۔

ہم نے تیز رفتاری کے شوق میں بائیسکلیں اور موٹریں ایجاد کیں، لیکن کبھی ایک لمحے کے لیے بھی ہمیں یہ خیال نہ آیا کہ ہم اس طرح اپنے ساتھ کتنی بڑی دشمنی کر رہے ہیں۔ ان سواریوں نے ہمارے پاؤں بالکل بے کار کر دیے اور ہم اپنے جسم کی ایک ایسی ورزش سے محروم ہو گئے کہ جس پر زیادہ تر ہمارے ہاضمے کی صحت کا انحصار تھا۔ شاید ہمیں اس بات پر ناز تھا کہ جب پیٹ کا درد مجبور کرے گا تو موٹر میں بیٹھ کر دس منٹ میں ڈاکٹر یا حکیم کے پاس پہنچ جائیں گے۔ ہماری عقل نے بیمار نہ ہونے کے ذرائع پر ان وسیلوں کو ترجیح دی جن سے ہمیں جلد سے جلد طبی امداد مل سکے۔ اب ہم نے اس بات پر غور کرنا چھوڑ دیا کہ ہم کبھی بیمار ہی نہیں ہوتے اور اس بات پر مغرور ہو گئے کہ بیمار ہو جانے پر ہمارا ٹیلی فون اور ہماری موٹر چند منٹ میں ڈاکٹر کو ہمارے پاس حاضر کر دیا کرتی ہے۔

[illegible] ایک صنفی خواہش بھی عطا کی تھی، اور اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ہم قدرت کے منشا کے مطابق ایک مناسب حد تک [illegible] لذت نفس حاصل کریں اور افزائش نسل کا بھی ذریعہ بنیں۔ چنانچہ اس خواہش میں بھی ایک مسرت اور ایک لذت [illegible] اس طرح اس خواہش کو بھی اپنی بربادی کا ذریعہ بنا لیا۔ کہیں ہمارے ہاتھ صنف نازک کی خدمات انجام دینے لگے۔

(بقیہ صفحہ ۶۲)

بینائی کی حفاظت

از جناب ڈاکٹر محمود مرزا صاحب، حیدرآباد دکن

جسم کا یوں تو کوئی عضو اور کوئی کل پرزہ ایسا نہیں جس کی خرابی یا کمی تکلیف دہ نہ ہو لیکن آنکھ کی خرابی یا کمی کے یہ معنی ہیں کہ ہم ایک بڑی نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے آنکھوں کی جس قدر حفاظت کی جائے کم ہے۔ اور آنکھوں کو صحیح و سلامت رکھنے کی جتنی کوشش کی جائے بجا و درست ہے۔

انیسویں صدی تک عینک لگانے والوں کی تعداد بہت کم تھی۔ زیادہ تر بوڑھے لکھنے پڑھنے کے وقت عینک لگاتے تھے، اور بڑھیوں کو بینے پرونے کے وقت اس کی ضرورت ہوتی تھی۔ مگر بیسویں صدی میں دیکھا جا رہا ہے کہ عینک لگانے والوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ اس میں کچھ تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو محض فیشن کی خاطر عینک لگاتے ہیں، لیکن زیادہ تر تعداد اُن ہی کی ہے جن کی بصارت میں واقعی فرق آ گیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس صدی میں بصارت کی کمزوری کے کیا اسباب پیدا ہو گئے ہیں اور ان کا سدِ باب کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

انیسویں صدی میں جن کتابوں کا مطالعہ کیا جاتا تھا وہ زیادہ تر پتھر کی چھپائی کی ہوتی تھیں، اور اُن کے حروف موٹے موٹے ہوتے تھے اور تقریباً ہر کتاب کا خط ایک ہی جیسا ہوتا تھا۔ مگر آج کل ٹائپ کی چھپی ہوئی کتابیں مطالعے میں رہتی ہیں، جن کے ٹائپ بھی مختلف ہوتے ہیں بعض اس قدر باریک ہوتی ہیں کہ مطالعہ کرتے کرتے آنکھوں میں درد ہو جاتا ہے اور تکلیف محسوس ہونے لگتی ہے۔ ان چھوٹے اور بڑے حرفوں کا اُتار چڑھاؤ بھی بصارت کی کمزوری کا باعث ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی باریک اور چھوٹی چیز کو دیکھنے سے آنکھ کی پتلی پھیلتی ہے اور جب کسی بڑی اور موٹی چیز کو دیکھیں تو پتلی سکڑ جاتی ہے۔ اس پھیلنے اور سکڑنے کی وجہ سے آنکھ پر زور پڑتا ہے اور اگر یہ زور مستقل پڑتا رہے، جیسا کہ کتابوں کے مطالعے میں پڑتا ہے تو بینائی میں کمی آ جاتی ہے۔

اٹھارویں صدی کے آخر اور انیسویں صدی کے شروع تک عام طور سے تیل کے چراغ جلائے جاتے تھے۔ مگر انیسویں صدی کے آخر میں بجلی کی روشنی نے زور پکڑا اور بازاروں میں چپے چپے پر بجلی کے لیمپ لگا دیے گئے اور مکانات تک اس سے جگمگانے لگے۔ بازاروں کی تیز روشنی کے بعد گھر کی کمزور، یا گھر کے مختلف کمروں میں مختلف طاقت کی روشنی سے سابقہ پڑتا ہے یا بازار یا کسی اور جگہ کی تیز اور کمزور روشنی میں سے ہوتے ہوئے گھر کی تیز روشنی میں آتے ہیں تو اس تیز اور کمزور روشنی کا آنکھ کی پتلی پر وہی اثر ہوتا ہے جو چھوٹی اور بڑی چیز [illegible] دیکھنے سے ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ہر روشنی سے مختلف قسم کی اور مختلف رنگ کی شعاعیں نکلتی ہیں۔ اور ان شعاعوں میں سے بعض سفید اور بعض نقصان دہ ہوتی ہیں اور ہر چیز کے ایٹم تک پہنچ کر اثر کرتی ہیں۔ اس طرح جب وہ آنکھ پر اثر کرتی ہیں تو قوی ہونے کی وجہ سے آنکھ کے ایٹم کو بکھیر دیتی ہیں، اور بینائی کو کمزور کر دیتی ہیں۔ فوق البنفشی شعاعوں (الٹرا وائلٹ ریز) سے کام لیتے وقت آنکھوں پر کالے رنگ کی عینک چڑھا لیتے ہیں، کیوں کہ وہ باوجود مفید ہونے کے اس قدر طاقت ور ہوتی ہیں کہ فوراً ہی آنکھ کے ایٹم اور لینس کو ختم کر کے اندھا بھی کر سکتی ہیں۔

سینما کے دیکھنے والوں کی بصارت پر بھی کافی اثر پڑتا ہے۔ کیوں کہ سینما کے شروع ہوتے ہی یک دم اندھیرا ہو جاتا ہے اور پھر درمیان میں کبھی کبھی روشنی اور اندھیرا ہوتا رہتا ہے۔ ختم ہونے پر ایک دفعہ ہی تیز روشنی سے سابقہ پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں بینائی کو نقصان پہنچتا ہے۔

سوال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سورج کی روشنی کا بصارت پر کیا اثر ہوتا ہے۔ بے شک سورج کی روشنی میں بعض شعاعیں ایسی ہیں جو نقصان پہنچا سکتی ہیں، مگر قدرت نے اس کی تلافی اس طرح کی ہے کہ سورج درجہ بدرجہ تیزی پکڑتا ہے۔ صبح کے وقت شعاعیں ہلکی اور فائدہ مند ہوتی ہیں اور دوپہر کو تیز اور پھر شام کو ہلکی ہو جاتی ہیں۔ اس چڑھاؤ اتار سے بہت ہی کم نقصان ہو سکتا ہے۔ البتہ یک دم رات کے اندھیرے کو ختم کر کے قدرت سورج کو دوپہر کے مانند تیزی اور چمک سے نمودار کرتی تو یقیناً انسان اور جانور دونوں کی بینائی پر بُرا اثر ہی نہیں پڑتا، بلکہ آدھی دنیا اندھی ہو تی۔

رنگوں کا اثر بھی نگاہ پر پڑتا ہے۔ عام طور سے لال رنگ نگاہ کے لیے نقصان دہ ہے۔ کیوں کہ رنگ کی کشش کی وجہ سے آنکھوں کی باریک نالیوں میں خون زیادہ مقدار میں جمع ہو جاتا ہے۔ اگر طویل مطالعے کے بعد لال رنگ کو دیکھیں تو وہ خون بھی جو اس محنت کی وجہ سے آنکھوں کی شریانوں میں بڑھ گیا ہے، غیر طبعی طور پر بہت زیادہ ہو جائے گا۔ برخلاف اس کے اگر مطالعے یا کسی کام کے بعد سبز رنگ کو دیکھیں تو ایک طرح کا رد عمل ہوگا۔ محنت کی وجہ سے جو خون بڑھ گیا ہے پھیل کر واپس لوٹ جاتا ہے۔ کیوں کہ ہرے رنگ میں خون کو لوٹانے کی طاقت قدرت نے پیدا کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چند پھولوں کے علاوہ تمام درختوں کو قدرت نے ہرے رنگ کا پیدا کیا ہے۔ یہ باتیں گو سرسری نظر میں معمولی سی ہیں، لیکن اگر ان کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان کا کس کس طرح اثر نگاہ پر ہوتا ہے۔

بینائی کی حفاظت کا فی الحال یہی آسان طریقہ ہے کہ طالب علمی کے زمانے میں پہلے ایسی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے جن کے حروف موٹے ہوں۔ عمر کی زیادتی کے ساتھ ساتھ باریک حروف کی کتابیں پڑھی جائیں۔ اخبارات اور خصوصاً انگریزی اخبار بہت باریک ٹائپ کے ہوتے ہیں۔ ان کا مطالعہ دن میں بہتر ہے۔ اگر دن میں فرصت نہ ہو تو رات کے وقت نہ بہت تیز اور نہ بہت دھیمی روشنی میں مطالعہ کریں بلکہ درمیانی روشنی میں مطالعہ کریں۔ اور سامنے روشنی نہ رکھیں۔ بلکہ پیچھے سے روشنی کتاب پر پڑے یا بائیں طرف سے۔

تیز دھوپ میں گہرے آسمانی رنگ کی عینک ہندوستان کی گرمیوں کے موسم میں از حد ضروری ہے۔ گرمیوں میں ایسی جگہوں میں جانا، جہاں سبز گھاس ہو اور درخت ہوں نہ صرف بینائی کے لیے مفید ہے، بلکہ عام جسمانی صحت کے لیے بھی ضروری ہے۔ مسلسل اور باقاعدہ رات کو روزانہ سوتے وقت سرمہ لگانا بہت ہی مقوی بصر ہے۔ سرمہ لگانے سے برقی روشنی، دھوپ اور مطالعے کے خراب اثرات کا ازالہ ہو جاتا ہے اور بینائی قائم رہتی ہے۔

اُنیسویں صدی تک عام طور سے سرمہ اور کاجل لگایا جاتا تھا، مگر جب سے مغربی تہذیب کا دور دورہ شروع ہوا ہے لوگوں نے کریم اور پوڈر لگا کر فائدہ مند چیز سرمے اور کاجل کو ایک فضول اور بدزیبی پیدا کرنے والی چیز خیال کر کے چھوڑ دیا حالاں کہ یہ ایک غلطی ہے۔ سرمے بہت سے قسم کے بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ مگر کسی حکیم حاذق یا کسی معتبر دواخانے کا سرمہ استعمال کرنا بہتر ہے۔ ہمدرد دواخانے کا "سرمہ نرگسی" میں نے تو استعمال نہیں کیا۔ مگر "ہمدرد" کی دواؤں پر مجھے کامل بھروسہ ہے۔ لہٰذا ضرورت مند "ہمدرد" کا "نرگسی سرمہ" استعمال کر سکتے ہیں۔

(بقیہ مضمون ص۵ سے ہے۔)

کہیں صنفِ کرخت ہی کو صنفِ لطیف قرار دے لیا گیا، اور کہیں اسی ایک خواہش کے پورا کرنے کو مقصدِ حیات سمجھ کر ایک مرد کے لیے ایک عورت کے زریں اصول کو بالائے طاق رکھ دیا گیا اور ایک مرد کے لیے سو سو عورتیں بھی ناکافی سمجھی گئیں۔ نتیجہ جو کچھ ہونا تھا وہی ہوا اور آج جو ہمیں ہر چہار طرف برباد شدہ جوانی کی چلتی پھرتی تصویریں اور مُردوں سے بھی زیادہ مُردنی چھائے ہوئے چہرے لاغر اور ضعیف ٹانگوں پر اپنے جسم کے وزن کو گھسیٹتے ہوئے نظر آ رہے ہیں یہ اُسی خود کردہ مرض کے مریض ہیں۔

ان سب حقیقتوں کے پیشِ نظر یہ دیکھنا کس قدر حیرت انگیز ہے کہ جسے دیکھو وہ حسن اور تن درستی کا دل دادہ ہے، جسے دیکھو وہ جوان بننے کا آرزو مند ہے۔

حُسن اور تن درستی دو جداگانہ چیزوں کے نام نہیں ہیں، اور اگر درحقیقت ہمیں حسین اور تن درست بننے کی آرزو ہے تو پوڈر، غازہ اور لپ اسٹک وغیرہ مَلنے سے ہرگز ہرگز ہماری یہ تمنا پوری نہیں ہو سکتی۔ ہمیں اپنے تمام غیر فطری طریقے خواہ وہ کھانے پینے کے متعلق ہوں یا لباس کے متعلق ہوں، یا مکانات کی تعمیر کے متعلق ہوں، یا عادات اور رسم و رواج کے متعلق ہوں، یا ہماری صنفی خواہشوں سے تعلق رکھتے ہوں یک لخت ترک کر دینے پڑیں گے اور اس کے بعد اگر ہم نے اپنی فطرت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی عادت ڈال لی تو البتہ یہ ممکن ہو سکے گا کہ ہم میں حُسن اور تن درستی کے لحاظ سے وہ خصوصیات پیدا ہو جائیں جو ہمارے پیدا کرنے والے نے ہمیں عطا فرمائی تھیں۔

الامراض والعلاج — قلّت الدّم

از جناب حکیم مولوی عبدالواحد صاحب، رکن مجلس تحقیق و تجویز ہمدرد دواخانہ" دہلی

قلّت الدّم (Anaemia) کے متعلق کچھ کہنے سے پہلے ہم خون کی ماہیت وغیرہ کے متعلق ضروری معلومات نہایت اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ حالاتِ مرض سمجھنے میں سہولت ہو۔

خون ہمارے جسم کی مشہور سیّال رطوبت ہے، جو کھائی پی ہوئی غذاؤں سے جسم میں پکنے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور جسم کی پرورش کرتی ہے۔ درحقیقت ہمارے جسم کی پرورش کا دار و مدار خون ہی پر ہے۔ اس کا رنگ سُرخ اور مزہ تھوڑا سا نمکین ہوتا ہے، اور بُو اُس شخص کے جسم کی بُو جیسی ہوتی ہے جس کے جسم سے وہ نکلتا ہے۔ تن درست انسان کے جسم میں خون کی گرمی عام طور پر ۹۸،۴ درجۂ فارن ہائٹ تھرمامیٹر ہوتی ہے اور یہ پانی کے وزن سے قدرے بھاری ہوتا ہے۔ اگر ایک خاص مقدار میں پانی کا وزن ۱۰۰۰ فرض کیا جائے، تو اُسی مقدار میں خون کا وزن ۱۰۶۰ ہوتا ہے۔

خون ہمارے جسم میں عموماً کل جسم کے وزن کا بارھواں حصّہ ہوا کرتا ہے۔ خون جب تک زندہ جسم کے اندر رہتا ہے سیّال حالت میں ہوتا ہے۔ لیکن جسم سے نکلنے کے بعد یہ گاڑھا ہونے لگتا ہے اور آخر کار لوتھڑوں کی شکل میں جم جاتا ہے۔

خون اگرچہ بظاہر یکساں نظر آتا ہے، لیکن درحقیقت یہ چند اجزاء کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ پانی، اجزائے جامدہ (جمنے والے اجزاء) اور اجزائے ہوائیہ اس کی ترکیب میں داخل ہیں۔ اگر خون کا خوردبینی معائنہ کیا جائے تو پانی اور خون کے دانے یہ دو بڑے اجزاء نظر آتے ہیں۔ خون کے دانے جن کو کریاتِ دم بھی کہتے ہیں، سُرخ اور سفید دو قسم کے ہوتے ہیں۔ **سرخ دانے** (Red Blood Carpuscles)۔ ان کی شکل ٹکیہ کی طرح گول اور چپٹی ہوتی ہے، اور یہ اس قدر چھوٹے ہوتے ہیں کہ خوردبین کی مدد کے بغیر نظر نہیں آ سکتے۔ ایک مربع انچ جگہ میں ایک کروڑ سے بھی زیادہ سما سکتے ہیں۔ ان دانوں کی ترکیب کا بڑا جُزو ایک خاص قسم کا سرخ مادّہ ہوتا ہے، جو دموین (Haemoglobin) کہلاتا ہے۔ اس مادّے کی بناوٹ میں کسی قدر فولاد کا جُزو ہوتا ہے۔ اور اس میں نسیم (آکسیجن) کو جذب کرنے اور بخاراتِ دُخانیہ کو دفع کرنے کی زبردست خاصیت موجود ہے۔ چنانچہ خون جب دَورہ کرتا ہوا پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے، تو یہی خون کے دانے اسی مادّے کی وجہ سے آکسیجن کو جذب کر لیتے ہیں، اور بخاراتِ دُخانیہ کو باہر خارج کر دیتے ہیں، اور پھر جب یہ خون دَورہ کرتا ہوا جسم کے مختلف اعضاء میں پہنچتا ہے تو خون کے دانے اس جذب کی ہوئی نسیم کو اعضاء کی ساخت میں چھوڑ دیتے ہیں اور وہاں کے بخاراتِ دُخانیہ کو جذب کر لیتے ہیں۔ درحقیقت خون کے یہ سُرخ دانے کہئے یا ان کا خاص مادّہ دموین، خون کا بڑا اہم جزو ہیں، گویا یہی ہمارے جسم کی پرورش کرتے ہیں، اور انھی سے جسم میں طاقت اور چمک دمک پیدا ہوتی ہے۔

خون کے سفید دانے (White Blood Carpuscles) یہ سفید دانے خون کے سرخ دانوں سے بہت کم ہوا کرتے ہیں چنانچہ تن درستی کی حالت میں ہر پانچ سو سرخ دانوں میں ایک سفید دانہ ہوتا ہے۔ البتہ مرض کی حالت میں ان کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ سفید دانوں کی شکل عموماً بے ڈھنگی سی ہوتی ہے، اور ان میں ایک قسم کی قدرتی حرکت ہوا کرتی ہے جس کی وجہ سے ان کی شکل بدلتی رہتی ہے۔ یہ سفید دانے زیادہ تر غدد جاذبہ (جذب کرنے والی گلٹیوں)، تلی اور ہڈیوں کے گودے میں بنتے ہیں۔

خون کے یہ سفید دانے تن درستی کی حالت میں عُروقِ شعریہ (Capillaries) بال جیسی باریک رگوں کی دیواروں سے نفوذ کر کے اعضاء کی ساخت میں بھی پہنچ جاتے ہیں، اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ ممکن ہے ان کو بھی اعضاء کی پرورش میں کچھ

داخل ہو۔ لیکن مرض کی حالت میں یا جب کسی جگہ ورم پیدا ہوتا ہے تو یہ سفید دانے عُروقِ شعریہ کی نازک دیواروں سے زیادہ تعداد میں باہر آکر مقامِ مرض میں جمع ہوجاتے ہیں، اور اُس جگہ کے جراثیم یا ناکارہ دانوں کو ضائع کردیتے ہیں۔ اور اس طرح یہ ورم کو دور کرنے میں مدد پہنچاتے ہیں۔

جب کسی وجہ سے جسم میں خون کی مقدار کم ہوجاتی ہے، یا خون میں خون کے سُرخ دانوں (کریاتِ حمراء) کی تعداد گھٹ جاتی ہے، یا ان دانوں کا خاص مادّہ (دموین) کم ہوجاتا ہے تو ایک خاص مرض پیدا ہوجاتا ہے جو "قلت الدم" (خون کی کمی) کہلاتا ہے، اور یہی مرض "نقص الدم" کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اور اسی کو "ضعفِ جگر" بھی کہا جاتا ہے۔ اور عام لوگ اسی کو "زہرباد" کہا کرتے ہیں۔

قلت الدم کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ چناں چہ بعض اوقات قلت الدم کا سبب نہ تو جریانِ خون ہوتا ہے اور نہ کوئی دوسرا مرض پایا جاتا ہے، بلکہ بذاتِ خود خون میں ایسے تغیرات پیدا ہوتے ہیں کہ اس کے اسباب کو ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ چوں کہ ایسا قلت الدم بغیر کسی دوسرے مرض کے پیچھے پہل بذاتِ خود پیدا ہوتا ہے اس لیے اس کو طبی اصطلاح میں قلت الدم ابتدائی (Primary Anaemia) کہا جاتا ہے نیز قلت الدم ذاتی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، لیکن بعض اوقات اس کا سبب جریانِ خون ہوتا ہے مثلاً نکسیر کے ذریعے سے بہت سا خون بہ جائے، دستوں یا پیشاب کے راستے بہت سا خون نکل جائے یا بواسیر اور حیض کی صورت میں خون زیادہ مقدار میں خارج ہوجائے، یا زخم و جراحت کے باعث جریانِ خون بکثرت ہو تو اس حالت میں اس قلت الدم کو قلت الدم ثانوی (Secondary Anaemia) کہا جاتا ہے۔

قلت الدم ابتدائی

قلت الدم ابتدائی کو نقص الدم ذاتی بھی کہتے ہیں اور چوں کہ اس میں مریض کی رنگت سبز ہوجاتی ہے، لہٰذا اس کو "مرضِ اخضر" (Chlorosis) اور سبز انیمیا بھی کہا جاتا ہے۔

اس مرض میں خون کے سُرخ دانوں کی تعداد بھی گھٹ جاتی ہے اور وہ جس قدر بھی کم ہوتے ہیں ان کی سُرخی (دموین) بھی کم ہوجاتی ہے۔

اس قسم کے قلت الدم میں زیادہ تر نوجوان لڑکیاں مبتلا دیکھی جاتی ہیں، خصوصاً وہ نوجوان لڑکیاں اس کا شکار ہوتی ہیں جن کو نہ صاف اور خالص ہوا میسر آتی ہے اور نہ عمدہ پرورش کرنے والی غذا ہی ملتی ہے۔ تنگ و تاریک مکانوں میں رہتی سہتی اور ناقص خراب غذائیں کھاتی پیتی ہیں، اور وہ غذائیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ان میں فولادی اجزاء اس قدر ناکافی ہوتے ہیں کہ وہ ان کے جسم سے تحلیل شدہ فولادی اجزاء کا بدل نہیں بن سکتے۔ اس کے علاوہ ایسی لڑکیوں کو بھی یہ مرض ہوتے دیکھا جاتا ہے جو بدہضمی اور دائمی قبض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اس صورت میں بھی ان کا جسم ضرورت کے مطابق فولادی اجزاء حاصل نہیں کرسکتا۔ اور یہ مرض لاحق ہوجاتا ہے۔ گاہے ایامِ حیض کی خرابیاں بھی اس کا سبب ہوجاتی ہیں، اور گاہے ہر وقت کا رنج و غم یا عاشقانہ خیالات کا غلبہ بھی اس مرض کے پیدا کرنے کا سبب ہوا کرتا ہے، کیوں کہ اس صورت میں بھی اعضاءِ ہضم پر خراب اثر پڑتا ہے، طبیعت کمزور ہوجاتی ہے اور خون میں نقص پیدا ہوکر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

نوجوان لڑکیوں کے علاوہ بعض زیادہ عمر کی عورتوں میں بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے، اور ایسی عورتوں میں اس کا سبب عموماً رحم اور خصیۃ الرحم کا کوئی پیدائشی نقص ہوا کرتا ہے۔

علاماتِ مرض: اس مرض کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اگر مریضہ گورے رنگ کی ہوتی ہے تو اس مرض کی وجہ سے اس کا رنگ زردی مائل سبز ہوجاتا ہے، لیکن اگر وہ گندمی یا سانولے رنگ کی ہوتی ہے تو اس کی رنگت

نیلگوں ہوجاتی ہے، اور آنکھوں میں بھی پیلاہٹ ہوا کرتی ہے۔ اس بڑی علامت کے علاوہ مریضہ کو حیض کے متعلق بھی کوئی نہ کوئی شکایت ضرور ہوا کرتی ہے، چناں چہ یا تو حیض تکلیف کے ساتھ آیا کرتا ہے، یا بکثرت آتا ہے۔ ہضم بھی خراب ہوتا ہے، قبض کی شکایت بھی رہا کرتی ہے۔ اور عام جسمانی کمزوری بے حد پیدا ہوجاتی ہے۔ ذرا سے چلنے پھرنے یا کوئی کام کاج کرنے سے مریضہ ہانپنے لگتی ہے اور اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ بعض عورتیں ہسٹیریا میں بھی مبتلا ہوتی ہیں، ایسی مریض عورتوں کے خون میں سرخی نہیں ہوتی بلکہ وہ پھیکا سا ہوتا ہے اور اس کا قوام پتلا ہوتا ہے۔

قلت الدم ثانوی

اسباب جیسا کہ ہم شروع ہی میں بیان کر چکے ہیں، اس مرض کا سبب زیادہ تر جریانِ خون ہوتا ہے، مثلاً نکسیر کے ذریعے سے جسم کا بہت سا خون دفعتاً نکل جائے، یا خونِ بواسیر، خونِ حیض، خونی پیشاب، یا خونی قے، یا خونی دستوں کے ذریعے سے بہت سا خون خارج ہوجائے، یا زچگی کی حالت میں وضع حمل کی شدت یا زخم اور چوٹ وغیرہ سے بہت سا خون خارج ہوجائے۔ لیکن دفعتاً بہت سا جریانِ خون ہونے کے علاوہ بعض مزمن بیماریاں بھی اس کا سبب ہوا کرتی ہیں، مثلاً کسی زخم سے مدت تک پیپ اور خون جاری رہے یا پیچش، دست اور بخار وغیرہ میں مدت تک مریض مبتلا رہے تو بھی یہ مرض ہوجاتا ہے۔

مذکورۂ بالا اسباب کے علاوہ اندھیرے اور تنگ مکانوں میں رہنا یا مرطوب ملیریائی مقامات پر عرصے تک بود و باش رکھنا، خراب اور ناقص غذائیں کھانا، بدہضمی اور قبض میں مبتلا ہونا، رنج و غم کی زیادتی، دماغی محنت کی کثرت اور نوجوانوں کی موجودہ زمانے کی بداعتدالیوں مثلاً کثرتِ جماع و جلق وغیرہ بھی اس کا سبب ہوا کرتے ہیں۔ عورتوں میں گاہے سیلان الرحم، ایامِ حیض کی خرابیاں خصوصاً حیض کا زیادہ آنا یا مدت تک بچے کو دودھ پلاتے رہنا بھی اس مرض کا سبب بن جاتے ہیں۔

بعض مریضوں میں سل و دق، دیدان شکم، سرطان اور امراضِ گردہ بھی اس کا سبب پائے گئے ہیں اور بعض مریضوں میں سیسے، پارے وغیرہ کی سمیت سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہوا دیکھا گیا ہے۔ بعض بچوں میں مٹی کھانے کی عادت سے بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

علامات قلت الدم کی اس قسم میں مریض کے چہرے اور جسم کی رنگت سفید زردی مائل ہوتی ہے۔ چہرے پر بے رونقی اور ہبیج (بھربھراہٹ) ہوتی ہے۔ ہونٹ اور مسوڑھے پھیکے اور بے رونق سے ہوتے ہیں۔ آنکھوں میں کسی قدر نیلاہٹ ہوتی ہے۔ ناخن سفید پڑ جاتے ہیں۔ جسم کے عضلات نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں اور عام جسمانی کمزوری کا غلبہ ہوتا ہے۔ تھوڑا سا چلنے پھرنے یا کوئی کام کاج کرنے سے مریض ہانپنے لگتا ہے اور اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے، بلکہ بعض اوقات کمزوری کی زیادتی سے غشی بھی آ جاتی ہے۔ بھوک اچھی طرح نہیں لگتی اور جو غذا کھائی جاتی ہے وہ اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی۔ عموماً قبض رہتا ہے اور دل دھڑکتا رہتا ہے، کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں خود بخود سنائی دیتی ہیں۔ سر بوجھل رہتا ہے اور کسی قدر دردِ سر کی شکایت بھی رہتی ہے۔ اگر مریض زیادہ دیر تک بیٹھا رہنے کے بعد اٹھتا ہے تو آنکھوں کے سامنے اندھیری آجاتی ہے اور اردگرد کی چیزیں گھومتی ہوئی نظر آنے لگتی ہیں۔ طبیعت ہر وقت پژمردہ و سست رہتی ہے، کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا، آواز اور روشنی کی برداشت بھی نہیں رہتی۔ عام جسمانی حرارت گھٹ جاتی ہے، چناں چہ اگر تھرمامیٹر سے دیکھا جائے تو معمولی درجۂ حرارت سے ایک آدھ درجہ کم پائی جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہنے لگتے ہیں اور انتہائے مرض میں پاؤں اور ٹخنے بھی سوج جاتے ہیں۔

عورتوں میں اس مرض کی وجہ سے ایامِ حیض بند ہوجاتے ہیں۔ اگر کچھ خونِ حیض آتا بھی ہے تو وہ نہایت پتلا پھیکے رنگ کا ہوتا ہے اور اس کی مقدار کم ہوتی ہے نیز سیلان الرحم کی شکایت بھی ہوتی ہے۔ اور گردن کی شریانیں اس قدر

دُور سے چمکا کرتی ہیں کہ دُور سے دیکھی جا سکتی ہیں۔

قِلتُ الدّم کا عِلاج

قلت الدم خواہ کسی قسم کا ہو اصولِ حفظِ صحت پر پابندی سے عمل کرنے کی ہدایت کریں۔ مریض کو صاف اور کشادہ ہوا میں رکھیں۔ ہر قسم کے رنج و غم، فکر و تردد سے آزاد رہنے کی ہدایت کریں۔ اور ایسے سامان بہم پہنچائیں جن سے مریض خوش و خرم رہے۔ جہاں تک بھی ہو سکے مریض کو آرام سے رکھیں۔

قلت الدم کے مریضوں کے لیے سرسبز پہاڑوں کی صاف اور کشادہ ہوا نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو کسی سرسبز، پُر فضا، پہاڑ پر تبدیلِ آب و ہوا کرائیں، ورنہ روزانہ صبح و شام دو چار گھنٹے سرسبز مقامات اور تفریح گاہوں میں گزارنے کی ہدایت کریں۔

غذائیں کھانے پینے میں نہایت لطیف اور زود ہضم غذائیں دیں۔ سبز ترکاریاں مثلاً گھیا، لوکی، ٹنڈے، توری، چقندر، ساگ بتھوا، ساگ پالک اور گیہوں کی چپاتی دیں۔ اگر مریض گوشت خور ہو تو بکری یا پرندوں کا گوشت سبز ترکاریوں کے ساتھ پکا کر استعمال کرائیں۔ ادھ کچے انڈے، دودھ، ملائی ہضم کے مطابق کھانے کی ہدایت کریں۔ پھلوں میں سے انار، سیب، ناشپاتی، اور شفتالو دیں۔

ہر قسم کی قابض اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ گوبھی، کرم کلا، اروی، آلو وغیرہ قطعی نہ دیں۔ ہر قسم کی مٹھائی سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے۔ گھی اور تیل کی پکی ہوئی چیزیں مثلاً پوری کچوری وغیرہ بالکل مناسب نہیں ہیں۔

غذا کے متعلق ایک بات خاص طور پر یہ بھی یاد رکھیں کہ قلت الدم کے مریضوں کا ہاضمہ عموماً خراب ہوا کرتا ہے اس لیے بجائے اس کے کہ غذا مریض کو زیادہ مقدار میں دو مرتبہ صبح و شام دی جائے۔ تھوڑی تھوڑی غذاؤں میں تین چار بار دیں۔ اس طرح کھائی ہوئی غذا اچھی طرح ہضم بھی ہوگی، اور مریض کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

دوائیں فولاد کے مرکبات مرضِ اخضر اور قلت الدم ثانوی میں خاص طور پر مفید ثابت ہوتے ہیں، البتہ قلت الدم مہلک میں ان کو مفید خیال نہیں کیا جاتا۔ اگر مریض کو قبض کی شکایت رہتی ہو اور ہضم بھی خراب ہو تو:۔

قرص فولاد ایک عدد معجون دبید الورد نو ماشے میں ملا کر کھلائیں، اور عرق بادیان، عرق مکو ہر ایک چھ تولے میں شربت دینار چار تولے ملا کر پلائیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس نو نو ماشے کھلائیں۔

ان کے علاوہ جوارش آملہ عنبری، انوشدارو سادہ، انوشدارو لولوی، جوارش مصطگی سادہ جوارش مصطگی بنسخہ کلاں کا بھی استعمال اس مرض میں مفید ثابت ہوا ہے۔

اگر مریض کو دست آ رہے ہوں تو قرصِ فولاد ایک عدد انوشدارو لولوی چھ ماشے میں ملا کر کھلائیں، اور کھانا کھانے کے بعد جوارش عود شیریں نو نو ماشے یا جوارش مصطگی بنسخہ کلاں نو نو ماشے دونوں وقت دیں۔

قلت الدم کے مریض کو رفع قبض کے لیے کوئی قوی دست آور دوا دینا مناسب نہیں ہے۔ فولاد کے مرکبات استعمال کرانے کے ساتھ ساتھ اگر ان کو رات کے وقت ہلیلہ مربیٰ ایک عدد کھلا دیا کریں تو بہت مناسب ہے، اس کے علاوہ شربت دینار اور گلقند سے بھی کام لے سکتے ہیں۔

پیٹنٹ دواؤں میں سے "ہمدرد دواخانہ دہلی" کا "شربت فولاد" قلت الدم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے خصوصاً اس حالت میں کہ جب مریض کو دست آ رہے ہوں۔ یہ عام جسمانی کمزوری کو دور کرتا اور خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ معدہ، جگر وغیرہ اعضائے ہضم اس کے استعمال سے قوی ہو جاتے ہیں، اور اپنے اپنے افعال کو بخوبی انجام دینے لگتے ہیں۔

یہ شربت کھانا کھانے کے بعد چھ چھ ماشے کی مقدار میں چاٹ لیا جائے۔

لیکن اگر مریض کو قبض کی شکایت ہو تو اس صورت میں "شربت اکسیر خاص" استعمال کرنا چاہیے۔ یہ بھی ہمدرد دواخانہ کا پیٹنٹ شربت ہے اور قلت الدم میں نہایت مفید ہے، خصوصاً قلت الدم ثانوی میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ قلت الدم جریان خون کی وجہ سے لاحق ہوا ہو یا کم زور کر دینے والی لمبی بیماریوں کی وجہ سے اس کی شکایت ہوئی ہو، دونوں صورتوں میں معجزنما اثر دکھاتا ہے۔ قبض مطلق نہیں کرتا، بلکہ اعضائے ہضم کی اصلاح کرکے روزانہ اجابت با فراغت لاتا ہے۔ یہ کھانا کھانے کے بعد ایک ایک تولہ کی مقدار میں چاٹ لیا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ خبث الحدید اور فولاد کے مندرجۂ ذیل مرکبات بھی قلت الدم میں نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں:۔

اکسیر جگر خبث الحدید (جس قدر بھی پرانا مل سکے) بیس تولے، ترپھلا (پوست ہلیلہ زرد، پوست بہیڑہ، آملہ) بیس تولے دونوں کو باریک کوٹ چھان کر ایک کڑاہی میں ڈالو اور اس میں کھٹی دہی اتنی ملاؤ کہ تمام سفوف اچھی طرح تر ہو جائے اور دہی میں ڈوب جائے۔ روزانہ ہلا دیا کرو، ایک ہفتے کے بعد لوہے کے دستے سے گھوٹو یہاں تک کہ خشک ہو جائے۔ اس کے بعد پیپل، مرچ سیاہ، سونٹھ ہر ایک ایک تولہ باریک پیس کر ملاؤ، اور سفوف بنا کر رکھو۔ تین تین ماشے یہ سفوف چھاچھ کے ساتھ کھلانا چاہیے۔

یہ دوا خود میں نے کئی مریضوں کو استعمال کرائی، نہایت مفید پائی۔ اس کے اثنائے استعمال میں بیسنی روٹی بے نمک کی گھی کے ساتھ کھلائی گئی، حال آں کہ یہ نہایت قابض اور ثقیل غذا ہے لیکن مریض نے اس کو ہضم کیا اور کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا۔

حب قلت الدم یہ گولیاں بھی قلت الدم اور عام جسمانی کم زوری میں مفید ہیں۔ علاوہ ازیں ضعف باہ، فالج و لقوہ اور ضعف اعصاب میں بھی فائدہ دیتی ہیں، قابض نہیں ہیں، بھوک خوب لگاتی ہیں، اور پیشاب کی زیادتی کو بھی دور کرتی ہیں:۔ کچلہ مدبر تین تولے کشتہ سم الفار تین رتی، کشتہ فولاد تین تولے، ورق طلا تین ماشے۔ سب کو جوشاندۂ ناگنگنی میں (ناگنگنی ۵ تولے کو آدھ سیر پانی میں دو تین جوش دے کر جوشاندہ تیار کریں) کھرل کریں، یہاں تک کہ گولی باندھنے کے لائق ہو جائیں۔ چنے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ اور ایک گولی پاؤ سیر دودھ کے ساتھ دیں۔

سفوف قلت الدم یہ خصوصیت کے ساتھ اس قلت الدم میں مفید ہے جو بعض بچوں کو مٹی کھانے کی عادت سے لاحق ہوتا ہے۔ اس دوا کے دو تین ہفتے کے استعمال سے تمام شکایتیں دور ہو جاتی ہیں اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ الائچی خورد ایک تولہ، گندک آملہ سار دو تولے، کشتہ مردار سنگ تین تولے، بادیان چار تولے۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اگر مریض بچہ ہو تو ایک ماشہ اور جوان ہو تو تین ماشے گائے کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

کشتہ مردار سنگ کی ترکیب یہ ہے کہ عمدہ مردار سنگ زرد رنگ کا ایک ٹکڑا پانچ تولے وزنی لیں اور آدھ سیر بھنگ کے نغدے میں رکھ کر آٹھ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال لیں، مردار سنگ بتاشے کے مانند پھول کر کشتہ ہو جائے گا۔

حب ہیراکسیس یہ گولیاں احتباس حیض کے لیے مفید ہیں، خصوصاً جب قلت الدم کی وجہ سے احتباس حیض ہو تو ان کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے:۔ ہیراکسیس دو تولے، ایلوا ایک تولہ، اجوائن خراسانی آٹھ ماشے، ہینگ ایک تولہ۔ سب دواؤں کو باریک پیس چھان کر بہ قدر ضرورت شہد میں گوندھیں، اور دو دو رتی کی گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقدار خوراک، ایک ایک گولی دن میں تین بار دیں۔

قلتُ الدَّم مُہلک

قلت الدم ابتدائی کی ایک قسم قلت الدم مُہلک (Pernicious Anaemia) بھی ہے۔ قلت الدم مہلک کے اسباب کا ٹھیک ٹھیک پتہ اب تک نہیں لگایا جا سکا۔ بعض محققین کا قول ہے کہ آنتوں میں ایک خاص قسم کا کدو دانہ پیدا ہوجاتا ہے جو اس مرض کا سبب ہوا کرتا ہے، یا معدے میں رسولی یا سرطان کے پیدا ہوجانے وغیرہ سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسوڑھوں میں پیپ پڑجانے یا مُنھ میں گندگی پیدا ہوجانے سے مریض کے معدے میں ہر وقت پیپ اور گندے مواد پہنچتے رہتے ہیں، جن سے معدے اور آنتوں میں بھی گندگی پیدا ہوجاتی ہے، اور اس گندگی سے خاص قسم کے زہریلے مواد جذب ہوکر خون میں پہنچتے رہتے ہیں اور ان زہریلے مواد کی وجہ سے خون کے سُرخ دانے ضائع ہوجاتے ہیں۔

اصل سبب خواہ کچھ ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ اس مرض میں جسم کے اندر ایک قسم کی سمیّت ضرور پیدا ہوجاتی ہے، اور اس سمیّت کی وجہ سے خون کے سُرخ دانوں کی تعداد گھٹ جاتی ہے، اور قلب و جگر کی ساخت چربی میں تبدیل ہونے لگتی ہے نیز خون میں معمولی سبب سے بہ نکلنے کی استعداد پیدا ہوجاتی ہے۔ چناں چہ بعض اوقات معمولی خراش سے اس قدر خون نکلتا ہے کہ اس کا بند کرنا مشکل ہوجاتا ہے اور مریض کی جان کے لالے پڑجاتے ہیں۔ چوں کہ یہ مرض بہت کم علاج قبول کرتا ہے، عموماً مریض کو ہلاک کردیتا ہے، اس لئے قلت الدم مہلک کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

علامات قلت الدم مہلک حاد اور مزمن دو قسم کا ہوتا ہے، لیکن زیادہ تر مزمن شکل میں پایا جاتا ہے۔ اس مرض میں مریض روز بروز کم زوری کو بڑھتا ہوا محسوس کرتا ہے، اور اس کی طبیعت سُست اور پژمردہ رہنے لگتی ہے، لیکن کم زوری کے غلبے کے باوجود جسم لاغر نہیں ہوتا۔ چہرے اور تمام جسم کی رنگت مریض یرقان کے مانند ہوجاتی ہے۔ آنکھوں میں زردی زیادہ نمایاں ہوتی ہے، کام کاج کو طبیعت نہیں چاہتی، اگر تھوڑی سی چلنے پھرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو مریض ہانپنے لگتا ہے اور اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے۔

قوّتِ ہاضمہ خراب ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد طبیعت زیادہ بگڑجاتی ہے۔ ایک وقت کا کھایا ہوا کھانا دوسرے وقت تک ہضم نہیں ہوتا۔ بعض اوقات قے و دست بھی آنے لگتے ہیں۔ پاؤں اور ٹخنوں پر ہلکا سا ورم ہوجاتا ہے۔ اگر پاؤں کو تھوڑی دیر لٹکا کر بیٹھیں تو یہ ورم بڑھ جاتا ہے۔

ہونٹ اور مسوڑھے خون کی کمی کے باعث سفید زردی مائل سے ہوجاتے ہیں۔ مسوڑھے اور زبان پھول جاتے ہیں، اُن پر آبلے پیدا ہوکر زخم بھی بن جاتے ہیں۔ اور مسوڑھوں سے پیپ بہنے لگتی ہے۔ اور منھ سے بدبو بھی آنے لگتی ہے۔

عموماً درد سر کی شکایت رہتی ہے۔ بعض اوقات چکر بھی آنے لگتے ہیں، نیند نہیں آتی، اور جریان خون کی استعداد بڑھ جاتی ہے، ناک اور مسوڑھوں سے معمولی سبب سے خُون بہنے لگتا ہے۔ اگر عورتوں کو یہ مرض لاحق ہو تو حیض بند ہوجاتا ہے۔

مریض کے تلّی اور جگر بڑھ جاتے ہیں اور تھوڑے دنوں کے بعد بخار بھی آنے لگتا ہے۔

اس قسم کے قلتُ الدم کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اکثر مریض ایک سال کے اندر ہلاک ہوجاتے ہیں، لیکن اگر بعض مریض بچ بھی جاتے ہیں تو وہ پورے طور پر شفایاب نہیں ہوتے بلکہ دائم المریض بن جاتے ہیں۔

عِلاج اس قسم کے قلت الدم میں بھی ان تمام ہدایتوں پر عمل کریں جو اس سے پہلے قلت الدم کے علاج میں بیان ہوچکی ہیں۔ غذائیں بھی اُسی قسم کی کھلائیں جو وہاں لکھی گئی ہیں۔

غذا سادہ ہونی چاہیے۔ لیکن ایک ہی غذا کا مسلسل استعمال مناسب نہیں ہے۔ بلکہ حالات اور مزاج کے مطابق اس

بدلتے رہنا چاہیے۔ سبزترکاریاں اور تازہ پھل بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ حیاتین کی مناسب مقداران سے جسم میں پہنچتی رہتی ہے جگر اور گردے پکاکر کھانا مفید ہیں، بلکہ بعض لوگ تو جگر اور گردوں کو قلت الدم مہلک کے مریض کے لیے مخصوص کرتے ہیں۔

اگر مریض کے پیٹ میں کدو دانے ہوں تو ان کا علاج کریں۔ اگر معدہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کریں۔ قبض کی صورت میں کوئی دست آور دوا نہ دیں بلکہ حقنے کے ذریعے سے قبض کو دُور کرتے رہیں۔ مسوڑھے متورم ہوتے ہوں اور ان میں پیپ پڑی ہوئی ہو تو ان کا علاج کریں۔ منہ کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

تجربہ کرنے والے کہتے ہیں کہ قلت الدم کی اس قسم میں فولاد اور لوہے کے مرکبات مفید نہیں ہیں، بلکہ اس میں سنکھیا اور اس کے مرکبات خاص طور پر مفید پائے گئے ہیں۔ چناں چہ سنکھیا کے مرکبات میں سے "عرق سنکھیا" خاص طور پر مفید ہے۔ یہ بنا بنایا ڈاکٹری دواخانوں سے مل سکتا ہے۔ اس کو پانچ پانچ بوند کی مقدار میں دن میں تین بار تھوڑے پانی میں ملاکر پلائیں۔ (لیکن نہار منہ ہرگز نہ دیں۔ بلکہ اس کو پلانے سے پہلے مریض کو تھوڑی غذا دیں) اس کے بعد آہستہ آہستہ بڑھاکر دس دس قطرے تک پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ہفتہ عشرہ کے بعد ایک دو روز ضرور ناغہ کردیا کریں، برابر عرصے تک دیتے رہنا مناسب نہیں ہے۔

عرق سنکھیا کے علاوہ سنکھیا کا کشتہ وغیرہ بھی اس مرض میں استعمال کرسکتے ہیں۔



ضعفِ باہ

حالات مریض نمبر $\frac{16167}{2640}$

"بخار وغیرہ کی وجہ سے میں ایک دم کمزور ہو گیا ہوں۔ عورت کے پاس جاتا ہوں تو ندامت ہوتی ہے منی بے حد رقیق ہو گئی ہے۔ پہلے کی سی بات اب مجھ میں نہیں پائی جاتی۔ ہاضمہ خراب ہو گیا ہے۔ طبیعت سست رہتی ہے عمر ۲۳ برس کی ہے۔ احتلام کثرت سے ہوتا ہے۔"

علاج

(صبح) سفوف عجیب ۶ ماشے دودھ کے ساتھ پھانک لیں۔

(رات) قرص قلعی ۲ عدد کو لبوب کبیر ۶ ماشے میں رکھ کر کھائیں۔ اوپر سے دودھ پی لیں۔

(بعد غذا) شربت اکسیر خاص ۱۔ تولہ چاٹ لیا کریں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ:

"آپ کی دواؤں سے بہت ہی اچھا ہوں۔ کثرتِ احتلام کی شکایت اب بالکل نہیں ہے ۲۰ دن ہو گئے ہیں کہ احتلام نہیں ہوا ہے۔ ہاضمہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ شربت اکسیر خاص نے ہاضمہ ٹھیک کرنے کے علاوہ خون بھی زیادہ پیدا کیا ہے۔"

سُرعتِ انزال!

حالات مریض نمبر $\frac{10029}{1006}$

"میری عمر ۲۸ سال ہے۔ شادی ہو چکی ہے۔ عضو میں کجی لاغری اور کوتاہی پیدا ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ کثرتِ جماع کی وجہ سے ہے۔ سُرعت کی بے حد شکایت ہے۔ جماع کے بعد بے حد کمزوری محسوس ہوتی ہے یہاں تک کہ پسینہ آ جاتا ہے۔"

علاج

(صبح) قرص قلعی ۲ عدد کو لبوب کبیر ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔ اوپر سے دودھ پی لیا کریں۔

(شب) معجون مقوی ۱۰ ماشے دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔

(مقامی) دوائے تکور۔ طلاء سُرخ۔

حالات مابعد استعمال ادویہ:-

"میں نے دوائیں پورے پرہیز کے ساتھ استعمال کیں۔ دورانِ استعمال میں طلاء کی وجہ سے کافی تکلیف ہوئی لیکن اب میں صحت محسوس کرتا ہوں کمزوری کی شکایت بالکل جاتی رہی۔ عضو کی خرابیاں دور ہو چکی ہیں۔ مجھے اتنے جلد ٹھیک کر دینے میں آپ کی دوائیں ایک طرف مفید ثابت ہوئیں۔ دوسری طرف آپ کی ہدایات میرے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوئیں۔ میں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔"

ضعفِ باہ جبلی!

حالات مریض نمبر $\frac{14532}{2209}$

"کثرتِ جلق کی وجہ سے میں چند شکایتوں میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ دھات پیشاب کے ساتھ روزانہ آتی ہے۔ صبح کے وقت خاص طور سے

قبض کی کچھ شکایت ہوگئی ہے۔ عضو میں لاغری اور کوتاہی ہے۔ اور نسیں ابھرآئی ہیں۔ احتلام ہوتا تو ۵ اون کے بعد ہے لیکن چار پانچ دن لگاتار ہوتا ہے۔ سرعت انزال کی شکایت ہے۔ نزلہ زکام اکثر رہتا ہے۔"

علاج
(صبح) قرص جریان ۴ عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔
(سہپہر) قرص مرجان سادہ ایک عدد کو خمیرہ گاؤزبان عنبری میں ملا کر کھالیا کریں۔
(رات) اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشے پانی کے ساتھ کھائیں۔
(مقامی) دوائے نکور۔ طلائے شباب آور۔

حالات مابعد استعمال ادویہ:-
"دھات اور سفید رطوبت کا آنا بالکل بند ہوگیا ہے۔ طبیعت ٹھیک ہے۔ جوش پورے طور سے ہوتا ہے۔"

سیلانُ الرّحم

حالات مریض نمبر ۲۱۸۱۵/۲۱۵۸

"مجھے جنونوں کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ اس شکایت کی وجہ سے نہ کھانے کی ہوں اور نہ پینے کی۔ سیلان الرّحم نے الگ نڈھال کر رکھا ہے۔ سیلان الرحم کی شکایت چھ مہینے سے ہے زیادہ چلنے پھرنے سے ناف کے نیچے درد ہونے لگتا ہے۔ پیٹھ میں بھی درد رہتا ہے درد سر کی شکایت رہتی ہے۔ ماہواری مقدار سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ آٹھ آٹھ دن میں فراغت پاتی ہوں۔ غرض کہ مجموعۂ امراض ہوں۔"

علاج
(صبح) مستورین ایک تولہ ۱۰ تولے دودھ میں حل کرکے پییں۔
(شب) حب مروارید ایک عدد معجون سپاری پاک ۹ ماشے میں رکھ کر کھائیں۔
(بعد غذا) جوارش عود شیریں ۹-۹ ماشہ دونوں وقت کھائیں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ:-
"آپ کی دوائیں بہت پابندی کے ساتھ استعمال کی گئیں۔ سیلان الرّحم سے تو مجھے بالکل نجات مل گئی ہے۔ معدے کا فعل بہت ٹھیک ہے۔ مختصر یہ ہے کہ مجھے پہلے کی شکایتیں نہیں ہیں۔ اب کمزوری ہے۔ چہرے کا رنگ پھیکا پھیکا رہتا ہے۔ خوبصورتی نہیں آتی۔ اس کے لیے دوائیں روانہ فرمائیں۔"

پتھری!

حالات مریض نمبر ۲۰۴۴۶/۶۸۴۷

"مجھے دس سال سے دردِ گردہ کی شکایت ہے۔ اور سال میں تین چار دورے پڑجاتے ہیں۔ مگر اس سال دورے جلد جلد یعنی تیسرے چوتھے دن پڑ رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت بے چینی ہے۔ لہذا ملتجی ہوں کہ خاص اس شکایت کے لیے کوئی مؤثر دوا تجویز فرمائیں۔ درد جس وقت شروع ہوتا ہے تو صرف داہنی طرف گردے میں نیز داہنے خصیے میں شدت سے ہوتا ہے۔

علاج
(صبح) دوائے سنگ ایک رتی معجون حجرالیہود ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔
(شب) معجون عقرب ۳ ماشے کھائیں۔
(بعد غذا) حب کبد نوشادری ۲-۲ عدد کھائیں۔

حالات مابعد استعمال ادویہ:- "گردے میں جو درد کی شکایت اور مخصوص تکلیف تھی تو وہ بالکل رفع ہوگئی ہے لیکن پیشاب کی نالی میں پیشاب کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ پیشاب میں چند دن سے ریت ریت سا بھی نکل رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ پتھری نکل رہی ہے آپ یہی دوائیں مناسب خیال فرمائیں تو بہت جلد روانہ فرمادیں۔" مجلس نے بھی رائے قائم کی کہ پتھری گھل چکی ہے۔ لہذا فوری طور پر صبح والے نسخے کو شربت بزوری کے ساتھ استعمال کرنے کو کہا۔ دس دن بعد اطلاع آئی کہ اب پیشاب میں بھی کوئی تکلیف نہیں ہے تو جوارش زرعونی عنبری عرق مارالعلوم واتش کے ساتھ صبح کے وقت مزید دن استعمال کرنے کی ہدایت کی۔



علم الادویہ "قلب الحجر"

قلب الحجر کو "جگر سنگ" اور "پتھر کا جیو" بھی کہتے ہیں۔ مفردات کی پرانی کتابوں میں قلب الحجر کا ذکر ممکن ہے کہیں ملتا ہو، اگرچہ کافی تلاش کے باوجود ہمیں اس کا ذکر کہیں نہیں ملا۔ مفردات کی جدید کتابیں اس کی تفصیل سے خالی ہیں۔ بہرحال جہاں تک قلب الحجر کی افادیت کا تعلق ہے، ہم اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

ماہیت جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، یہ پتھر کا جیو، پتھر کا من یا پتھر کا دل ہے۔ جس طرح حیوانوں میں دل ایک خاص جگہ پایا جاتا ہے، اسی طرح پتھر میں بھی ایک چھوٹی سی خلا میں اس کا دل رکھا ہوا ہوتا ہے۔ کوہ کنی کے وقت اتفاق سے جب قلب الحجر مل جاتا ہے تو اس میں جان ہوتی ہے لیکن ہوا لگنے سے یہ فوراً بے جان اور سخت ہو جاتا ہے۔ مگر پھر بھی عام پتھر سے ملائم ہوتا ہے۔

قلب الحجر کی قسمیں ابھی تک اس کی پانچ قسمیں تحقیق میں آئی ہیں۔ (۱) بالکل سفید اور بلور کے مانند۔ (۲) طباشیر کی طرح ہلکا اور سفید (۳) گیرو کے رنگ کا اور گیرو جیسا۔ اکثر لوگ اس کو گیرو ہی خیال کر لیتے ہیں۔ حالانکہ حقیقتاً قلب الحجر گیرو کے رنگ کا ملتا ہے (۴) سرخی مائل اور کچھ سختی لیے ہوئے (۵) بھورا اور نسبتاً سخت۔

قلب الحجر مختلف رنگ کا اس لیے ہوتا ہے کہ جس رنگ کے پتھر سے یہ حاصل ہوتا ہے اس کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے اور رنگ کی تبدیلی کو افعال میں تھوڑا بہت فرق آجاتا ہے۔

مقاماتِ پیدائش علاقہ بندیل کھنڈ، اطرافِ گوالیار، جھانسی، آگرہ، مرزاپور، اندور، چنار گڑھ۔ ان مقامات کے علاوہ آسام، شیلانگ، مصوری، برہما وغیرہ مقامات پر بھی اکثر کوہ کنی کے وقت مل جاتا ہے۔ افغانستان میں بھی کافی ملتا ہے۔ اور افغانی ہندوستان میں فروخت کے لیے بھی لے آتے ہیں۔

علاقہ بندیل کھنڈ کے پتھروں سے جو قلب الحجر دستیاب ہوتا ہے وہ افعال کے لحاظ سے اوسط درجے کا ہوتا ہے۔ چنار، اطرافِ گوالیار اور جھانسی کے پہاڑوں میں سے جو قلب الحجر حاصل ہوتا ہے وہ بلحاظ افعال خراب ہوتا ہے۔ سب سے اچھا قلب الحجر برہما کے پہاڑوں خصوصاً مانڈلے کے جنگلات کے پہاڑوں سے حاصل ہوتا ہے، اور یہ بلور یا طباشیر کی طرح سفید اور ہلکا ہوتا ہے۔

افعال قلب الحجر کو مفرد حالت میں بھی استعمال کرتے ہیں، اور مرکبات میں بھی اس کو شامل کیا جاتا ہے۔ جن جن امراض میں قلب الحجر برتا جاتا ہے اور تجربات سے مفید اور اکسیر ثابت ہوا ہے، ہم ذیل میں اس کی تفصیل لکھتے ہیں۔

قلب الحجر اور امراض قلب

اختلاج قلب: قلب الحجر ۶ ماشے، طباشیر کبود ۶ ماشے۔ خوب باریک کر لیں۔ ایک ماشہ یہ سفوف، ۷ ماشے دواء المسک معتدل سادہ میں ملا کر کھالیں۔ اوپر سے عرق بید مشک ۲ تولے، عرق بید سادہ ۳ تولے اور عرق گاؤزبان ۶ تولے پلائیں۔

اختلاج قلب: قلب الحجر ایک ماشہ پیس کر پھانک لیں۔ اوپر سے پانی یا عرق بید سادہ وغیرہ پی لیں۔

قلب الحجر اور امراض عصبی

اختناق الرحم: قلب الحجر سائیدہ ایک ماشہ، عود صلیب سائیدہ ۴ رتی، جدوار سائیدہ ۲ رتی ملا کر پھانک لیں، اوپر سے دوا ایک گھونٹ

پانی پی لیں۔ اس ترکیب کے علاوہ اختلاج قلب کے دونوں نسخے اختناق الرحم میں بے حد مفید ثابت ہوئے ہیں۔

قلب الجبر اور امراض مخصوصۂ مرداں

جریان: قلب الجبر ایک ماشہ کو حلوائے گذر میں ملا کر کھائیں۔ اوپر سے دودھ پی لیں۔

جریان: قلب الجبر ایک ماشہ پھانک کر اوپر سے تخم کاہو، تخم خرفہ ۵۔ ۵۔ ماشے اور مصری دو تولے پانی میں پیس چھان کر پی لیں۔ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ جریان ایک ہفتے کے اندر اندر جاتا رہے گا۔

احتلام: معجون موچرس اگرچہ بذاتِ خود احتلام کے لیے مفید ہے، لیکن جلد فائدہ پہنچانے کے لیے اس میں چار رتی قلب الجبر کا اضافہ کر دینے سے فائدہ بہت ہی جلد ظہور میں آتا ہے۔ ترکیب استعمال یہ ہے کہ معجون موچرس میں ۴ رتی قلب الجبر ملا لیں اور کھا لیں۔ اوپر سے دودھ یا پانی پی لیں۔

سُرعتِ انزال: سرعتِ انزال کے لیے معجون مقوی و ممسک مفید ہے۔ لیکن چوں کہ اس میں افیون کا جزو ہوتا ہے اس لیے افیون کی مضرت کا اندیشہ بہر حال ہوتا ہے۔ لہٰذا قلب الجبر ۴ رتی سے ایک ماشہ تک ۱۰ ماشے معجون مذکور میں ملا کر کھانے سے دوا کا اثر فوری ہوتا ہے اور افیون کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

قلب الجبر اور امراض مخصوصۂ زناں

سیلان الرحم: ۴ رتی سے ایک ماشہ تک قلب الجبر روزانہ صبح کے وقت پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے پہلے ہفتے ہی فائدہ، دوسرے ہفتے میں مرض میں کمی اور تیسرے ہفتے میں بالکل شفا ہو جاتی ہے۔ یہ صورت اس سیلان الرحم میں ہے کہ جو شدید ہو اور برسوں کا ہو، لیکن معمولی حالت میں دو ہفتے کے استعمال سے صحت ہو جاتی ہے۔

سیلان الرحم: تخم مجاوزنات ایک تولہ، زہر مہرہ خطائی ایک تولہ، قلب الجبر ۱ تولے، شکر سفید ہم وزن ملا کر سفوف بنا لیں۔ ۳ ماشے یہ سفوف روزانہ دیں۔ ایک ہفتے کے اندر اندر سیلان الرحم کی شکایت جاتی رہے گی۔

سیلان الرحم اور بے قاعدگی ایام: قلب الجبر ۶ رتی کو معجون سہاگ سونٹھ میں ملائیں، اور اگر ہضم خراب نہ ہو تو قلب الجبر کو معجون سپاری پاک ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے دودھ پلائیں۔ دونوں حالتوں میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ لیکن اگر صرف قلب الجبر کھلایا جائے تو بھی فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ غرض کہ سیلان الرحم کی ہر حالت میں اس کا استعمال مفید ہے۔ معالجین قلب الجبر مناسب بدرقوں کے ساتھ استعمال کرائیں ان کو ہمیشہ کامیابی ہوگی۔

اسقاط حمل: استقرارِ حمل کے بعد رحم کی کمزوری سے اسقاط حمل ہو سکتا ہے۔ بعض عورتوں کو "اسقاط کی عادت" پڑ جاتی ہے۔ بہر حال ایسی حالتوں میں استقرارِ حمل کے پہلے مہینے میں ایک ہفتے، دوسرے اور تیسرے مہینے میں ۶-۶ دن، اور چوتھے و پانچویں مہینے میں نیز چھٹے ساتویں مہینے میں تین تین دن اور آٹھویں و نویں مہینے میں صرف ایک ایک دن قلب الجبر ۴ رتی اور طباشیر کبود ۴ رتی ملا کر کھلاتے رہیں۔ اس طریقہ استعمال سے نہ صرف یہ کہ اسقاطِ حمل نہیں ہوا، بلکہ بجائے لڑکی کے لڑکا پیدا ہوا۔ ممکن ہے کہ بجائے لڑکی کے لڑکا پیدا ہونا ایک اتفاقی چیز ہو، تاہم اسقاط یقیناً نہیں ہوتا۔

عقم: روزانہ نصف ماشہ قلب الجبر کا تین مہینے تک استعمال کر لینے سے استقرارِ حمل ہو جاتا ہے۔ لیکن شرط صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ ایام ماہواری میں کوئی خرابی نہ ہو۔ اگر ایام میں خرابی ہو تو اس کی اصلاح کرنی چاہیے۔ بانجھ پن کا سبب رحمی خرابی کے علاوہ عورت اور مرد کی منی کے کیڑوں کی خرابی یا اُن کا منی میں نہ ہونا بھی ہے۔ لہٰذا عورت کے ساتھ مناسب ہے کہ مرد بھی قلب الجبر کا استعمال جاری رکھے۔

اسقاط: ...... اسقاط کی عادت دور کرنے کے لیے اس سے (قلب الجبر) بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔ ایک انگریزی دوا

"کنسٹرکیٹ وائی بوکم پرونی نوسیم بھی ہے جس سے اسقاط کی عادت دور ہوتی ہے مگر دوہ، اس سے بہتر نہیں ہے۔ ہر ماہ کے شروع میں صرف ایک مرتبہ کھلائیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر نویں مہینے کھلائی گئی تو دسویں مہینے بچہ پیدا ہوا، اور جس کو اعتراض نہ یہ دوا کھلائی لڑکا پیدا ہوا......"

(رموز الاطبا: مرتبہ حکیم محمد فیروز الدین صفحہ ۱۹۹)

قلب الحجر اور امراض وبائی

ہیضہ :- ہیضے کے مریض کو قلب الحجر دو - دو اور تین تین گھنٹے کے وقفے سے ایک ایک ماشہ کھلائیں۔ اوپر سے عرق گلاب بھی چاٹتے رہیں تو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔

ہیضہ :- اگر وبا کے طور پر ہیضہ پھیل رہا ہو تو چار رتی قلب الحجر بطور حفظ ما تقدم کھانے سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ نیز آدھ پاؤ کے قریب قلب الحجر پانی کے برتن میں ڈال دیں۔ اس طرح پانی صاف رہتا ہے۔

طاعون :- اگر کسی شخص کو طاعون ہو گیا ہو تو دو دو گھنٹے کے وقفے سے قلب الحجر ایک ماشہ عرق شاہترہ ۲ تولے کے ساتھ دیں۔ طاعونی گلٹیوں پر یہی دوا کو سبزے کے پانی میں ملا کر نیم گرم ضماد کریں۔

انفلوئنزا :- چار رتی قلب الحجر پانی یا عرق بادیان کے ساتھ کھائیں۔ یہ بطور حفظ ما تقدم بھی مفید ہے اور مرض میں مبتلا ہونے کے بعد بھی اس کا استعمال فائدے سے خالی نہیں ہے۔

امراض متعدی اور قلب الحجر

سل :- یہ مرض آج کل بہت عام ہوتا جا رہا ہے اور علاج بھی مختلف ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن قلب الحجر سل کے مریض کے لیے بے حد مفید چیز ہے۔ اس کے استعمال سے نہ صرف یہ کہ حرارت میں نمایاں کمی آجاتی ہے۔ بلکہ زخم بھی بھر جاتے ہیں۔ ایک ماشہ قلب الحجر پانی یا عرق ہرا بھرا کے ساتھ استعمال کرائیں۔

سوزاک :- قلب الحجر ایک تولہ، روغن صندل ایک تولہ، روغن طباساں ایک تولہ۔ کھرل کریں۔ بعد میں اصل السوس سائیدہ، طباشیر سائیدہ اور گوند سائیدہ اس انداز میں ملائیں کہ گولیاں بن سکیں۔ جنگلی بیر برابر گولیاں بنائیں۔ اور تین تین گھنٹے بعد ایک ایک گولی پانی، لسی، یا شربت بزوری کے ساتھ کھلائیں۔ نئے سوزاک میں صرف تین دن کھلائیں، اور پرانے سوزاک میں چودہ دن تک کھلائیں۔ اس سے زیادہ نہ کھلائیں۔ اگر کچھ کسر رہ جائے تو صرف قلب الحجر ۶ رتی روزانہ کھلائیں۔

امراض امعا اور قلب الحجر

بواسیر خونی :- صرف قلب الحجر ایک ماشہ روزانہ کھلانا نافع ہے۔ یا شیرہ بیخ انجبارہ ماشے معری دو تولے کے ساتھ کھلائیں۔

بواسیر خونی :- کارک سوختہ ۶ ماشے، ہلیلہ سیاہ سوختہ ۶ ماشے، گلنار بریاں ۶ ماشے، کہربا شمعی ۶ ماشے، قلب الحجر سوا تولے۔ گوند کے پانی کی مدد سے جنگلی بیر برابر گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام کھائیں۔

اسہال کہنہ :- پوست سنگ دانہ مرغ، مغز خستہ جامن، مغز خستہ انبہ، کشتہ خبث الحدید، ست لوبان، قلب الحجر ہر ایک ۹ ماشے۔ گوند کے پانی کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ صبح، دوپہر اور شام کو ایک ایک گولی پانی کے ساتھ کھائیں۔ اگر قوی ضرورت ہو تو ۴ ماشے افیون اس نسخے میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

پیچش :- ایک ماشہ قلب الحجر دہی کی لسی، نیز ماش کے چاولوں کی پیچ کے ساتھ دیں۔ نیز لعاب ریشہ خطمی کے ساتھ بھی دے سکتے ہیں۔

امراض معدہ اور قلب الحجر

خونی قے:۔ قلب الحجر ۱ ماشے، دانۂ الائچی خورد ایک ماشہ، کہربا شمعی ایک ماشہ، شب یمانی بریاں ۱ ماشہ۔ پیس کر شربت انار ۲ تولے میں ملائیں۔ اور تھوڑا تھوڑا چاٹیں۔

امراض جلد اور قلب الحجر

خارش:۔ ایسی حالت میں قلب الحجر ایک ماشہ روزانہ عرق عشبہ ۱۰ تولے کے ساتھ کھائیں۔ نیز قلب الحجر کو پانی میں گھس کر جسم پر ملنا بے حد مفید ہے۔

زخم:۔ پرانے سے پرانے زخم پر قلب الحجر باریک پیس کر بُرکنے سے زخم ۵۔۴ دن میں آرام ہو جاتا ہے۔

امراض فم اور قلب الحجر

بثور فم:۔ ایک تولہ قلب الحجر اور ایک تولہ نسلوچن ملا کر باریک پیس لیں اور منھ میں بُرکیں۔

قلب الحجر بطور تریاق!

برائے زہر:۔ اگر کسی نے کوئی زہر کھا لیا ہو مثلاً سنکھیا وغیرہ۔ تو ایک ایک گھنٹے کے وقفے سے ایک ایک ماشے قلب الحجر کھلائیں۔ یقیناً زہر کا اثر نہیں ہوگا۔

نیش عقرب:۔ بچھو یا بھڑ وغیرہ کے کاٹنے کی جگہ قلب الحجر شراب یا اسپرٹ میں حل کر کے یا گھس کر لگادیں۔ دو تین منٹ میں زہر زائل ہو جائے گا۔ مناسب یہ ہے کہ تھوڑا سا قلب الحجر کھلا بھی دیں۔

سانپ کا کاٹنا:۔ قلب الحجر اور کالی مرچ پیس کر سانپ کے کاٹے کی جگہ لگائیں۔ نیز ایک ایک گھنٹے بعد آیک ایک ماشے تین مرتب قلب الحجر کھلائیں۔

غرض کہ قلب الحجر جامع الفوائد ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس معمولی چیز کی قدر کریں۔ اور جتنا بھی ہو سکے اس سے فائدہ اٹھائیں۔

افسانہ
زخمی بازو

ایل۔ایل۔بی کا امتحان پاس کرنے کے بعد میں نے ایک چھوٹا سا مکان کرائے پر لے کر پریکٹس شروع کر دی۔ دُنیا میں میرا کوئی عزیز نہ تھا اور میں تنہائی کی پُرامن زندگی بسر کرتا تھا۔

ایک دن میں نے کسی اخبار میں حسب ذیل اشتہار دیکھا:۔

"ضرورت ہے!

ایک معزز پیشے کے شریف نوجوان کو ایک ایسے معزز تعلیم یافتہ نوجوان کی ضرورت ہے جو اس کے ساتھ مل کر ایک اچھے ہوٹل میں رہ سکے اور مصارف بحصّہ رسدی برداشت کرے۔"

مندرجہ بالا اشتہار پڑھ کر مجھے خوشی ہوئی۔ میں دُنیا میں بالکل تنہا تھا اور مجھے کسی دوست کی تلاش بھی تھی۔ اشتہار میں جو پتہ درج تھا اس پر میں نے جواب دیا اور دوسرے دن ایک دراز قامت نوجوان ڈاکٹر مجھ سے ملنے آئے۔ ان کا نام سلیم وجدانی تھا اور ان کے وزٹنگ کارڈ پر اتنی ڈگریاں درج تھیں کہ انگریزی حروف تہجی میں سے شاید کوئی حرف باقی نہیں رہا تھا۔ وہ بی۔ اے تھے، ایم۔ اے بھی۔ ایم۔ ڈی بھی تھے اور ڈی۔ ایس سی، غرض کہ سب کچھ تھے، اور ڈگریوں کی کثرت سے ان کا وزٹنگ کارڈ اچھا خاصا "ٹائپ رائٹر کا کی بورڈ" معلوم ہوتا تھا۔

ڈاکٹر صاحب کا قد چھ فیٹ سے چند انچ زیادہ ہی تھا اور اس طول میں چوڑائی نام کو بھی نہ تھی۔ ان کی گفتگو بہت دل چسپ تھی۔ معاملات بآسانی طے ہو گئے اور میں اپنے نئے دوست کے ساتھ ہوٹل میں منتقل ہو گیا۔

ڈاکٹر وجدانی کی بعض حرکتیں کچھ ایسی عجیب و غریب ہوتی تھیں کہ میں انھیں سنکی سمجھنے لگا۔ لیکن ان کے ایک شریف اور اچھے دوست ہونے میں شبہ نہیں۔ ڈاکٹر بہت قابل تھے۔ تمام اعلیٰ امتحانات نمایاں امتیازات کے ساتھ پاس کیے۔ درجنوں مشہور طبی سوسائٹیوں کے ممبر تھے۔ لیکن باقاعدہ پریکٹس نہیں کرتے تھے۔ لطف یہ ہے کہ زندگی کا شاید ہی کوئی شعبہ ایسا ہو گا جس میں ڈاکٹر وجدانی نے کام نہ کیا ہو اور مجھے اکثر اپنے دل چسپ اور حیرت انگیز تجربات سنایا کرتے تھے۔ انھیں دنیا میں شاید دو ہی چیزیں بہت پسند تھیں، ایک بانسری دوسرے سیب۔ جب دیکھو ہاتھ میں بانسری ہے اور جیب میں سیب!

ڈاکٹر وجدانی کئی دن سے غائب تھے۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ وہ اکثر غائب ہو جاتے تھے اور کئی کئی دن بعد واپس آ کر اپنے دل چسپ تجربات سناتے تھے۔ سہ پہر کا وقت تھا۔ میں کچہری سے واپس آ کر چائے پینے کی تیاری کر رہا تھا کہ ڈاکٹر وجدانی سیب کھاتے ہوئے کمرے کے اندر داخل ہوئے، اور بولے "دوست! کاش میں بجائے ڈاکٹر کے خانساماں ہوتا!"

میں نے ہنس کر جواب دیا، "مالی اور کوچ مین میں کیا خرابی ہے؟"

ڈاکٹر صاحب بولے، "اگر سچ پوچھتے ہو تو میں نے مالی کا کام بھی کیا ہے اور کوچ مینی بھی کی ہے۔ لیکن جو مزا خانساماں گری میں ہے وہ کسی میں نہیں۔"

میں نے پوچھا "تو کیا اب تم خانساماں بننا چاہتے ہو؟"

ڈاکٹر صاحب مسکرا کر بولے، "بننا چاہتے ہو! میں تو خانساماں بن گیا!"

"کب سے؟"

"تین دن ہوئے۔ اسی لیے تو غائب تھا۔"

"یہ کیا وحشت سوار ہوئی؟"

صورتحال کیسی ہے؟ زندگی کا ایک نیا پرلطف تجربہ ہے۔"

"تم خانساماں بنے کس طرح ہو؟"

ڈاکٹر وجدانی بولے۔ "میں نے اخبار میں اشتہار دیکھا کہ ایک معزز نوجوان رئیس کو ایک ہوشیار خانساماں کی ضرورت ہے جو کئی دن سے طبیعت بے کلی پر بھی تھی۔ میں نے سوچا کہ چلو ذرا اس نوجوان رئیس ہی سے دو دو باتیں کر آئیں۔ جب میں اخبار میں درج شدہ پتے کے مطابق کوٹھی کے دروازے پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ایک خوب صورت نوجوان اپنی موٹر سے اتر رہا ہے گلے میں ریشمی رومال بندھا ہے اور اس میں بایاں ہاتھ پڑا ہے۔ نوجوان کی صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ یا تو بہت بیمار ہے یا بہت پریشان ہے۔ اس کے ساتھ میں ایک موٹا بھدا سا ڈاکٹر تھا جس کی صورت سے مکاری ٹپکتی تھی۔ مجھے بیمار رئیس کے ساتھ ڈاکٹر کو دیکھ کر کچھ دلچسپی پیدا ہوئی ———"

میں نے قطع کلام کر کے کہا۔ "اپنے پیشے کی بنا پر!"

ڈاکٹر صاحب بولے۔ "جو کچھ بھی سمجھو۔ میں نے کوٹھی کے اندر جا کر ملازمت کی درخواست کی اور اس نوجوان رئیس نے چند معمولی سوالات کے بعد مجھے ملازم رکھ لیا۔ میں پہلے تو یہ سمجھتا تھا کہ چند گھنٹے پرلطف مذاق رہے گا۔ لیکن اب واقعات کچھ اس قسم کی اہمیت حاصل کر رہے ہیں کہ میں وہاں ٹھیرنے پر مجبور ہو گیا ہوں اور میرا خیال ہے کہ مجھے ابھی چند روز اور باورچی کے فرائض انجام دینا پڑیں گے۔"

میں نے پوچھا۔ "آخر بات کیا ہے؟"

ڈاکٹر صاحب بولے۔ "میرے مالک کو بہت عجیب و غریب بیماری ہے۔ اور میں اس کی پوری نوعیت سمجھنا چاہتا ہوں۔"

"کیا بیماری ہے؟"

"معالج ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس نوجوان کو وہ بیماری ہے جس میں انسان خود اپنے جسم کا گوشت چبا چبا کر کھاتا ہے ———"

"انسان اپنا گوشت خود کھاتا ہے ———؟"

"ہاں!! میرے مالک کا ڈاکٹر کہتا ہے کہ دیوانگی کا یہ عارضہ موروثی ہے جس سے چھٹکارا ہونا تقریباً غیر ممکن ہے۔ مجھے اپنے مالک سے بہت ہمدردی ہو گئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اسے صحت ہو جائے۔"

میں نے پوچھا۔ "تم خود علاج کیوں نہیں کرتے؟"

ڈاکٹر صاحب نے اپنے دونوں شانوں کو اچکا کر جواب دیا۔ "میں کس طرح علاج کر سکتا ہوں۔ میں تو ایک معمولی خانساماں ہوں۔"

"تم خانساماں کیوں بنے ہوئے ہو؟"

"تقاضائے مصلحت یہی ہے۔ ورنہ پورا مرض میری سمجھ میں نہیں آئے گا۔ تین دن جو خانساماں بنا رہا تو بہت کچھ مرض میری سمجھ میں آ گیا۔ دو ایک دن خاموش رہو۔ بس ذرا سی کسر اور باقی رہ گئی ہے۔"

"اس وقت مریض کی حالت کیا ہے؟"

"مریض نے اپنا بازو چبانا شروع کر دیا ہے۔ بازو زخمی ہے۔ جب اپنے گوشت کو پیسنے کا جنون طاری ہوتا ہے تو ڈاکٹر اسے پلنگ پر رسیوں سے جکڑ دیتا ہے۔ مریض کا پردادا بنگلور میں سونے کی کان کھودنے پر ملازم تھا۔ وہاں ایک حادثہ ہوا اور وہ کان میں دب گیا۔ تین دن بعد جب اسے بدقت تمام زندہ نکالا تو وہ بے ہوش تھا اور بھوک کی شدت سے اپنا بایاں ہاتھ چبا کر کھا گیا تھا۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ اپنا گوشت کھانے کی وہی موروثی بیماری اس نوجوان کو ہوئی ہے۔"

میں نے کہا۔ "تو اس نوجوان کے باپ اور دادا اس موروثی بیماری سے کیوں محفوظ رہے؟"

ڈاکٹر وجدانی نے جواب دیا۔ "میرے مالک کا ڈاکٹر کہتا تھا کہ کسی موروثی بیماری کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ باپ کے بعد بیٹے کو ہو بلکہ وہ کئی کئی پشتوں کے بعد بھی رونما ہوتی ہے۔"

"تمہارے مالک کون ہیں؟"

"نواب انوار احمد۔"

"نظیم پور کے زمیندار تو نہیں؟"

"ہاں ہاں، وہی ہیں۔ تم انھیں جانتے ہو؟"

"خوب اچھی طرح۔ وہ میرے ساتھ علی گڑھ یونی ورسٹی میں پڑھتے تھے۔ ایف۔ اے پاس کرنے کے بعد انھوں نے تعلیم ترک کردی تھی۔ ان کے باپ کا انتقال ہوگیا تھا اور انھیں اپنی جائداد کا انتظام کرنا تھا۔ مجھے عرصے کے بعد ان کا پتہ معلوم ہوا۔ وہ یہاں کب سے ہیں؟"

"ایک مہینے سے۔ اپنے معالج ڈاکٹر کے ساتھ تبدیل آب وہوا کی غرض سے آئے ہوئے ہیں۔"

"نواب صاحب تو شروع ہی سے بہت وہمی ہیں۔"

ڈاکٹر صاحب اچھل کر بولے، "نواب صاحب وہمی مزاج کے ہیں؟ پھر میں اور بھی آسانی سے ان کی بیماری کا پتہ لگا سکوں گا۔"

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب چند منٹ تک سوچتے رہے۔ پھر بولے "نواب صاحب تمھارے پرانے دوست اور کلاس فیلو ہیں۔ کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ اس معاملے میں تم بھی کچھ مدد کرو۔"

میں نے پوچھا، "کس طرح؟"

وہ بولے۔ "تم نواب صاحب سے ملنے کے لیے جاؤ۔ اور رفتہ رفتہ ان کے دل پر اپنے اعتماد کا نقش جماؤ۔ مصیبت یہ ہے کہ اس وقت وہ اپنے مکار ڈاکٹر کے قبضے میں ہیں اور ڈاکٹر نے انھیں اس حد تک اپنا معتقد بنا لیا ہے کہ میں نے دوسرے ملازموں سے سنا ہے کہ نواب صاحب نے اپنا وصیت نامہ تک مرتب کردیا ہے کہ چوں کہ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے اس لیے ان کے مرنے کے بعد کل جائداد ڈاکٹر کو مل جائے۔"

میں نے کہا، "اچھا تو کل تیسرے پہر میں اپنے پرانے دوست سے ملنے جاؤں گا۔"

ڈاکٹر صاحب بولے، "مگر اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ غریب سلیم وجدانی ڈاکٹر نہیں بلکہ ایک معمولی جلد ہے!"

دوسرے دن کچہری سے جلد واپس آکر میں اپنے پرانے دوست سے ملنے گیا۔ کوٹھی کے دروازے پر ڈاکٹر سلیم وجدانی جلد کی حیثیت سے موجود تھے۔ انھوں نے میرا کارڈ اندر بھیجا یا اور میں نواب صاحب کے معالج ڈاکٹر کے سامنے پیش کیا گیا۔

ڈاکٹر بولا، "اگرچہ میرے مریض کی حالت آج کچھ سنبھلی ہوئی ہے لیکن مجھے اس بات میں شبہ ہے کہ آیا وہ آپ کو پہچان بھی سکیں گے —— آپ کے دوست کی بیماری بہت خطرناک ہے۔ اللہ رحم کرے۔"

اس ڈاکٹر کی صورت سے درحقیقت مکاری اور شرارت برستی تھی اور اس کی گفتگو سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ نواب صاحب سے اس کے بہت پرانے تعلقات ہیں۔

جب میں نے نواب صاحب سے ملنے کے لیے زیادہ اصرار کیا تو ڈاکٹر بولا، "اچھا تو میں آپ کی ملاقات کرادوں گا۔ مگر ایک بات کا وعدہ کیجیے وہ یہ کہ آپ مریض سے زیادہ باتیں نہیں کریں گے اور ملاقات چند منٹ سے زیادہ طول نہیں کھینچے گی۔"

میں نے وعدہ کیا اور ڈاکٹر مجھے دوسرے کمرے میں لے گیا۔ نواب صاحب مسہری پر لیٹے تھے۔ گلے میں ریشمی رومال بندھا تھا اور ماتھے پر ان کا ہاتھ تھا۔ میں نے نواب صاحب کو تقریباً پانچ سال کے بعد دیکھا تھا۔ لیکن ان کی صورت میں کوئی خاص فرق نہیں آیا تھا۔ مگر ان کی آنکھوں میں غضب کی وحشت تھی۔ نواب صاحب نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا اور جوشِ مسرت سے بیتاب ہوکر بولے، "ارے یار تم کہاں؟"

انھوں نے پیام رتعش اور بخار سے گرم ہاتھ میری طرف بڑھایا۔ ان کا ڈاکٹر نواب صاحب سے بولا، "دیکھیے، آپ کو بالکل سکون سے رہنا چاہیے۔"

اس کے بعد ڈاکٹر میری طرف قہر آلود نگاہوں سے دیکھ کر بولا، "آپ کو یہ کس طرح معلوم ہوگیا کہ آپ کے پرانے کالج فیلو یہاں ٹھیرے ہوئے ہیں۔ میں نے نواب صاحب کی آمد بالکل صیغۂ راز میں رکھی تھی، تاکہ ملاقاتیوں کی وجہ سے مریض کو تکلیف نہ ہو۔"

میں نے جواب دیا، "مجھے اپنے عزیز دوست کی تشریف آوری کا حال بالکل اتفاقیہ طور پر معلوم ہوگیا۔"

نواب صاحب نے ڈاکٹر کی فہمائش کی پروا نہیں کی اور وہ بہت بے تکلفی کے ساتھ ہنس ہنس کر مجھ سے طالب علمی کے زمانے کی باتیں کرتے رہے۔ اتنے میں وہ اپنے ڈاکٹر کی طرف مخاطب ہوکر بولے، "آپ رات میں جو کتاب پڑھ رہے تھے، وہ کہاں ہے؟ مجھے خوب یاد ہے آپ اٹھتے وقت کتاب اپنے ساتھ لے گئے تھے۔"

ڈاکٹر تھوڑی دیر متذبذب رہا۔ اس کے بعد بولا "اچھا ——— مگر نواب صاحب آپ نے آج بہت باتیں کی ہیں۔ اتنی تکان آپ کے لیے مناسب نہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ کے پُرانے دوست بھی مجھے معاف فرمائیں گے۔ مریض کے لیے کامل سکون کی ضرورت ہے۔"

یہ کہہ کر ڈاکٹر کرسی سے اٹھا اور کمرے کے باہر چلا گیا۔ میں بھی نواب صاحب سے رخصت ہونے کی اجازت طلب کر ہی رہا تھا کہ دفعتاً اُن کی آنکھیں سُرخ ہوگئیں اور اُنھوں نے بھیانک نگاہوں سے چاروں طرف دیکھا اور زور سے میرا ہاتھ پکڑ کر چلّائے ——— "مجھے بچاؤ۔ مجھے بچالو ــ میرے عزیز دوست میری جان بچالو۔ میرا دماغ خراب ہوتا جارہا ہے۔ میں پاگل ہو رہا ہوں ——— پاگل ــ پاگل ——— میں آدم خور بن رہا ہوں ——— پُرانی دوستی کے صدقے میں مجھے بچالو ——— اُف کیسی خوف ناک آنکھیں ہیں۔ میرے دوست ان خوف ناک آنکھوں کو میرے سامنے سے ہٹادو ——— ہٹادو ———"

اتنے میں ڈاکٹر کے قدموں کی آہٹ معلوم ہوئی۔ نواب صاحب فوراً مسہری پر سیدھے لیٹ گئے۔ میرا ہاتھ چھوڑ دیا آنکھیں بند کرلیں لیکن ان کے چہرے پر خوف کے آثار طاری تھے اور جسم خوف سے کانپ رہا تھا۔

اپنے عزیز دوست کی یہ حالت دیکھ کر میرا دل کانپ گیا۔ کیا درحقیقت میرے دوست کا دماغ خراب ہو رہا ہے آخر یہ راز کیا ہے۔ نواب صاحب نے اپنے معالج سے کتاب کیوں منگوائی تھی۔ ڈاکٹر کے پیروں کی آہٹ سنتے ہی وہ فوراً خاموش کیوں ہوگئے ——— !

یہ سوچتے ہوئے میرے دل نے کہا کہ جب تک یہ راز حل نہ ہوجائے مجھے اس مکان سے باہر قدم نہیں نکالنا چاہیے۔ میرا دل گواہی دے رہا تھا کہ نواب صاحب اس حرکت کے باوجود جو میں نے ابھی دیکھی، پاگل ہرگز نہیں ہیں۔ ان کے دل میں وہم بیٹھ گیا ہے یا بٹھادیا گیا ہے۔

ڈاکٹر نے مجھ سے کہا، "اس وقت مریض کی بے چینی بڑھ گئی ہے۔ اسی وجہ سے میں نے ملاقاتوں کا سلسلہ بالکل بند کردیا ہے۔ میں آپ کے اصرار سے مجبور ہوگیا۔ مجھے افسوس ہے آئندہ آپ کو بھی ملاقات کی اجازت نہ دے سکوں گا۔"

میں نے فوراً جواب دیا، "میرے عزیز دوست نے مجھے چند روز اپنے پاس قیام کرنے کے لیے مدعو کیا ہے اور میں نے یہ دعوت منظور بھی کرلی ہے۔"

میں نے غلط بیانی کی تھی۔ لیکن ڈاکٹر سے یہ کہہ کر جب نواب صاحب کی طرف دیکھا تو ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور وہ ڈاکٹر کی طرف دیکھ کر بولے " ہاں وکیل صاحب نے ازراہِ کرم میری دعوت منظور فرمالی ہے، اور وہ چند روز میرے پاس قیام کریں گے۔ میں تنہائی سے گھبرا گیا ہوں۔ وہ میرے پُرانے دوست ہیں ان سے میرا دل بہلے گا۔"

ڈاکٹر کو غصہ آگیا۔ مگر غصے کو ضبط کرتے ہوئے بولا، "آپ کو اختیار ہے جو چاہیں کریں مگر نتائج کے ذمے دار آپ اور آپ کے دوست وکیل صاحب ہوں گے۔"

نواب صاحب نے جواب دیا، "دیکھا جائے گا۔"

ڈاکٹر ناراض ہوکر چلا گیا۔ نواب صاحب نے اپنے "بٹلر" (ہمارے دوست ڈاکٹر سلیم وجدانی) کو میرے لیے چائے لانے کا حکم دیا۔ بٹلر صاحب مجھے دوسرے کمرے میں اُٹھا کر لے گئے اور ذرا دیر بعد خالص "بٹلرانہ" انداز میں چائے وغیرہ لے کر آئے۔ کمرے میں اور کوئی نہ تھا، وجدانی صاحب مجھ سے بولے، "کہیے آپ نے اپنے دوست کا موروثی مرض دیکھا؟"

میں نے جواب دیا، "میرے خیال میں نواب صاحب ایسے پاگل تو نہیں ہیں جیسا کہ انھیں بتایا جاتا ہے۔ وہ تو مجھ سے بہت دیر تک

معقولیت کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ ہاں، ان کا معالج جب کتاب لانے کے لیے دوسرے کمرے میں گیا ہے تو ان پر دیوانگی کا ہلکا سا دورہ پڑ گیا تھا۔

"یقیناً تمھارے دوست پاگل نہیں ہیں۔ تم کہتے ہو کہ ان پر دیوانگی کا ہلکا سا دورہ پڑا تھا۔ لیکن یہ کیا ممکن نہیں ہے کہ پریشان حال نواب نے کتاب لانے کے بہانے اپنے معالج کو ہٹا کر تم سے اپنے دردِ دل کا اظہار کیا ہو؟"

"ہو سکتا ہے۔"

"ہو سکتا ہے نہیں بلکہ میرے خیال میں واقعہ یہی ہے۔ تم نے اپنے دوست کی کلائیوں پر بھی غور کیا؟"

"میں نے تو غور نہیں کیا۔"

ڈاکٹر وجدانی صاحب میز پر گھونسہ مار کر بولے "تم وکیلوں کو سوائے بک بک کرنے کے اور آتا ہی کیا ہے۔ تم لوگ قوتِ مشاہدہ سے بالکل محروم رہتے ہو۔ غضب خدا کا تم نے مریض کی کلائیاں نہیں دیکھیں۔ اتنا اہم معاملہ ——— !"

میں نے متحیر ہو کر پوچھا، "آخر بات کیا ہے؟"

سلیم وجدانی صاحب بولے، "مریض کی کلائیوں پر بہت سے ننھے ننھے سے سوراخ ہیں؟"

"کیسے سوراخ؟"

"تم بے وقوف کیا جانو۔ یہ سوراخ ہائی پوڈرمک سوئیوں کے نشانات ہیں۔"

"کیا تمھارے خیال میں نواب صاحب کو مارفیا (جو ہرافیون) کے انجکشن دیے جا رہے ہیں؟"

"بے شک۔ یہ ڈاکٹر بہت ہی بدمعاش ہے۔ میں اس کی بُری طرح خبر لوں گا۔ ایک طرف تو نشی دواؤں کے ذریعے سے نواب صاحب کا دماغ خراب کیا جا رہا ہے، دوسری طرف انھیں یقین دلایا جا رہا ہے کہ وہ اپنا گوشت چبا کر کھا جانے کے موروثی جنون میں گرفتار ہو گئے ہیں اور انھیں صحت نہیں ہو سکتی۔ بدمعاش ڈاکٹر پہلے تو نواب صاحب کو پاگل خانے بھیجنا چاہتا ہے اور پھر قبرستان۔"

میں نے پوچھا، "ڈاکٹر کو آخر نواب صاحب سے دشمنی کیوں ہے وہ انھیں کیوں ہلاک کرنا چاہتا ہے؟"

ڈاکٹر وجدانی (بٹلر) بولے، "تم وکیلوں کو کبھی عقل نہ آئے گی۔ میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ بدمعاش ڈاکٹر نے نواب کو بے وقوف بنا کر ان سے اپنے حق میں وصیت نامہ مرتب کرا لیا ہے۔"

میری آنکھوں کے سامنے سے ایک بڑا پردہ ہٹ گیا۔ اور میرے دل پر اپنے سنکی دوست، سلیم وجدانی کی عقل مندی کا گہرا نقش مرتسم ہو گیا۔

میں نے کہا، "نواب صاحب پر بیماری کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہے۔ ورنہ وہ اپنا بازو کیوں چباتے۔ سارا بازو زخمی ہو رہا ہے۔"

سلیم وجدانی نے قہقہہ لگایا اور بولے، "تم بڑے شکّی ہو۔ اچھا سنو۔ بدمعاش ڈاکٹر روزانہ دودھ منگاتا ہے۔ لیکن مریض کو نہیں پلایا جاتا۔ اب تو تمھارا شک دور ہوا؟"

میں نے متحیر ہو کر کہا، "پھر وہی دیوانے پن کی باتیں۔ میں نے بیماری کا جو شبہ ظاہر کیا ہے اس سے دودھ کا تعلق؟ ممکن ہے کہ ڈاکٹر دودھ اپنے واسطے منگاتا ہو۔"

"بٹلر" صاحب نے اپنی جیب سے ایک شیشی نکالتے ہوئے کہا، "تم وکیلوں کو بس منطق ہی چھانٹنا آتی ہے۔ دیکھو یہ کیا ہے؟"

شیشی میں عرق تھا جس سے ایک خاص قسم کی تیز بو آ رہی تھی۔ میں نے لاعلمی ظاہر کی۔ سلیم وجدانی صاحب نے کہا، "یہ مشہور دوا ویلیرین ہے۔ تم نے اس کا نام تو ضرور سنا ہوگا۔ تمھیں اس کے خواص معلوم ہیں؟"

"ہاں نام تو سنا ہے۔ اور اس کی خاصیت بھی اتنی معلوم ہے کہ دوروں کو روکنے کے لیے استعمال کرائی جاتی ہے۔ میں نے ایک مقدمہ میں اس کا ذکر سنا تھا۔"

اس دوا کی کچھ اور خاصیتیں بھی ہیں۔ مجھے یہ شیشی تمھارے دوست کے کمرے میں پڑی ملی تھی۔ ڈاکٹر غلطی سے چھوڑ گیا تھا۔ میں ڈاکٹر کے کمرے

میں تو جا نہیں سکتا۔ وہ ہر وقت مقفل رہتا ہے اور ڈاکٹر کم بخت ایک منٹ کے لیے بھی کوٹھی سے باہر نہیں جاتا۔"

"اس دوا کی اور خاصیتیں کیا ہیں؟"

سلیم وجدانی صاحب بولے، "میں ابھی تعیین نہیں بتا سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ آج رات کو نواب صاحب پر اپنا گوشت کھانے کے جنون کا بہت سخت دَورہ پڑے گا اور ممکن ہے یہ دَورہ مہلک ثابت ہو۔ کیوں کہ ڈاکٹر اب زیادہ دیر نہیں کر سکتا وہ تمھارے آنے سے بدگمان ہو گیا ہے۔"

میں نے کہا، "پھر تم نے تدبیر کیا سوچی ہے؟"

سلیم وجدانی صاحب بولے، "تم خاموشی سے بلا چون و چرا میری ہدایات پر عمل کرو۔ ڈاکٹر شراب بہت پیتا ہے۔ میں آج رات کو اس کی شراب میں کلورل کافی مقدار میں ملا دوں گا۔ اس طرح ہم تم نواب صاحب کے کمرے میں چھپ کر بیٹھ سکیں گے۔"

میں نے کہا، "یار ڈاکٹر ـــــ بھائی معاف کرنا ـــــ بٹلر صاحب! ایک بات تو بتاؤ۔ نواب صاحب کی جب حالت بگڑی ہے تو وہ چلّا رہے تھے ـــ 'کیسی خوف ناک آنکھیں ہیں، ان آنکھوں کو میرے سامنے سے ہٹا دو' ـــــ ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ نواب صاحب کو کس کی آنکھیں نظر آتی ہیں؟"

"بٹلر" صاحب بولے، "گھبراؤ نہیں۔ آج سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔"

میں نے رات کو نواب صاحب سے ملنا چاہا مگر ڈاکٹر نے ملاقات کی اجازت نہیں دی اور کہہ دیا کہ اس وقت مریض کو نیند آ گئی ہے۔ اور اس کے لیے سونا مفید ہے۔

میرے سونے کے لیے ایک کمرہ تیار کر دیا گیا تھا۔ اور میں کھانے سے فارغ ہو کر سونے چلا گیا۔ مگر اپنے عزیز دوست کی دردناک حالت کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آتی تھی۔ غالباً رات کے دو تین بجے ہوں گے، دروازے پر کسی نے آہستہ سے دستک دی۔ میں نے اُٹھ کر دیکھا۔ سلیم وجدانی صاحب کھڑے تھے۔ اُنھوں نے مجھے خاموشی سے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ ہم دونوں دبے پاؤں نواب صاحب کے کمرے میں داخل ہوئے۔ میں وہاں کا نظارہ دیکھ کر چونک پڑا۔ نواب صاحب کو بستر پر رسّی سے جکڑ دیا گیا تھا۔ ان کا زخمی بازو بالکل کھلا ہوا تھا۔ اس پر نہ تو پٹی تھی اور نہ کسی قسم کی دوا۔ کمرے میں ایک خاص قسم کی بُو آ رہی تھی۔ جسے میں پہلے تو شناخت نہ کر سکا لیکن بعد میں غور کرنے پر مجھے ولیرین کی بو یاد آ گئی جس کی شیشی مجھے شام کو سلیم وجدانی صاحب نے دکھائی تھی۔ میں نے حیرت کے ساتھ آہستہ سے پوچھا، "ڈاکٹر صاحب یہ کیا معاملہ ہے؟"

ڈاکٹر وجدانی صاحب نے ایک پردے کے پیچھے چھپتے ہوئے جواب دیا، "یہ دیوانگی کا دَورہ طاری کرنے کے انتظامات ہیں۔"

میں نے کہا، "مریض کا زخمی بازو کیوں کھول دیا گیا ہے؟"

سلیم وجدانی صاحب نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا، "ذرا دیر میں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔"

ہم پردے کے پیچھے چھپے ہوئے نہایت خاموشی سے آنے والے واقعات کا انتظار کر رہے تھے۔ میرا دل دھڑک رہا تھا اور ایک ایک لمحہ کاٹنا دُشوار تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد کسی کی آہٹ معلوم ہوئی۔ ہمارا خیال تھا کہ معالج ڈاکٹر کمرے کے اندر داخل ہو گا۔ مگر نہیں۔ ہمہ تن جکڑے ہوئے مریض کے زیرِ لب کچھ بڑبڑانے کے ساتھ ہمیں دروازے پر دو چھوٹی چھوٹی آنکھیں نظر آئیں جو کمرے کی بہت ہلکی اور برائے نام روشنی میں چمک رہی تھیں۔ دفعتاً پُراسرار آنکھوں کو حرکت ہوئی۔ کوئی چیز جست کر کے نواب صاحب کی مسہری تک پہنچی اور اُن کے بازو کو نوچنا اور کاٹنا شروع کیا۔ نواب صاحب کے منھ سے دردناک چیخ نکلی۔ اب ہم نے پردے سے باہر گردن نکال کر غور سے دیکھا۔ یہ ایک زرد رنگ کا بہت موٹا بلّا تھا جو نواب صاحب کے بازو کو زخمی کر رہا تھا۔

سلیم وجدانی تڑپ کر پردے سے باہر نکل آئے اور اُنھوں نے خوف ناک بلّے کو بعجلت تمام پکڑ لیا۔ بلّے نے ان کے ہاتھ زخمی کر دیے۔ لیکن سلیم نے اسے چھوڑا نہیں اور اپنے مفلر سے اُسے جکڑ دیا۔

اتنے میں ہماری نظر کمرے کے دروازے پر پڑی۔ معالج ڈاکٹر کنواس کا ایک تھیلا لیے ہوئے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کی صورت دیکھتے ہی سلیم وجدانی صاحب بھوکے شیر کی طرح لپکے اور ڈاکٹر کے مُنھ ایک گھونسہ رسید کیا۔ کچھ تو سلیم صاحب کے گھونسے کی قوّت اور کچھ شراب میں کلورل

کاٹو، ڈاکٹر گر پڑا اور سلیم وحدانی نے اُس کی ہیبت ناک طرح مرمت کی اور اسے گھسیٹ کر ایک کمرے میں بند کر دیا۔

ڈاکٹر کی مرمت سے فارغ ہو کر سلیم وحدانی نواب صاحب کے کمرے میں داخل ہوئے۔ نواب صاحب بدستور بے ہوش تھے۔ سلیم وحدانی صاحب نے کہا "آپ تیلر نہیں رہے تھے، نواب صاحب کی نبض دیکھ کر کہا، "گھبرانے کی بات نہیں۔ ذرا دیر میں ہوش آجائے گا"

یہ کہہ کر اُنھوں نے بے ہوش نواب صاحب کا منھ کھول کر چمچے سے ایک مفرّح دوا پلائی۔ ڈاکٹر وحدانی صاحب مفلر سے جکڑے ہوئے بلّے کی طرف اشارہ کر کے بولے، "اب تمھیں اس بدمعاش ڈاکٹر کی شرارت کا حال معلوم ہوا؟"

میں نے جواب دیا، "میں نے جو حیرت انگیز اور خوف ناک نظارہ دیکھا اس سے میرا دماغ ماؤف ہو رہا ہے۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا"

ڈاکٹر سلیم وحدانی نے کہا، "اس بدمعاش معالج نے یہ بلّا اپنے کمرے میں مقفل کر رکھا تھا۔ وہ روزانہ دودھ اسی کے لیے منگاتا تھا اور بہت ممکن ہے کہ اسے کچا گوشت بھی روزانہ کھلاتا رہتا ہو ——— میں نے تم سے کہا تھا کہ ولیرین کی کچھ اور خاصیتیں بھی ہوتی ہیں۔ ایک خاصیت یہ ہے کہ بلّی اس کی بُو سے مسحور ہو جاتی ہے۔ اور چاہے راستہ کتنا ہی طویل اور دشوار گزار کیوں نہ ہو، بلّی سیدھی اس کی بُو پر جائے گی۔ بدمعاش ڈاکٹر پہلے تو نواب صاحب کو مارفیا کے انجکشن دے کر بے ہوش کر دیا کرتا تھا۔ اس کے بعد ان کے زخمی بازو پر ولیرین آئل کر اس کے چند قطرے کمرے میں اور باہر ٹپکا دیتا تھا۔ تاکہ بلّا کمرے میں پہنچ کر نواب صاحب کے بازو کو خوب زخمی کرے۔ جب بلّا ان کے بازو کو زخمی کر چکتا تھا تو ہمارا موٹا دوست کو اس کے تھیلے میں بند کر کے اپنے اس خوں خوار بلّے کو لے جاتا تھا اور نواب صاحب کو ہوش میں لا کر ان سے کہتا تھا کہ اُن پر اپنے گوشت کو چبانے کا دَورہ پڑا تھا۔ اور اگر اُس نے اُن کو رسیوں سے جکڑ نہ دیا ہوتا تو وہ اپنا سارا جسم مجروح کر لیتے ——— ڈاکٹر نے جال تو خوب بچھایا تھا۔ لیکن افسوس اُسے یہ خبر نہ تھی کہ نواب صاحب کا بٹلر رمضان خاں بھی دواؤں کی خاصیتوں اور بیماریوں سے تھوڑا بہت واقف ہے۔"

میں نے پوچھا، "تو کیا نواب صاحب نے اپنے بازو کو خود زخمی نہیں کیا تھا؟"

ڈاکٹر وحدانی نے جواب دیا، "ہرگز نہیں انھیں اس بات کا یقین دلایا جا رہا تھا کہ وہ اپنا گوشت چبانے کے موروثی عارضے میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ چوں کہ انھیں اس بدمعاش ڈاکٹر پر بہت اعتبار تھا اور اس سے زیادہ اعتبار کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی کُل جائداد کا وصیت نامہ ڈاکٹر کے حق میں مرتب کر دیں۔ اس لیے نواب کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ پاگل ہو گئے ہیں۔

ہم نے جکڑے ہوئے نواب صاحب کو کھول دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد انھیں ہوش آگیا۔ اُنھوں نے اپنے زخمی بازو کو جس کی سلیم وحدانی صاحب نے بدمعاش ڈاکٹر کے کمرے سے سامان لا کر ڈریسنگ کر دی تھی، دیکھا۔ ہم نے نواب صاحب کو مختصر الفاظ میں یقین دلایا کہ اُنھوں نے اپنے بازو کو خود زخمی نہیں کیا ہے بلکہ یہ اس وحشی بلّے کی حرکت ہے جو مفلر سے جکڑا ہوا سامنے پڑا ہے۔ نواب صاحب اس وقت تو یہ راز سمجھ نہ سکے لیکن رفتہ رفتہ انھیں سب کچھ معلوم ہو گیا۔

صبح سلیم وحدانی صاحب نے ڈاکٹر کو مار پیٹ کر کوٹھی سے نکال دیا۔ تین چار دن تو وہ اسپتال میں پڑا رہا۔ اس کے بعد پتہ نہیں کہاں چلا گیا۔

ڈاکٹر سلیم وحدانی کے علاج سے نواب صاحب کو چند دن میں بالکل صحت ہو گئی۔ اپنا گوشت چبانے کے "موروثی عارضے" کا اثر نام کو بھی باقی نہ رہا۔ اُنھوں نے شکریے کے طور پر کئی ہزار رُپے ڈاکٹر سلیم وحدانی صاحب کو دینا چاہے مگر بہادر اور شریف دوست نے ایک پائی بھی قبول نہ کی۔





چوٹ کے نتیجے سے آکلہ طبی دنیا سے باہر بہ کثرت آدمی خصوصاً عورتیں یہ اعتقاد رکھتی ہیں کہ چوٹ کی وجہ سے آکلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر اتفاق سے جسم پر کوئی چوٹ لگنے کے بعد آکلہ پیدا ہو گیا ہے تو ان کا ذہن قدرتی طور پر اسی طرف منتقل ہوتا ہے کہ آکلہ چوٹ کے اثر سے پیدا ہوا۔ اس قسم کے تمام شکوک بالکل بے بنیاد ہیں۔ امریکا کے مشہور ڈاکٹر جارج ٹی، پیک، جو نیویارک کے ایک اسپتال میں آکلے کے مخصوص ڈاکٹر ہیں، اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ عورتوں کی چھاتیوں پر جو آکلہ ہو جاتا ہے اسے عوام اکثر کسی چوٹ کا نتیجہ خیال کیا کرتے ہیں۔ لیکن ایسے آکلوں کی تعداد کہ جنھیں چوٹ کا نتیجہ قرار دیا جا سکے اس قدر کم ہوتی ہے کہ اس خیال کو کوئی اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ ڈاکٹر پیک نے ہڈیوں کے آکلے کے متعلق بھی یہی کہا کہ ان کا سبب چوٹ نہیں ہوتی۔ اُنھوں نے کہا کہ آکلے کے ایسے مریضوں کی تعداد کہ جن میں ہم یہ خیال کر سکیں کہ شاید چوٹ ہی آکلہ کا باعث ہو اتنی کم ہوتی ہے کہ اس چوٹ والے نظریے کو کسی طرح قبول نہیں کیا جا سکتا۔

ہڈیوں کے آکلے کی آٹھ قسموں میں سے صرف ایک قسم ایسی ہے کہ جس کے متعلق ہم یہ شبہ دل میں لا سکیں کہ شاید چوٹ ہی کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہو۔ اُنھوں نے یہ بھی کہا کہ اس قسم کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ جس کی بنا پر یہ خیال قائم کیا جا سکے کہ اندرونی اعضاء کے آکلے کا باعث چوٹ ہوتی ہے۔

ڈاکٹر پیک نے اپنے دعوے کے ثبوت میں یہ بھی کہا کہ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک جو جنگ عظیم برپا رہی تھی اس میں لوگوں کے مختلف قسم کی اور مختلف اعضاء میں اس قدر چوٹیں آئی تھیں کہ اس سے زیادہ خیال میں بھی نہیں آ سکتیں، اور ظاہر بات ہے کہ اگر ضربات کی وجہ سے آکلہ وجود میں آ سکتا تو اس زمانے میں آکلے کے مریضوں کا کوئی شمار نہ رہتا، لیکن ایسی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ ان فوجی سپاہیوں میں آکلے کے مریضوں کی تعداد کسی درجے میں بھی اس سے زیادہ تھی کہ جتنی معمولاً ہوتی ہے، اور سپاہیوں میں بھی آکلے کے مریض بس اتنے ہی ہوئے جتنے شہری آبادی میں ہوتے رہتے ہیں۔

کھاتے وقت پڑھنا مضر ہے بعض آدمی کھانا کھاتے وقت اس لیے پڑھنے میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ اس مصروفیت کی وجہ سے وہ غذا کو خوب چباتے رہیں گے اور جلدی جلدی بغیر چبائے ہوئے نہ نگل جائیں گے۔ لیکن ان کو یہ خبر نہیں کہ وہ ایک خرابی سے بچنے کے لیے دوسری اس سے بھی زیادہ خرابی مول لے لیتے ہیں۔ مشہور طبی رسالہ "ہائجیا" نے ایک استفسار کے جواب میں لکھا ہے، "اچھے کھانوں کی خوشبو، ذائقہ اور ان کا نظارہ یہ سب چیزیں ہماری بھوک میں تحریک پہنچاتی ہیں اور ہضم غذا پر بہت اچھا اثر ڈالتی ہیں۔ اس کے برعکس فکرمندی، اور کھانے سے دل چسپی نہ ہونا ایسی چیزیں ہیں کہ جو ہضم میں فتور پیدا کیا کرتی ہیں۔ صحیح ہضم کے لیے سب سے زیادہ ضروری یہی چیز ہے کہ آدمی خوش دلی کے ساتھ کھانا کھائے۔ ایسے بہت کم لوگ ہو سکتے ہیں جو کھاتے وقت پڑھتے بھی رہیں اور اپنے کھانے کا لطف بھی اٹھاتے رہیں۔

"اس سے انکار نہیں کہ ادب لطیف کے پڑھنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ انسان کے جسم کا اور دماغ کا تناؤ دور ہو جاتا ہے اور یہ ایک مفید چیز ہے، لیکن صحیح طریقہ یہ ہے کہ جسمانی اور دماغی تھکاوٹ یا تناؤ رفع کرنے والے کام مثلاً پڑھنا، موسیقی، چہل قدمی، یا قیلولہ (تھوڑے سے وقفے کے لیے آرام) سب کے سب کھانا کھانے سے یا تو پہلے ہونے چاہییں یا کھانے کے بعد۔ کھانا کھانے کے دوران میں یہ بہت ضروری ہے کہ ہمارا دھیان صرف کھانے اور اس کی لذت کی طرف رہے۔"

مالیخولیا صرف پریشان خیالی کوئی خطرناک علامت نہیں ہے۔ اس حالت میں کوئی ایسا اندیشہ نہیں ہوتا کہ مریض خودکشی کر لے۔ اور پریشان خیالی کے ساتھ طبیعت کا گرا ہوا ہونا بھی ہو تب بھی ضروری نہیں کہ اسے خطرناک خیال کیا جائے لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسے مریضوں پر نگاہ رکھی جائے تاکہ

جس وقت مالیخولیا کی ابتدائی علامات بھی پیدا ہوں تو انھیں معلوم کر لیا جائے ۔ جس وقت پریشاں خیالی میں وہم کا اضافہ بھی ہو جائے تو وہ عموماً مالیخولیا کا پیش خیمہ ہوتا ہے ۔

جس وقت مندرجۂ ذیل علامتوں میں سے ایک بھی ظاہر ہو تو اس بات کی ضرورت پیدا ہو جاتی ہے کہ مریض کو ہر وقت نگاہوں میں رکھا جائے ۔

(۱) خیالات کا انقلاب ۔ (۲) ایسے خیالات کا ہجوم جو وہم پر مبنی ہوں ۔ (۳) اپنے آپ کو بُرا سمجھنا اور بُرا کہنا ۔ (۴) ناامیدی کا طاری ہو جانا اور مستقبل سے بے پروا نظر آنا ۔ (۵) بے بنیاد خوف کا دل پر مسلط ہو جانا ۔ (۶) یہ خیال پیدا ہو جانا کہ اُس کا وجود دوسروں کے لیے مصیبت کا باعث ہے لہٰذا اُسے دنیا سے نکل جانا چاہیے ۔ (۷) بالکل ناگہانی طور پر تمام پریشاں خیالی اور طبیعت کے اضمحلال کا دُور ہو جانا ۔ ایسی حالت طاری ہو تو مریض کے خودکشی کر لینے کا امکان بہت زیادہ ہے ۔ (۸) پریشاں خیالی میں اگر یکایک اضافہ ہو جائے تو مریض کا دیگر جسمانی امراض کے لیے کافی غور سے معائنہ کرنا چاہیے ۔

بچوں کی تن درستی کے متعلق والدین کی ذمہ داری

جسمانی تن درستی کے لیے جذباتی اور دماغی عادتوں کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ اُسے کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ بچے قدرتی طور پر نقّال ہوتے ہیں اور اکثر و بیشتر یہی دیکھا جاتا ہے کہ ان کے اندر ماں باپ کی عادات و خصائل کا پورا پورا عکس موجود ہوتا ہے ۔ اگر کسی لڑکی یا لڑکے کی نگاہ سے یہ چیز گزرتی رہتی ہو کہ اس کا کوئی رشتہ دار غصّے اور برہمی مزاج کا مظاہرہ کرتا رہتا ہے تو اگر وہ خود بھی ایسا کرنے لگے تو اس پر کوئی الزام عائد نہیں ہو سکتا ۔ اگر بچے کے گرد و پیش اس کے لیے ایسے بزرگ موجود ہیں جو سلیم الطبع ، معتدل مزاج ، پُرسکون ، متواضع اور خلیق ، ایمان دار ، انصاف پسند اور مہربان ہوں تو گمان غالب یہی ہے کہ بچہ بھی ان میں سے بہت سی صفات اپنے اندر پیدا کرے گا ۔ اگر مندرجۂ ذیل باتوں کا لحاظ رکھا جائے تو بچوں کی تربیت اچھے طریق پر ہو سکتی ہے ۔

(۱) آپ خود بالکل ویسے ہی انسان بن جائیں کہ جیسا آپ اپنے بچے کو بنانا چاہتے ہیں ۔

(۲) اپنے بچے سے ہمیشہ یہ توقع کیجیے کہ وہ صحیح کام کرے گا ، اور جب وہ ایسا کرے تو اس کی تعریف کیجیے ۔

(۳) بچے کی اس بارے میں مدد کیجیے کہ وہ دوسروں کی امداد سے بے نیاز ہو جائے ، اور اخلاقی ، دماغی اور جسمانی کاموں میں دوسروں کا دست نگر نہ رہے ۔ اسے بے وقوف ، ناکارہ اور محض ایک بچہ نہ سمجھیے ۔ بچے کو اس بات کا موقع دیجیے کہ وہ بطور خود جنسی باتوں کے متعلق رائے قائم کر سکنے کی کوشش کرے ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو باتیں درحقیقت اہم ہیں ، اور بچے میں ان کے متعلق رائے قائم کرنے کی استعداد نہیں ہے انھیں بھی اسی پر چھوڑ دیا جائے ۔

(۴) جس حد تک ایک انسان سے ممکن ہے اس حد تک وعدوں کی پابندی کی جائے ۔

(۵) بچے کے سامنے کبھی یہ ظاہر نہ کیجیے کہ آپ خوف زدہ ہیں اور بچے کو ہرگز کسی چیز سے نہ ڈرائیے ۔

(۶) بچے کو اس کی غلطیوں کے متعلق صرف ایسے وقت میں فہمائش کیجیے کہ جس وقت آپ کا مزاج اعتدال پر ہو ۔ سزا دیتے وقت اگر آپ کے مزاج میں برہمی یا غصّہ پیدا ہو گیا تو اس سزا کا کوئی مفید اثر مرتب نہیں ہو سکتا ۔

(۷) بچے نے اپنے دماغ سے جو تجاویز پیش کی ہیں ان کا احترام کیجیے ، اور اس کی رائے کو وقعت دیجیے ۔ آپ کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بچہ بھی ایک انسان ہے کہ جس کے کچھ مفاد اور کچھ حقوق ہیں ۔

(۸) اس بات میں بچے کی مدد کیجیے کہ وہ دوسرے آدمیوں سے محبت کرنے ، اور ان کے ساتھ رواداری برتنے لگے ۔

مریضوں کے کمروں میں کیا نہ کرنا چاہیے

(۱) بھاری اور لٹکنے والا لباس پہن کر مریض کے کمرے میں نہیں جانا چاہیے ۔

(۲) مریض کے کمرے میں بیٹھ کر اپنا کھانا نہیں کھانا چاہیے ۔

(۳) تازہ اور صاف ہوا کے متعلق کبھی یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ مریض کو نقصان کرے گی ، اس لیے ہوا کو کمرے میں آنے سے روکنا نہ چاہیے ۔

(۴) مریض کے کمرے میں بیٹھ کر چپکے چپکے باتیں نہ کرنی چاہییں ۔

(۵) مریض کے کمرے میں چوروں کی طرح دبے پاؤں جانا ٹھیک نہیں ہے۔ البتہ پاؤں میں جوتا ایسا ہونا چاہیے جو آواز نہ دے۔

(۶) مریض کے سامنے اس کی بیماری کے متعلق بحث نہ چھیڑنی چاہیے اس کے سامنے ہر وقت اُمید افزا اور مسرت آمیز باتیں کرنی چاہییں۔

(۷) مریض کو دوا پلانے سے پہلے یہ سب سے زیادہ ضروری بات ہے کہ دوا کی بوتل کا لیبل غور سے پڑھ کر یہ اطمینان کر لیا جائے کہ وہ اسی کی دوا ہے اور اس کے پلانے کا وقت بھی وہی ہے۔

(۸) ایسی غلطی کبھی نہ ہونی چاہیے کہ مریض کی ضروریات کا خود فیصلہ کیا جائے اور طبیب کی رائے کو پس پشت ڈال دیا جائے، یا نئے پیدا شدہ حالات کے متعلق معالج سے رائے نہ لی جائے۔

(۹) مریض اگر پاگل ہے یا ہذیان کی حالت میں ہے تو کمرے میں اس کے ساتھ تنہا رہنا مناسب نہیں ہے۔

(۱۰) مریض کے لیے جو کچھ کیا جائے اس میں نمود و نمائش کو دخل نہ ہونا چاہیے۔

(۱۱) مریض کے کمرے میں کسی قسم کا شور و غل نہ ہونا چاہیے۔

(۱۲) مریض کی جسمانی صفائی کی طرف سے بے پروائی نہ برتنی چاہیے۔

مٹاپے کے اسباب جو غذا کھا کر ہم اپنے جسم کے اندر پہنچاتے ہیں، اور جتنی قوت ہم جسم سے باہر نکالتے ہیں ان میں جب نابرابری پیدا ہو جائے یعنی غذا زیادہ پہنچے اور قوتِ عمل کم ضائع ہو تو جسم پر چربی چھانے لگتی ہے۔ بعض اوقات نظامِ عصاب کے مرکز کی بیماریاں بھی آدمی کو موٹا ہونے میں مدد دیتی ہیں۔ جسم میں چربی ہی نہیں بلکہ پانی بھی جمع ہوتا رہتا ہے۔ چربی اور پانی کا اس طرح جمع ہوتے رہنا جسمانی صحت اور جسمانی قوتِ حیات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مٹاپے کے علاج کی بنیاد سی لیے اس اصول پر رکھی جاتی ہے کہ مریض کے جسمانی اعضائے کے جو افعال جس طریقے پر انجام پا رہے ہیں انھیں الٹ دیا جائے۔ غذا کی مقدار اور جسم سے خارج ہونے والی قوت کو برابر کرنے کے لیے بہت سی مختلف تدابیر وضع کی گئی ہیں یہ تدابیر دل چسپ بھی ہیں اور سبق آموز بھی۔

کسی شخص کو بھی ایسا مٹاپا پسند نہیں آتا جو اس کی جسمانی خوب صورتی کو زائل کر دے، اور عورتوں کو تو بالخصوص اس سے نفرت ہوتی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے اس وقت تک عورتیں اپنے بدن کا مٹاپا کم کرنے کی صدہا مختلف ترکیبیں اختراع کر چکی ہیں۔ دوائیں، غذائیں، اور ورزشیں سب ہی کچھ ایجاد ہوئیں لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا۔

مٹاپے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ بدن میں جو دروں افراز غدد ہوتے ہیں، اور جن کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ مٹاپا پیدا کرتے ہیں، وہ اکثر ایسی عمر میں کہ جب بچپن کی جگہ جوانی، یا جوانی کی جگہ بڑھاپا لے لیتا ہے، غلط طریقے پر کام کرنے لگتے ہیں اور بدن کو موٹا اور بھدا بنا دیتے ہیں۔



مُراسلات

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس کے سالانہ اجلاس کی سرگرمیاں

اس سے پہلے اطلاع دی جاچکی ہے کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس کا اجلاس ۱۲-۱۳-۱۴ اپریل ۱۹۴۱ء کو مرکزِ طب دہلی میں ہورہا ہے، جس کی تیاریاں نہایت تیزی سے ہو رہی ہیں۔ اسی سلسلے میں جناب مسیح الملک حکیم جمیل خاں صاحب سکرٹری بورڈ آف ٹرسٹیز طبیہ کالج دہلی اور جناب حکیم محمد الیاس خاں صاحب صدر جامعہ طبیہ دہلی و سکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس کے باہمی مشورے سے معززینِ شہر کا ایک جلسہ شریف منزل میں ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء کو منعقد ہوا تھا جس میں اجلاس کے انتظامات کے لیے استقبالیہ کمیٹی بن گئی ہے۔ عہدہ داران کا انتخاب بھی عمل میں آگیا ہے۔ لہٰذا جناب نواب ابوالحسن خاں صاحب رئیسِ اعظم دہلی و آنریری مجسٹریٹ، صدر استقبالیہ کمیٹی، اور جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ دہلی، پنڈت برما نند صاحب وید، کوی راج ہری رنجن صاحب موزمدار، جناب خان صاحب حکیم سراج الدین خاں صاحب نائب صدر منتخب ہوئے ہیں۔ اور رائے بہادر لالہ رام پرشاد صاحب کو استقبالیہ کمیٹی کا سکرٹری منتخب کیا گیا۔ متعدد سب کمیٹیاں بنادی گئی ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی نے اپنا کام شروع کردیا ہے اور دعوت نامے بھیجے جارہے ہیں۔ چوں کہ ملک کے ہر حصے سے اجلاس میں شرکت کی اطلاعات آرہی ہیں اور اُمید کی جاتی ہے کہ ملک کے اطبّا اور وید صاحبان کی بہت بڑی تعداد اجلاس میں شرکت کرے گی اس لیے استقبالیہ کمیٹی جلسہ گاہ وغیرہ کے لیے ایسی جگہ منتخب کررہی ہے جو ہر اعتبار سے آرام دہ اور مناسب ہو۔ ڈیلی گیٹ صاحبان کے قیام و طعام کا انتظام مجلس استقبالیہ کرے گی۔ ممبر صاحبان کو اپنی تشریف آوری سے دفتر آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس دہلی کو وقت سے پہلے مطلع کردینا چاہیے۔ تاکہ ان کی سہولت کا لحاظ رکھا جائے۔ جو حضرات اب تک ممبر نہیں ہے ہیں ان کو جلد سے جلد فارم ممبری طلب کرلینا چاہیے اور پُر کرکے مع فیس بھیج دینا چاہیے، تاکہ بحیثیت ممبر اجلاس میں شریک ہوکر دیسی طبوں کے عروج اور ترقی کے لیے اپنے مفید مشوروں سے فائدہ پہنچا سکیں۔

حکیم عطاء الرحمٰن قاسمی

آنریری اسسٹنٹ سکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس، دہلی

جامعہ طبّیہ دہلی میں جلسۂ تقسیم اسناد!

میں یہ اعلان کرتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس کرتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ طبّی دنیا میں یہ خوش خبری مسرت آگین پیغام کی طرح سُنی جائے گی کہ حضرات "شیوخِ جامعہ طبیہ دہلی" نے فارغین جامعہ طبیہ کو اسناد و تمغہ جات عطا کیے جانے کے لیے تاریخ کا تعیّن فرمادیا ہے۔

جلسے میں شرکت کرنے والوں کی سہولت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے "ایسٹر" کی تعطیلات کو زیادہ موزوں سمجھا گیا ہے کہ جب ریل کے سفر کے لیے ٹکٹ بھی رعایتی ملتے ہیں اور ۱۴ اپریل ۱۹۴۱ء یوم دوشنبہ جلسہ کے انعقاد کے لیے مقرر کردی ہے۔

جامعہ طبیہ دہلی نے اپنے یومِ قیام سے جس استقلال کے ساتھ اپنے بانیان (حضرات شیوخ) و اراکین کے بے پناہ ایثار اور بے لوث خدمات کے سایۂ عاطفت میں اجو محض فن کو زندہ اور باقی رکھنے کی نیت سے ہو کسی بھی بیرونی مادّی امداد و اعانت کے بغیر جو خدمات انجام دی ہیں اُن

ہمہ گیر نیک نامی و شہرت حاصل کی ہے وہ اہلِ ملک سے پوشیدہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جامعہ طبیہ کی اعلیٰ تعلیم اور اس کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے سب سے پہلے حکومت صوبہ متحدہ نے اس کی اسناد کو منظور کر کے طبی حقوق عطا فرمائے ہیں۔ اس کے بعد مملکت آصفیہ دکن کی ذرہ پرور سرکار نے نوازا اور ان تمام طبی حقوق سے سرفراز فرمایا جو حدود مملکت میں مقامی اطبا کو حاصل ہیں۔ پھر حکومت صوبہ بمبئی نے بھی حقوق رجسٹریشن عطا کر کے ہمت افزائی کی۔

آخر میں، میں جامعہ طبیہ کے تمام متخرجین اسناد کو تاریخ متعینہ کی یاد دہانی کراتے ہوئے دیگر حضرات اطبا و وید صاحبان اور طب قدیم سے ہمدردی و دلچسپی رکھنے والے تمام بزرگوں سے متوقع ہوں کہ وہ اس شاندار اجلاس میں شرکت کے لیے اپنے وقتِ عزیز سے ضرور کچھ حصہ نکالیں گے۔

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا اٹھارواں سالانہ اجلاس بھی ان ہی دنوں میں اسی مرکزِ طب (جامعہ طبیہ) میں منعقد ہو رہا ہے جس کا اعلان زیرِ نظر اشاعت میں کسی دوسری جگہ ملاحظے سے گزرے گا۔ اطرافِ ملک کے بیشتر حضرات کی تشریف آوری متوقع ہے۔ امید ہے کہ یہ شاندار اجتماعات دہلی کی طبی فضا میں روحِ حیات تازہ ہوں گے۔ جامعہ طبیہ دہلی کے "ابنائے قدیم" کا جلسہ بھی ان ہی تاریخوں میں منعقد کیا جائے گا۔

(ناظم جامعہ طبیہ، دہلی)

ہمدردِ صحت اور ہمدرد دواخانے پر ریویو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے مالک حضرت حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی نگرانِ رسالہ ہمدردِ صحت دہلی کو مبدءِ فیاض کی طرف سے ایسا دل اور دماغ ارزانی ہوا ہے جس میں پژمردہ روحوں کے لیے تسکین، بیماروں کے لیے راحت اور غریبوں اور ناداروں کے لیے لازوال جذباتِ ہمدردی موج زن رہتے ہیں۔ یہ ان ہی کے تاثرات ہیں کہ حضور ممدوح ایسے کاموں میں بے انتہا دلچسپی لیتے ہیں جن سے مفلس اور قلاش حضرات، اور کم علم لوگ زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کر سکیں۔ چنانچہ علمی بے مائگی کے دور کرنے میں رسالہ ہمدردِ صحت آپ کی نگرانی میں جو خدماتِ جلیلہ اور کارہائے نمایاں انجام دے رہا ہے وہ قارئین ہمدردِ صحت سے کسی صورت سے پوشیدہ اور مخفی نہیں ہیں۔ اس کے خاص نمبر الاطفال، عورت، دق و سل، ضبطِ تولید اور اصلاحِ نسل اور روحانی علاج وغیرہ میں ایسا نایاب ذخیرہ معلومات جمع ہے جس پر کوزے میں دریا کو بند کر دینے کی مثال صادق آتی ہے۔

غریبوں اور ناداروں کی خدمت کے لیے آپ کے اہتمام میں سالہا سال سے ہمدرد دواخانہ قائم ہے جس کی شہرت کا آفتاب نصف النہار پر ہے اور جس کا نام یقیناً کشمیر سے راس کماری تک بچے بچے کی زبان پر ہے جس میں طبِ قدیم کے انمول جواہرات، اور اچھے اچھے مرکبات حکیم صاحب قبلہ کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں۔ مرکبات اپنے افعال و خواص میں حیرت انگیز ہونے کے ساتھ ساتھ قیمت میں بے حد ارزاں ہیں۔ جن کو غریب سے غریب لوگ بھی آسانی سے خرید سکتے ہیں۔ اور دوسرے معالجات کے بھاری مصارف سے یقیناً نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ میں "ہمدرد" دواخانے کی مخصوص دوائیں اپنے مریضوں کے لیے منگواتا رہتا ہوں۔ ان کے استعمال کرانے پر بحمد اللہ نہایت عمدہ اور حیران کن نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ میرے تجربے میں "ہمدرد" دواخانے کا خمیرہ مزلی جواہر والا، مستورین، ماہواری، سفوف عجیب، نمک جالینوس، نونہال، قلزم اپنے اندر اکسیری اثرات رکھتی ہیں۔

"خمیرہ مزلی جواہر والا" نے ایسے بیماروں کو شفا بخشی ہے جن کے کہنہ اور دائمی نزلے نے دق کی سی خوف ناک شکل اختیار کر رکھی تھی۔ اس کے حلق سے اترتے ہی اُن کے افسردہ دل اور دماغ کو فرحت اور تازگی نصیب ہو جاتی ہے اور متواتر استعمال و پرہیز سے کلی صحت اور شفا سے بہرہ مند ہو جاتے ہیں۔ "مستورین" اور "ماہواری" حیض کی خرابیوں اور عورتوں کی اکثر بیماریوں کے لیے نہایت اکسیر اور جید التاثیر ثابت ہوئی ہیں۔

میں اپنے معزز دوستوں اور اہلِ ملک سے خاص طور پر سفارش کرتا ہوں کہ وہ رسالہ ہمدردِ صحت اپنے نام جاری کرائیں۔ اور "ہمدرد" دواخانے کی دوائیں خریدیں، آزمائیں اور اُن کے کرشمے ملاحظہ کریں۔ سطورِ بالا میں جو حقائق میرے قلم سے نکلے ہیں، ان کی تصدیق اور تائید میں انشاء اللہ انھیں کچھ پس و پیش نہیں ہوگا۔ کیونکہ میں نے مغالطہ انگیز مبالغہ آمیزی سے بفضلہ تعالیٰ کام نہیں لیا۔ وما علینا الا البلاغ۔

ابو المظفر حکیم محمد فضل الٰہی اکمل صدیقی
مالک صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) سیالکوٹ (پنجاب)

نوائے درد

حکیم عبدالحمید رحمتہ اللہ علیہ کی یاد میں

از جناب مولانا حکیم سید علی احمد صاحب نیر واسطی، لاہور

خدا کی ساری بستی مبتلائے رنج و آفت تھی — یہ دنیا ایک زندانِ غم و درد و مصیبت تھی
حکومت تھی جہالت اور مرض کی اہلِ عالم پر — مصیبت کی گھٹائیں چھا رہی تھیں ابنِ آدم پر

یکایک رحمتِ حق کا سمندر جوش میں آیا — جہاں جو خوابِ غفلت میں پڑا تھا ہوش میں آیا
خدا کے نیک بندوں نے چھڑایا دکھ سے انساں کو — کیا معمورِ صحت سے جہانِ درد ساماں کو
دیا بقراط نے آکر جہاں کو مژدۂ صحت — کہ رکھ دی اُس کے ہاتھوں نے بنائے گلشنِ حکمت
پھر اس گلشن کی جالینوس نے جب آبیاری کی — تو جوئے نورِ صحت کی ہر اک گوشے میں جاری کی
عجب گلہائے حکمت تھے عجب تھا گلشنِ یوناں — کہ اب تک اُس کی خوش بو سے معطر ہے مشامِ جاں

ہوا یہ عہد رخصت اور مسلمانوں کا دَور آیا — تو رندآئے اور رندوں کے پیمانوں کا دَور آیا
سجی پھر گلشنِ بقراط میں محفل طبیبوں کی — بہت پُر کیف تھی لیکن صدا ان عندلیبوں کی
اسی گلزار میں مامون[1] نے سازِ دل نشیں چھیڑا — برائے گرمیٔ محفل سرودِ آتشیں چھیڑا
گھٹا کعبے سے اُٹھی اور برسی خاکِ ایراں پر — لُنڈھائے شیخ[2] نے حکمت کے خُم اس باغِ رقصاں پر
اسی گلشن میں کھولے رازِ مستی آکے رازی[3] نے — یہیں جادو کیا بو نصر[4] کی نغمہ طرازی نے
غرض وہ دَور تھا جوشِ بہارِ علم و حکمت کا — سناتے ہیں فسانہ نیل و دجلہ جس کی عظمت کا

---

[1] خلیفہ مامون الرشید عباسی۔
[2] شیخ الرئیس بو علی بن سینا۔
[3] ابوبکر محمد بن ذکریا رازی۔
[4] حکیم ابو نصر فارابی جو علم موسیقی کا بھی ایک جید عالم تھا۔

عزیزِ طب عرب اور مصر سے ہندوستان آیا　　ہوا یعقوب[1] کی اولاد پر اللہ کا سایہ
کیا سیراب خونِ دل سے اسمٰعیل[2] نے فن کو　　بنایا رشکِ صد فردوس علمِ طب[3] کے گلشن کو
حکیم عبدالعزیز[3] آئے، ہوئی کامل[4] چمن بندی　　زمانہ دیکھ کر حیراں ہوا اُن کی ہنرمندی

پھر اس محفل میں آخر میں حکیم عبدالحمید آئے　　تقی[5] کی آرزو آئے مسیحا[6] کی اُمید آئے
وہ نورِ دیدۂ یعقوب[7] و فخرِ خانداں آئے　　دل و جانِ رشید[8] آئے حکیم نکتہ داں آئے
وہ ابراہیم[9] کے گلزار کی رنگیں بہار آئے　　وہ زہراوی[10] و رازی کی مجسم یادگار آئے
وہ آئے تھے کہ جن کے دل میں شاگردوں کی اُلفت تھی　　وہ آئے تھے کہ جن کی ذات سرتاپا عنایت تھی

الٰہی! دامنِ رحمت کو مرہونِ عطا کردے　　کہ ان کی خاک پر سایہ لوائے حمد کا کردے
الٰہی! ان کی تربت خلد زارِ نور ہو جائے　　نسیمِ شہرِ خاموشاں شمیمِ حور ہو جائے
لحد کو اُن کی یا رب یاسمن زارِ جناں کردے
اور ان کے نام کو نقشِ حیاتِ جاوداں کردے

---

[1] شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے جدِ اعلیٰ (پردادا) حکیم محمد یعقوب علیہ الرحمۃ جو آپ کے خاندان کے سب سے پہلے اور مشہورِ زمانہ طبیب اور اودھ کے دربارِ شاہی اور قدسیہ محل کے معالج خصوصی تھے۔ [2] حکیم عبدالحمید صاحب کے جدِ محترم (دادا) حکیم محمد اسمٰعیل صاحب طاب ثراہ جن کے دستِ شفا کی اودھ میں خاص شہرت تھی۔ [3] حکیم صاحب مرحوم کے والد ماجد حکیم حاجی عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز۔

[4] اشارہ ہے تکمیل الطب کالج کی تاسیس کی جانب، جو حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم کے مبارک ہاتھوں سے ۱۹۰۲ء میں ہوئی۔

[5] حکیم صاحب مرحوم کے دادا کے بھائی حکیم محمد تقی علیہ الرحمۃ۔

[6] حکیم صاحب مرحوم کے دادا کے دوسرے بھائی حکیم محمد مسیح جعل اللہ الجنۃ مثواہٗ جو کلکتے میں واجد علی شاہ کے محل کے طبیب اور علاج و معالجے میں اپنے وقت کے مسیحا تھے۔

[7] یہاں پھر حکیم صاحب مرحوم کے متذکرۂ صدر دادا حکیم محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں۔

[8] حکیم صاحب مرحوم کے بڑے بھائی شفاء الملک حکیم عبدالرشید نور اللہ مرقدہٗ۔

[9] حکیم صاحب مرحوم کے دادا کے تیسرے بھائی خلد آشیاں حکیم محمد ابراہیم صاحب برد اللہ مضجعہٗ جو اپنے وقت کے امام الطب تھے اور برسوں ریاست بھوپال میں افسر الاطبا رہے۔

[10] ابوالقاسم الزہراوی جو عہدِ اسلامی میں بہت بڑا سرجن گزرا ہے۔ یہاں حکیم عبدالحمید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کمالِ فنِ جراحت کی جانب اشارہ ہے۔



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

مفرّح گرما یاقوت سُرخ ۵ ماشے، کہرباشمعی ۵ ماشے، مروارید ناسفتہ ۲ ماشے، سنگ یشب ۶ ماشے، مرجان ۹ ماشے، مغز تخم خربزہ ۱۰ تولے، مغز تخم خیارین ۱۰ تولے ابریشم مقرّض ۲ تولے، زرنب ۱۰ تولے، شقاقل مصری، ثعلب مصری، تودری زرد، بہمن سُرخ، بہمن سفید ہر ایک ایک تولہ، موصلی سفید سوا تولے، مغز بادام شیریں ۲۰ تولے، تخم لیموں، بوزیدان، کباب چینی، دارچینی ہر ایک ۶ ماشے، اندر جو شیریں، باد رنجبویہ، گُل سُرخ ہر ایک ۷ ماشے، بہوج پتر، برادۂ صندل سفید، طباشیر، دانۂ الائچی خورد ہر ایک ۴ ماشے، ورق نقرہ ۵ ماشے، سیب مربّی ۵ تولے، شربت انار شیریں ۵ تولے، رُبِ آملہ ۱۵ تولے، ورق طلا ۳ ماشے، زعفران خالص ۳ ماشے، شہد خالص صاف کیا ہوا ۳۰ تولے، مصری کہنہ ۳۰ تولے۔

ترکیب تیاری: جواہرات اور ورق و زعفران کو گلاب میں باریک کریں۔ سیب مربّی کو عرق کیوڑہ میں پیس لیں۔ اور باقی دوائیں باریک کرکے رکھیں۔ اس کے بعد مصری اور شہد کا قوام تیار کریں۔ جب قوام تیار ہو جائے تو دوائیں شامل کرکے معجون بنالیں۔

مقدارِ خوراک:- ۵ ماشے سے ۱۰ ماشے تک گائے یا بکری کے دودھ کے ساتھ یا کسی اور مناسب بدرقے کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:- دل اور دماغ کی کمزوری دور کرنے کے لیے اکسیر ہے۔ اختلاجِ قلب وغیرہ قلبی امراض اس کے استعمال سے دُور ہو جاتے ہیں۔ باہ کی وہ کمزوری جو دل اور دماغ کے ضعف کی وجہ سے ہو اس معجون کے کچھ دن کے کھانے سے دُور ہو جاتی ہے۔ رقتِ منی اور سُرعتِ انزال کو دور کرتی ہے۔ ان تمام فوائد کے پیشِ نظر اگر اسے "موسمِ گرما کا تحفہ" کہا جائے تو مناسب ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی اکبر صاحب آزاد، چاندپوری

معجون حمل تعب الجر ایک تولہ، برادۂ دندان فیل ایک تولہ، فوفل، کہرباشمعی، طباشیر، صندل سفید، بیخ انجبار، تخم خرفہ، دانہ الائچی سفید، گلنار، ابریشم مقرّض ہر ایک ۶ ماشے، مروارید ۵ ماشے، بُسد احمر دو ماشے، عنبر اشہب دو ماشے، گل سرخ ۷ ماشے، کشنیز خشک ۷ ماشے، گل گاؤزباں ۷ ماشے، زرنباد ۷ ماشے، کباب چینی ۷ ماشے، آملہ مربّی دو تولے، ہلیلہ مربّی دو تولے، گل قند سیوتی دو تولے، شربت سیب دو چند۔ ورق نقرہ ۲۰ عدد، ورق طلا ۱۰ عدد۔ بطریق معروف معجون بنائیں۔

طریقۂ استعمال:- استقرار کے فوراً بعد روزانہ ۶ ماشے دودھ، پانی یا چاء کے ساتھ شروع کریں اور آٹھویں مہینے تک کھلاتی رہیں۔ جس مہینے میں اسقاط کی عادت ہو دونوں وقت یہ معجون کھلائیں۔

فوائد:- اسقاطِ حمل کی سخت سے سخت عادت ہو تو بھی اس کے استعمال سے جاتی رہتی ہے اور بچہ توانا و تن درست پیدا ہوتا ہے۔

اکسیر اطفال خرگوش کا بھیجا خشک کیا ہوا پیس کر رکھیں۔ تیسرے دن تھوڑا سا سفوف مسوڑھوں پر مَل دیا کریں۔

فوائد:- بچوں کے لیے سب سے زیادہ خطرناک زمانہ ان کے دانت نکلنے کا وقت ہوتا ہے۔ یہ چیز دانتوں کے بلا تکلیف اور جلد نکالنے کے لیے بالخاصہ مفید ہے۔

جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی، سیال کوٹ

حبِ خرزلی جدوار خطائی، رُبِ السوس، خولنجان، نشاستہ، کتیرا، صمغ عربی، دارچینی ہر ایک ایک تولہ، مُرمکی ۱۰ ماشے، زعفران ۶ ماشے، افیون خالص ۳ ماشے، ورق نقرہ ۳ ماشے، مشک خالص ایک ماشہ۔ باریک پیس کر چنے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی حسبِ ضرورت کے مطابق دن میں

۲-۳ بار پانی یا عرق گاؤزباں کے ساتھ استعمال کرائیں۔ دماغی تقویت اور باہ میں اضافے کے لیے دو گولیاں دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد:- نزلہ وزکام اور نزلی کھانسی کے لیے یہ گولیاں مفید ہیں۔ تقویت دماغ اور باہ کے ضعف کو دور کرنے کے لیے ان کا استعمال نفع بخش ہے۔

حب بواسیر رسوت زرد، مغز تخم بکائن، مغز تخم نیب اگیرو، صندل چوب ہر ایک ایک تولہ۔ باریک پیس کر آب ترب ۲ تولے اور آب گندنا سبز ۲ تولے ملا کر کھرل کریں۔ اور کابلی چنے برابر گولیاں بنائیں۔ دو دو گولیاں صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:- بواسیر خونی اور بواسیر بادی کے لیے یہ گولیاں بہت مفید ہیں۔

جناب حکیم محمد نعمت اللہ خاں صاحب حاذق، اجمیر

حب خاص کرکس، بیخ بند، ثعلب مصری، شقاقل مصری، خولنجان، بہمن سفید، بہمن سرخ، جائفل، جوتری، مغز چرونجی، تخم انگن، الائچی خورد، عاقر قرحا، مغز نارجیل، مغز فندق، مغز پنبہ دانہ، دارچینی، زنجبیل، مذرج، تخم کونچ، اسگند ناگوری، تودری سرخ، تودری سفید۔ تمام دوائیں ہم وزن کوٹ چھان کر شہد خالص کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنالیں اور ان پر ورق نقرہ چڑھالیں۔ صبح اور شام ایک ایک گولی دودھ کے ساتھ کھائیں۔ **فوائد**:- یہ گولیاں جریان، سرعت انزال اور ضعف باہ کے لیے بے حد مفید ہیں۔

جناب حکیم فتح محمد خاں صاحب خان گڑھ

نسخہ لیپ رسوت، کوگل، مین پھل، ریوند چینی، ہرمل، صابون، ایلوا، ہر ایک ۶ ماشے باریک پیس میں اور ۱۰ تولے گائے کا پیشاب ملا کر لکڑی سے خوب ملادیں۔ مرہم سا تیار ہو جائے گا۔ تھوڑی سا مرہم کپڑے کے پھاہے پر لگا کر پھوڑے پر چپکادیں۔

فوائد اگر پھوڑا پھوٹنے والا ہو تو یہی پلٹس کا کام دے گی اور پھوڑے کو تھوڑے ہی عرصے میں پکا کر پھوڑ دے گی۔ یہ عجیب الاثر ہے۔ (از رگھانند دکان دار خان گڑھ)

مرہم زنگاری بروزہ تر ۱۰ تولے، موم ۲ تولے، زنگار ۳ ماشے۔ کسی برتن میں بیروزہ ڈال کر انگاروں پر رکھ دیں، جب پگھلنے لگے تو پہلے اس میں موم ملادیں اور پھر زنگار ملالیں، اور فوراً ہی آگ پر سے اتارلیں۔ ضرورت کے وقت کپڑے پر لگا کر زخموں پر لگائیں۔

فوائد:- یہ مرہم ہر قسم کے پھوڑوں کے لیے بے حد مفید ہے اور ہر گھر اور ہر مطب میں تیار رکھنے کے قابل ہے۔

(از رگھانند دکان دار خان گڑھ)

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب فاضل الطب و الجراحت، کھتولی

بواسیر

(۱) فلفل سیاہ سائیدہ ۳ رتی
گندک سائیدہ ۵ رتی

ایسی ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔

نوٹ :۔ تشریحی نقطۂ نظر سے بواسیر کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) بیرونی (۲) اندرونی۔ ان دونوں قسموں کو نہ صرف یہ کہ معالجاتی حیثیت سے اہمیت حاصل ہے بلکہ صحیح اصول پر دست کاری کرنے کے لیے ان کی واقفیت نہایت ضروری ہے۔ مذکورہ بالا تقسیم کی وضاحت اور تشخیص سہولت کے لیے مندرجۂ ذیل تشریحی مقامات کا علم بہت ضروری ہے۔

مقعد (اینس)

یہ قناۃ غذائیہ کا آخری حصہ ہے جو تقریباً نصف قیراط لمبا ہے۔ اس کے گرد بیرونی عضلۂ عاصرہ کا حلقہ ہوتا ہے۔ یہ حصہ مقعد کے کنارے سے اتصالِ مخاطی جلدی تک ہوتا ہے۔ اس حصے میں جو مسّے برآمد ہوتے ہیں اسی کو "بیرونی بواسیر" کہا جاتا ہے۔ اس میں اوردۂ باسوری اسفل مبتلائے مرض ہوتی ہیں۔ یہ مسّے مقعد کے کنارے پر یا اندرون مقعد ہوا کرتے ہیں۔ ان کا رنگ نیلگوں ہوتا ہے اور ان کی سطح پر جلدی پرت ہوتا ہے۔ ان کی تکلیف اندرونی بواسیر کے مقابلے میں کم ہوتی ہے البتہ اجابت کے وقت زور دینے سے پھول جایا کرتے ہیں۔

معاءِ مستقیم (ریکٹم)

یہ اتصال مخاطی جلدی سے شروع ہو کر تعریج سینی پر ختم ہوتی ہے۔ اس کا طول تقریباً ۵ یا ۶ قیراط ہے۔ معاءِ مستقیم درمیان میں کشادہ اور اوپر اور نیچے تنگ ہوتی ہے کشادہ حصے کے زیریں موقع پر اندرونی بواسیر کے مسّے ہوتے ہیں۔ ان میں اوردۂ باسوری اعلیٰ ماؤف ہوتی ہیں۔ ان کا رنگ نیلگوں یا سرخ ہوتا ہے۔ ان مسّوں پر غشائے مخاطی کا استر ہوتا ہے۔

اتصال مخاطی جلدی

(میوکو کیوٹینیس جنکشن)

یہ مقام ڈاکٹری اصطلاح میں پکٹی نیٹ لائن کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقام تشریحی تشخیصی اور معالجاتی حیثیت سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔

اس خط پر نیچے کی طرف سے جلد اور اوپر کی جانب سے غشاءِ مخاطی باہم ملتی ہیں۔ یہ خط بالائی جانب شرائین باسوری اعلیٰ اور زیریں جانب شرائین باسوری اسفل کی تقسیم کر دیتا ہے۔ یہ خط بالائی اور زیریں حصوں کے درمیان دورانِ خون کا حدِ فاصل ہے۔ چنانچہ بالائی حصے کا وریدی خون براہ جگر گزرتا ہے اور زیریں حصے کا خون براہِ راست دورانِ خون میں شامل ہوتا ہے۔ یہ خط مقعد اور معاءِ مستقیم کے درمیان عصبی تقسیم بھی کرتا ہے۔ مذکورہ خط سے نیچے وہ حسی اعصاب بکثرت پھیلے ہوئے ہیں جن کا تعلق اور سلسلہ نخاع کے اعصاب سے ہے۔ اسی وجہ سے یہ حصہ نہایت حساس ہے۔ بالائی رقبے میں اعصاب شرکیہ کی شاخیں پھیلی ہیں۔ اس مقام پر حس بہت کم ہے۔ یہ خط عروق لمفاویہ کو بھی بالائی اور زیریں حصوں پر منقسم کر دیتا ہے۔ نچلے حصے (مقعد) کی عروقِ لمفاویہ کنج ران کے غدود کی طرف جاتی ہیں اور اوپر والے حصے کی عروق لمفاویہ کمر کے غدود کی جانب پہنچتی ہیں۔

یہ خط بیرونی اور اندرونی عضلۂ عاصرہ کے بیچ میں واقع ہے۔ یہ خط نیچے جلد اور پوشش مخاطی کا امتیاز رنگ ظاہر کرتا ہے اس خط کے نیچے اوردۂ باسوری اسفل ہیں جن میں بیرونی بواسیر ظاہر ہوتی ہے اور اوپر کی طرف اوردۂ باسوری اعلیٰ ہیں۔ ان میں اندرونی بواسیر لاحق ہوا کرتی ہے۔ بواسیر کے مریضوں میں مسّوں کا معائنہ کرنے پر یہ واقعات آئینہ ہو جاتے ہیں بصیرت کے ساتھ بصارت کی قوت شامل ہو کر تشخیص مستحکم بنیادوں پر قائم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بیرونی بواسیر بغیر آئینے کی مدد کے معائنہ کی جا سکتی ہے اور اندرونی بواسیر کا مشاہدہ بسہولت منظار مستقیمی (رکٹیل اسپیکیولم) کے ذریعے سے کیا جا سکتا ہے۔

بواسیر میں ہضم کی اصلاح اور قبض کا اندفاع اصول علاج ہے اس مرض کے استیصال کے لیے احتقان (انجکشن)، عمل جراحی اور بجلی کا علاج کیا جاتا ہے۔ دواؤں کے ذریعے سے علامات اور عوارض میں تخفیف اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے جریان خون کے بعد بدن میں خون کی کمی سدرودوار اختلاج قلب اور ضعف و نقاہت میں مبتلا ہونا کسی کثیف اور فاسد مادے کے اخراج کی علامت نہیں ہے۔ بلکہ نہایت اہم اور قیمتی چیز کے بے دریغ ضائع ہونے کا کھلا ہوا ثبوت ہے اور غلط طریقہ کار اختیار کرنے کا نتیجہ ہے۔ قبض کی حالت میں جب قولون اور امعاء میں سدے اٹک جاتے ہیں تو اس کے نچلے حصے (معاءِ مستقیم) میں وریدی خون اکٹھا ہو جاتا ہے مسّے پھول جاتے ہیں۔ بھاری پن محسوس ہوتا ہے اور ان میں تناؤ ہو کر خون پھوٹ پڑتا ہے اجابت کے وقت زور لگانے پر تکلیف میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس حالت کی اصلاح کے لیے ملین یا مزلق دوائیں تجویز کریں تاکہ سخت فضلہ خارج ہو کر اجتماع خون کم ہو جائے اور عوارض میں تخفیف حاصل ہو۔ بواسیر کے مریضوں کے لیے مسہل کا ہتھیار قطعی طور پر محفوظ رکھیں۔ شدید ادویۂ مسہلہ بعض عانے کی وریدوں میں احتقان دموی پیدا کر دیتی ہیں اور حرکاتِ دودیہ تیز کر دیتی ہیں جس کے نتیجے میں اوردہ باسوری میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اور مریض سخت تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۲) کالا دانہ سائیدہ ۱ ماشہ
گندک سائیدہ ۱ "

سوتے وقت ایک خوراک دیں۔

(۳) فلفل سیاہ سائیدہ ۳ ماشے
زیرہ سائیدہ ۶ "
سونٹھ سائیدہ ایک اوقیہ (اونس)

خوراک ایک چمچہ چار۔ تین بار۔

(۴) ترپھلا ۱۶ ماشے
سونف ۳ "
سونٹھ ۳ "
برگ سنا ۱۰ "
نمک سیاہ ۱۰ "

سفوف بنالیں خوراک ۳ ماشے۔ سوتے وقت گرم دودھ کے ساتھ۔

(۵) گندک سائیدہ ۱ ماشہ
گل قند ۲ تولے

سوتے وقت کھلائیں۔

(۶) ریشہ خطمی ۳ ماشے
عرق بادیاں ۱۲ اوقیہ (اونس)

روغن بادام ۳ ماشے

ریشہ خطمی کا لعاب عرق بادیان میں تیار کرکے چھان لیں اور روغن بادام ملا کر پلائیں۔ بہترین مزلق امعا ہے۔ متوں کی التہابی اور خراش دار کیفیت کے لیے نہایت نافع ہے۔

(۷) لعاب اسپغول ۳ تولے
پیرافین لکوئڈ ۲ "

سوتے وقت پلائیں۔ آنتوں کی غشاء مخاطی کی خراش کو دور کرتا ہے اور ازلاق و تلیین پیدا کرکے سدوں کو آسانی کے ساتھ خارج کر دیتا ہے۔

(۸) (مقامی) افیون ۵ رتی
مازو ۳ ماشے
مرہم سادہ ایک اوقیہ

مقامی صورت میں استعمال کریں۔ تسکین درد کے لیے نہایت فائدہ مند ہے۔

(۹) ہلدی ۱ تولہ
برگ گانجہ ۱ اوقیہ
روغن السی بقدر ضرورت

سب کو ملا کر ضماد بنا لیں اور مقام ماؤف پر لگائیں۔ تسکین بخش اثر کرتا ہے اور عضلہ عاصرہ کی انقباضی کیفیت کو دور کرتا ہے۔

(۱۰) بیخ تنباکو ۳ تولے
بیخ بھنگ ۳ "
شورہ قلمی ۵ "
تخم ترب ۳ "

سب کو باریک کرکے چودہ پڑیاں بنائیں اور ایک پڑیا پانی میں جوش دے کر استنجا کریں۔ باہر نکلے ہوئے مستوں پر تحلیل و تسکین کا عمل کرتا ہے۔ اگر مسے اندر موجود ہیں تو پھر اس کا استعمال کرنا بے نتیجہ ہے۔

(۱۱) برگ بھنگ ۱ تولہ
نمک ۱ تولے

ٹکڑی بنا کر گھی سے چلنا کریں اور مسوں پر نیم گرم باندھیں۔

نوٹ:۔ گاہے مسے باہر نکل کر قائم ہو جاتے ہیں اور ان کا اندر داخل کرنا مشکل ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب مسے باہر خارج ہو جاتے ہیں تو عضلہ عاصرہ المقعد منقبض ہو جاتا ہے جس سے مستوں کا وریدی خون لوٹنے میں مزاحمت واقع ہوتی ہے اور ان میں سوجن اور درد اور ثقل محسوس ہوتا ہے خون بھی مترشح ہونے لگتا ہے۔ مذکورۂ بالا نسخے میں تخدیر، تسکین اور انجذاب کی رعایتیں موجود ہیں۔ جن کا اثر یہ ہوتا ہے کہ عضلہ عاصرہ المقعد کی تشنج کم ہو جاتی ہے اور اس کی گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور چکناہٹ کی وجہ سے مستوں کی واپسی آسان ہوتی ہے اور نمک التہابی اور تہیجی کیفیت کو رفع کرتا ہے۔

ناصور

چونکہ بواسیر کے ساتھ ناصور کو ایک خاص شہرت حاصل ہے اس لیے ضمناً اس کا بیان بھی مناسب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مرض کا تعلق براہ راست فن جراحت سے ہے۔ دواؤں کے ذریعے سے اس کا علاج اطمینان بخش نہیں ہے۔ اس قسم کی بیماریوں میں اگر مقام مرض کے معائنے کی طرف توجہ کر لی جائے تو تصور کی دنیا یک لخت مشاہدے میں آ جاتی ہے اور تشخیص وغیرہ کی پیچیدگیاں اور مشکلات خود بخود حل ہو جاتی ہیں۔ ناصور کی تین قسمیں ہیں:۔ (۱) ناصور مکمل (۲) ناصور غیر مکمل اندرونی (۳) ناصور غیر مکمل بیرونی۔

ناصور مکمل اس صورت میں ناصور آنت کو اندر اور باہر سطح جلد پر دونوں جانب کھلا ہوا ہوتا ہے یعنی آر پار ہوتا ہے۔ اکثر اندرونی طرف اس کے راستے مختلف سمتوں کی طرف پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مجان، صرین وغیرہ کی طرف۔

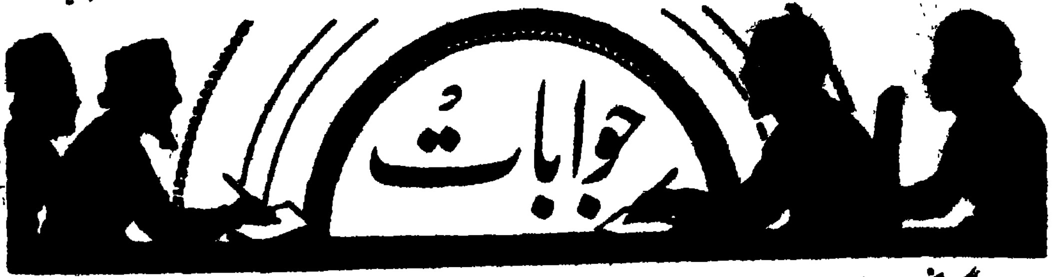
ناصور غیر مکمل اندرونی یہ ناصور صرف آنت میں کھلا رہتا ہے۔ جلد کی طرف اس کا سوراخ نہیں ہوتا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ درد ہوتا ہے جو اجابت کے وقت بڑھ جاتا ہے۔ فضلے کے ساتھ پیپ خارج ہوتی ہے جس سے درد میں سکون حاصل ہوتا ہے۔ ناصور کا سوراخ انگلی سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔ یا منظار مستقیمی سے دیکھا جا سکتا ہے۔

ناصور غیر مکمل بیرونی یہ ناصور صرف سطح جلد پر کھلا رہتا ہے۔ آنت کی طرف اس کا سوراخ نہیں ہوتا۔

آپریشن مریض کو حسب قاعدہ بے ہوش کرکے اگر ناصور مکمل ہے تو ایک مخراف مجسنہ (پروب ڈائریکٹر) بیرونی سوراخ سے داخل کرکے اندر تک پہنچا دیں۔ اس کے بعد اوزار کی نوک انگلی سے موڑ کر ہک کی طرح کرکے مبرز سے نکال لیں اور ایک تیز باریک نوک والی مشراط (شارپ پوائنٹڈ بسچری) کے ذریعے سے ڈائریکٹر کے ساتھ ساتھ ادھر سے ادھر تک آزادی کے ساتھ کاٹ دیں۔ اگر ثانوی راستے موجود ہوں تو ان کو بھی مکمل طریقے سے کھول دیں اور زخم کی مطہر ویزلین میں گاز چرب کرکے پاک و صاف ڈریسنگ کر دیں۔ آنتوں کی حرکات سے زخم کو محفوظ کرنے کے لیے جوہر افیون کا شافہ (مارفیا سپازیٹری) معا مستقیم میں رکھ دینا چاہیے۔

اگر ناصور جلد کی طرف کھلا ہوا نہیں ہے (ناصور غیر مکمل اندرونی) تو ایسا کریں کہ اندرونی سوراخ کی راہ سے ایک سلائی (پروب) داخل کرکے جلد کی زیرین سطح تک پہنچا دیں اور اس کے ابھرے ہوئے سرے پر جلد میں شگاف لگائیں۔ اس طرح غیر مکمل ناصور مکمل شکل اختیار کر لے گا۔ اس کے بعد بطریق مذکور عملیہ کی تکمیل کریں۔ اس عملیہ کے بعد ناکامی کے دو سبب ہوا کرتے ہیں جس کی وجہ سے مرض عود کرتا ہے:۔

(۱) کسی راستے کا حفرۂ ورکی متقبی میں نظر سے پوشیدہ رہ جانا (۲) غشاء مخاطی کے نیچے کسی راستے کی تلاش اور اس کے انکشاف میں ناکام رہنا۔ (باقی)



(۱۸۴) **گوہانجنی** (۱) آنکھ کا معاملہ ہے تو آپ ڈاکٹروں کی بات مان ہی لیجیے۔ یہ بھی کمبخت کبھی کبھی ٹھیک بات کہہ دیا کرتے ہیں۔ آپریشن میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور ایسی کچھ تکلیف بھی نہ ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اس گوہانجنی کا علاج آپریشن ہی سے کرلیجیے۔ دواؤں سے علاج کرانے کے خیال کو چھوڑیے۔ دواؤں کے ذریعے سے یہ مرض مدت میں جائے گا۔ اس کے علاوہ آنکھ کو نقصان پہنچنے کا بھی اندیشہ ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۸۵) **کولھے کا درد**۔ (۱) آپ مریضہ کا کسی بہت ہوشیار لیڈی ڈاکٹر سے امتحان کرائیے۔ کولھے کے جوڑ میں اکثر پیپ پڑجایا کرتی ہے اور بہت بڑا دنبل بن جاتا ہے۔ خدا ناکردہ اگر ایسا ہے تو بہت ہی غور اور توجہ کے ساتھ علاج کرانے کی ضرورت ہوگی۔ یہی چیز ہے جسے جوڑوں کی دق کہا جاتا ہے۔ عکس زیر کے ذریعے سے بہت آسانی سے مرض کی تشخیص ہوسکتی ہے۔ اگرچہ آپ نے ذکر نہیں فرمایا لیکن غالباً مریضہ کو حرارت بھی رہتی ہوگی۔ اس قسم کے دنبل یا پھوڑے میں درد بالکل نہیں ہوتا۔ اسی لیے اسے ٹھنڈا پھوڑا کہتے ہیں۔ اگر میرے یہ سب قیاسات غلط ہیں اور خدا کرے کہ غلط ہوں، تو پھر کچھ فکر نہ کیجیے۔ معمولی مالش کے تیلوں سے درد رفع ہوجائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اب پندرہ سولہ سال کے پرانے درد کا دور ہونا مشکل نظر آتا ہے تاہم آپ مدت تک روغن موم کی مالش کرائیے شاید افاقے کی صورت نظر آئے۔

(حکیم عبدالواحد)

(ج) روغن تخم ستیاناسی نیم گرم کی دو تین بار دن رات میں مالش کریں اور دو رتی روغن ستیاناسی صبح اور شام کو مکھن میں رکھ کر کھلائیں۔ مہینہ سوا مہینے کے استعمال سے درد تو یقینی جاتا رہے گا اور اگر جسم کا کوئی حصہ جگہ سے علیحدہ نہیں ہوگیا ہے تو لنگڑا کر چلنا بھی موقوف ہوجائے گا ورنہ کمی تو ضرور ہوجائے گی۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) مقام درد پر روغن ہفت برگ کی مالش کیا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۱۸۶) **سیلان الرحم**۔ (۱) مٹی کھانے کی عادت کا سبب تنگ دستی نہیں ہے۔ بلکہ خون میں کیلسیم کا کم ہونا ہے۔ حاملہ عورتوں کے خون میں چوں کہ بچے کی ضروریات پوری کرنے کی وجہ سے کیلسیم کی مقدار بہت کم ہوجاتی ہے اس لیے قدرت انھیں اس کمی کو پورا کرنے کی یہ ترکیب بتادیتی ہے کہ وہ مٹی کھایا کریں جس میں کیلسیم کا جز بہت افراط کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ آپ کی اہلیہ کو بھی یہی شکایت ہے۔ سفید رطوبت کا اخراج بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ آپ ان کے کولائڈل کیلسیم کے انجکشن لگوادیں۔ دوا کے طور پر مچھلی کا تیل بہت مفید ہوگا۔ اگر خالص تیل بدبو کی وجہ سے نہ پیا جاسکے تو "ایکسٹریکٹ آف مالٹ ود کاڈ لیور آئل" پلائیں۔ کھلی ہوا اور سورج کی روشنی سے بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔ غذا میں دودھ، سنترے، ورنہ ٹران کے لیے بہترین چیزیں ہیں۔ (سعید بریلوی)

(ب) آپ اپنی اہلیہ صاحبہ کو حب مروارید کی ایک عدد معجون سپاری پاک نو ماشے میں ملاکر صبح کو دودھ کے ساتھ کھلائیے۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش عود شیریں ۶-۶ ماشے دیا کیجیے۔ ان کے تین چار ہفتے کے استعمال سے سیلان کو آرام ہوجائے گا اور بھوک بھی لگے گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) آم کا پھول دو حصے، سنگ جراحت سائیدہ ایک حصہ، گیلک ایسڈ (جوہر مازو) نصف حصہ۔ سب کو خوب باریک کرلیں۔ ۳ ماشے صبح ۳ ماشے شام کو پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) کشتہ مرجان چار چار رتی صبح و شام دودھ میں ملاکر کھلائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۱۸۷) **سوکھا ہوا مونڈھا**۔ (۱) آپ کے بھائی کے اچھے ہونے کی بہت زیادہ امید نہیں پڑتی۔ اگر ممکن ہو تو انھیں بمبئی لے جائیے۔ وہاں ایک مخصوص اسپتال اسی قسم کے بیماروں کے علاج کے لیے ہے۔ ممکن ہے کہ باقاعدہ مالش اور بجلی کی لہروں سے مردہ عضو میں پھر جان پڑجائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ ہمدرد دواخانے سے روغن مفرح طلب کرکے مالش کیجیے اور معجون اذاراقی ۱ ماشہ جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملاکر کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت دیجیے۔ کم سے کم ایک مہینے تک ان دواؤں کا استعمال کیا جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) آپ جواب نمبر ۱۰۵ پر عمل کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۸۸) **گھٹنے کا درد**۔ (۱) آپ اگر گوشت کھاتے ہیں تو اس کا استعمال ترک کردیں۔ سبز ترکاریاں، پھل اور دودھ زیادہ استعمال کریں۔ جن پرندوں کا گوشت سفید ہوتا ہے وہ کھا سکتے ہیں۔ اسی طرح مچھلی بھی کھا سکتے ہیں۔ دوا کے طور پر اگر "اتوفین" کی گولیاں یا سفوف دستیاب ہوجائے تو بہترین دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) آپ کو سورنجان سے بدظن نہیں ہونا چاہیے۔ سورنجان اس قسم کے دردوں کے لیے ایک مسلمہ مفید دوا ہے، یہ سفوف اور روغن بناکر استعمال کیجیے۔ نسخہ سفوف: پوست ہلیلہ زرد، تربد سفید، سنا مکی ہر ایک ایک تولہ، سورنجان شیریں دو تولے۔ سب کو باریک پیس چھان کر سفوف بنائیں اور برابر وزن کی کھانڈ ملاکر رکھیں، ۶-۶ ماشے صبح و شام پانی کے ساتھ کھائیں۔

نسخہ روغن :۔ تلوں کا تیل پاؤ سیر، ارنڈی کا تیل آدھ پاؤ۔ دونوں کو ملا کر کڑاہی میں پکائیں جب خوب گرم ہو جائیں تو بھلاوے پانچ تولے کچل کر ڈالیں اور اپنی آنکھ، ناک کو اس کے دھوئیں سے بچائیں بلکہ اپنے جسم کے کسی بھی حصے پر دھواں نہ لگنے دیں۔ جب بھلاوے جل چکیں تو جنگلی کھوتر کی بیٹ، گچلہ ہر ایک ایک تولہ ڈال کر جلائیں۔ اس کے بعد آگ سے اتاریں اور اس میں مٹی کا تیل پانچ تولے ملا کر بوتل میں بند کر کے رکھیں۔ روزانہ ورم کی جگہ اس روغن کی مالش کر کے روئی گرد کر کے باندھیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) آپ بھی جواب نمبر ۱۸۰ پر عمل کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۸۹) **سرعت وغیرہ** :۔ (ا) آپ کچھ عرصے تک نیورو فاسفیٹس کا استعمال کیجیے۔ اگر اس کے استعمال سے پہلے ایک یا دو شیشیاں "ایگزیر بروموویلیریا" کی استعمال کر لیں تو بہت فائدہ ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ روزانہ صبح کو نہار منہ ہمدرد دواخانے کا سفوف عجیب ۶ ماشے ۱۰ دودھ کے ساتھ کھا لیجیے اور شربت اکسیر خاص ۱ تولہ کھانا کھانے کے بعد چاٹیے اور مقامی طور پر روغن لکوراور طلائے عظیم استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۹۰) **لکنت** :۔ (ا) لکنت کا علاج دواؤں سے نہیں ہوتا بلکہ زبان کی ورزش کے ذریعے سے ہوا کرتا ہے۔ اگر قریب میں کوئی ایسا ڈاکٹر ہو جو آپ کو ہدایت دے سکے تو اس سے رجوع کیجیے۔ ہدایات مختصر نہیں ہیں کہ یہاں لکھ دی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ بہت مدت سے مبتلا ہیں۔ اب پندرہ سال کی عمر میں اس کا ازالہ دشوار ہے۔ بعض بچوں کی جوان ہونے کے بعد یہ شکایت خود بخود دور ہو جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے۔ بہرحال آپ نوشادر ۶ ماشے اور عاقر قرحا ایک تولہ باریک پیس کر رکھ لیجیے اور روزانہ صبح کو بقدر ایک چٹکی زبان پر ملیے اور منہ کا لعاب بہنے دیجیے۔ کچھ عرصے تک یہ عمل کرنے سے ممکن ہے کہ لکنت میں کچھ افاقہ محسوس ہو۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۹۱) **نسخہ مچھر مار وغیرہ** :۔ (ا) ان تمام موذی جانوروں کا بہت ہی قابل اعتبار علاج "فلٹ" سے ہو سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دیمک، کھٹمل، مچھر وغیرہ کو ہلاک کرنے کے لیے یہ بہت کارآمد چیز ہے۔ معمولی دیسی صابون ۶ تولے لے کر ڈیڑھ پاؤ پانی میں ملا کر آگ پر پکائیں۔ اس کے بعد مٹی کا تیل پاؤ سیر نیم گرم کر کے تھوڑا تھوڑا ڈال کر صابون کے محلول پانی میں ملائیں اور بوتلوں میں بھر کر رکھ چھوڑیں۔ بوقت ضرورت دو تولے یہ دوا ایک سیر پانی میں ملا کر جس جگہ چھڑک دی جائے گی وہاں سے دیمک بھاگ جائے گی یا مر جائے گی۔ یہی حشر مچھروں اور کھٹملوں کا بھی ہوگا۔

(حکیم عبدالواحد)

(۱۹۲) **کمزوری دماغ** :۔ (ا) آپ کے لیے سب سے اچھا نسخہ یہ ہے کہ آپ جتنا کام اپنے دماغ سے لیتے ہیں اتنا ہی اپنے جسم اور ہاتھ پاؤں سے بھی لیا کیجیے۔ بہتر ہو کہ کسی قسم کا ورزشی کھیل مثلاً ہاکی یا فٹ بال شروع کر دیجیے اور کم سے کم دو گھنٹے روزانہ کھیلا کیجیے۔ اگر آپ نے اس کی پابندی کی تو چند روز کے بعد آپ کا دماغ آپ کی امیدوں سے زیادہ کام دینے لگے گا۔ دوا کے طور پر آپ "وٹا کا ڈ" استعمال کر سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مناسب تو یہ ہے کہ آپ ہمدرد دواخانے کا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۶ ماشے روزانہ صبح کو نہار منہ یا رات کو کھایا کیجیے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے آپ اس کو استعمال نہ کر سکیں تو یہ دوا روزانہ تیار کر کے پیجیے: برہمی بوٹی خشک چھ ماشے (سبز ہو تو ایک تولہ)، مغز بادام شیریں مقشر ۷ عدد، مرچ سیاہ ۹ عدد۔ تینوں کو پانی میں پیس کر چھانیں اور مصری بقدر ضرورت سے میٹھا کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) مغز بادام شیریں ۷ عدد، مغز چلغوزہ ۲۰ عدد، خشخاش ایک ماشہ، مغز تخم کدو شیریں ایک ماشہ، نارجیل ایک ماشہ، دانہ الائچی خورد ۴ رتی، طباشیر ۳ رتی، مویز منقیٰ ۶ دانے۔ سب کو باریک کر کے سوا تولے مکھن اور مناسب قند ملا کر صبح استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) آپ ہمدرد دواخانے سے خمیرہ گاؤزبان جواہر والا منگا کر استعمال کریں۔ انشاء اللہ دماغ کو بہت قوت حاصل ہوگی۔ دردِ سر اور زکام وغیرہ کی شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم ظہیر الحسن سہسوانی)

(۱۹۳) **شب کوری** :۔ (ا) دانت ٹوٹنے کی چوٹ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ کے صاحبزادے کی نظر کمزور ہو گئی ہے۔ مناسب یہ ہوگا کہ کسی ماہر امراضِ چشم سے مشورہ کریں اور چشمہ لگائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۱۶۹ مندرجہ ہمدردِ صحت ماہ مارچ ۱۹۴۱ء ملاحظہ فرمائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) نمبر ۱۹۲ کا نسخہ استعمال کریں اور آنکھوں کے لیے تب سبز کا استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۹۴) **فیل پا** :۔ (ا) فیل پا ایک بہت ہی نامراد مرض ہے۔ دور سے بیٹھے بیٹھے آپ کا علاج کرنا بے سود ہوگا۔ بہتر ہو کہ مقامی طور پر علاج کرائیے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگر قبض کی شکایت رہتی ہو تو اس کو دور کیجیے۔ ہضم خراب ہو تو اس کی اصلاح کیجیے۔ تمام بادی اور دیر ہضم چیزیں بالکل نہ کھائیے۔ اور معجون چوب چینی بہ نسخہ کلاں ۶ ماشے روزانہ صبح کو کھایا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) مہوہ، گل چکان، آدھ سیر کو پانی میں پیس کر اس میں ایک تولہ گیرو سائیدہ ملائیں اور پکا کر فیل پا کی جگہ لیپ کریں۔ اوپر سے برگ ارنڈ رکھ کر پٹی لپیٹ دیں۔ یہ عمل رات کو کرنا چاہیے۔ صبح پٹی کھول دینی چاہیے۔ اسی طرح روزانہ کم سے کم پندرہ دن استعمال کیجیے۔ اگر پندرہ روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ معلوم ہو تو مرض بالکل دور ہو جانے تک استعمال کیجیے اور اگر پندرہ روز میں فائدہ نہ معلوم ہو تو استعمال ترک کر دیجیے۔ لیکن اس سے اکثر لوگوں کو قطعی فائدہ ہو گیا ہے۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۹۵) **ہاضمے کی خرابی**:- (ا) آپ ایک یا دو شیشیاں "انگزیریو پیپٹین" کی استعمال کر کے دیکھیے۔ اس کے علاوہ کسی قسم کی ورزش کی بھی عادت ڈال لیجیے۔ یہ اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ جس وقت تک آپ جسم میں غذا کی ضرورت نہ پیدا کر دیں اس وقت تک جو کچھ بھی کھائیے گا وہ ضرورت سے زیادہ ہی رہے گا اور ٹھیک طرح ہضم نہیں ہو سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگر آپ کھانے پینے میں احتیاط سے کام لیں تو آپ کی قوتِ ہاضمہ درست ہو سکتی ہے۔ جب تک بھوک اچھی طرح نہ لگے بالکل کھانا نہ کھائیے اور جب تھوڑی سی بھوک باقی رہے کھانا چھوڑ کر الگ ہو جائیے۔ بس اسی کو اپنا معمول بنا لیجیے اس کے ماسوا صبح و شام دو تین میل پیدل ہوا خوری کیجیے۔ دواؤں میں سے روزانہ صبح کو قرص خبث الحدید ایک عدد جوارش عود شیریں ۶ ماشے میں ملا کر کھائیے اور کھانا کھانے کے بعد جوارش بسباسہ ۹-۹ ماشہ دونوں وقت کھا لیا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۹۶) **قبض وغیرہ**:- (ا) سب سے پہلے مریض کو اس بات پر مجبور کیجیے کہ وہ روزانہ باقاعدہ کھلی ہوا میں ورزش کیا کریں۔ ٹہلنے کی ورزش بہت مناسب ہوگی۔ اگر روزانہ گھڑی دیکھ کر دو گھنٹے تیز قدم سے ٹہل لیا کریں تو کافی ہے۔ ہضم کی اصلاح کے لیے "انگزیریو پیپٹین" استعمال کیا کریں۔ اسی کے ساتھ تقویتِ اعصاب کے لیے "نیورو فاسفیٹس" کی چند شیشیاں پی ڈالیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس قسم کے مریضوں کو اپنی عام صحت درست کرنے کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیے۔ ضعفِ باہ وغیرہ کی دواؤں کے استعمال سے وہ اپنی صحت کو بحال نہیں کر سکتے۔ اگر عام صحت بحال ہو جائے تو امراضِ مخصوصہ کا علاج بھی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ بہر حال ان کو رفع قبض کے لیے رات کو طبیب مربیٰ ایک عدد کھانے کی ہدایت کیجیے۔ اور صبح کو قرص خبث الحدید ایک عدد جوارش جالینوس ۹ ماشے میں ملا کر کھانے کو دیجیے۔ اور کھانے کے بعد دونوں وقت شربت اکسیر خاص ایک ایک تولہ چٹائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) میرا مشورہ ہے کہ آپ مقامی طور پر کسی اچھے معالج سے علاج کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(د) یہ سب شکایتیں کثرتِ جماع کی وجہ سے ہیں۔ چنے برابر مومیائی اصلی تھی تین ماشے میں ملا کر صبح و شام کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۱۹۷) **گلے کے غدود کا ورم**:- (ا) کسی ڈاکٹر کے مشورے سے بچے کو "سلفانل امائڈ" کی گولیاں استعمال کرائیے۔ حلق میں لگانے کے لیے "مینڈلس پینٹ" بہت اچھی چیز ہے۔ طاقت اور تن درستی میں اضافے کی غرض سے مچھلی کا تیل اور "گریانٹس سیرپ" دیجیے۔ بچے کو زیادہ سے زیادہ کھلی ہوا اور دھوپ میں رکھیے۔ عمدہ اور طاقت بخش غذائیں کھلائیے۔ دودھ، مکھن، انڈے تازہ پھل، گوشت بہترین چیزیں ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنے بچے کو ہمدرد دواخانے کی "سعالین" استعمال کرائیے۔ اس کے ماسوا اگر ممکن ہو تو بچے کو مندرجہ ذیل ادویہ کے غرارے کئی ہفتے تک کرائیے اگر قبض رہتا ہو تو اس کو دور کیجیے۔ مکو خشک، مسور مقشر ہر ایک ایک تولہ، پوست خشخاش ۶ ماشے۔ تینوں کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں اور چھان کر نیم گرم سے غرارے کرائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) گلیسرین دو تولے اور ٹنکچر آئیل ۳ ماشے ملا کر روئی کی پھریری سے دن میں تین چار مرتبہ لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۱۹۸) **نسخۂ شربت**:- (ا) گرائپ واٹر کے اگر اجزا آپ کو معلوم ہیں تو کوشش کیجیے کہ شکر کا شربت بالکل صاف و شفاف بنے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) یہ شربت بچوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ اگر عمدگی سے بنایا جائے تو گدلا بھی نہیں رہتا۔ ایک تولہ چونے کو آدھ سیر صاف پانی میں بھگو کر دو روز تک رکھ چھوڑیں۔ اس درمیان میں اس کو کئی بار ہلائیں، پھر صاف پانی نتھار کر ایک پاؤ لیں اور اس میں سوڈا بائی کارب ایک تولہ اور قند سفید آدھ سیر ملا کر شربت کا قوام بنائیں۔ آخر میں روغن بادیان، روغن سویا ۲-۲ ماشے ملا کر رکھیں۔ نہایت عمدہ صاف و شفاف شربت بن جائے گا۔ مقدار خوراک تین تین ماشے دن میں تین بار۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۹۹) **ہائی پوڈرمک سرنج**:- (ا) لاہور اور سیالکوٹ میں ایسی کمپنیاں ہیں جو جراحی کے آلات بناتی ہیں لیکن میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر خود ہی آپ کا ان شہروں میں جانا ہو تو اپنے ہمراہ پچکاریاں لیتے جائیے اور مرمت کراتے لائیے۔ اس طرح بیج دینے کے متعلق مجھے بہت کا تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بجائے اس کے کہ آپ ہائی پوڈرمک سرنج کے مرمت کرانے کی زحمت کریں، بہتر یہ ہے کہ آپ نئی ہائی پوڈرمک سرنج خرید لیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۰۰) **جریان سوزاکی**:- (ا) عزیز موصوف کو "یوبیرون" یا "نیلیٹرین" کی گولیاں استعمال کرائیے۔ "آرتھی گون" کے انجیکشن بھی اسی قدر مفید ہیں۔ اگر پیشاب کی نالی تنگ ہو گئی ہے تو سلائی ڈلوائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اپنے عزیز کو سفوف عجیب ۶ ماشے روزانہ صبح کو کھلائیے۔ اور رات کو قرص فولاد اور قرص زمرد ایک ایک عدد جوارش زرعونی عنبری ۶ ماشے میں ملا کر دیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) کشتۂ مثلث نصف رتی صبح دو تولے مکھن میں رکھ کر کھلائیے۔ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۲۰۱) **درد**:- (ا) آپ نے یہ فرما کر کہ "گردن سے دس انچ کے فاصلے پر .... درد ہوتا ہے" یہ سمجھ لیا کہ حکیم، ڈاکٹر خود ہی یہ بھی سمجھ جائے گا کہ گردن سے اوپر یا گردن سے نیچے، یا گردن کے سامنے کی طرف، یا پیچھے کی طرف درد ہوا کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی دوسرے صاحب سمجھ گئے ہوں کہ درد کس مقام پر ہوتا ہے لیکن میں تو کسی طرح آپ کے الفاظ سے یہ متعین نہ کر سکا کہ جسم کے کس حصے میں درد ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اس درد کی جگہ پر افیون، اجوائن خراسانی ہر ایک تین ماشے، گوند ببول ایک ماشہ پانی میں پیس کر لگایا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۰۲) **سفوفِ ناصور**:۔ (ا) کسی عطائی معالج سے دریافت فرمائیں، بلکہ بہتر ہو کہ ایسا عجیب و غریب نسخہ ان سے جس قیمت پر بھی ملے خرید لیں۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسی کسی دوا کا ہمیں علم نہیں ہے۔ (حکیم عبد الواحد)

(ج) مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۲۰۳) **کثرت احتلام وغیرہ**:۔ کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے نوجوانوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ایک خفیف سے حظ یا لذت کی خاطر جسم کی مشین کو توڑ پھوڑ ڈالا جائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ کیوں کہ ملک میں ہزار ہا حکیم اور ڈاکٹر اور وید اور عطائی موجود ہیں اور بے کار پڑے پڑے روٹیاں توڑا کرتے ہیں وہ کسی نہ کسی طرح ٹوٹی پھوٹی مشین کو پھر درست کر دیں گے۔ آپ اپنی عمر سترہ سال بتاتے ہیں اور چار سال سے یعنی صرف تیرہ سال کی عمر سے یہ شغل حاصل ہے کہ مردانہ اور زنانہ دونوں قسم کے وظائف تن تنہا اپنی ذات سے انجام دے رہے ہیں۔ اور اب جب کہ اس زیادتی اور زبردستی کی وجہ سے مشین کا ناس ہو گیا تو ملک کے بے کار لوگوں یعنی ڈاکٹروں اور حکیموں کے سامنے مشین ڈال دی گئی ہے کہ بیٹھ کر اس کی مرمت کریں۔ بہرحال آپ پہلے تو ایک شیشی "ایلگزیر برومو ویلیرین" کی پییں تاکہ کثرت احتلام رفع ہو۔ اس کے بعد ایسی دوائیں استعمال کریں جو اعصاب کو قوت دے کر پھر آپ کی زائل شدہ قوت کو واپس لائیں۔ "نیوروفاسفیٹس" اس مطلب کے لیے بہت اچھی چیز ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ "سفوف عجیب" ۶ ماشے روزانہ صبح کو پانی کے ساتھ کھائیے، اور جوارش جالینوس ۷ ماشے کھانے کے بعد استعمال کیجیے۔ مقامی طور پر دوائے مکوا اور "طلائے اعظم" لگائیے، اور کھانے پینے میں حفظِ صحت کے عام اصول و قواعد کی پابندی کیجیے۔ اُمید ہے کہ آپ کی تمام شکایتیں دُور ہو جائیں گی۔

(حکیم عبد الواحد)

(۲۰۴) **چہرے اور گردن پر بال**:۔ (ا) آپ کے جسم میں غدہ درقیہ (تھائی رائڈ گلینڈ) بہت زیادہ کام کر رہا ہے۔ بہتر یہ ہو کہ کسی ہوشیار معالج سے مقامی طور پر مشورہ کریں۔ آج کل ایسی دواؤں کے اکثر اشتہارات شائع ہو رہے ہیں جو اگر لگائی جائیں تو بالوں کی پیدائش کو روک دیتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بال پیدا کرنے والی گلٹیوں کو جب تک ضائع نہ کیا جائے بالوں کی پیدائش نہیں رک سکتی، لیکن یہ ممکن ہے کہ ان مشتہرہ دواؤں میں سے کوئی ایسی ہو جو بالوں کی گلٹیوں کو ضائع کر دیتی ہو۔ آپ استعمال کر کے تجربہ کر سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسی کوئی دوا ہمارے تجربے میں نہیں آئی، البتہ ایک دوا بتائے دیتے ہیں، اس کو بنا کر استعمال کیجیے۔ ممکن ہے کہ آپ اس کو استعمال کر کے اس صورتِ حال سے نجات حاصل کر سکیں۔ کالچی سائی (ایک ڈاکٹری دوا ہے جو انگریزی دواخانوں سے دست یاب ہو سکتی ہے) ۶ ماشے لے کر ٹنکچر فائن اسپرٹ پانچ تولے میں حل کر لیجیے اور شیشی میں ڈاٹ لگا کر رکھ چھوڑیے۔ بالوں کو اُسترے سے منڈوا کر یہ دوا پھریری سے ہلکی ہلکی لگائیے۔

(حکیم عبد الواحد)

(۲۰۵) **کجیٔ عضوِ خاص**:۔ (ا) عضوِ مخصوص کی کجی کسی درجے میں بھی وظائف زوجیت میں خلل انداز نہیں ہو سکتی اور نہ اس کی وجہ سے آپ اولاد سے محروم ہو سکتے ہیں۔ اطمینان رکھیے۔ البتہ اگر آپ کی "دست درازیوں" نے آپ کی قوت کو کم یا رطوبت مخصوصہ کے ترکیبی اجزا کو غلط کر دیا ہے تو بات دوسری ہے۔ بہرحال عضو کی ظاہری کجی آپ کو کسی طرح کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگر انتشار صحیح طور پر ہوتا ہے تو اطمینان رکھیے آپ کی یہ کجی نہ فرائضِ زوجیت کے ادا کرنے میں حارج ہو سکتی ہے اور نہ اولاد سے محروم رکھ سکتی ہے۔ البتہ اگر آپ کو موقع ملے تو اس کے ازالے کی تدبیر ضرور کیجیے۔ اس کے لیے ہمدرد دواخانے کی دوائے مکوا اور طلائے اعظم کا استعمال مناسب ہے۔

(حکیم عبد الواحد)

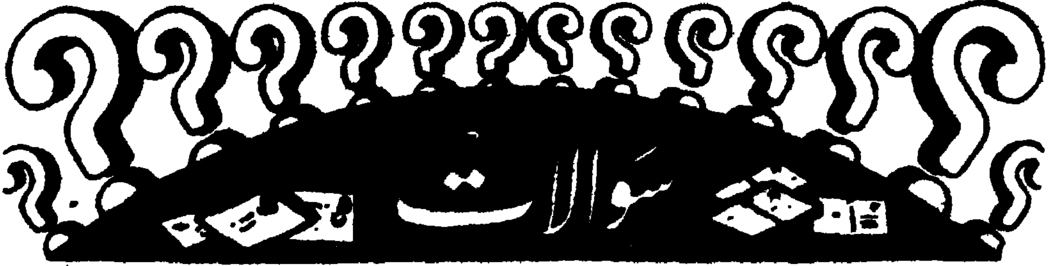
(۲۰۶) **شدید قبض**:۔ (ا) قبض کا ہونا تو سمجھ میں آ گیا لیکن "فائی لیریا" کا دورہ کسی طرح سمجھ میں نہ آیا۔ کیا فائی لیریا کو آپ ملیریا کی طرح کا کوئی بخار خیال فرماتے ہیں؟ فائی لیریا تو ایک بہت ہی باریک کیڑا ہوتا ہے جو انسانی جسم میں گھس جاتا ہے اور پرورش پا کر جب وہ خوب بڑا ہو جاتا ہے تو کسی نہ کسی مقام کی جلد میں پھوڑا پیدا کر کے نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے غالباً اردو میں "نہروا" کہتے ہیں اور وہ راجپوتانے کے علاقے میں بکثرت ہوتا ہے۔ اب یہ سمجھ میں نہ آیا کہ اس کا دورہ آپ کو کس طرح پڑا کرتا ہے۔ قبض کے لیے آپ چند روز تک مسلسل "پیرز ولاگر" کا استعمال کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے قبض کشا اور دست آور دواؤں کے متواتر استعمال سے اپنی آنتوں کو ناکارہ بنا دیا ہے۔ بہرحال آپ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت معجون اذاراقی دو ماشے جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملا کر کھائیے۔ غذا میں زیادہ تر موٹے آٹے کی روٹی اور ساگ پات، سبز ترکاریاں استعمال کیجیے۔ اس پر عمل کرنے سے قبض بھی دور ہو سکتا ہے اور نزلہ و زکام کی شکایت بھی جا سکتی ہے۔ (حکیم عبد الواحد)

(۲۰۷) **دوائے ممسک اور طلاء ملذذ**:۔ (ا) اپنے اندر صحیح طاقت پیدا کیجیے اور یہ چیز صحیح طریقے پر زندگی بسر کرنے ہی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ افیون کھا کھا کر امساک پیدا کرنا ممکن ہے کہ اس وقت اچھا معلوم ہو لیکن یقینی طور پر تن درستی کو حد سے زیادہ نقصان پہنچایا کرتا ہے۔ اس قسم کی دوائیں استعمال کرنا باعثِ مضرت ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دوائے ممسک اور دوائے ملذذ کے مجرب نسخوں سے اگر آپ کی یہ مراد ہے کہ ہر قسم کے مزاج کے لوگوں پر اثر کرنے والے ہوں تو ایسا نسخہ کوئی نہیں ہے۔ البتہ ذیل میں اس مطلب کے لیے دو مفید نسخے لکھتے ہیں۔

دوائے ممسک:۔ جائفل، مصطگی، افیون، اسگند، جاوتری، تخم بھنگ، عاقرقرحا، زعفران ہر ایک تین ماشے کو باریک پیس کر (بقیہ صفحہ ۴۴ پر)



ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی دو آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔

منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۲۱۰) ایک چودہ سالہ لڑکی کو شروع میں ایام ماہواری کے موقع پر شدید قسم کا آشوب چشم لاحق ہوا۔ اس کے بعد ہر مہینے، جب حیض ہوتا ہے درد چشم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اور برابر ایام حیض میں رہتی ہے اور کسی قسم کے علاج سے نفع نہیں ہوتا۔ ایام کے ختم پر خود بخود آرام ہو جاتا ہے۔ لڑکی دُبلی پتلی ہے۔ اور صفراوی مزاج کی معلوم ہوتی ہے۔ (ایک خریدار)

(۲۱۱) دو اور چھ سال کے دو بچوں کو ۵۔۴ مہینے بعد خاص قسم کا دَورہ پڑتا ہے۔ صورت یہ ہوتی ہے کہ پہلے ایک چیخ مارتے ہیں۔ اس کے بعد آنکھیں اوپر کو چڑھ جاتی ہیں مٹھیاں بند ہو جاتی ہیں۔ چہرہ کالا پڑ جاتا ہے۔ زبان ٹیڑھی اور سفید ہو کر باہر نکل آتی ہے۔ سانس رُک جاتا ہے۔ منہ سے جھاگ نہیں آتے یہ صورت ۱۵۔۱۰ منٹ تک قائم رہتی ہے۔ اور پانی کا چھینٹا دینے سے دُور ہو جاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۱۱۰۹۲)

(۲۱۲) میری اہلیہ کو کمزوری کی وجہ سے اس کی دائمی ضرورت ہے کہ حمل قرار نہ پائے۔ لہٰذا اطبائے کرام مانع حمل تدابیر بتا کر ممنون فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۲۱۶)

(۲۱۳) میرے ایک چالیس سالہ بزرگ کی گردن میں دو مہینے سے درد رہنے لگا ہے جو صرف گردن کی حرکت کے وقت ہوتا ہے۔ کافی علاج کے باوجود مرض بدستور ہے۔ (خریدار نمبر ۹۵۹۹)

(۲۱۴) ایک سال سے میرے شادی شدہ لڑکے کو اکثر شام کے وقت ۶۔۵ بجے آنکھوں کے سامنے روشنی سی آکر غشی کا دَورہ پڑ جاتا ہے۔ صبح جب ہوش آتا ہے تو جسم میں تکان محسوس ہوتی ہے۔ معدہ بالکل خراب ہے۔ (خریدار نمبر ۵۵۱۲)

(۲۱۵) ۲۷۔۲۶ سالہ ایک مریض ۱۲ سال سے مرگی میں مبتلا ہے۔ دَورے سے پہلے کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ ایک دم منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے، اور آواز نکلتی ہے۔ تمام جسم اکڑ جاتا ہے۔ اعضا ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ تمام بدن کانپتا ہے۔ کپکپی بند ہونے پر منہ سے تھوک جاری ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اُلٹ جاتی ہیں بعد میں خرّاٹے بھی لینے لگتا ہے۔ چند منٹ کے بعد ہوش آجاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۱۱۰۴۵)

(۲۱۶) ۲۹۔۲۸ سالہ تن درست مریضہ ۱۲ سال ہوئے تپ محرقہ میں مبتلا ہوئی۔ اس کے بعد سے ہفتے عشرے میں سر چکرا کر قے شروع ہو جاتی ہے۔ قے میں لیس دار رطوبت خارج ہوتی ہے، ۱۲ گھنٹے بعد افاقہ ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۷۸۸)

(۲۱۷) شیر خواری کے زمانے سے میرا سات سالہ بچہ زکام اور گلے آنے کی شکایتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ پہلے چھینکیں آتی ہیں۔ زکام ہو جاتا ہے اور پھر گلے آجاتے ہیں۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۹۶۶)

(۲۱۸) ۳۰ سالہ مریضہ کو پہلے دو مہینے تک برابر دست آتے رہے۔ اس کے بعد پیچش ہوگئی۔ پیچش کی حالت میں زبان پر ایک دانہ بھی نکل آیا۔ بہر حال علاج سے پیچش کی شکایت تو جاتی رہی۔ اب بھنے میں پیٹ میں نفخ ہو کر دست ہو جاتے ہیں۔ دستوں کے بعد قبض ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۹۸)

(۲۱۹) مجھے اپنے لیے ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے جو جگر کی پتھری، جگر کی سوجن، پت کی نالی کی رُکاوٹ، پت کے گاڑھے پن اور جسم کے پیلے پن کے لیے اکسیر ہو، قبض کو رفع کرے۔ ازراہِ کرم توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۴۶۵۲)

(۲۲۰) میرے ایک عزیز کے پَیر میں سفید داغ ہو گیا ہے اور بدن پر بھی جگہ جگہ داغ نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ لہٰذا التماس ہے کہ اس مرض کا خارجی علاج بتایا جائے۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۸)

(۲۲۱) ۹-۱۰ سال ہوئے آتشک ہوگئی تھی۔ اس کے نتیجے میں کہنی سے اوپر نیز رانوں اور گھٹنوں کے اوپر گلٹیاں موجود ہیں۔ ۴ سال سے سوزاک میں مبتلا ہوں۔ بہت سے علاج کیے مگر ٹھیک نہیں ہوتا۔ حکیم، وید اور خصوصاً ڈاکٹر سعید احمد صاحب توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۷۲۲)

(۲۲۲) بچپن میں ایک ۱۰ سالہ مریض کو نمونیا ہوا تھا۔ اسی وقت سے بخار اور کھانسی کی شکایت چلی آتی ہے۔ رات کو سانس پھولتا ہے۔ ذرا سی تکان سے بخار ہو جاتا ہے۔ بوجھ اٹھانے یا جھکنے سے کھانسی ضرور اٹھتی ہے اور پھٹا پھٹا زرد رنگ کا بلغم نکلتا ہے۔ صبح کے وقت کھانسی زیادہ ہوتی ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۹)

(۲۲۳) تمام جسم کا ٹھنڈا رہنا لیکن ہتھیلیوں اور تلووں کا گرم رہنا کن کن امراض کی علامت ہے۔ بوڑھوں کو اکثر یہ شکایت کیوں ہو جاتی ہے؟ (خریدار نمبر ۱۰۷۳۳)

(۲۲۴) عمر ۲۳ سال ہے۔ آغاز جوانی سے ریاح کثرت سے پیدا ہوتی ہیں، لیکن خارج نہیں ہوتیں۔ دل اور دماغ اس کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ قبض رہتا ہے۔ ۶ سال سے ۵ کوس سیر کا عادی رہنے کے باوجود مرض میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ دواؤں کی عادت ہے، مگر گرم دوائیں سلسل البول میں مبتلا کر دیتی ہیں۔
(خریدار نمبر ۴۲۷۹)

(۲۲۵) ۲۳ سالہ مریضہ کی دونوں ہتھیلیاں جاڑوں میں بھی پسینے سے تر رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی شکایت نہیں ہے۔ البتہ پیٹ میں کبھی خفیف سا درد ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۸۹۹)

(۲۲۶) سپاری کے فائدے اور نقصانات کیا ہیں، دل و دماغ پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۵۳۰)

(۲۲۷) میری عمر اسی سال ہے۔ ۳۰ سال سے جنونوں نے پریشان کر رکھا ہے۔ کبھی غائب ہو جاتے ہیں، کبھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور ۳۰ سال سے ہی دائمی نزلہ میں مبتلا ہوں، جاڑوں میں تکبیر پھونتی ہے۔ چھ سال سے "سلسل البول کیلوسی" کی شدت ہے۔ کوئی دوا مؤثر نہیں ہوتی۔ تین مہینے ہوئے ایک دن صبح کو بائیں آنکھ دھندلی اور دائیں کمزور ہو گئی۔ دو مہینے ہوئے جنونوں نے پھر پریشان کر رکھا ہے۔ اندرون مقعد کاٹتے ہیں، بے اختیار جڑوں میں کھجلی ہوتی ہے۔ ان حالات کو سن کر حذاق کرام تو یہی فتوے دیں گے کہ بہت جی لیے، اب شہر خموشاں بسائیے۔ بہت اچھا، منظور ہے! مگر ظالم چھوڑنے مرنے کی فرصت بھی تو نہیں دیتے۔ لہذا ان کو پہلے مٹانے کی ضرورت ہے۔ خدا کے لیے ان خون آشام گزندوں سے نجات دلائیں۔ (خریدار نمبر ۹۵۵۱)

(۲۲۸) ۲۲ سالہ دوست پندرہ سال سے عادات بد کا شکار رہنے کی وجہ سے جریان، احتلام، کجی، لاغری اور کوتاہی نیز سرعت انزال میں مبتلا ہیں۔ (۱۰۳۹۶)

(۲۲۹) ایک مقوی باہ نسخے کی ضرورت ہے جو عضو تناسل کو فربہ اور دراز بھی کرتا ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۱۸)

(۲۳۰) میرے ایک شادی شدہ عزیز ۳ سال جلق کی عادت رہنے کی وجہ سے سرعت انزال کی شکایت کرتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۱۴۰)

(۲۳۱) ایک ۲۶ سالہ شخص کو غلط کاریوں اور کثرت جماع کی وجہ سے امساک بالکل نہیں ہوتا۔ (ایک خریدار)

(۲۳۲) جلق اور اغلام کی وجہ سے یہ شکایتیں ہیں: ۱- جوڑ جوڑ میں درد، عضو میں لاغری وغیرہ، کثرت احتلام، جریان۔ عام کمزوری۔ (ایک خریدار)

(۲۳۳) ضعف اور ضعف اعضائے رئیسہ کی شکایت ہے۔ دودھ سے زکام ہو جاتا ہے۔ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ دودھ پی سکوں۔ (خریدار نمبر ۷۷۱۶)

(۲۳۴) ۱۰ سالہ مریض کثرت احتلام اور سرعت انزال میں دو سال سے مبتلا ہے۔ منہ سے بدبو بھی آتی ہے۔ جسم لاغر ہے۔ (ایک سائل)

بقیہ صفحہ ۴۲ یہ ہے شہد بقدر ضرورت ملا کر چنے برابر گولیاں بنائیں، وقت خاص سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اس کے بعد کوئی چیز نہ کھائیں پئیں۔ البتہ فارغ ہونے کے بعد کھا سکتے ہیں۔

طلائے ملذذ:- روغن دارچینی، روغن لونگ ہر ایک چار ماشے، عطر حنا، عطر اگر، عطر گلاب ہر ایک دو ماشے، ان سب کو ویزلین ایک تولہ میں ملا کر رکھیں۔ بوقت ضرورت استعمال کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۰۸) **اولاد نہ ہونا:**- اولاد کا پیدا ہونا ایک مرد اور ایک عورت کی مشترکہ کارگزاری ہے۔ سب سے پہلے آپ اس بات کا یقین حاصل کر لیجیے کہ آپ کی بھابی صاحبہ کو تو کوئی مرض اس قسم کا نہیں ہے جو مانع تولید ہو۔ یہ یقین ہو جانے کے بعد اپنے بھائی صاحب کے متعلق یہ تحقیق کیجیے کہ ان میں یہ غیر قدرتی بات کیسے پیدا ہوئی۔ کیا انھیں آتشک سوزاک کی قسم کا کوئی مرض ہو چکا ہے۔ کیا انھوں نے اس حد تک غلط کاریاں کی ہیں کہ بالکل ناکارہ ہو گئے ہوں؟ اگر آپ ان کی رطوبت منویہ کا خوردبینی امتحان کرا سکیں تو یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اس میں خاص جرثومے موجود ہیں یا نہیں۔ اگر بھابی صاحبہ تن درست ہیں، اور بھائی صاحب کی رطوبت میں جرثومے موجود ہیں تو سب کچھ ممکن ہے ورنہ اس خیال کو چھوڑ ہی دیں تو بہتر ہے۔ چوں کہ آپ کے بھائی صاحب کی عمر پچاس سال ہے۔ اس لیے بھابی صاحبہ کی عمر بھی غالباً کافی ہوگی اور ممکن ہے کہ سن یاس شروع ہو چکا ہو۔ ایسی صورت میں کسی دوسری عورت سے انھیں یہ کوشش کرنی چاہیے اگر وہ دوسری شادیوں کو برا نہیں سمجھتے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جب تک آپ کے بھائی اور بھابی صاحبہ کے حالات تفصیل سے معلوم نہ ہوں کوئی تدبیر بتانا ممکن نہیں ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۰۹) **ماہرین روحانی علاج:**- بدقسمتی سے اس فرقے سے میں بالکل الگ تھلگ رہا ہوں۔ ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

جھوٹ بولنا حرام ہے۔ دولت اور محبت مفت

ناظرین! دنیا میں جھوٹ اور سچ کی تمیز نہیں، مگر آپ کو خدا کی قسم کھا کر یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے ان چیزوں کے حاصل کرنے میں برسوں محنت کی ہے اور ہزاروں روپیہ برباد کیا ہے۔ جب کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ اب اپنی محنت سے حاصل کئے ہوئے ان عملیات کو عام فائدوں کی غرض سے پیش کر رہا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ مسلمان ہیں تو ایک مسلمان کی قسم کا اعتبار کرنے میں تامل نہ کیجئے۔ چند روزہ زندگی کے لئے اور چند پیسوں یا روپوں کی خاطر کون ایسا مسلمان ہوگا جو اپنے ایمان کو برباد کرے گا اور مسلمان بھائیوں کو دھوکہ دیگا۔ اگر آپ کا ضمیر مطمئن ہو تو حسب ذیل تعویذات منگا لیجئے اور کرشمہ خداوندی دیکھ لیجئے کامیابی آپ کی پیشانی پر ظاہر ہونے لگے گی۔ تمام نقش و تعویذ بذریعہ وی۔ پی لفافہ میں بھیجے جاتے ہیں۔

قسمت کا موتی — رات کو سوتے وقت اپنے سرہانے رکھنے سے خواب میں بشارت ہو جاتی ہے کہ اس کام میں کامیابی ہوگی یا نہیں اور یہ کہ اسکا طریقہ کیا ہے اور کیونکر کامیابی ہوگی۔ بالکل سچا جواب مل جاتا ہے۔ اسکے عامل نے برسوں میں اس عمل کو یاد کیا ہے ہدیہ ایک روپیہ دس آنے محصول الگ۔

دولت کی کنجی — یہ ایک تعویذ ہے جسکو روپیہ پیسہ میں رکھ لینے سے اس قدر ترقی ہوتی ہے کہ خدا کی شان دکھائی دیتی ہے۔ غریب سے مفلسی دور ہونے کے سامان ہو جاتے ہیں اور تعجب ہوتا ہے کہ کیونکر اتنی جلدی دولت مل گئی نوکری کی صورت میں اس کو افسر کے سامنے جیب میں رکھ کر جائے تو وہ اس قدر مہربان ہو جاتا ہے کہ قدرت کا کرشمہ دکھائی دیتا ہے۔ اور اس کے دل میں خود بخود اپنے ماتحت کی ترقی کا خیال اسنگیر ہو جاتا ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ چار آنہ۔ محصولڈاک الگ۔

محبت کی ڈوری — فقیروں نے بڑی بڑی محنتیں کر کے ایسی چیزیں حاصل کی ہیں یہ بھی عامل کامل صاحب کا عطیہ ہے جس کسی سے محبت ہو یا کسی کو اپنے دام میں پھنسانا اور بے دام غلام بنانا ہو یا اس سے شادی کی تمنا ہو تو "محبت کی ڈوری" کو اپنے بازو پر باندھ لیجئے اور جس جگہ آپکا مطلوب ہو وہاں سے گزر جائیے اور وہاں تک رسائی نہ ہو سکے تو اس ڈوری کو اپنے محبوب کے در پر یا اس کے ہاتھوں تک پہونچا دیجئے۔ بس گھر بیٹھے اس کی تڑپ کا تماشہ دیکھئے وہ ماہی بے آب کی طرح بے چین ہو کر آپ تک پہونچے گا ہدیہ ڈہائی روپے۔ مندرجہ بالا تینوں تعویذ میں انکی ناکامی کی صورت میں ہم قیمت واپس دینگے محصولڈاک ہر ایک کا بذمہ خریدار

منگانے کا پتہ:۔ سید نواب علی شاہ صاحب عامل چھتہ حکیم آغا جان۔ ص۔ دہلی

سونے کی چوڑیاں مفت انعام

آج کونسا گھر ایسا ہے جہاں گولڈن گولڈ کا استعمال نہ ہو رہا ہو۔ اور اس سونے کی بنی ہوئی چوڑیاں نہ پہنی جا رہی ہوں ہر گھر میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ کہ گولڈن گولڈ کی چوڑیاں اصلی سونے میں ملتی ہیں سنار بھی حیران رہ جاتا ہے۔ اور اس کو اصلی اور نقلی کی تمیز کرنی مشکل ہو جاتی ہے۔ گولڈن گولڈ کی چوڑیوں کی چمک دمک سورج کی کرنوں کے مانند نگاہ کو چوندھیا دینے والی ہے اس کا رنگ پختہ ہے اور مدتوں پہننے کے بعد اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔ گوری گوری کلائیوں پر ان چوڑیوں کی بہار دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ ہم اپنی بہنوں کو جن کو سونے کی چوڑیاں پہننے کا شوق ہو مطلع کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم نے اس سونے کی صرف چوڑیاں ہی تیار کرائی ہیں۔ اور ان چوڑیوں کی مانگ اسی قدر ہے کہ ہم دوسرے زیورات بنانے کی طرف اس وقت توجہ ہی نہیں کر سکے۔ ہمیں امید ہے کہ دوسرے زیورات بھی جلد سے جلد تیار کر سکیں گے اور دنیا ہمارے زیورات کو دیکھ کر عبرت کریگی کہ موجودہ زمانہ میں سونے کی ضرورت کو کس طرح کم دام خرچ کر کے پورا کر دیا ہے۔ ہم آپکو دعوت دیتے ہیں کہ ہمارے گولڈن گولڈ کی بنی ہوئی چوڑیوں کا آپ صرف ایک ہی سیٹ منگا کر دل کو خوش کریں اور ہماری صداقت کا امتحان کریں ایک سیٹ کی قیمت یعنی ۲ تولہ گولڈن گولڈ کی بنی ہوئی آٹھ چوڑیوں کا سیٹ تین روپے کا ہے۔ تین سیٹ منگانے والے کو ایک سیٹ مفت بطور یادگار اور محصول ڈاک کی رعایت۔ محصولڈاک ایک سیٹ پر آٹھ آنے خرچ ہوتا ہے۔ آرڈر کے ساتھ کلائی کا ناپ ضرور بھیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر گولڈن ٹریڈ ایجنسی کلاں محل بازار ایم دہلی



اس پستول کی خوبیاں بیان کرنا سورج کو چراغ دکھانے کی مانند ہے۔ مگر پھر بھی آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ پستول امریکہ کے مقابلہ پر حال ہی میں تیار کروائے گئے ہیں جس میں یہ خوبی رکھی گئی ہے کہ اصلی پستول کی مانند اس میں کارتوس کھینے کی چرخی بنی ہوئی ہے۔ اور اس کے اندر خانہ بنا ہوا ہے اس خانہ میں چھ شاٹ (کارتوس) آجاتے ہیں کھٹکو دبانے سے چرخی خود بخود گھومتی ہے اور شاٹ (کارتوس) کی اس زور سے آواز آتی ہے کہ خود چھوڑنے والا بھی حیران ہو جاتا ہے۔ اپنی جان و مال کی حفاظت کیلئے اس پستول سے بہتر اس وقت کوئی ریوالور نہیں ہے۔ اس میں ۱/۴ انچ شاٹ (کارتوس) چلتے ہیں۔ اس پستول کا وزن قریباً ۱۵ اونس ہے۔ لمبائی قریباً ۸ انچ۔ چور، ڈاکو اور جنگلی جانور مثلاً شیر، چیتا، ہرن وغیرہ اس کی آواز سنکر اور شکل ہی دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ بوقت ضرورت حفاظت جان و مال کے لئے بہت ہی عمدہ چیز ہے۔ مانند اصلی پستول ہندوستان میں صرف ہم سے ملے گا۔ قیمت،،،، بمعہ ۳۵ شاٹ (کارتوس) صرف چار روپیہ آٹھ آنہ نمبر ۸۰۰۰ عمدہ کوالٹی اصلی فولاد کا بنا ہوا بمعہ ۵۰ شاٹ (کارتوس) رعایتی قیمت صرف پانچ روپے تیرہ آنہ (۱۳/۵) نمبر ۹۹۹۹ سپیشل درجہ خاص نیوماڈل بمعہ ۵۵ شاٹ (کارتوس) قیمت چھ روپے بارہ آنہ (۱۲/۶) فالتو شاٹ (کارتوس) ایک ہزار کی رعایتی قیمت تین روپیہ پستول کے لئے خوبصورت پیٹی و خول ایک روپیہ بارہ آنے (۱۲/۱) پستول کے لئے تیل بارہ آنہ (۱۲/) اس پستول کو مشہور کرنے کے لئے ہر پستول کے ساتھ ایک تولہ (سونا) پرس نیو گولڈ اور ایک عدد اصلی فونٹین پن بمعہ ۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ نب کے بالکل مفت بھیجا جاتا ہے۔ یہ سونا دیکھنے میں بالکل اصلی سونے کے مانند معلوم ہوتا ہے۔ اور ہوشیار سے ہوشیار صراف بھی مشکل سے پہچان کر سکتا ہے۔ کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اس سے ہر قسم کے زیورات تیار ہو سکتے ہیں۔

نوٹ ضروری:۔ مال ناپسند ہونے پر قیمت فوراً واپس کر دی جاتی ہے۔ دو پستول اکٹھے منگوانے والے خریدار کو محصولڈاک بالکل معاف اور دو تولے سونا اور دو عدد اصلی فونٹین پن مفت انعام۔

ملنے کا پتہ:۔ میسرز امریکن پستول کمپنی۔ پی۔ او بکس ۲۷ ایچ۔ ایس۔ ڈی۔ امرتسر (پنجاب)

موسمِ بہار میں تن درستی کی حفاظت

موسمِ بہار اور اس کی گُل کاریاں

بہار سال کا ایسا خوش گوار، دل چسپ بلکہ خوب صورت موسم ہے جو زمین سے آسمان تک حُسن و رعنائی اور جمال و رنگینی کی دل ربائیاں بکھیر دیتا ہے۔ فضا حسین اور کائنات رنگین ہو جاتی ہے چمن سے لے کر بیابان تک اِس موسم کی گُل کاریوں سے فردوسِ نظر بن جاتے ہیں۔ درختوں میں شگوفے نکلتے ہیں، انواع و اقسام کے پھول کھلتے ہیں، پھلوں اور پودوں میں نشو و نما کی طاقتیں بڑھ جاتی ہیں۔ ہوا میں ایک خاص قسم کی شوخی و رعنائی پیدا ہو جاتی ہے حقیقت میں بہار ایک انقلاب ہے نہایت خاموش مگر جب وہ بہت نمایاں آتا ہے تو آواز نہیں ہوتی لیکن کائنات اور اس کی تمام پہنائیوں پر ایک بولتا ہوا تبسم اور ایک نطق آفریں قہقہہ طاری ہو جاتا ہے جس طرح انقلاب آتا ہے اور طوفان کی طرح آتا ہے مگر آوازیں پیدا کرتا ہوا نہیں آتا بلکہ ایسے آثار اپنے ساتھ لاتا ہے جن میں زبانوں سے زیادہ گویائی اور پھولوں سے زیادہ شگفتگی ہوتی ہے۔ گویائی سے زیادہ الفاظ ہوتے ہیں جنھیں زبانوں کی حرکت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہی آثار اس کے آنے کا اعلان کر دیتے ہیں۔

موسمِ بہار اور ہم

ہمارے ساتھ بھی موسمِ بہار کے انقلابات اسی خاموشی سے معاملہ کرتے ہیں۔ بہار ہماری رُوح، ہمارے جسم ہمارے دل و دماغ اور ہمارے خون غرض ہماری ہر چیز پر اثر انداز ہوتی ہے۔ بہار کے آتے ہی ہمارے خون میں تحریک ہوتی ہے اور وہ خون جو سردیوں کی لذیذ شیریں غذاؤں سے پیدا ہوا تھا آہستہ آہستہ پھیلتا ہے اور جو بیماریاں جوش یا زیادتیٔ خون سے متعلق ہیں سر اٹھانا شروع کر دیتی ہیں، مثلاً پھوڑے پھنسیاں، چیچک، خسرہ، نکسیر وغیرہ۔ جسم میں جو عضو کم زور ہوتا ہے جاڑوں کا رُکا ہوا مواد اس پر گر پڑتا ہے اور کبھی مختلف قسم کے زخم، پھوڑے اور کبھی ورمِ حلق کا سبب بن جاتا ہے۔ ان بیماریوں کو بہار جیسے معصوم اور پُر لطف موسم کی ہلاکت آفرینیوں سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا، کیوں کہ دراصل یہ امراض اس کا نتیجہ نہیں ہوتے، بلکہ ان خرابیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں جو سردی کے موسم میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جاڑوں میں بدن کے باریک باریک سوراخ یعنی مسامات تنگ ہو جاتے ہیں۔ بہار اس تنگی کو برداشت نہیں کر سکتی وہ مسامات کو کھول دیتی ہے اور جس طرح محکمۂ صفائی کے کسی بڑے افسر کی آمد کے موقع پر گندگی اور غلیظ نالیوں کو دھونے اور سڑکیں صاف کرنے کے انتظامات شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بہار کے آتے ہی بدنِ انسان کی قوتِ مدبرہ، جسے ہم اور آپ طبیعت کہتے ہیں، خون اور جسم کی صفائی کا نہایت سرگرمی سے بندوبست کرنے لگتی ہے۔ اور تکلیف دینے والی بیماریاں اس اندرونی صفائی ہی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ بہار آدمی کی زندگی اور اس کی صحت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اس لیے آتے ہی طبیعت کو خراب مواد کے پکانے اور اسے دفع کرنے پر لگا دیتی ہے آدمی کا مزاج بھی اس فصل میں نہایت قوی ہوتا ہے۔ اسی لیے رُکے ہوئے مواد کو خطرناک مجرم کی حیثیت سے جسم کی سلطنت سے خارج کر دیا جاتا ہے اگر بہار کی صحت بخش ہوائیں اور اس کی نرم و معتدل تاثیریں اپنا کام نہ کریں تو مواد کی یہی گندگی جسم انسانی کو فنا کر دینے کا سبب ہو سکتی ہے اور پھوڑے پھنسی سے زیادہ خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے۔

بہار اور طبیب کے فرائض

دُنیا کے ہر کام کی نگہبانی کسی نہ کسی ماہرِ فن کے سپرد ہوا کرتی ہے۔ سڑکوں اور عمارتوں کی حفاظت اور تعمیر اس فن کے ماہرین کرتے ہیں۔ ریلوے اور ہوائی جہازوں کی تیاری اور مرمت اس فن کے جاننے والوں کے حوالے ہوتی ہے۔ اسی طرح بدنِ انسان کی خرابیوں اور اس کے نقائص کی اصلاح کا کام طبیب کے سپرد ہوتا ہے۔ بہار اور اس کے اثرات اپنے قدرتی فرائض ادا کرتے ہیں۔ اگر اس موقع پر کوئی ہوشیار اور تجربے کار طبیب وقت سے پہلے یا کم سے کم عین وقت پر اپنے نازک فرائض ہوشمندی اور سمجھ داری کے ساتھ ادا کرنا شروع کر دے تو بالکل ممکن بلکہ یقینی ہے کہ بہار آنے سے قبل یا بہار آتے آتے بدن کی ساری کثافتیں دُور ہو جائیں اور جب موسمِ بہار شروع ہونے پر خون میں تحریک پیدا ہو تو وہ بالکل صاف ہو جائے اور جو ناقص مواد پھوڑے پھنسیاں، چیچک، خسرہ اور بعض قسموں کے بخار پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں وہ مناسب و آسان راستوں سے بدن سے خارج ہو جائیں بالکل اسی طرح جیسے اپنے فرض کو سمجھنے والی اور باخبر حکومت میں اس کے افسران مجرموں اور باغیوں کو جرم کرنے سے پہلے گرفتار کر کے پبلک کو مطمئن اور ان کے جان و مال کو محفوظ کر دیتے ہیں۔ اچھی اور پُر اثر دوائیں بھی یوں ہی خراب و زہریلے مادّوں کو بدن سے نکال دیتی ہیں اور اپنے خراب اثرات سے جسم کو تباہ و برباد کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے لیکن ہوشیار طبیب ہر جگہ اور ہر وقت موجود نہیں ہوا کرتے۔ پھر اس دورِ ترقی میں موسم کی یقینی تبدیلیوں کے نقصانات

سے بچنے کے لیے ایک سمجھ دار آدمی کو خواہ مخواہ طبیب کی تلاش بھی ذرا بار گزرتی ہے۔ اس لیے ایسی **زود اثر اور یقینی دواؤں کی ایجاد** ضروری ہوگئی ہے جو موسم کی تبدیلیوں اور دوسری ناگہانی ضرورتوں کے وقت ضرورت مندوں کی صحیح طبی امداد کر سکیں چنانچہ **ہمدرد دواخانہ** اور اس کی مجلس تجربات کے سپرد یہی کام ہے کہ وہ اس قسم کی دوائیں تیار کر کے سائنٹفک اصول پر پوری ذمے داری کے ساتھ ملک کے لوگوں کے سامنے پیش کرے جو ضرورت کے وقت اعتماد اور پورے بھروسے کے ساتھ استعمال کی جا سکیں موسم بہار کی معتدل اور سکون دینے والی گھڑیاں آرام سے بسر کرنے کی سب سے بہتر صورت یہی ہے کہ بہار کے شروع ہوتے ہی ہمدرد دواخانہ دہلی کی **بہاریہ دواؤں کا استعمال** شروع کر دیا جائے اور اس طرح اپنی اور اپنے متعلقین کی صحت اور اطمینان کو محفوظ کر لیا جائے۔ ہمدرد دواخانہ دہلی نے ہر موسم کی بیماریوں کا مکمل علاج دریافت کر لیا ہے۔ اور موسمی تبدیلیوں کے مضر اثرات سے بدن کو محفوظ کرنے کی نہایت مؤثر، زود اثر اور مجرب دوائیں تیار کر لی ہیں۔

موسم بہار کی مدت

نجومی نقطۂ نظر سے سال کا ہر موسم جسے "فصل" بھی کہہ سکتے ہیں، ایک برج سے دوسرے برج تک سورج کے پہنچنے کا ایک وقفہ ہے چناں چہ بہار میں آفتاب اپنی مخصوص حرکت سے برج حمل سے آخر جوزا تک سفر کرتا ہے اور اس میں تین مہینے کی مدت صرف ہو جاتی ہے۔ مگر یہ مدت بلاد شمالی کے لیے ہے خط استوا کے قریب ہر موسم دو مرتبہ عود کرتا ہے اور اس کی عمر صرف ایک مہینہ پندرہ دن ہوتی ہے۔ جدید تحقیق سے موسموں کے تغیر کی وجہ یہ ہے کہ زمین آفتاب کے گرد سالانہ گردش کرتی ہے۔ موسمی تبدیلیوں کو اسی گردش کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔ زمین کا جو حصہ خط استوا کے قریب آجاتا ہے اس میں گرمی اور جو دور ہو جاتا ہے اس میں سردی ہونے لگتی ہے۔ اس تحقیق کی رو سے بہار کی عمر دو مہینے سے زیادہ نہیں ہوتی ۱۵ فروری سے شروع ہو کر ۱۵ اپریل کو یہ حسین و جمیل موسم، جو سال کے تمام موسموں سے اچھا اور خوش گوار ہوتا ہے، ختم ہو جاتا ہے۔ گویا بہار کی دواؤں کا استعمال ۱۵ فروری سے شروع ہونا چاہیے اور ۱۵ اپریل بلکہ آخر اپریل تک جاری رہنا چاہیے۔

انقلاب کا مقابلہ

انقلاب بالکل قریب آگیا ہے۔ ۱۵ فروری سے جسم اور خون میں ایسی تبدیلیاں شروع ہو جائیں گی جو تکلیف پہنچانے کے علاوہ بہار کے بعد آنے والے موسم یعنی گرمی اور برسات کو بھی بے لطف کر دیں گی۔ اگر خون کو صاف نہ کیا گیا تو زبردست خطرہ ہے کہ پھوڑے پھنسیاں اور چیچک و خسرہ کی خطرناک تکلیفیں زندگی کے لطف کو برباد کر دیں گی۔ اگر صرف معمولی پھنسیوں اور پھوڑوں پر ہی یہ خطرہ ختم ہو جائے تو چنداں مضائقہ نہیں لیکن ڈر تو یہ ہے کہ بعض اوقات جسم میں مرضوں کو قبول کرنے کی ایسی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے جو معمولی بیماری کی جگہ سخت اور مہلک بیماری کو دعوت دے دیتی ہے چنانچہ جب خون خراب ہوتا ہے اور اس میں خراب اور ناقص مواد شامل ہوتے ہیں تو آکلہ اور سرطان (کینسر) جیسی مہلک خطرناک اور مہیب بیماریاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ اسی لیے دنیا کا کوئی عقل مند کم زور سے کم زور دشمن کو بھی حقیر نہیں سمجھتا۔ اس اصول کے پیش نظر

موسم بہار کا سب سے پہلا کام

یہ ہونا چاہیے کہ ہر شخص کو ہمدرد دواخانے کے بہاریہ لائحۂ عمل (پروگرام) کو سامنے رکھنا چاہیے اور ۱۵ اپریل تک بلکہ اگر موسم اپنی اصل طبیعت سے ہٹ جائے تو آخر اپریل تک اسے پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اس طرح بہت سی شدید اور مہلک بیماریوں سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

بہاریہ پروگرام :-

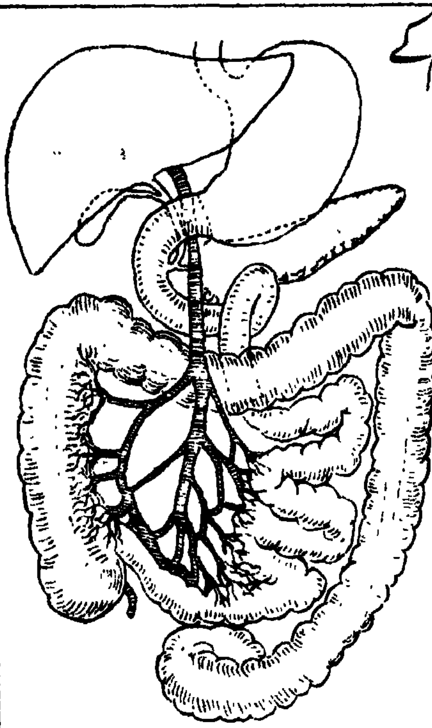
اس پروگرام میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ بہار کے شروع ہوتے ہی یہ طے کر لیا جائے کہ ہمیں بہار کے لطف آفریں موسم سے پورے طور پر لطف اٹھانے کی غرض سے ان موذی اور جان لیوا بیماریوں سے لازمی طور پر محفوظ رہنا چاہیے جو اس موسم میں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے صبح اٹھتے ہی نہار منہ **صافی** (رجسٹرڈ) ایک تولہ دودھ یا پانی میں ملا کر پی لیں۔ **صافی** خون کی تمام خرابیوں کی اصلاح اور بہار میں پیدا ہونے والی ساری بیماریوں کے لیے حد درجہ مفید اور کامیاب دوا ہے۔ یہ خون کے زہریلے اور ناقص مواد کو پیشاب، پاخانے یا پسینے کے ذریعے سے خارج کر دیتی ہے اور اس کا اثر ایسا یقینی ہے کہ ان چیزوں کا باقاعدہ کیمیاوی امتحان کرانے کے بعد معلوم کیا جا سکتا ہے کہ **صافی** بدن میں کیا کام کر رہی ہے اور کن خراب مادوں کو وہ پیشاب پاخانے اور پسینے کے راستے سے نکال رہی ہے۔

جس طرح صبح کو **صافی** کی ایک خوراک پی گئی ہے اسی طرح شام کو پانچ بجے بھی ایک خوراک پی جائے۔ اگر **صافی** کے دوران استعمال میں پسینہ کثرت سے خارج ہو یا پیشاب بار بار آنے لگے تو اس سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ بلکہ ایک مسرت کے احساس کے ساتھ یقین کر لینا چاہیے کہ خون کے ناقص مادوں کو **صافی** لیے

بہترین اجزا کی طاقت سے پسینے اور پیشاب سے نکال رہی ہو۔ اگر کچھ قبض کی شکایت ہو تو صافی کی خوراک بڑھا کر دو تولے کر دی جائے اور ٹھنڈے کی جگہ گرم پانی میں ڈال پی جائے۔ اس سے دو تین دست ہو جائیں گے اور طبیعت ہلکی پھلکی ہو جائے گی۔ عام صحت کی حفاظت اور حفظِ ماتقدم کے طور پر بس اتنا ہی کافی ہے کہ ایک مہینے تک مسلسل صافی کی دو خوراکیں روزانہ صبح و شام استعمال کی جائیں۔ البتہ بہار کی بیماریوں میں کچھ اضافوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے جن کو بہار کی بیماریوں میں آگے بیان کیا جائے گا۔

صافی کے دورانِ استعمال میں ہلکی، نرم اور جلدی ہضم ہونے والی غذائیں کھائی جائیں۔ بہار کے موسم میں جو تازہ پھل پیدا ہوتے ہیں وہ بے فکری سے کھانے چاہییں۔

جسم کے نظامِ ہضم کے اعضاء



آنتی فی صدی روگ ان ہی اعضاء کے کاموں میں گڑبڑ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ صافی کی یہ خاصیت ہے کہ ان اعضاء کے فعل بالکل درست حالت میں رکھتی ہے اگر ان میں خراب مادے جمع ہوں تو ان کو باہر نکالنے کا فوراً بندوبست شروع کر دیتی ہے اس طرح بہار کے خراب مادے جو رگوں میں پہنچ پہنچ کر خون کو خراب کرتے تھے اب وہاں نہیں پہنچتے۔ عام دست آور دواؤں کو دست لانے سے کام ہوتا ہے چاہے جسم کو دستوں کی ضرورت ہو یا نہ ہو "صافی" کی یہ عجیب ناتہر ہے کہ نظامِ ہضم کے اعضاء پر عاقلانہ عمل کرتی ہے۔

بہار اور "صافی"

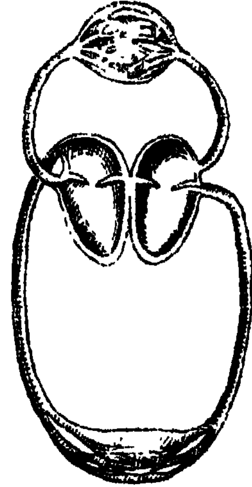
قدرت نے جس طرح بہار اور بلبل میں ایک گہرا ربط پیدا کر دیا ہے اور بلبل کو نقیبِ بہار قرار دے کر دونوں کو غیر فانی بنا دیا ہے اسی طرح بہار اور صافی میں بھی ایک گہرا تعلق ہے۔ بلبل صحنِ چمن میں عروسِ بہار کی نقاب کشائی کرتی ہے اور "صافی" انسان کے باغِ زندگی میں بہار کی علم بردار ہے۔ صافی کے بغیر آدمی بہار کی رنگینیوں اور شباب کو ابھارنے والی دلچسپیوں سے لطف نہیں اٹھا سکتا۔ جسم کی بہار صحت اور تن درستی ہے۔ بغیر تن درستی اور صحت کے سال کا کوئی موسم بھی نگاہوں کو توجہ کی دعوت نہیں دے سکتا اور صحت موسم کی ہر تبدیلی کے وقت بالکل اسی طرح لڑکھڑا جاتی ہے جیسے دریا میں طوفان آنے پر کشتی ہچکولے کھانے لگتی ہے۔ کشتی کو ناخدا سہارا دیتا ہے اور صحت کو "صافی"۔ "صافی" موسم بہار کی مختلف بیماریوں میں کیوں کر استعمال کی جاتی ہے اور اس کے استعمال کے نتیجے کس درجے حیرت ناک ہوتے ہیں، ان دو باتوں کو ذرا تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

موسمِ بہار میں جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے خون میں تحریک ہوتی ہے جس کے نتیجے میں خون کی بیماریاں جسم کے مختلف حصوں میں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ حلق میں درد ہوتا ہے۔ پھوڑے پھنسیاں نکلتی ہیں۔ چیچک یا خسرہ پھیل جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف بیماریاں اور روگ آدمی کو گھیر لیتے ہیں۔ جن کی وقت پر روک تھام نہیں کی جاتی تو گرمی اور برسات کی تبدیلیاں انھیں اور سخت کر دیتی ہیں اور یہ تلخیاں عرصے تک باقی رہتی ہیں۔

صافی کے کرشمے

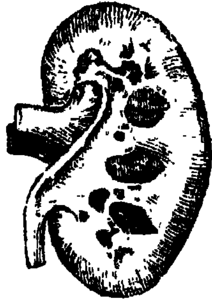
موسمِ بہار کی مختلف بیماریوں میں صافی کے کرشمے حیرت انگیز طریقے پر ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ جسم میں پہنچتے ہی خون اور زہریلے مواد پر ایسا زبردست قبضہ حاصل کر لیتی ہے کہ طبیعت کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور طبیعت انھیں صافی کی امداد سے آسان راستوں سے جسم کے باہر نکال دیتی ہے حقیقت میں صافی کے یہ فوائد اور اثرات اس کے بہترین اجزا اور سائنٹفک طریقۂ تیاری کی بدولت حاصل ہوتے ہیں۔ صافی میں ایسی دوائیں شامل کی گئی ہیں جو بہت کم عرصے میں معدہ اور جگر کی لمبی منزلوں سے گزر کر رگوں میں پہنچ جاتی ہیں اور دورانِ خون میں شامل ہو کر خون کی صفائی کے قدرتی کارخانوں کو سرگرمِ عمل بنا دیتی ہیں۔ عروقِ جاذبہ یا لمفیٹک ویسلز (Lymphatic vessels) کو آمادہ کر دیتی ہیں کہ وہ جلد سے جلد خراب مواد کو ایسی جگہ پہنچا دیں جہاں سے آسانی کے ساتھ خارج ہونے کا انھیں راستہ مل جائے اور غددِ جاذبہ یا لمفیٹک گلینڈز (Lymphatic Glands) کو عروقِ جاذبہ کی رطوبت کو چھاننے کے لیے تیار اور تیز کر دیتی ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ صافی خون ہی کو متاثر کرتی ہے بلکہ اس میں یہ عجیب و غریب خاصیت موجود ہے کہ بدن میں جو خلط غالب

ہوتی ہے اس اعتدال پر لے آتی ہو اور زائد مواد کو پیشاب، پاخانے یا پسینے کی راہ سے بہا کر نکال دیتی ہو۔



جسم میں دورانِ خون

"صافی" نہ صرف خون کے اصل نقصوں کو دور کر دیتی ہے بلکہ خون کی گردش کو بھی صحیح حالت میں رکھتی ہے۔



گردہ — جسم کا سب سے بڑا داروغۂ صفائی

"صافی" گردوں کے فعل کو اگر قدرتی طور پر ضرورت ہوتی ہے، بہت مدد پہنچاتی ہے اور پھر وہ جسم کے سارے خراب مادے پیشاب کے راستے بہا دیتے ہیں۔

صافی کیا ہی؟

صافی کی ان بے نظیر تاثیروں کو دیکھ کر سوال پیدا ہوتا ہو کہ آخر صافی ہو کیا جس میں ایسے بے شمار منافع جمع ہو گئے ہیں۔ درحقیقت صافی چند مؤثر سریع العمل اور نایاب بوٹیوں اور بہت سی بیش قیمت دواؤں کا ایسا مجموعہ ہو جس کے فوائد میں محض ترکیبِ تیاری کی ندرت اور اچھوتے پن سے طاقت و قوت کے معجزے پیدا ہو گئے ہیں۔ ہمدرد دواخانے میں بجلی سے چلنے والی متعدد مشینوں کی لاکھوں گردشوں اور ماہر دوا سازوں کی مسلسل محنت و کاوش جو مجلسِ تجربات اور اس کے صدر محترم عالی جناب حکیم مولوی حاجی محمد عبد الحمید صاحب کی سرپرستی و نگرانی میں بروئے کار آتی ہیں، صافی کو اعجاز و کرشمہ بنا کر ایک خوبصورت سیال کی شکل میں پیش کر دیا ہو۔ پہلے ایک سال تک نہایت خاموشی کے ساتھ مجلس تجربات میں صافی اصولی اور فنی تجربوں کے آغوش میں پلتی بڑھتی رہی اور فن کی باریک در باریک اور دقیق نگاہیں اس کے خط و خال پر تنقید کے ساتھ پڑتی رہیں کبھی اس کے ذائقہ پر بحث کی گئی کبھی زمانۂ اثر کو کم سے کم کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی کبھی اس کی طاقتِ عمل کو بڑھانے کی سفارش ہوئی۔ غرض ایک سال کے بعد کئی ہزار مریضوں پر تجربہ کر کے مجلس تجربات کے تمام ممبروں نے بالاتفاق کہ دیا کہ اب صافی



پسینے کے غدود کا خوردبینی منظر

"صافی" ان غدودوں کو صحیح کام پر آمادہ کر دیتی ہو یہی وجہ ہو کہ صافی کے استعمال سے بعض اوقات پسینہ بہت آتا ہے۔



ایک عضو کے غدد جاذبہ

"صافی" ان غدودوں کے فعل کو درست کرتی ہے۔

مکمل ہو گئی اور اس میں خون صاف کرنے اور فسادِ خون کی بیماریوں کو دُور کرنے کی یقینی قوتیں پیدا ہو گئیں اس کے بعد صافی کو یورپ کی قیمتی دواؤں کے دوش بدوش بازارِ فن میں منظرِ عام پر رکھ دیا گیا۔

"صافی" کی خاص تاثیریں

صافی، جسے کافی تبدیلیوں کے بعد موجودہ دور کی خون صاف کرنے والی دواؤں کے مقابلے میں سب سے زیادہ مؤثر مکمل اور کارآمد بنایا گیا ہے جسمِ انسان میں داخل ہو کر خاص طور پر یہ کام کرتی ہے کہ عروق جاذبہ (لمفیٹک ویسلز) کے اس عمل کو تیز کر دیتی ہے جو خراب مواد کو نکالنے کے سلسلے میں قدرتاً انھیں انجام دینا پڑتا ہے اس طرح عروق جاذبہ اور عروق دمویہ (Blood vessels) خراب مواد کو جلد ایسے مقامات پر پہنچا دیتی ہیں جہاں سے انھیں جسم سے باہر نکلنے کے لیے راستہ مل جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ صافی کبھی پسینے سے کبھی پیشاب اور پاخانے سے جسم کے خراب اور ناکارہ مواد کو نکالتی ہے کبھی اس کے استعمال سے پسینہ زیادہ آتا ہے کبھی پیشاب۔ صافی غدد جاذبہ (لمفیٹک گلینڈز) کے قدرتی فعلوں کو بھی باقاعدہ کر دیتی ہے اور رطوبت کے چھاننے کا جو کام ان کے سپرد ہے وہ صافی سے زیادہ منظم ہو جاتا ہے۔ صافی ہر موسم، ہر عمر اور ہر مزاج کے لیے یکساں مفید ہے۔ بچوں، بوڑھوں، جوانوں اور عورتوں کو ہر موسم میں دی جا سکتی ہے۔

"صافی" اور بہار کی بیماریاں

موسمِ بہار کی مختلف بیماریوں میں اگرچہ "صافی" کا استعمال بالکل شافی علاج ہے تاہم اس کا طریقۂ استعمال مختلف ہوتا ہے اس لیے یہاں الگ الگ ہر مرض میں صافی استعمال کرنے کے آسان طریقے لکھے جاتے ہیں:-

"صافی" اور خون کا بخار

خون میں جوش آجانے سے ایک خاص قسم کا بخار پیدا ہو جاتا ہے جسے اطبا کی زبان میں سونوخس کہتے ہیں۔ اس میں خون کے غلبے اور اس کے گرم ہو جانے کی سب علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اگر بخار آنے سے پہلے جب مریض کو انگڑائیاں آنی شروع ہوں سر بھاری معلوم ہو اور آنکھوں میں غیر معمولی سرخی محسوس ہو تو صافی ۱-۱ تولہ تھوڑے سے پانی میں ڈال کر دونوں وقت پلائیں۔ اس سے خون اپنی اصل حالت پر آجاتا ہے۔ اس کی گرمی بجھ جاتی ہے اور بخار کا اندیشہ باقی نہیں رہتا اگر اس نوبت پر علاج نہ کیا جا سکے اور بخار ہو جائے تو ایک تولہ صافی عرق شاہترہ ۵ تولے عرق منڈی ۵ تولے میں ڈال کر صبح کو پلائیں۔ شام کو بھی یہی دوا دیں۔ سات دن کے بعد آٹھویں دن صبح کو دو تولے صافی عرق شاہترہ ۵ تولے عرق مکو ۵ تولے میں ڈال کر پلائیں۔ اس سے شام تک دو تین دست ہو جائیں گے۔ شام کو ۴ بجے خمیرۂ مروارید ۲ ماشے یا خمیرۂ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے کھلا کر اوپر سے عرق شاہترہ ۱۰ تولے شربت عناب تین تولے ڈال کر پلائیں۔ نویں دن پھر ایک تولہ صافی عرق شاہترہ ۵ تولے عرق منڈی ۵ تولے میں ملا کر دیں۔ شام کو اسی دوا کی دوسری خوراک دیں۔ دسویں دن پھر مسہل دیں۔ اسی طرح تین مسہل دیں اس سے بخار رفع ہو جائے گا اور خون اپنی کیفیت او طبیعت کے لحاظ سے اصل حالت پر آجائے گا۔ یہ ضروری نہیں کہ مسہل کے لیے آٹھویں دن ہی کا انتظار کیا جائے۔ اگر ضرورت ہو تو درمیان میں بھی مسہل دے دیں۔ بخار رفع ہونے کے ایک ہفتے بعد تک دوا دیتے رہیں۔ نقاہت رفع کرنے کی غرض سے خمیرۂ مروارید ۶ ماشے یا خمیرۂ ابریشم شیرۂ عناب والا ۴ ماشے عرق گاؤزبان ۱۰ تولے شربت عناب دو تولے کے ہمراہ استعمال کریں۔ غذا میں پالک، مونگ کی دال، ہرا گھیا (لوکی)، تماٹر یا سیب کی ترکاری دی جائے۔ دودھ بھی دیا جا سکتا ہے۔ گوشت سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیے میٹھی چیزیں بھی زیادہ نہ دیں۔ زیادہ مرچ اور نمک سے بھی پرہیز کریں۔ پھلوں میں انار، سنترہ، سیب، خربوزہ دیے جا سکتے ہیں۔

"صافی" اور خسرہ

جن بچوں کے خسرہ نہ نکلی ہو انھیں موسمِ بہار شروع ہوتے ہی روزانہ صبح و شام ۲ ماشے صافی ذرا سے پانی میں ملا کر پلائیں جن بچوں کے ٹیکا لگ چکا ہو انھیں بھی صافی دینی چاہیے اگر خسرہ نکل آئی ہو تو صافی ۲ ماشے عرق تیفودی (جبنرو) ۱۰ تولے میں گھول کر دیں۔ اس سے خسرہ کے دانے اچھی طرح ظاہر ہو جائیں گے۔ جب خسرہ نکل چکے تو کمزوری دُور کرنے کی غرض سے خمیرۂ مروارید ۲ ماشے کھلا کر اوپر سے عرق گاؤزبان ۵ تولے میں شربت عناب ایک تولہ ڈال کر پلائیں اور چند روز تک مسلسل پلاتے رہیں۔ خسرہ کے بعد جسم پر پھوڑے یا پھنسیاں نکل آئیں یا کسی مقام پر ورم یا سُرخ نشانات باقی رہ جائیں تو صبح کو اطریفل شاہترہ ۳ ماشے کھلا کر اوپر سے عرق مرکب مصفی خون ۲ تولے میں صافی ۳ ماشے حل کر کے پلائیں۔ بچہ بہت چھوٹی عمر کا ہو تو صرف ۳ ماشے صافی عرق مرکب مصفی خون ایک تولہ میں ملا کر صبح کو چمچے سے پلائیں۔ شام کو نونہال آدھا چمچہ چٹائیں۔ خسرہ کے بعد دست آنے لگیں یا پیٹ پھول لے لگے اور بچہ لاغر ہو جائے۔ پیٹ غیر معمولی طور پر بڑھ جائے تو صبح کو صدوری آدھا چمچہ دودھ میں ڈال کر اور شام کو نونہال آدھا چمچہ چاٹے یا دُودھ میں ملا کر دیں۔ کھانسی باقی رہ جائے تو سعالین کی آدھی ٹکیہ پانی یا دودھ میں گھول کر دن میں چند بار دیں۔

"صافی" اور چیچک

چیچک کے آثار نمایاں ہوتے ہی خمیرہ مروارید ۶ ماشے عرق گاؤزباں ۷ تولے صافی ۳ ماشے ملا کر پلائیں۔ چیچک ڈھل جانے تک برابر یہی دوا دیتے رہیں۔ دانے کم نکلیں اور خراب عوارض پیدا ہونے لگیں تو حب تیفودی (رجسٹرڈ) ایک عدد عرق تیفودی ۴ تولے میں گھس کر بار بار دیں۔ زخم باقی رہ جائیں تو انھیں نیم کے پانی سے دھو کر ہمدرد مرہم لگاتے رہیں۔ اور صافی ۳ ماشے عرق شاہترہ ۳ تولے میں ملا کر زخم بھرنے تک پلاتے رہیں۔

صافی اور حلق کا درد

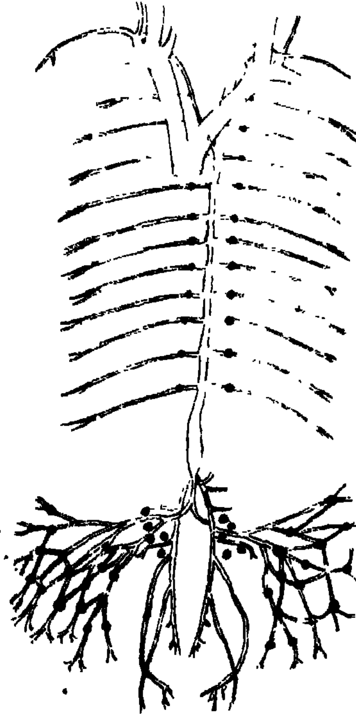
شروع موسم بہار میں اکثر حلق میں درد ہونے لگتا ہے کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے اگر صرف حلق میں درد ہو بخار نہ ہو تو صافی ایک تولہ عرق شاہترہ عرق منڈی ۳-۳ تولے میں گھول کر صبح و شام پلائیں تلیین مقصود ہو تو تیسرے دن صافی کی مقدار دگنی کر دیا کریں۔ حلق کے اندر پھریری سے دوائے گلو دن میں دوبار لگائیں صبح کو نہار منہ دوائے غرغرہ ۲ تولے کو پانی میں جوش دے کر اور صاف کر کے غرارے کر لیا کریں۔ کھانسی بھی ہو تو سعالین کی ایک ایک ٹکیہ منہ میں ڈال کر چوستے رہیں۔ بخار کی صورت میں صافی ایک تولہ عرق گاؤزباں اور عرق شاہترہ ۵-۵ تولے خاکسی ۶ ماشے پھانک کر پییں +

صافی اور خارش

کھجلی دو قسم کی ہوتی ہے خشک اور تر۔ اگر خارش خشک ہو۔ بدن پر پھنسیاں نہ ہوں اور مرض پرانا نہ ہو تو صرف صافی ایک ایک تولہ صبح و شام حسب معمول پندرہ بیس دن استعمال کرنے سے دور ہو جاتا ہے۔ مرض کے پرانا ہونے کی صورت میں سفوف چوب گز ۶ ماشے پھانک کر اوپر سے صافی ایک تولہ عرق مرکب مصفی خون ۵ تولے میں ملا کر صبح کو پی لیا کریں۔ شام کو معجون مصفی خاص ۶ ماشے کھا کر اوپر سے صافی ایک تولہ عرق مرکب مصفی خون ۵ تولے نوش کر لیا کریں۔ ایک ہفتے تک مسلسل یہی دوائیں استعمال کرتے رہیں۔ آٹھویں دن صافی کی مقدار بڑھا کر مسہل لیں۔ دو تین دست آکر مرض میں کافی تخفیف ہو جائے گی۔ بدن پر روغن صندل ۱ تولہ روغن کدو ایک تولہ ملا کر ملیں۔ خارش تر ہو اور پرانی نہ ہو اور بدن پر پھنسیاں نکل آئیں تو صرف صافی حسب معمول استعمال کیجیے۔ ورنہ صبح کو چوب گز ۶ ماشے یا معجون مصفی خاص ۶ ماشے کھا کر صافی ایک تولہ عرق منڈی ۵ تولے میں ملا کر پییں۔ شام کو چار بجے حب لیموں ایک عدد یا اطریفل شاہترہ ۶ ماشے کھا کر اوپر سے صافی ۱ تولہ عرق چوب چینی بنسخہ خاص ۵ تولے یا عرق منڈی ۵ تولے میں ڈال کر نوش کریں۔ یا صرف صافی ۱ تولہ عرق منڈی ۱۰ تولے گندھک سیال ۳ قطرے ملا کر پییں۔ خارجی طور پر ضماد جرب کی مالش کریں۔ غذا میں سبز ترکاریاں کھائیں۔ نمک مرچ اور مسالے کم کر دیں۔ ترشی اور تیل سے بالکل پرہیز کریں۔

جسم میں غدد جاذبہ اور عروق جاذبہ کا نظام

اس نظام پر صافی کے استعمال سے حیرت انگیز اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ نظام صافی کے استعمال سے صحیح کام کرنے لگتا ہے اور پھر خون میں کوئی خرابی نہیں رہنے پاتی۔



"صافی" اور پھوڑے پھنسیاں

پھوڑے پھنسیاں خواہ کسی قسم کی ہوں صافی کا حسب معمول صبح و شام کا استعمال ان کا قلع قمع کر دیتا ہے اگر یہ تکلیفیں پرانی ہوں تو معجون عشبہ ۶ ماشے کھا کر صافی ۱ تولہ عرق منڈی ۵ تولے میں ڈال پلائیں۔ سات دن تک دونوں وقت یہی دوا پی کر ساتویں دن رات کو قرص ملین دو عدد کھا کر سو رہیں۔ صبح کو صافی ۲ تولے عرق منڈی ۵ تولے میں ڈال کر پی لیں آسانی سے ممکن ہو تو اسی طرح ایک دن چھوڑ کر تین مسہل لیں۔ اگر کسی پھوڑے میں درد زیادہ ہو اور پیپ پڑنے کے آثار پائے جائیں تو اس پر برگ نیب ۵ تولے کو پانی میں پکا کر اس کا بھرتہ بنا کر باندھیں یا السی کی پلٹس لگائیں۔ پیپ نکل جانے کے بعد ہمدرد مرہم لگا کر پٹی باندھ دیا کریں۔

"صافی" اور ماشرا

ماشرا حقیقت میں چہرے کا سرخ بادہ ہے۔ اکثر موسم بہار میں چہرے پر ورم آ جاتا ہے۔ جدید تحقیقات سے سرخ باد ایک قسم کے کیڑے کی وجہ سے ہوتا ہے جسے سٹرپٹو کاکس پایوجینس (Streptococcus Pyogenes) کہتے ہیں۔ اگرچہ سرخ بادہ کو نزلہ اور سردی کا مرض سمجھا گیا ہے مگر چہرے کا ورم جسے ماشرا

کہتے ہیں، موسم بہار میں اکثر ہوتا ہے۔ اگر چہرے پر سُرخ دھبے نظر آئیں یا ورم معلوم ہو تو صافی کا باقاعدہ صبح و شام استعمال شروع کر دینا چاہیے۔ اگر تکلیف زیادہ ہو تو معجون عشبہ ۶ ماشے کھا کر اوپر سے صافی ایک تولہ عرق شیر مرکب ۵ تولے یا عرق شیر معتدل الملک والا ۵ تولے میں ملا کر پلائیں۔ تیسرے دن صافی سے ہی مسہل لیں۔ لیپ کی ضرورت ہو تو صرف رسوت ۱ تولہ مہندی کے پتے ۲ تولے ہری مکو کے پانی یا صرف تازہ پانی میں پیس کر لگائیں۔ بخار ہو جائے تو کوئی خوف نہ کریں۔ یہی دوا دیتے رہیں۔

"صافی" اور گلسوئے

گلسوئے جن کو کن پھیڑے (ممس: Mumps) بھی کہتے ہیں، سخت متعدی مرض ہے جو خزاں یا بہار کے موسم میں ایک قسم کا کیڑا سرایت کر جانے سے دبا پھیل جاتا ہے۔ اس مرض میں کان کی جڑ ورم جاتی ہے۔ بخار بھی آجاتا ہے۔ یہ بیماری بچوں اور نوجوانوں کو زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اس مرض کے پھیلتے ہی تندرست بچوں اور نوجوانوں کو روزانہ صبح کے وقت ایک تولہ صافی پانی میں ملا کر پلائیں۔ بچوں کو صافی تین ماشے کی مقدار میں دیں۔ جو بچے مرض میں مبتلا ہو جائیں انھیں اطریفل شاہترہ ۳ ماشے سے ۶ ماشے تک کھلا کر صافی ایک تولہ پانی میں ملا کر پلائیں۔ مقامی طور پر ورم کی جگہ ضماد محلل کا لیپ کریں۔

"صافی" اور خناق

خناق بھی چھوت دار بیماری ہے اور بچوں کو زیادہ ہوا کرتی ہے بہتر تو یہ ہے کہ گرمی بڑھنے سے پہلے ہی حفظ ماتقدم کی غرض سے صافی ایک تولہ پانی یا کسی مناسب عرق میں ملا کر پلائیں۔ مرض لاحق ہو جانے پر صبح کو معجون عشبہ ۳ ماشے یا اطریفل شاہترہ ۳ ماشے کھلا کر اوپر سے صافی ۶ ماشے سے ایک تولہ تک عرق منڈی ۳ تولے عرق شاہترہ ۳ تولے میں شامل کر کے پلائیں۔ حلق میں درد ہو تو دوائے غرغرہ ۱ تولہ پاؤ بھر پانی میں جوش دے کر نیم گرم پانی سے غرارے کرائیں مقامی طور پر ضماد محلل لگائیں۔ چوتھے پانچویں دن صافی ۲ تولے نیم گرم پانی میں ڈال کر پلائیں۔ اس سے دو تین اجابتیں ہو کر مرض کا زور گھٹ جائے گا۔

"صافی" اور نکسیر

بہار اور گرمی کے موسم میں اکثر نکسیر پھوٹنے لگتی ہے نکسیر پھوٹتے ہی صافی ایک ایک تولہ صبح و شام چند دن تک استعمال کر لینی چاہیے۔ اگر مرض پرانا ہو تو اطریفل شاہترہ ۶ ماشے یا معجون مصفیٰ خاص ۶ ماشے کھا کر اوپر سے صافی ایک تولہ عرق شاہترہ ۵ تولے یا عرق شیر مرکب یا عرق شیر معتدل الملک ۵ تولے میں ڈال کر پلائیں۔ پیشانی پر قرص رعاف ٹھنڈے پانی یا سبز دھنیے کے پانی میں پیس کر لگائیں۔

"صافی" اور مہاسے

مہاسوں سے چہرہ بہت بدنما ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے پیدا کرنے میں خون کی خرابی کو کافی دخل ہے صافی مہاسوں کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ روزانہ صبح کو اطریفل شاہترہ ۶ ماشے کھا کر صافی ایک تولہ پانی یا دودھ میں ملا کر پی لینا کافی ہے کبھی کبھی صافی کی مقدار بڑھا کر مسہل بھی لے لیا کریں۔ عورتوں کو یہ شکایت ہو تو ایام کی خرابیوں کو دور کرنے کی غرض سے اوپر کے نسخے کے علاوہ رات کو سوتے وقت مستورین کا ایک چمچہ بھی دودھ میں گھول کر پی لیا کریں۔ چہرے پر ضماد مہاسہ یا غازۂ حسن افزا کا استعمال رات کو سوتے وقت کرنا چاہیے۔

"صافی" اور پتی

پتی میں صافی ایک تولہ پانی یا دودھ میں ملا کر صبح و شام چند دن تک پییں۔ بیرونی طور پر سرکہ ایک تولہ روغن گل ایک تولہ ملا کر بدن پر ملیں۔

"صافی" اور انہوریاں

انہوریوں کو دھوپ بھی کہتے ہیں یہ چھوٹے چھوٹے باریک دانے ہوتے ہیں جو جسم پر نکل آتے ہیں۔ یہ بیماری پسینے کی گلٹیوں میں اور جلد کے بالائی طبق کے نیچے پسینہ رک جانے سے ہوا کرتی ہے۔ صافی پسینے کی گلٹیوں میں تحریک پیدا کر کے ان کو سرگرم عمل بنا دیتی ہے اس لیے صافی کے استعمال سے بہت جلد انہوریاں مٹ جاتی ہیں ایک تولہ صافی کو ذرا سے پانی میں گھول کر پلائیں جسم پر دانے بہت زیادہ ہوں تو اطریفل شاہترہ ۶ ماشے کھا کر صافی پیا کریں۔

"صافی" اور داد

داد بڑی چھوت دار بیماری ہے۔ جدید تحقیقات میں اس کا سبب ایک نباتی کیڑا بیان کیا جاتا ہے۔ داد میں صافی بہت سریع الاثر ہے۔ ایک تولہ صافی عرق منڈی ۵ تولے یا محض پانی میں ملا کر پلائیں۔ داد پر روغن گندم یا روغن قلبا یا ضماد داد لگائیں۔

"صافی" اور چنبل

چنبل جسے انگریزی میں سورائیسس (Psorinsis) کہتے ہیں نہایت تکلیف دہ اور ضدی مرض ہے۔ اس میں جلد پر چھوٹے چھوٹے گلابی رنگ کے متفرق ابھار پیدا ہو جاتے ہیں جن میں چھوٹے چھوٹے چھلکوں کی تہ ہوتی ہے جو نوچنے سے اتر جاتے ہیں۔ یہ ابھار یا داغ رفتہ رفتہ بڑھتے رہتے ہیں اور ان میں خارش ہوا کرتی ہے کبھی بہت سے داغ مل کر ایک جال سا بنا دیتے ہیں۔ صافی چنبل کے لیے بالکل شفا بخش دوا ہے۔ حب لیموں ۲ عدد یا اطریفل شاہترہ ۶ ماشے کھا کر صافی ایک تولہ عرق چوب چینی سادہ ۵ تولے میں ملا کر پییں۔ مقامی طور پر ہمدرد مرہم لگائیں۔

"صافی" اور طاعون

اگرچہ ہندوستان میں طاعون کی بیماری مختلف موسموں میں پھیلا کرتی ہے لیکن صوبہ بمبئی اور دکن وغیرہ میں مارچ کے مہینے میں اس کے پھیلنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ غددی طاعون میں بغل کنج ران وغیرہ کے غدد جاذبہ پر ورم آجاتا ہے۔ صافی طاعون غددی اور طاعون فلغمونی میں بہت مفید ہوتی ہے۔ مرض کے حملے سے پہلے جب طاعون کسی مقام پر پھیل رہا ہو، روزانہ صبح کو حب طاعون عنبری ۲ عدد کھا کر اوپر سے صافی ایک تولہ ذرا سے پانی میں ڈال کر پی لیا کریں۔ اگر مرض کا حملہ ہو جائے تو صبح کو حب طاعون عنبری ۲ عدد صافی ۱ تولہ پانی میں ملا کر پییں۔ شام کو خمیرہ صندل ترش ورق طلا والا ۶ ماشے یا خمیرہ صندل سادہ ۹ ماشے کھا کر اوپر سے صافی ایک تولہ عرق شاہترہ ۵ تولے، عرق بید مشک ۲ تولے پلائیں۔ ہذیان اور بخار کی زیادتی میں بار بار خمیرہ صندل ۳ ماشے عرق گاؤزباں یا عرق بید مشک کے ساتھ دیتے رہیں۔ بغل کنج ران یا کان کے پیچھے ورم نمودار ہونے پر ضماد طاعون میں کر نیم گرم لگائیں یا قل زم یا ہمدرد مرہم بار بار لگاتے رہیں۔ مرض کے بعد کی کمزوری میں دواء المسک بارد جواہر والی ۳ ماشے یا دواء المسک بارد سادہ ۳ ماشے اور خمیرہ زمرد ۳ ماشے ملا کر عرق گاؤزباں ۱۰ تولے کے ہمراہ چند روز تک کھلاتے رہیں +

صافی (رجسٹرڈ) صافی ایک شیشی میں ۱۰ تولے یعنی دس خوراک ہوتی ہے۔ اگر دن میں ایک ہی خوراک دوا استعمال کی جائے تو مہینہ بھر کے لیے اس کی صرف تین شیشیاں کافی ہوں گی۔ جن کی قیمت صرف دس آنے فی شیشی کے حساب سے ایک روپیہ چودہ آنے ہوئی۔ زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے اگر دونوں وقت صبح و شام دوا استعمال کی جائے تو مہینہ بھر کے لیے چھ شیشیوں کی ضرورت ہوگی جن کی قیمت تین روپے بارہ آنے ہے + بچوں کے لیے آدھی مقدار میں یہ دوا منگانی چاہیے +

دواؤں کی قیمتیں

جن دواؤں کا ذکر اس مضمون میں ہوا ہے، ان کی قیمتیں ناظرین کی سہولت کے لیے اس فہرست میں لکھی جاتی ہیں۔

نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت
اطریفل شاہترہ	۱ تولہ	۰ر	دوائے غرغرہ	۱ تولہ	۱ر	ضماد جرب	ایک تولہ	۱ر	عرق مرکب مصفی خون	ایک بوتل	۴ر
حب تیفودی (رجسٹرڈ)	۱ درجن	۶ر	دوائے گلو	۱ تولہ	۲ر	ضماد داد	ایک تولہ	۱ر	عرق مکو	ایک بوتل	۰۲ر
حب طاعون	۱ درجن	۶ر	رسوت	۱ تولہ	۔ر	ضماد طاعون	ایک تولہ	۲ر	عرق منڈی	ایک بوتل	۰۲ر
حب لیموں	۴۰ گولی	۱۰ر	روغن صندل	۱ تولہ	۱۲ر	ضماد محلل	۱ تولہ	۲ر	غازہ حسن افزا (رجسٹرڈ)	ایک ڈبیہ	۱۲ر
خاکسی	۶ ماشے	۔ر	روغن توبا	۱ تولہ	۸ر	ضماد مہاسہ	۱ تولہ	۱ر	قرص رعاف	۱ درجن	۶ر
خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا	۱ تولہ	۸ر	روغن کنجد	۲ تولے	۔ر	عرق بید مشک قسم اول	ایک بوتل	۱۴ر	قرص ملین	ایک درجن	۰۱ر
خمیرہ زمرد	۱ تولہ	۸ر	روغن گل	۱ تولہ	۰ر	عرق تیفودی (رجسٹرڈ)	ایک بوتل	عا	قل زم (رجسٹرڈ)	ایک شیشی	علر
خمیرہ صندل سادہ	۱ تولہ	۰ر	روغن گندم	۱ تولہ	۸ر	عرق چوب چینی	ایک بوتل	۸ر	گندک سیال	۱ تولہ	عہ
خمیرہ صندل ترش ورق طلا والا	۱ تولہ	۸ر	سعالین (۵۰ قرص)	ایک شیشی	۸ر	عرق چوب چینی بنسخہ کلاں	ایک بوتل	سے	مستورین (رجسٹرڈ)	ایک شیشی	علر
خمیرہ گاؤزباں عنبری	۱ تولہ	۰۱ر	سفوف چوب گز والا	۱ تولہ	۱ر	عرق شاہترہ	ایک بوتل	۰۲ر	معجون عشبہ	۱ تولہ	۰ر
خمیرہ مروارید	۱ تولہ	۴ر	شربت عناب	ایک بوتل	۱۰ر	عرق شیر مرکب	ایک بوتل	۸ر	معجون مصفی خاص	۱ تولہ	۳ر
دواء المسک بارد سادہ	۱ تولہ	۲ر	صافی (رجسٹرڈ)	ایک شیشی	۱۰ر	عرق شیر معتدل الملک والا	ایک بوتل	عہ	نونہال (رجسٹرڈ)	ایک شیشی	۸ر
دواء المسک بارد جواہر والی	۱ تولہ	۸ر	صدوری (۱۰ خوراک)	ایک شیشی	صر	عرق گاؤزباں	ایک بوتل	۰۲ر	ہمدرد مرہم (رجسٹرڈ)	ایک ڈبیہ	۸ر

گرمی کے موسم میں تن درستی کی حفاظت

اطبائے قدیم نے موسم گرما کے متعلق لکھا ہے کہ اس کا مزاج گرم اور خشک ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس موسم میں ہوا کے جھونکے شعلوں اور آگ کی لپٹوں کی طرح گرم ہو جاتے ہیں اور فضا تپتے ہوئے تنور کی مانند ہو جاتی ہے۔ درخت، آبشار، ندی اور نالے خشک ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف انسان بلکہ حیوان بھی گرمی کی شدت کو محسوس کرتے ہیں اور ہر وقت پانی کی تلاش میں مصروف رہتے ہیں طائرانِ خوشنوا اپنی اپنی زمزمہ سنجیاں بھول کر کھلی ہوئی سوکھی منقاروں اور ہانپتے ہوئے سینوں سے صدائے العطش پیدا کرنے لگتے ہیں بغرض مجموعی حیثیت سے یہ موسم بہت ہی شعلہ انگیز اور آتش ریز ہوتا ہے۔ اسمٰعیل میرٹھی نے کیا خوب کہا ہے:-

مئی کا آن پہنچا ہے مہینہ　　　　بہا ایڑی سے چوٹی تک پسینہ

گرمی کی مصیبتیں اور خطرے

اس موسم میں روح بہت زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ اور وہ رطوبت بھی کچھ نہ کچھ تحلیل ہو جاتی ہے جس پر زندگی کا مدار ہے۔ معدہ کم زور اور ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ سخت مہلک اور خطرناک بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں۔ اسی لیے صاحبانِ مقدرت سرد مقامات مثلاً کشمیر اور شملے وغیرہ چلے جاتے ہیں۔ جو وہاں نہیں جا سکتے وہ برقی پنکھوں اور خس کی ٹھنڈی ٹٹیوں کی مدد سے اپنے محلوں میں کشمیر اور شملے کی ٹھنڈکوں کو جذب کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ مگر ہندوستان کے عام باشندے ناداری اور غربت کی وجہ سے اپنی عزیز ترین زندگی کی حفاظت کے لیے اتنا روپیہ خرچ نہیں کر سکتے۔ وہ نہ کشمیر جا سکتے ہیں نہ شملے، اور نہ خس کی ٹٹیوں سے کوئی ایسی جنت تعمیر کر سکتے ہیں جہاں گرمی کی جہنمی مصیبتوں سے انھیں پناہ مل سکے۔ وہ اپنی جانوں، عزیز اور قیمتی جانوں ہی کو ڈھال بنا لیتے ہیں۔ اس لیے کوئی لُو کے آتشیں جھونکوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ کوئی محرقہ بخار میں مبتلا ہو کر دم توڑ دیتا ہے۔ کوئی صفراوی دستوں، قے اور پیاس کی مصیبتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ درد سر، اور دل کے دھڑکنے کی شکایتیں تو اس موسم میں عام ہو جاتی ہیں۔ گرمی کے ان

مہلک اور جان لیوا خطروں

سے حفاظت کی یہی صورت ہے کہ آدمی دھوپ اور گرمی سے بچتا رہے۔ لُو چلتے وقت باہر نہ نکلے۔ سایہ اور دھوپ کے درجۂ حرارت میں ۵۰ - ۴۰ درجے کا فرق ہوتا ہے اس لیے باہر نکلنے کی حالت میں چھتری لگانا ضروری ہے۔ سر، گردن اور ریڑھ کی گرمی سے کافی حفاظت کرنی چاہیے۔ دھوپ میں چلنے پھرنے کے بعد ایکا ایکی ٹھنڈا پانی نہ پیا جائے۔ ٹھنڈی جگہ سے ایک دم باہر بھی نہ جانا چاہیے۔ گوشت اور گرم چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ غذا میں ٹھنڈی اور ہری ترکاریاں مثلاً کھیرا، ککڑی، خرفہ، پالک، کاہو وغیرہ کھائی جائیں۔ سیاہ لباس نہ پہننا چاہیے۔ پھلوں میں تربوز، سنترہ، انار، فالسہ کھانا چاہیے قبض ہو جائے تو کوئی ہلکی مُلیّن دوا مثلاً قرص ملین کھائیں مسہل ہرگز نہ لیں۔ غذا کے ساتھ سرکہ، پیاز، پودینہ یا املی ضرور کھائیں گرمی میں پسینے زیادہ آنے سے اور موسم کی گرمی و خشکی اور معدے کی حدت کے باعث پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو ٹھنڈا اور میٹھا پانی پینا چاہیے۔ اور چونکہ ہندوستان میں عام غربت و افلاس کی وجہ سے ہر شخص اوپر کی ضروری ہدایتوں پر عمل نہیں کر سکتا اور نہ بیک وقت ان کا حاصل کرنا کوئی آسان بات ہے، اس لیے

گرمی کی مصیبتوں سے بچنے کی اچھی ترکیب

یہ ہے کہ صبح کو نہار مُنہ کوئی ٹھنڈا مُفرّح اور مُسکن شربت پانی میں ڈال کر پی لینا چاہیے اور پھر اطمینان سے اپنے کاموں میں مصروف ہو جانا چاہیے۔ لیکن شربت ایسا ہونا چاہیے جس کے متعلق صحیح طبی اصول پر یہ اطمینان ہو کہ وہ معدہ، جگر، دل و دماغ اور گردے اور جسم کی پوری مشین کے کاموں پر کوئی خراب اثر نہ ڈالے گا۔ بلکہ وہ ان اعضا کو گرمی کے اثر سے بچا کر معمول کے مطابق اپنے افعال و وظائف

کے انجام دینے میں سرگرم رکھے۔ جگر کو گرم نہ ہونے دے کہ وہ معمول سے زیادہ صفرا پیدا کرنے لگے۔ دل کو قوت دے کر اس کی حرکتوں کو پست نہ ہونے دے اور گردوں کو ان کے اصل فرض کی ادائگی پر اس طرح آمادہ و تیار رکھے کہ وہ جسم کے زہریلے مواد کو پیشاب کے ذریعے سے نکالتے رہیں، جلد اور پسینے کی گلٹیوں (غدد عرقیہ۔ سوئٹ گلینڈز) کے افعال کو اس قدر باقاعدہ رکھے کہ موسم کی گرمی اور گرم ہوا میں چلنے پھرنے سے بدن میں جو گرمی پیدا ہوا سے وہ پسینے کے ذریعے سے نکالتی رہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ فائدے کسی عام اور بازاری شربت سے حاصل نہیں ہوسکتے۔ بلکہ ان کا حاصل کرنا اسی وقت ممکن ہو جب ماہرین فن کی کوئی جماعت یا فنِ طب سے متعلق کوئی ایسا ادارہ، جسے بہترین دل و دماغ، اور عقل و فہم رکھنے والے اطبا کا مخلصانہ تعاون، اور جدید آلات دواسازی کی امداد حاصل ہو، سائنٹفک اصول پر کوئی ایسا شربت تیار نہ کرے جس میں یہ تمام اوصاف جمع ہوں۔ پھر کیمیاوی اصول سے اس کے اثر کرنے والے اجزاء کے متعلق قطعی طور پر ثابت نہ ہوجائے کہ واقعی وہ فائدے اس میں موجود ہیں۔ اس قسم کا شربت جو اپنے سائنٹفک منافع اور فوائد کی بنا پر ہندوستان بھر میں مشہور، اور اپنی ٹھنڈی فرحت بخش اور سکن تاثیرات کی وجہ سے عہدِ حاضر میں لاثانی تسلیم کیا جاچکا ہے صرف

شربت رُوح افزا (رجسٹرڈ)

ہے۔ جسے سالہا سال کی محنت و کاوش کے بعد ہمدرد دواخانہ دہلی نے تیار کیا ہو اور ۳۵ سال کی طویل مدت میں اس کی لاکھوں بوتلیں، جو اپنے مخصوص دل فریب سرخ رنگ اور اپنی عطر بیز خوشبو کے باعث جذب و کشش کی تمام رنگین خصوصیتوں کی حامل ہوتی ہیں، ہندوستان اور بیرونِ ہند کے مختلف المزاج انسانوں، مختلف آب ہوا کے شہروں، قصبوں اور دیہات میں اپنے طبی اوصاف کا مظاہرہ کرچکی ہیں۔ شربت رُوح افزا کا صرف ایک گلاس جس میں بے شمار قیمتی پھلوں کا رس اور موسمی تازہ پھولوں کی خوشبوئیں شامل ہوتی ہیں گرمی کی تمام شعلہ باریوں کو ایک ہی لمحہ میں اس طرح سرد کردیتا ہو جیسے پانی کا چھینٹا آگ کو۔

شربت رُوح افزا اور موسم گرما

میں وہی تعلق ہو جو پانی اور آگ میں ہوسکتا ہو۔ جب دُھوپ میں چلنے پھرنے، یا لو کے گرم جھونکوں کے اثر سے معدے میں آگ سی جل رہی ہو، زبان پر کانٹے کھڑے ہوں، ہونٹوں پر پپڑیاں جم گئی ہوں، آنکھوں سے چنگاریاں جھڑتی ہوئی معلوم ہو رہی ہوں۔ پانی پیتے پیتے پیٹ پھول گیا ہو مگر پیاس لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جارہی ہو، دل کی حرکت سست ہوگئی ہو اور آدمی یہ محسوس کر رہا ہو کہ بے ہوشی ایک خطرناک دیو کی طرح اس کی طرف بڑھتی آرہی ہو تو شربت رُوح افزا کا ایک گلاس پی لینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زندگی ایک سُرخ سیال کی شکل اختیار کرکے جسم میں داخل ہوگئی اور دہکتے ہوئے انگاروں یا لپکتے ہوئے شعلوں پر پانی ڈال دیا گیا۔ شربت رُوح افزا پیتے ہی نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہو کہ آدمی دوزخ سے نکل کر جنت میں پہنچ گیا۔ شربت روح افزا گرمی کی تمام خطرناک علامات اور مخدوش بیماریوں کے لیے تریاق ثابت ہوا ہے۔ پیاس گرمی اور خشکی کو فوراً دُور کرتا ہو۔ طبیعت کی سستی اپستی اور تھکن کو دفع کرتا ہے۔ دردِ سر، قے، متلی صفراوی دستوں اور دل کی دھڑکن کو دُور کرتا ہے۔ دل و دماغ کو کیف و سرور سے بھر دیتا ہے۔ نہایت خوش ذائقہ، اور خوش رنگ ہے بلکہ اس کا رنگ تو شوخی اور رعنائی کی اس حد تک پہنچ گیا ہو کہ اس میں دل رُبائی اور محبوبیت کی شان پیدا ہوگئی ہے۔ پھر اس کی نکہت بیز خوشبوئیں جو گلاس ہونٹوں تک پہنچنے سے پہلے ہی دل کے غنچے کو کھلا کر پھول بنا دیتی ہیں اور دماغ کی بند کلی کو کھلنے پر مجبور کردیتی ہیں، اس کی دل فریبی اور کشش کو اور بڑھا دیتی ہیں۔

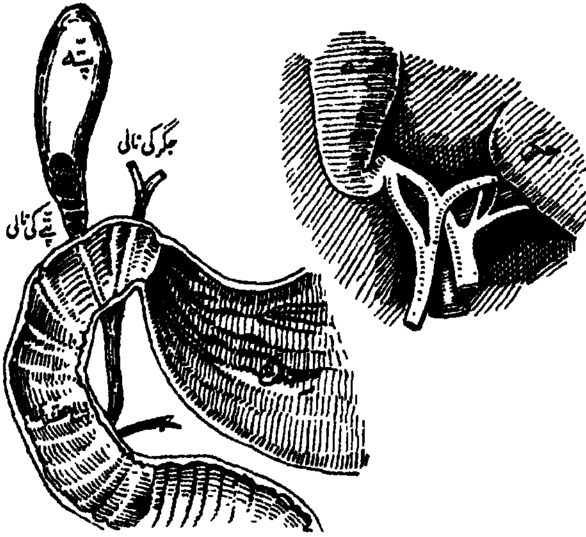
شربت روح افزا کی تاثیریں

شربت روح افزا کی ترتیب ایسے اجزاء سے کی گئی ہے جو طبیعت یا قوت حیات (وائٹل فورس) کو بیدار کرکے اس قوت

مدافعت بخشتے ہیں اور طبیعت کو اس قابل بنا دیتے ہیں کہ ناگہانی طور پر کوئی موسمی خطرہ پیش آجائے تو وہ اس کا مقابلہ کر سکے اور جسم کو ازدیادِ حرارت (ہائی پرتھرمیا) (HYPERTHERMIA) سے محفوظ رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صبح کو نہار منہ شربت روح افزا کا ایک گلاس پی لینے سے لو لگنے کا اندیشہ نہیں رہتا اور دھوپ میں چلنے پھرنے یا روزمرہ کے کاموں میں ورزش کی حد تک پہنچنے والی محنت و مصروفیت کے باعث قدرتاً عضلات کی حرکت سے جو زیادہ حرارت پیدا ہوتی ہے اسے شربت روح افزا کا اثر کرنے والا اصل جز و جلد اور پسینے کی گلٹیوں (عدد عرقیہ۔ سوئٹ گلینڈز) پر اثر ڈال کر پسینے کی راہ سے خارج کرکے جسمانی حرارت کو اعتدال پر

جگر اور پتہ

ان دونوں اعضا کے افعال شربت روح افزا کے استعمال سے صحیح رہتے ہیں اور وہ خلیاتِ جگر (ہیپے ٹک سیلز) کو طبعی مقدار سے زیادہ صفرا پیدا کرنے کے لیے آزاد نہیں چھوڑتا۔



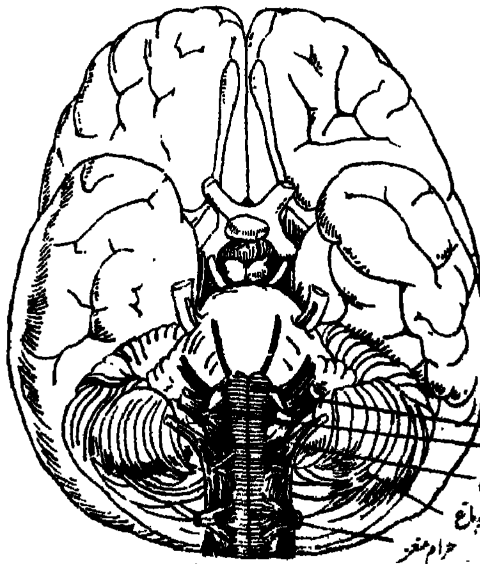
قائم رکھتا ہے اور جگر کے افعال کی نگرانی کرکے خلیاتِ جگر (ہیپے ٹک سیلز) کو طبعی مقدار سے زیادہ صفرا پیدا کرنے کے لیے آزاد نہیں چھوڑتا نیز آنتوں پر صفرا یعنی پت کی تراوش کو اس درجہ باقاعدہ رکھتا ہے کہ نہ تو صفرا زیادہ مقدار میں آنتوں پر ٹپک کر صفراوی دستوں کا باعث ہو سکتا ہے اور نہ اس کے کم ٹپکنے کی وجہ سے قبض کا اندیشہ رہتا ہے۔ شربت روح افزا جگر کے فعل کو درست رکھ کر یہ موقع نہیں دیتا کہ صفرا معمول سے زیادہ معدے میں آکر دردِ سر، متلی، قے، اور دستوں وغیرہ کا باعث ہو۔ یہ گردوں کے مزاج اور ان کے افعال کو گرمی کے اثر سے بچاتا ہے اور گردے خون کے خراب اجزا کو بدستور پیشاب کے راستے سے خارج کرتے رہتے ہیں۔

شربت روح افزا کی ایک خاص تاثیر

جس سے نہ صرف عام بازاری شربت بلکہ موجودہ زمانے کے بہترین شربت بھی محروم ہیں، یہ ہے کہ وہ دل، جگر، معدہ اور گردوں کے کاموں پر پورا پورا اثر قائم کرنے کے ساتھ اپنے بہترین اور مقوی پھلوں کے رسوں اور پھولوں کی خوشبوؤں نیز مفرحات کے باعث دماغ، راس النخاع (میڈلا) پر بھی مؤثر ہوتا ہے اور مرکز مولدِ حرارت (تھرمو جے نے ٹک) مرکز مخرجِ حرارت (تھرمولائی ٹک) اور مرکز معدّلِ حرارت (تھرمو نیک ٹک) کو اتنا معتدل رکھتا ہے کہ اوّل تو جسم میں زیادہ حرارت پیدا ہی نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو مرکز مخرج حرارت فوراً سرگرم عمل ہو جاتا ہے اور تنفس نیز

دماغ کے نیچے کا حصہ

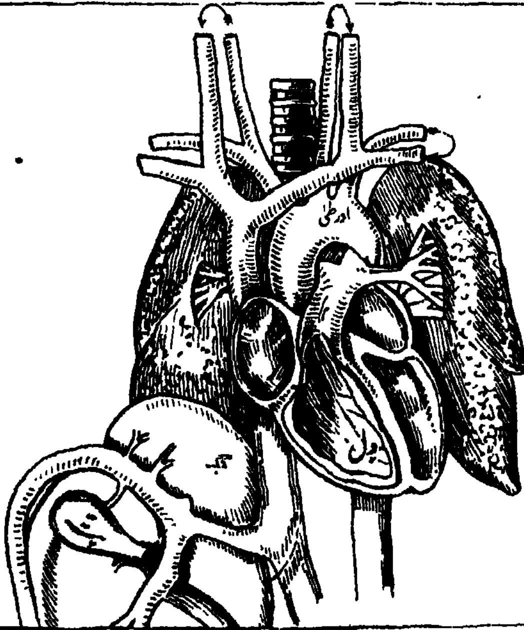
جس کے پچھلے حصے میں راس النخاع (میڈلا) کے پاس وہ مراکز ہوتے ہیں جو انسان کے جسم میں حرارت پیدا کرتے ہیں اور اس کو اعتدال پر رکھتے ہیں۔ شربت روح افزا معدے میں داخل ہوتے ہی اعصاب کے ذریعے سے ان مراکز پر اثر کرتا ہے اور اس طرح جسم کی حرارت اعتدال پر رہتی ہے۔



فضلات مثلاً پیشاب، پاخانہ اور جلد کے ذریعے سے حرارت بدنیہ خارج ہو جاتی ہے۔ غرض شربت روح افزا دماغ کے مراکزِ حرارت کے افعال میں موسم گرما کے تباہ کن اثرات سے کسی قسم کا اختلال پیدا ہونے نہیں دیتا۔ بلکہ مرکزِ مولّد حرارت اور مرکزِ مخرج حرارت کے وظائف میں طبعی یکسانیت، ہم آہنگی اور اعتدال قائم رکھتا ہے۔ اس طرح انسان گرمی کی بہت سی مہلک بیماریوں سے یقینی طور پر محفوظ رہتا ہے، کیونکہ اگر پیدائش حرارت اور اخراج حرارت میں تناسب و اعتدال قائم نہیں رہتا تو طرح طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ شربت روح افزا کی یہی تاثیر ہے جس نے اسے طبِ قدیم کی تمام نئی اور پرانی ایجادات میں خاص اور امتیازی درجہ دے دیا ہے۔ آج ان خواص اور تاثیرات کا کوئی شربت دستیاب نہیں ہو سکتا۔

شربت روح افزا کے اجزاء مؤثرہ

شربت رُوح افزا جو ہمدرد دواخانہ دہلی میں ۳۵ سال سے نہایت احتیاط اور حکیمانہ نکتہ آفرینیوں کے ساتھ مخصوص نگرانی میں تیار ہوتا ہے، اپنے اجزائے مؤثرہ کی اہمیت اور طریق تیاری کی ندرت نیز اپنے فوائد کے لحاظ سے دنیا کا بے نظیر اور لاثانی شربت ہے۔ اس میں انار، سیب، سنترہ، انناس، بہی، فالسہ، آلوچہ اور دوسرے بہترین تازہ پھلوں کے رسوں کے علاوہ نہایت نایاب اور بیش قیمت پھول ڈالے جاتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں کیا جاتا بلکہ گلاب، بید مشک، کیوڑہ



دِل اور دورانِ خون

شربت رُوح افزا کی پہلی خوراک دورانِ خون پر اپنا اثر کرتی ہے۔ دورانِ خون شربت رُوح افزا کے استعمال سے ہمیشہ صحیح رہتا ہے۔

اور دوسری قیمتی ادویہ کے نہایت صاف و شفاف عرق تیار کر کے شربت روح افزا میں شامل کیے جاتے ہیں مختلف موسموں میں پیدا ہونے والے پھلوں، پھولوں اور میووں کے عرق شربت روح افزا کی ترتیب میں شامل ہیں جن کا ان کے موسم سے تیاری شربت کے زمانے تک طبی اصول پر محفوظ رکھنا ہی ایک عظیم الشان فنی کارنامہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شربت روح افزا میں ایسی عجیب اور نادر تاثیریں پیدا ہو جاتی ہیں جو طبیعت یا قوتِ حیات (وائٹل فورس) کو گرمی کی تمام بیماریوں کے خلاف کامیابی سے جنگ کرنے کے قابل بنا دیتی ہیں

شربت رُوح افزا کی تیاری

شربت رُوح افزا کی تیاری میں ایسی خصوصیات برتی جاتی ہیں جو دیسی فن دواسازی میں بجائے خود ایک انقلاب ہیں اور جو طبِ قدیم کے تمام اداروں میں صرف ہمدرد دواخانہ دہلی کا حصہ ہیں۔ شربت روح افزا جس مخصوص دیگ میں تیار کیا جاتا ہے وہ اتنی بڑی ہے کہ اس میں ایک ہی وقت میں تقریباً ایک ہزار بوتلیں سماتی ہیں اس دیگ میں مخصوص قسم کے آلات لگے ہوئے ہیں جو ہر وقت شربت کا درجہ حرارت، مقدار، وزن اور اس کا قوام وغیرہ بتاتے رہتے ہیں۔ یہی سائنٹفک طریقہ تیاری ہے جس سے شربت رُوح افزا ہمیشہ یکساں ہوتا ہے برسوں رکھا رہنے کے بعد بھی اس کے مزے، رنگ، قوام اور خوشبو وغیرہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شربت کی تیاری یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ

اس کے بعد اسے بغیر ہاتھ لگائے مشینوں سے صاف کیا جاتا ہے اور مشین ہی سے بوتلوں میں بھرا جاتا ہے۔ اس کے بعد کیپ شول لگانے والی اور بوتلوں پر لیبل لگانے والی مشینیں اپنا کام شروع کرتی ہیں اور شربت روح افزا کی بوتل کو دلہن بنا کر پیش کر دیتی ہیں۔ یہی وہ خصوصیات ہیں جو شربت روح افزا کو اپنی شان اور اپنے طرز کا واحد شربت ثابت کر چکی ہیں۔ گزشتہ ۳۵ سال میں کوئی شربت شربت روح افزا کا حریف ثابت نہیں ہوا اور آیندہ بھی اس کا امکان نہیں۔

شربت رُوح افزا اور گرمی کی بیماریاں

گرمی کے سخت اور رُوح و اخلاط کو خاکستر کر دینے والے موسم میں بہت سی مہلک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان تمام بیماریوں کے لیے روح افزا سے بہتر کوئی دوا ایجاد نہیں ہوئی مگر عقلمندوں کا مقولہ ہے، "حفظِ صحت کا ایک اونس شفا کے ایک پونڈ کی قیمت رکھتا ہے" اس لیے بہتر ہے کہ گرمی کی بیماریوں میں شربت روح افزا کی شفابخشیوں کے اظہار سے پہلے شربت روح افزا کے ذریعے سے ان بیماریوں سے بچنے کا طریقہ بتا دیا جائے۔

موسمی کربلا

گرمی اور کربلا میں ایک معنوی ربط ہے۔ پیاس کی شدت کربلا کی بھی خصوصیت ہے اور گرمی کی بھی۔ اس موسمی کربلا سے بچنا اور اپنے متعلقین نیز خاندان کے لوگوں کو بچانا ہر عقلمند آدمی کا پہلا فرض ہے۔ اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ گرمی شروع ہوتے ہی صبح کو نہار مُنہ شربت روح افزا کا ایک گلاس پی لیا کیجیے۔ ایک اوسط درجے کے گلاس میں چار پانچ تولے شربت روح افزا ڈال لینا کافی ہے اگر برف دستیاب ہو سکے تو پانی کو برف سے ٹھنڈا کر لینا چاہیے۔ شربت روح افزا سے تیار کیا ہوا یہ خوب صورت، خوش ذائقہ اور خوش رنگ اور خوشبودار جام دن بھر گرمی کے خراب اثرات محفوظ رکھے گا۔ اگر صبح کے ناشتے میں عادتاً دُودھ پینا ضروری ہو تو دُودھ کو شربت روح افزا سے میٹھا کر کے پینا چاہیے۔ زندہ دلانِ پنجاب دہی کی لسی میں شربت روح افزا شامل کر کے پی سکتے ہیں۔ دُودھ اور لسی کا ذائقہ شربت روح افزا سے بہت خوش گوار ہو جاتا ہے۔ شام کو جب دن بھر کی مصروفیت کے بعد دل و دماغ اور اعصاب میں تھکن محسوس ہو تو شربت روح افزا کا ایک گلاس نوش فرما کر دل و دماغ اور اعصاب میں طاقت و توانائی اور قوت و مسرت کی ایک حیات بخش لہر فوراً پیدا کی جا سکتی ہے۔ خود بھی پیجیے اور سفرِ حیات کے تمام رفیقوں کو اس کا ایک ایک گلاس پلا کر اپنی زندگی کے پھولتے پھلتے باغ کو بادِ صرصر کے حوادث سے بچائیے۔

ہاکی اور ٹینس کے میچ اور شربت رُوح افزا

ہاکی، ٹینس، فٹ بال، گولف، بیڈمنٹن اور اسی قسم کے ورزشی کھیلوں کے بعد جب پسینہ کثرت سے بہنے لگے اور گرمی میں سخت ورزش کے نتائج کی بنا پر دل کی حرکت سست اور کم زور ہو رہی ہو یا تھکن اضمحلال اور افسردگی کا احساس ہو رہا ہو تو سوڈا واٹر اور ہر قسم کے مروجہ مسکن سیالوں اور شربتوں سے قطع نظر کر کے شربت روح افزا کا ایک ایک گلاس ہر کھلاڑی کو پی لینا چاہیے۔ شربت روح افزا سوڈا واٹر میں ڈال کر پیا جائے گا تو سوڈے میں وہ لطف پیدا ہو جائے گا جو اور کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا۔

شربت روح افزا اور ماء الصحت (رجسٹرڈ)

اگرچہ شربت رُوح افزا اپنی شان کا بالکل انوکھا شربت ہے اور اس کے فوائد کسی دوسرے شربت یا عرق میں بجنسہٖ منتقل نہیں ہو سکتے تاہم ہمدرد دواخانہ دہلی نے دُور دراز رہنے والے ان لوگوں کی خاطر جو شربت روح افزا حاصل نہیں کر سکتے اور محصول ڈاک کے بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتے ایک عجیب و غریب عرق "ماء الصحت" ایجاد کیا ہے جس میں انار، انگور، سنترہ، بہی، انناس، فالسہ وغیرہ کے تازہ رس بھی شامل ہیں اور مفرح اور مقوی دل و دماغ دوائیں بھی ڈالی گئی ہیں۔ جو حضرات شربت روح افزا نہ خرید سکیں وہ ماء الصحت ۲ تولے کو معمولی شکر یا قند کے شربت میں

ملا کر صبح و شام شل شربت روح افزا کے پی سکتے ہیں۔

گرمی کی بیماریاں اور شربت روح افزا کے کرشمے

شربت روح افزا گرمی کی مختلف بیماریوں کا بالکل آخری، آسان اور نہایت خوش گوار علاج ہے۔ ہمدرد دواخانہ دہلی نے شربت روح افزا ملک میں پیش کر کے زبردست اور زندہ جاوید کارنامہ انجام دیا ہے۔ اب گرمی کی موذی اور تکلیف دہ بیماریوں میں شربت روح افزا استعمال کرنے کے نہایت آسان اور عام فہم طریقے لکھے جاتے ہیں:۔

درد سر

گرمی میں زیادہ تر صفراوی یا دموی درد سر ہوا کرتا ہے۔ صفراوی درد سر میں منہ کا مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ دموی درد سر میں آنکھوں اور چہرے کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ سر بھاری معلوم ہوتا ہے۔ اس قسم کا درد سر لو لگنے سے بھی ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات گرمی میں دماغی کام کرنے کی وجہ سے بھی سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ صفراوی درد سر میں شربت روح افزا ۴ تولے پانی میں یا عرق بید مشک ۵ تولے میں ڈال کر پلائیں۔ پیشانی پر قل زم کی پھریری لگا دیں یا ہمدرد مرہم مل دیں۔ شربت روح افزا پہلی ہی خوراک میں صفرا یا پت کو، جو غیر طبعی طور پر معدے میں گر کر درد سر پیدا کرتا ہے، روک دیتا ہے اور درد سر دور ہو جاتا ہے۔ اگر شربت روح افزا نہ ہو تو مار الصحت ۲۔ تولے معمولی شربت میں ملا کر پلائیں۔ درد سر دموی میں شربت روح افزا ۴ تولے پانی میں ڈال کر پلائیں۔ دماغی کام کرنے سے درد سر ہوا ہو جو اکثر مصنفین، وکیلوں، ایڈیٹروں، دفتر کے کلرکوں اور محنتی طالب علموں کو ہوا کرتا ہے تو درد سر یا تھکن کا احساس ہوتے ہی شربت روح افزا ۵ تولے برف کے ٹھنڈے پانی میں ڈال کر نوش کریں اس سے فوراً درد اور تھکن دور ہو جائے گی اور دماغ تازہ دم ہو کر کام کی طرف لگ جائے گا۔

لو لگنا۔ سن اسٹروک

جب سخت گرمی پڑتی ہے اور سورج کی تیزی بڑھ جاتی ہے تو ہندوستان کے گرم شہروں میں مئی جون اور جولائی میں لو لگنے کے حادثے ہوا کرتے ہیں۔ جن مقامات پر گرمی ۱۰۸ سے ۱۲۰ فارن ہیٹ تک ہوتی ہے وہاں آدھی رات گزر جانے پر بھی لو لگ جایا کرتی ہے۔ لو لگنے پر مریض کے دل پر گرمی کا احساس ہوا کرتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ قے آتی ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں نبض کم زور ہو جاتی ہے سانس تنگ ہو جاتا ہے پھر بے ہوشی ہو جاتی ہے۔ لو کے سخت حملے کی صورت میں دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے۔ لو کا کوئی حادثہ ہونے پر فوراً مریض کو آرام سے لٹا کر سر پر ٹھنڈا پانی ڈالیں اور شربت روح افزا ۴ تولے ٹھنڈے پانی میں گھول کر جس قدر جلد ممکن ہو سکے پلائیں۔ اگر کچے آم مل جائیں تو ان کو گرم راکھ میں دبا کر پانی نچوڑیں اور یہ پانی ۵ تولے لے کر اس میں شربت روح افزا ۴ تولے شامل کر کے پلائیں۔ بخلخہ سرد سنگھائیں۔ جب پیاس معلوم ہو تو شربت روح افزا عرق بید مشک میں ملا کر پلائیں۔ شربت روح افزا نہ ہو تو مار الصحت ۲۔ تولے سے ۵ تولے تک مصری یا شکر کے شربت میں ملا کر اور ٹھنڈا کر کے پلائیں۔

(نسخہ بخلخہ سرد:۔ عطر خس۔ عطر صندل۔ روغن گل ہموزن)

اختلاج یا دل کی دھڑکن۔ گرمی کی شدت یا لو لگنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ ایسی صورت میں طبیعت بے چین ہوتی ہے دل ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جب دل کی حرکت تیز ہو اور طبیعت پر وحشت کے آثار ظاہر ہوں تو فوراً شربت روح افزا ۵ تولے ٹھنڈے پانی کے ایک گلاس میں ملا کر پلائیں۔ بکری یا گائے کے دودھ میں شربت روح افزا ڈال کر پینے سے دل کی دھڑکن دور ہو جاتی ہے۔ دل مستقل طور پر کم زور ہو تو خمیرہ مروارید ۴ ماشے یا خمیرہ زہر مہرہ ۴ ماشے کھلا کر اوپر سے شربت روح افزا ۴ تولے ٹھنڈے پانی میں ملا کر پلائیں۔

پیاس کی زیادتی۔ پیاس اس احساس کا نام ہے جو سرد تر چیز کی طلب کو ظاہر کرتا ہے۔ جب پانی کی مقدار خون میں کم ہو جاتی ہے تو پیاس معلوم ہوتی ہے گرمی میں پیاس بہت لگتی ہے۔ پیاس کے وقت اگر عمدہ پانی دستیاب نہ ہو اور خراب پانی پینے میں آجائے جیسا کہ ریل اور بیل گاڑیوں کے سفر میں ہوا کرتا ہے تو خطرناک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آدمی ہر وقت گھر پر نہیں رہتا اور جب سفر میں ہوتا ہے تو جگہ جگہ کا پانی پینا پڑتا ہے جس کے اچھا ہونے کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی اس قسم کا پانی زندگی کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ اس لیے گرمی میں خاص طور پر اس کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ پیاس کم لگے۔ گرمی میں کبھی معدہ، جگر اور گردوں کا مزاج گرم ہو جانے کی وجہ سے بار بار پیاس لگتی ہے مگر پانی پینے سے تسکین نہیں ہوتی۔ پانی پیتے پیتے پیٹ پھول جاتا ہے۔ ذیابیطس کی وجہ سے بھی پیاس بڑھ جاتی ہے۔ علاج: گرمی کے موسم میں پیاس کی شدت سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ صبح کو دن چڑھنے سے پہلے ۴ تولے شربت روح افزا ٹھنڈے پانی یا دودھ یا دہی کی لسی میں ڈال کر پی لیں۔ اس ترکیب سے جگر، معدہ اور گردوں پر اتنا اچھا اثر پڑتا ہے کہ دن بھر پیاس کی شدت نہیں ہوتی۔ جلد اور پسینے کی گلٹیوں (غدد عرقیہ۔ سویٹ گلینڈز) کا فعل بھی باقاعدہ رہتا ہے اور پسینہ ضرورت سے زیادہ خارج نہیں ہوتا۔ سخت گرمی کے وقت بھی طبیعت کام کرنے

پر حاضر رہتی ہے۔ پیاس کی شدت کے مریضوں کو شربت روح افزا ۵ تولے نہایت ٹھنڈے پانی میں ڈال کر پلائیں۔ پہلے ہی گلاس میں پیاس کو سکون ہو جاتا ہے ضرورت ہو تو ایک گھنٹے بعد دوسرا گلاس پلائیں۔ ذیابیطس کے مریضوں کو پیاس کی زیادتی میں دوا لابی ایک قرص کھلا کر اوپر سے شربت روح افزا ۵ تولے (چھاچھ۔ مٹی ۵) ۱۵ تولے میں ملا کر پلائیں۔ اس سے اصل مرض کا بھی قلع قمع ہو جائے گا اور پیاس بھی دُور ہو جائے گی۔ تین چار ہفتے مسلسل یہ عمل کریں۔ شربت روح افزا موجود نہ ہونے کی صورت میں ماءُ الصحت ۲ تولے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قے اور متلی۔ گرمی میں جگر کے فعل کی خرابی کے باعث صفرا غیر معمولی طور پر معدے میں گر کر پیاس، قے اور متلی وغیرہ کی شکایتیں پیدا کر دیتا ہے ایسی صورت میں شربت روح افزا ۴ تولے پانی میں گھول کر تھوڑا تھوڑا پلائیں یا شربت روح افزا ۳ تولے عرق پودینہ ۵ تولے یا عرق گلاب ۵ تولے میں ڈال کر پئیں اور ذرا ذرا سا شربت روح افزا بار بار چاٹتے رہیں۔ جی چاہے تو سوڈا واٹر میں شربت روح افزا شامل کر کے پئیں۔ جہاز، ریل، اور بیل گاڑی وغیرہ میں بیٹھنے سے جو قے آنے لگتی ہے اس میں بھی شربت روح افزا نہایت مفید ہے۔ دو تولے شربت پانی یا سوڈا واٹر میں ڈال کر پلائیں۔ حاملہ عورتوں کی قے میں بھی شربت روح افزا تریاق ثابت ہوا ہے۔ ذرا ذرا سا شربت چاٹیں یا پودینے کے عرق میں ۲ تولے شربت روح افزا ڈال کر نوش کریں۔ گرمی کے تمام بخاروں میں قے، پیاس، دردِ سر اور ہذیان کو رفع کرنے کی غرض سے شربت روح افزا اسی طرح استعمال کریں۔

بھوک بند ہو جانا۔ گرمی کی شدت میں اکثر بھوک بند ہو جاتی ہے یا کم لگتی ہے۔ ایسی صورت میں صبح سویرے نہار منہ ۴ تولے شربت روح افزا پانی یا دودھ میں ڈال کر پئیں اور دوپہر تک کچھ نہ کھائیں۔ کھانے کے وقت معدے میں بھوک کا احساس ہونے لگے گا اور حسبِ معمول خوب غذا کھائی جائے گی۔

ناگہانی بے ہوشی۔ بعض اوقات گرمی میں مجمع میں بیٹھے یا ریل اور سڑک پر چلتے چلتے آدمی بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ اس قسم کی بے ہوشی میں شربت روح افزا ۴ تولے ٹھنڈے پانی میں ملا کر تھوڑا تھوڑا بے ہوش آدمی کو پلائیں۔ نہ پی سکے تو چمچے سے حلق میں اتاریں۔ اگر مل سکے تو عرق بیدمشک ۵ تولے عرق کیوڑہ ۵ تولے بھی شامل کر دیں۔

صفراوی یا پت کے دست

گرمی کے موسم اور گرم مقامات پر غذا کی خرابی سے اکثر صفراوی یا پت کے دستوں کی شکایت ہو جاتی ہے بچوں کے اس قسم کے دستوں سے تو ہیضے کا شبہ ہو جاتا ہے۔

دست شروع ہوتے ہی بڑے آدمی کو ۴ تولے شربت روح افزا عرق گلاب ۱۰ تولے یا عرق پودینہ ۱۲ تولے یا صرف پانی میں ڈال کر پلائیں۔ جب پیاس معلوم ہو تو سوڈا واٹر میں شربت روح افزا ڈال کر پلائیں۔ بچوں کو شربت روح افزا ۱ تولہ یا ۲ تولے عرق گلاب ۳ تولے میں ملا کر دیں۔ سبز رنگ کے دست ہوں تو اسی شربت میں ذرا سا نارجیل دریائی اور زہر مہرہ بھی گھس دیں۔

بے خوابی یا نیند نہ آنا۔ گرمی میں جگر کی خرابی قبض یا بدہضمی کی وجہ سے یہ شکایت ہو جاتی ہے۔ نیند بالکل نہیں آتی یا کم آتی ہے۔ حاملہ عورتوں کو بھی نیند نہ آنے کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت پیش آنے پر شام کا کھانا سونے سے چار گھنٹے پہلے کھا لیا کریں اور رات کو سوتے وقت ۴ تولے شربت روح افزا ٹھنڈے پانی میں ڈال کر پی لیا کریں۔ اس سے اکثر پہلے ہی دن نہایت گہری اور آرام کی نیند آ جاتی ہے۔ حاملہ عورتوں کو ایامِ حمل میں نیند نہ آئے تو وہ بھی شربت روح افزا اسی ترکیب سے استعمال کر سکتی ہیں۔ سر میں تیل ڈالنے کی عادت ہو تو معمولی بازاری تیلوں کی جگہ روغن بے نظیر اچھی طرح سر میں مل لیا کریں۔

طبیعت کا گرا گرا رہنا گرمیوں میں دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس لیے اکثر طبیعت افسردہ اور گری گری رہتی ہے۔ شربت روح افزا جگر اور دورانِ خون پر نہایت اچھا اثر ڈالتا ہے۔ اس کے استعمال سے طبیعت جلد بشاش اور خوش ہو جاتی ہے جس وقت طبیعت گری گری ہو تو شربت روح افزا ۵ تولے ٹھنڈے پانی میں ملا کر پی لیں۔ صبح و شام عادتاً شربت روح افزا پیتے رہیں تو یہ شکایت پیدا ہی نہ ہو گی۔

چڑچڑاپن گرمیوں کے دن بہت بڑے ہوتے ہیں موسم کی گرمی کے باعث جسم میں حرارت زیادہ ہو جاتی ہے۔ فضا اور ماحول بھی گرم ہوتا ہے ان وجوہ سے اکثر دماغی کام کرنے والوں کے مزاج میں، جن میں ایڈیٹروں سے لے کر دفتروں کے کلرک سب شامل ہیں، چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر غصہ آتا ہے اور معمولی معمولی اسباب پر وہ بیوی بچوں اور ملازموں پر خفگی کا اظہار کرنے ہیں حقیقت میں یہ دل اور اعصاب کی کمزوری کا نتیجہ ہوتا ہے اس دلچسپ مرض میں جب بیوی اپنے شوہر کا انتظار خوف و ہراس کے ساتھ کیا کرتی ہے اور بچے شفیق باپ کے گھر میں قدم رکھتے ہی خاموش ہو جاتے ہیں۔ شربت روح افزا نہایت مفید ہوتا ہے۔ ۴ تولے شربت روح افزا برف کے ٹھنڈے میں ڈال کر آتش مزاج شوہر یا باپ کو پلا دینا چاہیے۔ جلد یہ چڑچڑاپن اور غصے کی عادت دُور ہو جائے گی۔

نکسیر۔ گرمی کے موسم میں گرمی اور خشکی کے باعث نکسیر پھوٹنے لگتی ہے اور سیروں خون ضائع ہو جاتا ہے جن لوگوں کو یہ شکایت ہو انھیں روزانہ صبح کو شربت روح افزا ۲ تولے پانی یا عرق شاہترہ میں ڈال کر پی لینا چاہیے۔

صفراوی یا پت کا بخار۔ یہ شدید قسم کا ملیریائی بخار ہے محرقہ بھی اسی کی ایک خطرناک قسم ہے جس میں بخار بہت تیز ہوتا ہے۔

علاج:۔ پہلے ہی دن شربت روح افزا ۲ تولے عرق کاسنی یا عرق شاہترہ دس دس تولے میں ملا کر پلائیں اور روزانہ تین دن تک صبح و شام پلاتے رہیں اس سے اخراج فضلات کا نظام درست اور باقاعدہ ہو جائے گا اور تیسرے دن بخار اتر جائے گا اگر بخار نہ اترے تو پھر چار دن یہی شربت روح افزا مذکورہ طریقے پر پلاتے رہیں۔ ساتویں دن شام کو قرص ملین ۲ عدد کھلائیں، صبح کو دو تین اجابتیں آکر طبیعت درست ہو جائے گی، غذا میں خرفہ، پالک، کدو وغیرہ کی ترکاری کھلائیں یا آش جو پلائیں۔

مختلف قسم کی پارٹیاں اور شربت روح افزا۔ موسم گرما کی کوئی پارٹی جس میں شربت روح افزا نہ ہو کیف و سرور اور صحت و شادمانی کے لحاظ سے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جن پارٹیوں میں شربت روح افزا سے تیار کیا ہوا سرخ رنگ کا سیال سفید بلوری گلاسوں میں چمک رہا ہو وہ نتیجے کے لحاظ سے قطعاً کامیاب سمجھی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب کوئی پارٹی شربت روح افزا سے محروم رہنا نہیں چاہتی۔

شربت روح افزا کا آئس کریم۔ بعض جدت پسند حضرات گائے کے عمدہ دودھ اور بالائی میں شربت روح افزا شامل کر کے آئس کریم بنا کر نوش کرتے ہیں۔ اس طریقے سے تیار کی ہوئی آئس کریم نہایت خوش ذائقہ، خوش رنگ اور مفرح ہوتی ہے۔ صاحبانِ ذوق اسے بے حد پسند کرتے ہیں۔

شربت روح افزا بوڑھوں، جوانوں، عورتوں، بچوں، سرمایہ داروں، مزدوروں، ہندوؤں، مسلمانوں، پارسیوں، عیسائیوں، مولویوں، پنڈتوں، غرض ہر مذہب کے ہر عمر کے افراد کے لیے گرمی کا بہترین طبی اور سائنٹفک تحفہ ہے جس کو حاصل کرنے کی کوشش قطعاً دانشمندی اور دور بینی ہے۔ اس میں کوئی ناجائز چیز شامل نہیں ہے۔

شربت روح افزا کی قیمت اور خاص رعایتی اعلان

شربت روح افزا کی قیمت اس کے فائدے کے لحاظ سے پہلے ہی کم رکھی گئی ہے۔ ایک روپیہ چار آنے فی بوتل میں اس قسم کی خوبیوں والا شربت کسی طرح بھی مہنگا نہیں ہے۔ پھر بھی زیادہ تعداد میں بوتلیں خریدنے والوں کے لیے خاص رعایت کر دی گئی ہے۔ چنانچہ تین بوتلوں سے پانچ بوتلوں تک خریدنے والوں کے لیے ار فی بوتل کی رعایت کی جاتی ہے اور چھ بوتلوں سے گیارہ بوتلوں تک کے خریدار کو ۲ پیسے فی بوتل کی اور ایک درجن یا اس سے زیادہ بوتلوں کے خریدار ۲ر فی بوتل کی کمی قیمت میں کر دی جاتی ہے + طبیبوں، عطاروں، ویدوں، اور ڈاکٹروں کو ۲۰ فی روپیہ کمیشن دیا جاتا ہے۔

دہلی سے باہر کے شائقین کو چاہیے کہ وہ ریلوے کے ذریعے سے شربت کا پارسل منگائیں۔ ڈاک سے پارسل منگوانے میں خرچ زیادہ آتا ہے۔ دو دو تین تین خریدار مل کر اگر شربت منگائیں تو ریلوے کے محصول میں بھی کمی ہو جاتی ہے اور اعلان کے مطابق وہ رعایت کے حقدار بھی زیادہ ہوتے ہیں + ریلوے پارسل منگانے والے صاحب اپنے اسٹیشن کا نام معہ لائن صاف صاف لکھیں +

دواؤں کی قیمتیں

جن دواؤں کا ذکر اس مضمون میں ہوا ہے، ان کی قیمتیں ناظرین کی سہولت کے لیے نیچے لکھی جاتی ہیں +

نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت
خمیرہ زہر مہرہ	۱ تولہ	۸ر	زہر مہرہ معمولی	۱ تولہ	۴ر	عرق شاہترہ	۱ بوتل	۲؍	قرص ملین	۱ درجن	۱۰ر
خمیرہ مروارید	۱ تولہ	۴ر	شربت روح افزا	۱ بوتل	عہ	عرق کاسنی	۱ بوتل	۳ر	قل زم	۱ شیشی	عہ
دوالابی (ایک شیشی)	۲۴ خوراک	سے	عرق بید مشک	۱ بوتل	۱۴ر	عرق کیوڑہ	۱ بوتل	عہ	مار الصحت	۱ بوتل	۸ر
روغن بے نظیر	۱ شیشی	۱۲ر	عرق پودینہ	۱ بوتل	۴ر	عرق گلاب	۱ بوتل	۱۴ر	نارجیل دریائی	۱ تولہ	—
									ہمدرد مرہم	۱ ڈبیہ	۸ر

احوال واقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے۔ جمود اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں۔ کوئی انسانی جماعت زندہ کہلانے کی مستحق نہیں ہے جب تک کہ اس میں قوتِ عمل نہ ہو اور وہ اپنی قوت کو صحیح مصرف میں نہ لگائے۔ طبِ یونانی کی دنیا میں ایک عرصۂ دراز سے جمود چھایا ہوا تھا۔ جالینوس اور بوعلی سینا کے بنائے ہوئے آفتاب و مہتاب درخشاں ضرور تھے لیکن ان کی روشنی کے راستے میں ہماری غفلت اور سستی کا ابر حائل تھا۔ اللہ کی زمین ہمارے سامنے پڑی تھی، اللہ تعالیٰ کی پیدا کیے ہوئے معدنیات کے ہر طرف انبار لگے تھے، اور اللہ کی بخشے ہوئے نباتات کے خود رو گلزاروں سے ملک کی زمین لہلہا رہی تھی لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے عملی نے

قدیم و جدید اصولوں کے مطابق دوا تیار ہو سکے اس لیے ناگزیر تھی کہ اطبا کی بے توجہی اور عام دوا سازوں کی ہوس نے اچھی، خالص اور پُر اثر دوائیں بازاروں میں ناپید کر دی تھیں جس کی وجہ سے طبِ یونانی روز بروز بدنام ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کالج اس لیے تھا کہ صحیح نسخے لکھنے والے پیدا ہوں اور ہمدرد دواخانہ اس لیے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابلِ اعتبار اور عمدہ دوائیں مہیا کرے، نئی نئی دواؤں کے متعلق تجربہ اور تحقیقاتیں کرے، پرانی اور آزمودہ دواؤں کے مرکب جدید طریقہائے دوا سازی کے مطابق ایسی صورت اور ایسے اسلوب سے تیار کرے کہ

احوال واقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے۔ جمود اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں۔ کوئی انسانی جماعت زندہ کہلانے کی مستحق نہیں ہے جب تک کہ اس میں قوتِ عمل نہ ہو اور وہ اپنی قوت کو صحیح مصرف میں نہ لگائے۔ طبِ یونانی کی دنیا میں ایک عرصۂ دراز سے جمود چھایا ہوا تھا۔ جالینوس اور بوعلی سینا کے بنائے ہوئے آفتاب و مہتاب درخشاں ضرور تھے لیکن ان کی روشنی کے راستے میں ہماری غفلت اور سستی کا ابر حائل تھا۔ اللہ کی زمین ہمارے سامنے پڑی تھی، اللہ تعالیٰ کی پیدا کیے ہوئے معدنیات کے ہر طرف انبار لگے تھے، اور اللہ کی بخشے ہوئے نباتات کے خودرو گلزاروں سے ملک کی زمین لہلہا رہی تھی لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے عملی نے ہماری آنکھوں کے آگے پردے ڈال دیے تھے اور ہم بزعمِ خود یہ سمجھ کر کہ ہمیں عرفانِ کامل حاصل ہو چکا ہے اور ہمارے اسلاف کی تحقیقات جو طب کی دنیا میں انھوں نے کی تھیں صرف ہمارا حصہ ہیں اطمینان کے ساتھ پڑے سو رہے تھے۔

دنیا میں ہمارے علاوہ اور بھی انسان آباد تھے لیکن وہ ہماری طرح غافل اور بے عمل نہ تھے۔ انھوں نے بقراط کی تحقیقات چھوڑیں نہ جالینوس کی۔ وہ شیخ الرئیس اور رازی کے خزانوں پر حملہ آور ہوئے، اور عرب و شمس کے تہ خانوں کا بھی انھوں نے جائزہ لے لیا۔ دنیا میں علم و حکمت کے نام سے جو چیز جہاں سے ملی انھوں نے لے لی اور پھر ان سنگین بنیادوں پر اپنی تحقیقاتوں کی دیواریں چننی شروع کر دیں ہمیں یہ چیزیں اچھی معلوم ہوں یا بری ہمیں اپنی کمزوری اور غلطی کا احساس خوشگوار معلوم ہو یا ناخوش آیند حقیقتیں بہرحال حقیقتیں ہی رہیں گی اور دنیائے طب کی تاریخ صرف اس سبب سے بدلی نہیں جا سکتی کہ اس تاریخ میں کچھ واقعات ایسے ہیں کہ جنسے ہماری غفلت اور ہمارے جمود کی پردہ دری ہوتی ہے۔

دنیا نے جالینوس کی وفات کے بعد اپنی رفتار بند نہیں کی تھی اور آج وہ اس منزل سے بہت آگے ہے کہ جہاں جالینوس اور ارسطو اسے چھوڑ گئے تھے۔ کاروانِ طب آہستہ آہستہ جرس کارروان کی ہمت افزا صداؤں میں قدم بڑھاتا ہی چلا جا رہا ہے اور اب وہ مقامات بہت پیچھے رہ گئے ہیں کہ جہاں بوعلی سینا اور رازی نے اس قافلے کی قیادت کی تھی۔

ممکن ہے کہ قافلہ غلط راستے پر پڑ گیا ہو اور دوراہے پر پہنچ کر اس نے کعبے کی بجائے ترکستان کی راہ اختیار کر لی ہو لیکن وہ بہرصورت و بہرحال آگے بڑھ رہا ہے اور اب اگر ہم جاگیں اور اس قافلے کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لیے واپس بھی لانا چاہیں تب بھی ہمیں انتہائی تیزی کے ساتھ اس منزل تک تو ضرور جانا ہی پڑے گا کہ جہاں قافلہ پہنچ چکا ہے۔

ہمدرد دواخانہ

ہمارا خیال ہمیں خواہ کتنے ہی فریب دے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کاروانِ طب کی قیادت حاصل کرنے کے لیے ہمیں لازمی طور پر جلد سے جلد اس بلندی پر پہنچنا پڑے گا کہ جہاں وہ قافلہ پہنچ چکا ہے۔ یہی وہ تلخ حقیقت تھی جسے چند ہی روز پیشتر دنیائے طب کی دو عظیم ترین ہستیوں نے محسوس کیا تھا۔ ان میں سے ایک ہستی مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور دوسری شہیدِ فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید صاحبؒ کی۔ مسیح الملک نے اپنی تمام توجہ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اپنی تمام عمرِ عزیز دہلی کے طبیہ کالج کے قیام و استحکام پر صرف کر دی، اور شہیدِ فن نے ہمدرد دواخانہ کی بنیاد ڈالی۔

طبیہ کالج کا قیام اس لیے ضروری تھا کہ ہندوستان بھر میں طالبانِ فن کے لیے کوئی ایسی درسگاہ موجود نہ تھی جہاں انھیں طبِ قدیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری کی جدید ترین تحقیقاتوں سے آگاہی اور وقوف حاصل ہو سکے اور اعلیٰ پیمانے پر ایک ایسے دواخانے کی تعمیر کہ جہاں بہترین قدیم و جدید اصولوں کے مطابق دوا تیار ہو سکے اس لیے ناگزیر تھی کہ اطبا کی بے توجہی اور عام دواسازوں کی ہوس نے اچھی خالص اور پُراثر دوائیں بازاروں میں ناپید کر دی تھیں جس کی وجہ سے طبِ یونانی روز بروز بدنام ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کالج اس لیے تھا کہ صحیح نسخے لکھنے والے پیدا ہوں اور ہمدرد دواخانہ اس لیے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابلِ اعتبار اور عمدہ دوائیں مہیا کرے، نئی نئی دواؤں کے متعلق تجربہ اور تحقیقاتیں کرے، پرانی اور آزمودہ دواؤں کے مرکب جدید طریقہائے دواسازی کے مطابق ایسی صورت اور ایسے اسلوب سے تیار کرے کہ

احوال واقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے۔ جمود اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں۔ کوئی انسانی جماعت زندہ کہلانے کی مستحق نہیں ہے جب تک کہ اس میں قوتِ عمل نہ ہو اور وہ اپنی قوت کو صحیح مصرف میں نہ لگائے۔ طبِ یونانی کی دنیا میں ایک عرصۂ دراز سے جمود چھایا ہوا تھا۔ جالینوس اور بوعلی سینا کے بنائے ہوئے آفتاب و مہتاب درخشاں ضرور تھے لیکن ان کی روشنی کے راستے میں ہماری غفلت اور سستی کا ابر حائل تھا۔ اللہ کی زمین ہمارے سامنے پڑی تھی، اللہ تعالیٰ کی پیدا کیے ہوئے معدنیات کے ہر طرف انبار لگے تھے، اور اللہ کی بخشے ہوئے نباتات کے خود رو گلزاروں سے ملک کی زمین لہلہا رہی تھی لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے عملی نے ہماری آنکھوں کے آگے پردے ڈال دیے تھے اور ہم نے بزعمِ خود یہ سمجھ لیا کہ ہمیں عرفانِ کامل حاصل ہو چکا ہے اور ہمارے اسلاف کی تحقیقاتیں جو طب کی دنیا میں انھوں نے کی تھیں صرف ہمارا حصہ ہیں۔ اطمینان کے ساتھ پڑے سو رہے تھے۔

دنیا میں ہمارے علاوہ اور بھی انسان آباد تھے لیکن وہ ہماری طرح غافل اور بے عمل نہ تھے۔ انھوں نے نہ بقراط کی تحقیقاتیں چھوڑیں نہ جالینوس کی۔ وہ شیخ الرئیس اور رازی کے خزانوں پر حملہ آور ہوئے اور حیرت ہے کہ شربت کے تہ خانوں کا بھی انھوں نے جائزہ لے لیا۔ دنیا میں علم و حکمت کے نام سے جو چیز جہاں سے ملی انھوں نے لے لی اور پھر ان سنگین بنیادوں پر اپنی تحقیقاتوں کی دیواریں چننی شروع کر دیں۔ ہمیں یہ چیزیں اچھی معلوم ہوں یا بُری ہمیں اپنی کمزوری اور غلطی کا احساس خوشگوار معلوم ہو یا ناخوش آیند حقیقتیں بہرحال حقیقتیں ہی رہیں گی اور دنیائے طب کی تاریخ صرف اس سبب سے بدلی نہیں جا سکتی کہ اس تاریخ میں کچھ واقعات ایسے ہیں کہ جنسے ہماری غفلت اور ہماری جمود کی پردہ دری ہوتی ہے۔

دنیا نے جالینوس کی وفات کے بعد اپنی رفتار بند نہیں کی تھی اور آج وہ اس منزل سے بہت آگے ہے کہ جہاں جالینوس اور ارسطو اسے چھوڑ گئے تھے۔ کاروانِ طب آہستہ آہستہ جرس کارواں کی ہمت افزا صداؤں میں قدم بڑھاتا ہی چلا جا رہا ہے اور اب وہ مقامات بہت پیچھے رہ گئے ہیں کہ جہاں بوعلی سینا اور رازی نے اس قافلے کی قیادت کی تھی۔

ممکن ہے کہ قافلہ غلط راستے پر پڑ گیا ہو اور دوراہے پر پہنچ کر اس نے کعبے کی جائے ترکستان کی راہ اختیار کر لی ہو لیکن وہ بہرصورت و بہرحال آگے بڑھ رہا ہے اور اب اگر ہم جاگیں اور اس قافلے کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لیے واپس بھی لانا چاہیں تب بھی ہمیں انتہائی تیزی کے ساتھ اس منزل تک تو ضرور جانا ہی پڑے گا کہ جہاں قافلہ پہنچ چکا ہے۔

ہمدرد دواخانہ

ہمارا خیال ہمیں خواہ کتنے ہی فریب دے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کاروانِ طب کی قیادت حاصل کرنے کے لیے ہمیں لازمی طور پر جلد سے جلد اس بلندی پر پہنچنا پڑے گا کہ جہاں وہ قافلہ پہنچ چکا ہے۔ یہی وہ تلخ حقیقت تھی جسے چند ہی روز پیشتر دنیائے طب کی دو عظیم ترین ہستیوں نے محسوس کیا تھا۔ ان میں سے ایک ہستی مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور دوسری شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید صاحبؒ کی۔ مسیح الملک نے اپنی تمام توجہ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اپنی تمام عمر عزیز دہلی کے طبیہ کالج کے قیام و استحکام پر صرف کر دی، اور شہید فن نے ہمدرد دواخانہ کی بنیاد ڈالی۔

طبیہ کالج کا قیام اس لیے ضروری تھا کہ ہندوستان بھر میں طالبانِ فن کے لیے کوئی ایسی درسگاہ موجود نہ تھی جہاں انھیں طبِ قدیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری کی جدید ترین تحقیقاتوں سے آگاہی اور وقوف حاصل ہو سکے اور اعلیٰ پیمانے پر ایک ایسے دواخانے کی تعمیر کہ جہاں بہترین قدیم و جدید اصولوں کے مطابق دوا تیار ہو سکے اس لیے ناگزیر تھی کہ اطبا کی بے توجہی اور عام دوا سازوں کی ہوس نے اچھی خالص اور پُراثر دوائیں بازاروں میں ناپید کر دی تھیں جس کی وجہ سے طبِ یونانی روز بروز بدنام ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کالج اس لیے تھا کہ صحیح نسخے لکھنے والے پیدا ہوں اور ہمدرد دواخانہ اس لیے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابلِ اعتبار اور عمدہ دوائیں مہیا کرے۔ نئی نئی دواؤں کے متعلق تجربے اور تحقیقاتیں کرے۔ پرانی اور آزمودہ دواؤں کے مرکب جدید طریقہائے دوا سازی کے مطابق ایسی صورت اور ایسے اسلوب سے تیار کرے کہ

وہ ترقی یافتہ دنیا کے لئے قابلِ قبول ہوں اور طبِ قدیم کے لیے باعثِ فخر ہوں۔ مسیح الملک نے اپنی تمام کوششوں سے طبِ یونانی کے جسدِ مردہ میں روح پھونکی اور حکیم عبدالمجید صاحب نے یونانی دواؤں کے اندر اثر کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔

آج جس طرح طبیہ کالج کے تعلق کا نام آتے ہی کسی حکیم کے متعلق یقین ہو جاتا ہے کہ وہ طبِ قدیم کے علاوہ طبِ جدید کا بھی ماہر ہے اسی طرح دواؤں کے معاملے میں "ہمدرد دواخانہ" کا نام بھی اس بات کی ضمانت سمجھا جاتا ہے کہ وہ دوا صحیح الترکیب، خالص اور قوی الاثر ہوگی۔ ہمدرد دواخانے کی دوا دنیائے دواسازی میں ٹکسال بینک کا سونا ہے جسے کسوٹی پر کسنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

ہمدرد دواخانے کے بعض حالات

ہمدرد دواخانے کا قیام سنہ ۱۹۰۵ء میں عمل میں آیا تھا اور اب وہ اپنی عمر کے چونتیس سال پورے کرکے پینتیسویں میں قدم رکھ چکا ہے۔ دواخانے کی یہ انتہائی بدنصیبی تھی کہ دستِ اجل نے اسے اپنے بانی کی نگرانی اور سرپرستی سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا لیکن آہ یہ صحیح ہے کہ خادمانِ ملت کی موت درحقیقت ان کی حیاتِ جاوید ہوا کرتی ہے تو بلا اندیشہ تردید کہا جا سکتا ہے کہ گو حکیم حافظ عبدالمجید صاحب آج اپنے پیکرِ خاکی میں یہاں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی روح اس دواخانے پر طاری و ساری ہے اور ان کے فیضانِ تربیت نے ان کے فرزندِ اکبر یعنی حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب کے اندر وہ تمام خوبیاں منتقل کر دی ہیں کہ جو حکیم صاحب مرحوم میں تھیں اور بلا کسی مبالغے کے کہا جا سکتا ہے کہ پرانے حکیم صاحب اب اس نوجوان جو کہ اس دواخانے کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ وہی درد قوم، وہی ذوقِ خدمت اور وہی صدق و خلوص جو مرحوم حکیم صاحب کی خصوصیات تھیں ہمیں اس نوجوان دل کے اندر بھی نظر آ رہی ہیں اور جس وقت تک حکیم صاحب مرحوم کی یہ خصوصیتیں دواخانے کے ہر شعبے پر چھائی ہوئی ہیں اس وقت تک یہ کہنا کیسی طرح بھی صحیح نہیں ہے کہ حکیم عبدالمجید صاحب ہم سے رخصت ہو گئے۔ "ہمدرد" دواخانہ اپنے نئے سرپرست کی نگرانی میں روز افزوں ترقی کر رہا ہے اور ہمیں خدا کی ذات سے یقین واثق ہے کہ وہ بہت جلد ترقی اور عروج کی اس منزل پر پہنچ جائے گا کہ جہاں اسے پہنچانے کی اس کے بانی کو تمنا تھی۔

دواخانے سے ہماری توقعات

"ہمدرد" دواخانے کے موجودہ سرپرست حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب ہیں۔ آپ کی ذاتِ گرامی جن انسانی خوبیوں سے متصف ہے انہیں دیکھ کر اس دواخانے کے مستقبل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ ماشاء اللہ ایک بہت ہی صحیح القویٰ اور تندرست انسان ہیں اور مسلسل پندرہ پندرہ گھنٹے روزانہ کام کرنے پر بھی ہمیشہ خوش اور بشاش رہتے ہیں۔ آپ بہت ہی عالی ہمت ہیں اور علو ہمت کا سب سے بڑا ثبوت ان کی منکسر المزاجی کے ذریعے سے مل جاتا ہے۔ حد سے زیادہ خلیق، حد سے زیادہ نیک اور صحیح معنوں میں صالح انسان ہیں اور ان خوبیوں کے ساتھ علم اور عقلِ سلیم نے مل کر انہیں عام سطح سے بہت کچھ بلند کر دیا ہے شروع ہی سے آپ کی طبیعت کو طب سے رغبت تھی اور بچپن ہی سے آپ نے دواخانے کے کاموں میں دلچسپی لینی شروع کر دی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ دواخانے کا ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے کام سے وہ پورے واقف نہ ہوں۔ بلکہ غالباً یہ کہنا بھی بالکل صحیح ہے کہ دواخانے میں صرف انہیں کی ایک ایسی شخصیت ہے کہ جو ہر کام میں ماہر ہے۔ دواخانے میں ان کی موجودگی ماہرینِ فن کے لیے کہ جو دیانتداری اور محنت سے اپنا کام کرتے ہوں موجبِ ہمت افزائی ہوتی ہے اور محنت سے جی چرانے والوں یا کام کو ایک مصیبت سمجھ کر بیگار ٹالنے والوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔

ایک طرف تو اتنی سخت محنت اور دوسری طرف اس قدر کڑی نگرانی، ان دونوں چیزوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس دواخانے میں خراب اور کم قیمت دواؤں کی خرید، دواؤں کے ساتھ کسی دوسرے جزو کی آمیزش اور نسخوں کی دواؤں کے وزن میں کمی بیشی ایسے گناہ ہیں کہ جن کا خیال بھی کام کرنے والے کے دل میں نہیں آ سکتا۔ دواسازی کا فن جس حد تک ذلیل و مکروہ ہو گیا تھا اب اس دواخانے کی کوششوں کی بدولت ہی قدر باعزت اور قابلِ اعتبار ہوتا جا رہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ زمانہ اب دور نہیں ہے کہ جب ہم فخر کے ساتھ سر اونچا کرکے دنیائے جدید کو یہ بتا سکیں کہ طبِ قدیم کی دواسازی ہرگز ہرگز کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جسے ذلت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جا سکے اور یورپ اگر اپنے بہت سے کارخانہ ہائے دواسازی پر ناز کرتا ہے تو ہندوستان بھی اپنے ایک دواخانے پر فخر کر سکتا ہے۔

انتظامات

ایک ہندوستانی اور ملکی دواخانے کے ذکر میں انتظامات کا عنوان دیکھ کر ممکن ہے کہ بعض مغرب زدہ اصحاب کے لبوں پر حقارت آمیز تبسم

نمودار ہوجائے لیکن ایسے اصحاب جو یہاں تشریف لاکر اس دواخانے کا معائنہ فرماتے ہیں تو ان کے لبوں پر اس قسم کا تبسم نمودار نہیں ہوتا اور وہ اکثر منہ کھولے ہوئے رہ جاتے ہیں ۔

"ہمدرد" دواخانے کا کاروبار بحمد للہ تعالیٰ بہت ہی وسیع پیمانے پر جاری ہے اور کُل نظام تین شعبوں پر منقسم ہے۔ دواخانہ کا ایک بڑا حصہ مقامی خریداروں کی ضرورتیں مہیا کرنے کے لیے مخصوص ہے جسے دوسرے الفاظ میں "دُکان" کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ اس دکان کی وسعت کا کچھ تھوڑا سا اندازہ تو آپ کو یہ معلوم کرنے کے بعد ہو جائے گا کہ بیس افراد کا عملہ صرف اس دوکان سے متعلق ہے اور زیادہ صحیح اندازہ آپ کو ان مریضوں کے اعداد و شمار معلوم کرکے ہوگا جو اس دوکان سے دوائیں خریدتے ہیں ۔ ایسے مقامی خریداروں کی تعداد جنہوں نے گزشتہ سال اس دوکان سے دوا خریدی ۶۰۸۵۹۳۷ تھی ۔

دواخانے کا دوسرا حصہ اس کے لمبے چوڑے گودام ہیں ۔ ایک گودام میں صرف مفرد دوائیں رہتی ہیں اور اس کا نام "گودام مفردات" ہے۔ یہ ایک بہت ہی طویل و عریض عمارت ہے اور اس میں دس آدمی کام کرتے ہیں ۔ اس عملے کا ایک افسر ہے جس کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ ہر دوا کو اپنی آنکھ سے دیکھے اور وقتاً فوقتاً ہر پرانی خراب اور بے اثر دوا کو منیجر دواخانہ کے حکم سے ضائع کرتا رہے اور جو نئی دوا خریدی جائے اس کے متعلق پورے طور پر اطمینان کرلے کہ وہ تازہ عمدہ اور صحیح الاثر ہے اور اس کے بعد اسے اچھی طرح صاف کرکے مناسب مقام پر رکھوا دے ۔

(۲) "گودام مرکبات" اس گودام میں تمام مرکب دوائیں رہتی ہیں اور یہ بھی گودام مفردات کی طرح بہت بڑی عمارت ہے سہولت کار کی غرض سے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کردیا گیا ہے ایک حصے میں صرف عرقیات اور شربت ہیں ۔ دوسرے میں گلقند اور مربہ جات تیسرے میں خمیرے اور تھوڑی مقدار والی معجونیں ۔ چوتھے میں اطریفل اور کثیر مقدار والی معجونیں اور پانچویں میں سفوف گولیاں اور مرہم وغیرہ اس گودام میں پندرہ آدمی کام کرتے ہیں اور ایک ہوشیار اور تجربہ کار افسر کی نگرانی میں بہت ہی قابل اور معتبر دواساز ہر قسم کے مرکبات تیار کیا کرتے ہیں اور فی الحقیقت دواخانے کا یہی وہ شعبہ ہے کہ جس نے "ہمدرد دواخانہ" کی ایسی لازوال شہرت قائم کردی ہے کوئی ایسا مرکب کہ جس کی تیاری میں ذرا سی بھی خرابی واقع ہوگئی ہو نگران افسر کی نگاہوں سے نہیں بچ سکتا اور جب تک وہ پورے طور پر مطمئن نہ ہو گودام کے اندر جگہ نہیں پا سکتا ۔

(۳) "گودام شاک" اس گودام میں صرف بوتلیں خالی بکس اور پارسل بھیجنے کے متعلق دیگر ضروری اشیاء رکھی جاتی ہیں اور تمام چیزیں اس قدر کافی مقدار میں مہیا رکھنی پڑتی ہیں کہ صرف ان چیزوں کے لیے عمارت کا ایک کافی بڑا حصہ مخصوص ہوگیا ہے ۔

ان گوداموں کے علاوہ دواخانے سے متعلق تین علیحدہ علیحدہ دفتر ہیں۔ ایک تو "ہمدرد" دواخانہ کا دفتر ہے جس کا تمام تعلق بیرونجات کی فرمائشوں کی بہم رسانی اور دواخانہ کے ہر قسم کے دوسرے کاروبار سے ہے۔ اس دفتر میں پندرہ آدمی کام کرتے ہیں دوسرا دفتر رسالہ "ہمدرد صحت" کا ہے جو ماہوار اس دواخانہ سے شائع ہوا کرتا ہے اور جس کے متعلق بلا اندیشۂ تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت اردو کے طبی رسائل میں اپنی نظیر آپ ہی ہے "ہمدرد صحت" کی ادارت کے فرائض حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے خود اپنے ذمے لے رکھے ہیں تیسرا دفتر "مجلس تشخیص و تجویز" ہے جو چار بہت ہی تجربہ کار اور حاذق طبیبوں اور ایک جیبیہ پر مشتمل ہے۔ اس مجلس تشخیص کی صدارت بھی حکیم عبدالحمید صاحب ہی سے متعلق ہے۔ یہ مجلس ان تمام مریضوں کے خطوط پر غور اور بحث کیا کرتی ہے جو بیرونجات سے اپنا حال لکھ کر بھیجدیتے ہیں اور طالب دوا ہوتے ہیں۔ پورے غور و خوض کرنے کے بعد مجلس تشخیص ایسے مریضوں کی بیماریاں تشخیص کرکے مناسب اور مفید نسخے ان کے لیے تجویز کردیا کرتی ہے۔

انتظامات کے اس مجمل اور مختصر سے ذکر سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ دواخانہ عمدہ اور قابل اعتبار دوائیں مہیا کرنے کے متعلق کس قدر سعی بلیغ کرتا ہے۔ نیز یہ کہ جو دوائیں مفرد ہوں یا مرکب اس دواخانے سے نکلتی ہیں وہ عام ہندوستانی دواؤں کے مقابلے سے بلحاظ اثر و قوت کس قدر بلند ہوتی ہیں۔ یہ فخر اسی دواخانے کو حاصل ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے حکما نیز نوابان اور مہاراجگان جنہیں مطب کے دل پسند اس دواخانے پر کامل اعتماد رکھتے ہیں ۔

سنہ ۱۹۳۲ء میں ہز ایکسیلنسی راجہ راجایان مین السلطنت مہاراجہ سر کشن پرشاد صاحب بہادر جی۔سی۔آئی۔ای سابق صدر اعظم دولت آصفیہ حیدرآباد دکن نے بھی اس دواخانے کا معائنہ فرمایا تھا اور ہمیں فخر ہے کہ ہز ایکسیلنسی نے دواخانے کی کوششوں کو پسند فرما کر اظہار ہمدردی و طمانیت فرمایا تھا ۔

"ہمدرد انسٹی ٹیوشن"

"ہمدرد دواخانہ کی دواؤں نے دنیائے دواسازی میں ایک مفید اور خوشگوار انقلاب پیدا کر دیا ہے، ماہرینِ فن کی نظروں میں اب اُنکی دواؤں کی حیثیت ایک معیاری حیثیت ہے۔ اِس دواخانہ نے گزشتہ پینتیس سال میں فن دواسازی کے متعلق بہت سی ایجادات کی ہیں جن کی بدولت ہندوستانی دواسازی میں اب ایک باقاعدہ اور مستقل فن کی صورت اختیار کرتی جاتی ہے اور یہ ایک ایسی خدمت ہے کہ جو ہندوستان کے اندر طبِ یُونانی کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔ ان ایجادات کے علاوہ چونکہ ہمدرد دواخانہ دواسازی اور عطاری کے ماہرین کی بھی ایک جماعت پیدا کر رہا ہے جو اطرافِ ملک میں پھیل کر فنِ طب کی خدمات انجام دے رہی ہے اس لیے اب یہ محض ایک دواخانہ ہی نہیں ہے بلکہ دواسازی کا ایک بہت ہی مفید انسٹی ٹیوشن ہے جو نہایت خاموشی کے ساتھ فنِ طب کی اور خلق اللہ کی خدمت میں رات دن لگا ہوا ہے۔

ہمدرد دواخانے کے متعلق یہ کہنا غالباً مبالغے میں داخل نہ ہوگا کہ فنِ طب اور فنِ دواسازی کی جیسی جلیل القدر اور اہم خدمات اس نے انجام دی ہیں ان کی نظیر مشکل ہی سے مل سکے گی۔ بالخصوص اس لیے کہ یہاں دوائیں ہی تیار نہیں ہوتیں بلکہ دواساز بھی تیار کیے جاتے ہیں، اور ان تمام باتوں کو پیشِ نظر رکھ کر کیا اربابِ علم اور ہمدردانِ ملک سے یہ توقع کرنی مناسب نہیں ہے کہ وہ تاحدِ امکان اس مفید انسٹی ٹیوشن کو ترقی دینے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

"جمعیۃ حاسدان ونقالان"!

عدو شرے برانگیزد کہ خیرِ ما دراں باشد

اس سلسلے میں ہمیں اپنے معزز ناظرین سے "جمعیۃ حاسدان ونقالان" کا تعارف بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ کلیہ ہے کہ دنیا میں ہر چیز کے دوست دشمن سب ہی ہوتے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ ملک و فن کی کیسی ہی بیش بہا خدمات انجام دیتا ہو، بقول سعدیؒ "گل است سعدی و در چشمِ دشمناں خارست" کا مصداق ہے۔ چنانچہ ایک جمعیۃ گو وہ کتنی ہی ناقابلِ اعتنا ہو، اِس کی مخالفت کے لیے دہلی میں قائم ہے، جس کو ہمدرد کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی اور اس کا پروگرام یہ ہے کہ ہمدرد دواخانے کے خلاف جہاں تک اس سے ہو سکے پروپگنڈا کرے اور دواخانے کی ہر ہر چیز کی نقل کر کے پبلک کو دھوکہ دے کر فائدہ حاصل کرے لیکن مخالفت کے باوجود اپنے ناجائز فائدے کے واسطے اس کو اس کے سوا کوئی تدبیر نظر نہیں آتی کہ کسی نہ کسی شکل میں دواخانہ ہمدرد سے تعلق ظاہر کرے لیکن اہلِ نظر خوب جانتے ہیں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی اور حقیقت شناس نظریں دودھ اور پانی علیحدہ کر ہی لیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہمیشہ دواخانے کے شاملِ حال رہا ہے۔ اس لیے جس قدر اس کی مخالفت کی جاتی ہے اسی قدر اس کا نتیجہ دواخانہ کے حق میں اچھا نکلتا ہے سچ ہے ع

عدو شود سببِ خیر گر خدا خواہد

دعوت

آخر میں اس تمام سمع خراشی اور تضیعِ اوقات کی معافی چاہتا ہوں اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ جب آپ دہلی تشریف لائیں تو ہمدرد دواخانہ میں بھی ضرور قدم رنجہ فرمائیں تاکہ آپ بچشمِ خود دواخانے کے کاروبار کا معائنہ فرما سکیں۔ امید ہے کہ آپ طبِ یُونانی کے عظیم الشان دواخانے کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

قبولیت کا امیدوار
مینیجر

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

کی

"مرکب دواؤں کی عمدگی اور نفاست کے لیے"

حضرت مسیح الملک رح کا اظہار مسرت

اور

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس، دہلی

کی

سند

ذیل میں کانفرنس مذکور کی سند کے الفاظ درج کیے جاتے ہیں تاکہ پبلک کو ہر بات کا اندازہ ہو جائے کہ ہمدرد دواخانے کے متعلق ہندوستان کی سب سے بڑی طبی انجمن اور دنیا کے طبیب اعظم نے کس رائے کا اظہار کیا ہے:-

"بخدمت شریف جناب منیجر صاحب ہمدرد دواخانہ دہلی"

آپ نے سنہ ۱۹۲۵ء کی ویدک اینڈ یونانی نمائش میں داخلہ کے لیے جو نمائشی اشیاء مرحمت فرما کر طبی فنون کے ساتھ اپنی ہمدردی اور بہی خواہی کا گرانقدر ثبوت دیا اس کا دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

یہ بات زیادہ موجب مسرت ہے کہ نمائشی اشیاء کی جانچ کنندہ کمیٹی کے معائنہ کے بعد آپ کی چیزوں کے متعلق امور مندرجہ ہیڈنگ کی بابت پسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور اسکو مستند قرار دیے جانیکی سفارش کی ہے۔ لہٰذا کمیٹی مذکور کی پسند کردہ مندرجۂ بالا امور کے لیے آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس یہ باضابطہ تحریری سند آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہے۔"

(پریسیڈنٹ) مسیح الملک حکیم (اجمل) خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ　　　　آنریری سکرٹری مان سنگھ (وید)

دستور العمل

(۱) اس سے پہلے کی تمام فہرستیں منسوخ کی جاتی ہیں اور اب ادویہ کی قیمتیں اس فہرست کے مطابق چارج کی جائیں گی (۲) خریدار تاکید ہوں کہ وہ ہمیشہ خط میں اپنا نام مع لقب و ڈاک خانہ و ضلع نیز اگر ریلوے پارسل منگانا ہو تو نام اسٹیشن مع لائن صاف و خوشخط تحریر کریں۔ اگر پتہ صاف پڑھنے میں نہ آیا تو تعمیل نہ ہوگی (۳) زیادہ وزنی فرمائش کی تعمیل پیشگی قیمت آنے پر یا کافی اطمینان ہونے پر کی جائے گی (۴) اکثر صاحب ریلوے پارسل طلب فرما کر بلٹی واپس کر دیتے ہیں جس سے کارخانے کو نقصان پہنچتا ہے۔ لہٰذا اگر ریلوے پارسل منگانا ہے تو نصف یا کم از کم چہارم قیمت (تخمینی) پیشگی بھیج دیں تاکہ آرڈر کی تعمیل کی جاسکے اور خط و کتابت میں دیر نہ لگے (۵) فرمائشی نسخہ بھی پوری یا آدھی قیمت پیشگی آنے پر تیار ہوگا۔ اگر قیمت نہ آئے گی تو دواخانہ بطلب قیمت خط روانہ کرے گا۔ اور پھر قیمت اور خط کا جواب ملنے پر آرڈر کی تعمیل ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے نسخہ بھیج کر قیمت دریافت کرلیں (۶) تمام پارسل نہایت احتیاط اور حفاظت سے پیک کیے جاتے ہیں۔ راستے کی غیر معمولی بے عنوانیوں سے اگر پارسل ٹوٹ جائے یا دیر سے پہنچے یا گم ہو جائے تو کارخانہ ذمہ دار نہیں (۷) ڈاک خانہ کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ سیر کا پارسل روانہ ہوتا ہے جس کا محصول ڈاک آٹھ آنے فی سیر کے حساب سے دو روپیہ گیارہ آنے (۲ روپے ۱۱ آنے) ہوتا ہے۔ اگر بوتل کا پارسل ڈاک خانہ کے ذریعہ منگانا ہو تو پہلے امور ذیل کو بغور ملاحظہ کیجیے۔ عرق کی بڑی بوتل کا وزن ڈیڑھ سیر اور شربت کی ایک بوتل کا وزن پونے دو سیر ہوتا ہے۔ اور حفاظت کی غرض سے جس چوبی بکس میں ایک بوتل بند کی جاتی ہے اس کا وزن تخمیناً آدھ سیر ہوتا ہے اور جس میں دو بوتلیں بند کی جاتی ہیں اس کا وزن ایک سیر ہوتا ہے اور پھر علی التواتر وزن بڑھتا جاتا ہے اس واسطے مناسب ہے کہ فرمائشی ادویہ کے اوزان کا پہلے اندازہ کرکے ڈاک خانہ کے ذریعے فرمائش منگائیں، چونکہ ریلوے کے ذریعے محصول میں کفایت ہوتی ہے اس لیے زیادہ وزن کی فرمائش جہاں تک ممکن ہو ریلوے کے ذریعے منگانی چاہیے۔ بعض اوقات فرمائشی ادویہ کی قیمت سے محصول ڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ دو چند سہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے لہٰذا فرمائش لکھتے وقت ادویہ کے محصول وغیرہ کا خوب سوچ سمجھ کر اندازہ کرلیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو معمولی قیمت کی مفرد ادویہ اور از قسم شربت و عرق و مربے وغیرہ ریلوے کے ہی ذریعہ نصف قیمت پیشگی بھیج کر منگائیں۔

(۸) ہر آرڈر کی **تعمیل اسی روز یا دوسرے روز** کردی جاتی ہے اگر فرمائش کی تعمیل میں دیر لگے تو سمجھنا چاہیے کہ کوئی خاص وجہ ہے اور ایسی حالت میں کارخانے کو معذور سمجھنا چاہیے۔ اگر فرمائش میں زیادہ چیزیں ہوں تو لکھنا چاہیے کہ تمام دوائیں روانہ ہوں یا جو مرکب دوا تیار نہ ہو یا از قسم مفرد نہ ملتی ہو تو اس کو چھوڑ دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھنا چاہیے کہ بعد میں جو دوا چھوڑ دی گئی ہو روانہ کی جائے یا نہیں (۹) اگر شربت یا عرق یا مربے کا پارسل ڈاک خانے کے ذریعہ منگانا ہو تو بقدر محصول رقم پیشگی بھیجنی چاہیے ورنہ تعمیل نہ ہوگی (۱۰) تمام مرکب دوائیں پورے اجزاء و صحت وزن کے ساتھ قابل اطمینان طریقہ پر تیار کی جاتی ہیں اور قیمت بھی مناسب رکھی گئی ہے۔ تاہم بہ خیال ہمدردی و فائدہ رسانی مرکبات کی خریداری پر طبیبوں اور عطاروں کو طلب کرنے پر ۱۵ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ اگر فرمائش کے خط میں کمیشن طلب نہ ہوگی یا بعد میں ہوگی تو پھر کمیشن نہ دیا جائے گا کیونکہ کارخانہ کا ریکارڈ اس سے خراب ہوتا ہے (۱۱) محصول پارسل و پیکنگ و خرچہ وی۔پی وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ اگر کوئی صاحب پارسل منگا کر دلیو واپس کردیں گے تو ڈاک پارسل کا محصول اور ریلوے پارسل کا کرایہ آمد و رفت و ڈیمرج وغیرہ کے اخلاقاً وہ ذمہ دار ہوں گے۔

(۱۲) آٹھ آنے سے کم کی فرمائش بذریعہ وی۔پی روانہ نہ ہوگی۔ اس لیے قیمت پیشگی بذریعہ ڈاک یا منی آرڈر آنی چاہیے۔

دہلی میں سیر اسی روپے کا اور تولہ ایک روپے کا مروج ہے اور اسی اوزان کے حساب سے دوائیں دی جاتی ہیں۔

مینیجر

مریضوں سے سوالات

اگر آپ کو اپنے مرض کی دوا اس فہرست میں نہیں ملی ہو یا آپ کو ہم سے ہی مشورہ لینا ضروری ہو تو اپنے مرض کی پوری کیفیت لکھئے اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی ضرور لکھئے۔ سوالات کی عبارت نقل کرنے کی ضرورت نہیں صرف سوالات کا نمبر لکھ کر ہاں یا نہیں یا اور جو ضروری حال ہو لکھ دیجئے۔ اس طرح سے تشخیص میں بھی مدد ملے گی یہی طریقہ بیرونجات کے مریضوں کے لئے تشخیص مرض اور تجویز دوا کا ہے۔

مردوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) تندرست ہو یا لاغر۔ وزن کیا ہے؟

(۳) کس کس موسم میں مرض کی شکایت زیادہ رہتی ہے؟

(۴) گرم یا سرد کن اشیاء سے نقصان پہنچتا ہے؟

(۵) پاخانہ دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہے؟

(۶) پیشاب دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہے؟

(۷) پاخانہ اور پیشاب کا رنگ و قوام کیسا ہے؟

(۸) بھوک اچھی لگتی ہے یا کم؟

(۹) پیاس زیادہ لگتی ہے یا کم؟

(۱۰) منہ کا ذائقہ کیسا ہے؟

(۱۱) پیشہ کیا ہے؟

(۱۲) آپ کی جائے سکونت کی آب و ہوا کیسی ہے؟

(۱۳) مرض کتنے عرصے سے ہے؟

ضعف مردمی کے متعلق خاص سوالات

(۱۴) کبھی مرض سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوا؟

(۱۵) اگر ہوا ہے تو کتنا عرصہ گزرا۔ اب کوئی شکایت باقی ہے یا نہیں؟

(۱۶) پیشاب سے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو کتنے عرصے سے؟

(۱۷) مشت زنی یا اغلام کی عادت رہی ہے تو کتنے عرصے تک؟

(۱۸) کیا عضو میں کجی۔ لاغری اور کوتاہی ہے؟

(۱۹) جوش قوت پورے طور ہوتا ہے یا کم یا بالکل نہیں ہوتا؟

(۲۰) مادہ تولید کا قوام رقیق ہے یا غلیظ؟

(۲۱) احتلام کتنے روز کے بعد ہوتا ہے کوئی صورت دکھائی دیتی ہے یا نہیں؟

(۲۲) کیا سرعت انزال کی شکایت ہے؟

(۲۳) شادی ہوئے کتنا عرصہ گزرا (۲۴) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟

(۲۵) کسی نشیلی چیز کی عادت تو نہیں؟

عورتوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) شادی ہوئی یا نہیں؟

(۳) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟

(۴) مرض کتنے عرصے سے ہے؟

(۵) کبھی غشی کا دورہ ہوا یا نہیں؟

(۶) اگر ہوا ہے تو شادی سے پہلے یا بعد؟

(۷) ایام ماہواری ہر مہینے وقت مقررہ پر ہوتے ہیں یا نہیں؟

(۸) ماہواری خون کی رنگت اور قوام کی حالت کیا ہے؟

(۹) کمر میں درد رہتا ہے یا نہیں؟

(۱۰) حمل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کتنے دن کا؟

(۱۱) شکایات مرض حمل کے زمانہ میں پیدا ہوئیں یا پہلے سے ہیں؟

(۱۲) اس وقت تک کوئی حمل ساقط تو نہیں ہوا۔ اگر ہوا ہے تو کتنے دن کا؟

(۱۳) رحم سے کسی قسم کی رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو کس رنگ کی؟

(۱۴) خاوند کو اگر کوئی سوداوی بیماری مثل آتشک سوزاک وغیرہ ہو چکی ہو تو اس کا اظہار اگر ممکن ہو سکے تو کر دیا جائے +

بچوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) بچے کی عمر کیا ہے؟

(۲) کتنے عرصہ سے بیمار ہے؟

(۳) دودھ پیتا ہے یا چھڑا دیا؟

(۴) کوئی دانت یا ڈاڑھ نکل چکی ہے؟

(۵) پیٹ میں گرانی یا نفخ تو نہیں ہے؟

(۶) بچہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت روتا تو نہیں ہے؟

(۷) پاخانہ میں چھوٹے چھوٹے کیڑے تو نہیں نکلتے ہیں؟

(۸) سوتے میں بچہ ڈرتا ہے یا نہیں؟

(۹) کبھی بیہوشی کا دورہ تو نہیں ہوتا؟

علاج الامراض

ذیل کے نقشے سے یہ معلوم ہوگا کہ اس فہرست میں کن کن امراض کے لیے کون کون سی ادویہ ہیں

ان صفحات میں صرف کثیر الوقوع امراض اور کثیر الاستعمال اور مجرب ادویہ ہی کا ذکر کیا گیا ہے

نمبر دوا	ادویہ
	متعدی و وبائی امراض
	کھانسی و دمہ
۱۰۱	حب سرفہ
۱۰۷	حب سعال
۱۰۹	حب ضیق النفس
۲۵۱	سفوف دمہ
۲۹۰	شربت اعجاز
۳۲۵	شربت [illegible]
۴۵۳	کشتہ ابرک کلاں
۴۸۸	عرق آب تربوز
۴۹۰	عرق سیستاں
۴۹۵	عرق ضیق النفس
۲۴	اکسیر سعال
	سل و دق
۸۰	حب جواہر
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۲۸۵	سفوف ناصری
۲۹۸	شربت اعجاز
۴۱۴	عرق ہرا بھرا
۴۲۲	قرص سرطان
۴۲۳	قرص طباشیر ملین
۴۳۱	قیروطی آرد کرسنہ
۴۵۴	کشتہ عقیق
ص ۸۱	کشتہ طلا مروارید ی
۹۰ ؍	قرص سحر (رجسٹرڈ)
۹۰ ؍	تارالحیات (رجسٹرڈ)
۴۸۸	عرق آب تربوز والا

نمبر دوا	ادویہ
۴۸۹	عرق آب نیشکر والا
۵۵۹	ماء الذہب
۴۶۳	کافور ستیاں
	ہیضہ
۶۶	جوارش کمونی
۰۹	حب پپیتہ
۲۷۹	سکنجبین سرکہ
۲۹۲	سکنجبین نعناع
۳۰۳	عرق پودینہ
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۳	کافور سیال
ص ۶۲	قل زم (رجسٹرڈ)
	پیچش
۸۷	حب پیچش
۲۷۹	دوائے سیاہ پیچش
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۱۳	شربت حب الآس
صفحہ ۶۱	تیج (رجسٹرڈ)
	طاعون
۸۸	حب طاعون عنبری
۳۸	تریاق وبائی
	امراض خبیثہ
	آتشک
صفحہ ۶۰	اکسیر فرنگ
۷۴	جوہر ستی
۷۶	جوہری

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۰	حب کتھ
۱۷۹	روح عشبہ
۴۴۶	کشتہ گئودنتی
۵۵۲	معجون عشبہ
۶۰۵	مرہم آتشک
	خنازیر (کنٹھ مالا)
۹	اطریفل غددی
ص ۶۷	روغن اکسیر خنازیر
	سوزاک
۱۵	اکسیر سوزاک
۱۹۹	دواکڑ ہاتی والی
۶۶۷	روغن سوزاک جدید
۲۲۸	روغن صندل
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی
۲۶۸	سفوف مامیران
۴۱۳	عرق سوزاک
۴۱۰	قرص سوزاک
	جذام
۷۶	جوہری
۴۰۳	عرق مطبوخ
۵۱۵	معجون جذام
ص ۶۴	معجون مصفی خاص
۶۴ ؍	شربت عشبہ خاص
	امراض خون
	کمی خون
۲۹۲	شربت فولاد
۳۳۴	شربت مویز

نمبر دوا	ادویہ
۳۰۹	عرق عنبر
۳۹۵	عرق ماء اللحم عنبری
۴۱۷	فولاد سیال
ضمیمہ	شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)
	خرابی خون
۹	اطریفل شاہترہ
۳۲۳	شربت عناب
۳۳۲	شربت مرکب مصفی خون
۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون
ص ۶۴	معجون مصفی خون
۶۴ ؍	شربت عشبہ خاص
	امراض عامہ
	بخار
۸۸	حب تپ بلغمی
۹۷	حب بیج
۱۱۶	حب غافث
۱۲۴	حب تپ لرزہ
۱۴۶	حب حمی
۴۲۴	قرص غافث
۴۲۸	قرص گل
	وجع مفاصل (گٹھیا)
۸۲	حب اسگند
۱۰۳	حب سورنجان
۱۹۶	روغن موم
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۷	روغن کچلہ
۲۲۹	روغن سورنجان

نمبر دوا	ادویہ
۵۳۳	معجون چوب چینی
۵۴۹	معجون [illegible]نجان
صفـ ۸۳	معجون اوجاع

امراض دماغ

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۱۰	اطریفل ملین
۴۲۹	قرص [illegible]

ضعف دماغ

نمبر دوا	ادویہ
۸	اطریفل مقوی دماغ
۴۵	جوارش [illegible]
۸۰	حب جواہر
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری [illegible]
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
۲۳۰	روغن مقوی دماغ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
[illegible]	مفرح مشکین (جدید)

صرع وسکتہ

نمبر دوا	ادویہ
۸۲	حب ایارج
۱۰۸	حب صرع
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عود صلیب والا
۵۴۱	معجون زبیب

فالج، لقوہ اور رعشہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۷	برشعثا
۳۶	تریاق فاروق
۹۱	حب اذراقی
۱۷۳	دواء المسک حار جواہر والی
۲۰۹	روغن سورنجان
۲۱۱	روغن شفا
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۹	روغن کلاں
۵۱۹	معجون اذراقی
۵۲۷	معجون تلخ

نمبر دوا	ادویہ
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل
۵۴۳	معجون [illegible]

مالیخولیا

نمبر دوا	ادویہ
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۲۹۲	شربت روح افزا
۲۹۶	شربت [illegible]
۴۶۸	[illegible]

بیخوابی (سہر)

نمبر دوا	ادویہ
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۰۳	روغن بنفشہ
۲۱۶	روغن کاہو
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ

نزلہ وزکام

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۲۷	برشعثا
۳۷	تریاق نزلہ
۹۲	حب جدوار
۱۳۳	حب فولادی
۱۳۵	حب نزلہ
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ
۱۴۴	خمیرہ [illegible] جواہر والا
۱۵۳	خمیرہ خشخاش
۳۲۵	شربت فریادرس
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
۴۹۰	لعوق سپستان

امراض چشم

ضعف بصر

نمبر دوا	ادویہ
[illegible]	سرمہ نرگسی (جدید)
۴۵۷	کحل شفا
۴۵۸	کحل الجواہر

آشوب چشم

نمبر دوا	ادویہ
۳۰	برود کافوری

نمبر دوا	ادویہ
۹۹	حب [illegible]
۱۰۵	حب [illegible]
۴۶۰	کحل سیاہ

آنکھ کی خارش

نمبر دوا	ادویہ
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۵۵	کحل شفا

ناخونہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۸	باسلیقون کبیر
۴۴۲	کحل [illegible]

نزول الماء

نمبر دوا	ادویہ
۴۵۶	کحل چکنی دوا

امراض گوش

دردگوش، درد دندان

نمبر دوا	ادویہ
۱۵۵	روغن بادام تلخ
۲۰۵	روغن ترب

ثقل سماعت (بہراپن)

نمبر دوا	ادویہ
۱۵۵	روغن بادام تلخ
۲۱۰	روغن [illegible]

امراض بینی

نجر الانف (ناک کی بدبو)

نمبر دوا	ادویہ
۷	اطریفل زمانی
۲۲۰	روغن گل
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ

امراض دہن

گندہ دہنی

نمبر دوا	ادویہ
۱۳	اطریفل کشنیزی
۶۳	جوارش عود ترش
۳۴۳	سنون مجلی
۵۰۹	مربہ زنجبیل

قلاع (منہ آنا)

نمبر دوا	ادویہ
	ذرور چھالوں والا نسخہ

سیلان اللعاب (رال بہنا)

نمبر دوا	ادویہ
۶۶	جوارش کمونی
۷۰	جوارش مصطگی نسخہ کلاں
۷۱	جوارش عود شیریں

امراض دندان

لکنت

نمبر دوا	ادویہ
۳۶	تریاق فاروق
۴۴۶	[illegible]
۱۹۰	دوائے لکنت

درد دندان

نمبر دوا	ادویہ
۳۳۸	سنون [illegible]
۳۳۹	سنون درد

تحرک دندان (دانت ہلنا)

نمبر دوا	ادویہ
۳۳۳	سنون [illegible]
۳۳۰	سنون سپاری
۳۴۰	سنون کلاں

امراض گلو

بحۃ الصوت (آواز بیٹھنا)

نمبر دوا	ادویہ
۱۰۳	حب آوازکشا
۱۰۹	حب مغز بادام

امراض قلب

ضعف قلب

نمبر دوا	ادویہ
۳	جوارش [illegible]
۴۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۵	خمیرہ صندل
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۰۰	شربت سیب شیریں
۳۲۲	شربت صندل
۳۸۱	عرق بیدمشک
۳۹۵	عرق گاؤزبان عنبری
۴۵۴	کشتہ عقیق
۵۰۷	معجون [illegible]
۵۸۱	معجون طلاء
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس
۵۹۰	مفرح یاقوتی معتدل
[illegible]	مفرح مشکین (جدید)

خفقان

نمبر دوا	ادویہ
۱۴۸	خمیرہ ابریشم [illegible]

سلہ قیمت [illegible] ۲ ر

نمبر دوا	ادویہ
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۲۹۵	شربت ابریشم سادہ
۱۷۱	دواء المسک بارد جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

غشی

نمبر دوا	ادویہ
۱۶۳	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۵۴	عرق گذر
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۸	گلقند سیوتی

امراض معدہ

متلی و قے

نمبر دوا	ادویہ
۵۱	جوارش انارین
۶۲	جوارش عود ترش
۶۹	جوارش مصطگی
۲۹۱	سکنجبین لیموں
۳۰۰	شربت انار شیریں
۳۲۴	شربت فالسہ
۳۲۵	شربت نارنج
۳۸۳	عرق پودینہ

درد معدہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۲	جوارش جالینوس
۵۵	جوارش زنجبیل
۶۶	جوارش کمونی
۶۷	جوارش کمونی کبیر
۷۹	حب پپیتہ
۹۴	حب حلتیت
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۷۶	سفوف نمک سلیمانی
۲۹۰	سفوف الاصلاح
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
	حبوب مقوی معدہ

ضعف معدہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۲	جوارش جالینوس
۲۹۲	شربت فولاد
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
ص ۹	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۴۴۹	کشتہ مرگانگ
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ
۵۹۸	مالتی بسنت
۶۲۳	انوشدارو لولوی
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
۴۱۷	فولاد سیال
	حبوب مقوی معدہ
صفحہ ۶۲	معجون مقوی معدہ (رجسٹرڈ)

قبض

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۶۸	جوارش کمونی مسہل
۱۴۱	حب قبض کشا
۱۹۷	روغن ارنڈی
۳۳۸	شربت ملین
۴۲۲	قرص ملین

دیدان (پیٹ کے کیڑے)

نمبر دوا	ادویہ
۲	اطریفل دیدان
۴۷۰	گندھک سیال

بواسیر

نمبر دوا	ادویہ
۹۸	حب رسوت
۱۱۷	حب بواسیر بادی
۱۱۸	حب بواسیر خونی
۱۲۹	حب مقل
۲۶۱	سفوف فولادی
۳۴۷	ضماد بواسیر
۵۲۳	معجون بواسیر
۵۳۷	معجون خبث الحدید

نمبر دوا	ادویہ
۶۱۵	مرہم سہاتیدہ چوب نیم والا

اسہال

نمبر دوا	ادویہ
۴۷	جوارش آملہ
۶۱	جوارش طباشیر
۷۰	جوارش مصطگی نسخہ کلاں
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۰۱	شربت انجبار
۳۱۳	شربت حب الآس
۵۹۸	مالتی بسنت

امراض جگر و طحال

ورم جگر

نمبر دوا	ادویہ
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۱۲	روغن افسنتین
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث
۳۴۸	ضماد جالینوس
۳۷۵	عرق افسنتین
۳۷۹	عرق برنجاسف
۴۰۴	عرق مکوہ
۴۲۱	قرص زرشک

ضعف جگر

نمبر دوا	ادویہ
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۱۴۲	حب حیات
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر
۲۹۲	شربت فولاد
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
ص ۹	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۵۴۰	معجون دبید الورد
۴۱۷	فولاد سیال

استسقاء

نمبر دوا	ادویہ
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث

نمبر دوا	ادویہ
۳۳۷	شربت ورد مکرر
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۵۴۰	معجون دبید الورد
۵۶۲	معجون کلکلانج

عظم طحال و ورم طحال

تلی بڑھ جانا اور تلی کا ورم

نمبر دوا	ادویہ
۲۱	اکسیر طحال
۸۳	حب اشخار
۲۵۹	سفوف طحال
۳۰۲	شربت انجیر
۳۴۶	ضماد اشق
۳۵۰	ضماد طحال
۳۵۴	ضماد کبریت
ص ۶۱	ذوبانی (رجسٹرڈ)

امراض گردہ و مثانہ

سنگ گردہ و مثانہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۱۴	روغن عقرب
۲۳۳	سفوف قلت
۲۹۴	شربت آلو بالو
۳۷۷	عرق انناس
۴۳۸	کشتہ حجر الیہود
۱۶۶	دوائے سنگ
۵۲۷	معجون تلخ
۵۳۵	معجون حجر الیہود
۵۴۸	معجون سنگسرماہی
۵۵۴	معجون عقرب

ضعف گردہ و مثانہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۴	جوارش زرعونی عنبری نسخہ کلاں
۲۸۰	سکنجبین بزوری
۳۰۵	شربت انناس
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۵۵	معجون فلاسفہ

ذیابیطس

نمبر دوا	ادویہ
۲۵۳	سفوف ذیابیطس
۴۲۰	قرص ذیابیطس

نمبر دوا	ادویہ
۴۲۶	قرص کاکنج
۴۲۵	قرص کافوری
۴۳۷	کشتہ بیضہ مرغ
ط۵	دولابی (رجسٹرڈ)
	امراض جلد
۶	اطریفل شاہترہ
۱۸۹	روح عشبہ
۲۸۶	سفوف شاہترہ
۳۴۹	ضماد جرب
۳۸۵	عرق شاہترہ
۴۱۲	عرق شیر مرکب
۶۱۲	مرہم کافور
۹ط	معجون مصفی خاص
۶۴٪	شربت عشبہ خاص
	برص
۲۴۵	سفوف برص
۳۵۱	ضماد برص
	داد
۱۴۳	حب داد
۳۵۲	ضماد داد
	پھنسیاں وغیرہ
۱۲۷	حب مصفی خون
۱۸۹	روح عشبہ
۲۸۶	سفوف شاہترہ
۳۳۲	شربت مرکب
۳۸۴	عرق چوب چینی نسخہ خاص
۳۸۵	عرق شاہترہ
۳۸۶	عرق عشبہ
۴۰۲	عرق مرکب
۴۰۳	عرق مطبوخ
۴۱۱	عرق شیر معتمد الملک
۵۱۷	معجون چوب چینی نسخہ خاص
۵۵۳	معجون عشبہ
۵۸۴	معجون چوب گز والی
۶۰۷	مرہم جدوار

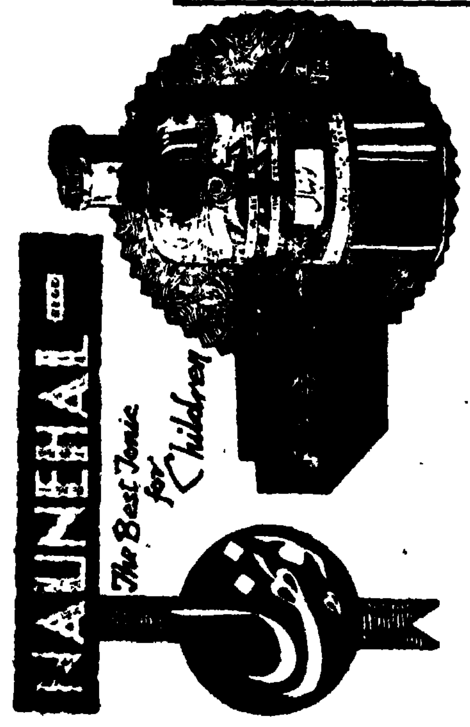
نمبر دوا	ادویہ
	امراض مخصوص مردان
	جریان وکثرت احتلام
۲۰	اکسیر احتلام
۱۱۱	حب اکسیر جریان
۱۶۸	دوائے ڈپٹی صاحب
۱۷۶	دوا الترنجبین
۲۴۶	سفوف بجبند
۲۲۷	سفوف اسپغول
۲۹۲	سفوف خستہ تمر ہندی
۲۶۶	سفوف گوند کتیرا
۳۰۱	سفوف مغلظ وممسک
۴۴۵	کشتہ قلعی
۴۵۱	کشتہ نقرہ
۴۸۱	لبوب صغیر
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۱۸	معجون آرد خرما
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۶۱	معجون کلاں
۵۷۰	معجون جریان خاص
ط۹	مثالی
۹۲۷	قرص جریان
	سرعت
۷۷	حب نشاط
۹۳	حب المسک
۱۱۲	حب ممسک طلائی
۱۱۴	حب ممسک عنبری
۱۳۴	حب ممسک السرخ
۵۳۱	معجون جلالی
	ضعف باہ
۲۲	الاحمر
۳۳	تریاق باہ معتمد الملک
۹۱	حب جالینوس
۱۰۴	حب عجیب
۱۱۰	حب مقوی معتمد الملک
۱۱۵	حب عنبر مومیائی

نمبر دوا	ادویہ
۱۳۶	حلوائے بیضہ مرغ
۱۳۸	حلوائے گزرہ گنجشک والا
۱۴۰	حلوائے ثعلب
۲۷۸	سفوف اعظم
۳۳۴	شربت مویز
۳۹۸	عرق ماء اللحم نسخہ خاص و آتش
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری نسخہ کلاں
۴۰۹	عرق شہ زور
۴۴۱	کشتہ طلاء کلاں
۴۵۱	کشتہ نقرہ
ط۸	کشتہ طلاء مرواریدی
۴۷۹	لبوب الاسرار
۴۸۲	لبوب کبیر
۴۷۷	لبوب اعظم
۵۱۴	معجون اکسیر باہ
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۲۹	معجون جالینوس لولوی
۵۳۱	معجون جلالی
۵۳۴	معجون اعظم
۵۶۱	معجون کلاں
۵۶۶	معجون مفرح الارواح
۵۷۴	معجون مومیائی
۵۸۷	معجون شباب آور (رجسٹرڈ)
ط۸	ممسک بےنظیر (رجسٹرڈ)
۶۶۵	حب خاص
۶۶۶	حب احمر
۵۹۹	ماء الذہب
ط۶۳	حب بہی خاص (رجسٹرڈ)
۶۷٪	روغن مقوی
۸۲۷	معجون مقوی ممسک
	لاغری و کجی
۱۸۲	دوائے مالش
۱۸۳	دوائے لکور
۳۶۳	طلاء کیمیا تاثیر
۳۶۴	طلاء پیہ شیر والا
۳۶۵	طلاء اکسیر

نمبر دوا	ادویہ
۳۶۷	طلاء مشک والا
۳۶۸	طلاء عجیب
۳۶۹	طلاء سرخ
۳۶۲	طلاء شباب آور (رجسٹرڈ)
۳۷۱	طلاء الماس
ط۶	طلاء اعظم (رجسٹرڈ)
	امراض مخصوص زنان
	بندش حیض
۱۲۴	حب مدر
۳۴۰	شربت مدر
ط۶	ماہواری (رجسٹرڈ)
	کثرت حیض
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۳	سفوف حابس
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک
	سیلان الرحم
۱۳۵	حب مرواریدی
۱۳۷	حلوائے سپاری پاک
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک
۵۷۲	معجون موچرس
	ناشف
	اسقاط
۹۵	حب حمل
۵۳۶	معجون حمل عنبری علویخاں
۵۷۸	معجون نشارہ عاج والی
	ورم رحم
۹۰۸	مرہم داخلیون
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ
	امراض بچگان
۱۸	اکسیر الاطفال
ط۹	نونہال

ضمیمہ





NAUNEHAL
The Best Tonic for Children
نونہال

تریاق فشار (رجسٹرڈ)

مانعی (رجسٹرڈ)

بلڈپریشر کے لیے عجیب موثر دوا

[illegible] اس مرض کی [illegible] [illegible] معلوم [illegible]
[illegible] ہوتی [illegible] دوا [illegible] اس مرض کے
اسباب و نتائج [illegible] مطالعہ [illegible] اور ایک ایسی کامیاب دوا
کی تلاش میں تھی جو اس مرض کے [illegible] کے لیے پیام صحت ہو بالآخر
ایک سال کے تجربات کے بعد [illegible] نے ایک [illegible] دوا تیار کی جو حسب
[illegible] ہیں اس مرض کی [illegible] دوا [illegible] اس دوا سے غدودوں
کا فعل درست ہو جاتا ہے اور خون کی [illegible] کی [illegible] جاتی ہے
[illegible] مرض لاحق ہوتا ہے [illegible] صحت [illegible] بہت جلد درست ہو
[illegible] [illegible] [illegible] ہو جاتی ہے [illegible]
کی [illegible] مقدار [illegible] کی [illegible] نہیں [illegible] ہوتا [illegible]
بلڈ [illegible] ہوتا ہے [illegible] [illegible] کیلیے [illegible]

برتھ کنٹرول (ضبط تولید) کی ایک خاص دوا

اس دوا کی زیادہ تعریف فضول ہے۔ بس اتنا ہی بتا دینا کافی ہے کہ اس
مقصد کے لیے آج تک جتنی دوائیں ایجاد ہوئی ہیں ان سب میں
"مانعی" سب سے بہتر اور زیادہ سے زیادہ کامیاب ثابت ہوئی
ہے طرفہ یہ ہے کہ بالکل بے ضرر ہے اس کے لگانے سے طرفین کے اعضاء تناسل
میں کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔ اس دوا کا اثر اس طرح
ہوتا ہے کہ یہ مادے کے ان کیڑوں کو جو حمل کا باعث ہوتے ہیں انداماً ہلاک
کر دیتی ہے اور ان کیڑوں کو موقعہ نہیں ملتا کہ وہ رحم میں داخل
ہوں بعض عورتیں واقعی ایسی ہوتی ہیں کہ عورت کی صحت کو
محفوظ رکھنے کے لیے ایسی دوا کی ضرورت ہے اس لیے اس قسم کی
دواؤں کا استعمال ضرور تا ہی کرنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے۔
پرچہ ترکیب ہمراہ ہے

ضماد شباب (رجسٹرڈ)

[illegible] عورتوں کے پستانوں کے لیے ہے
اس کے استعمال سے پستانوں کا ڈھیلا پن جاتا
رہتا ہے اور وہ کنواری عورت کے پستانوں کی طرح
سخت اور سڈول ہو جاتے ہیں اس کے استعمال
کرنے میں کوئی دقت نہیں نہایت سپید
بے ضرر اور خوشبودار ضماد ہے۔
قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

قرص حمی جدید

یہ قرص ہر قسم کے بخار کے لیے از حد مفید ثابت ہوتے ہیں خصوصاً
دق وسل کے بخاروں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتے ہیں دو تین ہی دن کے
استعمال سے بخار میں کمی ہو جاتی ہے اور مریض اپنے اندر توانائی محسوس کرنے لگتا ہے جراثیم سلیہ کو تباہ
کرنے میں یہ قرص اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ یہ قرص معدے کے نقص میں ایک ایسا آلہ ثابت ہوتے ہیں جسکو
اگر وہ خوش تدبیری سے مناسب بدرقوں کے ساتھ استعمال کرے تو اس کو اکثر کامیابی نصیب
ہوتی ہے دق وسل کے بخار کے لیے ان قرصوں کا بدرقہ ماء الحیات یا عرق ہرا بھرا۔ خوراک ایک
قرص کی ہے اگر ضرورت ہو تو دن میں دو قرص استعمال کرائے جا سکتے ہیں۔ قیمت فی درجن صرف ۱۲

فساد خون، پھوڑے، پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کرکے بدن کو کندن بنا دیتی ہے
پرانے سے پرانے امراض اپنے حیرت انگیز کرشمے اچھے کرتی ہے خارش کو دفع کرتی ہے آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو
[illegible] [illegible] تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱ تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ ۲)
ترکیب استعمال [illegible] معجون شربت عشبہ خاص ۲ تولہ پانی میں ملاکر اس کے ساتھ استعمال کریں ترشی اور گرم اشیاء سے پرہیز ضروری ہے۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ جنکی تعریف طب قدیم و جدید میں مسلم ہے درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے ہمدرد دواخانہ میں اس کا
شربت خاص اہتمام سے تیار کیا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کرکے اسکے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا گیا ہے
خون کو صاف کرتے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں
تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملاکر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھاکر اوپر سے شربت پی لیں۔
ترشی اور گرم اشیاء سے پرہیز ضروری ہے۔ قیمت فی بوتل جو تین کے لئے کافی ہے۔ دو روپے (عہ)

پتہ:- ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء مقوی خاص رجسٹرڈ

طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہے لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹاناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق تجدید شباب کی حیثیت سے کیے ہیں ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزاء اور اس کی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نتیجہ سامنے آیا۔ علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غددی علاج بھی رہا ہے۔ اس کے علاوہ عضو کی ساخت کے غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضاء تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر ان کی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینے سے آزمایا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانے کے اس طلاء سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپے (للعہ)

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس کی قیمت بھی بہت کم ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں، الحمد للہ آج دو سال تک بیشمار تجربات کے بعد ہم "سفوف عجیب" کو پیش کرتے ہیں یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا ان کی کوئی اور صورت ہو۔ ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال اور رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتی ہے سفوف عجیب' اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس عجیب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے۔ یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے (عہ/)

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسّوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسّوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے۔ مسّوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصے کے استعمال سے مسّے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/)

معجون مقوی رحم

ہمدرد دواخانے کے مطب میں اس عجیب و غریب اور موثر معجون کا تجربہ تقریباً ڈھائی سال سے ہو رہا ہے اب کامیابی کے بعد بصد اطمینان عام ضرورتمندوں کے لیے پیش کی جاتی ہے یہ معجون عورتوں کے اکثر امراض کے لیے اکسیر ہے، عام کمزوری کو رفع کرنے کے علاوہ سیلان رحم سیلان غددی اور اندرونی اعضاء تناسل کے اورام کو دفع کرنے میں بہت کامیاب ثابت ہوتی ہے رحم اور اسکے متعلق اعضاء خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے ایام ماہواری کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے اگر خون کم آتا ہو تو اس کو مناسب مقدار میں خارج کرتی ہے اگر زیادہ آتا ہو تو اس کو اعتدال پر لے آتی ہے بعض موقعوں پر اختناق الرحم ہسٹریا والی عورتوں کو اس سے ایسا فائدہ ہوا جو ہمارے لیے بھی تعجب کا باعث ہوا بہرحال عورتوں کو اس دوا سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے خوراک چھ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ دیسے ہی کھائیں۔ ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی ۲۰ دن کے لیے دو روپے آٹھ آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مرکبات ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

الف

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴	اطریفل زمانی	خواص۔ دماغ کا تنقیہ کرتا ہے۔ مالیخولیا و مراق کے لیے بہت مفید ہے۔ درد سر، قولنج اور تجخیر کو رفع کرتا ہے۔ اس کی مداومت (برابر استعمال کرتے رہنا) نزلہ کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ ہر مزاج والے کو موافق آتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز	فی سیر عالعہ فی تولہ ۔ر
۶	اطریفل شاہترہ	خواص۔ فساد خون اور خارش وغیرہ امراض کے لیے نہایت مفید ہے۔ آتشک کی گرمی دور کرنے کے لیے نہایت مجرب چیز ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۷ ماشے سے ایک تولہ تک عرق مرکب مصفی خون کے ساتھ یا بغیر کسی چیز کے صبح کو استعمال کریں۔ گرم و ترشی سے پرہیز۔	فی سیر عہ فی تولہ ۔ر
۸	اطریفل مقوی دماغ	خواص۔ دماغ کو قوت بخشتا ہے۔ آنکھوں کی روشنی کو قایم رکھتا ہے۔ نزلہ، درد سر حار کے لیے نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال۔ صبح یا سوتے وقت ۹ ماشے استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز	فی سیر ہے فی تولہ ۔ر
۹	اطریفل غدد	خواص۔ خنازیر یعنی کنٹھ مالا کے لیے مفید ہے اور معدہ اور دماغ کو فضلات سے پاک کرتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ صبح کو ۹ ماشے عرق مرکب کے ساتھ یا تنہا یا بغیر کسی چیز کے استعمال کرنا چاہیے۔ بادی اور ترشی سے پرہیز۔	فی سیر صہ فی تولہ ار
۱۳	اطریفل کشنیزی	خواص۔ درد سر اور درد چشم اور کان کی بیماریوں کے لیے جو معدہ کی تجخیر کی وجہ سے ہوں مفید ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے اور معدہ کی تجخیر کو بند کرتا ہے۔ بواسیر کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک تولہ رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا ایسے ہی استعمال کریں۔	فی سیر عہ فی تولہ ۔ر
۱۴	اطریفل مقل	خواص۔ بادی و خونی دونوں بواسیر کے لیے مفید ہے۔ قبض کو رفع کرتا ہے۔ بالخصوص خونی بواسیر کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ صبح یا رات کو سوتے وقت بغیر کسی چیز کے تنہا استعمال کریں۔	فی سیر عہ فی تولہ ۔ر
۱۶	اطریفل ملین	خواص۔ دماغی بیماریوں کے لیے مفید ہے اور پرانے درد سر کو زائل کرتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کے درد کو دور کرتا ہے اور قبض کشا ہے۔ ترکیب استعمال۔ رات کو سوتے وقت ۵ ماشے یہ دوا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔	فی سیر عہ فی تولہ ۔ر
۱۸	اکسیر اطفال	خواص۔ اس دوا کا ہر مکان میں رہنا طبیب یا ڈاکٹر کا کام دیتا ہے۔ خورد سال بچوں کے واسطے نہایت ہی مفید ہے۔ معدہ کو صحیح حالت میں رکھنا، بدہضمی کو رفع کرنا اور پیٹ کی ہر قسم کی خرابیوں کی اصلاح کرنا اور قدرتی نشو و نما کو قایم و برقرار رکھنا اس کا خاص فعل ہے، غرضے کہ اسم بامسمیٰ ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ڈبیہ پر چسپاں ہے۔	فی ڈبیہ ۸ر آٹھ آنے
۱۹	اکسیر سوزاک	خواص۔ یہ سفوف سوزاک کے قرحہ کو بہت جلد بھر دیتا ہے، بارہا کا مجرب ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۵ ماشے یہ سفوف حسب ذیل ادویہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ شیرہ تخم خیارین ۳ ماشے۔ شیرہ تخم خربزہ ۳ ماشے۔ شیرہ خارخسک ۳ ماشے۔ شیرہ بادیان ۳ ماشے، پانی میں باریک پیس کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر سفوف کھائیں اور اوپر سے دوا پی لیں یا صرف شربت بزوری ۴ تولے کے ساتھ استعمال کریں۔	فی ڈبیہ عہ
۲۰	اکسیر جریان	خواص۔ مادہ تولید کی اصلاح کرتا ہے۔ رقت و کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے۔ بارہا کا مجرب ہے۔ ترکیب استعمال، ۱ ماشے یہ اکسیر صبح کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں کھٹی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز	فی ڈبیہ عہ
۲۱	اکسیر طحال	خواص۔ طحال کے واسطے اکسیر ہے، مرض کیسا ہی پرانا ہو اس کے استعمال سے شفائے کلی ہو جاتی ہے۔ تلی کے ورم کو تحلیل کرتی ہے اور اس کی سختی کو دور کرتی ہے۔ معدے کو قوت پہنچاتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۳ ماشے یہ دوا ۵ تولہ پانی میں ملا کر صبح و شام کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں۔	فی شیشی عہ

اکسیر فرنگ رجسٹرڈ } یہ دوا آتشک کے لیے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے، نئے اور پرانے ہر قسم کی آتشک میں اکسیر ہے۔ ابتدائے مرض میں استعمال کرنے سے مرض کو بالکل نیست و نابود کر دیتی ہے۔ سوداوی اثرات اور آتشک کے عوارض کو زائل کر دیتی ہے۔ غرضیکہ یہ دوا آتشک کی بہترین دوا ہے، فی شیشی ۴۰ گولی (عہ)

نوٹ :۔ باقی اطریفلوں کے نام اور مختصر خواص اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھیے۔ "مینجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۲	الاحمر	خواص۔ تقویت باہ کے لیے بے نظیر دوا ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہے بے انتہا خون صالح پیدا کرتی ہے اعصاب کو قوی کرتی ہے اور حرارت غریزی کی محافظ ہے۔ عجیب مؤثر چیز ہے۔ فی تولہ (۱۸ اٹھارہ روپے) ترکیب استعمال، ۲ چاول سے ۴ چاول تک لبوب کبیرہ ۵ ماشے یا معجون جالینوس لولوی ۵ ماشے یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ کھائیں۔	ٹکیہ ۱۲ خوراک ایک روپیہ (عہ)
۲۳	جنون اور مرگی کی اکسیر دوا اکسیر شفا	ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہے اس کے بے نظیر فوائد کو عام طور پر تسلیم کیا گیا ہے جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے جنون جو اختناق الرحم (بادگولہ) کی وجہ سے ہو اس کے لیے عجیب و غریب چیز ہے اس کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ ۴۰ روز کا استعمال پورے فائدے کے لیے کافی ہے۔ قیمت فی قرص دو آنے ۲/ ترکیب استعمال:۔ ایک قرص صبح کو شربت ردع افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں	
۲۴	اکسیر سعال (رجسٹرڈ)	(کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا) انسانی زندگی کا دارومدار پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس میں کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے تو صحت کے لیے نہایت مضر ثابت ہوتا ہے آج کل ہمارے اہل وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت زیادہ مبتلا نظر آتے ہیں "اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہے۔ چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور یہ تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۰ قرص ایک روپیہ چار آنے ۱ عہ/ ترکیب استعمال: ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے استعمال کے دوران میں مکھن اور دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیے۔	
		ب	
۲۷	برشعثا	خواص: زکام نزلہ مالیخولیا وغیرہ اور فالج نصف اعصاب و رعشہ و نسیان اور درد قولنج۔ درد معدہ و جگر کے لیے بہت ہی مفید دوا ہے۔ ہر مطب میں یہ دوا کثرت سے برتی جاتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ صبح یا رات کو سوتے وقت ایک ماشہ یہ دوا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ ترش و بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی سیر ۵ عہ/ فی تولہ ۳/
		ت	
۳۳	[illegible]	خواص، مغلظ منی، نافع جریان، محرک باہ، ممسک و مقوی اعضاء رئیسہ ہے اس میں نشہ کرنے والی کوئی دوا نہیں ہے۔ ترکیب استعمال۔ تین ماشے کھا کر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پی لیں۔	فی تولہ ۸/
۳۵	[illegible]	خواص۔ یہ دوا معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے اور کمزوری معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۲ چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۵ ماشے کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۳ عہ/ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۸/
۳۷	تریاق نزلہ	خواص نزلہ کو روکتا ہے اور کھانسی کے لیے مفید ہے اگر اسے عرصہ تک استعمال کیا جائے تو نزلہ کی دائمی شکایت جاتی رہتی ہے۔ ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ استعمال کرنا چاہیے، ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز	فی سیر ۶ عہ/ فی تولہ ۰/
		ج	
۴۷	جوارش آملہ	خواص معدہ اور دل کو قوت دیتی اور دل و جگر کی زائد حرارت کو کم کرتی ہے خفقان اور تبخیر کو مفید ہے اور صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔ دماغ کو بھی قوت دیتی ہے (ترکیب استعمال)۔ ۵ ماشے یہ جوارش صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا ہمراہ آب تازہ کھائیں۔	فی سیر ۶ عہ/ فی تولہ ۰/
۴۹	جوارش جالینوس	خواص۔ بدہضمی و معدہ کی سردی کو دور کرتی ہے اور بادی بواسیر کا استیصال کرتی ہے پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتی کھانا کھانے کے بعد اس کا استعمال غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے نفخ نہیں ہونے دیتی اور ریاحی درد کو دور کر دیتی ہے نہایت مفید چیز ہے۔ ترکیب استعمال صبح کو یا دونوں وقت غذا کے بعد ۷ ماشے یہ جوارش استعمال کریں۔ بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۲ عہ/ فی تولہ ۰/
۵۱	جوارش زرعونی	خواص۔ معدہ اور جگر کو قوت دیتی اور اشتہا پیدا کرتی ہے اور حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۹ ماشے یہ جوارش صبح یا جس وقت ضرورت ہو پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔	فی تولہ ۱/
۵۲	جوارش کمونی	خواص۔ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ درد کمر کو زائل کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ گندہ دہنی اور ریاح کو دور کرتی ہے۔ پیشاب جو سردی سے آتا ہو روکتی ہے۔ بادی بواسیر اور گردہ و مثانہ کی ریگ کو دفع کرتی ہے اشتہا پیدا کرتی ہے۔ قبض کو رفع	فی سیر ۶ عہ/ فی تولہ ۰/

نوٹ:۔ الف، ب، ت کی باقی دوائیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھیے۔ "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۲	جوارش جالینوس	کرتی ہے۔ بالوں کی سیاہی قایم رکھتی، درد سر اور بلغمی کھانسی کو نافع ہے۔ حکیم جالینوس کا تجویز کردہ نسخہ ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ۵ ماشے یہ جوارش عرق بادیان ۲ تولہ کے ساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۴/ فی تولہ ۰/
۵۳	جوارش زرعونی سادہ	**خواص**۔ گردہ و جگر کو قوت دیتی ہے۔ قوت تولید کو بڑھاتی ہے۔ باہ کو قوت دیتی اور کمزوری کو زائل کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ۷ ماشے یہ جوارش صبح کو عرق بادیان ۲ تولہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ یا صرف عرق انناس ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۸/ فی تولہ ۰/
۵۴	جوارش زرعونی عنبری نسخہ کلاں	**خواص**۔ گردہ مثانہ و جگر و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ پشت کو مضبوط کرتی ہے۔ معدے کی اصلاح کرتی ہے۔ بلغمی و سوداوی امراض مثلاً زیادتی پیشاب، درد سر، بلغمی کھانسی و نقرس وغیرہ امراض کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ریاح کو دور کرتی ہے۔ مادہ تولید کو بڑھاتی اور باہ کو قوت دیتی ہے اور بالوں کی سیاہی کو قایم رکھتی ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ آلات تولید اور گردہ و مثانہ کو قوت دینے کے واسطے ۵ ماشے جوارش کشتہ فولاد دو چاول کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر گردہ کے ضعف سے ریگ آتی ہو یا پیشاب میں شکر یا چربی دار مادہ خارج ہوتا ہو تو یہ جوارش ۵ ماشے کشتہ زمرد ۲ چاول اور عرق انناس آٹھ تولہ شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ **نوٹ**:۔ اس جوارش کو صرف کشتہ فولاد یا صرف کشتہ زمرد یا صرف جوارش بھی استعمال کر سکتے ہیں۔	فی سیر ۵۰/ فی تولہ ۴/
۵۷	جوارش سفرجل مسہل	**خواص**۔ درد قولنج کو زائل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ معدے کو قوت دیتی ہے۔ دست آور ہے اور دستوں کے ذریعے خراب اور فاسد مادے کو خارج کرکے معدہ اور امعاء کو پاک کرتی ہے۔ جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ صبح یا رات کو سوتے وقت ۱ تولہ عرق بادیان یا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔ قابض چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۸/ فی تولہ ۰/
۶۲	جوارش عود ترش	**خواص**۔ معدے کو قوت دیتی، اشتہا پیدا کرتی ہے۔ غذا کے ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے۔ رطوبت اور بلغم کو تحلیل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی اور صفرا کی زیادتی سے جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان کے لیے بالخصوص مفید ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ۷ ماشے صبح کو تنہا بغیر کسی دوا کے یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترشی کا پرہیز۔	فی سیر ۴/ فی تولہ ۰/
۶۳	جوارش عود شیریں	**خواص**۔ معدے کو قوت دیتی ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے۔ اشتہا کو ترقی دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ۷ ماشے یہ جوارش عرق بادیان ۱ تولہ کے ساتھ یا تنہا ویسے ہی استعمال کی جاتی ہے۔ بادی و ترشی کا پرہیز۔	فی سیر ۴/ فی تولہ ۰/
۶۶	جوارش کمونی	**خواص**۔ معدے کی سردی اور سوء ہضم اور کھٹی ڈکاروں کو دور کرتی ہے اور بخار کو جو معدے کی خرابی سے ہو زائل کرتی ہے اور رطوبت کو خشک کرتی ہے۔ معدے کو پاک و صاف رکھتی ہے۔ قبض کو رفع کرتی ہے اور ہچکی اور شہوت کلبی کو دور کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ۷ ماشے سے ایک تولہ تک صبح کو عرق بادیان ۲ تولہ عرق عنب الثعلب ۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ یا صرف پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ ٹھنڈی و مرطوب اور بادی چیزیں نہ کھائیں ہلکی غذا کھائیں مگر بھوک سے کم۔	فی سیر ۸/ فی تولہ ۰/
۶۹	جوارش مصطگی	**خواص**۔ معدہ و جگر کی سردی کو دور کرتی ہے اور منہ سے پانی بہنے کو اور پیشاب کی کثرت اور دستوں کو روک دیتی ہے۔ خفقان کو دور کرتی و ضعف معدہ کے لیے مفید ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ۱ تولہ یہ جوارش صبح کو ہمراہ عرق بادیان یا صرف پانی سے استعمال کی جائے۔ مرطوب نفاخ اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز۔	فی سیر ۸/ فی تولہ ۰/
۷۱	جوارش [illegible]	**خواص**۔ معدہ کی خرابی اور کمزوری کو دور کرتی ہے۔ بھوک پیدا کرتی ہے اور کھانا خوب ہضم کرتی ہے۔ نہایت مفید دوا ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ۷ ماشے یہ جوارش عرق بادیان ۲ تولہ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۴/ فی تولہ ۰/
۷۴	[illegible]	**خواص**۔ سوداوی امراض آتشک و گٹھیا عرق النساء وغیرہ امراض کے لیے اکسیر ہے۔ اختلاج قلب و توحش کے لیے جو سوداوی بخارات سے ہو فائدہ مند ہے۔ پرانے سوزاک میں بمشورہ طبیب اس کا استعمال نمایاں فوائد دکھاتا ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ۲ چاول یہ دوا مویز منقیٰ میں رکھ کر اس کو چاروں طرف سے بند کرکے اس طرح نگلیں کہ دانتوں کو نہ لگے گھی دودھ خوب کھائیں۔	فی ماشہ ۱۲/ فی تولہ [illegible]
۷۵	جواہر مہرہ	**خواص**۔ اعضائے رئیسہ دل دماغ کو نہایت قوت دیتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے۔ امراض کے بعد جو کمزوری رہ جاتی ہے اس کو زائل کرکے اصلی قوت بخشتا ہے۔ طب یونانی کی کامیاب دواؤں میں سے ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ۲ چاول یہ جواہر خمیرہ گاؤزبان ۱ تولہ یا دواءالمسک معتدل جواہر والی ۵ ماشے میں ملا کر استعمال کی جاتی ہے۔	فی ماشہ للعہ/ ۱۵ قرص [illegible]
۷۶	جوہرے	**خواص**۔ سوداوی امراض مثلاً آتشک و گٹھیا وغیرہ کے لیے ایک کامیاب اور نفیس دوا ہے۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونو	فی خوراک ۱/

نوٹ:۔ باقی جوارشیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۷۶	[illegible]	کے لیے نہایت مفید ہو۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے مریض کو محفوظ رکھتی ہو۔ **ترکیب استعمال**۔ یہ دوا کیپ شوں میں محفوظ ہو اس کو احتیاط سے پانی سے نگل جانے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہوسکے غذا میں نمک وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیے۔	فی خوراک ۱ر

حب نشاط۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجے کی مقوی و ممسک ہیں۔ سرعت کو دور کرتی ہیں کسی قسم کا نقصان نہیں کرتیں جیساکہ اس مطب کی دوسری ادویہ کرتی ہیں۔ کوئی نشے کی چیز اس کا جزو نہیں۔ اپنے مطلب کی اعلیٰ درجے کی دوا ہو سرعت کی شکایت دور کرتی ہیں۔ لذت وتفریح کا سامان بھی ہو۔ جریان کو دور کرتی اور باہ کو قوت دیتی ہیں۔ ایک ہی تجربہ اس کی خوبیوں کو ظاہر کردے گا۔ بازاری ممسک دواؤں میں نہ معلوم کیا کیا شامل ہوتا ہو۔ لیکن نشے کی چیزیں ہر حالت میں خراب اور بُرا اثر دکھاتی ہیں۔ حب نشاط اس سقم سے پاک ہو۔ ممسک دوا کے استعمال پر واقعی اور جائز ضرورت سے جو لوگ مجبور ہیں اُن کے لیے بے ضرر اور مفید دوا ہو۔ قیمت فی درجن ایک روپیہ دو آنے (عہ۲ر)
ترکیب استعمال، خاص وقت میں ایک گھنٹے پیشتر ایک گولی دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۷۹	[illegible]	**خواص** خرابی ہضم اور درد شکم کے لیے بہت مفید ہو ہیضہ کے دنوں میں اس کا استعمال زہریلے اثرات سے بچاتا ہو مفید چیز ہو۔ **ترکیب استعمال** کھانا کھانے کے بعد یا بوقت ضرورت دو گولیاں کھائی جاتی ہیں۔	فی تولہ ۲ر
۸۰	[illegible]	**خواص**، اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہو [illegible] کی حفاظت کرتی ہو۔ بیماری کے بعد جو کمزوری باقی رہ جاتی ہو اسکو دور کرتی ہو۔ **ترکیب استعمال**، خوراک ایک گولی دوا۔ المسک معتدل ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملاکر کھائیں۔	فی درجن عہ۲ر
۸۴	[illegible]	**خواص**، نگی پرانے درد سر اور امراض چشم میں فائدہ دیتی ہیں۔ دماغ کو فضلات سے پاک کرتی ہیں دماغ کے تنقیہ کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں (**ترکیب استعمال**) جب چار گھڑی رات باقی ہو اس وقت ۳ ماشے سے ۵ ماشے تک یہ گولیاں ورق نقرہ میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ کھا کر سو رہیں اور صبح کو سبل پی لیں تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں۔ **نوٹ**:۔ یہ گولیاں طبیب کی رائے سے استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر
۸۷	[illegible]	**خواص**۔ یہ گولیاں پیچش کے لیے نہایت مفید ہیں۔ درد اور مروڑ کو بہت جلد افاقہ ہوجاتا ہو گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد آرام ہونا شروع ہوجاتا ہو اور اکثر دوسری گولی کھانے کی نوبت نہیں آتی ایسی چیزیں احتیاطاً گھر میں رکھنی چاہئیں۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک گولی سوتے وقت یا جس وقت ضرورت ہو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر آنتوں میں سدے ہوں تو پہلے روغن ارنڈی سے رفع قبض کریں۔ گولی کے استعمال سے ایک گھنٹہ بعد تک کسی قسم کی حرکت نہ کریں۔	فی درجن ۶ر
۹۲	[illegible]	**خواص** یہ گولیاں باہ کو قوت دیتی ہیں۔ سرور و نشاط پیدا کرتی ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں جریان میں بھی نفع میرا و [illegible] رقت و سرعت کے لیے مفید ہیں اور افیون کی عادت کو چھڑاتی ہیں۔ کھانسی و نزلہ کو روکتی ہیں۔ **ترکیب استعمال**، ایک گولی یا دو گولیاں صبح یا رات کو سوتے وقت خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزیں نہ کھائیں۔	فی تولہ عہ ر

حب المسک ۹۳۔ یہ گولیاں قوت باہ کے لیے اکسیر ہیں۔ استعمال کے دو گھنٹے بعد نعوظ سے بے تاب کردیتی ہیں۔ نہایت بیش قیمت اجزا سے مشک عنبر مروارید یاقوت وغیرہ سے تیار کی جاتی ہیں اسی وجہ سے ان کی قیمت زیادہ ہو قیمت ایک درجن عنہ نصف درجن صہ تین گولیاں سے ر
ترکیب استعمال، ایک گولی صبح یا شب کو آدھ سیر دودھ تازہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہو۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۹۵	[illegible]	**خواص**، بانجھ عورت کے لیے نہایت مفید ہیں۔ خدا کے فضل سے اس شکایت کو دور کرتی ہیں اور فرزند نرینہ کی خوش خبری دیتی ہیں اور ان خرابیوں کو جن کے سبب اولاد پیدا نہیں ہوتی دور کردیتی ہیں۔ **ترکیب استعمال** ہر مہینے ایام ماہواری کے بعد ایک گولی معجون موچرس، ۵ ماشہ کے ہمراہ روز متواتر صبح و شام استعمال کریں۔	فی درجن بارہ آنے
۹۶	حب پچکاری سوزاک	**خواص**، یہ گولیاں سوزاک کے لیے نہایت مفید ہیں نئے سوزاک کو ایک روز میں اور پرانے سوزاک کو جس میں کیسا ہی زخم	

نوٹ:۔ بقیہ گولیوں کے نام اور ان کے مختصر خواص اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ "مینیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۹۶	[illegible]	پڑگیا ہو تین روز میں نیست و نابود کردیتی ہیں بسبب خون کی آمد مطلق بند ہو جاتی ہے۔ ترکیب استعمال ا گولی صبح کو ا گولی شام کو ۵ تولہ چھاچھ میں گھولکر پچکاری کی جاتی ہے۔ نوٹ پچکاری گولیوں کے ساتھ دی جاتی ہے۔	فی شیشی ۱۲/
۹۹	[illegible]	خواص، یہ گولیاں آشوب چشم کو دور کرتی ہیں آنکھوں کی سُرخی کو کاٹتی ہیں۔ درد کو تسکین دیتی اور مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی پانی میں گھس کر آنکھوں کے پپوٹوں پر نیم گرم صبح، دوپہر اور شام کو لیپ کریں۔	فی درجن ۲/
۱۰۱	[illegible]	خواص۔ خشک کھانسی کو جس میں قے ہوجاتی ہے نہایت مفید ہیں، نزلہ کو روکتی ہیں اور گلے کی خراش کو دور کرتی ہیں۔ شدت نزلہ میں جو خفیف حرارت محسوس ہوتی ہے اس کو جلد دور کرتی ہیں۔ پہلی خوراک سے ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ ترکیب استعمال، کھانسی کے وقت بچوں کو ا گولی اور بڑوں کو دو گولیاں تک دیجاتی ہیں۔ ترش و بادی چیزوں سے پرہیز	فی تولہ ۴/
۱۰۲	حب آواز کشا	خواص۔ آواز بستہ کو صاف کرتی ہیں اور نہایت مفید ہیں (ترکیب استعمال) ایک گولی صبح و شام منہ میں رکھ کر گھلائیں۔	فی درجن ا/
۱۰۵	[illegible]	خواص۔ آنکھوں کے لیے نہایت مفید ہیں آنکھوں کے درد، سُرخی میں کو دور کرتی ہیں اور آنکھ کے مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی پوست خشخاش کے پانی میں گھس کر پپوٹوں پر لیپ کریں۔	فی درجن ۳/
۱۰۸	[illegible]	خواص۔ مرگی میں نہایت مفید ہیں اور ام الصبیان یعنی بچوں کی مرگی کو بھی رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر پلائیں اور بچہ کی ماں کو ترشی و بادی سے پرہیز کرائیں۔ بڑی عمر کے مریض تین گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں ثقیل اور دیر ہضم غذائیں نہ کھائیں۔	فی درجن ۲/
۱۰۹	حب ضیق النفس	خواص۔ دمہ کے لیے نہایت مفید ہیں ضیق النفس کے دورے کو روک دیتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ا گولی شب کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ صرف ا گولی ہی استعمال کیجائے ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی درجن ۳/
۱۱۲	حب ممسک طلائی	خواص۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی ممسک و مقوی باہ ہے اور خوش کیف ہے۔ ترکیب استعمال ا گولی مباشرت سے ۲ گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہوجانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۸/
۱۱۳	[illegible]	خواص، امساک پیدا کرتی ہیں اور تفریح بخشتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ا گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہوجانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۶/
۱۱۴	[illegible]	خواص۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی ممسک ہیں۔ سرعت انزال کی شکایت رفع کرنے میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہوجانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۱۲/

حب عنبر مومیائی ۱۱۵ خواص۔ تقویت باہ کے لیے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں۔ نوجوانی کی غلط کاری سے اعضاء تناسل اور اعضاء رئیسیہ میں جو ضعف پیدا ہوجاتا ہے اس کو دور کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر کمزوری کی مخفی شکایتوں کو دور کرتی ہیں۔ مباشرت کے بعد ان کا استعمال بہت مفید ہے۔ قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں اور ان کے استعمال کے بعد قوت عود کر آتی ہے۔
ترکیب استعمال۔ دو گولیاں رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی درجن ایک روپیہ (عہ/)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۱۷	حب بواسیر بادی	خواص۔ یہ گولیاں بواسیر کے لیے نہایت مفید ہیں۔ سوزش کو رفع کرتی ہیں مسوں کو خشک کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔ مسوں پر ضماد بواسیر لگائیں۔	فی درجن ۲/
۱۱۸	حب بواسیر خونی	خواص۔ یہ گولیاں خونی بواسیر کے لیے مفید ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔	فی درجن ۲/
۱۱۹	[illegible]	خواص۔ امراض جگر کے لیے نہایت مفید ہیں جگر کی سختی اور جگر بڑھ جانے اور زیادتی بلغم سے جگر کے مجاری میں جو سدے پڑجاتے ہیں ان کو دور کردیتی ہیں۔ قبض اور گرانی شکم کو رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال دو گولیاں دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں۔ دیر ہضم غذا اور گرم اشیاء نہ کھائیں۔	فی درجن ا/

حب مروارید ۱۲۰ یہ گولیاں عورتوں کے لیے نہایت مفید ہیں عورتوں کی ان مخصوص اور پوشیدہ شکایتوں کو دُور کرتی ہیں جو انکی تندرستی

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

جریان منی وغیرہ ان شکایتوں کے نام ہیں اور ان کے جوہر کچھ عرصے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں وہ درد انگیز ہیں۔ سفید رطوبت جو رحم سے جاری ہو وہ عورت کو نہایت کمزور کر دیتی ہے۔ یہ گولیاں اس کو دور کرتی ہیں۔ سیلان کو روکتی ہیں۔ جریان کو کھوتی ہیں۔ رحم سے سفید رطوبت کا جاری رہنا اور قوت کو آہستہ آہستہ بالکل غریب کر دیتی ہیں اور جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہیں۔ قیمت فی درجن بارہ آنے ۱۲؍
ترکیب استعمال۔ ایک ایک گولی صبح و شام عرق عنبرہ تولہ کے ساتھ یا دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔ گرم بادی اور ثقیل اشیا سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۲۹	برادوں	خواص۔ یہ گولیاں عورتوں کے رحم کی رطوبت خشک کر کے تنگی پیدا کرنے میں بے نظیر ہیں۔ ترکیب استعمال۔ شب کو ایک گولی اندام نہانی میں رکھ دی جائے اور صبح کو علیحدہ کر دی جائے	فی درجن ۶؍
۱۳۱	حب لذیذ	خواص۔ یہ لذت کی نہایت عمدہ دوا ہے طرفین پر یکساں اثر کرتی ہے اور بہت ہی کیفیت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی چنبیلی کے تیل میں گھس کر وقت سے تھوڑی دیر پہلے سر عضو پر لیپ کریں۔	فی درجن ۱۲؍
۱۳۲	حب ممسک اسپرٹ	خواص۔ یہ گولیاں نہایت ممسک ہیں اور نہیں ہیں اور اکثر مزاج پر یکساں اثر دکھاتی ہیں۔ مجرب ہیں۔ ترکیب استعمال جماع سے ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔	فی درجن ۱۲؍
۱۳۶	حلوا بیضہ	خواص۔ باہ کو قوت دیتا ہے گردہ و مثانہ کو طاقت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرہ کو سرخ بناتا ہے نہایت لذیذ خوشبودار اور سریع الاثر ہے۔ ترکیب استعمال۔ صبح کے وقت دو تولہ سے پانچ تولہ تک استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر صمہ؍
۱۳۷	حلوا پیدائش اولاد	خواص۔ گردوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اولاد خواہ مرد کے قصور سے نہ ہوتی ہو خواہ عورت کے دونوں کی مایوسی کو دور کرتا ہے اور فرزند نرینہ کی خوشی دیتا ہے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے پرسوت کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ رطوبت خشک کر کے تنگی پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک تولہ سے دو تولہ تک صبح کو ۴۰ دن یہ دوا استعمال کریں اولاد نہ ہوتی ہو تو عورت و مرد دونوں کو کھانی چاہیے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں	فی سیر صمہ؍

حلوائے مغز سر کنجشک ۱۳۹ والا

قوت باہ کے لیے مفید ہے مادۂ تولید کی پیدائش کو ترقی دیتا ہے ممسک ہے اور سرعت کو مفید ہے گردہ مثانہ کے ضعف اور درد کمر کو کھوتا ہے جسم کو فربہ کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ فی تولہ ۱؍ فی سیر صمہ۔
ترکیب استعمال۔ دو تولہ صبح کو استعمال کرنا چاہیے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۴۰	حب مقوی خاص	خواص۔ باہ کو ترقی دیتا ہے درد کمر کو رفع کرتا ہے سیلان منی اور سستی کو دفع کرتا ہے چہرہ کو سرخ کرتا ہے بدن کو قوی و فربہ کرتا ہے ترکیب استعمال۔ صبح کو ایک تولہ کھا کر اوپر سے گائے کا دودھ پاؤ سیر پی لیں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی تولہ ۱؍
۱۴۳	حب داد	خواص۔ یہ گولیاں داد کے لیے نہایت مفید ہیں چند روز کے استعمال داد بھوسی کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی کو لیموں کے پانی میں یا سادہ پانی میں گھس کر لیپ کریں۔	فی درجن ۶؍
۱۴۴	حب آتشک	خواص۔ یہ گولیاں امراض سوداوی کو دور کرتی ہیں آتشک کو زائل کر دیتی ہیں اور تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں اور وجع المفاصل کو جو آتشک کی وجہ سے ہو دور کر دیتی ہیں اور سوداوی دستوں کو روکتی ہیں عجیب و غریب ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام پانی کے ساتھ حلق سے اتاریں۔ تا استعمال دوا مونگ کی دال اور گردے دراز نہ کھائیں۔ باقی اور کسی چیز کا چنداں پرہیز نہیں۔	شیشی ۲۰ گولی ۱۰؍
۱۴۶	حب بخار	خواص۔ یہ گولیاں بخار کو خواہ کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو بیخ و بن سے کھو دیتی ہیں اور بارہا کی مجرب ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں سرد پانی کے ساتھ بخار نہ ہونے کی حالت میں استعمال کی جائیں۔	فی شیشی ۴۰ گولی ۱۲؍
۶۶۵	حب ضعف	خواص۔ ضعف باہ کی ایک مخصوص چیز ہے بدن کو قوت دیتی ہے اور اعضاء رئیسہ کو قوی بناتی ہیں انکے چند روزہ استعمال سے پٹھوں میں حرکت قوت آجاتی ہے دماغی ضعف دور ہو کر سستی دور ہو جاتی ہے بھوک خوب لگتی ہے خون کی پیدائش زیادہ کرتی ہیں انکے چند روزہ استعمال سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح کو پاؤ سیر دودھ کے ہمراہ	فی درجن ۱۲؍
۶۶۶	حب جوہر	خواص۔ یہ گولیاں مردانہ قوت کو قایم رکھتی ہیں اور ضعف باہ کو دور کرنے میں عجیب الاثر ہیں۔ جوانی کی بے عہد الیوں	

نوٹ:۔ بقیہ گولیوں کے نام اور ان کے مختصر خواص اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں ملاحظہ فرمائیے "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۶۶۶	[illegible]	یا پیرانہ سالی سے جو کم زوری ہوتی ہے اس کو دور کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال: جوان آدمی ایک ہفتہ تک نصف گولی مکھن یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں اس کے بعد ایک گولی تک استعمال کر سکتے ہیں۔ بوڑھے آدمی اول ہی میں ایک گولی استعمال کریں۔ ترشی وبادی اور مجامعت سے دوران استعمال میں پرہیز کیا جائے عام طور پر موسم سرما میں اس کا استعمال مناسب ہے موسم گرما میں گرم مقامات پر اس کے استعمال کی اجازت نہیں۔	فی درجن ۸ ؎
		خ	
۱۴۹	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا	خواص۔ اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے، خیالات فاسد اور خفقان کو نافع ہے امراض سوداوی کو مفید ہے اور بیماری کے بعد جو کم زوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو جلد زائل کر دیتا ہے۔ نہایت نفیس چیز ہے۔ ترکیب استعمال: ۳ ماشے سے ۵ ماشہ تک یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذر ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ کھٹی و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۱۶ ؎ فی تولہ ۱۲ ؍
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا	خواص۔ خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ قوت باصرہ اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہے نیز سل و دق و خشک کھانسی میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال: ۶ ماشے یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر ۱۴ ؎ فی تولہ ۸ ؍
۱۵۶	خمیرہ گاؤزبان سادہ	خواص۔ دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے، وسواس خفقان و مالیخولیا کے لیے نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال: ایک تولہ یہ خمیرہ صبح کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھائیں	فی سیر ۸ ؎
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری	خواص۔ دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال: چھ ماشے یہ خمیرہ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۰ ؍
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری نسخہ [illegible]	خواص۔ اعضاء رئیسہ دل، دماغ کو قوت دیتا ہے۔ بصارت کو قائم رکھتا ہے اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے۔ ہر قسم کی کم زوری کو زائل کرتا ہے، روح پر اس کا اثر جلد محسوس ہوتا ہے۔ ترکیب استعمال: ۵ ماشے یہ خمیرہ عرق گذر ۵ تولہ شربت انار ترش دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ ؍
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر [illegible] والا	خواص۔ عام کم زوری کو زائل کرتا ہے اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے اعصاب کے ضعف کو دور کرتا ہے اور حافظہ کے لیے بہت مفید ہے۔ زیادہ عرصے تک بیمار رہنے سے جو کم زوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو زائل کر دیتا ہے مرگی، رعشہ، لقوہ، فالج کے اثرات کا ازالہ کرتا ہے۔ بچوں کے مرض ام الصبیان اور عورتوں کی بیماری اختناق الرحم میں نافع ہے۔ عمدہ چیز و بیش قیمت ادویہ سے تیار کیا جاتا ہے (ترکیب استعمال) ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول، عرق گاؤزبان ۶ تولہ عرق گذر ۵ تولہ شربت ابریشم سادہ ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف کشتہ مرجان جواہر والا کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔	فی تولہ ۶ ؍
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	خواص۔ دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے نہایت مفید ہے، دماغ کو روشن اور شگفتہ رکھتا ہے اور زیادتی محنت سے اس کو کم زور نہیں ہونے دیتا۔ بینائی اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے۔ تفریح پیدا کرتا ہے اور دماغ کی خشکی دفع کرتا ہے (ترکیب استعمال) ۵ ماشے سے ۷ ماشے تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول یا دیگر مناسب ادویہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۳ ؍ ورق طلا والا فی تولہ ۶ ؍
۱۶۱	خمیرہ مروارید	خواص دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے خفقان اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔ موتی جھرہ اور چیچک میں بھی دل کی گھبراہٹ کے لیے دیا جاتا ہے۔ ترکیب استعمال: ۳ ماشے سے ۶ ماشے تک یہ خمیرہ صبح و شام استعمال کریں۔	فی تولہ ۴ ؍
۱۶۲	خمیرہ مروارید [illegible] طلا	خواص۔ دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے بہت سا خون نکل جانے یا دستوں کی وجہ سے جو کم زوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو اور ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کرتا ہے ضعف قلب اور خفقان میں بہت مفید ہے موتی جھرہ و چیچک میں جو گھبراہٹ اور دل کی گرمی ہوتی ہے اسے جلد زائل کرتا ہے سچے موتی اور جواہرات اور ورق طلا جیسے قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہے اعلیٰ درجہ کی چیز ہے اس کا مزاج معتدل ہے۔ ترکیب استعمال: یہ خمیرہ صبح و شام تین ماشے سے لیکر ۵ ماشے تک استعمال کرنا چاہیے۔	فی تولہ ۱۰ ؍
۱۶۳	خمیرہ [illegible]	خواص۔ خفقان، وحشت مالیخولیا اور مراق کے لیے بہت مفید ہے اور تشنگی دور کرتا ہے تقویت قلب میں بے مثل ہے۔ ترکیب استعمال: ۳ ماشے صبح یا سہ پہر کو استعمال کریں۔ گرم و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸ ؍

نوٹ:۔ باقی خمیروں وغیرہ کے نام اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھیے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۴	خمیرہ نزلی جواہر والا (نزلہ، زکام و کمزوری دماغ کی بےخطا دوا)	تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مصنف اور دیگر دماغی کام کرنے والے اکثر زکام نزلہ کمزوری دماغ وغیرہ شکایات میں مبتلا رہتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے اکثر ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان تمام صاحبان کے لیے یہ عجیب و غریب بےخطا دوا بنائی گئی ہے اس دوا کے بہترین فوائد کو دیکھ کر طب یونانی کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اس کے استعمال سے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ کہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک مرضوں سے رہائی حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکے گی اس کی قدر آپ استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں۔ خوش رنگ ہے اور خوش ذائقہ ہے۔ ترکیب استعمال: ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل و زیادہ سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔ قیمت: فی تولہ صرف چار آنے رکھی گئی ہے جو اس کے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے۔	
۱۶۶	دوائے سنگ (رجسٹرڈ) (گردہ اور مثانہ وغیرہ کی پتھری کا دنیا میں بہترین معالجہ)	گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لیے بہترین دوا ہے پتھری کو آہستہ آہستہ ٹکڑے ٹکڑے کرکے نکال دیتی ہے درد گردہ کو رفع کرتی ہے اور اکثر اپریشن وغیرہ کی تکلیف سے بچا لیتی ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے۔ ترکیب استعمال: ۱۰ رتی یہ دوا ایک تولہ سکنجبین بزوری یا شربت آلو بالو میں ملا کر دیں غذا زود ہضم اور ہلکی دینی چاہیے چاول اور ثقیل و بادی چیزوں سے پرہیز۔	
۱۶۷	دوائے لکنت	خواص۔ لکنت اور ہکلے پن کے لیے یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بچوں میں نقل کرنے کی فطری عادت ہوتی ہے بعض بچے ہکلے اور لکنت والے اشخاص کی نقل اتارنے لگتے ہیں اور بالآخر خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس قسم کی لکنت کے لیے یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے لیکن پیدائشی لکنت ہکلے پن میں کامیاب نہیں ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ یہ دوا رات کو سوتے وقت زبان پر اچھی طرح مالش کریں اور اسی طرح صبح کو۔	فی شیشی ۸/
۱۶۸	دوائے جریان	خواص۔ جریانات کے لیے مفید ہے خصوصاً اس جریان میں جس کا سبب رطوبت کی کثرت ہو اور دافع قبض ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک رتی یہ دوا ایک تولہ بالائی میں ملا کر صبح کو کھائیں۔ لال مرچ اور ترش چیزوں سے پرہیز۔	فی ماشہ ۳/
۱۷۱	دواء المسک بارد جواہر والی	خواص خفقان و توحش کو جلد روک دیتی ہے اور روح کو فوراً قوت پہنچاتی ہے اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہے اور خیالات فاسدہ اور دل کی گرمی کو دور کرتی ہے، دل کو فرحت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۶ ماشے یہ دوا عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں۔	فی سیر للعہ فی تولہ ۸/
۱۷۳	دواء المسک معتدل جواہر والی	خواص۔ روح قلب اور دماغ کو طاقت دیتی ہے وحشت اور مالیخولیا اور امراض باردہ مثل فالج لقوہ رعشہ کے لیے مفید ہے ضعف معدہ کو دور کرتی ہیں اور رطوبات معدہ کو تحلیل کرتی ہے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشے دواء المسک عرق بادیان ۵ تولہ عرق گاؤزبان سادہ ۵ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ نبات سفید ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کی جائے بلا کسی بدرقہ بھی یہ دوا استعمال کی جا سکتی ہے۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر للعہ فی تولہ ۸/
۱۷۵	دواء المسک معتدل سادہ	خواص۔ سوداوی خفقان مالیخولیا کے لیے مفید ہے دل اور جگر اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور سوداوی بخارات کو تحلیل کرتی ہے قیمتی فوائد رکھتی ہے بیماری کے بعد کی کمزوری کو جلد رفع کرتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۳ ماشے سے ۷ ماشے تک یہ دوا صبح کو مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کی جائے مندرجہ ذیل ادویہ کے ساتھ استعمال کریں تو زیادہ مفید ہوتی ہے عرق عنبر ۲ تولہ عرق گاؤزبان ۴ تولہ عرق بادیان ۴ تولہ مصری ۲ تولہ	فی سیر للعہ فی تولہ ۶/ سادہ فی تولہ ۲/
۱۷۷	دوائے حیض	خواص مستورات کی ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتی ہے خون حیض کی کثرت کو جس کا بعض اوقات بند ہونا مشکل ہو جاتا ہے اس دوا کی صرف ۳ خوراکیں بند کر دیتی ہیں ۳ ماشے یہ دوا صبح و شام پاؤ سیر دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۲/
۱۸۲	دوائے مالش	خواص۔ یہ دوا ان لوگوں کے لیے جو جوانی کی غلط کاریوں سے اپنے ہاتھوں آپ تباہ ہو چکے ہیں دوائے اکسیر گول پٹھوں کی جملہ خرابیوں کو زائل کرکے پوری قوت پہنچاتی ہے۔ نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال: کچھ ران جسے چڑھا بھی کہتے ہیں اور عضو کے چاروں طرف ہلکے ہاتھ سے اچھی طرح نیم گرم مالش کریں۔ بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی طلا بھی استعمال کریں۔	فی شیشی ۱۲/
۱۸۳	دوائے پوٹلی	خواص۔ اس دوا کے بھی وہی فوائد ہیں جو دوائے مالش کے ہیں۔ اگر دونوں یکے بعد دیگرے استعمال ہوں تو بہت جلد فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ ترکیب استعمال: یہ دوا ایک تولہ کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنائیں اور دو تولہ تل کے گرم تیل میں پوٹلی	فی ڈبیہ ۱۲/

نوٹ۔ باقی خمیروں وغیرہ کے نام اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھئے "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
	[illegible]	گرم کرکے عضو پر ٹکور کریں۔ یہ عمل پندرہ منٹ تک جاری رہنا چاہیئے۔ نوٹ:۔ بہتر یہ ہو کہ دوائے مالش ایک ہفتہ تک استعمال کیجائے۔ اسکے بعد دوائے ٹکور ایک ہفتہ استعمال کیجائے۔ اگر زیادہ ضرورت محسوس ہو تو طلاء کیمیا تاثیر جو اسی فہرست میں درج ہی تیسرے ہفتہ سے شروع کردیں اسکے دوران میں اگر کوئی مقوی دوا استعمال کیجائے تو سونے پر سہاگہ ہو۔	فی ڈبیہ ۱۲ر

رجسٹرڈ **دولابی** ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہی اس دوا کو تیار کرنیکا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہی اور اس کا نام "دولابی" ہی۔ ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں دولابی اکسیر صفت ہی اس دوا کی چند خوراکیں مرض کی قوت توڑ دیتی ہیں ذیابیطس کیوجہ سے جو عوارض جگر گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں انکی بھی اس دوا سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (للعہ ر)

عرقیات کی روحیں

۱۸۴	روح شاہترہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں اور عرق کے فوائد و ترکیب استعمال عرقیات میں ملاحظہ کیجیے۔	فی بوتل ۱۰ر
۱۸۵	روح کیوڑہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر استعمال کریں۔ ″ ″	″ للعہ ر
۱۸۶	روح گاؤزبان	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ ″ ″	″ ۱۲ر
۱۸۷	روح گلاب	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ ″ ″	″ للعہ ر
۱۸۸	روح مکوہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ ″ ″	″ ۱۲ر
نمبر ۱۸۸ (ا)	روح منڈی	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ ″ ″	″ ۱۲ر
″ ۱۸۸ (ب)	روح پودینہ	تین تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ فوائد وغیرہ عرقیات میں ملاحظہ فرمائیں۔	″ ۱۲ر
″ ۱۸۸ (ج)	روح بیدمشک	دو تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ ″ ″ ″	″ ۶ر
نمبر ۱۸۸ (د)	روح بادیان	دو تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ ″ ″ ″	″ ۱۲ر
۱۸۹	[illegible]	خواص۔ تمام سوداوی امراض و آتشک میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہی۔ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہی پھوڑے اور پھنسیوں کو بہت جلد خشک کرتی ہی۔ خاص اہتمام سے تیار کی جاتی ہی ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ روح ایک تولہ مصری ڈال کر استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی بوتل دو روپے

روغنیات

روغن سوزاک جدید۔ یہ روغن نئے اور پرانے سوزاک کے لیے اس قدر مفید ہی کہ بیان سے باہر ہی۔ سوزاک کو چند ہی روز میں مستقل فائدہ بخشتا ہی جلن کو رفع کرتا ہی۔ قرحہ کو بھرتا ہی۔ ہر موسم میں اس کا استعمال بے خطر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ (عہ ر)
ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ یہ روغن بتاشہ میں ڈال کر منہ میں رکھیں اور اوپر سے شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں گھول کر پئیں۔ ترش مرچ اور گرم اشیاء سے پرہیز

۱۹۶	[illegible]	خواص۔ یہ روغن عصبی دردوں کے واسطے بے نظیر بلکہ اکسیر ہی۔ گٹھیا، ذات الجنب اور درد قولنج وغیرہ میں نہایت مفید ہی۔ جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فوراً آرام ہوجاتا ہی۔ نیم گرم مالش کریں۔	فی تولہ ۶ر
۲۰۰	[illegible]	خواص اعضا کی خشکی کو رفع کرتا ہی قبض کو دور کرتا ہی اور دماغ کو قوت دیتا ہی نیند لاتا ہی اور کم خوابی کی شکایت میں نافع ہی۔ دست لانے میں اعانت کرتا ہی۔ (ترکیب استعمال) اگر قبض آنتوں کی خشکی کی وجہ سے ہو تو ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک آدھ پاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ سوتے وقت استعمال کریں۔ تقویت دماغ اور نیند لانے کے لیے دماغ پر مالش کریں۔	فی سیر [illegible] فی تولہ ۲ر
۲۰۴	[illegible]	خواص۔ تقویت دماغ اور تقویت باہ کے لیے مفید ہی اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہی۔ ترکیب استعمال دماغ پر مالش کیا جائے اور باہ کے لیے بطور طلا کام میں لایا جائے۔	فی تولہ ۴ر
۲۰۹	[illegible]	خواص۔ فالج، لقوہ، ضعف اعصاب کے لیے مفید ہی۔ چوٹ کا درد دور کرتا ہی۔ اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال نیم گرم مالش کیا جائے۔ ٹھنڈے پانی اور ہوا سے بچیں۔	فی تولہ ۴ر

نوٹ:۔ باقی روغنوں کے نام اور ان کی قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھئے۔ "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۱۰	روغن [illegible] گوش	خواص و ترکیب استعمال۔ امراض حارہ کے بعد کسی تیز حارہ دوا سے حرارت کے باعث ثقل سماعت پیدا ہو جاتا ہے اور کم سننا اور اونچا سننا اور کان کا بجنا وغیرہ شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان شکایتوں میں یہ روغن بہت مفید ہے۔ دن میں دو تین مرتبہ اس کے نیم گرم قطرے کان میں ٹپکائیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۱۶	روغن کاہو	خواص و ترکیب استعمال، دردسر، دماغ کی خشکی کو رفع کرتا ہے بے خوابی کو دور کرتا ہے اور فوراً نیند لاتا ہے اسکو سر پر ملیں	فی تولہ ا ر
۲۱۸	روغن کدو	خواص و ترکیب استعمال دردسر اور بے خوابی کو جو خشکی کی وجہ سے ہو دور کرتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے نہایت مفید تیل ہے۔ بقدر ضرورت سر پر مالش کرنی چاہیے۔	فی سیر ۱۶ر فی تولہ ا ر
۲۲۵	روغن [illegible]	خواص دماغ کی خشکی کو دور کرتا ہے اور میٹھی نیند لاتا ہے اور مرض سہر اپ بے خوابی جس میں کسی وقت نیند نہیں آتی بہت نافع ہے۔ ناک کے زخم کو بھرتا ہے۔ خاص نگرانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ ترکیب استعمال دماغ پر اسکو مالش کرنا چاہیے اور اچھی طرح جذب کر دینا چاہیے۔ ناک کے زخم کے لیے ۳ قطرے ٹپکائیں	فی تولہ ۲ر
۲۲۸	روغن صندل	خواص یہ روغن پرانے سوزاک کو فائدہ دیتا ہے قرحہ کو بھرتا ہے۔ سوزاک کی جلن دور کرتا ہے مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ایک ماشہ یہ روغن بتاشہ میں رکھ کر منہ میں ڈالیں اوپر سے شربت بزوری دو تولہ پئیں۔	فی تولہ ۱۲ر
۲۲۹	روغن [illegible]	خواص یہ تیل کمر اور پنڈلیوں کے درد اور وجع المفاصل و نقرس وغیرہ کے لیے بہت مفید ہے۔ ترکیب استعمال نیم گرم درد کی جگہ مالش کریں اور سرد ہوا سے مقام ماؤف کو حتی الامکان بچانا چاہیے۔	فی تولہ ا ر
	روغن ناسور	خواص دنیا میں ناسور کے لیے بہترین دوا ہے ہزاروں یوس العلاج اسکے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں بخیطا اور مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ناسور کو نیم گرم پانی یا صابون سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر ناسور میں رکھیں۔ نوٹ۔ شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیے۔	فی شیشی ۸ر
	روغن خنازیر	خواص یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک گلٹی پر مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ ایک شیشی ایک مریض کے لیے کافی ہے۔	فی شیشی ۱ے

روغن مقوی

یہ روغن قوت باہ کے لیے ایک عجیب چیز ہے۔ حیرت انگیز قوت پیدا کرتا ہے۔ سیروں دودھ، ورگھی ہضم کرتا ہے غذا کو جزو بدن بناتا ہے اس روغن کو استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجیے اور پندرہ روز کے بعد اپنا وزن کیجیے پھر دیکھیے آپ کا کتنا وزن بڑھا ہزاروں سست اور لاغر صاحب اسکے پندرہ روزہ استعمال سے چست اور فربہ ہو گئے ہیں بعض اوقات جسم میں غیر معمولی ترقی کی وجہ سے پہچاننے میں تامل ہوتا ہے۔
ترکیب استعمال، دو رتی سے تین رتی تک یہ روغن صبح کو یا شب کو پاؤ سیر دودھ یا تولہ بھر مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔ دوران استعمال میں دودھ اور گھی جس قدر ہضم کر سکیں استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔ قیمت فی شیشی ۶ ماشہ دو روپے۔ (۲عہ)

س

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۳۵	سنون [illegible]	خواص، دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے اور دانتوں کی ہر قسم کی بیماریوں کو رفع کرتا ہے اور مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے مسوڑھوں کا گوشت اگر گل بھی گیا ہو تو پھر پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال سوتے وقت دانتوں پر ملیں اسکے بعد کلی نہ کریں۔ صبح کو مسواک یا برش سے دانت صاف کر دیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۳۶	سنون [illegible]	خواص ہلتے ہوئے دانتوں کو جماتا ہے بشرطیکہ جگہ نہ چھوڑ چکے ہوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرتا ہے۔ دانتوں کی نگہداشت کرتا ہے اور انھیں جلا دیتا ہے۔ غرضکہ دانتوں کے واسطے عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال اس منجن کو دانتوں پر مل کر تھوڑی دیر کلی نہ کریں۔ شب کو مل کر سونا زیادہ مفید ہے۔	فی تولہ ا ر
۲۳۷	سنون [illegible]	خواص و ترکیب استعمال، دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا۔ مسوڑھوں کی خراب رطوبت کو جذب کرتا۔ نزلہ کی رطوبت کو جو دانتوں پر گر کر درد پیدا کرتی ہے دور کرتا ہے۔ ڈاڑھ کے درد کو رفع کرتا ہے۔ رات کو یا بوقت ضرورت دانتوں پر ملیں۔ اس کے استعمال کے بعد آدھ گھنٹہ تک پانی استعمال نہ کریں۔	فی تولہ ۲ر
۲۴۲	سنون مجلی	خواص و ترکیب استعمال، دانتوں کو جلا دیتا ہے اور منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے دانتوں پر ملیں اس سنون کو ملکر کلی کر سکتے ہیں	فی تولہ ا ر

نوٹ:۔ باقی روغنوں کے نام اور ان کی قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھیے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۴۳	سنون مستی	خواص و ترکیب استعمال: دانتوں کو چلا دیتا اور مسوڑوں پھری بات ہو منہ کو خوشبو دار اور صاف کرتا ہے حسب معمول دانتوں پر ملیں	فی تولہ ا؍
۲۴۴	[illegible]	خواص۔ معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے درد شکم کو فوراً رفع کرتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے معدہ کے ضعف کو زائل کرتا ہے اور دافع قبض ہے اور ریاحی بواسیر کے لیے مفید ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ یہ سفوف کھانا کھانے کے بعد یا جس وقت ضرورت ہو استعمال کریں۔	شیشی دو تولہ ۸؍
۲۶۴	[illegible]	خواص۔ سوزاک کا قرحہ بھر دیتا ہے اور اس دیرپا آزار سے نجات دلاتا ہے جریان کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ اول دن۔ دوسرے دن ڈیڑھ ماشہ تیسرے دن تین ماشے یہ سفوف شربت بزوری ۲ تولہ یا اور مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ لال مرچ گرم اور ترش اشیاء سے پرہیز۔	فی تولہ ۴؍

سفوف مغلظ و ممسک ۲۷۱ رقت و سرعت انزال کی شکایت کو رفع کرتا ہے اور مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے اور نہایت ممسک ہے جریان کیسا ہی زیادتی کے ساتھ ہو خدا کے فضل و کرم سے ۱۲ روز میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔
ترکیب استعمال۔ ۶ ماشے صبح کو پاؤ بھر گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز قیمت فی ڈبیہ ۱۲ خوراک ۱۲؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۷۶	[illegible]	خواص۔ معدہ کو قوت دیتا ہے کھانا خوب ہضم کرتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا بھوک بڑھاتا جسم میں قوت اور تازگی پیدا کرتا ہے سستی اور کاہلی کو دور کر کے تمام اعضا کو قوت بخشتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ یہ سفوف غذا کے بعد یا سوتے وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بچوں کو باندازہ عمر اس سے کم مقدار میں استعمال کرائیں۔ قابض و بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۰؍
۲۷۷	[illegible]	خواص۔ معدے کو قوت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ شیخ بو علی سینا نے اس نسخہ کو تجویز فرمایا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۳ ماشہ یہ سفوف بعد غذا یا جس وقت ضرورت پیش آئے استعمال کرنا چاہیئے	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۰؍

سفوف اعظم ۲۸۱ یہ سفوف باہ کے لیے اکسیر ہے کیسی ہی باہ سے ناامیدی ہو گئی ہو خدا کے فضل سے ایک ہفتہ کے استعمال سے اصلی حالت ہو جائے گی۔
۳ ماشے یہ سفوف گائے کے دودھ پاؤ سیر کے ساتھ استعمال کی جائے قیمت فی شیشی ایک ہفتہ کے لیے دو روپے (۲؍)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۸۳	[illegible]	خواص۔ کثرت حیض کو روکتا ہے۔ ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتا ہے۔ رحم کی خراب رطوبت خشک کرتا ہے۔ جریان اور سیلان رطوبت کو مفید ہے۔ رحم کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ نیز بواسیر کے خون کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۷ ماشہ صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز	۵ خوراک کی ڈبیہ ۱۲؍
۲۹۰	سفوف لالہ	خواص معدہ کو قوت دیتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ قبض کو رفع کرتا ہے معدہ کے ضعف اور ریاحی درد کو زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۲ رتی یہ سفوف جوارش کمونی ۹ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲؍

شربت فولاد ۲۹۲ معدے کو قوت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک لگاتا ہے قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ہے۔ پرچہ ترکیب شیشی پر چسپاں ہے۔ بیس تولہ کی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (۱۸؍)

ط

موجودہ میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا ہوا ہمدرد دواخانہ کا ایک بے نظیر طلاء

طلاء رجسٹرڈ شباب آور ۳۶۲ یہ طلا ہمدرد دواخانہ کی مخصوص چیز ہے اس کے اجزا کو میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے۔ اس حیثیت سے یہ طلا اس قدر مفید ہو گیا ہے کہ اس کے متعلق کچھ لکھنا فضول ہے۔ یہ طلا عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو رفع کر کے نہایت قوت پہنچاتا ہے اس کے اجزاء سریع النفوذ ہیں عجیب و غریب چیز ہے، قیمت فی شیشی صرف تین روپے۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۶۳	طلائے [illegible]	خواص، اس زمانہ میں جہاں تک دیکھا گیا ہے فی صدی نوے بلکہ پچانوے ابنائے وطن کمزوری اور ضعف باہ کے شاکی ہیں جس کی وجہ زیادہ تر بچپن کی غلط کاری اور جوانی کی بے عنوانیاں ہوتی ہیں اور بڑا غضب یہ ہے کہ شرم کے مارے	فی تولہ للعہ

نوٹ:۔ باقی سفوفوں اور شربتوں کے نام اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھئے۔ "مینیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۶۳	[illegible]	[illegible] کسی حاذق طبیب سے رجوع نہیں کرتے اور نہ اپنا درد دل کہتے ہیں اور دل کی حسرت دل ہی میں لیے ہوئے دنیا سے سفر کر جاتے ہیں لہذا ان حضرات کے واسطے جو اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہوں اور از کار رفتہ مایوس ہو کر موت کو زندگی سے بہتر سمجھنے لگے ہوں یہ طلا نہایت محنت اور جستجو سے تیار کیا گیا ہے فی الواقع یہ کیمیا تاثیر طلا ہے اور لطف یہ ہے کہ بالکل بے ضرر ہے نہ آبلہ کرتا ہے نہ سوزش اور نہ بے چینی پیدا ہوتی ہے اور اگر دو ہفتہ پابندی شرائط کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے تو عضو کی کمزوری دستی کو خواہ کسی سبب سے ہو زائل کر کے از سر نو طاقت اور پختگی پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ رتی سر اور سیون بچا کر مالش کریں، اور اوپر سے بنگلہ پان یا معمولی پان نیم گرم کر کے کچے سوت سے باندھیں اور صبح کو کھول دیں اور سرد پانی سے پرہیز کریں۔ اور جماع سے جب تک طلا کا استعمال رہے قطعی پرہیز کریں، اگر کچھ دانے نکل آئیں تو طلا موقوف کر کے چینی کا تیل لگائیں۔ جب آرام ہو جائے تو پھر شروع کر دیں +	فی تولہ للعہ چار روپے
۳۶۴	[illegible]	خواص۔ کثرت جماع و دیگر عوارض کے باعث عضو مخصوص میں اگر خرابی واقع ہوئی ہو اس کو دور کرنا اور رطوبت ردیہ کو جذب اور تحلیل کر کے عروق و اعصاب کو قوت دینا اس کا خاصہ ہے چند روز کے استعمال سے ضعف اور سستی کی جملہ شکایتیں زائل ہو جاتی ہیں اور زائل شدہ قوت عود کرتی ہے۔ قابل قدر اور عجیب و غریب چیز ہے۔ ترکیب استعمال حسب الترکیب طلا مذکورہ بالا۔	فی شیشی للعہ
۳۶۵	[illegible]	خواص وہ نوجوان کہ جنھوں نے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو خاک میں ملایا ہو اور قوت مردانگی کو زائل کر دیا ہو یا وہ شخص جو بخبر زیادتی سن کی وجہ سے معذور ہو گئے ہوں ان کے واسطے یہ طلا نہایت مفید ہے کجی اور سستی کو دور کرتا ہے۔ رگوں اور پٹھوں کو مضبوط بناتا ہے۔ دو ہفتے استعمال کریں ترکیب استعمال۔ حسب الترکیب طلا مذکورہ بالا۔	فی شیشی چار روپے
۳۶۶	[illegible]	خواص۔ یہ طلا ان لوگوں کے لیے ہے جو جوانی کی غلط کاریوں سے تباہ ہو چکے ہوں۔ رگوں اور پٹھوں کی جملہ خرابیوں اور کجی کو زائل کر کے پوری قوت پہنچاتا ہے۔ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس کے لیے موسم اور وقت کی قید نہیں ہر موسم اور ہر وقت استعمال کر سکتے ہیں اور خوبی یہ ہے کہ صرف نیم گرم مالش کی جاتی ہے نہ باندھنے کا جنجال ہے اور نہ کپڑے خراب ہونے کا احتمال کوئی دوا اس میں ناپاک اور بدبو دار نہیں، دوسری خوبی یہ ہے کہ کسی جگہ درد ہو اس طلا کی چند روزہ مالش سے کافور ہو جاتا ہے۔ مجنوقین کے لیے اس کا استعمال کم از کم ایک ماہ اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک کافی ہوتا ہے۔ اگر کامل فائدہ اٹھانا ہو تو اس عجیب و غریب طلا کا استعمال کریں۔ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال اسکو نیم گرم کر کے تمام عضو پر خوب مالش کریں۔ سرد پانی سے حتی الامکان اور مجامعت سے قطعی پرہیز۔	[illegible]
۳۶۷	[illegible]	خواص باہ کو قوت دیتا ہے کمزوری کو دور کرتا ہے اور عصبی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اعصاب میں طاقت اور پختگی پیدا کرتا ہے قیمتی اجزاء سے بنایا جاتا ہے اور قیمتی فوائد بخشتا ہے۔ پہلے دن اپنا اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال بقدر چار رتی یہ طلا سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے اس ترکیب کے بغیر بھی یہ طلا فائدہ دیتا ہے یعنی معمولی طور پر مالش کرنے سے بھی جلد اثر دکھاتا ہے۔	فی تولہ عہ دو روپے
۳۶۸	[illegible]	خواص عضو تناسل کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال سے قوت پیدا کرتا ہے پٹھوں کو قوی کرتا اور رگوں میں جو خراب رطوبت پیدا ہو جاتی ہے اس کو تحلیل کرتا ہے اپنے خواص میں عجیب الاثر ہے۔ ترکیب استعمال بقدر ۴ رتی یہ طلا سر اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے۔ سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی شیشی ۸ عہ
۳۶۹	[illegible]	خواص عضو تناسل کے تمام نقائص دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ استعمال سے قوت پیدا کرتا ہے فوراً اثر کرتا ہے بقدر ۴ رتی سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے، سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی تولہ عہ
۳۷۰	[illegible]	خواص وہ تمام خرابیاں جو بیہودہ افعال سے اکثر نوجوانوں کو لاحق ہو جاتی ہیں اور وہ شرم سے اس کا اظہار نہیں کرتے اور رفتہ رفتہ لطف زندگی کھو کر بصد حسرت کف افسوس ملتے ہوئے راہی عدم ہو جاتے ہیں انکے لیے یہ طلا واقعی اعجاز اثر ہے اور اسکے استعمال سے قوت رفتہ رفتہ عود کر آتی ہے اعصاب میں توانائی پیدا کرتا ہے آبلہ و سوزش سے بالکل بری ہے ہر موسم اور ہر مذہب کے لوگ استعمال کر سکتے ہیں۔ ترکیب استعمال شب کو ۴ رتی گرم کر کے سر اور سیون چھوڑ کر مالش کریں اوپر سے پان گرم کر کے باندھیں سرد پانی اور مجامعت سے پرہیز۔	فی شیشی دو روپے
۳۷۱	طلاء الماس	خواص عجیب و غریب طلا ہے جس کے فوائد کا چرچا عام ہے ہیرے جیسی قیمتی اجزاء سے خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے عضو	فی شیشی چار روپے

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۷۱	طلاء [illegible]	مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہے سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے اور اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ا گولی کا ۱/۴ حصہ روغن چنبیلی میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں اوپر سے پان باندھیں مجامعت سے پرہیز۔	فی گولی چار روپے

عرق فولاد ۳۷۲

نہایت ہاضم مقوی اعصاب مقوی معدہ ہے عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے بواسیر خونی و بادی کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ صبح ۵ تولہ عرق میں ایک تولہ مصری ملا کر پی لیں۔ قیمت فی بوتل (للعہ)

عرق روح افزا ۳۷۴

دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے اور ہاضمہ کو بیحد قوی کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتا خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو خوش رنگ بناتا سستی و کاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں چستی و تازگی پیدا کرتا ہے۔ ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو دفع کرتا ہے اور گئی ہوئی قوت کو واپس لاتا ہے محرک باہ ہے سالہا سال تجربہ کیا ہے ہمیشہ مجرب ثابت ہوا۔ قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ دکھاتا ہے۔ بلا قید موسم استعمال کیا جاتا ہے۔ نہایت جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے قابل استعمال اور عدیم المثال ہے۔ قیمت فی بوتل تین روپے (سے ۳) ترکیب استعمال:- ۴ تولہ عرق میں ۹ ماشہ مصری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۸۴	عرق مصفی خون	خواص۔ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے پھوڑے پھنسیوں کو اور خون کی ہر خرابی کو دور کرتا ہے چہرے کا رنگ نکھارتا ہے قوت باہ کیلئے مفید ہے عقل و حواس کو تقویت دیتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم طعام میں اعانت کرتا ہے مفرح قلب اور طبیعت کو شگفتہ رکھتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ یہ عرق دن کو کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد پی لیں۔ ایک دم نہ پئیں بلکہ تھوڑا تھوڑا پئیں۔	فی بوتل سے ۲
۳۸۵	عرق [illegible]	خواص اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے بواسیر کے خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں میں ملا کر یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی اور ترش اشیا سے پرہیز۔	فی بوتل ۶
۴۱۴	عرق [illegible]	خواص۔ دق نہایت خوفناک اور سخت مرض ہے مریض کی جان لیکر پیچھا چھوڑتا ہے جب یہ بیماری مریض پر پورا قبضہ کر لے تو آرام ہونا مشکل ہو جاتا ہے اس لیے بہت جلد ایسے مریض کی خبر گیری کرنی چاہیے مرض کے ترقی کرنے سے قبل اس کا علاج کرنا چاہیے عرق ہزار بھرا جو نہایت محنت اور جستجو سے تیار کیا ہے خدا کے فضل و کرم سے دق کے مریض کو سرسبز و شاداب بنا دیتا ہے مسکن ہے جگر اور پھیپھڑوں کو قوت پہنچاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۱۰ تولہ یہ عرق شربت عناب یا شربت بنفشہ ۲ تولہ یا اور مناسب ادویہ کیساتھ پلائیں۔ لال مرچ اور ترشی کا پرہیز۔	فی بوتل عہ

غ

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۶	غازہ حسن افزا	خواص چہرے پر ملاحت اور خوبصورتی پیدا کرنا ہو تو ہمارا غازہ حسن افزا استعمال کیجیے۔ چہرے کی چھائیاں و داغ دھبے کو دور کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو صاف اور شفاف بنا دیتا ہے۔ جلد کو نرم اور خوشبودار کرتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ رات کو ۱ ماشہ یہ غازہ قدرے پانی میں نیم گرم کر کے چہرے پر مالش کریں۔ صبح منہ دھو ڈالیں۔	فی ڈبیہ ۱۲

ف

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۷	[illegible]	خواص ضعف معدہ و جگر کے لیے خاص چیز ہے بیماری کے بعد جو نقاہت پیدا ہو جاتی ہے اسکو بہت جلد زائل کرتا ہے جسم میں نئی تازگی و قوت پیدا کرتا ہے کمی خون اور خرابی خون (انیمیا) وغیرہ امراض میں اسکے فوائد حیرت انگیز ہیں خون کے سرخ دانوں کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے اور انہیں سرخی خون (ہیموگلوبین) کی مقدار کو زیادہ کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت ۵، ۵ قطرے پانی میں ملا کر پئیں۔	فی تولہ عہ دو روپے

ق

قرص سوزاک ۴۱۸

یہ دوا سوزاک کا بہترین معالجہ ہے جلن کو رفع کر دیتی ہے سوزاک کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے سوزاک کے لیے اکسیر اور پرانے سوزاک کے لیے تریاق ہے ترکیب استعمال ۴ قرص شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ اگر دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ فی شیشی ۱۰ خوراک دو روپے

قرص عود رجسٹرڈ ۴۱۹

یہ دوا تجربہ کیلئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے معدہ اور جگر کی زائد حرارت کو اعتدال پر لاتی ہے صفرا کی زیادتی کو دفع کرتی ہے دائمی نزلہ درد سر کی شکایت

نوٹ:- باقی عرقوں اور قرصوں کے نام آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		اس کے استعمال سے چند روز میں [illegible] ہوجاتی ہے ۔ معدے کی [illegible] اختلاج قلب کو نافع ہے مقوی دماغ وجگر ہے۔ ترکیب استعمال دو دو قرص کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ [illegible] بادی اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی آٹھ قرص دو روپے (عار)	
۴۳۲	[illegible]	خواص یہ دوا قبض کے لیے نہایت مفید ہے معدہ اور آنتوں کو فضلات سے پاک کرتی ہے آنتوں کی قوت دافعہ کو قوی کرتی ہے قبض کیوجہ سے جو امراض پیدا ہوجاتے ہیں درد سر درد گوش آشوب چشم وغیرہ کو زائل کرتی ہے یہ ایک نہایت بے ضرر اور ہلکی قبض کشا چیز ہے۔ ترکیب استعمال دو یا تین قرص رات کو نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ثقیل اشیا سے پرہیز۔	فی درجن ۱۰ر

کشتہ جات اور کشتوں کی ٹکیاں

خریداروں کی آسانی کے لیے اب کشتوں کی ٹکیاں بھی تیار کی گئی ہیں ایک ٹکیہ کی ایک خوراک مقرر ہے بخشیں۔ جو حضرات ٹکیاں منگانا نہیں چاہتے کشتہ جات اصلی صورت میں منگائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۳۵	[illegible]	خواص سونے کا یہ خاص کشتہ ہے یارواح اور حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے تمام اعضائے رئیسہ کو قوت بخشتا ہے اور جسم میں جسقدر قوتیں ہیں سب کو مدد پہنچاتا ہے۔ دھکوں کو خوب چمکاتا ہے اور خون کو تیز و بہتر بناتا ہے چند ہی روز میں اپنا اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ کشتہ دوا المسک معتدل جواہر دار یا مربہ [illegible] ماشہ یا مکھن ۱ تولہ میں استعمال کریں۔ ترشی کا پرہیز۔	۱۔ ماشہ عمر ٹکیاں ۱۰ خوراک چار روپے
۴۳۶	[illegible]	خواص بہت ہی نہایت مفید ہے مادہ تولید کو بڑھاتا ہے۔ منجمد کرتا ہے قوت مردمی کی حفاظت کرتا ہے اور جگر کو قوت پہنچاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ کشتہ معجون [illegible] ایک تولہ یا مکھن ایک تولہ میں ملاکر کھائیں۔	۱ ماشہ کی شیشی ۶ر ٹکیاں ۵ خوراک ۵ر
۴۴۰	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال جریان وقت دیتا ہے اور کھانسی [illegible] کو جو مثانہ کی حرارت سے ہو مفید ہے نیز دق پیشاب کو روکتا ہے۔ مفرح قلب [illegible] چاول یہ کشتہ [illegible] ماشہ یا جوارش [illegible] کے ساتھ استعمال کیا جائے گرم اشیا کا پرہیز۔	فی تولہ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۹ر
۴۴۱	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے روح و حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے تمام قوتوں کو قائم رکھتا ہے اور [illegible] کرتا ہے علی الخصوص قوی قوت باہ [illegible] چاول یہ کشتہ [illegible] یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا دوا المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا معجون جالینوس لولوی ۴ ماشہ یا مکھن ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ بادی اور ترش اشیا سے پرہیز۔ مرغن غذا دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال مفید ہوگا۔ نوٹ:۔ اس سے قبل اس کشتہ میں سونے کے ذرات قایم و نمودار رہتے تھے [illegible] اکثر [illegible] کا یہ اعتراض تھا کہ یہ کشتہ نہیں ہے کشتہ وہ ہے جو خاک ہوجائے اس لیے اب اسکو دوسری ترکیب سے تیار کیا ہے جو نہایت عمدہ اور باریک غبار ہوگیا ہے اور فوائد میں پہلے سے زیادہ بہتر ثابت ہوا ہے۔	فی ماشہ ۵ر ٹکیاں ۱۵ خوراک للعہ
۴۴۳	کشتہ فولاد	خواص و ترکیب استعمال معدہ و جگر کے لیے بہت مفید ہے خون پیدا کرتا ہے خون کی اصلاح کرتا ہے ضعف معدہ کو زائل کرکے چہرے پر رونق لاتا ہے۔ ۲ چاول یہ کشتہ جوارش [illegible] ماشہ یا جوارش جالینوس ۶ ماشہ یا دوا المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشہ میں ملاکر کھائیں۔	فی تولہ [illegible] ٹکیہ ۱۵ خوراک ۹ر
۴۴۵	کشتہ قلعی	خواص و ترکیب استعمال جریان کے لیے مفید ثابت ہوا ہے سرعت رقت کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے اسکے علاوہ معدہ و باہ کو قوت دیتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۶ ماشہ یا معجون آرد خرما ۱ تولہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ترش و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸ر ۱۵ خوراک ۲ر
۴۴۷	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال [illegible] کو قوت دیتا ہے اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملاکر استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ر ٹکیہ ۱۵ خوراک ۲ر
۴۴۸	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال تقویت دماغ و جگر کے لیے نہایت مفید ہے ضعف دماغ کیوجہ سے نزلہ زکام کھانسی درد سر وغیرہ کی جو شکایت پیدا ہوجاتی ہے ان سب کے واسطے مفید ہے۔ ۲ چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا میں ملاکر کھائیں۔	فی تولہ [illegible] ٹکیہ ۱۵ خوراک ۱۲ر
۴۴۹	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال معدہ کو قوت دیتا ہے اور جگر کے لیے بہت مفید ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ جوارش [illegible] ماشہ یا جوارش جالینوس ۶ ماشہ میں ملاکر استعمال کریں۔	فی تولہ [illegible] ٹکیہ ۱۵ خوراک ۹ر
۴۵۰	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال عورتوں اور مردوں دونوں کے جریان کے لئے بہت مفید ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے علی الخصوص قلب کو فرحت دیتا ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے عورتوں کے سیلان رطوبت کو روکتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا مفرح بارد ۵ ماشہ میں ملاکر استعمال کریں۔ ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی تولہ [illegible] ٹکیہ ۱۵ خوراک دو روپے
۴۵۱	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال جگر معدہ اور دماغ کی کمزوری کو زائل کرتا ہے مثانہ کو قوت دیتا ہے غذا کو خوب ہضم کرتا ہے باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور جسم کو فربہ اور چست کرتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ دوا المسک ۳ ماشہ یا نوشدارو ۷ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا	فی تولہ [illegible] ۱۵ قرص ۹ر

نوٹ:۔ باقی قرصوں اور کشتوں وغیرہ کے نام اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھیے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		۷ ماشہ یا لبوب کبیر ۷ ماشہ یا مکھن ایک تولہ میں ملاکر استعمال کریں۔ ترشی و بادی کا پرہیز۔	
۴۵۲	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال۔ تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتا فعل ہضم کو قوی بناتا ہے مقوی باہ ہے اور مادہ تولید کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے روح میں لطافت پیدا کرتا ہے اور چند روز میں چہرہ کو بارونق بنادیتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۷ ماشہ یا دواء المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر دار ۵ ماشہ میں ملاکر استعمال کیا جائے ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۰ روپے ٹکیاں ۱۵ خوراک ۸ر
۴۵۳	[illegible] کلاں	خواص۔ فالج، لقوہ، کھانسی، دمہ اور خدر وغیرہ امراض کو رفع کرتا ہے اور ضیق النفس کے درد کو جلد روک دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ کشتہ ایک تولہ شہد میں ملاکر سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزیں نہ کھائیں۔	فی تولہ ۶ر ٹکیہ ۱۵ خوراک ۲ر
	[illegible]	خواص جسمانی قوت کو بڑھانے میں عجیب چیز ہے۔ خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔ دودھ مکھن اور دیگر غذائیں بہت اچھی طرح جزو بدن کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ معدہ اور جگر قوی ہوجاتا ہے۔ برص کے لیے بھی مفید ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۲ چاول یا ایک قرص بالائی یا مکھن میں استعمال کیا جائے تقویت باہ کے لیے لبوب کبیر میں استعمال کرنا چاہیئے	فی تولہ ۹ر ۱۵ قرص ۱۲ر
	کشتہ فولاد [illegible]	خواص فولاد کا یہ مرکب کشتہ دل دماغ اور جگر کے لیے ایک خاص چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے چہرہ کو سرخ و سفید کرتا ہے ضعف معدہ اور جگر کے لیے نہایت مفید ہے جسم کو فربہ کرتا ہے مقوی غذائیں جزو بدن بناتا ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ دو چاول یا ایک قرص دواء المسک معتدل جواہر دار جواہر والی یا لبوب کبیر یا جوارش جالینوس میں استعمال کرنا چاہیے۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲ر ۱۵ قرص ۱۲ر
	کشتہ مروارید [illegible]	خواص۔ یہ سونے اور بیچ موتیوں کا ایک نہایت موثر کشتہ ہے جو بہت اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے اعضاء رئیسہ دل دماغ و جگر کو نہایت تقویت پہنچاتا ہے عام جسمانی کمزوری جو بیماری کے بعد پیدا ہوگئی ہو بہت جلد رفع کرتا ہے محرک باہ ہے مریضان دق کو یہ کشتہ بہت مفید ثابت ہوا ہے انکی قوت کی نگہداشت کرتا ہے پھیپھڑوں کو قوت دیتا ہے کھانسی میں مفید ہے۔ ۲ چاول یہ کشتہ مناسب بدرقہ کے ساتھ دینا چاہیئے عام کمزوری کے لیے دواء المسک معتدل جواہر والی اور مریضان دق کے لیے خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا یا مفرح بارد کے ہمراہ	فی ماشہ ۱۰ر قرص ۱۵ خوراک پانچ روپے (صمہ ر)

کحل شفا ۴۵۷

دنیا میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ آنکھوں کی قدر انسان کو اس وقت ہوتی ہے جب کسی قسم کی تکلیف پیدا ہوتی ہے ورنہ کچھ قدر و حفاظت نہیں کیجاتی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑی سی عمر میں کمزوری بصارت کی شکایت لاحق ہوجاتی ہے یہانتک کہ عینک کے خوگر ہوجاتے ہیں۔ یہ سرمہ ہم نے خاص طور پر بیش قیمت اجزاء سے تیار کیا ہے جو تمام امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے بینائی کو نہایت طاقت بخشتا ہے۔ نیز جالا۔ پھولا۔ ناخونہ۔ خارش۔ نزول الماء۔ وغیرہ کی شکایتوں کو رفع کرتا ہے اور خاص طور پر آنکھوں کو قوت بخشتا ہے۔ عجیب و غریب چیز ہے۔ اس سرمہ کی دو دو سلائیاں سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ ر)

کحل الجواہر ۴۵۸

خواص۔ اس سرمہ میں جواہرات ڈالے جاتے ہیں یہ آنکھ کی بینائی کو قائم رکھتا ہے آنکھوں کی بہت سی شکایتوں سے محفوظ رکھتا ہے اور نظر میں قوت پیدا کرتا ہے۔ فی زمانہ مطالعہ اور افکار و اشغال دماغی کی کثرت یا حفظ بصارت سے بے پروائی اور عام جسمانی کمزوری کیوجہ سے کمزوری نظر کی شکایت عام ہوگئی ہے لیکن یہ سرمہ پیدا شدہ شکایات کو روکتا ہے اور سن و سال میں آنکھوں کی شکایتوں کو دور کرتا ہے اگر عینک کی محتاجی قدرتی عینک کو بیکار رکھتی ہے اگر بغیر چشمہ کے کام نہیں ہوسکتا تو یہ سرمہ اس کو دور کرنے کے لیے حاضر ہے خواہ آنکھوں کو شکایت ہو یا نہ ہو یہ سرمہ بہرحال مفید ہے اور آنکھوں کو آفات مرض سے بچاتا ہے۔ قیمت فی تولہ (۱۲ر) ترکیب استعمال۔ اس سرمہ کی ایک ایک سلائی سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں ❖

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۶۳	[illegible]	خواص یہ کافور اعلیٰ درجہ کا مرکب ہے سل و دق میں نہایت مفید ہے ان امراض کے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے فساد دہولک ضرر سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے وبا ہیضہ کے زمانہ میں اس کا استعمال بطور حفظ ماتقدم اس سخت متعدی مرض سے حفاظت کرتا ہے نفث الدم (خون تھوکنے) میں فوری اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ چار یا پانچ قطرے پانی میں ڈال استعمال کریں۔	فی تولہ ۱۲ر

گ

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۷۰	[illegible]	خواص۔ یہ دوا تریاقی فوائد رکھتی ہے جسم کے زہریلے اثرات کو زائل کرتی ہے فساد خون کے لیے مفید ہے پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔ غذا کی خواہش کو زیادہ کرتی ہے۔ ترکیب استعمال اس دوا کے ۴ قطرے ۵ تولہ پانی میں حل کرکے استعمال کریں۔	فی تولہ ۱۰ر

نوٹ:۔ ک اور گ کی باقی چیزوں کے نام اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھئے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

لبوب

لبوب اعظم ۴۷۷ یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت نفیس مرکب ہی قوت باہ اور اعضائے رئیسہ وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہو مادۂ منویہ کو غلیظ کرتا ہی اور اس کی پیدایش کو زیادہ کرتا ہو نہایت بے ضرر چیز ہی آپ اس کو ہر موسم میں خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی دس تولہ چار روپے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہی۔

لبوب کبیر ۴۸۲ خواص۔ قوت باہ کو ترقی دینے میں عجیب چیز ہی۔ اعصاب کو مضبوط کرتا ہو رنگ نکھارتا ہو دل ودماغ کو قوت دیتا ہی گردوں کو قوی کرتا ہو مادہ تولید کو کثرت سے پیدا کرتا ہی کمزوری کو زائل کرتا ہی قوت بڑھانے میں عجیب الفعل ہو ایسی چیز ہو کہ لوگ بار بار منگاتے ہیں قوت باہ کے لیے عمدہ چیز ہی۔ فی سیر ۳۰ روپے فی تولہ ۳ ر۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ ۔ ماشہ تک یہ دوا کشتہ قلعی ۴ چاول یا کشتہ طلا ۲ ر ۲ ۔ بیج کے ساتھ استعمال کیجائے اگر مارالّحم بنسخہ خاص ۵ تولہ اوپر سے پی لیا جائے تو اور زیادہ مناسب ہوگا۔ دودھ کے ساتھ یا صرف لبوب بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

م

معجون مقوی وممسک یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز چیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش ونشاط کا مرکز بنجاتا ہی ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔ فی تولہ (عہ ر) ترکیب استعمال ایکماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ یا خاص ضرورت سے گھنٹہ قبل ایکماشہ استعمال کریں +

معجون اکسیر باہ ۵۱۴ یہ معجون باہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہی قوت مردمی کو قائم رکھتی ہی عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہی پٹھوں میں طاقت اور سختی پیدا کرتی ہی۔ خون صالح پیدا کرتی ہی رقت کو دور کرتی ہی جوش اور قوت کو برقرار رکھتی ہی۔ غرض باہ کی ہر شکایت کے لیے اکسیر ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشے یہ معجون شیر گاؤ پاؤ سیر کے ساتھ رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ (۱۰ ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۱۷	معجون [illegible]	خواص۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہی دھڑکن اور درد کو زائل کرتی ہی باہ کو قوت دیتی ہی معدہ کے ضعف کو دور کرتی ہی مصفی خون ہی چہرے کا رنگ نکھارتی ہی جو لوگ محرورالمزاج ہوں ان کو بہت قوت اور فائدہ دیتی ہی۔ ترکیب استعمال۔ کمزور اشخاص ساڑھے چار ماشے اوسط درجہ کی طاقت والے ۹ ماشہ اور قوی اشخاص ایک تولہ یہ معجون تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اس معجون کی بڑی خوبی یہ ہی کہ زیادہ پرہیز کی ضرورت نہیں۔	فی تولہ ۴ ر
۵۱۸	معجون [illegible]	خواص۔ سرعت اور رقت کو دور کرتی ہی باہ کو قوت دیتی ہی مادہ تولید کی خرابی کی اصلاح کرتی ہی اور جریان کو روکتی ہی۔ یہ معجون کسی قدر قبض بھی کرتی تھی مگر اب ہمیں ایسے اجزا شامل کیے گئے ہیں جو قبض نہیں ہونے دیتے۔ ترکیب استعمال۔ ایک تولہ یہ معجون کشتہ قلعی ۲ چاول میں ملاکر استعمال کریں۔ ترش وبادی اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۶ ر فی تولہ ۰ ر
۵۲۸	معجون [illegible]	خواص باہ کو قوت دیتی اعصاب میں صلابت پیدا کرتی اور خشکی کو زائل کرتی جریان ورقت کو کھو دیتی ہی عمدہ اور موثر چیز ہی۔ ۶ ماشہ یہ معجون عرق مارالّحم عنبری نسخہ کلاں ۵ تولہ یا عرق گذر ۵ تولہ شربت انار ۲ تولہ یا صرف معجون ہمراہ شیر گاؤ۔ ترشی بادی سے پرہیز	فی سیر [illegible] فی تولہ ۹ ر

معجون جالینوس لولوی ۵۲۹ خواص جالینوس نے اس معجون کے سات فائدے لکھے ہیں (۱) قوت مردمی اور خواہش کو قائم رکھتی ہی (۲) گردہ اور دیگر اعضا تناسل کے درمیانی عروق نیز مثانہ ، انثیین واحلیل کو جو غلط کاری اور کثرت جماع سے متاثر ہوگئے ہوں اور دوران خون میں مزاحم ہوتے ہیں انھیں اعتدال کیطرف قوی کرتی اور اپنے ذاتی فعل نعوذ کے لیے بیدار کرتی ہی اور حالت طبعی تک پہنچاتی ہی (۳) پٹھوں میں قوت اور سختی پیدا کرتی ہی اور جوش قوت کو برقرار رکھتی ہی (۴) مرد کی عظمت قایم رکھتی ہی (۵) چہرے کا رنگ نکھارتی ہی (۶) اچھی مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہی (۷) اعضاء خاص کی زائل شدہ قوت کا بدل پیدا کرتی ہی۔ ہر عضو کی کمزوری کے لیے نافع ہی فی تولہ (۸ ر) ۵ ماشے ، ماشے تک یہ معجون استعمال کیجائے قوی اثر بنانے کے لیے کشتہ طلا ۲ برنج ، مارالّحم خاص دو آتشہ ۵ تولے کیساتھ بشرطیکہ موسم سرما ہو اگر گرمی یا برسات کا موسم ہو تو عرق بیدمشک ۵ تولہ یا صرف دودھ کے ساتھ استعمال کیجائے

معجون حمل عنبری علوی خانی ۵۳۶ خواص :- جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے

نوٹ :- باقی لبوب اور معجونوں کے نام اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھیے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		بہت مفید ہے۔ تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح ستعمال کی جائے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸/)	
۵۴۶	معجون بیضہ	باہ کو قوت دیتی ہے سرعت کو زائل کرتی ہے عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہے استقرار حمل میں ممد ہے عورتوں کی عام کمزوری کو رفع کرتی ہے نہایت مفید اور مجرب دوا ہے ترکیب استعمال ۱ تولہ یہ معجون پاؤ بھر دودھ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کیجاتی ہے۔ ترشی و بادی کا پرہیز	فی سیر صمہ/ فی تولہ ۱/
۵۵۳	معجون عشبہ	خواص گٹھیا کے درد، آتشک، جذام اور فساد خون کی بیماریوں کے لیے نہایت مفید ہے معمولات مطب میں سے ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون عرق شاہترہ ۶ تولہ عرق عشبہ ۶ تولہ کیساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔ بادی اور ترش اشیا سے پرہیز	فی سیر ۸عہ/ فی تولہ ۱۰/
۵۵۴	معجون [illegible]	خواص۔ گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر بسہولت پیشاب کے راستے نکالتی ہے۔ گردہ و مثانہ کو قوی کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۳ ماشے سے ۶ ماشہ تک صرف یہ معجون شیرہ تخم کرفس ۱۰ ماشے شیرہ بادیان ۵ ماشے عرق بادیان ۱۲ تولہ شربت بزوری ۲ تولہ کیساتھ	فی سیر منہ/ فی تولہ ۴/
۵۵۵	معجون [illegible]	خواص باہ کو بڑھاتی ہے مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتی ہے بھوک لگاتی سلسل البول اور دردکمر اور درد گردہ وجع المفاصل کو دور کرتی ہے چہرے کا رنگ صاف کرتی ہے بدبو نے دہن کو زائل کر کے منہ کو خوشبودار بناتی ہے مسلمہ طور پر مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۹ ماشے یہ معجون رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۸عہ/ فی تولہ ۱۰/

معجون مروح الارواح ۵۶۶
خواص۔ یہ معجون ایک پراسرار چیز ہے حرارت غریزی کو قوت دیتی ہے اعضاء رئیسہ کی طاقت بڑھاتی ہے جسم کو فربہ اور قوی ہے عقل اور حافظہ کو زیادہ کرتی ہے مرطوب بیماریوں کو زائل کرتی ہے۔ دھات کے روگ کو مٹاتی ہے۔ اور مادہ تولید کو اس قابل بناتی ہے کہ اولاد پیدا ہو تھکان اور کمزوری کو دور کرتی ہے اور قوت کو زائل نہیں ہونے دیتی حکما کی رائے ہے کہ اگر اس معجون کو کسی طبیب حاذق کا مشورہ لیکر استعمال کیا جائے تو جو شخص ایک شادی کر کے بھی پشیمان اور ناکام ہو ہر ناکام شخص کو اسکی آرزو سے پانچ حصہ زیادہ قوت حاصل ہوجائیگی۔ اسکے اجزا نادر اور قیمتی ہونے کے علاوہ مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں اور اسکو خاص ترکیب اور خاص اہتمام سے بنایا جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ/
ترکیب استعمال:۔ صرف ایک ماشہ یہ معجون استعمال کیجائے اس سے زیادہ ہرگز استعمال کیجائے۔ عرق عنبر ۵ تولہ عرق ماء اللحم خاص دوآتشہ ۵ تولہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کیساتھ استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ دودھ کے ساتھ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

معجون جریان خاص ۵۷
خواص۔ جریان ایسا موذی مرض ہے جو انسان کے جسم کے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھالیتا ہے جو ہر انسان کو پانی کی طرح بہا دیتا ہے جوانی کو خاک میں ملانیوالا قوت جسمانی کو برباد کرنیوالا یہی موذی مرض ہے اس قاطع نسل مرض کیواسطے یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ معدہ میں غلظت پیدا نہیں ہوتی بفضل خدا صرف ۲۰ یوم کے استعمال سے یہ شکایت رفع ہوجاتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ برائے ۲۰ یوم (عا/) ترکیب استعمال، ۱ تولہ یہ معجون پاؤ سیر دودھ کے ساتھ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز

معجون مومیائی ۵۷۴
خواص۔ تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے اور جماع کے بعد فوراً استعمال کرنے سے زائل شدہ قوت کا جلد بدل کردیتی ہے اور کمزوری کو باقی نہیں رہنے دیتی۔ عجیب اثر رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عا/)
ترکیب استعمال، ایک ماشہ سے تین ماشہ تک یہ معجون عرق عنبر پانچ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

معجون نقرہ ۵۷۹
دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے۔ جسم میں خوشگوار حرارت پیدا کرتی ہے اور خفقان کو زائل کرتی ہے۔ حرارت غریزیہ کو برانگیختہ کرکے قوت قایم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ/)
ترکیب استعمال:۔ ۳ ماشے سے ۵ ماشے تک یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف یہ معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

معجون طلا ۵۸۱۔ خفقان اور امراض سوداوی کو زائل کرتی ہے دل و دماغ کو بیحد طاقت بخشتی ہے۔ تمام اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت دیتی ہے اور

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

حرارت غریزی کو بڑھاتی اور تمام قوتوں کو قایم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عہ)
ترکیب استعمال:۔ ۳ ماشہ یہ معجون بید مشک ۵ تولہ یا عرق برگ تنبول ۵ تولہ یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

معجون اوجاع

یہ معجون ہر قسم کے دردوں کے لیے اکسیر صفت ہے خصوصاً نقرس کے پرانے مریض اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہوچکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے اور بتدریج مریض کو صحت ور کردیتی ہے قبض کشا بھی ہے۔ فی تولہ صرف ۲ر ترکیب استعمال۔ رات کو سوتے وقت ۶ ماشہ معجون استعمال کریں ثقیل اور ترش چیزوں سے پرہیز۔

۵۸۶ معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی کی لاثانی دوا۔ یہ معجون ہمدرد دواخانہ دہلی کی مایہ ناز دواؤں میں سے ہے قوت مردمی کے لیے اس کے خواص تریاق سے کم نہیں۔ یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ ہزاروں مریض اس کے استعمال سے شفایاب ہوگئے۔

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ نے اس معجون کا نسخہ برسوں تجربات کے بعد بہت غور و کاوش سے مرتب کیا تھا الحمدللہ جو خوبیاں وہ اس معجون میں پیدا کرنا چاہتے تھے اس میں الولپوری کامیابی حاصل ہوئی ہے ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ معجون زہریلی اور نشلی اشیا مثلاً بھنگ سنکھیا کچلہ وغیرہ سے قطعی پاک ہے بلکہ اس کی یہ قوتیں مشک عنبر وارید جیسی بیش بہا مقویات سے حاصل کی گئی ہیں۔ اب آپ سمجھ لیجیے کہ یہ معجون اپنے اثرات میں ہر لحاظ سے کس قدر کامیاب ہوگی اسکے مختصر خواص جن کا مدتوں سے تجربہ کیا جا رہا ہے یہ ہیں۔ یہ معجون باہ کی ہر شکایت کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قوت مردمی کو بے انتہا فائدہ کرتی ہے۔ خون اور مادہ تولید کو بڑھاتی ہے۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے عصبی کمزوریوں کو دور کرکے سختی پیدا کرتی ہے معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے غذا کو جزو بدن بناکر کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہے اس کے استعمال سے چند روز بعد ہی چہرہ شگفتہ اور خوش رنگ ہوجاتا ہے اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور جگر کو اسکے استعمال سے خاص قوت حاصل ہوتی ہے۔ سرعت انزال کے لیے مفید ترین چیز ہے جریان منی جو کمزوری اعضائے تناسل کا موجب ہے جلد رفع کرتی ہے۔ جماع سے دو گھنٹہ پیشتر اگر اس کا استعمال کیا جائے تو امساک پیدا کرتی ہے اگر جماع کے بعد استعمال کیا جائے تو قوتیں کم نہیں ہونے دیتی۔ اسکی خوبیاں اسکے استعمال کے بعد ہی ظاہر ہوسکتی ہیں۔ قیمت بہ نظر ہمدردی بہت کم رکھی ہے یعنی فی تولہ صرف ایک روپیہ (عہ)

ترکیب استعمال، ۳ ماشہ یہ معجون صبح یا شب کو پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نوٹ:۔ موسم سرما میں اگر یہ معجون حرق ما... نمبر ۳۹۵ کے ساتھ استعمال کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۸۹	مفرح بارد	خواص۔ قلب کو قوت دیتی ہے اختلاج کو زائل کرتی ہے۔ حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ فوراً اثر دکھاتی ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ یہ مفرح عرق گذر ۱۲ تولہ کے ساتھ ۲ تولہ مصری ڈال کر یا صرف مفرح استعمال کریں	فی تولہ ۴ر

۵۹۷ مفرح یاقوتی معتدل

خواص۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہے ضعف اسہال اور امراض رحم کے لیے بیحد مفید ثابت ہوتی ہے اشتہا پیدا کرتی ہے اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے مقوی جگر ہے قیمت فی تولہ ۱۲ر ترکیب استعمال، ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک شربت روح افزا ۴ تولہ یا دودھ کے ساتھ یا صرف مفرح استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۹۸	ماسک بند	خواص۔ معدے اور امعاء کو قوت دیتی ہے ضعف معدہ کے سبب جو دست آتے ہیں ان کو بند کرتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ چار چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۶ ماشے کے ساتھ استعمال کی جائے۔	فی تولہ ۱۲ر ٹکیاں ۵ خوراک ۱۲ر
۵۹۹	[illegible]	آج تک سونا جن جن صورتوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہے ان سب میں اسکی یہ صورت زیادہ سریع التاثیر ثابت ہوئی ہے اس قیمتی دھات کے فوائد عرصہ دراز سے مسلم ہیں۔ درحقیقت جسم کی ہر قسم کی کمزوری کے لئے سونا ایک خاص چیز ہے اس دوا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ فوراً خون میں جذب ہوکر اپنا اثر شروع کردیتی ہے۔ اعضائے رئیسہ پر اس کا بہت جلد اثر ہوتا ہے اور جسم میں ایک نئی قسم کی قوت پیدا ہوجاتی ہے۔ معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہے سل اور دق کے مریضوں کو خاص بدرقہ کے ساتھ استعمال کرانے سے اس نیں مرض کے خلاف	فی ماشہ دو روپے (۲۰ قطرے)

نوٹ:۔ باقی معجونوں، مفرحات اور مربوں کے نام اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھئے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۹۹	[illegible]	توانائی پیدا ہو جاتی ہے ضعف باہ وغیرہ کے مریض اس سے خاص فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ضعف عامہ کے لیے اس دوا کے دو تین قطرے عرق ماءاللحم عنبری ۵ تولہ کے ساتھ یا عرق گاؤزبان ۵ تولہ کے ساتھ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کرنے چاہئیں دق وغیرہ کے مریضوں کو عرق ہرا بھرا یا عرق گذر عنبری کے ساتھ اور ضعف باہ کے مریض اس کو عرق ماءاللحم بنسخہ خاص دواخانہ میں ڈال کر استعمال کریں۔ اس کے دوران استعمال میں دودھ مکھن وغیرہ حسب برداشت استعمال کر سکتے ہیں۔	فی شیشہ تقریباً ۲۰ قطرے دو روپے (عـ/)
۶۰۰	[illegible]	یہ کیمیاوی طریقے سے بنایا ہوا موتیوں کا پانی ہے اور نہایت لطیف بے نظیر اور مفید چیز ہے امراض قلب و ضعف عامہ میں اسکے فوائد قابل اعتماد ہیں آلات ہضم پر اس کا اثر خاطر خواہ پایا گیا ہے موتی جھرہ اور تقویت قلب کے لیے خاص چیز ہے۔ ترکیب استعمال ۵ قطرے عرق گاؤزبان ۵ تولہ یا صرف پانی میں ڈالکر استعمال کریں۔	فی تولہ مـ آٹھ روپے
	[illegible]	مشک عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مجموعہ ہے یہ مفرح نہایت قیمتی اجزاء سے تیار کیا گیا ہے اور دماغی کام کرنیوالوں کے لیے آب حیات سے کم نہیں ہے صبح کو اسکی ایک خوراک اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ آپ کا دماغ اور جسم تمام دن بے تکان مصروف عمل رہے کا معدہ میں پہنچتے ہی تمام اعصاب پر غیر معمولی اثر کرتی ہے تمام دن کے تھکے ہوئے جسم اور دماغ اس سے از سر نو توانا ہو جاتے ہیں۔ خوضکہ حیرت انگیز فوائد رکھتی ہے جو تجربہ سے ہی ظاہر ہوں گے۔ ایک شیشی میں ۲۰ خوراک دوا ہے۔	فی شیشی ایک تولہ عـہ/
	[illegible]	احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے اس کے لیے مثالی دنیا میں لاثانی دوا ہے ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بیشمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے احتلام ایک دو خوراک میں ہی رک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضاء تناسلیہ میں کسی قسم کا نقص یہ دوا پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لیے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہوتی ہے۔ فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (سـعـ/)	فی شیشی سـعـ/
	ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ)	اب کوئی شخص مایوس و ناکام نہیں رہے گا کیونکہ ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ) کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے اگر آپ کو آجتک اس قسم کی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنیکا اتفاق نہیں ہوا ہے تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔ ممسک بے نظیر جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے قوت و امساک کے متعلق جس قدر دوائیں موجود ہیں ان میں اور ممسک بے نظیر میں فرق یہ ہے کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی "ممسک بے نظیر" میں مشک عنبر یاقوت زمرد مومیائی جیسی قیمتی ادویہ شامل ہیں اور یہ دوا مہینوں میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہے ہمدرد دواخانہ اس دوا پر بجا طور پر ناز کر سکتا ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔	فی شیشی تین روپے سـعـ/

نمک جالینوس ۶۲۴

خواص۔ اس کے اجزاء ترکیب کا رُخ خصوصیت سے معدہ اور اس کے تمام افعال کی جانب ہے سچ پوچھئے تو جسم کی مشین میں معدہ ہی ایک جادو کی ہے جس کو تمام جسم پر خاص اقتدار حاصل ہے دل و دماغ و جگر اور مغز استخواں سے لیکر بدن کی کھال تک اسکے محتاج ہیں معدہ کا عمل صحیح ہو تو کوئی خلط اعتدال سے زیادہ پیدا نہ ہوگی۔ کثرت بلغم سے تب زکامی اور امراض سینہ و صدر اکثر فالج وجع المفاصل وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں اسی طرح مواد کی کثرت طرح طرح کے عوارض پیدا کرتی ہے ریاح کی کثرت سے تبخیر اور طرح طرح کے درد جسم پر قابض ہو جاتے ہیں خصوصاً درد گردہ و پسلی ورم معدہ درد شکم و بواسیر وغیرہ۔ نمک جالینوس معدہ میں داخل ہو کر اس تمام الائشوں سے پاک و صاف کرتا ہے اور امعاء میں غذا کے بعد داخل ہو کر ہر ایک ردی مادہ کو دفع کرتا ہے ہمیشہ خون صالح پیدا کر کے جسم کو تازگی چہرہ کو آب و تاب دماغ کو روشنی دل کو سرور آنکھوں کو بصارت و حافظہ کو تیزی بخشتا ہے نمک جالینوس کا دائمی استعمال اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ (۸/)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
	[illegible]	خواص۔ امراض معدہ کے لیے بیحد مفید ہے۔ غذا کو جلد ہضم کرتا ہے گرانی شکم اور نفخ کو رفع کرتا ہے جسم کو ردی مواد سے پاک و صاف کرتا ہے بلغم چھانٹتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ چاول یا ایک قرص جوارش جالینوس یا جوارش کمونی میں ملا کر بعد غذا اسوقت کھانا چاہئے	فی تولہ ۸/ ۱۵ قرص ۱۲/
۶۲۵	[illegible]	معدہ و جگر کے امراض میں مفید ہے عظم جگر (جگر بڑھ جانا) میں فائدہ کرتا ہے فعل ہضم میں اعانت کرتا اور گردہ کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت ۵ قطرے تھوڑے پانی میں ملا کر پینے چاہئیں۔	فی تولہ ۱۲/

تتمہ

جو مرکب ادویہ آپ کو پچھلے صفحوں میں نہیں ملی ہیں اُن کے نام مختصر خواص اور قیمتیں ردیف وار یہاں ملاحظہ فرمائیے

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۱	اطریفل مسیح الملک	دماغ اور حافظہ کو قوت دیتا ہے درد سر کو زائل کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ار
۲	اطریفل اسطوخودوس	دماغ اور معدہ کو فضلات سے پاک کرتا ہے برابر استعمال کرتے رہنے سے بالوں کی سیاہی قایم رہتی ہے	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۳	اطریفل دیدان	پیٹ کے کیڑوں کو صاف کرتا ہے مقوی معدہ بھی ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۵	اطریفل ستانی	مالیخولیا کی بعض قسموں میں مفید ہے قبض کشا اور درد سر کو زائل کرتا ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۷	اطریفل صغیر	مقوی دماغ ہے بادی بواسیر کے لیے سودمند ہے۔	ایک تولہ	〃 ـر
۱۰	اطریفل فولادی	بادی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱۰ر
۱۱	اطریفل کبیر	دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے نزلہ کو روکتا ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۱۵	اطریفل افتیمون	سوداوی امراض کے لیے بہت مفید ہے قبض کشا ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۱۷	انقرویائے کبیر	فالج، لقوہ اور صرع وغیرہ امراض کو دور کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۲ر
		ب		
۲۶	باسلیقون کبیر	ابتدائی نزول الماء میں مفید ہے بینائی کو قوت دیتا ہے۔	ایک ایک سلائی	فی تولہ ۸ر
۲۸	برود کافوری	یہ دوا آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہے اور آشوب کی بیقراری کو کھوتی ہے	〃	〃 ۸ر
۲۹	بنادق البزور	یہ دوا سوزاک کے قرحہ کو بھرتی ہے اور پیشاب کی جلن کو رفع کرتی ہے۔	۶ ماشہ	〃 ار
		ت		
۳۶	تریاق فاروق	زہروں کے اثرات کو زائل کرتا ہے بلغمی امراض میں کارآمد ہے۔	۱ 〃	〃 ۸ر
۴۰	تریاق مثانہ	گردہ اور مثانہ کی بیماریوں کو دور کرتا ہے پیشاب کی جلن کو رفع کرتا ہے۔	۹ 〃	〃 ار
		ج		
۴۶	جوارش آملہ لولوی مسیح الملک	مقوی معدہ اور قلب ہے ضعف معدہ کی وجہ سے آنے والے دستوں کو روکتی ہے۔	۶ ماشے	فی تولہ ۶ر
۴۸	جوارش آملہ عنبری نسخہ کلاں	صفراوی دستوں اور تبخیر کو روکتی ہے معدہ اور قلب کو قوت دیتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۶ر
۵۰	جوارش تمرہندی	صفراوی دستوں اور قے کو روکتی ہے ہیضہ کے دنوں میں کارآمد ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۵۵	جوارش زنجبیل	ضعف معدہ اور تمام بلغمی امراض کے لیے مفید ہے ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔	۷ 〃	〃 ۱۰ر
۵۶	جوارش سفرجلی قابض	قے اور دستوں کو روکتی ہے جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ـر
۵۸	جوارش شاہی	دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے خفقان اور تبخیر کو دور کرتی ہے۔	۹ ماشہ فی تولہ ار	جواہر والی ۳۰ر
۵۹	جوارش شہریاراں	معدہ اور جگر کی سردی کو دور کرتی ہے۔ قولنج اور عسر البول میں مفید ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ـر
۶۰	جوارش شہنشاہی عنبری	دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے خفقان اور وحشت کو دور کرتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۱۲ر
۶۱	جوارش طباشیر	خراب بخارات سے دماغ کو محفوظ رکھتی ہے صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔	۹ 〃	〃 ـر
۶۴	جوارش فلافلی	معدہ کی غلیظ ریاحوں کو تحلیل کرتی ہے۔ ہاضمہ کو قوی کرتی ہے	۶ 〃	〃 ۱۰ر
۶۵	جوارش قرطم	ملین ہے پیشاب کھول کر لاتی ہے مقوی معدہ ہے۔	۱ تولہ	〃 ـر
۶۷	جوارش کمونی کبیر	درد معدہ اور قولنج کو رفع کرتی ہے ہاضم ہے معدہ اور دل کو قوت دیتی ہے۔	۹ ماشہ	〃 ۱۰ر
۶۸	جوارش کمونی مسہل	معدہ کو خراب مادوں سے پاک وصاف کرتی ہے۔ ریاح کو خارج کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
۷۰	جوارش مصطگی نسخہ کلاں	معدہ کی سردی اور ضعف کو زائل کرتی ہے تبخیر کو روکتی ہے۔	۹ 〃	〃 ار
۷۲	جوارش کمونی اکبر	معدہ کی خراب رطوبتوں کو تحلیل کرتی ہے۔ ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۱۰ر
		ح		

نمبردوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
الف ۷۷	حب نارمشک	پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہیں۔ دست آور ہیں	ایک عدد	فی درجن ۳ر
۷۸	حب مسکین نواز	قبض کو دور کرتی ہیں۔ بلغمی بخاروں کو زائل کرتی ہیں۔	ایک عدد	فی درجن ۳ر
۸۱	حب افاراقی	مقوی اعصاب ہیں۔ بلغمی مزاج والوں کے لئے مفید ہیں	۲ عدد	فی تولہ ۴ر
۸۲	حب اسگند	وجع المفاصل اور درد کمر کے لئے مفید ہیں تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں	۲ عدد	" ار
۸۳	حب الخنار	تلی کی زیادتی اور اس کے ورم کو تحلیل کرتی ہیں ہاضم ہیں۔	۲ عدد	" ار
۸۶	حب پچلونہ	غذا کو ہضم کرتی ہیں معدہ کو قوت دیتی ہیں	۲ عدد	" ار
۸۸	حب تپ بلغمی	یہ گولیاں بلغمی بخاروں کو دور کرتی ہیں بکثرت مستعمل ہیں	۲ عدد	" ۲ر
۹۰	حب تنکار	دائمی قبض کو رفع کرتی ہیں مقوی معدہ ہیں اور بھوک لگاتی ہیں۔	۲ عدد	" ار
۹۱	حب جالینوس	مقوی باہ و مقوی اعصاب ہیں چستی و چالاکی پیدا کرتی ہیں۔	۲ عدد	" ۱۲ر
۹۴	حب حلتیت	معدہ کو قوت دیتی ہیں۔ کھانا خوب ہضم کرتی ہیں محلل ریاح ہیں۔	۲ عدد	" ۲ر
۹۷	حب ربع	چوتھیا بخار کو رفع کرتی ہیں۔	۲ عدد	" ۲ر
۹۸	حب رسوت	بواسیر خونی اور بواسیری دستوں کو روکتی ہیں۔	۲ "	" ۴ر
۱۰۰	حب سرخبادہ	بچوں کے سرخبادہ کے لئے مفید ہیں۔	۱ "	" ۲ر
۱۰۳	حب سورنجان	پٹھوں کے اور جوڑوں کے دردوں کے لئے مفید ہیں قبض کشا ہیں	۸ "	" ار
۱۰۴	حب عجیب	مقوی باہ اور مقوی اعصاب ہیں۔	۱ "	۲۰ گولیاں عہ
۱۰۶	حب شبیار	دماغ اور معدے کے فضلات کو خارج کرتی ہیں۔	۵ "	فی تولہ ۲ر
۱۰۷	حب سعال	بلغمی کھانسی کے لئے بہت مفید ہیں۔ عمر کی کوئی قید نہیں۔	۲ "	فی درجن ار
۱۰۹	حب ضیق النفس	دمہ کے لئے بہت مفید ہیں۔ دورے کو روکتی ہیں۔	۱ "	" ۳ر
۱۱۰	حب مقوی باہ معتمد الملک	مقوی باہ ہیں اور بے ضرر ہیں۔	۱ "	" عہ
۱۱۷	حب بواسیر بادی	بادی بواسیر کے لیے بہت مفید ہیں۔ مسّوں کو خشک کرتی ہیں۔	۲ "	" ۲ر
۱۲۰	حب کتھ	آتشک میں بہت مفید ہیں سوداوی مادوں کو زائل کرتی ہیں۔	۱ "	" ۳ر
۱۲۱	حب گل پستہ	بلغمی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔ سینے کو بلغم سے صاف کرتی ہیں۔	۲ "	فی تولہ ار
۱۲۲	حب لب الخشخاش	نزلہ زکام اور گلے کی خراش کو رفع کرتی ہیں۔	۲ "	" ۴ر
۱۲۳	حب تپ لرزہ	جاڑے بخار (ملیریا) کے لیے مفید ثابت ہوئی ہیں۔	۱ "	ڈبہ ۵۰ گولیاں ۸ر
۱۲۴	حب مدر	ایام ماہواری کی خرابی کو رفع کرتی ہیں ان سے حیض کھلکر ہو جاتا ہے۔	۳ گولیاں صبح دوپہر شام	فی درجن ۴ر
۱۲۷	حب مصفی خون	فساد خون کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔	۴ عدد	فی تولہ ۲ر
۱۲۸	حب مغز بادام	پرانی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔ پھیپھڑے کے زخم کو بھرتی ہیں۔	۲ "	" ۲ر
۱۲۹	حب مقل	ریاحی بواسیر کو دور کرتی ہیں قبض کشا ہیں۔	۲ "	" ۲ر
۱۳۰	حب مومیائی سادہ	تقویت باہ کے لیے بہت مفید ہیں۔ مباشرت کے بعد سستی نہیں ہونے دیتیں۔	۲ "	" ۸ر
۱۳۲	حب مقوی باہ عجیب	قوت باہ کے لیے بہت مفید ہیں۔	۴ "	فی درجن ۶ر
۱۳۳	حب فولادی	کمزوری اعصاب اور نزلہ کے لیے مفید ہیں مقوی دماغ ہیں بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری۔	۱ "	" ۱۲ر
۱۳۹	حلوائے موچرس	سیلان منی اور سلسل البول کی شکایت کو رفع کرتا ہے باہ کو قوی کرتا ہے۔	۱ تولہ	فی تولہ ۱۰ر
۱۴۱	حب قبض کشا	عادی قبض کے مریضوں کے لیے ان کا استعمال بہت مفید ہے۔ بےضرر ہیں۔	۲ عدد	شیشی ۴۰ گولیاں ۸ر
۱۴۲	حب حیات	ضعف معدہ اور صلابت جگر کے لیے مفید ہیں۔ ہاضم طعام ہیں۔	۱ "	۲۰ گولیاں ۱۰ر
۱۴۵	حب نزلہ	نزلہ زکام کے لیے مفید ہیں۔ ضعف دماغ کو دور کرتی ہیں۔ درد سر کو رفع کرتی ہیں	۲ "	۴۰ " ۶ر
۱۴۷	حب نسیم	خون صالح پیدا کرتی ہیں۔ ضعف دماغ اور نزلہ زکام کو دور کرتی ہیں۔	۱ "	فی درجن عہ
	حب طاعون عنبری	یہ گولیاں طاعون کے لیے اکسیر ہیں زمانہ طاعون میں ان کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔	۲ "	" ۶ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
		(خ)		
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ	دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔ خفقان و مالیخولیا کو رفع کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا	مراق اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے۔ مقوی دل و دماغ و معدہ ہے۔	۶ "	" ۸ر
۱۵۲	خمیرہ بنفشہ	ملین طبع ہے۔ دماغ کی ترطیب کرتا ہے۔	۴ تولہ	فی سیر ۱۰ر
۱۵۳	خمیرہ خشخاش	نزلہ و زکام کو رفع کرتا ہے۔ نزلہ کو سینے پر گرنے نہیں دیتا۔ کھانسی میں مفید ہے۔	۱ تولہ	" عگار
۱۵۴	خمیرہ صندل ترش ورق طلاء والا	تپ صفراوی اور قے میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ گرانی شکم کو زائل کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۸ر
۱۵۵	خمیرہ صندل سادہ	دل و دماغ کو قوت دیتا ہے۔ خفقان کے لیے مفید ہے۔	۱ تولہ	" ۰ر
		(د)		
۱۶۹	دواکرم علی والی	نئے اور پرانے سوزاک کے لیے مفید ہے۔ قرحہ کو بھرتی ہے۔	۱ ماشہ یا ۱ قرص	فی تولہ ۸ر، ۱۲ قرص عہ
۱۷۰	دوائے سیاہ مسہل	اخراج سودا و بلغم اور آتشک کے مادہ کو زائل کرنے میں بہت کارآمد ہے۔	۲ رتی	دو ماشہ ۸ر
۱۷۲	دواء المسک بارد سادہ	خفقان اور توحش کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۲ر
۱۷۴	دواء المسک حار سادہ	فالج لقوہ اور رعشہ وغیرہ امراض میں اس کا استعمال بہت مناسب ہوتا ہے۔	۶ ماشہ	" ۴ر
۱۷۶	دواء الترنجبین	مقوی باہ ہے۔ احتلام و سرعت اور جریان کی شکایت رفع کرتی ہے۔	۱ تولہ	" ۱ر
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر	مقوی جگر ہے۔ استسقا کے لیے مفید ہے۔ جگر و طحال کا ضعف جلد زائل کرتی ہے۔	۶ ماشہ	" ۲ر
۱۷۹	دوائے سیاہ پیچش	سدے اور پیچش کو خواہ اس کی وجہ سے خون آتا ہو یا نہ آتا ہو دور کرتی ہے۔	۶ ماشہ	" ۱ر
۱۸۱	دیاقوزہ	خشک کھانسی کے لیے مفید ہے۔ نزلہ کو روکتا ہے۔ سینے کو صاف کرتا ہے۔	۱ تولہ	فی تولہ ۔ فی سیر عا
		(ر)		
۱۹۰	ربِ انار ترش	اسہال صفراوی اور قے کو روکتا ہے۔ معدہ اور دل کو قوت دیتا ہے۔	۲ تولہ	فی سیر عہر
۱۹۱	ربِ انار شیریں	پیاس کو بجھاتا ہے۔ دل و دماغ کی گرمی دور کرتی ہے۔ مقوی معدہ ہے۔	۲ "	" عہر
۱۹۲	رب انگور ترش	خون صالح پیدا کرتا ہے۔ مقوی جگر اور فرحت بخش ہے۔	۲ "	" عہر
۱۹۳	رب انگور شیریں	دل اور جگر کو قوت دیتا ہے۔ مفرح ہے۔	۲ "	" عہر
۱۹۴	رب بہی شیریں	قلب و جگر کو قوت دیتا ہے۔ قے اور دستوں کو روکتا ہے۔	۲ "	" عار
۱۹۵	رب جامن	دستوں کو روکتا ہے۔ جگر اور معدہ کی حرارت کو تسکین دیتا ہے۔	۲ "	" عار
۱۹۷	روغن ارنڈی	دست آور ہے۔ سدوں کو نکالتا ہے۔ پیچش میں مفید ہے۔	۳ "	فی سیر عہر
۱۹۸	روغن بابونہ	اندرونی ورموں کو تحلیل کرتا ہے، درد کو تسکین دیتا ہے۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۰ر
۱۹۹	روغن بادام تلخ	کان کے درد کو سکون دیتا ہے۔ بہرے پن کے لیے مفید ہے۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۳ر
۲۰۲	روغن بلساں	زخم کو بھرتا ہے۔ ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔	۱ ماشہ	" ۵ر
۲۰۳	روغن بنفشہ	نزلہ اور دردسر کے لیے مفید ہے۔ دماغ کی خشکی اور بیداری کی شکایت دور کرتا ہے۔	بقدر ضرورت	" ۱ر
۲۰۵	روغن ترب	کان کے درد کو دور کرتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔	"	" ۱ر
۲۰۷	روغن زفت	رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ دورانِ خون تیز کرتا ہے۔	"	" ۲ر
۲۰۸	روغن زیتون	ورموں کو تحلیل کرتا اور چہرے کو صاف کرتا ہے	"	" ۱ر
۲۱۱	روغن شفا	فالج، لقوہ اور گٹھیا کے درد میں بہت مفید ہے۔	"	" ۴ر
۲۱۲	روغن افسنتین	معدہ اور جگر کے ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔	"	" ۱ر
۲۱۵	روغن قسط	فالج، رعشہ، لقوہ اور تشنج وغیرہ کے لیے مفید ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔	"	" ۴ر
۲۱۷	روغن کچلہ	جوڑوں کے درد کو تسکین دیتا ہے۔ مقوی اعصاب ہے	"	" ۴ر
۲۱۹	روغن کلاں	فالج، لقوہ اور رعشہ کے لیے مفید ہے۔ بیش قیمت چیزوں سے بنایا جاتا ہے۔	"	" ۴ر
۲۲۰	روغن گل	ابتدائے سرسام میں مفید ہے۔ دماغ کو بخارات سے محفوظ رکھتا ہے۔	"	" ۰ر
۲۲۲	روغن گندم	سخت اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ داد اور گنج کو دور کرتا ہے۔	"	" ۸ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۲۲۹	روغن مصطگی	جگر کی سختی کو دور کرتا ہے۔ معدے اور اعصاب کو قوت دیتا ہے۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۱ر
۲۳۰	روغن مقوی دماغ	دل کو قوت دیتا ہے۔ درد سر اور نزلہ کو دور کرتا ہے۔	"	" ۴ر
		س		
۲۳۱	سفوف ملین	قبض کشا ہے۔ پیٹ کی گرانی کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۰ر
۲۳۲	سفوف لودھ	حالت حمل میں خون آنے کی شکایت کو رفع کرتا ہے	۰ ماشہ	۱۲ خوراک ۱۰ر
۲۳۳	سفوف قلت	گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکال دیتا ہے	۹ "	۱۰ خوراک ۱۰ر
۲۳۴	سفوف خود	مقوی معدہ اور ہاضم طعام ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے	۴ ماشہ	۱۵ خوراک ۵ر
۲۳۸	سنون چوب چینی	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔ منہ کو صاف کرتا ہے۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۱ر
۲۳۹	سنون زرد	ڈاڑھ کے درد کو دور کرتا ہے۔ دانتوں کے میل کو صاف کرتا ہے۔	"	" ۱ر
۲۴۰	سنون سپاری	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے	"	" ۱ر
۲۴۱	سنون کلاں	دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ دانتوں کو صاف کرتا ہے۔	"	" ۱ر
۲۴۵	سفوف برص	بدن کے سفید داغوں کو دور کرتا ہے۔ چالیس دن تک استعمال کیا جاتا ہے	۶ ماشہ	" ۲ر
۲۴۶	سفوف بیجبند	احتلام وجریان کے لیے بہت مفید ہے۔ ذکاوت حس کو دور کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۰ر
۲۴۸	سفوف چٹکی	بچوں کے بہت سے امراض کے لیے مفید ہے۔ ہاضمہ درست کرتا ہے۔ دستوں کو روکتا ہے	۱ ماشہ	" ـ ر
۲۵۱	سفوف دمہ	دمہ کے لیے بہت مفید ہے۔ بلغمی کھانسی کو دور کرتا ہے۔ ہمراہ خمیرہ گاؤزبان	۱ رتی	" ۶ر
۲۵۲	سفوف ذیابیطس	ذیابیطس شکری ہو یا غیر شکری دونوں کے لیے بہت مفید ہے۔	۶ ماشہ	" ۱ر
۲۵۳	سفوف بنفشہ	قبض کشا ہے۔ درد سر کو جو قبض کی وجہ سے ہو دور کرتا ہے	۱ تولہ	" ۰ر
۲۵۴	سفوف سرح	سوزاک کے لیے مفید ہے۔ پیپ کو بند کرتا ہے۔ خوب پیشاب لاتا ہے	۳ ماشے	فی تولہ ۲ر
۲۵۶	سفوف سیلان	رحم سے رطوبت آنے کو بند کرتا ہے۔ عورتوں کے لیے بہت مفید ہے۔	۶ ماشے	" ۱ر
۲۵۸	سفوف جریان دہ سالہ	یہ سفوف جریان کے لیے بہت مفید ہے۔	۹ ماشے	" ۰ر
۲۵۹	سفوف طحال	تلی کے ورم اور سختی کو دور کرتا ہے۔ مقوی معدہ بھی ہے۔	۳ ماشہ	" ۱
۲۶۰	سفوف طین	صفراوی اور خونی دستوں کو روکتا ہے۔	۶ ماشہ	" ۱
۲۶۱	سفوف فولادی	بواسیر کا خون بند کرتا ہے۔ مقوی معدہ ہے۔	۳ ماشہ	" ۱۲ر
۲۶۲	سفوف خستہ تمر ہندی	مقوی باہ ہے۔ مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے۔ کم خرچ بالانشین ہے۔	۶ ماشہ	" ۱ر
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی	پرانے اور نئے سوزاک کے لیے بہت مفید ہے۔ جریان سوزاکی کو دفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	" ۲ر
۲۶۶	سفوف گوند کیکر والا	جریان کو دور کرتا ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے۔	۹ ماشہ	" ۱ر
۲۶۷	سفوف لونگ	سنگرہنی، ضعف معدہ اور ہیضہ کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔	۶ ماشہ	" ۱ر
۲۶۸	سفوف ماہیران	سوزاک کے زخم کو بھرتا ہے۔ جلن کو رفع کرتا ہے۔ [illegible]	۶ ماشہ	" ۲ر
۲۶۹	سفوف کنول گٹہ	جریان کو دور کرتا ہے۔ مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے	۶ ماشہ	" ۱
۲۷۲	سفوف مقلیاثا	پیچش اور مروڑ کو دور کرتا ہے۔ بواسیر ریحی کے لیے مفید ہے۔	۳ ماشہ	" ۱ر
۲۷۳	سفوف مونف	مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ کثرت احتلام کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۲۷۵	سفوف نعناع	ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ غذا کو ہضم کرتا ہے۔ مقوی معدہ ہے۔	۳ ماشہ	" ۰ر
۲۷۹	سکنجبین سادہ	صفرا کی حدت کو توڑتی ہے۔ پیاس کو زائل کرتی ہے	۲ تولہ	فی بوتل ۱۲ر
۲۸۰	سکنجبین بزوری	صفراوی بخاروں کے لیے مفید ہے۔ جگر اور گردوں کے فضلات کو خارج کرتی ہے۔	۳ تولہ	" ۱۲ر
۲۸۱	سکنجبین لیموں	صفراوی قے اور دستوں کو روکتی ہے۔ پیاس بجھاتی ہے۔	۳ تولہ	" ۱۲ر
۲۸۲	سکنجبین نعناع	صفرا کی حدت کو توڑتی ہے۔ ہضم غذا میں مدد دیتی ہے۔	۲ تولہ	" ۱۲ر
۲۸۵	سفوف ناصری	نئے اور پرانے بخاروں کے لیے مفید ہے۔ کھانسی کو دور کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۳ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۲۸۶	سفوف شاہترہ	خون کی حدت کو زائل کرتا ہے اور ہر قسم کے جلدی امراض کے لیے اکسیر ہے۔	۶ ماشہ	۲۰ خوراک ۱۲/
۲۸۷	سفوف خاص	سیلان الرحم اور درد کے لیے اکسیر ہے حیض کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔	۶ ″	۲۰ ″ ۲عہ/
۲۸۸	سفوف فضہ	خفقان اور ضعف قلب کو دور کرتا ہے مفرح بارد میں ملا کر استعمال کریں	ایک رتی	فی تولہ ۸ے/
۲۸۹	سفوف اصل السوس	جریان منی و ودی کے لئے مفید ہے۔ ذکاوت حس کو زائل کرتا ہے	۹ ماشہ	″ شر/

ش

نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل
۲۹۴	شربت آلو بالو	ایکڈ پیپہ عہ/	۲۹۵	شربت ابریشم سادہ	۲عہ	۲۹۶	شربت احمد شاہ	۲عہ/
۲۹۷	شربت اسطوخودوس	ایکڈ پیپہ ا عہ/	۲۹۸	شربت اعجاز	عہ/	۲۹۹	شربت انار ترش	۱۴/
۳۰۰	شربت انار شیریں	۱۴	۳۰۱	شربت انجبار	۱۴/	۳۰۲	شربت انجیر	۱۴/
۳۰۳	شربت انگور ترش	۱۴	۳۰۴	شربت انگور شیریں	۱۴/	۳۰۵	شربت انناس	عہ/
۳۰۶	شربت بزوری بارد	۱۲	۳۰۷	شربت بزوری حار	۱۲	۳۰۸	شربت بزوری معتدل	۱۰/
۳۰۹	شربت بنفشہ	۱۰	۳۱۰	شربت بہی	۱۴	۳۱۱	شربت تمر ہندی	۱۴/
۳۱۲	شربت توت سیاہ	۱۲	۳۱۳	شربت حب الآس	۱۴/	۳۱۴	شربت حماض	عہ/
۳۱۵	شربت خشخاش	۱۴/	۳۱۶	شربت دینار	عہ/	۳۱۷	شربت رنگترہ	۱۴/
۳۱۸	شربت زوفا سادہ	عہ	۳۱۹	شربت زوفا مرکب	۲عہ/	۳۲۰	شربت شفا	عہ/
۳۲۱	شربت سیب شیریں	۱۴	۳۲۲	شربت صندل	عہ/	۳۲۳	شربت عناب	۱۰/
۳۲۴	شربت فالسہ	عہ	۳۲۵	شربت فریادرس	عہ	۳۲۶	شربت فواکہ	عہ/
۳۲۷	شربت اثوث	عہ	۳۲۸	شربت کیوڑہ	عہ	۳۲۹	شربت گاؤزبان	۲عہ/
۳۳۰	شربت گڑہل	۱۴	۳۳۱	شربت لوکاٹ	۱۴/	۳۳۲	شربت مصفی خون	عہ
۳۳۳	شربت مسہل	۶	۳۳۴	شربت مویز	۲عہ/	۳۳۵	شربت نارنج	۱۴/
۳۳۶	شربت نیلوفر	۱۰/	۳۳۷	شربت وردمکرر	عہ/	۳۳۸	شربت ملین	عہ/
۳۴۰	شربت مدر	شیشی پاؤ عہ/	۳۴۱	شربت بادام	۴عہ/	۳۴۲	شربت گزر	عہ/

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۳۳۹	ششیاف ابیض	آنکھوں کی سرخی کو کاٹتا ہے اور درد چشم کو دور کرتا ہے۔	ایک عدد	فی درجن ا/

ض

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۳۴۶	ضماد اشق	تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور بڑھی ہوئی تلی کو گھلا دیتا ہے نیز سرکہ میں ملا کر لگائیں	بقدر ضرورت	فی تولہ ا/
۳۴۷	ضماد بواسیر	بواسیر کے مسوں کو مرجھا دیتا ہے بواسیری درد کو رفع کرتا ہے۔	″	″ ا/
۳۴۸	ضماد جالینوس	ورم جگر و ورم معدہ کے لیے یہ ضماد بہت ہی مفید ہے عضلات و اعصاب کی سختی کو دور کرتا ہے	″	″ ا/
۳۴۹	ضماد جرب	ترخارش کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے تین ہی دن میں خارش کو دور کرتا ہے۔	″	″ ا/
۳۵۱	ضماد برص	یہ لیپ برص کے داغوں کو دور کرتا ہے سرکہ میں حل کر کے کام میں لائیں۔	″	فی ڈبیہ ۸/
۳۵۲	ضماد داد	داد کو دور کرتا ہے اور اس کو بھوسی کی طرح اڑا دیتا ہے۔	″	فی تولہ ا/
۳۵۳	ضماد شیر شتر والا	تھن کے ورم اور سختی کو دور کرتا ہے تھنوں کے درد کو دور کرتا ہے۔	″	″ ا/
۳۵۵	ضماد مہاسے	مہاسوں کو دور کرتا ہے جلد کو صاف کرتا ہے رات کو ملیں۔	″	″ ا/

ع

نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل
۳۷۵	عرق افسنتین	۸ر	۳۷۶	عرق الائچی	۸ر	۳۷۷	عرق انناس	۱۰ر
۳۷۸	عرق بادیان	۲ر	۳۷۹	عرق برنجاسف	۴ر	۳۸۰	عرق بید سادہ	۵ر
۳۸۱	عرق بید مشک قسم اول	۱۴ر نمبر دوم ۸ر	۳۸۲	عرق پان	۱۰ر	۳۸۳	عرق پودینہ	۴ر
۳۸۴	عرق چوب چینی خاص	سے ر	۳۸۵	عرق شاہترہ	۲ر	۳۸۶	عرق عشبہ	۸ر
۳۸۷	عرق برگ تنبول	۱۲ر	۳۸۸	عرق عناب	۱۰ر	۳۹۰	عرق فواکہ	عہ ر
(ب)	عرق کاسنی	۳ر	۳۹۱	عرق کیوڑہ نمبر ۱ و ۲ و ۳	عہ، ۱۲ر، ۸ر	۳۹۲	عرق گاؤزبان	۲ر
۳۹۳	عرق گذر بہ نسخہ دیگر	عہ ر	۳۹۴	عرق گذر سادہ	۴ر	۳۹۵	عرق گذر عنبری بنسخہ کلاں	عا
۳۹۶	عرق گلاب نمبر ۱، ۲، ۳	۱۴، ۱۲، ۸ر	۳۹۷	عرق ماء الجبن	۱۰ر	۳۹۹	عرق ماء اللحم سادہ	بجہ
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں	للعہ	۴۰۱	عرق ماء اللحم مکوہ کاسنی والا	۱۰ر	۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون	۴ر
۴۰۳	عرق مطبوخ ہفت روزہ	۸ر	۴۰۳	عرق مطبوخ (خشک ادویہ)	۴ر	۴۰۴	عرق مکو	۲ر
۴۰۵	عرق مندی	۲ر	۴۰۶	عرق بہار نارنج	عہ	۴۰۷	عرق نانخواہ	۸ر
۴۰۸	عرق نیلوفر	۴ر	۴۰۹	عرق سشہ زو	للعہ	۴۱۰	عرق شیر معتدل المسک	بجہ
۴۱۱	عرق ہاضم	شیشی ۱۰ تولہ ۶ر	۴۱۲	عرق شیر مرکب	۸	۴۱۳	عرق سوزاک	۹ خوراک [illegible]

ق

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال		قیمت	
۴۲۰	قرص ذیابیطس	ذیابیطس کو دور کرنے میں یہ قرص بہت مفید ثابت ہوئے ہیں بدرقہ شربت انار شیریں	۶	ماشہ	فی تولہ	ار
۴۲۱	قرص زرشک	تپ محرقہ میں مفید ہیں۔ معدہ اور جگر کو قوی کرتے ہیں۔ بدرقہ عرق گاؤزبان	۴	"	"	ار
۴۲۲	قرص سرطان	تپ دق اور سل میں مفید ہیں کھانسی کو زائل کرتے ہیں۔ ہمراہ شربت اعجاز	۳	"	"	ار
۴۲۳	قرص طباشیر ملین	سل اور تپ دق محرقہ میں نہایت مفید ہیں قبض کشا ہیں۔ بدرقہ مناسب	۳	"	"	ا
۴۲۴	قرص غافث	بلغمی اور پرانے بخار میں مفید ہیں۔ جگر کی حرارت کو زائل کرتے ہیں۔	۴	"	"	ار
۴۲۵	قرص کافور	دق اور تپ محرقہ میں مفید ہیں۔ دل کو قوت دیتے ہیں۔ بدرقہ مناسب	۳	"	"	ا
۴۲۶	قرص کاکنج	گردہ اور مثانہ کے قرحہ کو بھرتے ہیں۔ بدرقہ شربت بزوری	۶	"	"	۲ر
۴۲۷	قرص کہربا	منہ سے خون آنے (نفث الدم) کو روکتے ہیں۔ بذریعہ شربت خشخاش	۶	"	"	ار
۴۲۸	قرص گل	تپ بلغمی کو دفع کرتے ہیں۔ بدرقہ عرق مکوہ۔	۶	"	"	ار
۴۲۹	قرص مثلث	پورے اور آدھے سر کے درد کو دفع کرتے ہیں نزلہ میں پانی میں گھسکر کنپٹی پر لگائیں۔	ایک	عدد	فی درجن	۳ر
۴۳۱	قیروطی آردکرسنہ	درد پہلو، ضیق النفس اور نمونیا کے لیے بہت مفید دوا ہے۔ گرم کر کے مالش کریں۔	بقدر ضرورت		فی تولہ	۔ر

ک وگ

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال		قیمت	
۴۳۷	کشتہ بیضۂ مرغ	ذیابیطس کے لیے مفید ہے۔ جریان کو روکتا ہے۔ بدرقہ جوارش مصطگی۔	۴	چاول	فی تولہ	عہ ر
۴۳۸	کشتہ حجر الیہود	سنگ گردہ و مثانہ کو خارج کرتا ہے۔ بدرقہ معجون عقرب یا معجون حجر الیہود۔	ا	سرخ	"	۸ر
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید	معدہ کی خراب رطوبت کو جذب کرتا ہے۔ مقوی معدہ و جگر ہے۔ بدرقہ دوا المسک	۴	چاول	"	۸
۴۴۲	کشتہ ابرک سفید	دمہ اور کھانسی میں بہت مفید ہے۔ بدرقہ شہد خالص۔	۴	"	"	عہ
۴۴۴	کشتہ قرن الائل	بلغمی کھانسی اور خنازیر کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری۔	۴	"	"	عہ ر
۴۴۶	کشتہ گئو دنتی	آتشک، وجع المفاصل اور عرق النسا میں مفید ہے۔ بدرقہ منقے کا دانہ	۴	"	"	۸ر
۴۵۴	کشتہ عقیق	پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے دلکو قوت دیتا ہے۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا۔	۴	"	"	عا ر
۴۵۵	کشتہ صدف	عورتوں اور مردوں کے جریان کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری	۴	"	"	عہ ر
	کشتہ فولاد سرد	معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے گرم مزاج والوں کے لیے مناسب ہے۔ بدرقہ دوا المسک سادہ معتدل	۴	"	"	للعہ ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
	کشتہ صرب	یرقان کے لیے بے حد مفید ہے بدرقہ معجون آرد خرما۔	۴ چاول	فی تولہ عہ
۴۵۶	کحل چکنی دوا	یہ دوا نزول کے لیے مفید ہے دھند جالے اور پھولے کو کاٹتی ہے۔	ایک ایک سلائی	فی ماشہ ۴
۴۵۹	کحل بیاض	آنکھ کے جالے پھولے اور ناخونے کو کاٹتا ہے۔	" " "	فی تولہ ۴
۴۶۱	کحل روشنائی	ضعف بصارت کو دور کرتا ہے ناخونے کو کاٹتا ہے۔	بقدر معمول	" ۴
۴۶۲	کحل گل کنجد	آنکھوں کے پھولے اور جالے کو کاٹتا ہے ناخونے کو زائل کرتا ہے	"	" ۱۲
۴۶۳	کافور سیال	سل اور دق کے لیے مفید ہے خون کے تھوک کو بند کرتا ہے۔	۵ قطرے	" عہ
۴۶۸	گلقند سیوتی	خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے مفرح قلب ہے	۲ تولہ	فی سیر علہ
۴۶۹	گلقند گلاب	ملین ہے مقوی معدہ و جگر ہے ہاضمہ کو درست کرتا ہے۔	۴ تولہ	" ۱۲
		ل		
۴۷۸	لبوب معتدل	مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے گردہ اور مثانہ کی کمزوری کو زائل کرتا ہے بدرقہ ماء اللحم خاص	۹ ماشہ	فی تولہ ۴
۴۷۹	لبوب الاسرار	دل دماغ اور اعصاب کو قوت دیتا ہے مادہ تولید کو بڑھاتا ہے بدرقہ شیر گاؤ یا ماء اللحم دو آتشہ	۶ "	" ۴
۴۸۰	لبوب بارد	کثرت احتلام کو روکتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے بدرقہ دودھ	۱ تولہ	" ۸
۴۸۱	لبوب صغیر	باہ کو قوت دیتا ہے گردے اور مثانہ کی خرابی کو رفع کرتا ہے بدرقہ ماء اللحم عنبری یا دودھ	۹ ماشہ	" ۱
۴۸۸	لعوق آب تربوز والا	سل اور خشک کھانسی کے لیے بہت مفید ہے بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	" ۱
۴۸۹	لعوق آب نیشکر والا	سل و خشک کھانسی کے لیے مفید ہے پھیپھڑوں کو قوی کرتا ہے بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ "	فی سیر عا فی تولہ ۱
۴۹۰	لعوق سپستان	نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہے بلغم کو سینہ سے صاف کرتا ہے بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	" عہ " ۱
۴۹۱	لعوق خیار شنبری	نزلہ اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہے قبض کشا ہے بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	" عا فی تولہ ۱
۴۹۲	لعوق کتان	دمہ کے لیے مفید ہے سینے کی جلن کو رفع کرتا ہے بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	" " " ۱
۴۹۳	لعوق معتدل	نزلہ زکام اور کھانسی کے لیے مفید ہے نزلہ حار کو غلیظ کرتا ہے۔	۱ "	" " " ۱
۴۹۴	لعوق نزلی	نزلہ کے لیے مفید ہے نزلی کھانسی کو رفع کرتا ہے۔	۱ "	" " " ۱
۴۹۵	لعوق ضیق النفس	دمہ کے لیے مفید ہے ذائقہ کے اعتبار سے خوش گوار ہے۔	۱ "	" " " ۱
۴۹۶	لعوق بہدانہ	نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہے حرارت کو کم کرتا ہے۔	۱ "	" " " ۱
۴۹۷	لعوق بادام	مقوی دماغ ہے۔ سینے کی خشکی کو دفع کرتا ہے	۱ "	فی تولہ ۱

م

نمبر دوا	نام دوا	قیمت	نمبر دوا	نام دوا	قیمت	نمبر دوا	نام دوا	قیمت
۵۰۴	مربہ آملہ عنبری و بدون	عا عہ ۱۱ فی سیر	۵۰۵	مربہ [illegible]	فی سیر ۱۲	۵۰۶	مربہ بہی	فی سیر علہ
۵۰۷	مربہ بہسگری	فی سیر عہ	۵۰۸	مربہ پیٹھہ	" ۱۲	۵۰۹	مربہ زنجبیل	" علہ
۵۱۰	مربہ سیب	" عہ	۵۱۱	مربہ گندر	" ۱۲	۵۱۲	مربہ ناشپاتی	" علہ
۵۱۳	مربہ ہلیلہ عنبری و بدون	" ۱۲						

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۵۱۵	معجون جذام	جذام کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے آتشک وغیرہ کے اثرات کو زائل کرتا ہے	۱ تولہ	فی تولہ ۱
۵۱۶	معجون بیاض	مقوی باہ ہے مادہ منویہ کو زیادہ پیدا کرتی ہے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھتی ہے بدرقہ دودھ	۹ ماشہ	" ۸
۵۱۹	معجون اذاراقی	نہایت مقوی اعصاب ہے فالج لقوہ رعشہ کے لیے مفید ہے بدرقہ عرق بادیان	۳ "	" ۲
۵۲۰	معجون لبد	خون بند کرنے میں نہایت موثر ہے خونی بواسیر کو روکتی ہے بدرقہ مناسب۔	۶ ماشہ	" ۴
۵۲۳	معجون بواسیر	بواسیر کے دستوں کو روکتی ہے آنتوں کو قوت دیتی ہے بدرقہ عرق بادیان	۹ "	" ۸
۵۲۵	معجون مقوی باہ مسیح الملک	یہ معجون باہ کے لیے مقوی ہونے کے علاوہ اعضاء رئیسہ کو بھی قوت دیتی ہے بدرقہ دودھ	۹ "	" ۳
۵۲۶	معجون بزوری	مثانہ کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے گردہ و جگر کو طاقت دیتی ہے بدرقہ کچھ نہیں	۱ تولہ	" ۱
۵۲۷	معجون تلخ	مثانہ اور گردہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتی ہے فالج لقوہ اور رعشہ میں مفید ہے بدرقہ پانی	۶ ماشہ	" ۱

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال		قیمت	
۵۳۱	معجون جلالی	خواہش کو زیادہ کرتی ہے، مقوی اعصاب اور ممسک ہے۔ بدرقہ ماء اللحم خاص یا دودھ	۶	ماشہ	فی تولہ	۸؍
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل	فالج، لقوہ اور رعشہ وغیرہ تمام امراض دماغی میں مفید ہے، اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۶	ماشہ	〃	۱؍
۵۳۳	معجون چوب چینی	وجع المفاصل و تمام اعضاء کے دردوں کو دور کرتی ہے، مصفی خون ہے۔ بدرقہ عرق عشبہ	۹	ماشہ	〃	۸؍
۵۳۴	معجون اعظم	نہایت مقوی باہ ہے، دماغ اور گردوں کو طاقت دیتی ہے، معتدل مزاج ہے۔ بدرقہ دودھ	۶	〃	۱۰ تولہ	۳؍
۵۳۵	معجون حجر الیہود	گردہ و مثانہ کی پتھری اور ریگ کو خارج کرتی ہے اور ان اعضاء کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۱	تولہ	فی تولہ	۱؍
۵۳۷	معجون خبث الحدید	خونی بواسیر کو دور کرتی ہے، معدے کو قوت دیتی، بھوک بڑھاتی ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۶	ماشہ	〃	۳؍
۵۳۸	معجون اعجاز	یہ معجون بڑھاپے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے، تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے، بھوک لگاتی ہے	۱	تولہ	۲۰ تولہ	[illegible]
۵۳۹	معجون اکسیر البدن	یہ معجون بہت سے جلدی امراض کو دفع کرتی ہے، مسلسل یکساں مدت استعمال کرنے سے بال سفید ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے	۹	ماشہ	فی تولہ	۱؍
۵۴۰	معجون دبید الورد	ضعف جگر و استسقا کے لیے بہت مفید ہے، محلل اورام ہے، معمول مطب ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۹	ماشہ	〃	۸؍
۵۴۱	معجون ذہیب	صرع کے لیے مفید ہے۔ دماغی بطون کے سدوں کو کھولتی ہے، مقوی اعصاب ہے۔ بدرقہ ماء العسل	۹	〃	〃	۱؍
۵۴۲	معجون راح المومنین	ضیق النفس اور خفقان کے لیے مفید ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے۔ بدرقہ عرق گاؤزبان	۶	〃	〃	۱؍
۵۴۳	معجون عجیب	مقوی باہ و ممسک ہے۔ سرعت انزال کو رفع کرتی ہے۔ بدرقہ دودھ	۱	تولہ	۲۰ تولہ	[illegible]
۵۴۴	معجون زنجبیل	عورتوں کی بہت سی شکایتوں کو دور کرتی ہے، خراب رطوبتوں کو جذب کرتی ہے، حیض کو درست کرتی ہے	۹	ماشہ	فی تولہ	۱؍
۵۴۵	معجون سناء	دست آور ہے۔ دماغ کا تنقیہ کرتی ہے۔ دردِ سر کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ پانی	۱	تولہ	〃	۰؍
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ	معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے، ضعف ہضم کو دور کرتی ہے، محلل ریاح ہے۔ بدرقہ پانی	۹	ماشہ	〃	۱؍
۵۴۹	معجون سورنجان	گٹھیا اور نقرس اور دوسرے جوڑوں کے دردوں کے لیے عجیب چیز ہے۔ ملین ہے۔	۱	تولہ	〃	۰؍
۵۵۰	معجون سہاگ سونٹھ	یہ دوا عورتوں کے بہت سے امراض کیلئے ویدک کی ایک خاص دوا ہے، رحم کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے۔	۱	تولہ	〃	۱؍
۵۵۱	معجون سیر علوی خاں	بلغمی امراض کے لئے اکسیر صفات کی معجون ہے، موسم سرما میں اسکا استعمال بہت سے امراض سے نجات دلاتا ہے	۶	ماشہ	〃	۱؍
۵۵۲	معجون صندل	خفقان کیلئے عجیب و غریب معجون ہے، دل و دماغ کو قوت دیتی ہے، تبخیر کو روکتی ہے۔ بدرقہ عرق بیدمشک	۹	〃	〃	۱؍
۵۵۶	معجون فنجنوش	بواسیر کے لیے مفید ہے۔ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ غذا ہضم کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۹	〃	دوا مشک والی ۴؍ تولہ	
۵۵۷	معجون فوتنجی	معدہ اور جگر کے درد کو دور کرتی ہے، پرانے بخار کو زائل کرتی ہے۔ ہچکی بند کرتی ہے۔ بدرقہ پانی	۱	تولہ	فی تولہ	۰؍
۵۵۸	معجون قرطم	معدہ کو قوت دیتی ہے، قبض کشا ہے اور پیشاب کھول کر لاتی ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۱	〃	〃	۱؍
۵۵۹	معجون حیات	مقوی معدہ و جگر ہے، قبض کشا ہے اور محافظ صحت ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱	〃	〃	۰؍
۵۶۰	معجون ارزیر مسیح الملک	دافع جریان ہونے کے علاوہ مقوی باہ اور مغلظ منی ہے، اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ دودھ	۹	ماشہ	〃	۲؍
۵۶۱	معجون کلاں	باہ کو قوت دیتی ہے، جریان و سیلان رحم کو روکتی ہے۔ مرد و عورت دونوں کیلئے مفید ہے	۶	〃	〃	۴؍
۵۶۲	معجون کلکلانج	استسقا کے لیے مفید ہے، درد قولنج کو تسکین دیتی ہے، مدر بول ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۱	تولہ	〃	۰؍
۵۶۳	معجون کندر	سلسل البول (بار بار پیشاب آنے) کیلئے مفید ہے، گردہ اور مثانہ کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ گشتہ بیضہ مرغ	۹	ماشہ	〃	۰؍
۵۶۴	معجون لنا	فالج، لقوہ اور رعشہ کے لیے مفید ہے، اختلاج معدہ کو روکتی ہے۔ بدرقہ مناسب۔	۶	ماشہ	〃	۱؍
۵۶۵	معجون نانخواہ	غذا کو جلد ہضم کرتی ہے، معدہ کو فضلات سے پاک کرتی ہے، بھوک لگاتی ہے۔ بدرقہ پانی	۹	ماشہ	〃	۰؍
۵۶۸	معجون مغلظ	مادہ منویہ کو غلیظ کرتی ہے اور اس کی اصلاح کرتی ہے، جریان کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ دودھ	۱	تولہ	〃	۱؍
۵۶۹	معجون مقل	بادی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے، معدہ کی خرابی کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۹	ماشہ	〃	۰؍
۵۷۲	معجون موچرس	سیلان رحم کے لیے مفید ہے۔ رحم کی خراب رطوبت کو خشک کرتی ہے۔ بدرقہ پانی	۱	تولہ	〃	۱؍
۵۷۳	معجون ریگ ماہی	مادہ تولید کو بڑھاتی ہے، مبہی و محرک ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۶	ماشہ	〃	۴؍
۵۷۵	معجون نانخواہ مشک والی	غذا کو ہضم کرتی ہے، ریاح کو تحلیل کرتی ہے، معدہ اور گردہ کو قوی کرتی ہے، دونوں وقت کھائیں	۶	〃	〃	۳؍
۵۷۶	معجون نجات	سوداوی امراض کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے۔ بدرقہ عرق شاہترہ	۱	تولہ	〃	۰؍
۵۷۷	معجون نسیان	حافظہ کو قوی کرتی ہے، طلباء اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۶	ماشہ	〃	۲؍
۵۷۸	معجون نشارہ عاج والی	جن عورتوں کے حمل ساقط ہو جاتے ہیں ان کے لیے یہ معجون بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ بدرقہ شربت انار	۶	〃	〃	۴؍

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال		قیمت	
۵۸۲	معجون اسپند سوختنی	قوت مردمی کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے۔ حرارت غریزی کو ابھارتی ہے۔ بدرقہ دودھ	۹	ماشہ	فی تولہ	۱ر
۵۸۳	معجون بہمنین	بیرونی کے لیے مفید ہے۔ رقت سرعت اور احتلام کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ دودھ	۶	ماشہ	″	۲ر
۵۸۵	معجون مسک البول	پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے۔ مثانہ کو قوی کرتی ہے۔ بدرقہ پانی	۶	″	″	۲ر
۵۸۶	معجون ہلیلہ جات	معدہ اور دماغ کو قوت دیتی ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ پانی	۱	تولہ	″	[illegible]
۵۸۸	مفرح اعظم	اعضاء رئیسہ کو قوت دینے میں عجیب چیز ہے۔ معدہ اور ہاضمہ کی اصلاح کرتی ہے۔ بدرقہ عرق عنبر	۶	ماشہ	فی تولہ	۵ر
۵۹۰	مفرح دل کشا	دل کو قوت دینے میں بےنظیر ہے۔ خیالات فاسدہ دور کرتی ہے۔ نشاط آور ہے۔ بدرقہ عرق عنبر وغیرہ	۶	″	″	۸ر
۵۹۱	مفرح سوسنبری	مسہل کے بعد جو ضعف اعضاء رئیسہ پیدا ہو جاتا ہے اس کے لیے یہ مفرح بہت کارآمد ہے۔	۶	ماشہ	″	۳ر
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس	ضعف دل خفقان سوداوی وحشت اور عام کمزوری کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ مناسب	۶	″	″	۴ر
۵۹۳	مفرح کبیر	یہ مفرح دماغی امراض کے لیے بہت مفید ہے۔ عام ناتوانی کو زائل کرتی ہے۔ بدرقہ مناسب	۶	″	″	۶ر
۵۹۴	مفرح بقراط	یوں تو یہ مفرح تمام اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہے لیکن قلب کی تفریح میں خاص اثر رکھتی ہے۔	۶	ماشہ	″	۸ر
۵۹۵	مفرح بارد سادہ	خفقان کو دور کرتی ہے۔ ضعف قلب و دماغ کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ مناسب۔	۶	″	″	۱ر
۵۹۶	مفرح معتدل	خفقان اور حرارت کو رفع کرتی ہے۔ تفریح پیدا کرتی ہے۔	۶	ماشہ	″	۶ر
۶۰۴	مرہم باسلیقون	زخم کے ورم اور سختی کو رفع کرتا ہے۔ امراض زخم میں بھی کارآمد ہے۔	بقدر ضرورت		فی تولہ	۲ر
۶۰۵	مرہم آتشک	یہ مرہم آتشک کے زخموں کو جلد بھر دیتا ہے۔ خارش کو رفع کرتا ہے۔	″		″	۲ر
۶۰۶	مرہم اشق	خنازیر کی گلٹیوں اور رسولیوں کو تحلیل کرتا ہے۔ یہ گرم لیپ کرنا چاہیے۔	″		″	۱ر
۶۰۷	مرہم جدوار	زخموں کو بھرتا ہے۔ گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے۔ دردوں کو سکون دیتا ہے۔	″		″	۲ر
۶۰۸	مرہم داخلیون	ورم رحم کی مخصوص دوا ہے۔ سختی کو رفع کرتا ہے۔ طاعونی گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے۔	″		″	۱ر
۶۰۹	مرہم رال	خراب گوشت کو زخم سے دور کرتا ہے۔ ناصور کو بھرتا ہے	″		″	۱ر
۶۱۰	مرہم رسل	زخم کو صاف کر کے جلد بھرتا ہے۔ قدیم معتبر نسخہ ہے۔ جدید تجربوں نے اس کے فوائد کو اچھا ثابت کیا ہے۔	″		″	۲ر
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ	رحم کی سختی کو دور کرنے میں عجیب ہے۔ ورم کو تحلیل کرتا ہے۔	″		″	۲ر
۶۱۲	مرہم کافور	زخم کی سوزش کو رفع کرتا ہے اور ان کو بھرتا ہے۔ ورم کو تحلیل بھی کرتا ہے۔	″		″	۲ر
۶۱۳	مرہم مخترع	ہر قسم کے دنبل کے لیے مفید ہے۔ دنبل کو پکاتا ہے اور پھر اس کو صاف کر کے مندمل کر دیتا ہے۔	″		″	۲ر
۶۱۴	مرہم ناصور	ناصور کو بھرتا ہے اور پھر زخم پیدا ہونے نہیں دیتا۔	″		″	۲ر
۶۱۵	مرہم سفیدہ چوب نیم والا	بواسیر کے مسوں کو خشک کر دیتا ہے اور مسوں کے درد اور خارش کو رفع کرتا ہے۔	″		″	۱ر
		ن				
۶۲۱	نوشدارو معتمد الملک والی	دل اور جگر کو قوت دیتی ہے اور تقویت معدہ میں بےنظیر ثابت ہوئی ہے۔	۶	ماشہ	فی تولہ	۴ر
۶۲۲	نوشدارو سادہ	معدہ کو قوت دیتی ہے۔ دستوں کو روکتی ہے۔	۹	ماشہ	″	[illegible]
۶۲۳	نوشدارو لولوی	معدہ اور جگر کو قوت دیتی ہے۔ خفقان کو دور کرتی ہے۔ مقوی قلب ہے۔	۶	ماشہ	″	۴ر

۳۱ یوم	
جنوری ۱۹۳۱ء	[illegible]
[illegible]	[illegible]
بہمن [illegible]	[illegible]
پوس سمت ۱۹۸۷ بکرمی	[illegible]
مشہور تیوہار	[illegible]

۲۸ یوم	
فروری ۱۹۳۱ء	[illegible]
[illegible]	[illegible]
اسفندار [illegible]	[illegible]
ماگھ سمت ۱۹۸۷ بکرمی	[illegible]
مشہور تیوہار	[illegible]

۳۱ یوم	
مارچ ۱۹۳۱ء	[illegible]
[illegible]	[illegible]
فروردین [illegible]	[illegible]
پھاگن سمت ۱۹۸۷ بکرمی	[illegible]
مشہور تیوہار	[illegible]

۳۰ یوم	
اپریل ۱۹۳۱ء	[illegible]
ربیع الاول ۱۳۵۰ھ	[illegible]
اردی بہشت [illegible]	[illegible]
چیت سمت ۱۹۸۸ بکرمی	[illegible]
مشہور تیوہار	[illegible]

۳۱ یوم	
مئی ۱۹۳۱ء	[illegible]
ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ	[illegible]
خورداد [illegible]	[illegible]
بیساکھ سمت ۱۹۸۸ بکرمی	[illegible]
مشہور تیوہار	[illegible]

۳۰ یوم	
جون ۱۹۳۱ء	[illegible]
جمادی الاول ۱۳۵۰ھ	[illegible]
تیر [illegible]	[illegible]
جیٹھ سمت ۱۹۸۸ بکرمی	[illegible]
مشہور تیوہار	[illegible]

۳۱ یوم	[illegible]
جولائی سنہ ۱۹۳۱ء	[illegible]
جمادی الآخر سنہ ۱۳۵۰ھ	[illegible]
امرداد سنہ ۱۳۵۰ف	[illegible]
اساڑھ سمت ۱۹۸۸ بکرم	[illegible]
مشہور تہوار	[illegible]

۳۱ یوم	[illegible]
اگست سنہ ۱۹۳۱ء	[illegible]
رجب سنہ ۱۳۵۰ھ	[illegible]
شہریور سنہ ۱۳۵۰ف	[illegible]
ساون سمت ۱۹۸۸	[illegible]
مشہور تہوار	[illegible]

۳۰ یوم	[illegible]
ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء	[illegible]
شعبان سنہ ۱۳۵۰ھ	[illegible]
مہر سنہ ۱۳۵۰ف	[illegible]
بھادوں سمت ۱۹۸۸	[illegible]
مشہور تہوار	[illegible]

۳۱ یوم	[illegible]
اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء	[illegible]
رمضان سنہ ۱۳۵۰ھ	[illegible]
آبان سنہ ۱۳۵۰ف	[illegible]
کنوار سمت ۱۹۸۸ بکرم	[illegible]
مشہور تہوار	[illegible]

۳۰ یوم	[illegible]
نومبر سنہ ۱۹۳۱ء	[illegible]
شوال سنہ ۱۳۵۰ھ	[illegible]
آذر سنہ ۱۳۵۱ف	[illegible]
کاتک سمت ۱۹۸۸ بکرم	[illegible]
مشہور تہوار	[illegible]

۳۱ یوم	[illegible]
دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء	[illegible]
ذیقعد سنہ ۱۳۵۰ھ	[illegible]
دی سنہ ۱۳۵۱ف	[illegible]
اگہن سمت ۱۹۸۸ بکرم	[illegible]
مشہور تہوار	[illegible]

	سوالات		جوابات
(۱)	عمر کیا ہے؟	(۱)	
(۲)	جسم فربہ ہے یا لاغر؟ وزن کیا ہے؟	(۲)	
(۳)	کس کس موسم میں مرض کی شکایت زیادہ ہوتی ہے؟	(۳)	
(۴)	گرم یا سرد کن چیزوں سے نقصان پہنچتا ہے؟	(۴)	
(۵)	پیشہ کیا ہے؟	(۵)	
(۶)	آپ کی جائے سکونت کی آب و ہوا کیسی ہے؟	(۶)	
(۷)	شادی ہوئے کتنا عرصہ ہوا؟	(۷)	
(۸)	کوئی اولاد ہے یا نہیں؟	(۸)	
(۹)	کبھی سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوا؟	(۹)	
(۱۰)	اگر ہوا ہے تو کتنا عرصہ گزرا؟	(۱۰)	
(۱۱)	کیا کمر میں درد رہتا ہے؟	(۱۱)	
(۱۲)	پیشاب سے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت تو خارج نہیں ہوا کرتی؟	(۱۲)	
(۱۳)	اگر ہوتی ہے تو کتنے عرصے سے؟	(۱۳)	
(۱۴)	نزلہ و زکام یا درد سر کی شکایت تو نہیں رہتی؟	(۱۴)	

	سوالات		جوابات
(۱۵)	حافظے کی کیا حالت ہے؟	(۱۵)	
(۱۶)	کام کرنے سے دل تو نہیں دھڑکتا؟	(۱۶)	
(۱۷)	بھوک اچھی لگتی ہے یا نہیں؟	(۱۷)	
(۱۸)	قبض کی اگر شکایت ہو تو کتنے عرصے سے ہے؟	(۱۸)	
(۱۹)	پیشاب دن میں کتنی مرتبہ آتا ہے اور رنگ کیسا ہے؟	(۱۹)	
(۲۰)	پیشاب قطرہ قطرہ تو نہیں آتا جلن تو محسوس نہیں ہوتی؟	(۲۰)	
(۲۱)	کیا عضو میں کجی لاغری اور کوتاہی ہے؟	(۲۱)	
(۲۲)	عضو یا فوطوں میں درد تو محسوس نہیں ہوتا؟	(۲۲)	
(۲۳)	ٹھنڈے پانی سے عضو سکڑتا ہے یا نہیں؟	(۲۳)	
(۲۴)	جوش قوت پوری طور سے ہوتا ہے یا کم یا بالکل نہیں؟	(۲۴)	
(۲۵)	جماع کے بعد کسی قسم کی کمزوری تو محسوس نہیں ہوتی؟	(۲۵)	
(۲۶)	احتلام کتنے روز بعد ہوتا ہے کوئی صورت دکھائی دیتی ہے یا نہیں؟	(۲۶)	
(۲۷)	کیا سرعت انزال کی شکایت ہے؟	(۲۷)	

عورتوں کا فارم تشخیص

ہمدرد دواخانہ دہلی کے شعبۂ تشخیص و تجویز کے لیے

اگر آپ کی بیوی، بہن، والدہ یا اور کوئی عزیزہ خدا نخواستہ بیمار ہیں تو ہمدرد دواخانہ دہلی کی مجلس تشخیص و تجویز سے مشورہ حاصل کیجیے۔ یہ مجلس چار تجربے کار اور لائق طبیبوں اور ایک طبیبہ پر مشتمل ہے اور اس کے صدر عالی جناب حکیم مولوی حاجی عبدالحمید صاحب ایڈیٹر رسالہ "ہمدرد صحت" ہیں۔ یہ مجلس اپنے فاضل صدر کی ہدایت میں مریضوں کی جو بیش بہا خدمات انجام دے رہی ہے اس سے وہی اصحاب خوب واقف ہیں جو ایک دفعہ بھی اس سے مشورہ حاصل کر چکے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہمیشہ مجلس کو اپنا سچا مشیر اور بہی خواہ پائیں گے۔

نوٹ:- (۱) خط صاف صاف لکھیے اور جوابات کے علاوہ جو باتیں لکھنی ہوں انہیں اسی فارم کی باقی جگہ میں یا دوسرے کاغذ پر لکھیے۔

(۲) یہ بھی لکھیے کہ اگر مجلس مریضہ کے لیے کچھ دوائیں تجویز کرے تو وہ دوائیں بھی آپ کے پاس بذریعہ وی۔ پی بھیج دی جائیں یا صرف آپ کو نسخے اور مشورے سے اطلاع دے دی جائے۔

(۳) اگر کوئی مریضہ اپنا حال خود لکھ رہی ہیں اور وہ یہ بھی چاہتی ہیں کہ ان کا حال مردوں کی نظر سے نہ گزرے تو وہ اپنے لفافے پر "الفاظ "طبیبہ شعبہ زنانہ" لکھ دیں۔ ان کا یہ خط طبیبہ صاحبہ کے سوا اور کوئی نہیں کھولے گا۔ پھر اگر ضرورت ہوئی تو طبیبہ صاحبہ اُلجھے ہوئے حالات میں مجلس تشخیص و تجویز کے دوسرے ارکان سے حالات بتا کر مشورہ لے لیں گی۔

"منیجر"

	سوالات		جوابات
(۱)	عمر کیا ہے؟	(۱)	
(۲)	جسم موٹا ہے یا دُبلا؟	(۲)	
(۳)	شادی ہوگئی ہے یا نہیں؟	(۳)	
(۴)	شادی ہوئے کتنی مدت ہوئی؟	(۴)	
(۵)	کوئی اولاد ہے یا نہیں؟	(۵)	
(۶)	اگر ہوئی ہے تو کیا سب بچے صحیح سلامت ہیں یا کچھ گزر گئے؟	(۶)	
(۷)	کیا کوئی حمل تو نہیں گرا؟	(۷)	
(۸)	اگر گرا ہے تو کب اور کیا اس کے بعد بچے ہوتے رہے؟	(۸)	

(۹)	کبھی غشی کا دَورہ تو نہیں پڑا؟	(۹)	
(۱۰)	اگر پڑا ہو تو شادی سے پہلے پڑا یا شادی کے بعد؟	(۱۰)	
(۱۱)	ماہواری دن کیا مقررہ وقت پر ہو جاتے ہیں؟	(۱۱)	
(۱۲)	ماہواری کے دنوں میں یا ان دنوں سے پہلے درد تو نہیں ہوتا؟	(۱۲)	
(۱۳)	ماہواری خون کی رنگت کیسی ہے؟	(۱۳)	
(۱۴)	اب حمل تو نہیں ہے اگر ہے تو کتنے مہینے کا؟	(۱۴)	
(۱۵)	اندام نہانی سے کوئی رطوبت تو نہیں نکلا کرتی؟	(۱۵)	
(۱۶)	اگر نکلا کرتی ہے تو کیا کبھی کبھی یا اکثر اوقات؟	(۱۶)	
(۱۷)	اس رطوبت کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟	(۱۷)	
(۱۸)	وہ پتلی ہوتی ہے یا گاڑھی؟	(۱۸)	
(۱۹)	اصل مرض کتنی مدت سے ہے؟	(۱۹)	
(۲۰)	مرض حمل سے پہلے ہوا یا حمل کے دنوں میں؟	(۲۰)	
(۲۱)	کیا کمر اور پیڑو میں درد رہتا ہے؟	(۲۱)	
(۲۲)	بھوک کی کیا حالت ہے؟	(۲۲)	
(۲۳)	قبض کی شکایت تو نہیں رہتی؟	(۲۳)	
(۲۴)	تمباکو وغیرہ کھانے کی عادت تو نہیں ہے؟	(۲۴)	
(۲۵)	خاوند کو کوئی گندی بیماری (آتشک اور سوزاک وغیرہ) تو نہیں رہ چکی ہے؟	(۲۵)	
(۲۶)	کیا اب بھی آپ کے خاوند ایسی کسی شکایت میں مبتلا ہیں؟	(۲۶)	

ان سوالوں کے علاوہ جو خاص باتیں آپ کے خیال میں ضروری ہوں یہاں یا دوسرے کاغذ پر لکھ دیجیے۔

نام اور پورا پتہ:-

بچوں کا فارم تشخیص

ہمدرد دواخانہ دہلی کی مجلس تشخیص و تجویز کے لیے

اگر آپ کا بچہ کسی بیماری میں مبتلا ہے تو اس کے لیے ہمدرد دواخانہ دہلی کی مجلس تشخیص و تجویز سے مشورہ حاصل کیجیے۔ یہ مجلس چار تجربہ کار اور لائق طبیبوں اور ایک طبیبہ پر مشتمل ہے۔ اور اس کے صدر عالی جناب حکیم مولوی حاجی عبدالحمید صاحب ایڈیٹر رسالہ "ہمدرد صحت" ہیں۔ یہ مجلس اپنے فاضل صدر کی ہدایت میں مریضوں کی جو اعلیٰ خدمات انجام دے رہی ہے ان سے وہی اصحاب خوب واقف ہیں جو اس سے مشورہ حاصل کر چکے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہمیشہ مجلس کو اپنا سچا مشیر اور ہمدرد پائیں گے۔

بچوں کے متعلق نیچے کے سوالوں کے جوابات لکھیے۔ اس کے علاوہ ضروری باتیں فارم کے پیچھے یا علیحدہ کاغذ پر صاف صاف لکھ دیجیے۔ اپنے خط میں یہ بھی بتا دیجیے کہ اگر مجلس آپ کے بچے کے لیے کچھ دوائیں تجویز کرے تو وہ دوائیں آپ کے پاس بذریعہ وی۔پی بھیج دی جائیں یا صرف آپ کو ان کی اطلاع دے دی جائے۔　　"منیجر"

	سوالات		جوابات
(۱)	بچے کی عمر کیا ہے؟	(۱)	
(۲)	وہ کتنے دن سے بیمار ہے؟	(۲)	
(۳)	دودھ پیتا ہے یا چھڑا دیا؟	(۳)	
(۴)	کیا کوئی دانت یا ڈاڑھ نکل چکی ہے؟	(۴)	
(۵)	بچے کے ہاضمے کا کیا حال ہے؟	(۵)	
(۶)	بچے کو کبھی کبھی دست تو نہیں آتے؟	(۶)	
(۷)	پاخانہ کرتے وقت بچہ روتا تو نہیں؟	(۷)	
(۸)	پاخانے میں چھوٹے چھوٹے کیڑے تو نہیں نکلتے؟	(۸)	
(۹)	پاخانہ پتلا ہوتا ہے یا بندھا ہوا۔ اُس کا رنگ کیسا ہے؟	(۹)	
(۱۰)	بچہ سوتے میں ڈرتا تو نہیں؟	(۱۰)	
(۱۱)	بچے کو کبھی بے ہوشی کا دورہ تو نہیں پڑا؟	(۱۱)	

(۱۲) کوئی اور خاص بات ہو تو اس جگہ یا دوسری طرف لکھ دیجیے۔

نام اور پورا پتہ:۔

جلد ۹ | مئی و جون ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۱ و ۱۲

فہرست مضامین

دستی تصاویر: (۱) قلب کی تصویر۔ (۲) عضلات قلب کی تصویر۔ (۳) کافور کا جاپانی پودا۔

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

حکیم حافظ محمد سعید ایڈیٹر، پرنٹر و پبلشر نے لطیفی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا۔



سِل و دِق کی مریضہ موت کے آغوش میں پہنچ چکی تھی

لیکن ماءُ الحیات اور قرص سحر نے اُس کو دوبارہ زندگی عطا کر دی

یہ مریضہ سِل و دق کے تیسرے درجے سے بھی گزر چکی تھی۔ تمام ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر اس کی موت کا حکم سُنا دیا تھا جب ہر طرف سے مایوس ہو گئی تو اس نے ہمدرد دواخانے کو اپنی تکلیف لکھ کر بھیجی۔ اس کا خط بے حد دردناک تھا۔ چنانچہ اس کے خط کے جواب میں ہمدرد دواخانہ نے دِق اور سِل کی دو مجرب دوائیں ماءُ الحیات و قرص سحر بھیج دیں۔ چنانچہ ان دونوں دواؤں کے چالیس روز استعمال کے بعد خاتون مذکور کی صورت بالکل بدل گئی۔ اور انھوں نے ایک خط کے ذریعے اس دوا کے بہترین ہونے کی تصدیق کی ہے۔



یہ خاتون لکھتی ہیں

منیجر صاحب ہمدرد دواخانہ
میں زندگی سے مایوس ہو چکی تھی۔ آپ کی دوا نے مجھے بچا لیا معلوم نہیں کہ اس میں کیا اثر تھا کہ میں سنبھلتی چلی آئی۔ بخار جاتا رہا۔ کمزوری میں کمی ہو گئی۔ ہڈیوں کی سوزش کم ہو گئی۔ دوا کے استعمال کے بعد میں نے خون کا معائنہ کرایا تو دق اور سل کے جراثیم نابود تھے۔

مسز ایف جی۔ ایس

ماءُ الحیات ہمدرد دواخانے کا وہ نایاب عرق ہے جو ایک ایسے نسخے سے تیار کیا جاتا ہے جو صرف ہمدرد دواخانے ہی کو حاصل ہے۔ اس عرق کے بدن میں پہنچتے ہی دِق اور سِل کے جراثیم مرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ عرق دق اور سِل کے جراثیم کو قطعی طور پر فنا کر دیتا ہے اور مریض خود بخود سنبھلتا چلا آتا ہے۔

قرص سحر: اس عرق کے ساتھ قرص سحر کو اس لیے لگایا گیا ہے کہ ان قرصوں سے مریض کی گئی ہوئی طاقت واپس آئے۔ چنانچہ ماءُ الحیات تو مرض کو دور کرتا ہے اور قرص مریض کو تن درست کرتے ہیں۔

دِق اور سِل کا نیا علاج ہمارے اس طریق علاج کو دق اور سل کا بالکل نیا علاج تسلیم کیا جا چکا ہے اور خدا کے فضل سے اس وقت تک بے شمار مریض تن درست ہو چکے ہیں۔ چالیس روز میں یقینی طور پر شفا ہو جاتی ہے۔

ماءُ الحیات کیونکہ عرق ہے اس لیے فرمائش بھیجتے وقت بذریعہ ریل طلب کیجیے ورنہ محصول بہت زیادہ لگے گا۔ رفاہ عام کی غرض سے ان تیر بہدف دواؤں کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے یعنی قرص سحر فی ٹکیہ دو آنے (۲ر) اور ماءُ الحیات فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے دو روپے (عہ)
(روزانہ ایک ٹکیہ اور پانچ تولے عرق دیا جاتا ہے)

ملنے کا پتہ:۔ **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی**

ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص

موجودہ مشکلات ہمدرد صحت کی خاص اشاعتوں کے لیے موجودہ جنگ کی وجہ سے کچھ ایسے ناہموار حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ ان کے کاموں میں نہ پہلی سی وہ دلبستگی باقی ہے نہ وہ شوق و سرگرمی۔ ہماری اشاعت خاص صحت یا طب کے کسی ایک موضوع پر جامع و نافع معلومات کا ایک ذخیرہ ہوتی ہے اور اس کے لیے کم سے کم اتنی ہی ضخامت کی ضرورت ہے جتنی جنگ سے پہلے تک ہماری خاص اشاعتوں تک رہی۔ لیکن افسوس ہے کہ کاغذ کی گرانی بلکہ نایابی (جو کاغذ ہمدرد صحت میں استعمال ہوتا ہے وہ بازار میں مشکل سے ملتا ہے اور کاغذ بنانے والے کارخانے آرڈر بھی نہیں لیتے) کی وجہ سے پچھلے سال کی اشاعت خاص کے صفحات بھی محدود رہے اور اس سال اور بھی زیادہ موانع موجود ہیں۔ اور اگر ہم ضخامت کے مسئلے کو کسی نہ کسی طرح حل کریں اور تگنی چوگنی رقم کاغذ پر صرف بھی کر ڈالیں تو اشاعت ہائے خاص کی کامیابی کے دوسرے ذرائع کو ہم کس طرح مہیا کر سکتے ہیں؟ ہماری خاص اشاعتوں کی کامیابی کا ایک راز یہ بھی تھا کہ ہمارے مضمون نگاروں کے حلقے میں یورپ کے اکثر ممالک کے بہت سے اصحاب علم و فن بھی شامل تھے اور ان کے افکار و خیالات ہمدرد صحت کے صفحات کی زینت ہوا کرتے تھے۔ ان بے چاروں میں سے نہ معلوم کتنے اس جہان کو سدھار چکے ہوں گے اور نہ معلوم کتنے خانماں برباد پھر رہے ہوں گے۔ اس کے علاوہ سلسلۂ مراسلات کا کیا کیا جائے۔ پہلے انگلستان اور امریکہ سے دس پندرہ دن میں خط کا جواب تک آجاتا تھا اور اب وہاں سے چلی ہوئی ڈاک دو دو تین تین مہینے یہاں نہیں پہنچتی۔ ان سخت رکاوٹوں کے باوجود اگر محنت اور مطالعے کے بل پر اشاعت خاص کو کامیاب بنانے کی ہمت کی جائے تو اس کے لیے ہندوستان بھر کے کتب فروشوں کے ہاں سے مطلوبہ کتابیں نہیں ملتیں۔ اگر کسی خاص موضوع کی پچاس کتابوں کی ایک فہرست بنا کر آپ بمبئی، کلکتہ اور مدراس کے کتب فروشوں کے ہاں بھیجیں تو آپ کو مشکل سے آٹھ دس کتابیں متفرق جگہوں سے مل سکیں گی۔ اور وہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے لیے کارآمد ثابت نہ ہوں۔ غرض یہ اور اسی قسم کے موانع کی موجودگی میں ہمدرد صحت کی اشاعت خاص کے سابقہ معیار کو قائم رکھنا تقریباً ناممکن ہے۔ موانع اور رکاوٹیں بہرحال اپنی جگہ ہیں اور ان کا موثر ہونا بھی صحیح ہے لیکن ہم نے نہ پہلے ہمت ہاری اور نہ آئندہ اس کے لیے تیار ہیں۔ پچھلے سال بھی ہم سے جو کچھ ہو سکا، کیا اور اب بھی ہمیں حتی الامکان اشاعت خاص کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنی ہے۔

اشاعت خاص کے لیے مختلف موضوع

اشاعت خاص کے موضوع کے سلسلے میں ہمیں اپنے ناظرین کے خطوط وقتاً فوقتاً ملتے رہتے ہیں اور ہر ناظر اپنی پسند اور اپنے ذوق کے مطابق موضوع کا انتخاب کرتا ہے۔ ان انتخابوں میں کچھ مشترک انتخاب بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً کچھ ناظرین کی رائے ہے کہ پچھلے سال کے "روحانی علاج" کو جو تشنۂ تکمیل رہ گیا تھا مکمل کیا جائے۔ بعض ناظرین ہمیں "نفسیاتی علاج" پر اشاعت خاص مرتب کرنے کی طرف مائل کرتے رہے ہیں۔ ہمارے بعض کرم فرما ایسے بھی ہیں جنھیں ہمارا تین چار سال پہلے کا وہ وعدہ برابر یاد ہے جس میں ہم نے تاریخ طب پر ایک اشاعت خاص پیش کرنے کی توقع دلائی تھی لیکن گزشتہ سال کے دوران میں اکثریت ایسے ناظرین کی رہی جن کی رائے میں ہمدرد صحت کو اپنے نام کی مناسبت سے حفظ صحت پر اپنی خاص اشاعت پیش کرنی چاہیے۔

ہمیں اپنے اوّل الذکر تینوں گروہوں کی رائے اور پسند کا احترام ہے لیکن افسوس ہے کہ تجویز کیے ہوئے موضوعوں کی تکمیل میں جہاں وہ موانع موجود و موثر ہیں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا، وہاں ہمارے کچھ ذاتی موانع بھی موجود ہیں۔ نفسیاتی علاج کا موضوع کوئی ایسا موضوع نہیں ہے کہ اس پر قلم برداشتہ کچھ لکھ دیا جائے، یا معمول سے کچھ زیادہ محنت کر کے اسے پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا جائے۔ اس کے لیے برسوں کے مسلسل مطالعے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد ہی یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ہم اس موضوع پر کوئی ایسی اشاعت خاص مرتب کر سکیں گے جو معالجین وغیرہ کے لیے مفید و کارآمد ہو۔ تقریباً یہی حال تاریخ طب کا ہے۔ تاریخ طب پر ہمارے پاس خاصا ذخیرہ موجود ہے لیکن ابھی ہمیں بہت کچھ جمع کرنا ہے۔

اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس ذخیرے کا تنقیدی نظر سے مطالعہ کرنا ہے۔ افسوس ہے کہ پچھلے سالوں میں ہم ترتیب کے ساتھ اپنے مطالعے کو جاری نہیں رکھ سکے لیکن علم دوست ناظرین کو ہم سے نا اُمید نہیں ہو جانا چاہیے ہمدرد صحت کی اشاعت خاص تاریخ طب پر جب بھی شائع ہوگی وہ ایک جامع و مانع چیز ہوگی۔ اُس میں اطبا کی سوانح عمریاں اِدھر اُدھر سے لے کر جمع نہیں کی جائیں گی بلکہ وہ ایک مسلسل تذکرے اور تبصرے کی حامل ہوگی جو مختلف تمدنوں کی طبوں اور ان کے مختلف ادوار پر کیا جائے گا۔

حفظِ صحت کی اہمیّت

اب رہا حفظ صحت کا موضوع، اس کی طرف اس کی عمومیت کی وجہ سے طبیعت مائل نہیں ہوتی تھی اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ موضوع صحت عامہ کے کاموں میں مدد دینے کے لیے مفید ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ ہمدرد صحت کے نام سے بھی اسے مناسبت ہے۔ لیکن یہ ماننا پڑے گا کہ صحت کے متعلق عام معلومات اور ہدایات اِدھر اُدھر سے جمع کر کے شائع کر دینا ہرگز کوئی جدت کا کام نہیں ہے اور اس کے لیے ایک خاص اشاعت کو وقف کر دینا ہمارے لیے اور بھی غیر دلچسپ کام تھا۔ یہی اسباب تھے جو ہمیں یہ موضوع اختیار کرنے میں متامل کیے ہوئے تھے لیکن اسی کے ساتھ ہم اپنے ناظرین کی اکثریت کے مطالبے کو بھی رد کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اسی لیے ہماری خواہش تھی کہ اس موضوع پر ایک ایسی قلم لگائی جائے کہ لگنے والے پھولوں اور پھلوں کی نہ صرف مقدار ہی زیادہ ہو جائے بلکہ ان میں رنگ و بو کا بھی کچھ امتیاز قائم ہو جائے۔

"قدرتی علاج"

یہ اسی خواہش کا نتیجہ ہے کہ ہماری اشاعت خاص جو دراصل حفظ صحت ہی سے متعلق ہے، اپنی نئی ترتیب اور ذرا وسیع معنوں کے لحاظ سے حفظ صحت نہیں بلکہ **قدرتی علاج** کہلائے گی۔ علم حفظ صحت کا موضوع بھی حقیقت میں وہی ذرائع ہیں جنہیں قدرت نے انسان کی صحت کو قائم رکھنے کے لیے عام کر دیا ہے اور ہمارے **قدرتی علاج** کا دائرہ بحث بھی وہی قدرتی ذرائع ہوں گے لیکن حفظ صحت اس سے قدم آگے نہیں بڑھاتا کہ صحت کو قائم رکھنے کے لیے ان ذرائع کو کس طرح استعمال کیا جائے۔ مگر قدرتی علاج اس سے آگے جا کر یہ بتاتا ہے کہ صحت کے قیام کے ساتھ موجودہ امراض کو ان ہی قدرتی ذرائع سے کس طرح دُور کیا جا سکتا ہے۔ حفظ صحت کا موضوع صحت کے اوپری مسائل ہیں قدرتی علاج ذرا گہرائی میں جا کر ان ہی عام چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ علم حفظ صحت کا انداز بیان کچھ نصیحت آمیز ہوتا ہے لیکن ہمارے **قدرتی علاج** کا انداز علمی اور فنی ہوگا۔ حفظ صحت کے مخاطب عموماً عوام ہوتے ہیں، قدرتی علاج کے مخاطب عوام کے علاوہ علاج پیشہ اصحاب بھی ہوں گے اور ان کو یہ معلوم ہوگا کہ قدرتی ذرائع سے امراض کو دفع کرنے کا کام کس حد تک لیا جا سکتا ہے۔

قدرتی علاج کی اہمیّت

قدرتی طریقوں سے صحت کی حفاظت اور ان سے امراض کا علاج کوئی نیا انکشاف نہیں ہے۔ جب انسان تمدن سے دُور جنگلوں میں محض حیوانی زندگی بسر کر رہا تھا اس وقت قدرت اپنے ان ہی ذریعوں سے اس کی حفاظت کرتی تھی اور ان ہی سے اس کے درد کا مداوا کرتی تھی۔ تمدن کے ابتدائی دور میں بھی بیمار انسان کو قدرت ہی کی آغوش میں پناہ لینی پڑتی تھی۔ تمدنوں کے مختلف ادوار میں وہ صحت و مرض کے متعلق اپنی خود مختاری کا اعلان بھی کرتا رہا لیکن دانستہ و نادانستہ قدرت اور قدرتی ذریعوں سے ہم آہنگی بھی کرتا رہا۔ لیکن صحت و مرض کے متعلق قدرتی ذریعوں کی چھان بین دراصل انیسویں صدی میں ہوئی۔ اسی زمانے میں قدرت کے اس انتظام کی جو اس نے صحت و مرض کے متعلق کر رکھا تھا، تعریف و تحسین بھی خوب کی گئی اور اسی دور میں قدرت کو منہ بھی خوب چڑایا گیا۔ بحیثیت مجموعی سب ذرائع کو بھی مفید اور ضروری قرار دیا گیا اور ایک ایک ذریعے کو پکڑ پکڑ کر بانس پر بھی چڑھایا گیا۔ ان تمام حرکات کا انسان کے صحت و مرض کے مسائل کے نتیجوں پر مجموعی حیثیت سے کچھ اثر پڑا ہو یا نہ پڑا ہو لیکن اتنا ضرور ہوا کہ صحت کو قائم رکھنے اور امراض کو دور کرنے کے قدرتی ذریعوں نے باقاعدہ علم و فن کی شکل اختیار کر لی اور آج اس موضوع پر متمدن اور مہذب زبانوں میں کتابوں کا ایک عظیم الشان ذخیرہ موجود ہے۔

ہماری زبان میں جدید علم حفظ صحت پر خاصی تعداد میں کتابیں اور رسالے موجود ہیں۔ قدرتی علاج کے بعض عنوانوں پر بھی وقتاً

نوقتاً کافی دل چسپی لی جاتی رہی ہو لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہو صحت اور علاج کے قدرتی ذریعوں پر مجموعی حیثیت سے کوئی کتاب یا رسالہ شائع نہیں ہوا ہو۔ ہمدرد صحت کا "قدرتی علاج نمبر" ہماری زبان کی اسی کمی کو پورا کرے گا۔

قدرتی علاج کی حدیں قیام صحت اور دفعِ امراض کے قدرتی ذرائع کون کون سے ہیں، یہ ایک ایسا سوال ہو جس کا جواب آرا کے اختلاف کی خلیج میں سے گزرے بغیر دینا مشکل ہو۔ نیم فلسفی قسم کے بعض سوالات (جیسے تین، چار، میں محدود کر دیتے ہیں اور بعض کے نزدیک ان کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہو اور یہ کہ قدرت موقع دیکھ کر سے اپنے ذرائع اور ان کے اثرات کو بدلتی رہتی ہو اور اس کا طریقہ ہر جگہ یکساں نہیں ہو۔ ہم بعض وجوہ اور مصالح کی بنا پر آخری رائے کو پسند کرتے ہیں ہمارے نزدیک قیام صحت اور دفعِ امراض کا ہر وہ ذریعہ قدرتی ہو جو دوا کے استعمال کی طرف انسان کو نہیں لے جاتا یا جو اس کی مخالفت کرتا ہو۔

قدرتی علاج کے عنوانات اور ابواب

فی الحال ہمارے سامنے بارہ مستقل عنوان ہیں جن پر ہم اپنے **قدرتی علاج** میں بحث کرنا چاہتے ہیں اور تین ایسے عنوانات ہیں جنھیں ہم اپنی اس اشاعت میں افادے اور دل چسپی کے لیے بڑھانا چاہتے ہیں۔ ہر عنوان ایک مستقل باب ہو گا جس میں متعلقہ عنوان پر بحث ہو گی۔ نیچے ہم باب وار ہر عنوان کو لکھتے ہیں اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہمارے عنوانوں کی حدیں کہاں کہاں تک ہوں گی اور ساتھ ہم یہ بھی بتائیں گے کہ ہر عنوان کے سلسلے میں ہم اب تک کیا کیا کر چکے ہیں، کیوں کہ ہم پچھلے مہینے میں اشاعت خاص کے متعلق صرف سوچ بچار ہی نہیں کرتے رہے ہیں بلکہ عملی طور پر بھی اس کا خاصا کام کر چکے ہیں۔

"قدرتی علاج" کے ابواب

پہلا باب۔ **قدرتی علاج کی تاریخ**:۔ اس باب میں ہم قدرتی علاج کی مختصر تاریخ لکھنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں گو ہماری نظر دور دور تک رہی ہو لیکن ہم اشاعت خاص کے محدود صفحات کے پیش نظر اس باب کو بھی محدود رکھیں گے۔ قدرتی علاج کی تاریخ جدید پر ضروری معلومات خاص طور پر ناظرین کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

دوسرا باب۔ **ہوا**۔ ہم اپنی اس اشاعت خاص میں ہوا کے متعلق طول طویل بحثیں نہیں کریں گے۔ بلکہ معمولی تمہید کے بعد یہ بتائیں گے کہ ہوا قیام صحت و زندگی میں کس کس طرح موثر ہو۔ اور امراض کو دفع کرنے میں اس سے کیا کیا مدد لی جا سکتی ہو۔ یہ باب ہمارے کرم فرما ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی کے پاس ہو۔

تیسرا باب۔ **پانی**۔ اس باب میں بھی وہی انداز اختیار کیا گیا ہو جس کا ذکر ہوا کے باب میں ہوا۔ اسی سلسلے میں ہائیڈروپیتھی پر بھی بحث ہو گئی ہو۔ یہ باب ادارے نے تیار کر لیا ہو۔

چوتھا باب۔ **غذا**۔ اس باب میں حفظ صحت غذائی اور علاج بالغذا پر بحث ہو گی۔ اس باب کے سلسلے میں ابھی کوئی بند و بست نہیں کیا گیا ہو۔

پانچواں باب۔ **آرام و سکون**۔ آرام و سکون کس طرح حفظ صحت اور دفع مرض میں موثر ہو اسے ہمارے عنایت فرما ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی واضح فرمائیں گے۔

چھٹا باب۔ **ورزش**۔ یہ باب ہم نے لکھ لیا ہو۔ انداز وہی ہو جو اوپر بیان ہوا۔ اس میں وضاحت کے خیال سے تصویریں بھی دی جائیں گی۔

ساتواں باب۔ **مالش**۔ مساج بھی قیام صحت اور اکثر امراض کے دفیعے میں موثر ہو۔ آج کل اسے ایک مستقل فن کی صورت حاصل ہو۔ ادارے نے اس باب کی تکمیل کر لی ہو۔

آٹھواں باب۔ **صفائی**۔ ہمارے مہربان ڈاکٹر سعید احمد صاحب قدرتی علاج کے بڑے داعیوں میں سے ہیں، اس لیے وہ ہماری زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کو تیار ہیں صحت و مرض کے سلسلے میں صفائی کی اہمیت کی وضاحت کا ذمہ بھی آپ نے لے لیا ہو۔

نواں باب۔ **سورج**۔ اس باب میں ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ سورج دیوتا ہماری طبی خدمات کس کس انداز اور کن کن طریقوں سے انجام دے رہا ہے۔

دسواں باب۔ **علاج باللون**۔ کرومو پیتھی دراصل علاج بالشمس (ہیلیو پیتھی) ہی کا ایک جزو ہے لیکن ہم نے ناظرین کی دلچسپی کی خاطر ان کو دو بابوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ یہ باب بھی ادارے نے تیار کر لیا ہے۔

گیارھواں باب۔ **روزہ اور فاقہ**۔ روزے اور فاقے کی صحی اور طبی اہمیت کو جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب نے جس طرح واضح کیا ہے وہ پڑھنے کے قابل ہے۔

بارھواں باب۔ **موسیقی**۔ اس باب میں ہم صحت و مرض کے سلسلے میں موسیقی کی خدمات کو گنوانا چاہتے ہیں۔ اس باب کا ابھی کوئی بندوبست نہیں ہوا۔ اگر کوئی صاحب حال وقال بزرگ اس معاملے میں ہماری مدد فرمائیں تو ہم نہایت شکر گزار ہوں گے۔

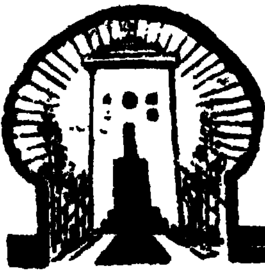
تیرھواں باب۔ **یوگ**۔ اس باب میں یوگ کے اس شعبے سے ناظرین کو روشناس کرایا جائے گا جو صحت جسمانی اور دفع مرض کے متعلق ہے۔ امید ہے کہ یہ باب ناظرین کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا۔

چودھواں باب۔ **متفرقات**۔ اس باب میں متفرق مضامین یا دلچسپ تجربات وغیرہ درج کیے جائیں گے۔ امید ہے کہ یہ باب بھی خاصا دلچسپ ہوگا۔

پندرھواں باب۔ **ادبیات قدرتی علاج**۔ اس باب میں قدرتی علاج کے متعلق افسانے نظمیں اور کارٹون وغیرہ درج ہوں گے اس باب کی تکمیل ہمارے ادبی معاونین فرمائیں گے۔ اور حسب معمول یہ باب دلچسپ اور مفید ہوگا۔

یہ ہے آئندہ اشاعت خاص کا وہ پروگرام جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ ممکن ہے کہ ہمیں اس میں وقتی طور پر کچھ حذف و اضافہ بھی کرنا پڑے لیکن مجموعی حیثیت سے ہماری کوشش یہی ہوگی کہ اس اشاعت خاص کو ناظرین کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید اور دلچسپ بنا دیں

عبدالحمید



بابُ الصحت — بچّوں کی تفریحی ورزشیں

از مس الزبتھ درمنڈ منتظمہ "انجمن صحت پرستان"، انگلستان
(ترجمہ از ادارہ)

عام طور پر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ بچّوں کو کسی قسم کی ورزش کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ نہ والدین کے لیے ضروری ہے کہ اپنے بچّوں کو صحت قائم رکھنے کے مفید طریقے ہی بتاتے اور سمجھاتے رہیں۔ جہاں تک کم سن اور شیر خوار بچّوں کا تعلق ہے یہ خیال کسی نہ کسی حد تک صحیح قرار دیا جا سکتا ہے کہ ان کو ورزش کی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ قدرت کی طرف سے ایسے بچّوں کو ہاتھ پاؤں کی جو نقل و حرکت سکھا دی جاتی ہے وہ ان کی صحت قائم رکھنے کے لیے کافی ہوتی ہے۔ لیکن جوں جوں بچّہ سنِ شعور میں قدم رکھتا جاتا ہے اسے بھی اور دنیا داروں کی طرح اپنی صحت و زندگی سے متعلق ہر بات جاننے، سیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اسکولوں یا مکتبوں میں پڑھنے والے بچّوں کے متعلق بھی یہ خیال قائم کر لینا کہ ان کو کسی قسم کی ورزش سکھانے یا بتانے کی ضرورت نہیں ہے صحیح نہیں قرار دیا جا سکتا۔ خصوصاً ان دنوں میں کہ جب ان کی چھٹیاں نہ ہوں اور انھیں روزانہ اسکول حاضر ہونا پڑتا ہو تو اور بھی انھیں حفظِ صحت کے اصول سمجھانے اور طریقے بتانے کی ضرورت ہے جس زمانے میں بچّوں کی چھٹیاں ہوتی ہیں اور انھیں سیر و تفریح اور اچھل کود کے کافی مواقع میسر آ جاتے ہیں اس زمانے میں تو خیر کسی نہ کسی حد تک وہ نادانستہ اصول حفظِ صحت پر کاربند ہوتے ہیں اور ان کی کود پھاند سے ضروری ورزش ہو جاتی ہے لیکن پڑھنے لکھنے کے دنوں میں تو بہرحال ان کے والدین اور اساتذہ کا یہ خیال رکھنا فرض ہو جاتا ہے کہ بچّے اپنا زیادہ وقت پڑھنے لکھنے میں ہی تو صرف نہیں کرتے اور صبح و شام ایسی نقل و حرکت بھی عمل میں لاتے رہتے ہیں جسے ورزش قرار دیا جا سکے اور جو ان کی صحت کی حفاظت کے لیے مناسب ہو۔

یوں تو سال کے ہر حصّے میں اس کی ضرورت رہتی ہے کہ بچّہ اپنی صحت و تن درستی کو قائم رکھنے کے لیے مناسب ورزش کرتا رہے لیکن برسات میں خاص طور پر دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ اس زمانے میں بارش وغیرہ کی وجہ سے ایک تو بچّے میدانوں میں کھیل کود نہیں سکتے دوسرے ہوا بھی مرطوب ہو جاتی ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

بچّوں کو ورزش کا عادی بنانے کے لیے ایک بات یہ یاد رکھنی چاہیے کہ چھوٹے چھوٹے بچّے بہت جلد ایک قسم کے کام سے خواہ وہ کھیل ہی کیوں نہ ہو اکثر اُکتا جاتے ہیں۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد ان کے کاموں اور کھیلوں میں تبدیلی کر دی جائے تاکہ ان کی طبیعت بھی نہ اُکتائے اور اس کھیل کود یا ورزش کا اصل مقصد بھی حاصل ہوتا رہے۔ اگر یہ خواہش ہے کہ بچّہ کسی خاص ورزش سے پورے طور پر فائدہ اُٹھائے اور اس طرح اپنی صحت میں اضافہ کرے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی ورزش میں ایسی ندرت اور دل چسپی پیدا کی جائے جو اس بچّے کو شوقین بنائے رکھے اور کسی وقت بھی وہ اس ورزش سے بیزار نہ ہو۔ جو لوگ بچّوں کے لیے ورزش مقرر کرنے میں اس ضروری بات کا خیال نہیں رکھتے وہ بچّوں کی صحت کی پوری طرح نگہداشت بھی نہیں کر سکتے اور نہ ہی بچّے اُن کی بتائی ہوئی ورزشوں سے پورا پورا فائدہ ہی اُٹھا سکتے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بچّوں کو ڈرا دھمکا کر اُن سے پورے فائدوں کے ساتھ کوئی کام نہیں لیا جا سکتا۔ پڑھائی لکھائی اور تعلیم و تربیت کے معاملے میں بھی والدین اور اساتذہ دونوں کے لیے نہایت ضروری ہے کہ وہ بچّوں کی دل چسپی اور شوق کو شاملِ حال رکھیں۔ اگر اس اصول کو نظر انداز کر دیا گیا تو یہ بچّوں کو صحیح تعلیم سے محروم رکھنے کا مترادف ہے۔ اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ بچّوں کے لیے جو ورزشیں بھی مقرر کی جائیں وہ کھیل کی شکل کی ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ کیوں کہ انھیں کھیل سمجھ کر بچّے ان میں دل چسپی لینے لگیں گے اس کے ساتھ ہی ان پر عمل کرانے میں اس کا بھی خیال رکھا جائے کہ دو دو تین تین بچّے مل کر ورزش شروع کریں۔ کیوں کہ ایک دوسرے کی بحث میں بچّے ان

ورزشوں پر پوری پوری طرح عمل کریں گے اور فائدہ اٹھائیں گے۔

نیچے چند ایسی ورزشیں درج کی جاتی ہیں جو بچوں کی جسمانی ساخت اور ان کی مزاجی کیفیت کے پیش نظر نہایت دل چسپ اور مفید ہیں۔

سائیکل کی دوڑ اس ورزش کا نام سائیکل کی دوڑ اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اسے عمل میں لاتے ہوئے بچوں کو اسی قسم کی حرکتیں کرنی ہوتی ہیں جیسی سائیکل دوڑاتے وقت دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس ورزش کا طریقہ یہ ہے کہ بچہ کمر کے بل زمین پر لیٹ جائے اور اپنے دونوں پیر اوپر اٹھا کر ٹانگوں کو اس طرح گردش دینا اور حرکت میں لانا شروع کردے گویا وہ سائیکل چلا رہا ہے۔ کچھ دیر اس پر عمل کرنے کے بعد ٹانگوں کو چند بار سکیڑنے اور پھیلانے کی مشق بھی کرنی چاہیے۔ اس طریقے سے وہ اینٹھن دور ہوجائے گی جو اس ورزش کے کرنے سے بچے کی ٹانگوں میں پیدا ہوجانے کا امکان ہے۔

خاموش قلابازی سائیکل کی دوڑ والی ورزش کے مقابلے میں اس ورزش میں بالکل مخالف طریقے عمل میں لانے پڑتے ہیں۔ یعنی پہلی ورزش میں ٹانگوں کو تیزی کے ساتھ حرکت دینی پڑتی ہے لیکن اس ورزش میں آہستہ آہستہ مستقل مزاجی کے ساتھ انھیں حرکت میں لانا پڑتا ہے۔ اس ورزش کا طریقہ یہ ہے کہ بچہ پہلے اپنی ٹانگیں بالکل سیدھی حالت میں فرش پر پھیلائے اور کمر کے بل لیٹا رہے۔ ٹانگیں اور پاؤں ایک دوسرے سے ملے ہوئے رکھے جائیں۔ اس کے بعد دونوں پیروں کو ایک دوسرے سے ملا ہوا رکھتے ہوئے ٹانگیں اس طرح اوپر اٹھائی جائیں کہ دونوں پیر سر کے اوپر سے گزر کر فرش کو لگ جائیں۔ اس کے بعد پیروں کو ایک دوسرے سے بدستور ملا ہوا اور بالکل سیدھا رکھتے ہوئے اوپر کی طرف بلند کیا جائے اور پھر ٹانگیں آہستہ آہستہ فرش پر پھیلا دی جائیں۔ اس ورزش کو کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ بازو دونوں پہلوؤں میں فرش پر سیدھے رکھے رہنے چاہییں اور ٹانگوں کی اس حرکت کے دوران میں ہاتھوں کو بالکل جنبش نہیں ہونی چاہیے۔ اس ورزش میں زیادہ دل چسپی اس طرح پیدا کی جاسکتی ہے کہ کئی کئی بچوں کا اس ورزش میں مقابلہ کرایا جائے کہ جو بچہ سب سے زیادہ دیر میں ٹانگوں کی یہ تمام نقل وحرکت صحیح صحیح طور پر عمل میں لائے اس کو کامیاب قرار دیا جائے پہلے پہلے یہ ورزش صرف ایک دو مرتبہ ہی کی جائے۔

مینڈک کی اچھل کود بچوں کے لیے یہ ورزش بھی خاصی دل چسپ ہے اور بچے کھیل کود کے طور پر اس کو جلد سیکھ بھی جاتے ہیں۔ کئی کئی بچوں کو پنجوں کے بل بٹھا دیا جائے اور ان کے ہاتھ فرش پر ٹکوا دیے جائیں اس کے بعد ایک بچہ کہے، "مینڈک کودے اس طرح"، "اس طرح" کہتے ہی ہر بچہ کود کر سیدھا کھڑا ہوجائے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں سے اوپر اٹھائے۔ اس کے بعد فوراً ہی بچہ اپنی پہلی نشست کی صورت اختیار کرے یعنی پنجوں کے بل بیٹھ جائے۔ جو بچہ سب سے زیادہ اور سب سے جلد کودے اور بچہ تمام مراحل طے کرکے اصل نشست اختیار کرلے اسے سب پر فوقیت دی جائے۔ اس مقابلے کی ورزش سے بچوں میں نیا حوصلہ پیدا ہوگا اور ورزش کا اصل مقصد بھی حاصل ہوجائے گا۔

دیکھنے میں یہ ورزش بھی اگرچہ سیدھی سادی اور آسان نظر آتی ہے لیکن ہر ایک عضو پر اثر انداز ہوکر جسم کو خوب صورت بناتی ہے اور بچوں میں چستی اور پھرتی پیدا کرتی ہے۔ والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ اپنی نگرانی میں بچوں کو روزانہ صبح یہ ورزش ضرور کرادیا کریں۔ تاکہ بچوں کی صحت بھی قائم رہے اور ان میں سستی اور کاہلی بھی نہ پیدا ہونے پائے۔ یورپین بچے تو اسکول کے علاوہ باغوں اور باغیچوں میں بھی اپنی روزمرہ اچھل کود میں یہ ورزش کرتے رہتے ہیں اور دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں کہ مشرقی بچوں کے مقابلے میں وہ بے حد چاق وچوبند اور پھرتیلے نظر آتے ہیں۔

گھٹنا چومنے کی ورزش اس ورزش سے بھی بچے خوب دل چسپی لیتے ہیں۔ کئی کئی بچے ایک ایک قطار میں اس طرح بٹھا دیے جائیں کہ ان میں سے ہر ایک کی دونوں ٹانگیں ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں۔ ہر ایک لڑکا یہ کہہ کر "میں اپنے گھٹنے کو چوم سکتا ہوں"۔ اپنا گھٹنا چومنے کی کوشش کرے۔ اس فقرے کے ابتدائی الفاظ پر تو منہ جھکانا شروع کردے۔ اس کے بعد "چوم سکتا ہوں" کہتے وقت گھٹنے تک ہونٹ پہنچا کر گھٹنوں سے لگادے۔ دوسری ورزشوں کے ساتھ روزانہ دس پندرہ مرتبہ اس ورزش پر بھی عمل کرانا چاہیے۔ اس ورزش سے بچے جو نقل وحرکت کرتے ہیں اس سے ان کے پیٹ کے رگ پٹھوں کی سختی دور ہوکر ان میں اپنا کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور اس طرح نظام ہضم پر اس ورزش سے بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ اسکولوں میں عام طور پر یہ ورزش نہیں کرائی جاتی لیکن اس ورزش کو بھی اگر بچوں کی اور ورزشوں میں شامل کرلیا جائے تو کچھ فائدہ ہی ہوگا۔ خود یہ ورزش بھی اس قسم کی ہے کہ یہ اندیشہ نہیں کیا جاسکتا کہ بچے اس سے دل چسپی نہیں لیں گے۔ یہ ورزش بھی اور ورزشوں کی طرح ایک کھیل کی ہی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لیے یقین ہے کہ بچوں سے یہ ورزش کرانے میں اساتذہ یا والدین کو کسی خاص نگرانی کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ

بچہ ایک مرتبہ اس کو سیکھ کر اسے بار بار کرنے کا خود ہی عادی ہو جائے گا۔

دیوار کا کھیل اس کھیل سے بھی بچے خوب دل چسپی لیتے ہیں۔ اسے اس طرح شروع کرایا جائے کہ بچوں کو دیوار سے کمر، کندھے اور کولھے لگا کر سیدھا بٹھا دیا جائے۔ ان کی ٹانگیں سیدھی پھیلا دی جائیں۔ باری باری سے بچہ ایک ایک ٹانگ کو اُٹھائے۔ اُٹھاتے وقت ٹانگ بالکل سیدھی رہے۔ اس کے بعد ٹانگ کو آہستہ آہستہ نیچے لا کر زمین پر پھیلا دیا جائے۔ دس بیس مرتبہ اس طرح کرنے سے بچے چُست ہو جاتے ہیں۔

مغرب میں اس قسم کی ورزشیں بچوں کا عام کھیل ہیں لیکن مشرق میں جہاں تک دیکھا گیا ہے اگر اس قسم کی ورزش کی بھی جاتی ہے تو اس میں ایسی بے ضابطگیاں، بے قاعدگیاں اور بے ترتیبیاں کی جاتی ہیں کہ ورزش کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور اس قسم کی ورزشوں کو محض بچوں پر چھوڑ دینے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی صحت اور جسمانی نظام کی برقراری و درستی کا خیال کیے بغیر اُلٹے سیدھے طریقے سے اس پر عمل کرنے لگتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس قسم کی ورزشوں سے کوئی فائدہ نہیں حاصل ہوتا بلکہ نقصان پہنچ جاتا ہے۔ بچوں کو ان ورزشوں کا عادی بنانے سے پہلے ضروری ہے کہ ابتداءً ان کے والدین یا اساتذہ ان سے ایسی ورزشیں اپنی نگرانی میں کرائیں۔ اس کے بعد بچوں کو آزادی کے ساتھ ورزش کرنے دیں۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو بچوں سے یہ توقع ذرا مشکل سے ہی قائم کی جا سکتی ہے کہ وہ ان ورزشوں سے اپنے لیے کوئی فائدہ حاصل کر سکیں گے۔

حیوانی نقلیں ان تمام ورزشوں کو عمل میں لانے کے بعد جانوروں کی چال اور رفتار وغیرہ کی مشقیں بھی خوب دل چسپی کا باعث ہوتی ہیں۔ کم سے کم پندرہ منٹ تک بچوں کو مختلف جانوروں کی نقلیں اتارنے کا موقع دینا چاہیے۔ کہنے کو پندرہ منٹ بہت تھوڑا وقت ہے۔ لیکن اس عرصے میں ہی بچوں کے عضلات کو مختلف قسم کی نقل و حرکت کی وجہ سے سکڑنے اور پھیلنے کا موقع مل جاتا ہے اور بعض ورزشوں کا جسم کے جن حصّوں پر اثر نہیں ہوتا۔ ان کو اس نقل و حرکت سے کافی قوت پہنچ جاتی ہے۔ جہاں تک بھی ممکن ہو بچے اس بات کا خیال رکھیں کہ جس حیوان کی بھی وہ نقل اُتارنے کی کوشش کریں۔ پورے پورے طور پر اس کی نقل اتاری جائے۔ گھوڑے کی نقل اُتاریں تو اسی طرح لاتیں پھینکیں۔ بلّی کی نقل اُتارتے وقت اپنی کمر کو اسی طرح بل دیں اور لچکائیں جس طرح بلّی اپنی کمر کو لچکاتی اور بل دیا کرتی ہے۔

سانپ کی نقل اُتاریں تو اپنے بدن کو اسی قسم کی مروڑیاں دیں اور مُنھ سے اسی طرح پھنکاروں کی نقل کریں۔ جانوروں کی ان نقلوں سے بچے اتنی دل چسپی لیں گے کہ کچھ دیر کے لیے باقی دوسرے کھیلوں کو بھول جائیں گے۔ ان تمام ورزشوں کے بعد کچھ وقت بچوں کو آرام بھی کرایا جائے۔ اس وقت کوشش یہ کی جائے کہ وہ جسم کے ایک ایک حصّے کو آرام پہنچانے اور تھکاوٹ دور کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ یہی نہیں کہ فرش پہ لیٹ کر ہاتھ پیر ڈھیلے ڈال دیں بلکہ اپنی آنکھیں کچھ عرصے کے لیے بند کر کے بالکل ایسی حالت میں ہو جائیں گویا اپنے کسی عضو سے وہ اس وقت کچھ کام ہی نہیں لینا چاہتے۔ اور تمام جسم کو پورے طور پر آرام پہنچانا چاہتے ہیں۔ یہ کام بھی والدین اور اساتذہ بچوں سے اپنی نگرانی میں کرائیں۔ کیوں کہ بچوں کی فطری شوخی کو دیکھتے ہوئے اس کی اُمید بہت کم ہے کہ وہ آرام سے لیٹ جائیں۔

ضروری احتیاط اس موقع پر پھر ایک مرتبہ اس کا اظہار کر دیا جائے کہ بچے کسی کام کی بُرائی بھلائی کی نہ چنداں پروا کیا کرتے ہیں نہ اس سے واقف ہی ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کے والدین یا اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ایک ایک ورزش اپنی موجودگی میں کرائیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نگرانی کرنے والے کی ذرا سی نظر چوکتے ہی بچے ورزش میں بے ترتیبی اختیار کر لیتے ہیں۔ اپنے جسم کو غلط طریقے پر پھیلانے اور سکیڑنے لگتے ہیں۔ ان حرکات کا نتیجہ ظاہر ہے بچوں کی صحت کے لیے کس درجہ مضر اور غیر مفید ہو سکتا ہے۔ بچوں کی ہڈیاں اور اعضا جوان اور معمر لوگوں کے مقابلے میں بہت نرم اور لچکدار ہوتے ہیں اور ہر وقت اس کا اندیشہ کیا جا سکتا ہے کہ بچوں کی ذرا سی بے احتیاطی ان کے جسمانی نظام اور اعضا میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا کر دینے کا باعث ہو سکتی ہے۔ جب بچے ورزش میں معروف ہوں تو خاص طور پر اس کی دیکھ بھال اور نگرانی کی جائے کہ وہ اس قسم کی کوئی حرکت اور غلط طور پر ورزش تو عمل میں نہیں لا رہے ہیں جن سے ان کے اعضا میں کوئی نقص پیدا ہو جانے کا خطرہ محسوس کیا جائے۔ اگر خدانخواستہ کسی بچے کے عضو میں اس کی اس قسم کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے کوئی نقص یا خرابی پیدا ہو گئی ہو تو اسے جلد ہی رفع کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہیے کیوں کہ اگر جلدی ہی توجہ نہ کی گئی اور بچے کے اعضا میں کسی قسم کی خرابی کو باقی رہنے دیا گیا تو وہ عمر کی ترقی کے ساتھ ہی ساتھ خود بھی بڑھے گی اور ساری زندگی کے لیے بچے کے جسم میں کوئی ایسا نقص پیدا ہو جائے گا جو پھر کسی دوا اور علاج سے بھی مشکل ہی سے دور کیا جا سکتا ہے۔ بعض کی کمر میں خم پڑ جاتا ہے بعض

کی ٹانگیں یا کندھے ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ یہ سب خرابیاں عموماً بچپن کی اسی قسم کی بد احتیاطیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

والدین یا اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچوں کو ابتدا ہی سے اس کی عادت ڈالیں کہ ان کی نشست و برخاست صحیح رہے اور وہ جو ورزش بھی کریں ٹھیک طرح کریں۔ جب بچہ کھڑا ہو تو اس کا سر بلند لیکن ٹھوڑی جھکی ہوئی رہنی چاہیے۔ شانے اوپر کو کھنچے ہوئے ہوں اور نہ نیچے کو جھکے ہوئے ہوں۔ جسم کا وزن ایڑیوں پر نہیں بلکہ پورے پیروں پر رہے۔ بعض لوگ اپنے بچوں کو کندھے کھینچنے اور پیچھے کی جانب تاننے کی عادت ڈال دیا کرتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ اس میں شک نہیں کہ بچوں کی اتنی دیکھ بھال رکھنے میں ان کے والدین اور اساتذہ کو خاصی زحمت اٹھانی پڑے گی لیکن اس وقت کی تکلیف اور زحمت کے نتائج آئندہ بہت خوش گوار برآمد ہوں گے۔ اگر اس زمانے میں غفلت سے کام لیا گیا اور بچوں کی صحت کی طرف کافی توجہ نہیں کی گئی تو اس کا اندیشہ ہے کہ بچے بڑے ہو کر اپنے والدین اور ہمدرد عزیزوں کی خوشی اور مسرت کا باعث نہیں ہو سکیں گے۔ نہ وہ اپنی زندگی خوش حالی اور لطف و راحت کے ساتھ گزار سکیں گے۔

ہمیں امید ہے ہماری ان ہدایات کو ضروری سمجھتے ہوئے ان پر عمل کیا جائے گا تاکہ بچے اپنے آئندہ دورِ زندگی کے لیے بچپن ہی میں اطمینان کا سامان مہیا کر لیں۔ اور صحیح معنیٰ میں اپنے والدین اور بزرگوں کے لیے موجبِ ناز ہوں۔ مغرب کے بچوں کی صحت و تن درستی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ ان کے سرپرست اور اساتذہ مشرقی بچوں کے بزرگوں کی طرح اپنے بچوں کو محض پیار میں نہیں رکھتے بلکہ روزانہ ایک فرض کے طور پر ورزش بھی کراتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں کے بچے ہمیشہ ہنستے کھیلتے نظر آتے ہیں اور ایسا معلوم ہوا کرتا ہے کہ گویا دنیا کی سب سے بڑی نعمت اُن ہی کو میسر ہے۔

عمر دراز حاصل کرنے کی کوشش

اخباروں میں آئے دن ایسے لوگوں کے حالات شائع ہوتے رہتے ہیں جن کی عمریں اتنی لمبی ہوتی ہیں کہ زندگی کا لطف اٹھاتے ہوئے انھیں ایک صدی سے زیادہ گزر چکی ہوتی ہے۔ اخباروں کے نامہ نگار اس قسم کے سن رسیدہ لوگوں سے مل کر درازیٔ حیات کے نسخے اور طوالتِ عمر پر ان کے خیالات بھی معلوم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان سے وہ یہ بھی پوچھتے ہیں کہ اتنی بڑی عمر حاصل کرنے کے اسباب اور وجوہ کیا ہیں۔ اس قسم کے حضرات جو جواب دیتے ہیں ان میں یہی ہدایتیں ہوتی ہیں کہ "بڑی عمر حاصل کرنا چاہتے ہو تو یہ کرو اور وہ کرو۔ اس سے پرہیز کرو اور اس سے اجتناب کرو۔ ان طریقوں پر چلو اور ان راستوں سے بچو۔"

میں اس قسم کے لوگوں میں سے تو ہوں نہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ کوئی نسخہ ایسا بھی ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے کافی عمر حاصل کرنے اور بڑھاپا بھی صحت و تن درستی کے ساتھ گزارنے کی ضمانت مل جائے۔ آج بھی ایک دو نہیں، سینکڑوں اور ہزاروں بڑی عمر کے ایسے لوگ موجود ہیں جو خود بھی یہ نہیں جانتے کہ وہ عمر کی اس منزل تک کیوں کر پہنچ گئے اور انھیں دوسروں پر عمر کے لحاظ سے اتنی فوقیت کیوں کر حاصل ہو گئی۔ بڑی عمر کے لوگوں کا عام طور پر یہی خیال ہوتا ہے کہ انھوں نے اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا کہ سادگی کے ساتھ زندگی بسر کی ہے۔ ان لوگوں کا یہ خیال اور یہ حقیقت ہی میرے خیال میں درازیٔ عمر کا نسخہ اور بڑی عمر تک پہنچنے کی کُنجی ہے۔

اس میں شک نہیں بعض اسباب ایسے بھی ہوتے ہیں جو طبعی عمر حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ کسی شخص کے بڑے بوڑھے بڑی بڑی عمروں تک زندہ رہے ہوں تو اس کے متعلق بھی یہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ بھی اپنے باپ دادا کی طرح مدتوں زندہ و سلامت رہے گا۔ اکثر یہ توقع پوری بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ چوں کہ کسی شخص کے باپ دادا زیادہ عمر حاصل نہیں کر سکے ہیں لہٰذا اس کے لیے بھی ممکن نہیں کہ بڑی مدت تک زندہ رہ سکے۔ بعض ایسے لوگوں نے بھی بڑی عمریں پائی ہیں جن کے بڑے بوڑھوں کی عمریں ان سے بہت کم تھیں۔ یہ بات یوں بھی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ آخر تمام انسان ہیں تو حضرت آدمؑ کی ہی اولاد۔ اگر اسلاف کی تقلید میں سب لوگ بڑی عمریں ہی حاصل کیا کرتے اور ہر باپ کی بڑی عمر تک پہنچنے کا اثر لازماً اس کی اولاد پر پڑا کرتا تو آج کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوتا جو آٹھ سو نو سو سال سے کم زندہ رہتا، کیوں کہ حضرت آدمؑ کی عمر کم و بیش ایک ہزار سال کی تھی۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ حضرت آدمؑ کی اولاد ہی میں ایسے لوگ بھی ہوئے جو بہت تھوڑی عمر میں انتقال کر گئے اور پھر ان کی اولاد میں ایسی ہستیاں بھی گزر چکی ہیں اور بہت سی آج بھی موجود ہیں جو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ عمریں حاصل کر لیتی ہیں۔ ایک دوسرا طریقہ جو عمر میں ایک حد تک زیادتی کا سبب ہو جاتا ہے، یہ ہے کہ انسان کھانے پینے میں پوری سادگی ملحوظ رکھے۔ کھانے پینے ہی میں نہیں بلکہ رہنے سہنے ملنے جلنے، چال چلن اور لباس غرض تمام معاشرتی کاموں میں اعتدال اور سادگی کا لحاظ رکھا جائے۔ تیسری اہم اور ضروری چیز یہ ہے کہ انسان دن بھر کی محنت کے بعد رات کو مکمل آرام کرے اور گہری نیند سوئے۔ کھلی ہوا میں سانس لے اور دماغی اور جسمانی ورزشوں کا عادی رہ کر بدن میں چستی اور پھرتی قائم رکھے۔

اگر ہم یہ چاہیں کہ بڑھاپے میں وقار اور متانت ہمارا ساتھ نہ چھوڑے تو ہمیں چاہیے کہ بڑھاپے کو قبول کریں۔ جو مرد یا عورتیں بڑھاپا آنے سے پہلے ہی ضعیفی کے خیال سے پریشان رہنے لگتے ہیں وہ گویا خود بڑھاپے کے وقار اور متانت کو اپنے ہاتھوں کھو دیتے ہیں۔ اصل میں بڑھاپا تو جوانی سے بھی زیادہ حسن اور دل کشی رکھتا ہے۔ جوانی کا حسن کچھ نہ کچھ عارضی اور سطحی سا معلوم ہوا کرتا ہے لیکن بڑھاپے کی خوبصورتی میں خاص قسم کی پائیداری اور سنجیدگی ہوتی ہے، اگر اس میں غیر ضروری آرائش کو کوئی دخل نہ ہو۔

جسم کی صفائی اور آرائش کوئی بُری چیز نہیں، بشرطے کہ اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ آرائش کے جو طریقے ہم عمل میں لاتے ہیں ان سے ہمارے حسن و جمال اور خوش نمائی میں واقعی اضافہ ہوتا ہے یا ہم میں اور بدنمائی پیدا ہو جاتی ہے۔

بعض بوڑھے مردوں اور عورتوں کو اپنے آپ کو جوان اور طاقت دار ظاہر کرنے کا یہاں تک خبط اور جنون ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعضا

اور ان کی صلاحیت کا خیال کیے بغیر جسمانی ورزشوں، اچھل کود اور بھاگ دوڑ کے کاموں اور کھیلوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے قویٰ اس قسم کی کود پھاند کی کسی طرح اجازت نہیں دیتے اور یہ عمل ان کے لیے بجائے مفید اور عزت افزا ہونے کے مضر اور بعض اوقات خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔

بوڑھوں کے لیے بلا شبہ ورزش اور حرکت ضروری ہے لیکن انھیں اپنی ورزشوں میں اعتدال اور مناسبت کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔

درمیانی عمر کے لوگوں کو اعتدال کی اہمیت اور بھی اچھی طرح سمجھنے اور ذہن نشین رکھنے کی ضرورت ہے۔ نہ صرف ورزش کے معاملے میں بلکہ کھانے پینے کے معاملے میں بھی۔ کیوں کہ عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ متوسط عمر کے لوگ خصوصیت کے ساتھ کھانے پینے کے معاملات میں اعتدال قائم نہیں رکھتے جس کا افسوس ناک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور جسمانی نظام میں خلل پڑ جاتا ہے جو رفتہ رفتہ ان کی قوتِ حیات پر اثر ڈالتا ہے۔ اصل میں ادھیڑ عمر کے لوگ جو سب سے بڑا گناہ کرتے ہیں وہ عموماً یہی ہوتا ہے کہ وہ کھانے پینے میں اعتدال کو ہاتھ سے دے بیٹھتے ہیں۔ مشہور ڈاکٹر اور ماہرِ طب سر ولیم اوسلر نے اپنی ایک اہم تقریر کے دوران میں کہا تھا کہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ جانے کے بعد ہر شخص کو اپنی خوراک بتدریج کم کر دینی چاہیے۔ یہاں تک کہ اس کی زندگی ایسی ہی ہو جائے جیسی کہ بچوں کی ہوتی ہے اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہونے کو ہو تو اس کی خوراک اس سے زیادہ نہ ہو جتنی کہ اس وقت تھی جب اس نے اس دنیا میں پہلی مرتبہ آنکھ کھولی تھی۔ انگریزی کا یہ مقولہ بالکل درست اور صحیح ہے، "آخر عمر میں وہی زندہ رہ سکتا ہے جو شیر خوار بچے کی خوراک پر دن گزارتا ہے۔" بڑھاپے میں سادہ اور معمولی خوراک کو انسان زیادہ ہضم کر لیتا ہے۔ جوانی اور ادھیڑ عمر میں ثقیل اور مرغن غذائیں طاقت ور معدے والے انسان بھی اس قدر جلد ہضم نہیں کر سکتے جس قدر جلد سادہ غذا بوڑھے ہضم کر لیا کرتے ہیں۔ عمر کی زیادتی کے زمانے میں اوقاتِ غذا میں تبدیلی ہونی چاہیے۔ یعنی اگر ۳-۲ مرتبہ غذا کھائی جاتی ہے تو اتنی ہی غذا چار یا پانچ مرتبہ میں کھائی جائے۔ اس سے ہضم میں کوئی خرابی بھی نہیں ہوتی اور غذا باقاعدہ جزوِ بدن ہوتی رہتی ہے۔ بوڑھوں کو اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ وہ گوشت کھانا کم کر دیں۔ کیوں کہ یہ جسمانی نظام پر اچھا اثر نہیں ڈالتا۔ خصوصاً ادھ گلا یا ثقیل گوشت تو چکھنا بھی نہیں چاہیے۔ بلکہ اس کے بجائے ہلکی اور زود ہضم ترکاریاں استعمال کرنی چاہییں۔

بڑھاپے میں اوّل تو دانت ہی باقی نہیں رہتے اور جو رہ بھی جاتے ہیں وہ اس لائق نہیں ہوتے کہ ان سے سخت چیزیں چبائی جا سکیں۔ لہٰذا بوڑھوں کو خاص طور پر ایسی غذاؤں سے پرہیز کرنے کی ضرورت ہے جو مقررہ وقت میں ہضم نہ ہو سکیں اور ان کی صحت پر مضر اثر ڈالیں۔ بوڑھے مردوں اور عورتوں کو اس کی فکر نہیں کرنی چاہیے کہ ان کے وزن میں اضافہ ہو اور وہ فربہ ہو جائیں بلکہ انھیں تو اس کی ضرورت ہے کہ وہ ہلکے پھلکے اور چاق و چوبند رہیں۔

لوگوں میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ بڑھاپا تو "بلائے رسیدہ" ہوتا ہے۔ حال آں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ بڑھاپا تو اصل میں ایک قسم کی پونجی اور اثاثہ ہے جس کی نگہداشت کرنا ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔

اصل میں صحت یافتہ بڑھاپا حاصل کرنے کی تیاری کا بہترین وقت بچپن کا زمانہ ہوتا ہے لیکن ہمارے اس خیال سے شاید ان لوگوں کو کچھ بھی قوت نہ پہنچ سکے جو جوانی میں قدم رکھ چکے ہیں۔ بہرحال ایسے افراد بھی جو بچپن کے دل کش دور سے آگے بڑھ چکے ہیں، یہ نہ سمجھیں کہ یہ تجاویز ان کے لیے مفید اور موزوں ہو ہی نہیں سکتیں۔ وہ تو بلکہ یہ محسوس کر کے اطمینان کا سانس لے سکتے ہیں کہ انھیں بچوں سے کہیں زیادہ تجربہ اور عقل حاصل کر لینے کا قدرت نے موقع مہیا کر دیا ہے۔

اس موقع پر یہ ظاہر کر دینا بھی نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر لوگ اس کی تو دلی تمنا رکھتے ہیں کہ وہ بڑی بڑی عمریں حاصل کر لیں لیکن کبھی اس طرف توجہ نہیں کرتے کہ زیادہ عمر کو پہنچنا ہی محض دل پسند کام نہیں بلکہ تن درستی اور صحت کے ساتھ عمر دراز حاصل کرنا اہم اور مفید کام ہے۔ اگر صحت کی خرابی، اعضاء کی نقاہت اور آئے دن کی بیماریوں اور عوارض کے ساتھ انسان سو سال نہیں بلکہ اس سے زیادہ عمر بھی حاصل کر لے تو بتائیے اسے کچھ زندگی کا حقیقی لطف و راحت میسر آ سکتی ہے؟ بلکہ وہ تو "افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را" کے اصول پر جہاں بیٹھے گا وہاں کے لوگوں کو پریشان کرے گا اور جس گھر میں ہوگا وہاں کے رہنے والے اس سے اکتا جائیں گے۔ اگر اوائل عمر ہی سے اس قسم کی خرابیوں کے انسداد

(باقی ۱۴)

الامراض والعلاج

فشار الدم
(بلڈ پریشر)

ازجناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی

فرشتوں کے متعلق عام طور پر ہمارا تخیل یہ ہے کہ وہ خدا کی ایک معصوم مخلوق ہے۔ ہماری طرح سے کبھی خطا و گناہ نہیں کرتی، اور دن رات تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتی ہے۔

یہ تو ہمارا تخیل ہے۔ لیکن عملی دنیا میں جن دو ایک فرشتوں سے ہمیں واسطہ پڑتا ہے وہ تو بے حد ظریف الطبع معلوم ہوتے ہیں۔ ہمیں یا تو عزازیل صاحب سے آئے دن کام پڑتا رہتا ہے جو حکم الٰہی کے مطابق اشرف المخلوقات انسان کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہوئے تھے اور آج تک وہ اور ان کی تمام ذریات شب و روز بس اسی کام میں منہمک رہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح انسان کو بہکائیں اور اس سے مختلف قسم کے گناہ سرزد کرائیں۔ ان کی ستم ظریفی کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے، اور حق بھی یہ ہے کہ وہ جو کچھ بھی کریں می زیبد۔ وہ روزِ ازل کے جلے ہوئے ہیں اور جلے ہوؤں سے پتھروں کے سوا اور آپ کس چیز کی توقع کر سکتے ہیں؟

لیکن حیرت تو جناب میکائیل پر ہے کہ جن کے سپرد دُنیا والوں کو رزق پہنچانا ہے۔ انھیں جب مذاق سوجھتا ہے تو کسی بندے کو تو اتنا زیادہ رزق بخش دیتے ہیں کہ اس کے گھر میں اسے رکھنے کو جگہ نہیں ملتی، اور وہ یا تو اسے بے دریغ لٹاتا اور پھینکتا رہتا ہے اور یا پھر اسے اُسی زمین میں دفن کر دیتا ہے جہاں سے وہ نکالا گیا تھا۔ اور کسی کیا معنی، زیادہ تر بندوں کو اس قدر ترسایا کرتے ہیں کہ غریب دن رات فاقے سے گزارتے ہیں اور روٹی دیکھنے کو بھی نہیں ملتی، اور جب اس طرح بھوک سے مجبور ہو کر وہ چوریاں کرتے ہیں اور سزا پاتے ہیں تو حضرت میکائیل صاحب ہنستے اور قہقہے لگاتے ہیں۔

فرشتوں میں تیسرے بزرگ جن سے ہر جاندار کو سابقہ پڑتا ہے، عزرائیل صاحب ہیں جو ہماری روحیں قبض کرنے پر مامور ہیں۔ یہ حضرت بھی انتہا سے زیادہ ظریف الطبع واقع ہوئے ہیں اور آئے دن جرمنی کے سائنس دانوں کی طرح نت نئی ترکیبیں لوگوں کی جان لینے کی ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ کبھی ہیضے کے جراثیم پھیلا دیے اور بیری کے بیروں کی طرح ہزاروں لاکھوں روحیں بٹور کر لے گئے، کبھی طاعون کے کیڑے چوہوں کی معرفت انسانی گھروں میں بھیج دیے اور ایک ایک دن میں ہزار ہزار روحیں اکٹھی کر لیں۔

انسان ضعیف البنیان انسان آخر کا مارا ادھر ادھر گھبرایا پھرتا ہے اور جب اپنے علم اور اپنی عقل کی مدد سے بہ دشواری تمام وہ ہیضہ، طاعون، چیچک، انفلوئنزا وغیرہ کا کچھ تدارک کر لیتا ہے اور ان وباؤں سے کسی حد تک اس کی زندگی محفوظ ہو جاتی ہے تو عزرائیل صاحب چپکے سے ایک نیا شوشہ اور چھوڑ دیتے ہیں۔ اب چلتے پھرتے قلبِ انسانی کا ایک دم سے ساقط ہو جانا اس قدر عام ہو جاتا ہے کہ لوگ اس قسم کی موت کو فیشن میں داخل کر بیٹھے ہیں۔ اور جب دیکھو یہی اچھا خاصا صحیح آدمی بیٹھے بیٹھے یا کام کرتے کرتے دل کی حرکت بند کر کے لیٹ جاتا ہے اور پھر کسی طرح نہیں اٹھتا۔ اور اسی طرح حضرت عزرائیل کا جتنی روحیں روزانہ قبض کرنے کا ٹھیکہ ہے وہ تعداد پوری ہو جاتی ہے۔ ادھر کچھ دنوں سے عزرائیل صاحب نے ایک اور شکل اور نکالی ہے جسے فشار الدم قوی (High Blood Pressure) کہا جاتا ہے۔ طبِ قدیم اور طبِ جدید دونوں میں یہ اصطلاح نئی ہے اور عام طور پر لوگ ابھی ملک الموت صاحب کے اس نئے لفظ سے نامانوس ہیں۔ جب کسی کے متعلق یہ سننے میں آتا ہے کہ اس کے خون کا دباؤ بڑھ جانے کی وجہ سے اس کی موت لاحق ہوئی تو سننے والے حیرت سے منہ پھاڑ پھاڑ کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ موت کا یہ نیا کونسا ایجاد ہوا ہے۔

یہ کوئی نئی ایجاد نہیں ہے، لیکن ابھی تک یہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپا ہوا تھا جس طرح ملک الموت صاحب اس بات پر چھپے ہوئے ہیں

لہ نئی نئی اور عجیب و غریب ترکیبوں سے لوگوں کی روحیں قبض کریں۔ اسی طرح ارباب فن بھی ملک الموت کی ایجادات اور اختراعات کے پیچھے پڑ گئے ہیں کہ ان کے ایک ایک چھپے ہوئے آلے کا پتہ لگا کر چھوڑیں گے۔

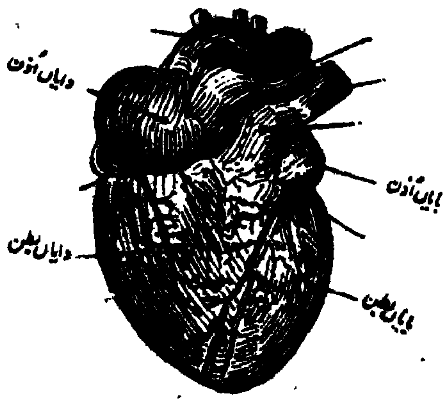
مثل مشہور ہے کہ جنگ دو سر دارد۔ اس لیے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ارباب فن کی جیت ہوگی یا ملک الموت کی۔ لیکن جیت خواہ کسی کی بھی ہو ایک دفعہ ملک الموت کو بھی یہ معلوم ضرور ہو جائے گا کہ کسی سے واسطہ پڑا تھا۔ خون کے دباؤ کا بڑھ جانا فرشتۂ موت کا ایک بہت ہی خفیہ ہتھیار تھا لیکن اہل علم و فن سے یہ بھی پوشیدہ نہ رہ سکا اور اب انہوں نے اس کے متعلق تمام راز معلوم کر لیے ہیں۔

تعریف فشار الدم قوی یعنی خون کا دباؤ بڑھ جانا دوران خون کی اس کیفیت کا نام ہے کہ جب کسی سبب سے شریانوں کے اندر دورہ کرنے والے خون کا بوجھ یا دباؤ شریان پر طبعی حالت کی نسبت زیادہ پڑنے لگے۔ اگر صرف فشار الدم کہا جائے تو اس میں ہر قسم کا بڑھا ہوا خونی دباؤ شامل ہے خواہ وہ دائمی اور عارضی ہو یا نوبتی یا مستقل ہو اور خون کے دباؤ کی زیادتی خواہ قلب کی انقباضی حرکت سے متعلق ہو یا انبساطی سے۔ یا دونوں حرکتوں سے، نیز یہ کیفیت خواہ گردوں کی خرابی سے پیدا ہو یا گردوں سے بالکل غیر متعلق ہو۔ غرض کہ اگر جسم میں کسی طرح اور کسی سبب سے یہ کیفیت رونما ہو جائے کہ شریانوں کے اندر خون کا دباؤ طبعی حالت کی نسبت زیادہ ہو تو اسے فشار الدم قوی کہا جائے گا۔

خون کے دباؤ کا مطلب اس طرح زیادہ آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ اگر ہم ایک لوٹے کی ٹونٹی میں ربڑ کی نلکی لگا دیں تو جس وقت تک نلکی کا دوسرا سرا یعنی آزاد سرا لوٹے کے پانی کی سطح سے اونچا ہے گا اس وقت تک لوٹے کا پانی نلکی کے راستے نہیں نکل سکتا لیکن اگر ہم اس لوٹے کے منہ پر لکڑی کی ایک ایسی ڈاٹ لگا دیں کہ جو لوٹے کے منہ میں بالکل ٹھیک بیٹھ جائے اور پانی کو اوپر کی طرف اٹھ نکلنے کے لیے جگہ نہ رہے، اور پھر اس ڈاٹ کو ہاتھوں کے زور یا بوجھ سے اندر کی طرف دبائیں یا ٹھونسیں تو ہم دیکھیں گے کہ ڈاٹ جس قدر ہمارے ہاتھ کے بوجھ سے اندر کو دبتی جاتی ہے اسی قدر پانی ربڑ کی نلکی میں چڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے ہاتھ کا دباؤ یا بوجھ کافی ہو جانے پر پانی نلکی کے دوسرے سرے سے خارج ہونے لگے گا۔ حالانکہ وہ سرا اب بھی لوٹے کے پانی کی سطح سے اونچا ہے۔ پانی کے لیے یہ غیر طبعی حالت ہے کہ اس کی سطح ناہموار ہو جائے۔ یا نیچے سے اوپر کی طرف بہنے لگے اور یہ حالت اس سبب سے رونما ہوئی ہے کہ اس کی سطح پر غیر معمولی دباؤ پڑا۔

اب لوٹے کے منہ سے ڈاٹ نکال لیجیے اور جتنا پانی نکل چکا ہے اس میں پھر بھر دیجیے۔ اس مرتبہ نلکی کے آزاد سرے کو لوٹے کے پانی کی سطح سے تھوڑا نیچا کر دیجیے۔ پانی پھر نلکی میں سے بہنے لگا حالانکہ آپ نے اپنے ہاتھ کا یا ڈاٹ کا دباؤ بالکل نہیں ڈالا تھا۔ کیوں؟ اس لیے کہ اوپر کے حصے پر جو پانی ہے اس کا دباؤ یا بوجھ نیچے کے پانی پر پڑ رہا ہے اور اسی بوجھ کے سبب سے وہ خارج ہونے پر مجبور ہے۔ اب آپ لوٹے کو ذرا اونچا کر دیجیے تو پانی اور بھی زور کے ساتھ نکلنے لگے گا۔ گویا پانی کی سطح اونچی کر کے آپ نے نلکی میں سے گزرنے والے پانی پر دباؤ بڑھا دیا۔

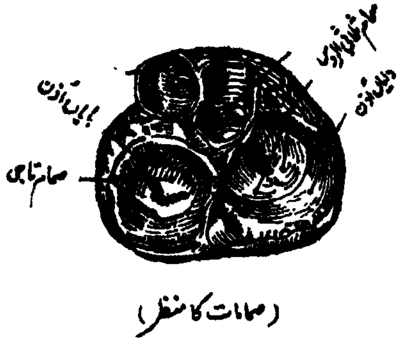
اب نلکی کے آزاد سرے کو جس سے پانی نکل رہا ہے چٹکی سے اس طرح دبا لیجیے کہ آدھا منہ کھلا رہ جائے۔ اب بھی آپ محسوس کریں گے کہ پانی کی سطح کو اونچا کیے بغیر نلکی میں سے پانی زور کے ساتھ خارج ہونے لگا اور اس کی دھار بہت دور تک جانے لگی۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ نلکی کے راستے کی رکاوٹ کی وجہ سے نلکی کے اندر پانی کا دباؤ بڑھ گیا۔



(قلب)

شرائین بھی نلکیاں ہوتی ہیں جن میں خون اس سبب سے رواں رہتا ہے کہ دل کا زیرین حصہ زور کے ساتھ سکڑتا ہے اور خون اس انقباض یا سکڑنے کے دباؤ سے مجبور ہو کر ان نالیوں میں چلا جاتا ہے جو دل سے نکل کر تمام جسم میں پھیل گئی ہیں۔ اور جنھیں شرائین کہا جاتا ہے۔ قلب کا یہ زیرین حصہ دو خانوں میں منقسم ہوتا ہے۔ ایک دایاں اور ایک بایاں۔ اور ان دونوں خانوں کو قلب کے بطن کہتے ہیں۔ اسی طرح قلب کے اوپر والے حصے میں بھی دو خانے ہوتے ہیں اور انھیں قلب کے اذن کہا جاتا ہے۔ گویا قلب میں دو اذن ہوتے ہیں اور دو بطن۔ بطن سکڑ کر خون دل سے باہر بھیجتے ہیں۔ اور اذن پھیل کر

باہر سے آئے ہوئے خون کو دل میں واپس لیتے ہیں۔ قلب کے دائیں اذن اور دائیں بطن میں سیاہ خون جو جسم کی پرورش کرکے واپس آیا ہے رہتا ہے اور قلب کے بائیں اذن اور بائیں بطن میں سرخ اور صاف شدہ خون جسم میں جانے کی غرض سے رہتا ہے۔ صاف خون تمام جسم میں قلب کے بائیں بطن کے ذریعے سے جاتا ہے اور جسم کی پرورش کے بعد ناصاف اور سیاہ ہوکر وریدوں کے ذریعے سے قلب کے دائیں اذن میں آجاتا ہے۔ دائیں اذن سے دائیں بطن میں خون کے جانے کے لیے درمیانی پردے میں ایک سوراخ ہے جس پر موٹی سی جھلی کی کواڑی لگی رہتی ہے (صمام ثلاثی الرؤس Tricuspid Valve) جب زیریں حصہ قلب یعنی قلب کے بطون پھیلتے ہیں تو دائیں اذن سے سیاہ اور ناکارہ خون دائیں بطن میں پہنچ جاتا ہے، اور پھر جب یہ بطن منقبض ہوتا یعنی سکڑتا ہے تو سیاہ خون مخصوص شریانوں کے راستے سے پھیپھڑوں میں پہنچتا اور وہاں سانس کی ہوا کے ذریعے سے صاف ہوکر مخصوص وریدوں کے راستے سے قلب کے بائیں اذن یعنی اوپر کے خانے میں آتا ہے۔ دائیں طرف کی طرح بائیں طرف بھی قلب کے اذن اور بطن کے مابین پردے میں سوراخ ہے اور اس پر بھی کواڑی لگی ہوئی ہے (صمام تاجی Bicuspid Valve) جو بطن کے پھیلنے پر کھلتی ہے اور بائیں اذن سے خون (سرخ اور صاف شدہ) بائیں بطن میں پہنچ جاتا ہے جہاں سے وہ روانہ ہوا تھا۔



(صمامات کا منظر)

قلب میں دو حرکتیں پائی جاتی ہیں، ایک انقباض اور دوسری انبساط۔ انقباض کے زور سے خون شریانوں میں جاتا ہے اور اس کے دھکے کو جو شریانوں پر انگلی رکھنے سے محسوس ہوتا ہے نبض کہتے ہیں۔ جس وقت قلب میں انقباض ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ شریانوں میں خون کا دباؤ انبساطی حالت کی نسبت بڑھ جاتا ہے اسی لیے انقباضی فشار الدم انبساطی فشار کی نسبت بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ یہی انقباضی اور انبساطی دباؤ اگر کسی شخص میں طبعی دباؤ کی نسبت زیادہ ہوجائے تو اسے "خون کا دباؤ بڑھ جانا" کہتے ہیں۔

اسباب اسباب مرض میں چونکہ بہت سی باتوں کو دخل ہے اس لیے ان کا علیحدہ علیحدہ ذکر مناسب ہوگا۔

عمر:- اگرچہ بعض اوقات یہ کیفیت بچوں اور نوجوانوں میں بھی مشاہدہ کی گئی ہے، لیکن عموماً جس عمر میں سب سے زیادہ یہ خرابی دیکھی جاتی ہے وہ چالیس اور ستر سال کی درمیانی عمر ہے۔ اس عمر میں یہ مرض بالعموم ہوتا ہے اور اگر اس کے علاوہ کسی عمر میں دیکھا جائے تو وہ غیر معمولی حادثہ خیال کیا جائے گا۔

صنف:- اگرچہ بعض ڈاکٹروں نے اس قسم کی رائے کا اظہار کیا ہے کہ یہ مرض عورتوں کی نسبت مردوں کو زیادہ لاحق ہوتا ہے لیکن اسے یقین کرنے کی کوئی وجوہ موجود نہیں ہیں اور غالباً یہی کہنا صحیح ہوگا کہ عورتیں اور مرد دونوں یکساں تعداد میں اس کا شکار ہوتے ہیں۔

نسل:- اس کا سبب تو بتانا مشکل ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ افریقہ کے بدوی النسل حبشیوں اور بالکل صحیح النسل چینیوں میں یہ مرض شاذ و نادر ہی دیکھا جاتا ہے۔

انسانی نفسیات:- نفسیات یعنی انسان کے دلی جذبات کو اس مرض سے بہت گہرا تعلق ہے۔ غم و غصہ، بغض و حسد وغیرہ ایسے انسانی جذبات ہیں کہ جن کی موجودگی میں یہ مرض آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے۔ یہ بات بھی ثابت ہوچکی ہے کہ اگر رنج و غم یا بغض و حسد نہ ہو اور انسان ہر وقت صرف غور و فکر میں مبتلا رہے تو اس سے اس مرض کی قبولیت کی استعداد بالکل بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ گویا دماغی محنت اس مرض کا باعث نہیں ہوتی ہے بلکہ جذبات کا تلاطم ایسی کیفیت پیدا کیا کرتا ہے۔

اصلیت مرض:- اصلیت کے متعلق اگرچہ ابھی تک وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا لیکن عام طور پر یہ مسلم ہے کہ جو اعضاء جسم کے بلائی حصے میں جو اعتدال اور توازن قائم رکھنے والا مرکز ہے، اس کے افعال میں تغیرات لاحق ہوجاتے ہیں۔ کوئی آٹھ سال ہوئے ڈاکٹر ہاروے کشنگ نے یہ ثابت بھی کیا تھی کہ دماغ میں جو غدہ نخامیہ (Pituatory Gland) ہوتا ہے اس کے پچھلے ونچلے حصے میں ایک جزو ایسا ہوتا ہے جس میں علاوہ دوسری خاصیتوں کے ایک یہ استعداد بھی ہوتی ہے کہ خون کے دباؤ میں زیادتی پیدا کردے اور ساتھ ہی ساتھ گردوں کی طرح کی...

مرض کی ابتدا جو بیماریاں سب سے زیادہ عام ہیں ان ہی میں سے ایک یہ بھی ہے اور عموماً نہایت خفیہ طریقے پر ظاہر ہوتی ہو۔ اس کا حملہ اس قدر خفیہ ہوتا ہے کہ خود مریض کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ اسے کوئی تکلیف ہے۔ یا اگر کچھ تکلیف ہوتی بھی ہے تو وہ اس درجہ خفیف اور ناقابلِ لحاظ ہوتی ہے کہ مریض اس کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتا۔ تقریباً ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ مریض جب طبی مشورے کا طالب ہوتا ہے تو اس کا مرض بہت کافی حد تک ترقی کر چکا ہوتا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر لاحقہ عوارض سے قطع نظر کر لی جائے تو فشارالدم قوی کے آغاز کی کوئی علامات ہی نہیں ہوتیں۔

ہمارے جسم میں اعصاب کے حسی اور حرکتی نظاموں کے علاوہ ایک تیسرا نظامِ اعصاب ایسا بھی ہے جو جسم کی ضرورتوں کے مطابق ہماری شرائین کو، جن میں خون دورہ کر رہا ہے، پھیلاتا اور سکیڑتا رہتا ہے۔ اسے اصطلاحاً "نظامِ شرکی" (Sympathetic System) کہا جاتا ہے۔ اس عصبی نظام پر ہماری مرضی اور ہمارے ارادے کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ چوں کہ شرائین کے سکڑنے سے خون کے دوران میں اسی طرح رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جس طرح ربر کی نلکی کا منھ آدھا بند کر دینے سے، اس لیے لازمی طور پر شرائین میں خون کا دباؤ بڑھ جانا چاہیے۔ یہی سبب ہے کہ ابتدائے مرض کے حالات بیان کرنے کے دوران میں جب تک مرض خفیہ حالت میں موجود ہے مریض اکثر ان علامات کا ذکر کیا کرتا ہے جو شرائین کے سکڑنے کے باعث پیدا ہوتی ہیں اور یہ علامتیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، ہاضمہ درست نہیں رہتا، جسم کی نشوونما رک جاتی ہے۔ ذرا سی محنت سے تنگیٔ تنفس پیدا ہوتی ہے اور اختلاجِ قلب ہونے لگتا ہے۔ تکان بہت جلد اور بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ بدن بھاری بھاری معلوم ہوتا ہے۔ سر میں درد رہتا ہے، کبھی آدھا سیسی کا درد شروع ہو جاتا ہے، کبھی کانوں میں شور و غل کی آوازیں آتی ہیں، اور کبھی بینائی میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی علامات بیان کرنے والے مریضوں پر ایک مدت دراز تک نگاہ رکھی جائے تو قریب قریب یقینی طور پر کچھ مدت کے بعد ان علامات میں ایک علامت کا اور اضافہ ہو جاتا ہے، اور وہ خون کا دباؤ بڑھ جانا ہے۔

جب واقعی طور پر فشارالدم قوی کا مرض شروع ہو جاتا ہے، تب بھی کم و بیش یہی علامات ہوتی ہیں۔ البتہ ان کے ساتھ چند اور چیزیں مثلاً سر کا بھاری پن اور سر میں دھماکے جو دماغی محنت سے بڑھ جاتے ہیں، سر میں چکر آنا، چہرے کا تمتما اٹھنا، قلب کے مقام پر درد، سستی اور غنودگی، حافظے کی خرابی اور خیالات میں انتشار وغیرہ لاحق ہو جاتی ہیں۔ مزاج میں چڑچڑاپن آ جاتا ہے، عصبی درد، دردِ سر اور کبھی کبھی نکسیر پھوٹنے کی علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں۔

بالکل یہی علامات اور اسی طریقے پر عصبی ہیجان کی حالت میں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ حال آں کہ اس کے ساتھ فشارالدم قوی کی کوئی شکایت نہیں ہوتی، اور اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ دونوں صورتوں میں یہ علامات جو اوپر بیان ہوئیں صرف جذبات کی برہمی اور ماحول کی ناموافقت کے باعث پیدا ہوتی ہیں، اور اگر یہ برہمیٔ جذبات اور ماحول کی ناسازگاریاں رفع ہو جائیں تو ان علامات میں بھی بہت بین تخفیف رونما ہو جاتی ہے۔

یہ بات کہ ابتدائی علامات براہِ راست فشارالدم کا نتیجہ نہیں ہوتیں اس سے بھی ثابت ہے کہ اول تو اکثر خون کے دباؤ میں کوئی کمی آئے بغیر ان علامات میں افاقہ نمایاں ہو جاتا ہے، اور دوسرے یہ کہ ایسا بھی نہیں ہے کہ خون کے دباؤ میں اضافے کے ساتھ ساتھ ان علامات میں اضافہ ہو۔ فشارالدم کے مریضوں کو مدتوں تک کبھی یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ وہ کچھ بیمار ہیں۔ اور جب لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کے خون کا دباؤ بڑھ گیا ہے تو ان کی پریشانی اور تکلیف میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے اور اسے سوائے وہم کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ڈاکٹر آسلر نے اس کیفیت کا نام ہی "وہمی فشارالدم" رکھ دیا ہے۔

مرض کی رفتارِ ترقی اور اس کا انجام علامات اور رفتارِ ترقی کی بنیاد پر اس مرض کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) **غیر مہلک فشارالدم قوی**:۔ مریضوں میں تقریباً نوے فی صد اسی قسم میں داخل ہوتے ہیں۔ ان میں تمام علاماتِ مرض بھی خفت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں اور گردوں میں بھی زیادہ خرابی ظاہر نہیں ہوتی۔ دردِ سر، سستی، وجع القلب، اور سانس کی تنگی کی علامات خون کا دباؤ بڑھنے سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ قلب پھیل جاتا ہے، حرکتِ انقباض کے ساتھ خون کا دباؤ دو سو ملی میٹر تک اور انبساط کے ساتھ ایک سو بیس ملی میٹر تک پہنچ جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں دماغ کے اندر سیلانِ خون ہو کر عارضی استرخا، اور قوتِ گویائی کا فقدان لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی یہ بھی ممکن ہے کہ آنکھ کے طبقۂ شبکیہ (Retina) میں بھی سیلانِ خون واقع ہو جائے۔

(۲) **مہلک فشار الدم**:۔ اس میں علامات بہت شدت کے ساتھ رونما ہوتی ہیں اور یہ دو قسموں پر مشتمل ہے:۔

(ا) وہ فشار الدم قوی جو درمیانی سے زیادہ عمر کے لوگوں کو لاحق ہوتا ہے اور غیر مہلک طور پر مدتوں چلتا رہتا ہے اور جس کے ساتھ عظم قلب (دل کا بڑھ جانا (Hypertrophy of the Heart) اور شرائین کی دیواروں کی صلابت موجود ہوتی ہے۔ بلا کسی ظاہری سبب کے مریض کی حالت روز بروز خراب ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ بدن کے بے جان ہونے کی، بھوک نہ لگنے کی، درد ادر دوران سر کی نیز دقتِ تنفس کی شکایت کیا کرتا ہے۔ رات کے وقت پیشاب کی حاجت بار بار محسوس ہوتی ہے اور یہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ مریض کے گردے ماؤف ہو گئے۔ اسی کے ساتھ بینائی میں فرق آجاتا ہے، جسے غلطی سے التہاب شبکی زلالی (ریٹی نائٹس البیومنیوریکا (Retinitis Albuminurica) کہا جاتا تھا اس قسم کے مریض عموماً چالیس سے پچاس سال تک کی عمر والے ہوتے ہیں۔ اور گردوں کی شکایت لاحق ہو جانے پر دو سال کے اندر اندر تمام ہو جاتے ہیں۔

(ب) وہ مہلک فشار الدم قوی جو نسبتاً جوان عمر کے آدمیوں میں رونما ہو، اور جس میں ایک مدت دراز تک مرض پوشیدہ رہ کر انتہائی شدت کے ساتھ ظاہر ہو۔ ان مریضوں میں گردوں کا مرض بہت شدت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور بڑی تیزی سے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس قسم میں انجام کا شمار برسوں کے بجائے مہینوں سے کرنا چاہیے۔ اس قسم کے مریض زیادہ نہیں جیتے۔

اطمینان بخش علامات خون کے دباؤ کی زیادتی اگر اتفاق سے مرض کی ابتدا میں معلوم ہو جائے تو نتیجہ اکثر اچھا نکلتا ہے۔ اگر دماغی افکار اور تفکرات کی وجہ سے خون کا دباؤ بڑھا ہے، اور اگر دماغی افکار دور ہونے پر خون کا دباؤ گھٹ جائے تو یہ بھی بہت اچھی علامت ہے۔ اسی طرح خون کا دباؤ اگر ایسے لوگوں میں بڑھتا ہو جو سادہ اور سکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان کے قلب میں بھی کوئی مرض نہیں ہے تو نتیجہ مرض کے متعلق بہت ہی خوشگوار امید قائم کی جا سکتی ہے۔ دواؤں کے ذریعے یا بستر سوار ہو جانے سے، اگر خون کے دباؤ میں بین کمی آجائے تو یہ بھی ایک نیک فال ہے۔

خطرناک علامات مریض جس قدر کم عمر کا ہوگا اسی قدر اس کے لیے اندیشے زیادہ ہیں۔ بیماری اگر بیس اور تیس سال کی عمر کے درمیان شروع ہوئی ہے تو اکثر و بیشتر اس کا انجام برا ہوتا ہے۔ لیکن اس کلیہ کے مستثنیات بھی بہ کثرت ہیں۔ جن مریضوں کے خون کا دباؤ خصوصاً انبساطی حالت میں بہت زیادہ بڑھ جائے ان کے مرض میں افاقے کی امید کم ہے، اور اگر پارے کا درجہ (خون کا دباؤ ناپنے کے آلے میں) دو سو پچاس انقباضی اور ایک سو پچاس انبساطی سے بڑھ جائے تو مریض کی زندگی یقیناً خطرے میں ہے۔ قلب، شرائین اور گردے جس قدر زیادہ حد تک ماؤف ہوں اسی حد تک انجام مرض کے متعلق پیش بینی خراب ہے۔

انجام مرض کے متعلق پیشین گوئی کرنے میں قلب کی حالت کا لحاظ سب سے زیادہ اہم ہے۔ ذرا سی حرکت یا ذرا سا کام کرنے پر قلب کی حرکت کا بے حد بڑھ جانا، وجع القلب (دل کے درد) کا پیدا ہو جانا، اور قلب کا مائل بہ سقوط ہونا سب ایسی علامات ہیں کہ جن کی موجودگی میں امید افزا پیش گوئی نہیں کی جا سکتی۔

اوپر کے بیان سے یہ واضح ہے کہ فشار الدم قوی کے ہر سو مریضوں میں سے نوے ایسے ہوتے ہیں جن کی زندگی خطرے میں نہیں ہوتی، اور صرف ایسے دس مریض جن میں قلب یا گردے کی خرابیاں زندگی کو ناممکن بنا دیں خطرے میں گرفتار ہوتے ہیں۔

ایک عرصۂ دراز تک خون کا دباؤ بڑھا ہوا رہنے سے جسم پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

قلب، شرائین اور باریک شرائین کی ساخت میں جو عضلاتی ریشے داخل ہیں ان کا حجم بڑھ جاتا ہے۔ کچھ عرصے تک تو قلب کا صرف بایاں بطین ہی بڑھ کر بڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن بعد میں قلب کے باقی تینوں خانے بھی بڑھ جاتے ہیں اور پھیل جاتے ہیں۔ اس طریقے پر قلب کا حجم بہت ہی بڑا ہو جاتا ہے اور اس حالت کو قلب البقر (Cor Bovinum) کہتے ہیں۔

شرائین کا تصلب جسم کے اندرونی اعضا میں سے خصوصیت کے ساتھ گردوں میں رونما ہوتا ہے، اور بہت شدت سے رونما ہوتا ہے۔ دماغ، آنکھ کا طبقہ شبکیہ، بانقراس، طحال اور جگر کا ماؤف ہونا لازم نہیں ہے اور اگر ماؤف ہوں تو گردوں کی طرح تصلب شدید نہیں ہوتا۔

دماغ پر اس کے جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ قوت گویائی کا زوال، بعض اعضاء کا استرخاء یا بینائی کا جاتا رہنا ہیں جو عارضی طور پر لاحق ہوتے ہیں اور در حقیقت یہ آنے والے خطروں کے متعلق خطرے کی گھنٹی کا کام دیتے ہیں۔ مرگی کے انداز کا تشنج اور بے ہوشی، درد سر اور قے سب سے

زیادہ عام علامات ہیں اور یہ اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ دماغ میں اجتماعِ خون واقع ہو گیا ہے۔ دماغ میں جو مہلک سیلانِ خون واقع ہوتا ہے وہ ایک عرصۂ دراز کے شریانی تصلب کا آخری نتیجہ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے دماغ کے بعض حصے نرم پڑ جاتے ہیں اور شرائین کی دیواروں کو اپنے سہارے سے محروم کر کے ان میں ایسی استعداد پیدا کر دیتے ہیں کہ وہ آسانی سے شق ہو جائیں۔

گردوں میں ایک عرصے تک تو التہاب محدود رہتا ہے لیکن کچھ عرصے کے بعد گردوں کی تمام ساختوں میں اور بافتوں میں التہاب عام ہو جاتا ہے اور ان کی ساختیں چربی میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

علاج ہم ابھی تک اس ناخوش گوار اور ایک حد تک مہلک مرض کا پہلے سے کوئی ایسا تدارک کرنے کے قابل نہیں ہوئے ہیں کہ یہ مرض رونما ہی نہ ہونے پائے۔ ہم تاحال اُن عجیب و غریب تبدیلیوں کی تہ کو نہیں پہنچ سکے ہیں جو قلب اور شرائین کے خلیات میں ابتداءً پیدا ہو کر ان اعضا میں مرض کو قبول کرنے کی استعداد پیدا کر دیتی ہیں۔ اسی لیے حفظِ ماتقدم کے طور پر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں جس سے غالباً اس جنگ کے بعد عظیم کا لقب چھن جائے گا، گولوں کے پھٹنے کے دھماکوں سے سپاہیوں کے دماغوں پر جو اثرات مرتب ہوتے تھے ان کی جب تحقیق کی گئی تو یہ معلوم ہوا کہ وہ اثرات بالکل وہی ہیں جو شہری زندگی میں ضعفِ اعصاب اور اختناق الرحم کے نام سے نامزد کیے جاتے ہیں۔ اور عام طور پر پریشان حال اور پراگندہ دماغ لوگوں لاحق ہوا کرتے ہیں۔ تحقیقات کے دوران میں یہ بھی پتہ چلا کہ گولوں کے صدمات سے جو علامات پیدا ہوتی تھیں وہ مریضوں کے جسم کی کسی ایسی خرابی پر مبنی ہوتی تھیں جو موروثی طور پر یا نظامِ جسم کی نادرستی کے طور پر ان میں موجود تھی، لیکن خفیہ بلکہ خفتہ پڑی ہوئی تھی اور ان صدمات نے تحریک پہنچا کر اسے بیدار کر دیا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمیں مرض کی بالکل ابتدا میں ان بے شمار چھوٹی چھوٹی اور ناقابلِ التفات علامات کی طرف توجہ کر کے انھیں روک دینا چاہیے؛ ورنہ وہ چند روز کے بعد فشارالدم لاحق کر دیں گی جس کی استعداد قبولیت موروثی طور پر جسم میں موجود ہے۔

بہت سے مریضوں پر مشاہدہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اکثر و بیشتر مریضوں میں ایسی ہی علامات رونما ہوتی ہیں جن کا تعلق عصبی نظام سے ہوتا ہے۔ محققین کی بڑی جماعت ... نتیجہ ... ہے کہ نفسیاتی عناصر خون کے دباؤ کو بڑھا دینے یا گھٹا دینے میں بہت ہی نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ خصوصاً ایسے مریضوں میں کہ جن میں قبولِ مرض کی چھپی ہوئی استعداد موجود ہو۔ مشاہدوں کے یہ نتائج ہماری توجہ اس طرف مبذول کرتے ہیں کہ ہم مریض کے ماحول کو اس کے لیے سازگار بنا کر خون کے دباؤ کو بڑھنے سے روک سکتے ہیں۔ مثلاً پیشہ، اندازِ طبیعت، تعلیم اور طرزِ معاشرت میں تبدیلیاں پیدا کر کے ہم مریض کی بہت بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ ہر مریض کے لیے اس کی طبیعت اور اس کی حیثیت کے مناسب جداگانہ ماحول ہونا چاہیے جس میں مریض کی دماغی اور جسمانی بہبود کا خیال رکھا گیا ہو۔ جذباتی ہیجان، افکارِ دنیا اور تھکا دینے والی محنت سے مریض کو بچا کر ایسی جگہ اُسے رکھنا چاہیے جہاں کی فضا اس کے لیے خوش گوار ہو۔ ایسے پیشے جن میں خطرات سے سابقہ نہیں پڑتا اور کم و بیش یکساں قسم کا روزکام کرنا پڑتا ہے، نسبتاً بہتر ہوتے ہیں۔ گاہے گاہے تعطیل کے ذریعے سے مریض کو آرام کے مواقع بھی ملنے چاہییں۔

مریض کے لیے ایک ایسا طرزِ زندگی تجویز کر دیا جائے کہ جس کی بدولت اس کی عادات باقاعدہ ہو جائیں۔ کھانا، سونا، اور پاخانے کے لیے جانا سب کام مقررہ اوقات پر ہونے چاہییں۔ کثرت مباشرت، بسیار خوری، کثرت تمباکو نوشی اور کثرت شراب نوشی سے پرہیز لازم ہے۔

مریض کو ہر قسم کی غذائیں دے سکتے ہیں، لیکن غذا کے متعلق اعتدال برتنا لازم ہے۔ زیادہ مقدار میں مرغن غذائیں اور شکر اور نشاستے دار چیزوں کی کثرت مضر ہے۔ کیوں کہ ان چیزوں سے مٹاپا بڑھتا ہے جو فشارالدم کا ایک سبب ہے۔ نیز ان چیزوں سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کا گوشت غذا میں کم کر دیا جائے۔ لیکن اس بات کا لحاظ رہے کہ مریض کی کمزوری اتنی نہ بڑھنے پائے کہ جسم میں قوّتِ حیات (Vitality) کی کمی رونما ہو جائے۔ تجربوں نے ثابت کر دیا ہے کہ تمام غذا کی روزانہ مقدار میں کمی کر دینا اس سے بہتر ہے کہ صرف گوشت کی مقدار گھٹائی جائے۔ تازہ سلاد، سبز ترکاریاں، انڈے اور پھل ایسے مریضوں کے لیے بہترین غذائیں ہیں۔ کھانے میں نمک کی مقدار کم ہونی چاہیے۔ مشروبات میں ایسے بیماروں کے لیے پانی سب سے بہتر ہے۔ خالی پیٹ پر کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے اور سوتے وقت پانی پینا مفید ہے۔ اگر جگر میں اجتماعِ خون کی علامات موجود ہوں یا جسم میں یورک ایسڈ (حامض البول) کا اجتماع ہو رہا ہو تو "وچی واٹر" کا استعمال کھانے کے اوقات پر مفید ترین چیز ہے۔ دیگر

مشروبات بہت کمی کے ساتھ استعمال کرنے چاہییں۔ ہندوستان کی چاء کی نسبت چین کی چاء بہتر ہے جسے تازہ تیار کر کے ہلکی استعمال کرنا چاہیے شراب ہر قسم کی ممنوع ہے، لیکن اگر ضروری ہو تو بہت تھوڑی سی بہت سا پانی ملا کر کھانے کے ساتھ پی سکتے ہیں۔ موٹے آدمیوں کے لیے نیز اُن لوگوں کے لیے جن کے جسم میں خون کی زیادتی ہو ہفتے میں ایک روز کا فاقہ خون کے دباؤ کو گھٹا دینے اور جسم سے فاسد مادّوں کو نکال دینے کے لیے بہت ہی مفید ہے۔

روزانہ ہلکی ورزش، خواہ پیدل کی جائے یا گھوڑے پر سوار ہو کر، مفید ہے۔ کھیلوں کے ذریعے سے اگر ورزش کی جائے تو اتنا خیال رکھنا چاہیے کہ تکان نہ لاحق ہو، اور تن درستوں سے مقابلہ کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

جسم کو آرام دینے کے لیے سونا بہت ضروری ہے۔ اور اگرچہ ایک ہی قاعدہ سب کے لیے مقرر نہیں کیا جا سکتا، تاہم اتنا کہا جا سکتا ہے کہ اوسطاً آٹھ گھنٹے روزانہ کی نیند ضروری ہے۔ دن میں بھی کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر کے لیے آرام کرسی پر نیم دراز ہو جانا ان لوگوں کے لیے خصوصیت کے ساتھ مفید ہے جو جذباتی مزاج کے واقع ہوئے ہیں۔ علاج کی جملہ تدابیر کے متعلق گُر کی یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ خون کا دباؤ کم کرنے کے لیے یہ لازمی ہے کہ زندگی کے تمام افعال میں اعتدال اور میانہ روی سے کام لیا جائے۔

اوپر علاج کے سلسلے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ تمام احتیاطی تدبیریں تھیں جن کے ذریعے سے، اگر ابتدائے مرض میں مریض مل جائے، تو ہم اس کے خون کا دباؤ بڑھنے سے روک سکتے ہیں۔ اب آگے اُن تدبیروں کا ذکر ہو گا جو مرض رونما ہونے کی حالت میں اختیار کی جاتی ہیں۔ ان میں بیشتر تو وہی تدابیر ہیں جو بیماری سے تحفّظ کے ضمن میں بیان ہو چکی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ابتدا میں مرض پر قابو پا لیا جائے تو شاذ و نادر ہی کوئی اندیشہ ناک علامت پیدا ہوتی ہے اور مریض کی صحت کی بحالی کے ساتھ ساتھ خون کا دباؤ بھی خود ہی گھٹتا چلا جاتا ہے۔ بعض بعض مریض ایسے بھی ملتے ہیں جن میں اس زیادتی فشار کو کسی تدبیر سے کم نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ مریض کی زندگی کے متعلق طوالت کی پیشین گوئی ہرگز نہیں کی جا سکتی، کیوں کہ اس بات کا امکان ہر وقت موجود رہتا ہے کہ بالکل ناگہانی طور پر کوئی مہلک علامت نمودار ہو جائے، پھر بھی ہم مریض کو بہت کچھ نفع پہنچا سکتے ہیں۔ اس لیے ہمیں مایوسانہ کے بجائے ایک حد تک امید افزا انداز میں علاج شروع کرنا چاہیے۔ اگر مریض کا دل اُمید سے بھرا ہوا ہو اور ساتھ ہی مرض کی علامات میں بھی کمی رونما ہونے لگے تو صرف یہی نہیں کہ مریض کا اعتقاد بڑھ جائے بلکہ حقیقی طور پر مرض کی ترقی رُک جاتی ہے۔ مرض کے متعلق مریض کی فکرمندی ضرور رفع کر دینی چاہیے۔ کیوں کہ بیشتر اوقات مریض کو مرض کی نسبت غم اور رنج سے زیادہ نقصان پہنچ جاتا ہے۔

جن مریضوں میں علاماتِ مرض ظاہر نہ ہوں انھیں عموماً کسی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی اور مریض کو یہ بتا دینا کہ اس کے خون کا دباؤ بڑھا ہوا ہے، اور بہت تن دہی سے اس کے کم کرنے کی تدابیر میں مصروف ہو جانا ایک حد تک مریض کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ صرف اسی قدر کافی ہے کہ اس کے اعزّا کو مناسب حد تک صحیح حالات سے آگاہ کر دیا جائے اور انھیں ہدایت کر دی جائے کہ مریض کے کانوں تک یہ خبر نہ پہنچے۔

مناسب غذا، کافی آرام، ہلکی اور خوش گوار ورزش مرض کو بہت کچھ کم کر دیتی ہے اور اگر ان تدابیر کے ساتھ ساتھ مریض کے رنج و غم یا غصہ اور پریشانی کو بھی دور کر دیا جائے تو علاج میں ضرور کامیابی ہوتی ہے۔ دورانِ علاج میں اگر یہ محسوس ہو کہ مریض کے درون افراز غدود صحیح طریقے پر کام نہیں کر رہے ہیں تو مختلف غدودوں کے ست استعمال کرا کے غدودوں میں تحریک پہنچا دی جائے۔ شراب اور تمباکو کے زیادہ استعمال سے مریض کو روک دیا جائے۔ اکثر مریضوں پر زیادہ دیر تک سونے کا اثر غیر معمولی طور پر اچھا ہوتا ہے، اور اگر ضرورت ہو تو مسکّنات اور مخدّرات سے مدد لے کر مریض کو کافی وقت تک خوابیدہ رکھا جائے۔ ایسی عورتوں میں جو سنِ ایاس کو پہنچ گئی ہوں یہ تدبیر خصوصیت کے ساتھ مفید ہوتی ہے۔

فشار الدم میں سب سے زیادہ اسی بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں یکایک قلب کی حرکت بند نہ ہو جائے اس لیے قلب کی طرف ہر وقت نگاہ رہنی چاہیے۔ سب سے زیادہ مفید تدبیر، جب قلب متاثر معلوم ہو یہ ہے کہ مریض کو بستر سوار بنا دیا جائے۔ کیوں کہ دل کے عضلات کی یہ خصوصیت ہے کہ اگر انھیں تھوڑا سا آرام میسر آ جائے تو وہ مرض پر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ تدبیر ایسے مریضوں میں بہت

زیادہ کارآمد ہوتی ہے جن کے دل شرائین کی تنگی کی وجہ سے غیر معمولی زور کے ساتھ کام کرتے کرتے تھک گئے ہوں۔ یہ خیال رہے کہ ایسی تیز دوائیں دے کر جو شرائین میں فراخی پیدا کرتی ہیں یکایک خون کے دباؤ کو بہت سا نہ گھٹا دینا چاہیے کیوں کہ ممکن ہے کہ بعض اوقات اس کے نتیجے سخت اندیشہ ناک اور مہلک نکلیں۔

سب سے زیادہ مفید اور سب سے زیادہ قابل اعتبار دوا ایسی صورت میں "ڈجی ٹیلس" (Digitalis) ہے کیوں کہ اس کے اثر سے انقباضی اور انبساطی دونوں قسم کے خون کے دباؤ میں اکثر کمی آجاتی ہے۔ ڈجی ٹیلس کے استعمال سے اگر نبض کی رفتار گھٹ کر ساٹھ اور چھیاسٹھ ضربات فی منٹ کے درمیان آجائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ دوا مفید پڑ رہی ہے۔ ڈجی ٹیلس کے استعمال میں ایسی حالت میں احتیاط برتنی چاہیے کہ جب قلب کے عضلات کے ریشوں میں التہاب موجود ہو۔

قلب میں اگر اجتماع خون موجود ہے اور اس کی وجہ سے قلب مائل بہ سقوط ہے تو دل کو طاقت بخشنے والی اور پیشاب زیادہ لانے والی دواؤں سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ ان دواؤں میں ڈجی ٹیلس، تھیو برومین اینڈ سوڈیم سیلی سلیٹ، کیلسیم، ڈایوریٹین اور یوفائین زیادہ مفید ہیں۔ خون کا دباؤ کم کرنے کے لیے پارے کے مرکبات اور نمکین مسہلات منہ کے ذریعے سے دینے چاہییں یا جونکیں لگا کر یا فصد کھول کر جسم میں خون کی مقدار کم کر دینی چاہیے۔ سانس کی تنگی دور کرنے کے لیے آکسیجن گیس مریض کو سنگھائیں۔ جسم کا ورم دور کرنے کے لیے اگر گردوں میں خرابی نہیں ہے تو "سیلرگن" کا انجکشن لگائیں۔

جن مریضوں میں وجع القلب سے سقوط قلب کا اندیشہ ہو انھیں آیوڈین برومائڈس اور گرم گرم مشروبات پلائیں۔ شدید حالتوں میں ایڈرینین یا مارفین کا استعمال بھی ضروری ہو جاتا ہے۔

شریانوں کے سخت ہو جانے کی صورت میں علاج زیادہ تر علامات کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ہفتے میں دو مرتبہ کیلومل اور نمکین مسہلات سے جسم کے فضلات کا خارج کر دینا مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر قلب کی حرکت بے قاعدہ ہو جائے تو پارہ اور ڈجی ٹیلس سے مرکب گولیاں بہت کارآمد ہوتی ہیں۔

ایسے گردے جو ماؤف ہوں ان میں خون کے فاسد مادّوں کو چھان کر پیشاب کے راستے خارج کر دینے کے لیے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ خون کا دباؤ معمول سے کسی قدر زیادہ ہو، اس لیے خون کے دباؤ کی تھوڑی سی زیادتی اس سے بہتر ہے کہ خون کی اچھی طرح صفائی نہ ہو سکے۔

گردوں کی سوزش اگر حاد اور شدید قسم کی ہو تو ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ خون کی صفائی کا بار تا حدِ امکان گردوں پر کم ڈالیں اور یہ مقصد اس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ مریض کو کامل آرام سے لٹا دیں، دو دو یا تین تین دن کے لیے فاقے کرائیں۔ نیم گرم پانی میں بٹھا کر غسل دیں، آہستگی کے ساتھ کمر کی مالش کریں، اور نمکیات کے ہلکے جلاب دیں۔

اگر گردوں میں مزمن قسم کی سوزش ہو تو مریض کے لیے ایسی مناسب غذا تجویز کر دیں کہ پیشاب کا وزن مخصوص ایک ہزار بیس یا اس سے کچھ زیادہ رہے۔ اگر وزن مخصوص اس سے کم ہو تو غذا میں اجزائے لحمیہ بہت ہی کم کر دینے چاہییں۔ نمک کا استعمال ایسی صورت میں ممنوع ہے اور مریض کو پھیکی غذائیں دینی چاہییں۔ شدید دردِ سر کی حالت میں فصد کھول دیں، یا مسکن دواؤں کا استعمال کریں۔ قبض موجود ہو تو مسہلات سے اس کا ازالہ کریں۔

گر تسمم بولی (Uraemia) کی کیفیت رونما ہو یعنے پیشاب کے اجزا خون میں جذب ہو جائیں اور تنفس میں پیشاب کی بو آنے لگے تو تیز نمکین جلابوں سے کام لیں، پائلو کاربین کا استعمال کریں۔ مریض کو آدھے گھنٹے تک گرم پانی میں بٹھائیں اور اس کے بعد گرم گرم چاء پلا کر کمبل کے بستر پر کمبل اُڑھا کر لٹا دیں۔ ان تدابیر سے وہ دماغی موت جو تسمم بولی کے سبب لاحق ہوتی ہے رُک جائے گی۔

فشار الدم کے مریضوں میں حقیقت یہ ہے کہ دوائیں بہت زیادہ کام نہیں دیتیں، لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ضرورت کے وقت بھی دوا دی ہی نہ جائے۔ ہفتے میں دو مرتبہ کیلومل نصف یا ایک گرین کی مقدار میں، جس کے بعد دوسری صبح کو ایک ایک چمچہ بھر دو چار کا

میگنیشیم اور سوڈیم سلفیٹ دے دیا جائے، اکثر مفید ہوتی ہے۔ اختلاج قلب اور بے چینی رفع کرنے کے لیے امونیم برومائڈ ۱۰ گرین، اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۔ اونس اور ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ نصف ڈرام ذرا سے پانی کے ساتھ ملا کر دیا جا سکتا ہے۔

شریانوں کی تنگی رفع کرنے میں پٹاسیم آیوڈائڈ کم مقدار میں اور سبتھ نائٹریٹ مفید ہیں۔ ان کا اثر دیر میں ہوتا ہے لیکن پائدار ہوتا ہے۔ اگر گردوں میں بیماری نہ ہو تو پٹاسیم سلفوسائنیٹ ڈھائی گرین کی مقدار میں پانی میں حل کرکے روزانہ تین مرتبہ ایک ہفتے تک پلائیں اور پھر اس کی مقدار کم کر دیں۔ اس سے بہت سے مریضوں میں خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور تمام علامات مرض میں بھی کمی آجاتی ہے۔ مضطرب الحال مریضوں کا علاج مسکنات اور مخدرات سے کرنا ضروری ہے اور اس مقصد کے لیے کلورل ہائیڈریٹ اور پٹاسیم برومائڈ ہر ایک دس دس گرین کی مقدار میں دینے سے دردِ سر بھی رفع ہو جاتا ہے اور مریض سو بھی جاتا ہے۔ لیومی نل نصف گرین کی مقدار میں دن میں تین مرتبہ یا نصف سے ایک گرین تک رات کو سوتے وقت ایک مرتبہ دینا بہت آرام دہ ثابت ہوتا ہے۔

اس مرض کے لیے مختلف کمپنیوں کی بنائی ہوئی بہت سی ایسی دواؤں کے اشتہار دیے جا رہے ہیں جو مختلف غدودوں سے بنائی گئی ہیں۔ تجربے نے یہ ثابت کیا ہے کہ غدودوں کے مرکبات کچھ زیادہ مفید نہیں ہیں۔

درقین (Extract Thyroid) کے انجیکشن ایسے مریضوں میں مفید ثابت ہوئے ہیں جن میں غدۂ درقیہ (Thyroid Gland) کی رطوبت کی کمی نمایاں طور پر موجود تھی اور جسم میں چربی کی مقدار بہت زیادہ تھی۔ لیکن خود فشار الدم قوی پر ان انجیکشنوں کا بھی کوئی اثر محسوس نہیں ہوا۔ جگر کے ست کے انجیکشنوں سے عارضی طور پر کچھ فائدہ محسوس ہوتا ہے۔ لیکن بالکل ہنگامی اور ناپائیدار۔

وجع القلب کے موقع پر درد رفع کرنے اور دماغ میں سیلان خون کے اندیشے کو دور کرنے کے لیے تین سے پانچ بوند تک کی مقدار میں امیل نائٹرائٹ سنگھانا عموماً مفید ہوتا ہے۔ ایریتھرول نائٹریٹ نصف گرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ کھلانا خون کے دباؤ کو کم کر دیتا ہے۔

فشار الدم ضعیف

خون کے دباؤ کی زیادتی کی طرح دباؤ کی کمی (Low Blood Pressure) بھی غیر صحیح کیفیت اور مرض ہے۔ یہ کیفیت موروثی طریقے پر بھی والدین سے اولاد کو مل سکتی ہے اور جسمانی بناوٹ وغیرہ کی وجہ سے بعد از ولادت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس مرض کے مریض صحیح معنی میں زندہ در گور رہتے ہیں اور حرکت و عمل سے کوسوں دور بھاگتے ہیں کہ جو زندگی کی نشانیاں ہیں۔ ایک قسم کی پست ہمتی اور کام سے بیزاری کی کیفیت ہمہ وقت طاری رہتی ہے اور جسم میں تغذیے کی خرابیاں نمایاں طور پر معلوم ہوتی ہیں۔

یہ کیفیت عام طور پر تکان کے موقع پر یا عورتوں میں ماہواری ایام کے زمانے میں لاحق ہوتی ہے، اور سست مزاج لوگوں میں یا ایسے لوگوں میں جنہیں روزمرہ بالکل ایک ہی سے کام کرنے پڑیں، یا گرم ممالک کے باشندوں میں، یا کسرتی پہلوانوں میں یا ضعیف العمری میں مستقل مرض بن جاتی ہے۔

اس کی علامات یہ ہیں کہ مریض کو ہر قسم کی دماغی اور جسمانی محنت سے نفرت ہو جاتی ہے۔ مریض کا رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے۔ اور جسم کے عضلات ڈھیلے ڈھالے ہو جاتے ہیں۔ دورانِ خون میں سستی آجانے کی وجہ سے ہاتھوں اور پیروں میں خون کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ مریض کے خیالات پست اور احساس ہیچ میرزی (Inferiority complex) زیادہ ہو جاتا ہے۔ دماغ کے تمام افعال عموماً سست ہو جاتے ہیں۔ حافظہ بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ طبیعت بجھی بجھی سی رہتی ہے۔ نیند کم آتی ہے۔ دردِ سر اور دورانِ سر موجود رہتا ہے۔ غشی طاری ہو جایا کرتی ہے اور معدہ اور آنتوں کے افعال میں فتور لاحق ہو جاتا ہے۔

ایسے مریضوں میں خون کا دباؤ معمول سے کم ہو جاتا ہے۔ خون کا دباؤ معمولی حالات میں جوان مردوں میں ایک سو دس انقباضی اور چھیاسٹھ انبساطی ہوا کرتا ہے۔ عورتوں میں انقباضی ایک سو پانچ اور انبساطی باسٹھ ہوتا ہے۔ لیکن ان اعداد کو بالکل صحیح قیاس نہ کر لینا چاہیے۔ کیوں کہ خون کے دباؤ میں ہر وقت کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اور کھانا کھانے کے دو گھنٹے بعد کے دباؤ کا اوسطاً یہ درجہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ اگر خون کا دباؤ بہت کم ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ دروں افراز غدودوں کی رطوبت خون میں کم ہے، اور اگر بہت زیادہ ہو تو وہ عموماً گردوں کی خرابی کی طرف

۱شار ملا کرتا ہے۔ کمزور آدمیوں میں عموماً خون کا دباؤ انقباض کے وقت ایک سو دس سے نیچے تک اور انبساط کے وقت اسّی سے ساٹھ تک دیکھا جاتا ہے۔

علاج بہ کثرت مریض تو ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر تن درست نظر آتے ہیں اور ان میں مرض کی کوئی خاص علامات یا تو ہوتی ہی نہیں یا اگر ہوتی ہیں تو بہت کم۔ ایسے مریضوں کو کسی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک چھوٹی سی تعداد ایسے مریضوں کی بھی ہوتی ہے کہ انھیں کوئی علاج نفع نہیں پہنچاتا۔ باقی مریضوں میں اصول علاج کے طور پر ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ان کے قوائے عمل کو بیدار اور ان کی قوتِ حیات کو تحریک پہنچا کر آمادہ کار کریں اور سب سے زیادہ یہ کہ اس قسم کی تدابیر اختیار کریں کہ ان کی غذا ان کا جزو بدن بننے لگے۔

شدید حالت میں مریضوں کو کامل آرام پہنچایا جائے۔ غذا عمدہ، طاقت بخش اور بہ افراط مہیا کی جائے۔ ورزش کی مقدار بہ تدریج بڑھائی جائے مریضوں کو گھر سے باہر جا کر چھٹیاں منانے اور دھوپ کا غسل دینے کی عادت ڈالی جائے۔ دوا کے طور پر پچوٹیٹرین (Pituitrin) اور تھائرکسین (Thyroxin) خفیف مقدار میں ملا کر دی جائے۔ چوتھائی گرین کی مقدار میں ایفیڈرین بھی بہت مفید ہے۔ دورانِ خون کی اور اعصاب کی خرابیوں کے لیے کارڈیازول استعمال کی جائے۔ تکان کے لیے ایڈرینیلین سحرگاہی سستی کے لیے کیفین سائٹریٹ، دورانِ سر کے لیے کونین ہائیڈرو برومائڈ، اور نیند کی کمی کے لیے سومنی فین بہت مفید دوائیں ہیں۔

فشار الدم قوی کا طبی علاج

از جناب حکیم محمد حسن صاحب عباسی، کراچی

جہاں تک اصول علاج کا تعلق ہے خیال کیا گیا ہے کہ فشار الدم قوی کی حالت میں ایسی دواؤں سے کام لیا جائے جو عروق شعریہ کو پھیلا کر عسرِ دق شعریائی دَورانِ خون بڑھا دیں تاکہ خون کا دباؤ گھٹ جائے۔

عملی طور پر خصوصاً ابتدائی درجات میں ہر مریض کو مکمل نفسانی اور بدنی آرام دیا جائے اور سکون کے ساتھ لٹائے رکھا جائے۔ اصل سبب پر غور کرنا چاہیے اور اسی کا علاج ہونا چاہیے۔ عام طور پر حفظِ صحت اور صفائی کا خاص خیال رکھا جائے اور اگر کہیں بھی کوئی مرکزِ تعفن موجود ہو تو فوراً اس کا مناسب علاج کیا جائے۔

دواؤں میں فشار الدم قوی کو گھٹانے کے لیے 'چھوٹا چندن' کو خاص شہرت حاصل ہے۔ چناں چہ دَورے کے وقت چھوٹا چندن ۳ ماشے فلفل سیاہ ۱۰ ماشے سفوف بنا کر شربت عناب کے ساتھ دیا جا سکتا ہے۔ جب خون کا دباؤ طبعی درجے پر آ جائے تو اس کا استعمال بند کر دینا چاہیے۔ چوں کہ شرائین میں سوداوی اجزائے ارضیہ کی وجہ سے تکلسی کیفیت ہو جاتی ہے، جو منجملہ اور اسباب کے فشار الدم قوی کا ایک اہم سبب ہے اس لیے علاج کے سلسلے میں مبّرد اور مرطب دوائیں اور خصوصاً سودا کی اصلاح کرنے والی دوائیں استعمال کرنی چاہییں۔ اگر مذکورۂ بالا سفوف، افتیمون ولایتی ۲ تولہ پوٹلی میں باندھ کر دودھ پاؤ سیر میں جوش دے کر اس کے ساتھ یا بارِ الجبن کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بہت مفید ہوگا۔ نیز پینے کے لیے یہ نسخہ دیا جائے۔

لعاب بہدانہ ۳ ماشے، شیرۂ تخم کاہو مقشر ۳ ماشے، شیرۂ تخم کدو شیریں ۳ ماشے، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشے، شیرۂ مغز تخم خیارین ۳ ماشے، شیرۂ مغز تخم تربوز ۳ ماشے۔ عرق گاؤزباں ۹ تولے اور عرق کیوڑہ ۳ تولے میں نکال شربت عناب دو تولے حل کر کے پلا دیں۔

دورے کی حالت میں اگر مندرجۂ ذیل پاشویہ دیا جائے تو بھی مفید ہوگا۔

گل نیلوفر ایک تولہ، گل بنفشہ ایک تولہ، تخم خطمی ایک تولہ، سبوس گندم ایک تولہ، نمک طعام ایک تولہ، برگ کنار پاؤ سیر، پانچ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب تہائی رہ جائے تو صاف کر کے نیم گرم پاشویہ کریں۔

فشار الدم قوی کے مریض کو قبض ہرگز نہ ہونے دیا جائے۔ ایسے نمکین مسہلات استعمال کریں جو پانی جیسے دست لائیں۔ تجربے کی بناء پر جوارش سفرجلی مسہل کو بھی فشار الدم قوی کے مریضوں میں رفع قبض کے لیے مفید پایا گیا ہے۔ اگر فشار الدم بہت بڑھ جائے، اور مریض تنومند

اور طاقت در ہو تو فصد باسلیق یا ہفت اندام کے ذریعے سے حسب ضرورت خون نکال لیا جائے۔ فصد کے بعد تبرید کے لیے یہ نسخہ دیں۔

خمیرہ گاؤ زباں ایک تولہ، ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر کھلائیں، اوپر سے عناب ۵ دانے عرق گاؤ زباں ۱۲ تولے میں شیرہ نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولے شامل کر کے تخم ریحان سلم، ۶ ماشے چھڑک کر پلائیں۔

فشار الدم قوی کے مریض کو غذا بہت ہی کم دیں اور جو دیں وہ صرف سیال ہونی چاہیے۔ خاص طور پر خون بنانے والی غذائیں تو بالکل ہی بند کردی جائیں۔ پھل اور ترکاریوں پر زیادہ زور دینا چاہیے۔ چائے اور کوفی اگر قطعی چھوڑ دی جائیں تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ اعتدال لازم ہے۔ شراب سے بالکل پرہیز کرنا چاہیے۔ البتہ انڈے کی اجازت ہے نیز پانی خوب پیا جائے اور خصوصاً غذا کھانے سے پہلے۔ نمک بہتر ہے کہ کھانے میں بالکل ہی نہ دیا جائے اگر مریض بہت ہی موٹا ہو تو شکر، گھی اور نشاستے دار غذائیں ترک کر کے اس کا وزن گھٹانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیم گرم غسل روزانہ دیا جائے۔

بعض اوقات نوجوانوں میں فشار الدم بڑھ جاتا ہے مگر ان میں نہ تو تکلس شریانی ہوتا ہے نہ رگوں میں صلابت اور نہ گردوں میں ورم کیفیت اس قسم کے فشار الدم قوی کا علاج جگر کے ست کے ساتھ بہت کامیابی سے کیا گیا ہے۔

"ہمدرد" کا "تریاق فشار" بھی ایک نہایت ہی عمدہ دوا ہے۔

علاج فشار الدم ضعیف

اس کا علاج بالکل اسباب کی بنا پر ہونا چاہیے مثلاً فقر الدم یا ضعف قلب کی حالتوں میں وہی علاج ہونا چاہیے جو ان کیفیتوں کو دور کردے۔ عام طور پر صحت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور مناسب ورزش اور ریاضت کے ساتھ ساتھ مناسب آرام دینا بھی ضروری ہے۔ ورزش نہایت غور کے ساتھ مقرر کرنی چاہیے کیوں کہ یہ مریض بہت جلد تھک جایا کرتے ہیں۔ ٹھنڈے پانی سے غسل اور مالش بہت ہی فائدہ مند ہیں۔ دواؤں کے طور پر مقویات، مثلاً فولاد، سنکھیا، کچلے اور مروارید کے مرکبات دیے جاسکتے ہیں۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ سے آگے)

کی فکر شروع کردی جائے تو ممکن نہیں بلکہ بڑی حد تک یقینی ہے کہ آپ بڑھاپے میں اس قسم کے عوارض کے شکار نہ ہوں گے، بلکہ صحت مندی کے ساتھ عمر طبعی کو پہنچیں گے۔ اور آپ کے چھوٹے آپ کو بزرگ، اور قابل احترام اور تجربہ کار سمجھتے ہوئے وقتاً فوقتاً آپ کی خدمت میں اس تمنا اور خواہش کے ساتھ حاضر ہوں گے کہ زندگی کا سمندر عبور کرنے اور کامیابی کے ساتھ زندگی بسر کرنے میں آپ اپنے تجربات و مشاہدات کے پیش نظر کچھ ان کی مدد کریں۔ انہیں ایسی نصیحتیں اور ہدایتیں کردیں جو ان کے لیے مفید ہوں اور وہ نہایت اطمینان و مسرت کے ساتھ اپنی زندگی تن درستی کے ساتھ بسر کرنے میں کامیابی حاصل کرلیں۔

اس جدید ترقی و ایجادات کے دور میں ایسے اشخاص کافی تعداد میں موجود ہیں جو اس جنون میں مبتلا رہتے ہیں کہ بڑھے ہو جانے کے بعد پھر جوانی حاصل کرسکیں۔ اس سلسلے میں کوئی کایا کلپ کراتا ہے کوئی اپنے غدود میں پیوند لگوا کر جوان بننے کی کوشش کرتا ہے لطف تو یہ ہے کہ اس موضوع پر متعدد کتابیں بھی آئے دن تصنیف ہوتی رہتی ہیں اور پڑھے لکھے اچھے خاصے عقل مند اور سنجیدہ آدمی بھی کسی نہ کسی حد تک اس پر ایمان لے آئے ہیں کہ بوڑھا ہو جانے کے بعد کچھ دوائیں کھالینے یا غدود وغیرہ بدلوا دینے سے آدمی از سر نو جوان ہو سکتا ہے۔ تجدید شباب کا تجربہ ابھی خود اپنے ابتدائی دور میں ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ بڑھاپے میں جوان بننے کی کوشش کرنا پانی پر لکیر کھینچنے کے مترادف ہے بڑھاپے کے بعد جوان بننے کی کوشش میں بسا اوقات انسان اتنا حاصل نہیں کر پاتا جتنا اپنی گرہ سے کھو بیٹھتا ہے۔

تریاق فشار (رجسٹرڈ)

فشار الدم یعنی ضغطِ دموی کی شکایت آج کل بہت عام ہو لیکن عام معالجوں کے پاس اب تک اس کی کوئی موثر اور کارگر دوا نہیں۔ ہمدرد دواخانے نے اس مقصد کے لیے تریاقِ فشار تیار کی ہو جو ضغطِ دموی میں بہت زیادہ مفید ہے تریاقِ فشار کے استعمال سے کلاہ گردہ (Supra-renal Capsule) کے جزو لبّی (میڈرلی حصہ) کا فعل معتدل ہو جاتا ہو اور اس کا جوہر ایڈری نے لین (Adrenalin) جو خون میں زیادہ مقدار میں مل کر اس کا دباؤ بڑھا دیتا ہو۔ زیادہ مقدار میں تریاق فشار نظام عصبی خصوصاً اعصاب سٹرکیہ کے افعال کو بھی درست کردیتی ہو جس کے ماتحت کلاہِ گردہ کے غدد کام کرتے ہیں اسی کے ساتھ غدۂ نخامیہ (پیچوٹیٹری گلینڈ) کو جس کے ایک حصّے کی رطوبت خون کے دباؤ کو بڑھا دیتی ہو، درست کردیتی ہو اور نظام عصبی پر اثر انداز ہو کر جسم نخاعی یعنی غدہ نخامیہ کی نگرانی کرتی رہتی ہو شریانوں کی دیواروں کو موٹا ہونے اور ان کے جوف کو تنگ ہونے سے محفوظ رکھتی ہو اور شرائین میں لچک پیدا کرتی ہو۔ نیز ان کی سختی کو کم کردیتی ہو باوجود اس کے خون کے دباؤ کو گھٹنے بھی نہیں دیتی نہ قلب کو کمزور کرتی ہو بلکہ اس کو قوت دیتی ہو، تریاق فشار کا کام صرف یہ ہو کہ وہ کلاہ گردہ اور غدہ نخامیہ کے افعال کو باقاعدہ اور نظام عصبی کے اختلال کو رفع کر کے خون کے غیر طبعی دباؤ کو کم کر کے طبعی حدود پر پہنچا دے۔ دائمی قبض کے باعث امعاء سے جو سمیت خون میں جذب ہو کر اس کے دباؤ کو بڑھاتی ہو۔ تریاق فشار اس سمیت کو بھی خارج کرتی ہو۔ بلڈ پریشر کے نتائج یعنی بے خوابی، درد سر، اور سر گھومنے میں بھی تریاق فشار نہایت مفید ثابت ہوئی ہو۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہو۔ قیمت فی شیشی تین رُپے (عہ)

حبِّ فشار

(رجسٹرڈ)　　　　(رجسٹرڈ)

فشار الدم قوی یا ہائی بلڈ پریشر کے لیے ہمدرد دواخانے کی مجلس تجربات نے ایک ایسی دوا تیار کی ہو جو کم قیمت ہونے کے ساتھ اپنے خواص میں حیرت انگیز ہے۔ دل سے خون جانے والی رگوں (شریانوں) میں جو التہابی کیفیّت موجود ہوتی ہو اور جس کی وجہ سے ان رگوں میں چونے کے اجزا آ آ کر جمع ہوتے ہیں، اس کو یہ گولیاں کامیابی کے ساتھ دُور کردیتی ہیں۔ اور شریانوں کی قدرتی لچک کو برقرار رکھتی ہیں جس کی وجہ سے جسم میں دورانِ خون یکساں اور قدرتی طور پر قائم رہتا ہو اور دل پر معمول سے زیادہ بوجھ نہیں پڑتا۔ اس کے علاوہ حبِّ فشار اُن کے زہریلے مادّوں کو بھی رگوں میں جذب ہونے سے روکتی ہیں جو آنتوں میں پیدا ہوتے ہیں اور رگوں کو سخت کرتے ہیں۔ بلڈ پریشر کی عام علامات دردِ سر، اور سر کا بھاری رہنا، چڑ چڑا پن، چہرے کا تمتمانا، قلب کے مقام پر درد، سستی اور غنودگی، حافظے کی خرابی کبھی کبھی نکسیر پھوٹنے کو یہ گولیاں دو تین دن میں ہی کم کردیتی ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ دو دو گولیاں صبح و شام دودھ یا کسی شربت کے ساتھ استعمال کرنی چاہییں۔ صرف رات کو سوتے وقت بھی یہ گولیاں دودھ کے ساتھ کھائی جاسکتی ہیں۔ مسالے دار چیزوں، گوشت اور شراب اور قہوہ وغیرہ سے پرہیز رکھنا چاہیے۔

قیمت فی درجن چھ آنے (۶؍)

ہمدرد دواخانہ، دہلی

حیواناتِ طفیلیہ
انسان کے طفیلی

از جناب ڈاکٹر دانیال صاحب

بہت سے چھوٹے چھوٹے جانور ایسے ہیں جو دوسرے جانوروں پر طفیلی زندگی گزارتے ہیں۔ یہ طفیلی زندگی بسر کرنے والے جانور کسی نہ کسی طرح اپنے میزبان (انسان یا دوسرے اعلیٰ جانور) کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ میزبان اس نقصان کو خاطر میں نہ لائے یا وہ اتنا خفیف ہو کہ اُسے محسوس نہ کیا جاسکے۔

پستانیے سب سے اعلیٰ اور ترقی یافتہ جانور ہیں، اور پھر انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔ شاید اسی مناسبت کی وجہ سے کثیر التعداد چھوٹے چھوٹے حیوان یا حیوانچے انسان پر طفیلی زندگی بسر کرتے ہیں، اور انسان کو نقصان پہنچا کر مختلف بیماریوں کا باعث ہوتے ہیں۔ ان چھوٹے جانوروں میں سے دودوں (Worms) کے ہر دو گروہ، گول اور چپٹے، انسان پر طفیلی زندگی بسر کرتے ہیں۔ چناں چہ اس مضمون میں اس گروہ کے ایک خاندان یعنی گول دودوں (Round Worms) کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے گا کہ وہ کس طرح انسان تک پہنچتے ہیں۔ اور غذا حاصل کرکے اپنی نسل کو بڑھاتے ہیں۔

گول دودوں کو شکلی یا تشریحی خصوصیات کے لحاظ سے تین جماعتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) تاگا دودے (۲) گھونٹی سرے یا اکوڑیے یا خطاف سرے (۳) ہنڑ شکلی۔

ان میں سے تیسری جماعت غیر طفیلی یا آزاد زندگی بسر کرتی ہے۔ اور اکوڑیے طفیلی زندگی بسر ضرور کرتے ہیں لیکن انسان کے بجائے دوسرے جانوران کا زیادہ شکار ہوا کرتے ہیں۔ صرف ایک قسم انسان میں ہوا کرتی ہے یعنی تاگا دودے (Thread Worms) اس جماعت کے کم و بیش سب اراکین انسان پر ہی طفیلی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اب ہم ان اراکین سے متعارف ہونا چاہتے ہیں۔

(۱) آنتی دودہ یعنی کیچوا (Ascaris Lumbricoids)۔ اس کا رنگ سفید یا میلا سفید ہوا کرتا ہے۔ اس کی لمبائی عموماً سات انچ ہوتی ہے لیکن سترہ انچ کے کیچوے بھی ملے ہیں۔ ساتھ ہی یہ چیز بھی ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ نر کی لمبائی سات یا آٹھ انچ سے زیادہ کبھی نہیں ملی ہے۔ البتہ مادہ نر سے لمبائی میں دوگنی تک ہوتی ہے۔ جسم کے درمیانی حصے میں ان کا قطر پاؤ انچ یا ۱/۵ انچ ہوا کرتا ہے لیکن منھ اور دُم یا مبرز کی جانب یہ بتدریج پتلے ہوتے جاتے ہیں۔ ایک سرے پر منھ اور تین لب ہوتے ہیں جن پر حسّی کھٹنیاں پائی جاتی ہیں۔ دوسرے حصے پر مبرزی سوراخ کے ساتھ دو قرنی ابرے (Horny Setæ) پائے جاتے ہیں۔ یہ جانور انسان کی چھوٹی آنت میں ہوا کرتا ہے۔ اور اپنے لبوں کے ذریعے سے آنت سے چپٹا رہتا ہے، اور انسان کی تیار کردہ غذا کو آنت سے گزرتے وقت ملعومی حرکات سے چُوستا ہے۔ گویا اس جانور کا ہضمی نظام غذا کو جذب کرتا ہے اس لیے یہ زیادہ نمو یافتہ نہیں ہوتا۔

اس خاندان کے کچھ افراد انڈے اور کچھ بچے دیتے ہیں۔ مادہ میں دو رحم ہوتے ہیں، اور یہ انڈے بہت زیادہ تعداد میں دیتی ہے۔ چناں چہ انڈوں کی تعداد کا اندازہ پندرہ ہزار یومیہ لگایا گیا ہے۔ یہ انڈے رحم کے بالائی حصے میں پختہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے اوپر ایک کیسہ تیار ہوتا ہے۔ اس غلافی یا کیسی حالت میں یہ میزبان کے فضلے کے ساتھ باہر نکل جاتے ہیں۔ اور پھر کھانے پینے کی چیزوں میں ملکر نئے میزبانوں تک پہنچتے ہیں یہاں پہنچ کر ان کے اوپر کا کیسہ یا غلاف تحلیل ہو جاتا ہے اور انڈا پھوٹ کر بچہ نکل آتا ہے۔ یہ بچہ چھوٹی آنت میں پہنچ جاتا ہے اور غذا کو چوس چوس کر بہت جلد بڑا ہو جاتا ہے اور پھر انڈے دینا شروع کر دیتا ہے اور اس طرح اپنی نسل قائم رکھتا ہے۔ یہ تمام مراحل طے کرنے کے علاوہ اگر انڈے ایک ہی آدمی میں رُک جائیں اور فضلے کے ساتھ خارج نہ ہوں تو بھی غلاف تحلیل ہو کر انڈا پھوٹ جاتا ہے اور بچہ نکل آتا ہے۔ یہ کیچوے جب آنت میں زیادہ جمع ہو جاتے ہیں تو خارج ہوتے رہتے ہیں یا پھر جلاب دینے سے نکلتے ہیں۔ بڑوں کی بہ نسبت بچوں میں عام طور پر ہوتے ہیں اور بہت کم مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

(۲) چنونے (Oxyuris Vermiculus)- یہ بچوں میں عام طور پر پائے جاتے ہیں لیکن بڑوں میں بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ شکل اعتبار سے یہ سوئی یا تاگا نما ہوتے ہیں۔ ان کی لمبائی تین ملی میٹر سے دس ملی میٹر تک دیکھی گئی ہے۔ دوسرے تمام دودوں کی طرح حرکتی اعضاء کے بغیر حرکت کرتے ہیں۔ ان جانوروں کی خاص قسم کی حرکت ہوتی ہے۔ جسے دودنما موجی حرکت کہتے ہیں۔ اس کے لیے جانور تیزی کے ساتھ جسم کو طولاً سکیڑتا اور پھیلاتا ہے۔ سکیڑ اور پھیلاؤ کا تسلسل حرکت پیدا کرتا ہے۔ یہ انسان کے معدے میں رہا کرتے ہیں۔ اور کسی حالت میں بھی خطرناک نہیں ہوتے البتہ خراش پیدا کرکے بے چینی کا باعث ہوتے ہیں۔ کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ ان کے انڈے پیٹ میں پہنچتے ہیں۔ نیز مٹی چاٹنے یا کھانے سے بھی پہنچ جایا کرتے ہیں کیوں کہ ان کے انڈے مٹی میں زیادہ ہوا کرتے ہیں انڈے فضلے کے ساتھ اکثر خارج ہوتے رہتے ہیں۔

(۳) دودۃ الاثنیٰ عشری (Anchylostoma Duodenale) یہ خطاف سرے جانور ہیں۔ دوسرے دودوں کی طرح ان میں بھی مادہ نر سے لمبی ہوا کرتی ہے۔ لیکن ان میں منہ پتلا اور مبرزی حصہ موٹا ہوتا ہے جو گرفت میں مدد دیتا ہے۔ ان کی لمبائی ۱۰ سے ۱۲ ملی میٹر تک دیکھی گئی ہے۔ یہ چھوٹی آنت میں ہوا کرتے ہیں۔ اس جانور کی زندگی کا ابتدائی درجہ زمین میں رہتے ہوئے گزرتا ہے۔ دوسرے اس جانور میں ایک اور خصوصیت پائی جاتی ہے، یعنی یہ منہ کے راستے اندر داخل ہونے کے بجائے جلد میں زخم کرکے خون میں پہنچتا ہے اور جلد اپنے اثرات ظاہر کرتا ہے، مثلاً میزبان کو قلت الدم مہلک (Pernicious Anæmia) میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۴) فلاریہ بنکروفت (Filaria Bancrofti) - انھیں انسانی خون کا طفیلی بھی کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ دموی نظام میں رہا کرتے ہیں۔ یہ ہندوستان کے جنوبی حصے میں زیادہ عام ہیں اس قسم میں نر شکل سے چالیس ملی میٹر لمبے ہوا کرتے ہیں، لیکن مادہ سو ملی میٹر تک بھی مشاہدہ کی گئی ہے۔ ملیریائی طفیلیوں کی طرح کرّیاتِ دَم پر ان کا اثر ہوتا ہے۔ اور ملیریا ہی کی طرح ایک انسان سے دوسرے انسان تک مچھروں کے ذریعے منتقل ہوتے ہیں۔ پاؤں میں چوں کہ لمفاوی قناتیں زیادہ ہوا کرتی ہیں اس لیے مادہ جانور اسی حصۂ جسم میں رہتے ہیں۔ ان کی بعض قسمیں بخار پیدا کرتی ہیں یا پھر مرض الفلاریہ (Filariasis) پیدا کرتے ہیں۔ جس میں کمی خون (فلاریہ الدم)، ہو کر فیل پا کی شکایت ہوا کرتی ہے۔

(۵) دراکنکیلوس یا فلاریہ العرق المدنی (Dracunculus or Filaria medenensis) - اسے گنی ورم (Guinea Worm) یا نارو بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی فلاریہ بنکروفت کی طرح ہندوستان کے دوسرے حصوں کی بہ نسبت دکن میں اور بالخصوص علاقہ مرہٹواڑی میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اس علاقے کے باشندوں کا اس سے بچے رہنا ناممکن ہے۔ یہ باریک تاگے کی طرح ہوتے ہیں۔ مادہ نر کی بہ نسبت زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ اکثر ایک سے چھ فیٹ تک پیمائش کی گئی ہے۔ نر نہ صرف چھوٹا ہی ہوتا ہے، بلکہ بہت کم دیکھنے میں آیا ہے اور کم یاب ہے۔

یہ جانور انسانی جلد اور عضلات کے درمیان رہتے ہیں۔ اور جلد پھاڑ کر باہر نکلا کرتے ہیں۔ انڈے مادہ کے رحم کے اندر ہی نمو پاتے ہیں۔ جب یہ جانور میزبان کے جسم سے باہر نکلتا ہے تو نکلنے سے پہلے جلد پر خراش ہوا کرتی ہے۔ یا کثیر تعداد میں ہونے کی صورت میں پھوڑے ہو جایا کرتے ہیں اور نہاتے یا متاثر حصے کو دھوتے وقت جانور پانی میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور پھر ندی، نالوں یا کنوؤں (جنوبی ہندوستان میں کنوؤں کے اندر نہانے کا ہی رواج ہے۔ اس غرض کے لیے کنویں بڑے ہوتے ہیں اور ان میں تیرا جا سکتا ہے) میں پہنچ کر پانی میں رہنے والے آبی پسّو (سائکلوپ) پر حملہ کرتے ہیں اور آبی پسّو کے دموی نظام میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس حالت میں دو تین ہفتے تک رہ سکتے ہیں۔ اگر غیر کشید پانی پی لیا جائے (جیسا کہ اس حصے میں آب رسانی کا انتظام معقول نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے)، تو آبی پسّو معدے میں پہنچ جاتے ہیں۔ معدی افراز سے پسّو ہلاک ہو جاتے ہیں، اس لیے کہ ان میں طفیلی زندگی بسر کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ نارو معدے میں آزاد ہو کر اپنے زیرِ جلد مقام پر پہنچ جاتے ہیں اور اپنا دورِ زندگی جاری رکھتے ہیں۔

(۶) تریخنیا حلزونیہ (Trichine Spiralis) - جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ جانور چکّردار یا حلزونی حالت میں غلاف یا پوشش کے اندر ہوتا ہے۔ یہ طفیلی اپنی کثرتِ افزائش کے اعتبار سے شاید سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ یہ مکمل حالت میں انسان، سور اور دوسرے پستانوی جانوروں کی آنت میں رہتا ہے۔ لیکن یہ اس خوف سے کہ وہ میزبان سے باہر نہ نکل جائے لمفاوی نالیوں سے ہوتے ہوئے عضلات میں پہنچتا ہے اور ایک خاص غلاف کی مدد سے محفوظ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے متاثر حصۂ جسم سوج جاتا ہے۔ اور بخار بھی آیا کرتا ہے۔ یہ عموماً سور کے گوشت میں ہوا کرتا ہے اور یہ گوشت کھانے سے انسان میں پہنچا کرتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ متاثر انسان کے ایک اونس گوشت میں کم سے کم

سوا لاکھ جانور ہو سکتے ہیں۔ اور سور کے ایک اونس گوشت میں پچاسی ہزار ہوا کرتے ہیں۔ انسان میں اس کی موجودگی ہیضے سے مشابہ ایک بیماری مرض دودۃ التریخینا (Trichinosis) پیدا کرتی ہے اور اگر آنت میں ہو تو تیز بخار اور عضلاتی درد ہوا کرتا ہے۔ لیکن جوں ہی جانور اپنے خول یا غلاف کو سخت کر لیتا ہے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

اگر سور کے ایک اونس گوشت میں اتنی ہزار جانور ہوں ان میں کم سے کم چالیس ہزار مادہ ہوں اور ہر مادہ ایک ہزار بچے دے تو تھوڑے ہی عرصے میں چالیس لاکھ جانور تیار ہو کر جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ اور افزائش نسل کی اس کثرت سے نجات پانا اگر ناممکن نہیں تو دشوار گزار ضرور ہے۔

(۷) دودۃ شائکہ المنقار (Echinorhynchus) یہ جانور زیادہ عام نہیں ہے۔ کم و بیش تمام ہڈی دار جانوروں اور پستانیوں کا طفیلی ہے لیکن اکثر سور میں رہتا ہے اور پھر اس سے انسان میں منتقل ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی پچاس سینٹی میٹر سے آدھ گز تک ہوا کرتی ہے۔ خاندانی روایات کے مطابق نر چھوٹے ہوا کرتے ہیں۔ کم یاب ہونے کے باعث اس کی اہمیت بہ نسبت دوسرے افرادِ خاندان کے کم ہے۔

پہلی دو قسمیں یعنی کیچوے اور چنونے انسان میں عام ہیں اور بعد کی پانچ قسمیں مخصوص حالات کے تحت انسان تک پہنچتی ہیں۔ پہلی دو قسموں کے ساتھ کدو دانے بھی ہوا کرتے ہیں۔ چوں کہ کدو دانے چپٹے دودوں کے خاندان سے متعلق ہیں اس لیے اس مختصر مضمون کے دائرۂ بحث سے خارج ہیں، البتہ چپٹے دودوں کے متعلق علیحدہ بحث کی جاسکتی ہے کیوں کہ اس خاندان کے افراد بھی گول دودوں کی طرح "خوبیوں کے بزرگ" ہیں۔





سیلانُ الرّحم

آج کل یہ بیماری تمام ہندوستان میں بلا تفریق ملت و مذہب ہر قوم میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کو امیر و غریب اور ہندو و مسلمان سے کوئی خاص لگاؤ نہیں۔ بلکہ ہر قوم و حیثیت کی خواتین اس مرض میں مبتلا نظر آتی ہیں۔ یہ مرض عورتوں کے حسن و جمال کو بہت جلد خاک میں ملا دیتا ہے اور اولاد جیسی نعمت سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیتا ہے۔ اس کی بدولت تمام عمر کے لیے بدن کو ایک قسم کا گھن لگ جاتا ہے اور یہ کبھی سکھ کی نیند نہیں سو سکتی ہیں۔ جس کو دیکھیے دردِ سر، دورانِ سر، قبض، ضعفِ ہضم، جی متلانا، پیڑو میں درد اور بوجھ، کمر میں درد، سستی و کاہلی، ایام کی بے قاعدگی وغیرہ طرح طرح کی شکایتوں میں گرفتار نظر آتی ہیں۔ بہت سی عورتیں شرم و حیا کے سبب ابتداءً اس کا اظہار نہیں کرتیں لیکن یہ وہ مرض نہیں کہ جو چھپائے چھپ سکے بلکہ جب مرض ترقی کر کے مستحکم ہو جاتا ہے تو خود بخود مریضہ کا چہرہ اور جسم وغیرہ اس کے وجود کی شہادت دینے لگتے ہیں۔

اس بیماری کا ابتدا ہی میں علاج کرنا چاہیے اور شرم کو بالائے طاق رکھ دینا چاہیے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس کا لحاظ بھی ضروری ہے کہ اس سے جلد چھٹکارا نہیں ہوتا۔ بلکہ اطمینان و تسلی کے ساتھ دو تین مہینے برابر دواؤں کے استعمال کرنے سے یہ مرض ہمیشہ کے لیے نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

یوں تو اس مرض کے صدہا بے خطا، مجرّب اور زود اثر دواؤں کے اشتہارات روزمرہ اخباروں اور رسالوں میں نظر آتے ہیں لیکن ہمیں فخر کرنا چاہیے اور شکریہ ادا کرنا چاہیے **ہمدرد دواخانہ** دہلی کی تحقیقاتی جماعت کا کہ جس نے سالہا سال کی انتھک کوششوں کے بعد ہمارے سامنے **مستورین** اور **معجون مقوی رحم** جیسی مایۂ ناز دواؤں کو پیش کیا کہ جو اس مرض کی بیخ کنی میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ مجھے کامل یقین اور بھروسہ ہے کہ ان کی موجودگی میں کوئی مریضہ ناکامی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔ میں نے بذاتِ خود ایسی خواتین کو جو اپنے مرض کو لاعلاج سمجھ چکی تھیں، ان کے ذریعے سے فائدہ پہنچایا۔ لہٰذا ہر وہ شخص جس کے گھر میں اس موذی مرض نے سکہ جما رکھا ہو جلد سے جلد

مستورین اور معجون مقوی رحم

کے ذریعے سے بے زبان عورتوں کی بدمزہ زندگی کو راحت سے بدل دے۔

حکیم کبیر احمد مہنگانوی

مستورین ایک شیشی ایک روپیہ۔ معجون مقوی رحم ایک شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ/) (پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ)



علم الادویہ — کافور

از جناب حکیم مولوی محمد عبدالواحد صاحب "رُکن مجلس تشخیص وتجویز" ہمدرد دواخانہ، دہلی

کافور کے نام کافور عربی نام ہے، فارسی میں بھی اسی نام سے مشہور ہے۔ سنسکرت میں اس کو کرپور اور ہندی میں کپور کہتے ہیں، اور انگریزی میں کیمفر اور لاطینی میں کیمفورا کہلاتا ہے۔

کافور کی وجہ تسمیہ کافور لفظ "کفر" سے مشتق ہے جس کے معنی "چھپانا" ہیں۔ چوں کہ اس کی بُو اس قدر تیز ہوتی ہے کہ وہ دوسری چیزوں کی بُوؤں کو چھپا لیتی ہے لہٰذا اس کا یہ نام رکھا گیا، اور پھر اس کے اسی عربی نام سے انگریزی ولاطینی نام تھوڑی تبدیلی کے ساتھ بنا لیے گئے۔

تاریخ بیان کیا جاتا ہے کہ قدیم یونانی اطبا کافور سے واقف نہ تھے، لیکن اسلامی اطبا اس کو بخوبی جانتے تھے، ان ہی کے ذریعے سے بعد میں یونانی اطبّا کو اس کا علم ہوا، اور یوروپین اطبا کو اس سے واقفیت ہوئی۔ اہلِ ہند بھی اس دوا سے زمانۂ قدیم سے واقف ہیں، چناں چہ ان کی قدیم کتابوں میں اس کا بیان موجود ہے۔

مقاماتِ پیدائش جزیرہ فارموسا، جزائر جاپان، جزائر شرق الہند، جزیرۂ بورنیو اور جزیرۂ سماٹرا۔

کافور کی ماہیّت کافور اگرچہ ایک کثیر الاستعمال دوا ہے لیکن اس کی ماہیت سے بہت کم لوگ واقف ہیں، اس کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں، جن میں بعض قول اگرچہ بہت مشہور ہیں لیکن وہ حقیقت سے بہت دُور ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ کافور کیلے کے پُرانے پیڑ سے نکلتا ہے۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ جو کافور کیلے کے تنے میں سے نکلتا ہے وہ نہایت سفید ہوتا ہے اور اس کے بڑے بڑے اور چوڑے چوڑے ٹکڑے ہوتے ہیں، اور یہ زیادہ قوی ہوتا ہے، لیکن جو کافور پتوں میں سے نکلتا ہے وہ کمزور ہوتا ہے اور جو جڑ میں سے نکلتا ہے وہ خراب اور بلوریت کی مانند ہوتا ہے، اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں لیکن ان کا لکھنا بے کار ہے۔ البتہ "صاحب مخزن الادویہ" کا یہ قول کسی قدر حقیقت رکھتا ہے کہ کافور ایک درخت کا گوند ہے جو جزیرۂ زیرباد اور ماچین میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ درخت بڑا ہوتا ہے اور اس کی لکڑی سفید اور ملائم ہوتی ہے۔ گرم موسم میں چیتا اور سانپ جیسے جانور پناہ کے لیے اس کے نیچے آرام کرتے ہیں۔ اس درخت کو کاٹنے سے جو پانی ٹپکتا ہے وہ ماءُ الکافور اور دہن الکافور کہلاتا ہے۔ یہ غلیظ سُرخی مائل ہوتا ہے اور اس کی بُو نہایت تیز ہوتی ہے۔

دوسرے گوندوں کے مانند اس درخت کے اندر خود بہ خود جوش کھا کر جو رطوبت باہر نکل آتی اور منجمد ہو جاتی ہے وہ مصطگی کے دانوں کے مانند ہوا کرتی ہے۔ اس قسم کا کافور تمام قسموں سے اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے اور یہ کافور ریاحی کہلاتا ہے۔ اور اسی کو ہندی میں بھیم سینی کافور کہتے ہیں۔ ریاحی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ زیادہ لطیف ہونے کی وجہ سے بہت جلد اُڑ جاتا ہے۔ اگر اس کو گرمی پہنچائی جائے یا دھوپ میں رکھ دیا جائے تو پگھل جاتا ہے۔ بعض کا یہ بھی قول ہے کہ ریاح ایک بادشاہ کا نام ہے جس نے اس کو پہلے پہل دریافت کیا تھا یا اس کے زمانے میں دریافت کیا گیا تھا۔

بعض کہتے ہیں کہ اس درخت کے تنے کو چھیلتے ہیں یا اس کے تنے پر تلوار وغیرہ مارتے ہیں اور اس طرح جو رطوبت نکل کر جم جاتی ہے وہی کافور ریاحی کہلاتی ہے۔ بعض کا قول ہے کہ کافور ریاحی درحقیقت درخت کافور کی شبنم ہے جو کافور کے درخت پر گر کر ترنجبین اور شیرخشت کے مانند منجمد ہو جاتی ہے۔

کافور کی ایک قسم کافور قیصوری کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بھی گوند کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے سفید و شفّاف پرت ہوتے ہیں۔ یہ مقام قیصور میں درخت کافور کے تنے سے نکلتا ہے۔

"صاحب مخزن" لکھتے ہیں کہ انھوں نے بعض معتبر لوگوں سے سنا ہے کہ ایک سال کافور کی لکڑی کے چند موٹے موٹے تختے ہوگلی کی بندرگاہ

میں لائے گئے تھے، جب ان کو چیرا گیا تو ان کے اندر سے کافور نکلا جس کو تاجروں نے آپس میں تقسیم کر لیا۔

کافور قیصوری بھی اعلیٰ درجے کا اور خالص ہوتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جس سال بجلیاں گرتی ہیں اور زلزلے آتے ہیں اس سال اس کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے، لیکن جس سال یہ واقعات پیش نہیں آتے اس سال اس کی پیداوار کم رہتی ہے۔

صاحب مخزن ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ تحقیق شدہ بات یہ ہے کہ کافور چین کے اکثر علاقوں، جزیرۂ زیرباد اور بعض یورپین ممالک سے بھی آتا ہے۔ لیکن سب سے بہتر وہ کافور ہے جو جزیرۂ بورنیو سے حاصل ہوتا ہے۔ جزیرہ بورنیو ایک سو تیس درجے طول البلد پر واقع ہے۔ کافور درخت کی لکڑی کے جوف سے بھی نکلتا ہے اور اس کے تنے سے دوسرے گوندوں کے مانند بھی برآمد ہوتا ہے۔ نیز کافور کے درخت کی لکڑیوں اور ریشوں کو جوش دے کر بھی کافور بناتے ہیں۔ پہلے طریقے سے حاصل شدہ کافور سب سے بہتر ہے، اس کے بعد دوسرے طریقے سے نکلا ہوا اچھا سمجھا جاتا ہے اور تیسرے طریقے سے حاصل کیا ہوا کافور نسبتاً خراب ہوتا ہے۔

کافور کا درخت دیودار کے درخت کے مانند بہت بلند ہوتا ہے، اس کی لکڑیاں سفید رنگ کی ہوتی ہیں اور پتے مولسری کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس درخت کی لکڑی اور پتوں وغیرہ سے کافور کی بو آتی ہے۔

مذکورۂ بالا محقق قول کے صحیح ہونے میں شک نہیں، ممکن ہے کہ کافور درخت کافور کے جوف سے بھی نکلتا ہو اور دوسرے گوندوں کے مانند درخت کافور کے تنے سے نکل کر منجمد بھی ہو جاتا ہو، لیکن آج کل جو کافور ہم استعمال کرتے ہیں یہ خوش بودار اڑ جانے والے روغنوں کا جزو جامد ہے۔ جو درخت کافور کی لکڑی وغیرہ سے حاصل ہونے کے علاوہ دوسری دواؤں مثلاً دارچینی، سونٹھ، زرنباد، خولنجان، حاشا اور اکلیل الجبل وغیرہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ چناں چہ اس قول کی تصدیق میں "صاحب مخزن الادویہ" کا یہ قول موجود ہے جو انھوں نے ایک قابل اعتبار شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ درخت دارچینی کی لکڑی کے جوف سے بھی کسی قدر کافور نکلتا ہو اور اس درخت کے ریشوں وغیرہ کو جوش دے کر بھی کافور بنایا جاتا ہے۔

الغرض کافور کے درخت جزیرۂ فارموسا، جزائر جاپان، جزیرۂ بورنیو، سماٹرا وغیرہ میں بکثرت ہوتے ہیں اور ان مقامات کے باشندوں کے لیے یہ درخت آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔

یہ درخت بیس پچیس فیٹ تک اونچے ہوتے ہیں اور ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں۔ اگر ان کو ہلایا جائے تو ان کے پتوں سے کافور کی خوش بو نکل کر فضا میں شامل ہو جاتی ہے۔ پتے موٹے، چوڑے، چمکدار، سبز اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ شاخیں سفید اور خوش بودار ہوتی ہیں۔

جزیرۂ فارموسا کے کوہستانی علاقوں میں گھنے جنگلات ہیں جن میں کافور کے درخت بکثرت ہوتے ہیں۔ وہاں دو دو ہزار برس تک کے درخت بیان کیے جاتے ہیں۔ اس درخت کی جڑ سے کافور زیادہ مقدار میں نکلتا ہے۔ لیکن شاخوں اور پتوں میں اس کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ جزیرۂ فارموسا یا جن مقامات پر یہ درخت پیدا ہوتے ہیں وہاں کافور سازی کے بڑے بڑے کارخانے قائم ہیں۔ ان کارخانوں میں درخت کی شاخوں اور لکڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے بڑی بڑی دیگچوں میں پانی ڈال کر جوش دیتے ہیں۔ ان دیگچوں پر نلیاں لگی ہوتی ہیں جن کے ذریعے سے کافور کے اڑنے والے خوش بودار اجزا بھاپ کے ساتھ اوپر چڑھتے ہیں اور کارخانے کی چھت پر لگی ہوئی دھان وغیرہ کی شاخوں پر سرد ہو کر جم جاتے ہیں۔ یہی منجمد اجزا اصلی کافور ہوتے ہیں۔ ان کو شاخوں اور تنکوں وغیرہ سے الگ کر لیتے ہیں۔ یہ چینی کے دانوں کے برابر سفید سیاہی مائل ہوتے ہیں، اس لیے ان کو زیادہ سفید اور صاف اس ترکیب سے کرتے ہیں:-

دس حصے کافور میں ایک حصہ ان بجھا چونا ملا کر ایک کانچ کی شیشی میں، جس کی شکل آتشی شیشی کے مانند ہوتی ہو، بھر دیتے ہیں اور اس کے منھ کو ایک ڈھکن سے ڈھانک دیتے ہیں، جس میں ایک بہت باریک سوراخ ہوتا ہو۔ پھر اس شیشی کو گردن تک ریت میں دبا کر آگ کا تاؤ دیتے ہیں۔ آگ کے تاؤ سے خالص کافور اڑ اڑ کر شیشی کی گردن میں لگتا رہتا ہے، اور جوں جوں شیشی کی گردن میں کافور بھرتا جاتا ہے اس کی گردن کو ریت ہٹاتے جاتے ہیں، تاکہ گرمی کی زیادتی سے اڑا ہوا کافور جل نہ جائے۔

جب اس ترکیب سے تمام کافور اڑ چکتا ہے تو شیشی کو ریت سے الگ کر لیتے ہیں، اور اس کی گردن میں لگے ہوئے کافور کو جو نہایت سفید اور صاف ہوتا ہے، چھڑا کر اس کی ٹکیا بنا لیتے ہیں، جو بازار میں عام طور پر ملتی ہیں۔

بورنیو کا کافور جو بورنیو اور سماٹرا سے آتا ہے۔ نہایت سخت قسم کا ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بورنیو کے باشندے کافور کے درخت کو کاٹ کر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے ہیں اور شاخوں کے خول کے اندر کافور کی جو قلمیں جمی ہوتی ہیں، ان کو نکال لیتے ہیں۔ چین کے لوگ اس قسم کے کافور کو اعلیٰ درجے کا مانتے ہیں اور اس کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کی قیمت معمولی کافور سے پچاس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

جاپانی لوگ کافور اس طرح حاصل کرتے ہیں کہ کافور کے درخت کی لکڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک لوہے کی دیگ میں ان کو ڈال دیتے ہیں اور پھر اس میں نصف تک پانی بھر کر اس کے نیچے آگ جلاتے ہیں اور اس دیگ کے منہ پر ایک ڈھکن رکھ کر اس ڈھکن کے وسط میں ایک لمبا نل لگاتے ہیں۔ جیسا کہ عرق کشید کرنے کے دیگ اور بھبکے میں تعلق پیدا کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے اور یہ نل ٹھنڈے پانی سے بھرے ہوئے ٹبوں سے گزر کر ایک اور دیگ میں جاکر ختم ہوتا ہے جس میں نیچے اوپر دو خانے بنے ہوتے ہیں، اور دونوں خانوں کے درمیان ایک جالی دار پردہ لگا ہوتا ہے، اور اوپر کے خانے میں جَو یا گیہوں کی بھوسی بھری ہوتی ہے۔



بائیں تصویر اُس سفید بلوری کافور کی ہے کہ جو جاپانی کافور کے درخت (سنامونیم کمفورا) سے بنا ہوا ہے۔ درمیانی تصویر میں اسی درخت کی ایک شاخ دکھائی گئی ہے۔ دائیں طرف شیشے کا خاص تھرمامیٹر ہے۔

جب دیگ میں پانی پکنے لگتا ہے تو اس کی بھاپ کافور اور کافوری تیل کو اپنے ساتھ لے کر اُڑتی ہے اور لگے ہوئے نل سے گزر کر دوسری دیگ کے اوپر کے خانے میں داخل ہوتی ہے اس منزل پر پہنچ کر کافور بھوسی پر لگ کر منجمد ہونے لگتا ہے اور کافوری تیل چھن کر نیچے کے حصے میں ٹپک جاتا ہے، اس کے بعد دوسری دیگ کو کھول کر اس کے اوپر کے حصے سے کافور علیحدہ اسی حالت میں رکھتے ہیں یا اس کی ٹکیا بنا لیتے ہیں، اور نیچے کے حصے سے کافوری تیل لے کر الگ رکھتے ہیں۔

اگر کافور میلا ہوتا ہے تو اس کو چونے کے ساتھ اُڑا کر سفید کر لیتے ہیں، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، لیکن اگر کافور کو زیادہ سفید کرنا ضروری ہوتا ہے تو سو حصے کافور میں دو حصے ان بجھا چونا اور دو حصے ہڈیوں کی راکھ ملا کر دوبارہ اُڑاتے ہیں۔ اس کے علاوہ خراب اور میلے کافور کو صاف کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے، کہ کافور دس حصے، چونا صدف یا چونا ہڈی دو حصے، السی کا تیل اس قدر کہ جس میں کافور اور چونا کھرل کرنے سے مکھن سا بن جائے اس کے بعد اس کا جوہر اڑا لیں۔ نہایت صاف اور چمک دار کافور حاصل ہو جائے گا۔

کافور کی عام صفات

کافور سفید ڈلیوں نیز مستطیل اور مربع ٹکیوں کی شکل میں ملتا ہے۔ یہ نہایت خستہ اور ٹھوس ہوتا ہے اور پانی سے ہلکا ہوتا ہے، چناں چہ اس کا وزن متناسبہ ۰۹۹۵ ہے۔ اگر اس کو پانی پر ڈالا جائے تو تیرنے لگتا ہے، اور اگر اس حالت میں اس کو آگ لگا دی جائے تو برابر جلتا رہتا ہے، بعض شعبدہ باز ایسا کرکے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔

کافور معمولی حرارت پر آہستہ آہستہ اُڑتا رہتا ہے اور تیز حرارت دینے سے بالکل اڑ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ گرم جگہ رکھنے یا کھلا رکھنے سے بھی اُڑ جاتا ہے۔ لہذا اس کو بند کرکے نہایت احتیاط سے رکھا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ کافور کے ساتھ سیاہ مرچیں یا لونگیں بھی ڈبے میں رکھ دیتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے کافور اُڑنے اور ضائع ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔

کافور کی بو نہایت تیز ہوتی ہے، اگر ذرا سا کافور منہ میں رکھ کر چبایا جائے تو اس کا مزا تلخ اور چرپرا محسوس ہوا کرتا ہے، اور پھر ٹھنڈک معلوم ہونے لگتی ہے۔

یوں تو کافور پانی میں بہت کم حل ہوتا ہے لیکن اگر کافور ایک حصے کو سات سو حصے پانی میں حل کیا جائے تو حل ہو جاتا ہے اس کے علاوہ کافور ایک حصہ، روغن زیتون چار حصے میں، یا کافور ایک حصہ روغن تارپین ڈیڑھ حصے میں، یا کافور چار حصے کلوروفارم ایک حصہ میں یا کافور ایک حصہ الکحل (۹۰ فی صد) ایک حصہ میں حل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ روغن پیپرمنٹ، ست اجوائن اور ست پودینہ کے ساتھ مل کر بھی حل ہو جاتا ہے۔ اور اگر کافور تین حصے کو قلمدار کاربولک ایسڈ ایک حصے میں ملا کر رگڑا جائے یا ہموزن کلورل ہائیڈریٹ کے ساتھ ملا کر رگڑا جائے یا دونوں کو ملا کر رکھ دیا جائے تو حل ہو کر ایک سیال بن جاتا ہے۔

کافور کو محض سے سفوف نہیں بنتا۔ اس لیے جب اس کو کسی دوا میں سفوف کرکے ملانے کی ضرورت ہوتی ہے تو بڑی دقت پیش آتی ہے۔ بعض اوقات تو اس کو ریزہ ریزہ حالت ہی میں دوا کے ساتھ ملا دیتے ہیں، یا اس کو دوسری دواؤں کے ساتھ ملا کر کوٹتے چھانتے ہیں۔ اور اس طرح اس کا بہت سا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔

کافور کا سفوف بنانے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ اس پر چند قطرے اسپرٹ آف وائن کے ڈال کر کھرل کر لیا جائے۔ نہایت آسانی سے سفوف بن جائے گا۔ اس کے علاوہ اگر کافور پر چند قطرے الکحل کے ڈال کر کھرل کریں تو کافور ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ پھر اس پر چند قطرے پیٹرول ڈال کر دوبارہ کھرل کریں۔ کافور بالکل میدے کے مانند باریک ہو جائے گا۔ پھر اس کو جس دوا میں ملانا چاہیں ملائیں۔ الکحل یا پیٹرول کی آمیزش کا کچھ خیال نہ کریں، اس لیے کہ ان کا اثر چند منٹ بعد غائب ہو جائے گا۔

کافور کا مزاج یونانی اطبا کے نزدیک کافور کا مزاج تیسرے درجے میں سرد و خشک ہے۔ لیکن ویدک میں اس کا مزاج گرم و خشک مانا جاتا ہے۔

کافور کی مقدار خوراک ایک رتی سے تین رتی تک ہے۔ اگرچہ بعض کتابوں میں عام مقدار خوراک ۶ رتی تک بھی لکھی ہے لیکن یہ زیادہ ہے۔ بعض امراض میں بعض اطبا نے غیر معمولی مقدار میں بھی کافور کھلایا اور اس سے اصل مرض کو فائدہ بھی ہوا لیکن اس کے استعمال سے دوسرے نقصانات ایسے لاحق ہوئے کہ ان کی تلافی نہ ہو سکی۔

کافور کے افعال و خواص

بیرونی افعال کافور مخدّر اور مسکّن ہے یعنی اعضا کو بے حس کرتا ہے اور دردوں کو تسکین دیتا ہے۔ اسی لیے اس کو اکثر دردوں مثلاً دردِ کمر، دردِ عضلات، گٹھیا حتیٰ کہ ذات الجنب اور ذات الریہ میں بھی تسکینِ درد کے لیے مختلف ترکیبوں سے استعمال کرتے ہیں۔ نیز بھڑ بچھو وغیرہ کے کاٹے پر اس کا محلول ٹپکاتے ہیں اور دردِ سر میں پیشانی پر تسکینِ درد کے لیے لگاتے ہیں۔ کافور جلد پر لگانے سے محرّک اور محمّر تاثیر بھی کرتا ہے۔ اس لیے اس کا مرہم وغیرہ بنا کر موچ کی جگہ پر ملتے ہیں، نیز گٹھیا میں مالش کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں کافور ان ہی تاثیرات کے باعث اور مخدّر و مسکّن اثرات رکھنے کی وجہ سے سینے کی بیماریوں مثلاً ذات الجنب اور ذات الریہ اور کھانسی میں سینے پر مالش کرتے ہیں۔ چناں چہ یہ خون کو ظاہر جلد کی طرف جذب کر کے اور اس جگہ گرمی پیدا کر کے اصل مرض میں تخفیف پیدا کرتا ہے اور مخدّر و مسکّن ہونے کی وجہ سے درد کو تسکین دیتا ہے۔ اگر کافور کو الکحل میں حل کر کے سادہ مرہم میں ملا کر بواسیری مسّوں پر لگائیں تو ان کی سوزش، جلن اور درد کو دور کر کے بہت جلد ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض گرم زخموں اور گرم بیماریوں میں اس کا مرہم بنا کر لگاتے ہیں جو مرہم کافور کے نام سے مشہور ہے۔

کافور چوں کہ دافعِ عفونت، قاتلِ جراثیم اور قاتلِ کرم ہے اس لیے زخموں میں اس کا مرہم نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر زخم میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو وہ بھی اس کے مرہم کے استعمال سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

قاتلِ کرم ہونے کی وجہ سے اس کو کتابوں اور کپڑوں میں بھی رکھتے ہیں، اس کی بو سے ان کو کیڑا نہیں لگتا، بلکہ بہت سے جانور کھٹمل وغیرہ اس کی بو سے بھاگ جاتے ہیں۔

نکسیر میں کافور کو سبز دھنیے کے پانی میں حل کر کے ناک میں ٹپکانے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اس کا یہ فائدہ اس کی مخدّر اور ٹھنڈک پیدا کرنے والی تاثیر سے حاصل ہوتا ہے۔

اس کی بو سے بہت سے کیڑے بھاگتے اور مرتے ہیں، نیز اس کی بو خراب ہوا کی گندگی کو دور کرتی ہے۔ اس لیے وبائی امراض کے زمانے میں کافور کی ڈلیاں جیب میں رکھنا یا باریک کپڑے میں اس کی پوٹلی باندھ کر بازو پر باندھنا اور اس کو سونگھتے رہنا مفید ہے۔

کافور کے اندرونی افعال کافور منہ میں بھی دافعِ تعفن اور مسکّن تاثیر کرتا ہے، چناں چہ ان فوائد کے لیے اسے کو منجنوں میں شامل کرتے ہیں۔ بعض لوگ پان میں رکھ کر کھاتے ہیں۔ اس کے محلول میں پھریری بھگو کر درد والی ڈاڑھ یا دانت پر رکھتے ہیں۔ اور افیون، کافور

برابر وزن کو کھرل کرکے سوراخِ ڈاڑھ میں بھر دیتے ہیں، اس طرح درد بہت جلد ساکن ہو جاتا ہے۔

کافور مفرح اور مقویٔ قلب ہے۔ گرم مزاجوں کے دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ تپ دق میں نہایت مفید ہے۔ چناں چہ قرص کافور اور دوسرے مرکبات مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کیے جاتے ہیں۔ صفراوی دستوں کو بند کرتا ہے اور پیاس کو تسکین دیتا ہے اور اپنی ان ہی تاثیروں کی وجہ سے ہیضے میں نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

کافور کی بو چوں کہ دافع تعفن تاثیر رکھتی ہے اس لیے نزلہ و زکام میں اس کے سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہے، خصوصاً دائمی نزلے میں جب کہ چھینکیں بکثرت آیا کرتی ہیں، اس کا سونگھنا بہت فائدہ دیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ منفثِ بلغم بھی ہے، لہٰذا پرانی کھانسی میں اخراجِ بلغم کے لیے بعض دواؤں کے ساتھ ملا کر دیتے ہیں۔

اگرچہ کافور مفرح ہے اور دماغ میں ایک تحریک پیدا کرتا ہے، لیکن تمام آدمیوں میں اس کی یہ تاثیر یکساں نہیں ہوتی۔ چناں چہ بعض لوگوں میں اس کی مفرح تاثیر سے دل خوش کن خیالات پیدا ہوتے ہیں اور ہنسنے کودنے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے لیکن بعض لوگوں میں اس کے خلاف اثرات بھی مرتب ہو جاتے ہیں۔ غرض کہ اس کے استعمال سے عصبی نظام پر پہلے محرک تاثیر ہوتی ہے اور پھر مضعف، اس لیے اس کو بطور دافع تشنج اختناق الرحم، عصبی اختلاج قلب، رعشہ، اور کالی کھانسی میں استعمال کرتے ہیں۔ چناں چہ بعض لوگ کافور ایک رتی، ہینگ ایک رتی کی گولی بنا کر دمہ کی شدت میں ہر دوسرے تیسرے گھنٹے کے بعد دیتے ہیں اور روغن تارپین میں کافور حل کر کے سینے پر مالش کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے سانس کی تکلیف سے آرام ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافور اور ہینگ کی گولی اختناق الرحم میں کھلانے سے اس کے دوروں کی شدت رفع ہو جاتی ہے۔

کافور معرق (پسینہ لانے والا) بھی ہے، لیکن اس فائدے کے لیے اس کو شاذ و نادر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر ڈھائی رتی کافور اور آدھی رتی افیون کی گولی بنا کر سوتے وقت مریض کو کھلائیں تو اس سے بہت سا پسینہ آتا ہے، اور گٹھیا کا پرانا درد جاتا رہتا ہے۔ اگر کافور اور ایلوے کی گولیاں بنا کر سوزاک کے مریض کو کھلائی جائیں تو جلن، کھجلی اور بار بار عضو تناسل میں تندی پیدا ہونے کی شکایت (نعوظ سوزاکی) دور ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سوزاک کی تکلیف اور جلن کو بھی تسکین دیتا ہے۔

کافور حکۃ الفرج (اندامِ نہانی کی خارش) کی شکایت کو بھی دور کرتا ہے، چناں چہ دو دو رتی کافور مریضہ کو دن میں دو تین بار کھلانے سے یہ شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اگر اس کے استعمال سے پہلے ایک ہلکا سا جلاب دے دیا جائے تو بہتر ہے۔ اس کے علاوہ اگر کافور کو مکھن میں کھرل کر کے بطور مالش استعمال کیا جائے تو اس صورت میں بھی وہ اندامِ نہانی کی خارش اور سوزش کو تسکین دیتا ہے۔ اور اسی فائدے کی غرض سے کافور عرق گلاب میں حل کر کے بھی لگایا جاتا ہے۔

کافور احتلام کی شکایت کو بھی دور کرتا ہے، چناں چہ دو رتی کافور میں دو چاول افیون ملا کر گولی بنائیں اور رات کو سوتے وقت کھلائیں تو کثرتِ احتلام کی شکایت جاتی رہتی ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ اس فائدے کے لیے نوجوان گرم مزاج مریضوں میں اس کو استعمال کرنا مناسب ہے۔

کافور قوتِ باہ پر کیا تاثیر کرتا ہے، اس کے متعلق یونانی اور ویدک اطبا میں اختلاف ہے۔ چناں چہ یونانی اطبا کافور کو مضعفِ باہ سمجھتے ہیں اور اس کی سردی اور قوتِ تخدیر اس کی اس تاثیر پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے علاوہ تجربات بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ چناں چہ ایک طبیب لکھتے ہیں کہ ان کے ایک دوست نے ساڑھے چار ماشے کافور ایک دن کھایا تو اس کی قوت باہ میں ضعف کے آثار پیدا ہوئے، دوسرے دن بھی اسی مقدار میں کھایا تو اس کی قوتِ باہ بالکل جاتی رہی، تیسرے دن بھی استعمال کیا تو اس کا یہ اثر ہوا کہ اس کا معدہ خراب ہو گیا اور غذا کا ہضم ہونا موقوف ہو گیا۔

خود مجھے ایک واقعہ معلوم ہے کہ ایک مرتبہ طاعون کے زمانے میں ایک طبیب نے ایک طاعون کے مریض کو کافور بار بار استعمال کرایا۔ اگرچہ مریض اچھا ہو گیا لیکن اس کی قوتِ باہ جاتی رہی۔

ویدک اطبا کے نزدیک کافور مقویٔ باہ ہے اور وہ اس کو اس فائدے کی غرض سے مختلف معجونوں وغیرہ میں شامل کر کے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن بعض وید صاحبان اس سے اختلاف بھی رکھتے ہیں۔ چناں چہ ایک ویدک کتاب میں اس کو مضعفِ باہ لکھا ہے۔

کافور کی مضعفِ باہ تاثیر کے متعلق ڈاکٹر صاحبان کہتے ہیں کہ یہ تھوڑی مقدار میں مقویٔ باہ بھی ہے لیکن زیادہ مقدار میں مضعفِ باہ

اثر کرتا ہے۔ لیکن مناسب یہی ہے کہ کافور کو تقویت باہ کی غرض سے استعمال نہ کیا جائے۔ اگر اس کو تھوڑی مقدار میں بھی بار بار استعمال کیا گیا تو اس سے بھی ضعف باہ کا اندیشہ ہے۔

کافور کی زہریلی تاثیر کافور کو بطور زہر خورانی استعمال نہیں کیا جاتا۔ لیکن کوئی شخص اس کو زیادہ مقدار میں کھا لیتا ہے تو معدے میں درد ہونے لگتا ہے، متلی ہونے لگتی ہے اور بعض اوقات قیئیں بھی آنے لگتی ہیں، سر میں چکر آنے لگتے ہیں، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے، ہذیان ہونے لگتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں تشنج شروع ہو جاتا ہے۔ جسم کا رنگ نیلگوں ہو جاتا ہے اور ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے، پیشاب کا آنا نہ صرف موقوف ہو جاتا ہے بلکہ بعض اوقات پیشاب کی پیدائش ہی موقوف ہو جاتی ہے اور آخر کار غفلت کی حالت میں مریض انتقال کر جاتا ہے۔

اگر کافور کے کھانے سے مذکورۂ بالا زہریلی علامتیں پیدا ہو جائیں تو ایسی حالت میں قے لانے والی دوائیں دے کر قے کرائیں، انبوبۂ معدی کے ذریعے سے معدے کو دھو ڈالیں اور پھر تقویت کے لیے دوا ء المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشے کھلائیں یا کچلے کا کوئی مرکب استعمال کرائیں۔

کافور کے مُرکّبات

آبِ شفاء:۔ کافور ایک حصہ، ست پودینہ (پیپرمنٹ) ایک حصہ، ست اجوائن نصف حصہ۔ تینوں چیزوں کو ملا کر ایک شیشی میں ڈاٹ لگا کر رکھو۔ دو تین گھنٹے میں تینوں چیزیں خود بہ خود حل ہو کر عرق سی بن جائیں گی۔ اگر چاہیں کہ دوا جلد تیار ہو جائے تو تینوں چیزوں کو کوٹ کر شیشی میں ڈالیں۔ اور تھوڑی دیر دھوپ میں رکھ دیں۔

مقدار خوراک اس کی مقدار خوراک جوانوں کے لیے دو قطرے سے چار قطرے تک ہے۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق آدھے قطرے سے ایک قطرے تک دی جاتی ہے۔ اگر کسی مرض میں اس دوا کو بار بار دینے کی ضرورت پیش آئے تو دن رات میں بارہ قطروں سے زیادہ نہیں دینا چاہیے۔ اور اگر کسی مرض میں ایک ہی بار زیادہ مقدار میں دینے کی ضرورت ہو تو چار پانچ قطروں سے زیادہ نہیں استعمال کرنا چاہیے۔

اثرات یہ مرکب بیرونی طور پر استعمال کرنے سے مخدّر (بے حسی پیدا کرنے والا) اور دافع تعفن اثر کرتا ہے اور خارش والتہاب کو دور کرتا، نیز جراثیم کو ہلاک کرتا ہے۔ چناں چہ اپنی ان تاثیرات کی وجہ سے یہ ہر قسم کے عصبی دردوں مثلاً دردِ سر عصبی، دردِ اعصاب، کان کی عصبی درد، چہرے کے عصبی درد، دانتوں کے درد، ذات الجنب یا سینے کے عصبی درد، درد کمر، گنٹھیا اور موچ وغیرہ میں تسکین درد کے لیے مالش کیا جاتا ہے۔

آب شفا ورم کو دور کرنے کی تاثیر رکھتا ہے اور اس مقصد کے لیے اس کو اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ پھوڑے اور پھنسیوں کی ابتدا میں کہ جب ان میں پیپ نہ پڑی ہو آب شفا استعمال کیا جاتا ہے، زخم بستری یعنی وہ زخم جو زیادہ لمبی بیماریوں کی وجہ سے پشت پر لیٹے رہنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں، آب شفا لگانے سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ جراثیم کو ہلاک کرنے کی وجہ سے ایگزیما (جلبن دار پھنسیوں)، داد، چنبل، گنج، ہر قسم کی خارش مثلاً فوطوں کی خارش، مقعد کی خارش وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پتی اچھل آنے پر بھی اس کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ناک کی بدبو اور ناک کے کیڑوں کو دور کرنے کے لیے بھی آب شفا مفید ثابت ہوا ہے۔ زہریلے جانوروں مثلاً بچھو، کنکھجورا، مچھر، پسو، کھٹمل، بھڑ، تتیا اور شہد کی مکھیوں کے کاٹنے کے لیے بے حد سود مند ہے۔ درد اور جلن کو فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ نزلہ و زکام، شدید کھانسی، خناق اور سل میں اس کے بخارات کا سونگھنا مفید ہے۔

اندرونی طور پر استعمال کرنے سے اندرونی اعضاء کے عصبی دردوں کو تسکین دیتا ہے۔ چناں چہ وجع الفواد (فم معدہ کا درد)، وجع المعدہ (معدے کا درد)، وجع الکبد (جگر کا درد)، وجع الامعاء (آنتوں کا درد) اس کے پلانے سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ ہیضے میں اس کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے، متلی اور قے کو روکنے کے لیے بہت مفید دوا ہے۔ اس کے علاوہ دست و پیچش، کرم شکم (پیٹ کے کیڑے)، ذات الجنب (پسلی کا درد)، ذات الریہ (نمونیا)، اور سل میں بھی اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

غرض کہ یہ ایک ایسا عجیب و غریب مرکب ہے کہ ایک ہوشیار معالج اکثر بیماریوں میں مختلف بدرقوں کے ساتھ اس کو استعمال کر کے مریض کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اگر بال بچوں والے گھروں میں یہ دوا بنا کر رکھی جائے تو بوقت ضرورت بہت سی تکلیفوں میں کام آ سکتی ہے۔

ترکیب استعمال سردغیرہ میں عصبی درد ہو تو پھریری سے اس محلول دوا کو لگا کر ذرا انگلی سے مل دو۔ پسلی کے درد گٹھیا وغیرہ میں لگا کر مالش کرو۔ پھوڑے پھنسیوں پر ویسے ہی لگا دو۔ کان میں درد ہو تو روغن گل دو قطرے میں دو قطرے یہ دوا ملا کر ٹپکاؤ۔ ڈاڑھ یا دانت کا درد ستا رہا ہو تو اس دوا میں روئی کا پھویا تر کر کے ڈاڑھ یا دانت پر رکھو۔ خارش (خواہ کسی عضو میں ہو اور پتّی میں روغن گل میں ملا کر لگاؤ۔ داد، گنج چنبل میں تنہا اسی کو لگاؤ۔ البتہ اگر ضرورت ہو مثلاً خالص اسی کے لگانے سے سوزش ہو تو تھوڑے سے روغن گل میں ملا کر لگاؤ۔ زہریلے جانوروں کے کاٹنے پر ایک دو قطرہ ڈال کر انگلی سے مل دو۔ نزلہ و زکام میں رومال پر اس دوا کے چند قطرے ڈال کر سنگھاؤ، اور تھوڑے نیم گرم پانی میں ملا کر اس سے ناک کو دھوؤ۔

نم معدہ کے درد میں تین چار قطرے یہ دوا عرق گلاب میں ملا کر پلاؤ۔ معدے کے درد، جگر کے درد، قولنج اور نفخ شکم وغیرہ میں اجوائن کے عرق میں یا صرف پانی میں ملا کر پلاؤ۔

ذات الجنب (پسلی کے درد) اور ذات الریہ (نمونیا) میں پسلیوں اور سینے پر یہ دوا روغن گل میں ملا کر مالش کرو۔ اور دو دو قطرے عرق گاؤزباں میں ملا کر پلاؤ یا شربت اعجاز میں ملا کر چٹاؤ۔ سل، کھانسی اور کالی کھانسی میں بھی شربت اعجاز میں ملا کر چٹانا چاہیے۔

ہیضے میں اس دوا کے دو دو قطرے عرق گلاب میں ملا کر دو دو گھنٹے کے بعد برابر دیتے رہنے چاہئیں۔ یہاں تک کہ آرام کی صورت نظر آجائے۔ پیاس زیادہ ستاتی ہو تو اس دوا کے دو قطرے مصری کی ڈلی پر ڈال کر چوسو پیاس کم ہو جائے گی۔

جوشاندۂ کافور: کافور دو تولے کو دو سیر پانی میں جوش دیں۔ لیکن برتن کو سرپوش سے ڈھانکے رکھیں۔ دس منٹ تک جوش دینے کے بعد آگ سے اتار لیں اور ٹھنڈا کر کے بوتلوں میں بھر لیں۔ ہیضے کے مریض کو یہ پانی دو دو تولے کی مقدار تھوڑی دیر کے بعد پلائیں۔ چند بار پلانے سے قے اور دستوں میں افاقہ معلوم ہونے لگے گا۔

حبّ کافور: کافور دو ماشے، بھنگ ۱ ماشہ۔ دونوں کو پیس کر دانۂ مونگ برابر گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی تین تین گھنٹے کے بعد ایک دو گھونٹ پانی کے ساتھ دیں۔ قے خواہ کیسی ہی شدّت سے آتی ہو اور کسی دوا سے بند نہ ہوتی ہو، ان گولیوں کے استعمال سے بند ہو جاتی ہے۔

عرق کافور: کافور خالص ایک حصّہ کو ریکٹی فائیڈ اسپرٹ چار حصّے میں ملا کر رکھیں۔ کافور اس میں حل ہو کر عرق بن جائے گا۔ ہیضہ، نفخ شکم اور بواسیر کے لیے مفید ہے۔ سل و دق میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نفث الدم (خون تھوکنا) میں فائدہ دیتا ہے۔

مقدار خوراک دو تین قطرے یہ محلول تھوڑے سے پانی میں ملا کر پییں۔

دوائے مسکن: کافور ایک تولہ، کلورل ہائیڈریٹ ایک تولہ۔ دونوں کو ملا کر ایک شیشی میں رکھیں اور بوقت ضرورت کام میں لائیں۔ پیشانی پر لگانے سے سر کے درد کو فوراً تسکین دیتی ہے۔ بچھو یا بھڑ کے کاٹے پر لگانے سے فوراً درد اور جلن کو کم کر دیتی ہے۔ ڈاڑھ یا دانت کا درد خواہ کیسا ہی شدید ہو ایک پھریری اس میں تر کر کے رکھیں، درد فوراً دور ہو جائے گا۔

ذرور قلاع: ببنسلوچن، دانہ الائچی خورد، کتھ سفید، پرانی کھمبی، سنگ جراحت، زرورد، شورہ قلمی، گاؤزباں جلائی ہوئی، بورک ایسڈ ہر ایک ایک تولہ، نیلا تھوتھا بریاں ۳ ماشے۔ سب کو نہایت باریک پیس چھان کر شیشی میں رکھیں اور بوقت ضرورت ایک چٹکی منہ میں چھڑکیں۔ قلاع خواہ کیسا ہی پرانا اور شدید ہو اس کے استعمال سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔

نفوخ کافور: نوشادر ایک تولہ، کافور تین ماشے کو پیس کر شیشی میں بند کر کے رکھیں، کیسا ہی درد سر ہو اس کے سونگھنے سے جاتا رہتا ہے، ڈاڑھ اور دانت کے درد کو بھی تسکین ہوتی ہے۔

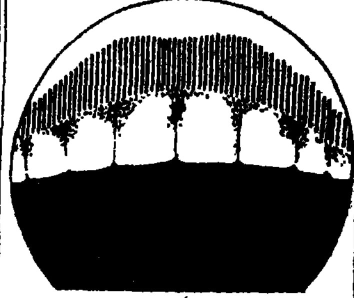
بھیم سینی کافور: آج کل بھیم سینی کافور کے نام سے جو کافور مشہور ہے وہ بنایا جاتا ہے اور عام طور پر آنکھ کی دواؤں میں ڈالا جاتا ہے، اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے:۔

(۱) کافور خالص دو تولے، ناگرموتھا ایک تولہ، برادہ صندل سفید ایک تولہ۔ زیرہ سفید، سرد چینی، بال چھڑ، لونگ ہر ایک ۲ ماشے۔

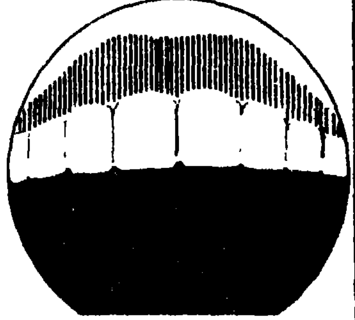
دانہ الائچی کلاں ایک تولہ، زعفران ایک تولہ، مشک خالص ۲ ماشے، خس ایک تولہ، جاوتری ۲ ماشے، جائفل ۶ ماشے، عطر چنبیلی نو ماشے، روح گلاب ۶ ماشہ سب چیزوں کو کوٹ کر ایک جگہ ملاؤ اور دو روز تک کھرل کرو۔ جب سب دوائیں ایک جان ہو جائیں تو ایک کانسی کے کٹورے میں دوا ڈال کر دوسرا کٹورا اس کے اوپر رکھ دیں اور دونوں کے کنارے ملا کر آٹا وغیرہ لگا کر درزوں کو اچھی طرح بند کر دیں۔ اس کے بعد چولہے پر چڑھا کر اس کے نیچے نہایت ہلکی آگ جلائیں، اس قدر کہ آگ کا شعلہ انگلی کے برابر موٹا ہو، بلکہ بہتر یہ ہے کہ تیل کے چراغ میں ایک موٹی بتی ڈال کر جلائیں، اور اوپر کے کٹورے پر کپڑے کی گدی پانی میں بھگو کر رکھیں اور اس کو بار بار ٹھنڈا کرتے رہیں۔ کافور دوسری ادویہ کے اثرات کو ساتھ لے کر اُڑیگا اور اوپر کے کٹورے پر جمتا جائے گا۔ تین چار گھنٹے کے بعد جب برتن سرد ہو جائے تو احتیاط سے کھولیں۔ اور اوپر کے کٹورے میں جما ہوا کافور لے کر رکھیں۔ یہی بھیم سینی کافور ہے۔

(۲) کافور، صندل سفید ہر ایک دو تولے، الائچی خورد، بنسلوچن، الائچی کلاں، جائفل ہر ایک ۲ ماشے، لونگ تین ماشے، زعفران دو ماشے۔ سب کو الگ الگ باریک کھرل کر کے رکھیں، اور ایک تانبے کا برتن کٹوردان کی ہم شکل لے کر اس میں پہلے صندل کا برادہ بچھائیں، پھر دونوں الائچی کا سفوف ڈالیں، پھر ان پر کافور کو نیم کوب کر کے رکھیں، پھر اس کے اوپر زعفران، پھر لونگ، پھر جائفل اور آخر میں بنسلوچن ڈال کر برتن کا منہ ڈھکنے سے بند کر دیا اور درز کو آٹا وغیرہ لگا کر اچھی طرح بند کر کے اس کے نیچے ایک چراغ موٹی بتی کا جلائیں۔ ڈھکنے کے اوپر کپڑے کی گدی پانی میں بھگو کر رکھیں اور اس کو بار بار ٹھنڈا کرتے رہیں۔ تین چار گھنٹے کے بعد سرد ہونے پر برتن کو کھولیں اور ڈھکنے پر لگا ہوا کافور کھرچ کر کام میں لائیں۔





ان مسوڑھوں میں پیپ پڑ چکی ہے۔ ہر وقت خون نکلتا رہتا ہے اگر علاج نہیں کیا جائے تو دانت گر پڑیں گے۔



جن دانتوں سے خون نکلتا ہے اور پیپ بہتی رہتی ہے ڈاکٹر انھیں نکال دیتے ہیں۔ لیکن اکسیر پائریا نے مسوڑھے بالکل صاف کر دیے ہیں

آج کل سو میں سے پچانوے لوگ ایسے ملیں گے جن کے مسوڑھے ٹھیک نہیں ہوتے بلکہ ان میں ضرور کوئی نہ کوئی خرابی ہوتی ہے اور جلد پائیریا کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور جب پائریا ہو جاتا ہے تو اس کا زہر آہستہ آہستہ پیٹ میں پہنچ کر خون میں شریک ہوتا رہتا ہے۔ اور اس زہر سے صحت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اگر مناسب اور معقول علاج نہیں کیا جاتا ہے تو زندگی تک خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

اکسیر پائریا (رجسٹرڈ)

ان تمام ہولناکیوں کے سدباب کے لیے واحد دوا ہے جسے تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانے کی مجلس تجربات کو ہے اگر آپ کو پائریا کی شکایت ہے تو اس سے بہتر دوا آپ کو نہیں مل سکتی۔ یہ دو دوائیں ہیں۔ ایک دوا سے کلیاں کی جاتی ہیں اور دوسری دوا بطور منجن لگائی جاتی ہے۔ غرض پائریا کا مکمل علاج ہے۔ قیمت دو پیکٹ (عمر)

ملنے کا پتہ:- ہمدرد دواخانہ دہلی

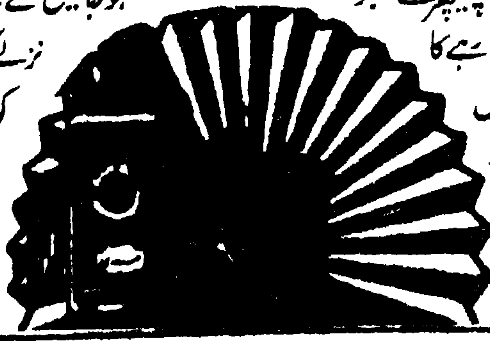
کھانسی کا کھٹکا

موت کا پیش خیمہ ہے۔ پھیپھڑوں میں خراش یا زخم ہو جانے پر کھانسی کا کھٹکا آتا ہے ہلکا بخار بھی رہتا ہے کبھی پھیپھڑوں کی کمزوری یا نزلہ و زکام کی وجہ سے کھانسی اٹھتی ہے اور آہستہ آہستہ پھیپھڑوں میں زخم ڈال دیتی ہے غرض کھانسی کا دو دن رہنا بھی خطرے سے خالی نہیں ہے۔ جب کھانسی ہو تو فوراً

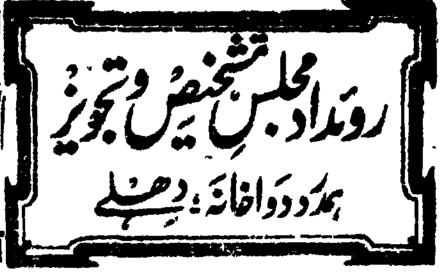
صدوری (رجسٹرڈ)

کا استعمال شروع کر دیجیے۔ پھیپھڑے مضبوط ہو جائیں گے۔ یہ دوا انھیں زخمی نہیں ہونے دے گی۔ ہلکا بخار بھی جاتا رہے گا نزلے کا تیز پانی پھیپھڑوں پر گرے گا تو صدوری پھیپھڑوں کو اس کے نقصان سے بچانے میں ڈھال کا کام دے گی۔ اس کے استعمال سے بدن اور پٹھوں میں طاقت آئے گی۔ جو بچے کمزور ہوں، جلدی سے پیروں نہ چلیں، یا ان کی ہڈیاں کمزور نرم اور ٹیڑھی ہوں تو صدوری ان کے لیے آب شفا کا کام دیتی ہے۔ ایک شیشی کی قیمت فی عہ

پرچہ ترکیب ہمراہ







رقّتِ منی

حالات مریض نمبر $\frac{۲۰۴۷۹}{۳۹۰۵}$

"— — کچھ عرصے سے میرا مادۂ تولید پتلا ہو گیا ہے۔ انزال بھی جلد ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے یہ کثرتِ مباشرت کا نتیجہ ہو میری اہلیہ کو، جو آپ کے زیرِ علاج ہیں، ممکن ہے میرے مادّے کی خرابی کی وجہ سے حمل نہ قرار پاتا ہو۔ — — "

تشخیص ظاہر ہے۔ علاج مندرجہ ذیل کیا گیا۔

علاج : (صبح) سفوف عجیب ۶ ماشے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔

(رات) قرص قلعی دو عدد کو ۶ ماشے لبوب کبیر میں ملا کر کھائیں۔

حالات مابعد "— — جیسا کہ آپ کو اطلاع دے چکا ہوں، میری اہلیہ کی صحت بالکل ٹھیک ہے۔ آپ کی دواؤں سے میرے مادۂ منویہ کی خرابی دور ہو گئی ہے۔ یقین ہے کہ اب ہماری گود بھرے گی — — بہر حال یہ سب کچھ آپ کی طلسمی و رمتی طبیعت رکھنے والی دواؤں کا اثر ہے جس کے لیے میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ بلا شبہ آپ کا دواخانہ اکثر دواخانوں کی طرح نہیں ہے بلکہ اپنی دواؤں کے متعلق جو کچھ کہتا ہے اس کو سچ ثابت کر کے دکھاتا ہے۔ آپ کا طریقۂ علاج واقعی معجزہ ہے۔ — — "

ورم خصیۃ الرحم

حالات مریضہ نمبر $\frac{۱۶۹۲۷}{۲۸۶۴}$

"— — میری اہلیہ عمر ۱۷ سال ہے۔ دو سال شادی کو ہوئے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ان کو ایام کے زمانے میں بہت سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بہت علاج کرائے جا چکے ہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ — — "

تشخیص مجلس نے خصیۃ الرحم کا ورم تشخیص کیا اور یہ دوائیں استعمال کرائیں۔

علاج (صبح) مستورین ایک تولہ دودھ میں گھول کر پلا دیا کریں۔

(شب) معجون مقوی رحم ۶ ماشے دودھ کے ساتھ کھلائیں

(بعد غذا) جوارش جالینوس ۹۔۹ ماشے دونوں وقت کھلائیں۔

حالات مابعد "— — مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے بے حد مسرت محسوس ہوتی ہے کہ دواؤں کے استعمال سے اہلیہ کو فائدہ پہنچا۔ اب کوئی شکایت نہیں — — "

(مجلس نے حبِ حمل ایک عدد معجون موچرس ۹ ماشے میں ملا کر کھلانے کی ہدایت کی۔)

بے قاعدگیِ ایّام

حالات مریضہ نمبر $\frac{۲۸۱۶۴}{۸۶۹۴}$

"...... ماہواری ایام میں خرابی ہے۔ جسم لاغر ہے۔ دل کی حرکت بہت زیادہ ہے خوف و ڈر کا احساس ہر وقت رہتا ہو طبیعت ضدی ہے۔ سیلان الرحم کی شکایت بھی ہے۔ ہسٹیریا کا دورہ پڑتا رہتا ہے ......"

تشخیص کی گئی کہ اعصاب کی کمزوری اور رحم کی خرابی کی وجہ سے یہ شکایات پیدا ہوئی ہیں۔

علاج: (صبح) مستورین ایک تولہ دودھ میں گھول کر پلائیں۔

(شب) حب مرواریدی ایک عدد کو معجون سپاری پاک ۹ ماشے میں رکھ کر کھلادیا کریں۔

(بعد غذا) جوارش عود شیریں ۹-۹ ماشے دونوں وقت کھلائیں۔

حالات مابعد "...... دوائیں کھاتے ہوئے بیس دن ہو گئے ہیں۔ آج تک ہسٹیریا کا دورہ نہیں ہوا۔ اور شکایتیں بھی جاتی رہی ہیں ......"

(مجلس نے یہی دوائیں مزید استعمال کرنے کی ہدایت کی)

ذیابیطس

حالات مریض نمبر ۱۴۸۶۵/۲۲۹۷

"...... پیشاب دن میں تیرہ چودہ بار آتا ہے۔ اور رات کو ۱۰-۱۵ مرتبہ۔ اور خوب کھل کر آتا ہے۔ پیاس بھی حد سے زیادہ لگتی ہے۔ پانی پیتے ہی فوراً پیشاب آجاتا ہے۔ جلن وغیرہ بالکل نہیں ہوتی۔ پیشاب کا رنگ بالکل پانی کی طرح سفید ہوتا ہے۔ مرض سردیوں میں تین مہینے زیادہ رہتا ہے۔ پیاس سخت لگتی ہے۔ دن میں نو دس کٹورے اور رات کو پچاس کٹورے پانی پی جاتا ہے ......"

تشخیص مجلس نے ذیابیطس غیر شکری تشخیص کی۔

علاج (صبح) دوالابی ایک قرص چھاچھ کے ساتھ کھائیں۔

(رات) قرص فولاد ایک عدد، قرص زمرد ایک عدد کو جوارش زرعونی عنبری ۶ ماشے میں ملا کر کھالیں۔

(تیسرے پہر) انوشدارو لولوی ۶ ماشے کھائیں۔

حالات مابعد "...... دوائیں مریض کو استعمال کرائی گئیں۔ پہلے پانچ چھ دن تو مرض بڑھتا ہوا معلوم ہوا۔ لیکن اس کے بعد بے حد فائدہ پہنچا۔ دواؤں کے استعمال سے پہلے مریض تقریباً ۱۰-۱۵ سیر پانی پی جاتا تھا۔ اور پیاس شدید رہتی تھی۔ لیکن اب تو بہت کم پانی پیتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ان دواؤں سے ہی فائدہ ہو جائے گا۔ ایک کورس اور بھیج دیجیے ......"

ضعفِ مثانہ

حالات مریض نمبر ۱۹۸۲۷/۳۷۲۰

"...... مجھے پیشاب زیادہ آنے کی شکایت ہے۔ راتوں کو اٹھنا پڑتا ہے۔ دن میں گھنٹہ بھر بعد پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ اور قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہے۔ یہ شکایت ہے تو بہت دن سے۔ مگر ایک مہینے سے زیادہ ہو گئی ہے ......"

تشخیص مجلس نے ضعف مثانہ تشخیص کیا اور مندرجہ ذیل دوائیں تجویز کیں۔

علاج قرص فولاد ایک عدد، قرص زمرد ایک عدد کو جوارش زرعونی عنبری ۶ ماشے میں رکھ کر صبح کے وقت کھالیا کریں۔

حالات مابعد "...... آپ کی بندہ نوازی کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ آپ کی ادویات نے مجھے بہت فائدہ پہنچایا۔ پیشاب اب زیادہ نہیں آتا۔ قطرہ قطرہ آنے کی شکایت بھی بالکل نہیں رہی ......"





انگور اور صحت انگور بہترین، لذیذ، خوش رنگ اور خوش ذائقہ پھل ہے۔ پھل بیچنے والے اس سے مزے سے مزے دار پھلوں کو منسوب کرکے اپنے پھلوں کی عمدگی کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ چناں چہ سنگترے والے اکثر اس قسم کی ہانک لگاتے سنے جاتے ہیں۔

مزا انگور کا ہے سنگترے میں
عسل زنبور کا ہے سنگترے میں

یہ پھل جس طرح لذت اور ذائقے میں دوسروں سے فائق ہے اسی طرح فوائد میں ان سے بدرجہا فضیلت رکھتا ہے۔ داناؤں نے اس کا کیمیائی تحلیل کرکے معلوم کیا ہے کہ اس میں ۷۹۹،۷۶ فی صد پانی، ۱،۳ فی صد مواد لحمیہ اور ۰،۶ فی صد چربی، ۱۹،۲ فی صد کاربنی اغذیہ ۰،۱۹۱ فی صد کیلسیم، ۰،۰۱۰ فی صد میگنیشیم، ۰،۱۹۷ فی صد پوٹاسیم ۰،۰۱۵ فی صد سوڈیم ۰،۰۳۱ فی صد فاسفورس، ۰،۰۰۵ فی صد کلورین ۰،۰۲۵ فی صد گندک ہوتی ہے۔

ان اجزا کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انگور کے رس میں پروٹین اور چربی بہت تھوڑی مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ سیلولوس بالکل ہوتا ہی نہیں۔ اس میں کاربنی غذا کی کافی مقدار ہوتی ہے۔ انگور کی شکر کو ڈکسٹروس (Dextrose) کہتے ہیں۔ یہ جسمانی ترقی کے لیے بہت مفید ہے۔ علاوہ ازیں انگور کے رس میں بہت سی معدنیات پائی جاتی ہیں۔ پوٹاسیم سے پٹھے مضبوط اور گٹھیلے بنتے ہیں۔ کیلسیم سے ہڈی سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اور فاسفورس سے دماغ اور پھیپھڑے تقویت پاتے ہیں۔ عقل و حافظہ تیز ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

داناؤں نے یہ بھی معلوم کیا ہے کہ اس کے ایک پونڈ سے ۴۳۷ حرارے (Calories) یعنی قوت کی اکائیاں حاصل ہوتی ہیں حالاں کہ دودھ سے صرف ۳۱۴ حرارے میسر آتے ہیں۔ گویا انگور کا استعمال دودھ کے استعمال سے زیادہ قوت بخشتا ہے۔ اس کے اجزا کے عمدہ تناسب کی بدولت بیمار اور تن درست ہر نوع کے اشخاص اسے استعمال کرسکتے ہیں۔ اسے بطور غذا استعمال کرنے سے جسم میں حرارت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جسم کے زائل شدہ ذرات کی مرمت ہو جاتی ہے اور کمزوری و نقاہت محسوس نہیں ہوتی۔ آدمی چاق و چوبند اور تن درست رہتا ہے۔ یہ واضح رہے کہ کسی آدمی کو فقط انگوروں پر گزارا کرنے کے لیے بہت سی مقدار میں انگوروں کی ضرورت ہے۔ حال ہی میں میونخ کی تجربہ گاہ میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ اوسط درجے کے تن درست انسان کو ۲۴۰۰ حراروں کی حرارت رکھنے والی خوراک کی ضرورت ہے۔ اتنی قریباً ۶ پونڈ انگور استعمال کرنے سے حاصل ہوگی اور روزانہ اس قدر مقدار کا میسر آنا محال ہے۔ البتہ بیماروں کے لیے یہ بہترین اور موزوں خوراک ہے۔ قدرت نے اس میں کئی بیماریوں کے دور کرنے کی عجیب تاثیر ودیعت کی ہے۔ چناں چہ سائنس دانوں نے تجربات سے واضح کیا ہے کہ یہ بدہضمی اور خرابی ہاضمہ جس کی وجہ سے بھوک کی کمی، اپھار، قبض، پیچش، متلی، سینے کی سوزش، پیٹ کا بھاری ہونا، کھانا کھا چکنے کے بعد درد شکم محسوس ہونا، بدبو دار سانس نکلنا، سر کا درد وغیرہ رونما ہوتے ہیں، انگوروں کے استعمال سے ایک دم دور ہو جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ غذا ہلکی اور زود ہضم ہے اور پروٹین کے کم ہونے سے آنتوں اور معدے کو آرام اور سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کا رس پھیپھڑے اور گردے کی بیماریوں میں مفید نتائج پیدا کرتا ہے۔ پھیپھڑوں اور گردوں کو تقویت دیتا، پیشاب لاتا اور کف کو خارج کرتا ہے۔ مرگی، ذیابیطس اور اختناق الرحم میں انگور حیرت انگیز اثر دکھاتا ہے۔ انگور کے رس میں شہد ملا کر استعمال کرنے سے کھانسی کو شرطیہ فائدہ ہوتا ہے۔ اختلاج قلب میں بھی انگور بہت کام دیتا ہے۔ اگر ایسا مریض انگوروں پر کئی دن بسر کرے تو بیماری سے بہت جلد نجات حاصل کرلیتا ہے۔

چھوٹے بچوں کو قبض کے وقت اور دانت نکلنے کے ایام میں اور سوکھے کے بیمار بچوں کو انگور کا رس دیا جائے تو بے انتہا فائدہ ہوتا ہے کمزوری

اور لاغری بھی انگوروں کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہے اور بدن فربہ ہو جاتا ہے۔ ناریل کے پانی کے ساتھ انگور کھانے سے جسم میں حیرت انگیز بیداری اور چستی دکھائی دیتی ہے۔ اگر دماغی کام زیادہ کرنے والے آدمی اسے استعمال کریں تو اُن کا تکان دُور ہو جاتا ہے اور لگاتار کام کرنے سے جو کمزوری ظاہر ہوتی ہے وہ نابود ہو جاتی ہے۔ جن عورتوں کو ماہواری حیض باقاعدہ نہ آتا ہو یا دوسرے زنانہ پوشیدہ امراض میں مبتلا ہوں انھیں اسے کھاتے رہنے سے تمام امراض سے نجات مل جاتی ہے۔ حاملہ عورت کو ایامِ حمل میں جو عوارض لاحق ہو جاتے ہیں انگور کا استعمال ان کو ان سے بچاتا ہے اور اندرونی بچے کو مضبوط اور توانا بناتا ہے۔ چناں چہ ایران میں حاملہ عورتیں انگور کا رس، مربہ اور کشمش کا استعمال بہ کثرت کرتی ہیں۔ مغربی ممالک کے لوگ بچوں کو صحتور، تن درست اور خوب صورت بنانے کے لیے انگور کا رس افراط سے پلاتے ہیں۔

الغرض یہ کیا بلحاظ خوراک اور کیا بطور دوا بہترین چیز ہے مگر اس کو کھانے میں بھی حکمت درکار ہے۔ اس کا رس چوس کر چھلکا اور بیج پھینک دینا درست نہیں ہے اس طرح اس پھل کے کلی فوائد سے استفادہ نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ بیج میں چونے اور فاسفورس کی مقدار ہوتی ہے۔ نیز چھلکے میں پورے پھل کا دو تہائی حصہ کاربوہائیڈریٹ کا ہوتا ہے۔ اس لیے اگر دانت مضبوط ہوں تو بیج کو ورنہ کم از کم چھلکے کو ضرور چبا کر کھا لینا چاہیے تاکہ پورا پورا فائدہ حاصل ہو۔ دوسرے انگور کھانے کے بعد فوراً پانی بھی نہیں پینا چاہیے۔ یوں تو ہر ایک پھل کے بعد پانی پینا غیر مفید اور نامناسب ہے۔ چنانچہ فارسی کا مقولہ ہے کہ آب بر میوہ خوردن ویوہ بر آب خوردن موزوں نیست۔ مگر انگور کے لیے خاص طور پر اس مقولے پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر کبھی تازہ انگور نہ ملیں تو خشک انگور جن کو کشمش اور منقّٰی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، استعمال کرنا چاہیے۔ بہ لحاظ غذا انگور سے مفید تر ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ جس قدر فائدہ ایک پونڈ انگور سے جسم کو پہنچتا ہے اتنی کشمش سے پانچ گنا فائدہ ہوتا ہے۔ کشمش کو کچے دودھ میں ڈال کر کچھ عرصے رکھنے اور پھر اسے گرم کر کے پینے سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ جن لوگوں کے پیٹ میں پانی جمع ہو جاتا ہے جو گٹھیا سے دُکھی رہتے ہیں جنھیں سردی بہت ستاتی ہے یا جن کو ٹانگوں میں پانی جمع ہو گیا ہو انھیں کشمش کو دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوگا۔ منقّٰی کا سردیوں میں استعمال بہت طاقت بخشتا ہے۔

کھٹے انگوروں کا رس چوٹ، موچ اور زخم پر لگانے سے عمدہ نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ قے بند کرنے کے لیے اور پیشاب کی سوزش میں بھی یہ مفید ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر اولڈفیلڈ کی رائے میں دمہ کے بیمار کو انگور اور انگور کے رس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے اُن کا قول ہے کہ اگر بیمار انگور کے کھیت میں رہائش اختیار کر لے تو بہت جلد تن درست ہو جاتا ہے۔ بہرحال قدرت نے اس پھل کو نادر صفات سے متصف فرمایا ہے۔ ہر شخص ان فوائد سے بہرہ اندوز ہونا چاہیے۔ (سائنس)

غدودوں کا تعلق حسن سے تھوڑے دنوں سے درون افراز غدودوں کے متعلق جو انسانی تن درستی اور انسانی عمر پر بہت نمایاں طور پر اثر انداز ہوتے ہیں بہت زور شور کے ساتھ تحقیقات ہو رہی ہے۔ اس میں ذرا سا بھی شک نہیں کہ بعض درون افراز غدود مردوں اور عورتوں کی صحت اور ان کے حسن پر بہت کافی اثر ڈالتے ہیں۔ ان غدودوں کے کام کو زندگی کے ساز سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ اگر یہ تمام غدود ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں تو انسان صحت اور خوب صورتی میں کامل ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ان میں سے ایک بھی بے سُرا ہو جاتا ہے تو پھر نہ صحت باقی رہتی ہے نہ خوب صورتی۔ بعض لوگوں میں غدۂ نخامیہ (پیچوٹری گلینڈ) کے زیادتی فعل کی وجہ سے پیر بڑے بڑے ہو جاتے ہیں، ناک بے ڈھنگی اور موٹی ہو جاتی ہے۔ لیکن یہی غدہ اگر اچھی طرح کام نہ کرے تو لوگ بونے اور مختصر قد و قامت کے رہ جاتے ہیں۔

اگر غدہ تیموسیہ (تھائمس گلینڈ) صحت کار پر مائل ہو جائے تو انسان کا چہرہ بارونق ہو جاتا ہے۔ جلد کی رنگت کا تعلق "غدۂ فوق الکلیہ" (ایڈرینل گلینڈ) سے ہے۔ "مرضِ ایڈیسن" میں یہی ایڈرینل غدود خراب ہو جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے بدن کی جلد شروع میں پیلی اور بعد میں تانبے کے رنگ کی مائل بہ زردی ہو جاتی ہے۔ جلد کی بافت اور اس کی دوسری خصوصیات پر بھی درون افراز غدودوں کا بہت اثر پڑتا ہے۔ اگر ان غدودوں کا فعل صحیح اور متوازن ہو تو بدن کی کھال تنی ہوئی اور چست و تن درست ہوتی ہے۔ جن لوگوں میں غدہ درقیہ (تھائرائڈ گلینڈ) کا فعل صحیح نہیں رہتا اُن کی کھال میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور نوجوانی میں بھی بڑھاپے کے سے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔ کھال کی نرمی اور لچک کا انحصار زیادہ تر غدۂ درقیہ ہی پر ہے۔

خوش نما اور چمک دار دانت اس بات کی علامت ہیں کہ درون افراز غددوں کا فعل صحیح اور متوازن ہے۔ جن لوگوں کے جسم میں غدۂ درقیہ تن درست ہو ان کے دانت خوب صورت اور موتیوں کی طرح آب دار ہوتے ہیں۔ کسی دانتوں کے معالج سے اگر آپ دریافت کریں تو معلوم ہوگا کہ عموماً ایسے دانت جو جلد ٹوٹ جائیں یا سڑنے لگیں غدہ درقیہ جانبی کی خرابی فعل کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کے دانت بڑے بڑے اور آگے کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں ان کے جسم میں غدہ نخامیہ کی رطوبت کی زیادتی ہوتی ہے کیوں کہ ہڈیوں کی نشوونما کا انحصار اسی غدود پر ہے۔ جن لوگوں کا قد چھوٹا ہے وہ اگر غدہ نخامیہ مقدم کی دو گولیاں روزانہ (ایک صبح ایک شام) کھا لیا کریں تو انھیں نفع پہنچ سکتا ہے۔

ہمارے ہندوستانی شعرا کے دیوان عورتوں کی بالوں کی تعریف سے بھرے پڑے ہیں اور حق یہ ہے کہ ان کا تعریف کرنا کسی طرح بھی بے جا نہیں ہے۔ خود عورتوں کو بھی اپنے ان بالوں سے جو ان کے حسن پر چار چاند لگا دیتے ہیں، بے انتہا محبت ہوتی ہے۔ بالوں کی خوبی، بالوں کی ساخت اور بالوں کا گھنا پن ان سب کا تعلق غدۂ درقیہ سے ہے۔ چہرے اور اندام نہانی کے بال انثیین سے متعلق ہیں اور زنانہ خصیۃ الرحم چہرے پر بالوں کو نکلنے سے روکتے ہیں کبھی کبھی ہمیں ایسی بھی ایک آدھ عورت نظر آجاتی ہے جس کے چہرے پر ڈاڑھی اور مونچھوں کے چند بال نمودار ہو جائیں ایسی عورتوں کے خصیۃ الرحم مرجھائے ہوئے اور نشوونما سے محروم ہوتے ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عورتوں کے چہرے پہ بال اس وقت نکلتے ہیں جب وہ سن ایاس کو پہنچ جاتی ہیں کیوں کہ اس عمر کو پہنچنے کے بعد خصیۃ الرحم زوال پذیر ہو جاتے ہیں۔

اس حقیقت سے کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مردانہ اور زنانہ صنفی درون افراز غدود مردوں اور عورتوں کی تن درستی اور حسن و صورت پر بڑا زبردست اثر اور اقتدار رکھتے ہیں۔ خواہ وہ کسی ملک اور کسی آب و ہوا کے اندر رہنے والے ہوں۔

انسان کی خوراک گھاس ابتدائے آفرینش سے گھاس مویشیوں اور چوپایوں کی خوراک رہی ہے۔ گائے گھاس کھا کر انسان کے لیے دودھ جیسی نعمت بنایا کرتی ہے، اور بیل اسے چر کر ہمارا ہل چلاتے ہیں، گھوڑے ہمیشہ سواری کا کام دیتے چلے آئے ہیں اور ہاتھی اسی گھاس کو کھا کر جنگلوں کے اندر ہمارے شہتیر ڈھوتے رہتے ہیں۔ گھاس نے ان جانوروں کے جسم میں طاقت اور قوتِ برداشت پیدا کی ہے لیکن اس کے باوجود اس زمانے سے پہلے کسی کو بھی خیال نہ آیا تھا کہ گھاس کی کیمیاوی ترکیب معلوم کرے۔ اور اس کا تجزیہ کرکے اس کے خواص و فوائد سے واقفیت بہم پہنچائے۔ یہ صحیح ہے کہ گھاس کا بیج یعنی اناج ہماری خوراک میں داخل تھا اور بانس کے قلے بھی جو گھاس ہی کی ایک عظیم الجثہ قسم ہے، ہمارے باورچی خانوں میں بار پا جاتے تھے لیکن جانوروں کی طرح گھاس کھانا انسان کا شعار کبھی نہیں رہا ہے۔ لیکن اب جارج کوہلر، ڈبلیو۔ آر گراہم اور سی، ایف شنابل نے جو فن کیمیا کے ماہرین ہیں، مسلسل چار سال تک تحقیقات کرنے کے بعد ثابت کیا ہے کہ گھاس کے اندر بڑی قوت پنہاں ہے۔ اخبار "ٹائمس آف شکاگو" لکھتا ہے کہ اناج پیدا کرنے والی گھاس میں سوائے حیاتین د کے باقی سب حیاتینیں موجود ہوتی ہیں۔ یہ حیاتینیں اس میں خشک پھلوں اور ترکاریوں کی بہ نسبت اٹھائیس گنے زیادہ ہوتی ہیں۔ اناج کی گھاس کے اندر گاجروں کے مقابلے میں حیاتین الف تیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔ سبز پتے والی ترکاریوں کی بہ نسبت حیاتین ب نوگنا زیادہ ہوتی ہے، اور ٹماٹروں اور لیموں کی قسم کے پھلوں کی بہ نسبت چودہ گنا حیاتین ج زیادہ پائی جاتی ہے۔

اسی اخبار کا بیان ہے کہ انسانی خوراک کے لیے موزوں بنانے کی غرض سے ان کیمیا ساز محققین نے گیہوں کے پتوں کو خشک کرکے پیس لیا اور اسی طرح جو اور جئی وغیرہ کے پتوں کا بھی سفوف تیار کیا۔ ان محققین نے جاڑوں بھر یہ گھاس کا سفوف کھایا۔ وہ کھانسی زکام سے بھی محفوظ رہے اور عام جسمانی صحت بھی بہت اچھی رہی۔ اب ریاست ہائے متحدہ میں تین اور کناڈا میں ایک کارخانہ گھاس کا یہ سفوف تیار کیا کرتے ہیں۔ اس پر فی پونڈ چھ سینٹ خرچ آتا ہے۔

ان ماہرین کیمیا نے گزشتہ ہفتے میں سنناتی کی کیمیاوی سوسائٹی کے سامنے یہ اعلان کیا کہ تاریخ عالم میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ چند پیسے خرچ کرکے صرف بارہ پونڈ گھاس کے سفوف کا استعمال تمام ریاست ہائے متحدہ کو خوراک کے تمام اجزا بہم پہنچا دیا کرے گا۔ گھاس کے گٹھوں پر اب سائنس کا لیبل لگ کر اس کی قدر و قیمت میں بہت کچھ اضافہ ہو گیا ہے، اور اگر انسان نے گھاس کو اپنی خوراک میں داخل

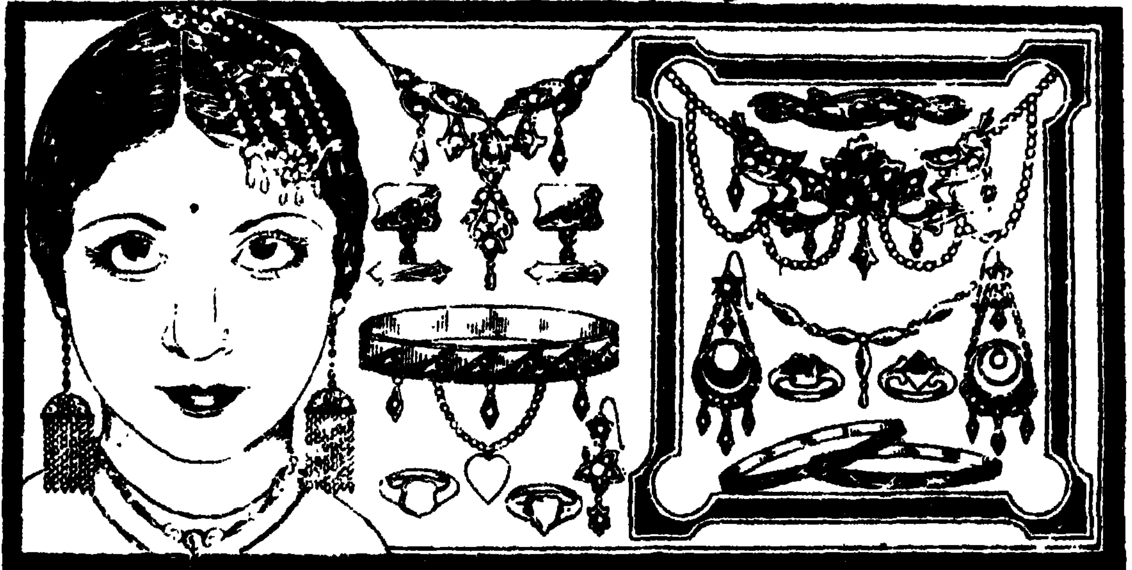
کرلیا تو اس سے ایک فائدہ تو ضرور ہی پہنچے گا کہ انسانی اور حیوانی دنیا میں باہم خوراک اور تن درستی کی یکسانیت کا رشتہ قائم ہو جائے گا۔

دماغی سکون اور خوشی دماغی سکون، دماغی مسرت، دماغی اطمینان سب کے سب جسمانی صحت کے اجزا ہیں۔ ہمارے دل کے بعض جذبات مثلاً نفرت اور محبت ہمارے لیے تقویت بخش ہیں اور چند دوسرے جذبات مثلاً حسد، غصہ، افسوس وغیرہ روح کو تکان پہنچاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا دماغ اور ہمارا جسم دونوں ہمارے ماحول سے مانوس اور اس کے لیے موزوں ہونے چاہییں۔ جس طرح کہ بڑی بڑی عضلاتی ورزشوں کے لیے جسم کو مشق کر کے سدھا لیا جاتا ہے اسی طرح دل پر بھی اس قسم کا قابو حاصل کیا جا سکتا ہے کہ وہ حالات کا اثر ہمارے منشا کے مطابق قبول کرے۔ زندگی کے اندر کوئی حقیقی کامیابی حاصل کرنا اسی وقت ممکن ہے کہ ہم اپنے مقصود کی خاطر اپنی ہستی کو قربان کر دیں۔ انسان کے جسم میں اور دماغ میں جس قدر صلاحیت اور استعداد ہے۔ اس کے کمال یا انتہا تک کوئی انسان اس وقت تک نہیں پہنچا ہے جب تک کہ اس نے یہ نہ سیکھ لیا ہو کہ ضرورت کے وقت اپنی پوشیدہ طاقتوں سے کس طرح کام لیا جاتا ہے۔

حاملہ کی غذا کا اثر جنین پر غالباً یہ صحیح ہے کہ اب زچہ و بچہ کا علاج کرنے والے مخصوص ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ ہم جنین کی جسامت کو بڑھنے سے روک سکتے ہیں۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ حاملہ کی غذا میں حمل کے آخری تین ماہ کے دوران میں شکر اور شکر بنانے والی غذاؤں یعنی نشاستے کا جز کم کر دیا جائے۔ اسی طرح اس کو پانی بھی کم مقدار میں پلایا جائے۔ اس بات کی احتیاط رہے کہ شکر یا پانی کا جز غذا میں اس حد تک کم نہ ہو جائے کہ حاملہ کے اپنے جسم کی ضرورتیں بھی پوری نہ ہو سکیں۔ اس قسم کی تقلیلِ غذا کا اثر جنین کے قد کی لمبائی پر نہیں پڑتا اور نہ اس کے سر کی جسامت میں کمی آتی ہے۔ یہ چیزیں تو غالباً بچے کو والدین سے ورثہ میں ملتی ہیں۔ بچے کا وزن اور بچے کی بہت ہی اہم چیزیں ہیں۔ کیوں کہ اکثر وضع حمل کے وقت بچے کی جسامت ہی دشواریاں پیدا کر دیتی ہے خصوصاً جب ہڈیاں موٹی ہوں۔

دس ہزار 10000 روپیہ مفت انعام

امرتسر میں سونا دو (۲) روپے تولہ ہوگیا



ناظرین دیکھئے اس سونے کے متعلق دنیا کیا کہتی ہے جس گھر میں یہ اصلی امریکن نیو گولڈ گیا وہاں سے دوبارہ سہ بارہ فرمائش آئی۔ یہ سونا ایک لاجواب چیز ہے۔ اصلی سونے اور اس سونے میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔

جناب لالہ رام پرکاش صاحب ساہنی دہلی سے ۵ نومبر کو تحریر فرماتے ہیں آپ کا امریکن نیو گولڈ کا پارسل ملا۔ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی چیز واقعی کمال کی ہے آپکے امریکن نیو گولڈ اور اصلی سونے میں کوئی فرق نہیں آپ نے اس نئی چیز کو تیار کرکے دنیا کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کر دکھایا ہے۔ پندرہ تولہ سونا فوراً میرے دوست کیلئے ارسال کردیویں اس کے بعد آپ کو اور بھی آرڈر دیا جاویگا۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جاتا ہے۔ بالکل اصلی سونے کے برابر ہے ہوشیار سے ہوشیار صراف بھی مشکل سے پہچان کرسکتا ہے۔ اس کے بنے ہوئے زیورات ہر جگہ پسند کئے جاتے ہیں اس سے ہر قسم کے زیورات آجکل کے فیشن کے مطابق تیار ہوسکتے ہیں۔ مندرجہ بالا فرمائش کو غلط ثابت کرنے والے کو دس ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ قیمت صرف مشہوری کی خاطر ایک تولہ دو روپے (۲) تین تولہ پانچ روپے آٹھ آنے۔ چھ تولہ دس روپے پندرہ تولہ بائیس روپے۔ چالیس تولہ پچاس روپیہ (ضروری نوٹ) ہر تین تولہ کے خریدار کو پیکنگ خرچ مفت۔ چھ تولہ یا اس سے زیادہ منگوانے والے خریدار کو محصولڈاک و پیکنگ دونوں بالکل معاف پندرہ تولہ کے خریدار کو ایک عدد اصلی گھڑی بالکل ٹھیک وقت دینے والی چابی ۴۴ گھنٹہ گارنٹی دس سال مفت بطور انعام دی جاوے گی۔

گارنٹی:۔ اگر پسند نہ ہو تو قیمت فوراً واپس ہوگی۔ جلدی منگوالیں ورنہ ختم ہونے پر مایوس ہونا پڑے گا۔

ملنے کا اصلی پتہ۔ میسرز امریکن۔ پی۔ کمپنی۔ پی۔ او۔ بکس ۲۷ ایچ۔ ڈی۔ امرت سر (پنجاب)

ایک دلہن کی سنسنی خیز آپ بیتی

عجوبات کا خزانہ۔ واقعات کا سمندر۔ دلچسپی کا پہاڑ۔ خوبصورتی کا اکھاڑہ۔ محبت کا مرقع اور خفیہ رازوں کا آئینہ ۴۸ آسنوں کی رنگین تصاویر سے مزین۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ۔ محصول ڈاک سات آنے علاوہ۔

دربارِ حُسن

ایک سو تیس چھوٹے سائز کی پرائیویٹ تصویروں کا البم۔ قیمت اصلی چھ روپے رعایتی تین روپے چار آنے (۳؍) علاوہ محصول ڈاک۔ کم نہیں ملے گی۔

اصلی کوک شاستر

یہ وہ کتاب ہے جو اپنی خوبیوں کی وجہ سے کئی ہزار فروخت ہو چکی ہے۔ مرد و عورت کی ۷۰ رنگین تصویریں، حجم تین سو آٹھ صفحات۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے علاوہ محصول ڈاک۔

حُسن کی دنیا

۱۶ سال سے ۲۵ سال تک کی خوبصورت لڑکیوں کی کارڈ سائز کی ۳۶ تصاویر کیمرہ کی پرائیویٹ حالت میں یہ تصویریں ۱۲-۱۲ تصاویر کے تین البموں میں ہیں۔ قیمت فی البم دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت فی البم ایک روپیہ چار آنے تین البموں کے اکٹھے خریدار سے تین روپے صرف محصول ڈاک ایک البم پر بھی آٹھ آنے لگتا ہے۔ اور تین البموں پر بھی آٹھ آنے۔

بیوفا کون ہے

مرد اور عورت دونوں کی بیوفائیوں کی درجنوں کہانیاں بڑا سائز ۱۹۲ صفحات۔ قیمت صرف سوا روپیہ
مندرجہ بالا تمام اشیاء کے اکٹھے خریدار سے صرف نو روپیہ مع محصول ڈاک لئے جائیں گے۔

پتہ:۔ ہفتہ وار سوشل ریفارمر۔ ایچ۔ ڈی۔ سباتھو۔ شملہ

فینسی رسٹ واچ مفت انعام

ہمارا مشہور عطر سینٹ فلاور نہایت عمدہ پھولوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ جو پوشاک اور تمام گھر کو معطر کر دیتا ہے۔ لطف یہ کہ ہر پانچ منٹ کے بعد نئی خوشبو دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چودہ آنہ (۱۴؍) اس عطر کو ہر گھر میں پہنچانے کیلئے ہماری فرم نے ہر شیشی کے خریدار کو ایک عدد فینسی بیوٹ رسٹ واچ مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ گھڑی کیا ہے خوبصورت تحفہ ہے۔ اس کی چمک دمک اور خوبصورتی غضب ڈھاتی ہے مضبوطی اور پائیداری کی گارنٹی دس سال ہے۔ جو اگر گارنٹی کے اندر خراب ہو جائے۔ تو کمپنی دوسری گھڑی مفت دیگی۔ دو یا ایک شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک دپیکنگ خرچ ۱۱؍ علاوہ دینے پڑیں گے۔ تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف اور تین گھڑیاں مفت پتہ:۔ امریکن میڈیکل سٹور پوسٹ بکس ۲۶۱ ایچ۔ ڈی۔ لاہور

ڈاک کے ردی ٹکٹوں سے

دولت کمانے کا راز

ڈاک کے استعمال شدہ ردی ٹکٹ اکٹھے کرنے کا شوق ہندوستان میں بھی بڑھ رہا ہے۔ لیکن بہت کم اصحاب یہ جانتے ہیں کہ ان ٹکٹوں سے کسطرح سینکڑوں روپیہ ماہوار کمایا جا سکتا ہے۔ اور معمولی قیمت کا ایک ٹکٹ ہزاروں روپیہ میں کس طرح فروخت ہوتا ہے۔ ردی ٹکٹ کہاں سے ملتے ہیں کون ردی ٹکٹ خریدتا ہے۔ یہ سب معلومات اور ردی ٹکٹوں کی تجارت کے راز جاننے کیلئے آپ آج ہی صرف ایک روپیہ چار آنہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر ردی ٹکٹوں میں دولت کا انبار نامی کتاب میں مذکور ہیں جو آپ کی معلومات میں بے حد اضافہ کریگی۔ اس کے مطالعہ سے آپ فرصت کے وقت میں ہزاروں روپیہ کما سکیں گے۔ وی۔ پی سے آٹھ آنے زیادہ لگیں گے۔ ملنے کا پتہ:۔

منیجر رسالہ تشنہ۔ ایچ۔ ڈی۔ سباتھو۔ شملہ

رعایتی اعلان

صرف ایک روپیہ میں سال بھر تشنہ

بشرطیکہ آپ یہ اعلان پڑھتے ہی چندہ روانہ کر دیں رسالہ تشنہ سال رواں سے اپنی نئی آب و تاب سے تشنگانِ علم و ادب کے لئے جام حیات لئے ہوئے آ رہا ہے جس میں ہر ماہ بہترین چوٹی کے ادبی مضامین شوق جدید کے پُر کیف افسانے پاکیزہ خیالات سے مسحور غزلیات غرضیکہ ادبی حلقہ کا ایک بہترین صحیفہ ہر ماہ اپنی نئی نرالی شان سے نکل کر باعث خوش طبعی ناظرین ہو رہا ہے۔ چندہ صرف تھوڑے عرصہ کیلئے ایک روپیہ سالانہ کر دیا ہے۔ نمونہ کے لئے پرچے اپنے شہر کے ایجنٹوں سے طلب کریں۔ یا ڈیڑھ آنہ (۱؍) کا ٹکٹ بھیجکر پتہ ذیل سے منگائیں۔

منیجر رسالہ تشنہ۔ ایچ۔ ڈی۔ سباتھو۔ شملہ





لاش کی تلاش

(ڈینس ڈائیڈ روٹ کا ایک مزاحیہ افسانہ)

شہر کے نامور سرجن کو بعض تجربات کے لیے ایک تازہ لاش کی ضرورت تھی وہ شہر کے خیراتی اسپتال میں گیا اور انچارج سے پوچھا، "کہیے کسی لاوارث مریض کو بھی لڑھکایا؟"

انچارج نے جواب دیا، "واہ ڈاکٹر صاحب واہ! آپ آئے خوب وقت پر۔ نمبر ۲۶ بس مرنے ہی والا ہے صرف دو ڈھائی گھنٹے کی دیر ہے آپ کا کام بن جائے گا۔ بے لمبا تڑنگا نوجوان!"

سرجن نے کہا، "دو گھنٹے بعد مرے گا تو پھر میرا کام نہیں بن سکتا۔ یا تو مجھے لاش ابھی مل جاتی یا پھر کل صبح ملنی چاہیے کیوں کہ میں دو ڈھائی گھنٹے بعد ایک رات کے لیے باہر جارہا ہوں اور کل صبح دس بجے تک واپس آؤں گا۔ لاش چاہیے بالکل تازہ۔"

خیراتی اسپتال کا انچارج بولا، "خیر کوئی بات نہیں ہے۔ میں آپ کے لیے نمبر ۲۶ کو کل صبح دس بجے تک ہی زندہ رکھوں گا۔"

سرجن شکریہ ادا کر کے رخصت ہوا۔

انچارج نے مریضوں کے کمرے میں واپس آکر نمبر ۲۶ کو بہترین قسم کی مقوی دوا پلائی۔ دوا نے فوری اثر کیا، مریض کو نیند آگئی اور وہ پورے چھ گھنٹے تک سوتا رہا۔

صبح خیراتی اسپتال کا انچارج جب معائنہ کرنے گیا تو دیکھا کہ مریض نہایت اطمینان سے بستر پر بیٹھا ہے۔ کھانسی کی شدت کم ہے بلغم آسانی سے خارج ہو رہا ہے۔ پسلیوں میں درد بھی نہیں، بخار غائب ہے، اور چہرے پر تازگی! ڈاکٹر کو دیکھ کر اس نے خوشی کے آنسو بہاتے ہوئے کہا، "ڈاکٹر صاحب میں آپ کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ آپ نے میری جان بچالی۔"

انچارج نے حیرت کی نگاہوں سے مریض کی طرف دیکھ کر پوچھا، "کیا درحقیقت تمھاری جان بچ گئی؟"

مریض نے جواب دیا، "جی ہاں ڈاکٹر صاحب، میری حالت آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔ خدا کے لیے آج بھی مجھے وہی دوا پلا دیجیے جو کل پلائی تھی۔"

انچارج کی زبان سے عالم محویت میں نکلا، "میں دوا تو پلا دوں گر سرجن صاحب کیا کہیں گے!"

مریض چونک کر بولا، "سرجن صاحب کیا کہیں گے —؟ ڈاکٹر صاحب آپ نے یہ کیا فرمایا۔ کیا آپ میرے صحت پانے سے ناخوش ہیں؟"

انچارج نے اپنا سر کھجاتے ہوئے کہا، "نہیں نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ بس کچھ اور کہہ رہا تھا۔"

انچارج تھوڑی تھوڑی دیر بعد مریض کو جاکر دیکھتا تھا اور پوچھتا تھا، "اب کیا حال ہے؟" اس امید پر کہ شاید کمزور مریض پر تیز مقوی دوا کا ردعمل شروع ہو جائے۔ مگر وہ ہر مرتبہ یہی کہتا تھا، "خدا کا شکر ہے اور آپ کی مہربانی۔"

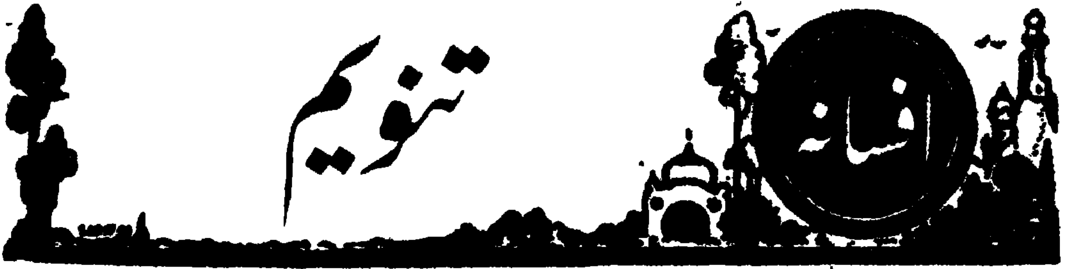
یہ جواب سن کر خیراتی اسپتال کے انچارج کا منہ لٹک جاتا تھا۔ ٹھیک دس بجے دن کو سرجن نے واپس آکر کہا، "لاؤ لاش کہاں ہے؟"

انچارج نے جواب دیا، "لاش —— کیسی لاش؟"

سرجن بولا، "ارے وہی لاوارث مریض جو مرنے والا تو کل ہی تھا لیکن جسے تم نے میرے لیے آج صبح تک زندہ رکھنے کا وعدہ کیا تھا۔"

انچارج نے کہا، "میرا مریض کل بے شک مرنے کے لیے تیار تھا، لیکن آج اس نے اپنی رائے بدل دی اور اب وہ مرنا نہیں چاہتا۔"

(بقیہ صفحہ ... پر)



از جناب پروفیسر حکیم مظفر حسین صاحب اظہر جرنلسٹ، شاعری کالج، لاہور

میں ۱۶ نومبر ۱۹۱۵ء کو رات کے ٹھیک پونے نو بجے ڈاکٹر عارف صاحب کے وسیع شفاخانے میں داخل ہوا۔ بتیس اکتیس آدمی وہاں موجود تھے۔ آج ڈاکٹر صاحب لوگوں کو تنویم کے کرشمے دکھانے والے تھے اور یہ لوگ اسی غرض سے آئے تھے اور میں بھی تو اسی واسطے وہاں گیا تھا۔

صاحبِ خانہ، ماشاء اللہ ڈاکٹر ہونے کے علاوہ عامل، نجومی، عاملِ تنویم (مسمرائزر) اور خدا جانے کیا کیا تھے۔ مگر بُرا ہو بدگمانی کا کہ بعض ڈگری بردار ڈاکٹروں کو اعلیٰ حضرت کی طبابت و حذاقت ہی سے انکار تھا اب اسے رشک و حسد کے زہریلے جذبات کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب، چشم بددور، بڑے رودار، وجاہت آب، سرو قد اور موٹے تازے انسان تھے۔ مگر بدقسمتی سے اُن کے مخالفین ان پر خواہ مخواہ "مرد فربہ" کی پھبتی اڑایا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی "شترِ اسلام" کے نام سے بھی مخاطب کیا کرتے تھے۔ بس یہ تھا صلہ ان کی غیر معمولی قابلیت اور اسلام و مسلم کی ناز برداریوں کا! (بار برداریوں کا نہیں) مگر اس ناقدردانی کے زمانے میں اس سے زیادہ اور توقع بھی کیا کی جا سکتی ہے! ع تفو بر تو اے چرخِ گرداں تفو!

اُن کی آواز بڑی کڑاکے دار تھی اور شاید اسی وجہ سے "اہلِ جنت" اُن سے فوراً مرعوب ہو جایا کرتے تھے! —— یا ان کی تنویم کے اثر میں آجایا کرتے تھے۔ وہ باتیں بھی بڑے مزے مزے کی خوب چکنی چپڑی اور چٹخے دار کیا کرتے تھے۔ چنانچہ سربازار لیکچر دے کر دوا بیچنے والی مخلوق اُن کو اپنا پیر و مرشد مانتی تھی۔ اور سانڈے کے تیل کے اکثر "ملک التجار" صاحبان ڈاکٹر صاحب قبلہ کے اچھے شاگردوں میں تھے ماشاء اللہ

الغرض ڈاکٹر صاحب عام نہیں بلکہ خاص الخاص "سہ آتشہ آدمی" تھے۔ نہیں، نہیں! میں نے غلطی کی وہ خاکی مخلوق سے کسی قدر مختلف یعنی باتر تھے۔ اور ان کے دعوے، ماشاء اللہ! سنتے سنتے اکثر لوگوں کے کان قوتِ سماعت سے بے نیاز اور "بے بہرہ" ہو چکے تھے۔

میں نے حضرت کو فرشی سلام کیا تو بولے —— "بھئی خوب آئے۔ ہم آپ ہی کا انتظار کر رہے تھے۔ بس حلقہ شروع ہی ہونے والا ہے۔"

میں :- بہت خوب! شکریہ! ڈاکٹر صاحب، مجھے بڑا اشتیاق ہے!

ڈاکٹر :- واہ مسمرازم کے موجد واہ! تیرے دونوں ہاتھ چوم لوں! کیسا زبردست علم و فن ایجاد کیا ہے! روحانیت کا لہریں ارتا سمندر! بعض نادان انسان سحر اور جادو کے انکاری ہیں۔ لیکن ہم ان کو ڈنکے کی چوٹ چیلنج کرتے ہیں کہ جادو یہی مسمرازم تو ہے! بھئی یہ جادو نہیں تو اور کیا ہے؟

عنایت :- بے شک! بے شک! ڈاکٹر صاحب، یہ جادو ہے! چلتا جادو!

ڈاکٹر :- اجی جادو کا بھی باوا!

احمد :- مگر ڈاکٹر صاحب! لوگ یہ کیوں کہتے ہیں کہ جادو برحق! مگر کرنے والا کافر؟"

ڈاکٹر :- اجی لاحول ولا قوۃ! تم جاہلوں کی باتیں کیوں لے بیٹھے! —— میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ مسمرازم نہایت اعلیٰ، مفید، مقدس اور زبردست علم و عمل اور فن ہے۔ چناں چہ اس کی شہرت مشرق و مغرب میں ہے اور اس کے سامنے جھاڑ، پھونک، جنتر منتر، تنتر، سحر، شعبدہ، طلسم، تعویذ، نقش اور اوراد و وظائف سب ہیچ ہیں! ہاں مسمرازم کے عامل کے سامنے سیانے، دیوانے، بھگت، رمّال

نجومی، جوتشی، پنڈت، مولوی وغیرہ سب ہی پانی بھرتے ہیں۔ یعنی اس خاکسار کے نیازمند ہیں!

عنایت :- حق ہے! واللہ حق ہے! ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر :- اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اس کے واسطے نہ تو آدھی رات کے بھیانک وقت شہر خموشاں میں جاکر اور ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر وظیفہ پڑھنے کی ضرورت ہے، نہ قبر کے مردے جگانے کی، اور نہ مردہ گھاٹ میں جانے کی حاجت اور نہ مردے کی کھوپڑی میں کھیر پکا کر کھانا ضروری! اجی یہ تو وہی بات ہے کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آئے! ذرا نظر کی مشق درکار ہے، بس پھر کیا تھا۔ خاکی انسان میں وہ کمال اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ مثل پرند ہوا میں اُڑتے پھرو۔ اور ہاتھی کو بال سے جکڑ لو۔ ہاتھ باندھ کر ڈال لو۔

عنایت :- ڈاکٹر صاحب، کہتے ہیں کہ مسمرازم سے آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹر :- لاحول ولا قوۃ! یہ حاسدوں اور جاہلوں کی بکواس ہے یا دشمنوں کا افترا اور بہتان! ورنہ یہ تو چودہ طبق روشن کر دیتی ہے بھئی! یہ وصف اسی عمل میں ہے کہ کسی انسان کے ہوش و حواس دم کے دم میں رخصت کر کے اُسے دنیا و مافیہا سے بے خبر کیا اور پھر اس کے ذریعے سے دنیا جہان کے راز معلوم کر لیے اور کام لینے کے بعد پھر اسے ہوش میں لے آئے۔ واہ! کیا کہنا ہے مسمرازم کا! سبحان اللہ۔

عنایت :- واللہ بے نظیر فن ہے! یہ واقعی جادو ہے ڈاکٹر صاحب قبلہ!

ڈاکٹر :- احمد، ادھر آؤ۔

احمد ڈاکٹر کے قریب آگیا۔ اس کی عمر یہی کوئی سولہ سترہ برس کی ہوگی۔ پیشانی فراخ اور ناک بڑی۔

اب ڈاکٹر صاحب احمد کی گُدّی پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھ کر بولے، "احمد! تم سامنے لیمپ کی طرف دیکھو! ابھی دیکھو! خبردار پلکیں نہ جھپکنے پائیں۔"

احمد نے حکم کی تعمیل کی اور کوئی پانچ سکنڈ گزرنے کے بعد وہ چلّایا، "اچھے ڈاکٹر صاحب! مجھے بچاؤ! میں آپ کے پیروں پڑتا ہوں! اجی، اجی! مجھے تو ہوا اُڑائے لیے جا رہی ہے! اوہ! میرا تمام بدن سنسنا رہا ہے! اُف! سنسناہٹ تو دم بدم بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے! —— اندھیرا! ہر طرف بھیانک اندھیرا! —— اب مجھے نیند آ رہی ہے! میں گرا —— میں گرا، گرا، گرا!" وہ یہ کہتے کہتے گر پڑا۔ اور بظاہر معلوم ہوا کہ وہ بے ہوش ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے کچھ پڑھ کر اس کے منہ پر پھونکیں ماریں تو وہ فوراً ہوش میں آگیا اور ایکا ایکی کھڑا ہو گیا۔

اب ڈاکٹر صاحب اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولے، "کیوں کیا حال ہے؟"

احمد :- توبہ ہے میری توبہ! قبلہ ڈاکٹر صاحب خدا کے لیے میری خطا معاف کیجیے۔ پھر ایسا قصور ہرگز نہیں ہوگا! ہاں اب میں یہ بات پھر کبھی نہیں کہوں گا کہ مسمرازم بے اثر ہے اب تو میں دل سے قائل ہو گیا اور عمر بھر قائل رہوں گا۔

ڈاکٹر :- (رعب اور شان سے) انکاری کے انکار سے فن کی طاقت اور اہمیت ہرگز کم نہیں ہو سکتی! بلکہ یہ بات یعنی انکار جہالت کا مظاہر سمجھا جا سکتا ہے!

حاضرین :- بے شک! بے شک! —— ——

ڈاکٹر کے اشارے پر ان کا نوکر گول میز اٹھا لایا، اس کے گرد پانچ کرسیاں رکھی گئیں اور ان پر ڈاکٹر صاحب کے علاوہ عنایت، احمد اور ہر پرشاد بیٹھے اور ولایت بھی۔

ڈاکٹر :- حضرات! آپ میری ہدایات غور سے سنیے گا۔ اور ان پر حرف بہ حرف عمل کیجیے گا۔

چاروں :- اچھا جناب!

ڈاکٹر :- اب ہم گویا مادی اور کثیف دنیا سے نکل کر روحانی اور آسمانی حلقے میں داخل ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ حضرات کو خوش عقیدہ اور پُر اُمید رہنا چاہیے ضد، تعصب، بدگمانی اور شک دل سے نکال پھینکو! خبردار! خبردار! بداعتقادی اور انکار، یعنی کفر تمہارے پاس نہ پھٹکنے پائے! ——

یاد رکھو، بدعقیدہ اور منکر کے لیے بدنصیبی اور جہنم کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرات! اگرچہ اس مقدس حلقے میں ہم خیال و مخالف، مشاق و مبتدی مرد و عورت، بوڑھے اور بچے ہر قسم کے انسان شامل کیے جا سکتے ہیں، تاہم احتیاط کا تقاضا ہے کہ منکرین کو اس روحانی فیض سے محروم رکھا جائے۔

عنایت :۔ خوب! مگر ڈاکٹر صاحب! طفیل کو بھی حلقے میں شامل کر لیجیے۔ وہ بھی اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر :۔ یہ مشکل ہے۔ کیوں کہ حلقے میں طاق تعداد ہی کے آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ ہم پانچ ہیں، چھ نہیں ہو سکتے۔ البتہ سات ہو سکتے ہیں یا تین وغیرہ

طفیل :پھر تو مجبوری ہے۔ جانے دیجیے۔ میں دور ہی سے تماشا دیکھ لوں گا۔

ڈاکٹر : لاحول ولا قوۃ! ہاں کیا کہا تماشا! صاحب زادے منھ کو لگام دو! اس قدر گستاخی! ارے بھائی یہ تو مقدس حلقہ ہے! روحوں کا مقدس حلقہ! یہاں تو مقدس روحوں کا نزول اجلال ہونے والا ہے۔ تم نے سمجھا کیا ہے؟

طفیل :۔ ڈاکٹر صاحب قبلہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ معاف فرما دیجیے۔

ڈاکٹر :۔ صاحب زادے منھ کو لگام دینی چاہیے۔ خیر معاف کرتا ہوں۔

اب ڈاکٹر صاحب نے اپنے رفیقوں سے خطاب کیا:۔

"آپ چاروں صاحب اس گول میز پر ہاتھ رکھیے۔ دونوں۔ میں بھی رکھتا ہوں۔ سیدھے نہیں اُلٹے کر کے۔ ہاں، اسی طرح۔ ہتھیلیاں اور انگلیاں میز کی سطح سے خوب ملا دو۔ ہاتھ نرم اور ڈھیلے رکھو۔ میز پر زور بالکل نہ دو، اسے دباؤ نہیں۔"

چاروں آدمیوں نے ان کلموں کی تعمیل کی۔

ڈاکٹر :۔ حضرات! انگلیاں باہم ملی رکھیے۔ دسوں ہاتھ بھی ایک دوسرے سے ملے رہیں اور ایک دوسرے کو چھوتے رہیں! ہاں ٹھیک اسی طرح! (دو منٹ ٹھیر کر) بس اب میز میں کوئی روح آجائے گی آپ بھی دل میں خیال کیجیے کہ روح آرہی ہے یقین کیجیے کہ ضرور آئے گی، شک اور بے یقینی ہرگز نہ کرنا۔

چاروں :۔ بہت اچھا جناب!

ڈاکٹر :۔ آپ صاحبان خاموش رہیں، بالکل خاموش! اور روح کا انتظار کریں۔ جب عالمِ انتظار میں کوئی پانچ منٹ گزر گئے تو ڈاکٹر صاحب بولے۔ "روح آگئی ہوگی۔ اچھا، میں معلوم کرتا ہوں۔" پھر زور سے بولے، ——— "اگر اس میز میں کوئی روح آگئی ہے تو ایک پایہ اُٹھے ورنہ نہیں ——"

مگر چار منٹ گزر گئے، اور پایہ نہ اُٹھنا تھا نہ اُٹھا۔

اب حاضرین، ایک دوسرے کو خاص نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

ڈاکٹر صاحب پھر بولے ——— "اگر روح آگئی ہے تو ایک پایہ اُٹھے۔ ابھی اُٹھے، فوراً اُٹھے!"

اب میز کا ایک پایہ اُٹھا۔ زمین سے کوئی چار انچ بلند ہوا، جس کی وجہ سے میز کی سطح کسی قدر ناہموار اور ٹیڑھی ہو گئی۔

ناظرین نے یہ نظارہ دیکھا تو سب کے سب تصویرِ حیرت بن کر رہ گئے ——— اور ڈاکٹر صاحب؟ اجی ان کا کچھ نہ پوچھیے! خوشی سے پھول کر بس کپا ہی تو ہو گئے اور ہر شخص کی طرف داد طلب نگاہوں دیکھنے لگے۔

پھر بولے ——— "روح آگئی۔ ایک مقدس روح! مرحبا مرحبا! ہم سب کا شکریہ قبول ہو ——— اب میں یہ معلوم کروں گا کہ روح کس کی آئی ہے (بلند آواز سے) کس کی روح آئی ہے؟ اگر کسی مرحوم ولی کی ہے تو ایک پایہ اُٹھے۔ ورنہ نہیں۔"

پایہ نہیں اُٹھا تو ڈاکٹر صاحب بولے ——— "روح ولی کی نہیں ہے۔ پھر اور کس کی ہے؟ اچھا میں ابھی معلوم کیے لیتا ہوں ——— (کچھ دیر خاموش رہ کر) او ہو! آج کل جنگ کا زمانہ ہے ——— بڑی زبردست جنگ ہو رہی ہے! ——— شاید کسی سپاہی کی روح آئی ہو ——— اچھا پوچھتا ہوں!"

اب ڈاکٹر صاحب بلند آواز سے بولے۔

"اگر کسی مرحوم سپاہی کی روح آئی ہے تو دو پائے اٹھیں۔"

دیکھتے ہی دیکھتے میز کے دو پائے اُٹھے !

ڈاکٹر :۔ سپاہی کی روح ہے، سپاہی کی۔ ضرور میدان جنگ سے آئی ہوگی۔ پس اس سے جنگ کے متعلق باتیں پوچھنی چاہییں۔

ایک شخص :۔ ہاں ڈاکٹر صاحب! جنگ ہی کا کچھ حال پوچھیے اور مناسب ہو تو دریافت کیجیے کہ جنگ کب ختم ہوگی؟

ڈاکٹر :۔ بہت اچھا! یہی پوچھتا ہوں! (بلند آواز سے) اگر جنگ جلد ختم ہونے والی ہے تو ایک پایہ اُٹھے۔

ایک سکنڈ بعد ایک پایہ اُٹھا۔

ڈاکٹر :۔ ہاں! جنگ جلد ختم ہوگی! الحمد للہ کہ یہ بلا جلد ٹلنے والی ہے! ـــــ خیر اب یہ پوچھنا چاہیے کہ فتح کس کی ہوگی!

ایک شخص : ہاں، ہاں۔ ڈاکٹر صاحب، یہی پوچھیے۔

ڈاکٹر :۔ اگر جرمنی ہارے گا اور فتح برطانیہ کی ہوگی تو ایک پایہ اُٹھے صرف ایک پایہ !

ایک پایہ اٹھا۔

ڈاکٹر :۔ مبارک ہو! فتح برطانیہ کی ہوگی۔ اور جرمنی ہارے گا: ظالم کو سزا ملنا تو قدرتی بات ہے۔

یہ سُن کر تمام حاضرین نے نعرۂ مسرت بلند کیا۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے بہت سے سوالات پوچھے۔ مثلاً رفیق کی شادی کب ہوگی؟ کیا احمد مرض سے نجات پائے گا؟ احسن کو موت کا تو خوف نہیں؟ کیا حمید پاس ہو جائے گا؟ کیا ہر پرشاد کو تجارت سے فائدہ ہوگا؟ نقصان کا تو اندیشہ نہیں؟

اور مذکورہ بالا طریق سے اقراری یا انکاری جواب پائے۔

آخر کار حلقہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا اور حاضرین ڈاکٹر صاحب کی داد طلب نگاہوں کو دل کھول کر داد دیتے رہے۔

اگلے ہفتے ڈاکٹر صاحب نے دوسرے رنگ میں حلقہ قائم کیا۔ چناں چہ وہ اور اُن کے چار رفیق چاندنی پر بیٹھے، درمیان میں گول میز رکھی اور اس پر سب نے ہاتھ رکھے۔ کمرا مہک رہا تھا۔ وہاں سُلگ رہا تھا اور ڈاکٹر صاحب کا لباس معطر تھا۔

ڈاکٹر :۔ پاکیزہ روح کا تصور باندھو۔ مناسب ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی روح پُر فتوح کا تصور کرو۔ خیالات یکسو رکھو ان کو منتشر ہرگز نہ ہونے دو اور دماغ میں صرف ایک ہی خیال رکھو ـ یعنی روح کا، پاکیزہ روح کا۔

رفیق :۔ بہت بہتر جناب!

روح کے تصور اور انتظار میں پندرہ منٹ گزر گئے تو احمد جمائیاں لینے لگا۔ پھر اونگھنے لگا۔ اس کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ گویا اُسے غش آ رہا ہے اور وہ گرنے کو ہے اور آخر کار فرش پر گر گیا۔

ڈاکٹر صاحب یہ دیکھ کر بولے کہ بس اب حلقہ ختم ہوا، لہٰذا آپ حضرات میز سے الگ ہو جائیں! ـــــ اس حکم کی تعمیل کی گئی۔

اب ڈاکٹر صاحب احمد کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور نظر جما کر اس کی ابروؤں کی طرف دیکھا، وہ مدہوش تھا۔ اب ڈاکٹر صاحب نے اسے ایک لمبی سی میز کے اوپر لٹا دیا، اور پھر زور سے بولے :۔

"احمد! بتاؤ کیا کسی بزرگ نے نزول اجلال فرمایا؟ اگر تشریف لائے ہوں تو ایک کھٹکا ہو، ایک کھٹکا۔

پانچ سکنڈ کے بعد ہلکی سی آواز آئی "کھٹ" ـــــ مگر یہ کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ کھٹکا کہاں ہوا۔

ڈاکٹر :۔ (خوش ہو کر) روح آ گئی۔ مرحبا، مرحبا!

ایک شخص :۔ ڈاکٹر صاحب، مہربانی کر کے یہ بات پوچھیے کیا عبد المجید کی جان اس مرض سے بچ جائے گی۔

ڈاکٹر :۔ (آواز بلند سے) کیا تپ دق کا مریض مجید جاں بر ہو جائے گا۔ اگر اس کی جان بچ جائے گی تو دو کھٹکے ہوں، ورنہ ایک۔

ایک کھٹکا ہوا۔ اور حامد بن عبدالمجید کی زندگی سے مایوس ہو گئے۔
ڈاکٹر صاحب نے اس طرح اپنی کرامت اور غیب دانی کا سکّہ دلوں پر بٹھایا، اور یہی ان کی آمدنی کا بڑا ذریعہ تھا۔

برادر اصغر! میں ڈاکٹر عارف کو خوب جانتا ہوں، اور ان کی تنویم دانی کے راز سے بھی ناواقف نہیں۔

اصغر : یعنی؟

جمیل : یعنی چار سو بیس۔ بلکہ کچھ زیادہ ہی۔

اصغر : مسٹر جمیل! آپ بڑے ناانصاف ہیں۔

جمیل : یہ صحیح نہیں! ہاں تمھارے سادہ لوح ہونے میں کلام نہیں۔

اصغر : صرف میں ہی نہیں؛ وہاں تو اور بہت سے آدمی موجود تھے۔

جمیل : تو اُن سب کو بے وقوف بنایا گیا۔ زندہ باد ڈاکٹر عارف!

اصغر : تو کیا آپ مسمرازم کے قائل نہیں؟

جمیل : کیوں نہیں! البتہ عارف کی حقیقت سے خوب واقف ہوں۔

اصغر : کیا میں اپنے حواس کا اعتبار نہ کروں۔ کیا میری آنکھوں اور کانوں نے دھوکا کھایا۔ جناب میں نے ان کے دو حلقے دیکھے۔ بہت کچھ آنکھوں سے دیکھا اور بہت کچھ کانوں سے سُنا۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی کرشمہ دیکھا۔

جمیل : بتاؤ تو سہی کیا کیا دیکھا؟

اصغر : ڈاکٹر صاحب نے ہم سب لوگوں کے سامنے، احمد کی گُدی پر ہاتھ رکھا۔ اور اس سے کہا کہ لیمپ کی طرف دیکھو! اس نے یہ کیا تو وہ چند ہی منٹوں کے بعد چلّایا، "مجھے بچاؤ۔ میں اڑا" ——— اور یہ سب کے سامنے کی بات ہے۔

جمیل : یقین کرو کہ احمد ڈاکٹر کا سکھایا پڑھا ہوا تھا۔

اصغر : آپ بڑے بدگمان ہیں۔

جمیل : ارے بھئی، بازار میں تماشا کرنے والے شعبدہ باز تو اس سے بھی زیادہ شعبدے دکھا دیا کرتے ہیں۔ تم نے بھی دیکھا ہوگا کہ وہ آدمی کو ہوا میں معلق کر دیتے ہیں! یا کسی لڑکے کو چادر اڑھا کر لٹا دیتے اور اس سے سوالات کے جوابات حاصل کرتے ہیں۔

اصغر : جی ہاں، میں نے بھی ایسے تماشے دیکھے ہیں۔

جمیل : تو وہ سب فریب ہے۔ اور کچھ نہیں۔

اصغر : کیسے! کیا وہ مسمرازم نہیں جانتے؟

جمیل : وہ شعبدہ باز مسمرازم بالکل نہیں جانتے۔ بلکہ باریک تاروں کے ذریعے سے لیٹے ہوئے آدمی کو اوپر کو کھینچ لیتے ہیں۔ باریک تار رات کو نظر نہیں آتا۔ اسی وجہ سے شعبدہ دن کو نہیں کرتے۔ کٹھ پتلی نچانے والے بھی خفیہ تار ملا کر تماشا کرتے ہیں، گتّے کی تصویریں نچانے اور ونگھے کے کاغذی پہلوانوں کا تماشا بھی اسی وجہ سے رات کو دکھایا جاتا ہے۔

اصغر : آپ کی باتیں بڑی عجیب ہیں! ——— اور جناب وہ چادر کے اندر سے درست جواب دینے کا سبب کیا ہے؟

جمیل : فرض کرو کہ ایک آدمی کے پاس چاقو ہے۔ عامل وہ چاقو دیکھ کر معمول سے اس کے متعلق پوچھنا چاہتا ہے تو وہ سیدھے لفظوں میں سُوال نہیں کرے گا۔ بلکہ کہے گا،

(۱) چلو، چلو، جلدی کرو۔ (۲) ابھی، ابھی، بولو۔ (۳) قلب پر زور ڈالو۔ (۴) واہ، اتنی دیر کر دی! ——— وغیرہ۔
اب معمول عامل کے بولے ہوئے جملوں کے شروع کے حروف بالترتیب جوڑے گا تو ان سے "چاقو" بن جائے گا اور وہ بے تکلف

بتا دے گا۔

عامل، اس قسم کی مشق معمول کو پہلے کرا دیتا ہے اور اس کے بعد اس سے کام لیتا ہے۔ مگر لوگوں کو یقین دلاتا ہے کہ یہ تنویم کا کرشمہ ہے۔ بس ایسے ہی ہتھکنڈے اور صفائیاں آپ کے ڈاکٹر کرتے ہیں۔

اصغر : اُنھوں نے گوں میز پر رُوحیں بلائیں۔ کیا آپ اس سے بھی انکار کریں گے؟

جمیل : یہ بھی سُن لو۔ قرآن حکیم نے روح کو "امرِ ربّی" بتایا ہے۔ اور ان الفاظ کے معانی کی وسعت غیر محدود ہے۔ علم و عمل طب میں رُوح ایک مادّی شے ہے یعنی وہ لطیف بخار جو قلب کے اندر خون سے پیدا ہوتا ہے۔ لغات میں بھی یہ مذکور ہے۔ روحِ حیوانی بھی اس کو کہتے ہیں۔ مگر یہ مادّی چیز ہے اور بقائے حیات کے لیے خون کے ہمراہ شرائین کے ذریعے سے تمام جسم پہنچتی ہے، اور جان داروں کی زندگی کا دار مدار اسی پر ہے۔ بس سوچو کہ یہ چیز انسان کے بدن سے نکل کر میز میں کیسے داخل ہو سکتی ہے۔

اصغر : تو پھر میز کے پائے کیوں اور کیسے اُٹھے۔ اور سوالوں کے جوابات کیسے ملے؟

جمیل : اس کی کچھ حقیقت ہے۔ انسان کے جسم میں ایک خاص قوّت ہوتی ہے جسے حیوانی مقناطیسیت کہتے ہیں ــــ دیکھو! جب میز پر بہت سے ہاتھ رکھے گئے تو ان کی برقی رَو میز میں داخل ہوئی۔ بس اسی سے پائے اُٹھے۔ اب رہے سوالوں کے جواب، تو وہ بھی انھیں لوگوں کے خیالات و جذبات تھے جن کے ہاتھ میز پر رکھے گئے۔ مگر ان جوابوں کا صحیح ہونا امرِ لازم نہیں! ازروئے تجربہ معلوم ہوا ہے کہ زیادہ تر غلط ہی ہوتے ہیں۔ چناں چہ جنگِ عظیم کے متعلق ۱۹۱۵ء میں یہی کہا گیا کہ وہ جلد ختم ہوگی۔ مگر ۱۹۱۸ء سے پہلے اس کا فیصلہ نہیں ہوا۔

اصغر : دوسرے حلقے میں احمد کو غش آیا۔ اور کھٹکے سے سوالوں کے جوابات ملے۔ اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

جمیل : احمد کی غشی مصنوعی تھی۔ یعنی ڈاکٹر کی چار سو بیس۔ اس کا پڑھایا ہوا سبق احمد نے میاں مٹھو بن کر دھرایا۔

اصغر : تو مسمرازم کوئی چیز نہیں اور اس میں اثر و طاقت نہیں۔

جمیل : کیوں نہیں! انسان کی دیگر مخفی طاقتوں کے مانند ایک طاقت ہے قوّتِ ارادی۔ اس کو ترقی دے کر اس سے کام لیا جا سکتا ہے۔ اس فن کی بڑی بڑی کتابیں ہیں یہ بجائے خود ایک وسیع سائنس ہے۔ اس کا منکشف نہایت عالم تھا۔ آج بھی اس کے عالم و عامل موجود ہیں مگر عارف کورا ہے اور عیّار ہے۔ اسے کچھ بھی نہیں آتا۔

اصغر : اور وہ کھٹکے کیسے ہوئے؟

جمیل : عارف نے میز کے نیچے پہلے سے کسی آدمی کو چھپا دیا ہوگا۔ بس وہی ڈاکٹر کی آواز پر کھٹکا کرتا ہوگا۔

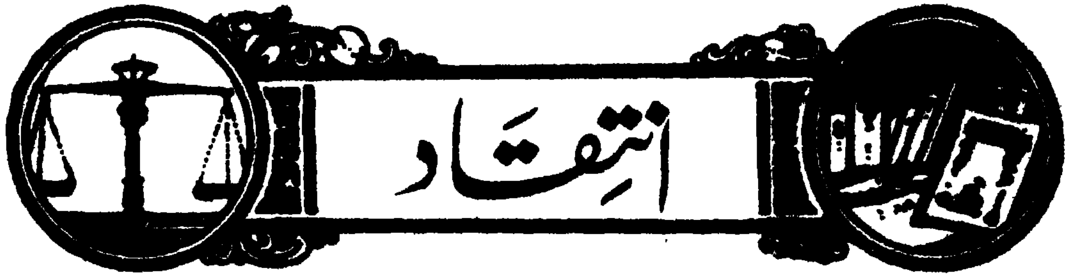
اصغر : جناب آپ نے تو میری آنکھوں کے آگے سے گویا پردے اُٹھا دیے۔ آہ! اس دنیا میں کیسے کیسے فریب ہوتے ہیں۔

جمیل : اور لکھے پڑھے لوگوں کی فریب کاری اور زیادہ افسوس ناک ہے۔

اصغر : بے شک، بہرحال میں آپ کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہوں۔ خیر اب میں عارف جیسے لوگوں کے فریب میں ہرگز نہیں آؤں گا۔ آداب

اصغر یہ کہہ کر چلا گیا۔

بقیہ صفحہ ۴۵ سے آگے سرجن چونک کر بولا، "یہ کس طرح؟" انچارج نے مسکرا کر جواب دیا، "یہ اسی طرح جس طرح آپ نے کل فرمایا تھا کہ لاش ملنا تو ابھی طے ہے ورنہ اٹھارہ گھنٹے بعد لوں گا ــ" "یعنی؟" ــ "میرے مریض نے بھی یہی معمول بنا رکھا ہے کہ مرنا ہے تو آج ہی مریں گے نہیں تو اٹھارہ سال کی خبر لائیں گے ــــ مگر ڈاکٹر صاحب بُرا نہ مانیے ساری غلطی آپ کی ہے۔ نہ آپ مریض کو زندہ رکھنے کے لیے کہتے نہ میں اُسے وہ مقوّی دوا پلاتا جو اس کے لیے اکسیر بن گئی ــ اب پھر کبھی کسی لاوارث مریض کے لڑھکنے کا انتظار! " سرجن نے آہ سرد بھر کر کہا، "مرضیٔ مولا۔ دو مہینے سے تو انتظار ہی انتظار میں سوکھ رہے ہیں اب دیکھیے یہ مدت کب ختم ہوتی ہے ــ مگر بھائی خدا کے لیے اب تم اس منحوس دوا کے ذریعے سے کسی مریض کو مرنے سے نہ روکنا۔ تازہ نہیں تو ہم دو چار گھنٹوں کی باسی لاش ہی سے اپنا کام چلا لیں گے۔"



حاذق تقطیع ۲۰×۲۶/۸، ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ سالانہ۔

پتہ:۔ منیجر صاحب رسالہ "حاذق" بجنور۔ (یو۔پی)

"حاذق" ایک نیا طبی رسالہ ہے جو جناب مولوی مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ کی سرپرستی اور جناب رفیق احمد صاحب حاذق فاضل الطب کی ادارت میں کئی مہینے سے شایع ہو رہا ہے۔ مضامین، ترتیب اور کتابت و طباعت کے اعتبار سے یہ رسالہ اپنے بہت سے معاصرین میں ابھی سے خاصا ممتاز ہے۔ اُمید ہے کہ اگر سرپرست اور ایڈیٹر صاحب کی توجہ اس پر اسی طرح رہی تو "حاذق" مفید طبی خدمات انجام دے سکے گا۔ مستقل عنوانات میں عام و خاص ناظرین کی دلچسپیوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ امید ہے کہ "حاذق" اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگا۔

تیر بہدف تقطیع ۲۰×۲۶/۸، ضخامت ۱۰۰ صفحے، قیمت بارہ آنے ۱۲؍

پتہ:۔ منیجر صاحب رسالہ "حکیم دکن" حیدرآباد دکن۔

دکن کے مشہور طبی رسالے "حکیم دکن" نے "تیر بہدف" کے نام سے اپنا سالنامہ شائع کیا ہے جس میں متعدد اطبّاء کے مجرّبات اور ان کی مختصر سوانح حیات درج ہیں۔ تقریباً چالیس اطبّاء کے مجرّبات اور سوانح کے علاوہ اس میں مقراض الامراض نامی ایک بیاض کے نسخے اور یونانی طبی بورڈ کے مجرّبات بھی درج کیے گئے ہیں۔ اس سالنامے کے سرسری نظر سے ہی دیکھنے کے بعد یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس کو مرتّب کرنے میں خاصی احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ مجرّبات عموماً صحیح اور منتخب ہیں۔ "نقشۂ امراض و ادویہ" سے ردیف وار امراض کے نسخے ملنے میں آسانی پیدا کی گئی ہے۔ بہرحال ہماری رائے میں یہ مجموعۂ مجرّبات اطبّاء کے لیے مفید ہوگا۔ متعدد تصویریں بھی اس سالنامے کی زینت ہیں۔

سالنامہ حکیم حاذق تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۱۶۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے (۸؍)

پتہ:۔ دفتر رسالہ "حکیم حاذق" گجرات (پنجاب)

رسالہ حکیم حاذق نے اپنا یہ سالنامہ ایک بزرگ کے مجرّبات کی اشاعت کے لیے وقف کیا ہے۔ ان بزرگ کا نام حکیم مولوی حاجی محی الدین صاحب ہے۔ ادارۂ حکیم حاذق نے ان مجرّبات کو خوبی سے مرتّب کیا ہے اور ترکیب تیاری، ترکیب استعمال اور فوائد کا بیان عام فہم انداز میں کیا ہے جس سے نہ صرف اطبّاء بلکہ عوام بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مجرّبات کی تعداد تقریباً دو سو ہے۔ بہت سے نسخے مفید اور کارآمد ہیں۔

ڈاکٹر کلام تقطیع ۲۰×۲۶/۸، ضخامت ۲۰، قیمت پانچ آنے۔

مہتہ سیتا رام دت صاحب کویراج۔ انارکلی، لاہور۔

"ڈاکٹر کلام" مہتہ صاحب کے پانچ مضامین کا ایک مجموعہ ہے جن کے عنوانات: فلسفۂ خیال، فلسفۂ کلام، آتم اُپدیش (خود توجہی)، فلسفۂ یکسوئی اور فلسفۂ علاج ہیں۔ ان عنوانوں ہی سے اس رسالے کے موضوع کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ بغیر دوا کے خیال کی طاقتوں سے کام لے کر علاج کرنا ہی اس کا اصل موضوع ہے جس کو واضح اور مکمل کرنے کے لیے دوسرے عنوانات پر قلم اٹھانا ضروری تھا۔ مہتہ صاحب نے یہ رسالہ فنی نقطۂ نظر سے نہیں لکھا ہے بلکہ ان کا منشا بالفاظ خود یہ ہے کہ عوام میں اس قسم کے طریقوں کی اشاعت کی جائے۔ اسی لیے مہتہ صاحب نے انداز بیان بھی وہی اختیار کیا ہے جو عوام اور غیر فنی لوگوں کے لیے مناسب اور ان کی سمجھ کے دائرے میں ہے۔ مؤلف کو اس قسم کے طریقوں کا عملی ذوق رہا ہے اس لیے وہ موٹی موٹی اور ابتدائی باتیں صفائی سے

کہہ گئے ہیں بہرحال مہتہ صاحب کا یہ رسالہ دلچسپی سے خالی نہیں شائقین اسے اوپر کے پتے سے منگا سکتے ہیں۔

عالمگیر کا تاریخ نمبر

تقطیع ٢٠×٣٠/١٦، ضخامت ١٥٢ صفحے، قیمت بارہ آنے۔

پتہ:- منیجر صاحب رسالہ "عالمگیر" بازار سید مٹھا، لاہور۔

لاہور کے مشہور ادبی رسالہ "عالمگیر" نے اپنا تازہ خاص نمبر تاریخ کے نام سے وقف کیا ہے۔ حقائق و معارف، تاریخی افسانے، تحقیقات و تلخیصات، تاریخی ڈرامے، تاریخی نظمیں، سیاسیات، شخصیات اور نقش و نگارِ در و دیوار شکستہ وہ عنوانات ہیں جن پر اس نمبر میں مفید اور دلچسپ مضامین جمع کیے گئے ہیں۔ مضمون نگاروں میں بعض مشہور اصحابِ قلم بھی شامل ہیں مجموعی حیثیت سے اپنے تاریخی مواد کی وجہ سے قابلِ قدر ہے۔ کتابت اور طباعت عمدہ ہے قیمت بھی مناسب ہے۔ ہمیں امید ہے کہ شائقین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

شہرِ خموشاں

تقطیع ٢٠×٣٠/١٦، ضخامت ١١٢ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔

پتہ:- گل فروش پبلشنگ ہاؤس - دہلی۔

جناب سید محمود صاحب مورخ بی۔ اے۔ ادبی حلقوں میں خاصے متعارف ہیں انھوں نے "شہرِ خموشاں" کے نام سے سات افسانوں کا ایک مجموعہ شائع کیا ہے۔ یہ افسانے دراصل سائنٹی فک نوعیت کے ہیں جنھیں سید صاحب نے امریکا کے ایک رسالے سے اخذ کیا ہے اور اُردو داں طبقے کے مذاق کا لحاظ رکھ کر ان کا خوش اسلوبی سے ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ گو اب بھی سلیس اور بامحاورہ ہے لیکن اگر سید صاحب اس پر نظرِ ثانی کرنے کے لیے وقت نکال لیتے تو وہ اور بھی پاکیزہ اور رواں ہو جاتا۔ بہرحال مجموعی حیثیت سے اس ترجمے کے لیے مترجم صاحب اب بھی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ افسانوں کی نوعیت کے متعلق بھی کہا جا سکتا ہے کہ دلچسپ بھی ہیں اور معلومات میں اضافہ کرنے والے بھی۔ علمی ذوق رکھنے والوں کے لیے ان افسانوں کا مطالعہ خصوصاً مفید ثابت ہوگا کیونکہ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی علمی نکتے کا حامل ہے۔ مجموعے کی کتابت اور طباعت اوسط درجے کی ہے۔ قیمت کچھ زیادہ رکھی گئی ہے۔

بالشویزم اور اسلام

تقطیع ٢٠×٣٠/١٦، ضخامت ٨٤ صفحے، قیمت ٦ آنے۔

پتہ:- منیجر صاحب دار التصنیف، مولوی محلہ، بدایون - (یو۔ پی)

جناب مولانا شاہ محمد حامد صاحب بدایونی نے اس مختصر رسالے میں بالشویزم کے نظامِ حکومت، تقسیمِ سرمایہ، مالی مساوات اور اشتراکیت کے دوسرے اصول پر بحث کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کا موازنہ ان اصول سے کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ دنیا کے موجودہ مصائب کا خاتمہ روسی اشتراکیت سے نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہو سکتا ہے۔ مولانا کا اندازِ بیان علمی ہونے کے باوجود عام فہم ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ حاصل کریں گے۔ اوپر کے پتے سے سات آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگایا جا سکتا ہے۔

جامع الآداب

تقطیع ٢٠×٣٠/١٦، ضخامت ٢٥٥ صفحے، ایک روپیہ آٹھ آنے۔

پتہ:- ناظم صاحب مکتبہ علومِ مشرقیہ، اسلامیہ کالج، پشاور۔

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب مولوی فاضل اور منشی فاضل نے عربی کے ایک رسالے "آداب الفتیٰ" کا ترجمہ اُردو میں "جامع الآداب" کے نام سے کیا ہے عربی کے اصل رسالے کے مطالعے کا موقع تو ہمیں کبھی نہیں ملا لیکن رسالے کے نام، مضامین، ترتیب اور طرزِ بیان (جس حد تک کہ ترجمے سے معلوم ہو سکتا ہے) سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مؤلف نے سکول کے بچوں کے لیے لکھا ہے۔ اخلاقیات، معاشرت اور معیشت کے پیچیدہ مسائل سے اس رسالے میں بحث نہیں تقریباً سب باتیں بچوں کی عقل و فہم کے مطابق لکھی گئی ہیں اور اس لحاظ سے اصل رسالہ نہ صرف نفسِ مضمون کے لحاظ سے قابلِ قدر ہے بلکہ اس کا اندازِ بیان بھی صاف ہے۔ لیکن ترجمے میں مترجم نے جو زبان استعمال کی ہے وہ بچوں کے لیے موزوں قرار نہیں دی جا سکتی۔ اکثر جگہ مترجم نے اصل عربی رسالے کے لفظ جوں کے توں رکھ دیے ہیں حالانکہ اُردو میں ان کا عام ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔ مضامین میں بھی الفاظ کی یہ گرانی موجود ہے لیکن شرحیوں کو خاص طور پر [illegible]
[illegible]



مُراسلات

اطبائے ہند سے ضروری گزارش

آل انڈیا یونانی طبّی کانفرنس کا اجلاس ششم

جناب من تسلیم۔ آپ کو معلوم ہے کہ آل انڈیا یونانی طبّی کانفرنس طب اور جماعتِ اطبا، کی فلاح و بہبود کی خاطر ہندوستان کے مختلف مشہور مقامات پر پانچ شان دار اجلاس منعقد کر چکی ہے ، اور اب اجلاس ششم کی تیاریاں ہیں۔ لیکن یہ اجلاس اپنی نظیر آپ ہی ہونا چاہیے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے اطبا بلا پس و پیش ہماری مدد اور اعانت فرمائیں۔ امداد کی شکل یہ ہے کہ جلد سے جلد موازی چار آنے بھیج کر قرطاسِ رُکنیت طلب فرمالیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم ایسی تمام یونانی طبّی جماعتوں کی توجہ جلد از جلد الحاق کی طرف دلاتے ہیں جنھوں نے ابھی تک آل انڈیا یونانی طبّی کانفرنس سے اپنا الحاق نہیں کیا ہے ، تاکہ ملک میں اس کی آواز مؤثر ہو۔ اور ویدوں اور طبیبوں کی مشترکہ جماعت آل انڈیا آیورویدک و یونانی طبّی کانفرنس کی آواز کو بھی مضبوط بنایا جاسکے۔

قواعد و ضوابط اور قرطاسِ رُکنیت کے لیے جنرل سکرٹری یا حسبِ ذیل پتے پر خط و کتابت کیجیے۔

شفاء الملک حکیم دلبر حسن خاں صاحب ، صدر آل انڈیا یونانی طبّی کانفرنس ، دہلی

الدّاعیان

لاہور	حکیم سید علی احمد نیرؔ واسطی	کراچی	حکیم عبد الحمید شروانی
امرتسر	حکیم حافظ ابو تراب محمد عبد الحق ، نائب صدر	بنّوں	حکیم جیاؔ رام ۔ بی ۔ اے
میرٹھ	شفاء الملک حکیم ناصر الدین ظہیری	لاہور	حکیم عبد المجید عتیقی
دہلی	حکیم خواجہ رضوان احمد	لاہور	حکیم غلام محی الدین چیف اڈیٹر الحکیم
لکھنؤ	حکیم عبد الحلیم عزیزی جھوائی ٹولہ	سرہند شریف	حکیم صوفی شیر محمد انصاری

حکیم محمد اصغر شہید شروانی جنرل سکرٹری و پرنسپل بھوپ اندر اطبیہ کالج ، پٹیالہ

"ابنائے قدیم" جامعہ طبّیہ دہلی کا پہلا عام اجلاس

اعلان کے مطابق ۱۴ را پریل ۱۹۴۱ء کو ٹھیک ۸ ½ بجے رات کو مقامی اور اطراف و اکناف ملک کے "ابنائے قدیم" جامعہ طبّیہ دہلی اُس پنڈال میں جو تقسیم اسناد کے لیے سجا کر دُلہن بنا دیا گیا تھا ، جمع ہو گئے جس میں "مقامی ابنائے قدیم" کی کمیٹی کے ناظم جناب مولوی حکیم عطاء الرحمن صاحب قاسمی کے مرتبہ "لائحہ ابنائے قدیم جامعہ طبیہ دہلی" کی تمام دفعات پر سرگرم بحث و تمحیص کے بعد تقریباً گیارہ بجے رات کو "مجلس عاملہ" ابنائے قدیم کا وجود مسعود ہوا۔ مجلس عاملہ اور کل "ابنائے قدیم" کی طرف سے میں اپنے محترم بھائی مولوی حکیم عطاء الرحمن صاحب قاسمی کا شکر گزار رہوں کہ موصوف نے لائحہ مرتب فرما کر "مجلس عاملہ" کو ایک بڑی زحمت سے بچا لیا۔

اس کے بعد عہدے داران و ممبران کا انتخاب عامہ عمل میں آیا۔

حکیم جان محمد ، پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی ۔ ناظم مجلس ابنائے قدیم جامعہ طبیہ ، دہلی۔

میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس

میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس کا تیسرا سالانہ اجلاس ۸ راپریل سنہ ۱۹۴۲ء کو شفاء الملک حکیم رشید احمد صاحب کی صدارت میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے بعض اہم ریزولیوشن درج ذیل ہیں :-

ریزولیوشن نمبر (۱) میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس بنگلور کا یہ اجلاس آں جہانی حضور ہز ہائی نس سر کرشن وڈیر بہادر والیٔ ریاست میسور کے انتقال پر ملال پر اپنے دلی حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے اور آں جہانی کی رُوح کی تسکین کے لیے دعا کرتا ہے۔

ریزولیوشن نمبر (۲) میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس بنگلور کا یہ اجلاس عام جناب شفاء الملک مولوی حکیم عبدالحمید صاحب لکھنوی کی ناگہانی وفات پر اپنے دلی حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے ان کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی و تعزیت کرتا ہے، اور ان کی وفات کو طبی دنیا کے لیے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ مالک تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

ریزولیوشن نمبر (۳) میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس بنگلور کا یہ اجلاس عام ایک "بورڈ آف انڈین سسٹم آف میڈیسن" کے قیام کے مطالبے کا اعادہ کرتا ہے جو اس ریاست میں یونانی فن طب کی ترقی اور یونانی طبیبوں کو منظم کرنے کا ذمہ دار ہو اور ان کو ڈاکٹروں کے مساوی حقوق دلانے میں ممد و معاون ہو اور ساتھ ہی حکومت سے یہ درخواست کرتا ہے کہ اس بورڈ کی تشکیل بمبئی کے بورڈ آف انڈین سسٹم آف میڈیسن کی طرح ہو اور یہ کہ اس بورڈ کے زیر نگرانی ایک طبی ڈپارٹمنٹ قائم کیا جائے جس کے ماتحت لوکل باڈیز کی تمام یونانی اور ویدک ڈسپنسریاں ہوں۔

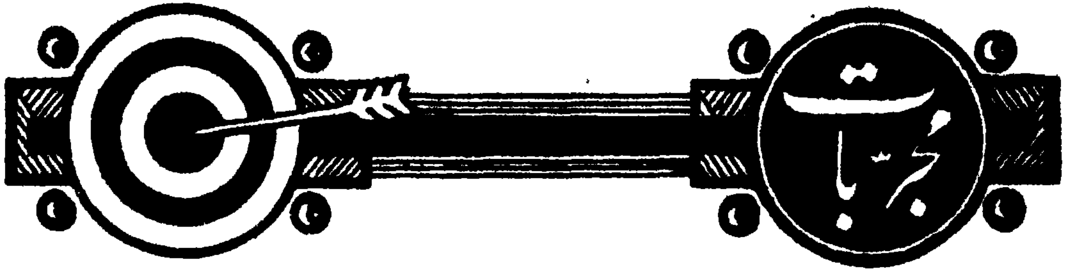
ریزولیوشن نمبر (۴) میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس کا یہ اجلاس عام حکومت سے اس مطالبے کا اعادہ کرتا ہے کہ حکومت کی طرف سے مزید یونانی دواخانوں کے اجراء کے مدنظر ریاست کے مرکزی مقام بنگلور سٹی میں کسی موزوں جگہ ایک ماڈل یونانی اسپتال جاری کیا جائے۔ اس اسپتال کے سالانہ اخراجات کی فہرست جو حکومت کی خدمت میں ورکنگ کمیٹی کی طرف سے پیش کردی گئی ہے، اس کو یہ اجلاس عام بنظر استحسان دیکھتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے پیش کردہ معمولی اخراجات کو منظور کرتے ہوئے ایک ماڈل یونانی اسپتال کے اجراء کا حکم جاری کرے۔

ریزولیوشن نمبر (۵) میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس کا یہ اجلاس عام حکومت سے اس مطالبے کا اعادہ کرتا ہے کہ میسور آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج کی مزید ترقی کے لیے کالج کی کمیٹی کی تشکیل میں کانفرنس کے دو نمائندوں کا اضافہ کرے۔

ریزولیوشن نمبر (۶) میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس کا یہ اجلاس عام بمبئی میڈیکل پریکٹیشنرز ایکٹ کے اس بنیادی نقصان کی طرف حکومت بمبئی کو متوجہ کرنا چاہتا ہے جس میں بورڈ کی ممبری کے لیے حکیموں اور ویدوں کا مشترکہ انتخاب منظور کیا گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ جداگانہ انتخاب کے ذریعے سے حکیموں کو حکیم اور ویدوں کو وید منتخب کریں۔ یہ اجلاس موجودہ حکومت بمبئی کی غیر معمولی قانونی قوتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُمید کرتا ہے کہ وہ اس قانون کے مذکورہ بالا نقصان کو دُور کرکے ہندوستان کی عام طبی دنیا کو شکرگزاری کا موقع دے گی۔

ریزولیوشن نمبر (۷) میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس کا یہ اجلاس عام طبیہ کالج بمبئی کے شرائط داخلہ کے ماتحت حکومت بمبئی کے "میٹرک اسٹینڈرڈ" اور "کمپلسری انگلش" کی قید لگا دینے کو جب کہ قدیم و جدید مضامین کی تعلیمات اردو زبان میں دی جا رہی ہیں، فن کی تعلیمی ترقی کے راستے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ تصور کرتا ہے اور حکومت بمبئی سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ایسے طلباء کے لیے جنھوں نے میٹرک پاس نہیں کیا ہے، داخلے کا کوئی امتحان مقرر کرے۔

حکیم عبدالسلام



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آبادی

طلائے خاص بیخ کنیر سفید، پوست بیخ آکھ، قسط تلخ، بیخ دھتورہ، بچھناک، جوزبوا، بیر بہوٹی، گھونگچی سفید، خراطین مصفّٰے خشک، تخم ترب، عاقرقرحا، سمندر سوکھ، دارچینی، تخم کوچ، اسگند ناگوری۔

ترکیب تیاری: تمام دوائیں ۲-۲ تولے لے کر نیم کوفتہ کرلیں اور ایک چینی کے پیالے میں عمدہ شراب ڈال کر یہ دوائیں بھگودیں جب شراب جذب ہوجائے اور دوائیں خشک ہوجائیں تو دوبارہ شراب ڈال دیں۔ زیادہ قوی کرنے کے لیے تیسری بار بھی شراب ڈالی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد دوائیں آتشی شیشی میں ڈال کر تیل کشید کرلیں۔

ترکیب استعمال: اس طلا کو ہلکے ہاتھ سے عضو خاص پر ۱۵-۱۰ منٹ تک ملیں، اس کے بعد اوپر سے پان باندھ دیں۔

فوائد: عضو خاص کو سخت کرتا ہے اور مقوّی باہ بھی ہے۔

حبوب رعشہ صبر سقوطری ۳ تولے، تخم حنظل ۱۰ ماشے، جند بیدستر پونے دو ماشے، مقل ازرق ۲۰ ماشے۔ سب دواؤں کو خوب باریک کرکے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ اگر سردی کی وجہ سے رعشہ کی شکایت ہو تو کسی طبیب کے مشورے سے مسہل لے لیں۔ اس کے بعد صبح کے وقت دو گولیاں کھالیا کریں۔ بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

دوائے رعشہ مومیائی خالص چنے برابر ۳ ماشے گھی کے ساتھ کھالیا کریں۔

فائدہ: کثرت جماع کی وجہ سے پیدا شدہ رعشہ کے لیے مفید ہے۔

اکسیر رعشہ پنجالِ نمس ۲ رتی پان میں رکھ کر کھلائیں۔

فائدہ: ہر قسم کے رعشہ کے لیے مفید ہے۔ تین دن یا سات دن تک استعمال کرائیں۔

انتباہ: مناسب ہے کہ مریض کو نہ بتایا جائے کہ اس کو کیا کھلایا گیا ہے۔

دوائے نزول الماء کافور بھیم سینی کو اُس عورت کے دودھ میں گھس لیں جس کی گود میں لڑکا ہو اور آنکھوں میں لگائیں۔

فائدہ: چھینے سوا چھینے لگاتار استعمال کرنے سے شکایت جاتی رہتی ہے۔ نسخہ آسان بھی ہے اور مفید بھی۔

دوائے کثرتِ بول برگ درخت سپستاں نرم (کونپل) چند عدد لے کر شکر سرخ کے ساتھ کھلائیں۔

فائدہ: تین دن میں اُس پیشاب کی زیادتی کو روک دیتا ہے جس کا سبب گردے کی کمزوری ہو۔

سفوف حبس بول کباب چینی سائیدہ ۶ ماشے، ترش دہی ۱۰ تولے میں ملا کر کھلائیں۔

فائدہ: تین دن استعمال کرانے سے پیشاب رُک جانے کی شکایت دُور ہوجاتی ہے۔

دوائے سیلان الرحم تالاب کی کائی کو مٹی کے پیالے میں ڈال کر آگ پر رکھ دیں۔ جب جل جائے اور خشک ہوجائے تو باریک کرلیں اور برابر کی شکر ملا کر رکھ لیں۔ صبح کے وقت ۶ ماشے پانی کے ساتھ پھنکا دیں۔ فائدہ: سیلان الرحم کے لیے بہت مفید ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی اکبر صاحب آزاد چاند پوری

حب بواسیر رسوت ایک تولہ، مقل ازرق ایک تولہ، مغز تخم نیب ۶ ماشے، مغز تخم بکائن ۶ ماشے، تخم گندنا ۶ ماشے، صبر زرد ۶ ماشے، مصطگی

پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ۶ ماشے۔ آب برگ گل ماندہ سبز بقدر ضرورت میں پیس کر چنے برابر گولیاں بنائیں اور دو دو گولیاں رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ کھائیں۔ فائدہ :۔ ہر قسم کی بواسیر کے لیے مفید ہے۔

حب پیچش افیون خالص، سہاگہ بریاں، مصطگی، شنگرف، زعفران، پوست ہلیلہ زرد، ہر ایک دو ماشے عرق گلاب میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام کو پانی کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد :۔ ہر قسم کی پیچش کے لیے مفید ہے۔ اگر سدی پیچش ہو تو پہلے روغن بیدانجیر ۴ تولے پلائیں۔

شربت حب الآس حب الآس ۵ تولے، برگ ببول ۵ تولے، بیخ انجبار ۳ تولے۔ ایک سیر پانی میں پیس کر جوش دیں۔ اس کے بعد صاف کر کے نبات سفید تین پاؤ ڈال کر قوام بنالیں اور تین تولے پانی میں ملا کر پلائیں۔

فوائد :۔ ہر قسم کے اسہال کے لیے مفید ہے۔ پیچش کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ خون کے بند کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

شربت ضیق النفس برگ زقوم پختہ پاؤ سیر کو ایک سیر پانی میں جوش دیں جب نصف رہے اچھی طرح مل کر چھان لیں اور نبات سفید تین پاؤ ڈال کر شربت کا قوام تیار کریں۔ اور دو تولے پانی میں ملا کر پلائیں۔

فوائد :۔ اخراج بلغم بہ کثرت ہو کر تنفس میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

تریاق عصابہ اسطوخودوس ۵ تولے، کشنیز خشک ۵ تولے، فلفل سیاہ ۵ ماشے۔ باریک پیس کر رکھیں اور ۵ ماشے پانی کے ساتھ سورج نکلنے سے پہلے پھنکا دیں۔ فائدہ :۔ عصابہ کے لیے بہت مفید ہے۔

حب نقرس پھٹکری بریاں ۶ ماشے، سورنجان شیریں ۲ تولے، ایلوا ۹ ماشے۔ باریک پیس کر چنے برابر گولیاں بنالیں۔ اور دو گولیاں صبح اور دو شام پانی کے ساتھ کھلائیں۔ فائدہ :۔ نقرس کے لیے مفید ہے۔

اکسیر درد گردہ کبوتر صحرائی کی بیٹ ۵ تولے اور نمک طعام ۲ تولے باریک پیس کر رکھیں۔ ضرورت کے وقت ۳ ماشے یہ سفوف نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ فائدہ :۔ یہ سفوف اس قدر مفید ہے کہ تین خوراک سے زیادہ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ۔ جودھپور

اکسیر باھنی ایک گڑھا کھود کر اسے گدھے کی لید کے اپلوں سے آدھا بھر دیں اور اس میں آگ لگا کر اوپر سے پیتل کی ایسی تھالی ڈھک دیں جو گڑھے کے منہ کو بالکل بند کر دے۔ گڑھے میں تھوڑی سی ہوا جانے دینے کے لیے ایک چھوٹا سا سوراخ رہنے دیں۔ ایک رات میں تمام دھواں تھالی پر جم جائے گا۔ تھالی پلٹ کر حفاظت سے رکھ لیں۔ پھر پاؤ برنگ ۳ ماشے، سوہاگہ ۳ ماشے، سوہن مکھی ۳ ماشے، افیون ۱ ماشے، سپاری دو عدد، لودھ پٹھانی ۳ ماشے، لے کر اچھی طرح کوٹ لیں، اور ۵ تولے گائے کے مکھن میں جلالیں۔ جب تمام دوائیں جل کر کوئلہ ہو جائیں تو ان کو دھوئیں والی تھالی میں ڈال دیں۔ اور کانسی کے دستے سے خوب پیسیں۔ جب خوب باریک ہو جائے تو محفوظ کر لیں اور سلائی سے لگایا کریں۔

فائدہ :۔ پلک کی باھنی کے لیے اکسیر صفت ہے۔

اکسیر حمل برادہ دندان فیل خالص اور مصری ہم وزن لے کر سفوف تیار کریں۔ اور حیض سے فارغ ہونے کے بعد ۹ ماشے یہ سفوف دودھ کے ساتھ پھنکائیں ایک ہفتے تک لگاتار استعمال کرا کے جماع کریں۔

فائدہ :۔ اگر مادہ منویہ میں کوئی نقص موجود نہیں ہے تو پہلے، دوسرے یا تیسرے مہینے میں حمل قرار پا جاتا ہے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب وارثی۔ دہلوی

اکسیر مقوی دماغ صدف خورد سائیدہ ۲ تولے، شب یمانی سفید سائیدہ، کنول گٹہ سائیدہ ہر ایک ایک تولہ۔

ترکیب تیاری :۔ ایک مٹی کے کوزے میں پہلے آدھی صدف بچھا دیں۔ اس کے بعد شب یمانی اور کنول گٹے کا سفوف بچھائیں سب سے

اوپر باقی کی صدف پھیلا کر گل حکمت کریں اور سات سیر اُپلوں کی آگ دیں۔

خوراک :- ایک ماشہ یہ دوا شہد میں ملا کر صبح کے وقت چاٹیں۔ فائدہ :- دماغی کام کرنے والوں کے لیے مفید ہے۔

اکسیر حافظہ پوست برگد سائے میں خشک کر کے باریک پیس لیں۔ اور اس میں دوچند کھانڈ ملالیں۔ ۶ ماشے یہ سفوف صبح کے وقت یا رات کو سوتے وقت پھانک لیا کریں۔ دورانِ استعمالِ دوا میں ترش اشیا کا پرہیز رکھیں۔

فائدہ : قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے۔

اکسیر معدہ پوست بیخ مدار دو تولے، ہلیلہ سیاہ ایک تولہ، تخم جوزماثل ۳ ماشے، آملہ ایک تولہ، کشنیز خشک ۹ ماشے، گندک ۸ ماشے۔

ترکیب تیاری :- پہلے گندک کو دودھ میں مدبّر کریں پھر باقی دواؤں کے ساتھ تین پہر کھرل کریں۔ اس کے بعد چار پہر آبِ لیموں کاغذی ملا کر کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ صبح کے وقت ایک گولی شیرۂ زیرہ سیاہ ۳ ماشے کے ساتھ کھائیں۔

فوائد :- یہ گولیاں ہر قسم کے درد شکم، ضعف معدہ اور ضعف امعا۔ کے لیے مفید ہیں۔ ریاح کو خارج کرتی ہیں۔ زود اثر ہیں۔

اکسیر درد شکم گل عشر خشک کو آب برگ عشر میں ۳ دن کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں اور دو دو گولیاں پانی کے ساتھ کھائیں۔

فائدہ :- یہ گولیاں سخت سے سخت درد شکم کے لیے مفید ہیں۔

عرق مقوی خاص پودینہ، زنجبیل، اجوائن دیسی ہر ایک ۴ تولے۔ فلفل دراز، عود ہندی، نمک سنگ ہر ایک ۲ تولے، نرکچور ۱ تولے۔ خالص سرکے میں رات کو بھگودیں۔ صبح کو چار سیر سرکہ جامن خالص اضافہ کر کے ۴ سیر عرق کشید کریں۔

مقدار خوراک :- ۱۰ قطرے یہ عرق تازہ پانی میں ملا کر بلائیں اور بچوں کو ۳ قطرے دیں۔

فائدہ :- ورم جگر، ورم طحال، ضعف معدہ و جگر، ہیضہ، ملیریا، کمی خون، اسہال، متلی، درد معدہ اور حبس ریاح کے واسطے عجیب و غریب چیز ہے۔ انتباہ :- کھانسی کی حالت میں یہ عرق نہ دیں۔

شربت بکن آب بکن تازہ، آب برہم ڈنڈی تازہ، آب گورکھپان تازہ ہم وزن لے کر جوش دیں۔ اور آب مروّق حاصل کر کے چار گنی قند ملا کر شربت تیار کریں اور ۵ تولے روح کیوڑہ کا اضافہ کریں۔ خوراک :- ۳ تولے صبح اور اسی قدر سہ پہر کو تازہ پانی میں گھول کر پئیں۔

فائدہ :- یہ شربت فولاد کے شربت سے زیادہ فائدہ مند ہے۔

جناب ڈاکٹر ایم۔ اے مجید خاں صاحب

نمک بواسیر تخم نیم، تخم بکائن، برگ صدبرگہ، برگ لکرونده ہم وزن۔ سب دواؤں کو خشک کر کے آگ لگا دیں اور راکھ حاصل کریں۔ پھر اس راکھ میں چار گنا پانی ملا کر حل کریں اور روزانہ ہلاتے رہیں۔ تیسرے روز پانی نے کر اُسے مقطّر کر کے بدستور نمک بنائیں اور اس کو شیشی میں بند رکھیں۔

خوراک :- ۲ رتی سے ایک ماشہ تک پانی میں گھول کر پی لیں۔ مرغن غذاؤں سے پرہیز رکھیں۔

فوائد :- خونی اور بادی بواسیر کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ خونی بواسیر کے لیے ریوت کے آب زلال کے ساتھ پی لیا کریں۔

نمک مقوی دماغ ترپھلہ ۳ سیر، برہمی بوٹی ایک سیر۔ ان دونوں کو جلا کر راکھ حاصل کریں۔ پھر راکھ میں چار گنا پانی ڈال کر روزانہ ہلا دیا کریں۔ چوتھے روز آب زلال حاصل کریں اور اسے مقطّر کرلیں اور نمک بنالیں۔ اس کے بعد دو حصے یہ نمک اور ایک حصہ ورق نقرہ ملا کر خوب کھرل کریں یہاں تک کہ یک جان ہو جائیں۔ شیشے کی ڈاٹ والی شیشی میں بند کر کے رکھیں۔

خوراک :- ایک رتی یہ نمک خمیرہ گاؤزبان یا سیب کے شربت میں ملا کر کھائیں۔

فوائد :- بے حد مقوی دماغ ہے۔ طالب علموں کا مونس اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے پیام راحت ہے۔

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد نسیم الدین صاحب صدیقی "فاضل الطب والجراحت" کھاتولی

وجع المفاصل

(۱) گندک مدبّر ۵ رتی
سوڈا ۵ ″
سورنجان شیریں سائیدہ ۱ ماشہ
دن میں دوبار دیں۔

(۲) (شدید) کافور ½ رتی
افیون ½ ″
رات کو سوتے وقت کبھی کبھی دے دیا کریں۔

(۳) گندک ۱½ رتی
رائی ۱½ ″
شورہ ۲½ ″
ریوند چینی ۲½ ″
شہد ۳ تولے
خوراک ایک چمچہ چار۔

(۴) نوشادر ۱ ماشہ
خیساندۂ عشبہ ۲ تولے
صبح اور شام کو دیں۔

(۵) سونٹھ ۳ ماشے
جائفل ۶ ″
روغن کنجد ۱۶ اوقیہ (اونس)
حسب دستور تیل تیار کریں اور مالش کریں۔

(۶) کافور ایک اوقیہ
روغن کنجد ۸ اوقیہ

(۷) کافور ایک اوقیہ
روغن تارپین ۸ اوقیہ
صابون کا پانی بقدر ضرورت
کافور کو روغن تارپین میں حل کر کے صابون کا پانی شامل کر دیں اور مقام ماؤف کی مالش کریں۔

(۸) (مزمن) گندک ۵ تولے
کریم آف ٹارٹار ۲۰ ″
ریوند چینی ۷ ماشے
رال سفید ۲۰ ″
جائفل ایک عدد
شہد ۸ چھٹانک
خوراک، صبح اور رات کے وقت چار سے ۲-۲ چمچے

چٹائیں۔
"یہ کیلیا بیڈ شنر" کا نسخہ ہے۔ اس کی عام اشاعت کا حق حاصل کرنے کے لیے لارڈ این سن نے تین سو پاؤنڈ ادا کیے تھے۔ یہ نسخہ پرانی گٹھیا میں مفید ہے۔

(۹) گندک ۲ اوقیہ (اونس)
روغن زیب ۲۰ اوقیہ
مقام ماؤف پر نیم گرم مالش کریں۔

(۱۰) (آتشکی) کشتہ گؤدنتی ۱ رتی
معجون عشبہ ۷ ماشے
صبح کو کھلائیں۔

التہاب مفاصل سوزاکی

سہاگہ ۳ ماشے
اجوائن خراسانی ۶ ″
کباب چینی ۶ ″
صندل سفید ۶ ″
سفوف بنائیں۔ خوراک ۲ ماشے۔

نقرس

(۱)
سوڈا ایک تولہ
سورنجان شیریں ایک تولہ
اجوائن خراسانی ایک تولہ
سفوف بنائیں۔ خوراک ۳ ماشے۔
نوٹ:۔ سورنجان شیریں وجع المفاصل سے زیادہ نقرس میں مفید ہے۔

(۲) (مزمن) سورنجان شیریں ۱ تولہ
ریوند چینی ۱ تولہ
عشبہ ۱ تولہ
سفوف بنائیں۔ خوراک ۲ ماشے۔

(۳) (مزمن) رال سفید ۱ ماشہ
جوکھار ۱ ″
دن میں دوبار دیں۔

(۴) سوڈا ۳ ماشے
نمک طعام ۲ رتی
سوڈا سلف ۵ ″
میگ سلف ۱۰ ″
ہیرا کسیس ½ رتی
پانی ۲۰ اوقیہ
خوراک ۲۰ تولے۔ یہ نسخہ "وچی واٹر" کا بدل ہے جمض البولین (یورک ایسڈ) کو تحلیل کر کے خارج کر دیتا ہے۔

(۵) سوڈا ۲۰ تولے
گرم پانی ایک سیر
مقام ماؤف کی تکمید کریں۔

التہاب غشاء زلالی شدید

(۱) ایلوا ۱ تولہ
افیون ۱ ″
رم ۲ اوقیہ
ضماد بنا کر استعمال کریں۔

(۲) (مزمن) شورہ ۳ تولے
نوشادر ۳ ″
پانی ۲۰ اوقیہ
اس سیال میں کپڑا تر کر کے مقام ماؤف پر رکھیں جب کپڑا خشک ہو جائے تو پھر تر کر دیں۔

تحجر مفاصل

(۱) معجون اذاراقی ۳ ماشے
معجون سورنجان ۶ ″
دونوں وقت بعد غذا کھلائیں۔

(۲) روغن جگر ماہی ۳ ماشے
آش جو ۳ تولے
دونوں وقت کھانے کے بعد کھلائیں۔

(۳) برگ مدار ۲۰ تولے
رائی ۲۰ ″
روغن کنجد ایک سیر
حسب دستور تیل تیار کریں اور نیم گرم مالش کرائیں۔
نوٹ:۔ عمل جراحی کے ذریعے سے کسی عضو ماؤف کی بدوضعی دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

درد کمر

کافور ایک اوقیہ

روغن السی　۴ اوقیہ
مالش کریں۔

دردِ عضلی شل ایل

کلوروفورم　ایک اوقیہ
روغن زیتون　〃
مالش کریں۔

برص

(۱) پارہ　۲ ماشے
سہاگہ　۱ تولہ
باوچی　۱ 〃
مرہم سادہ　۴ تولے
مرہم بنائیں اور مقامی طور پر استعمال کریں۔
(۲) سم الفار سفید　۱۰ ماشے
سرکہ انگوری　۵ تولے
اس سیال کو مقام ماؤف پر لگایا جاتا ہے۔
(۳) دار چکنا　۱۰ رتی
ست لوبان　۱ ماشہ
مرہم سادہ　۲ تولے
اس مرہم کو سفید داغوں پر لگائیں۔

داد

(۱) دار چکنا　۵ رتی
مرہم سادہ　۳ تولے
(۲) توتیا　ایک ماشہ
مازو سائیدہ　۳ ماشے
مرہم سادہ　۳ تولے
(۳) سہاگہ　۶ ماشے
سرکہ خالص　۶ تولے
(۴) دار چکنا　ایک ماشہ
گندک　۳ ماشے
سہاگہ　۳ 〃
رال سفید　۳ 〃
مرہم سادہ　۴ 〃

گرمی دانے

(۱) سہاگہ　۳ ماشے
گلاب　۶ تولے
روح صندل　۱ تولہ
اس سیال کو اسفنج کے ذریعے سے استعمال کریں اگر سوزش کی شکایت زیادہ ہو تو برف سے ٹھنڈا کرکے کام میں لائیں۔

(۲) سفیدہ کاشغری　۲ تولے
نشاستہ　۲ 〃
سہاگہ　۲ 〃
عطر خس　۱ ماشہ
باریک سفوف تیار کرکے عطر شامل کریں اور صاف کھلے منہ کی شیشی میں رکھیں اور وقتاً فوقتاً گرمی دانوں پر چھڑکیں۔

مہاسے

(۱) گندک مصفےٰ　۴ ماشے
کافور　۳ رتی
آب آہک　۲ تولے
صمغ عربی سائیدہ　بقدر ضرورت
عرق گلاب　۵ تولے
(۲) گندک مصفےٰ　۱ ماشہ
سفیدہ کاشغری　۶ ماشے
سہاگہ سائیدہ　۶ ماشے
سفوف بنائیں اور مقامی طور پر استعمال کریں۔
(۳) ست اجوائن　۵ رتی
گندک مصفےٰ　۲ ماشے
مرہم سادہ　۳ تولے
(باقی آئندہ)

(بقیہ ص ۵۶)

کے اس بنیادی نقص کے علاوہ مترجم نے بہت مواقع پر سلیس اور سادہ بھی کیا ہے اور کتابت اور طباعت وغیرہ میں طالب علموں کی ذہنیتوں کا خاصی حد تک لحاظ رکھا ہے۔ جامع الآداب میں اخلاق، معاشرت، معیشت اور طب و صحت کے ضروری عنوان آگئے ہیں اور طالب علم ان سے یقیناً فائدہ اٹھائیں گے بہتر ہوتا کہ رسالے کے شروع میں ایک فہرست مضامین بھی شامل کردی جاتی۔ کتابت و طباعت عمدہ ہے۔

اطلاع

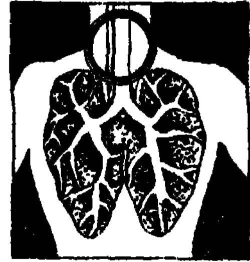
اگر آپ کا چندہ اس پرچے کے ساتھ ختم ہو رہا ہے تو آپ آئندہ سال کے لیے چندہ جلد بھیج دیں۔ ورنہ یکم جون ۱۹۴۱ء سے جولائی کے خاص نمبر کے وی پیوں کی روانگی کا انتظام شروع ہو جائیگا اور پھر اس کے بعد باوجود چندہ بھیج دینے کے بھی آپ کے نام وی پی چلا جانا ممکن ہے جس میں آپ کا یا ہمارا نقصان ضرور ہوگا اور اگر آپ اشاعت خاص وی پی ہی منگانا چاہتے ہیں تو پھر بھی اطلاع دے دیں۔ چندہ بھیجتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھیے ورنہ اس چندے سے جدید نمبر پر نام درج ہو کر رسالہ جاری ہو جائے گا اور قدیم نمبر سے آپ کے نام وی پی جاکر واپس آئے گا جس سے دفتر کا نقصان ہوگا۔

"مینیجر"

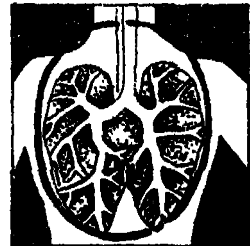
کھانسی اور دمہ

کوئی گھر ایسا نہیں ہے جس میں کوئی نہ کوئی کبھی کھانسی میں مبتلا نہ ہو۔ اور پھر یہ مرض ہرگز ایسا نہیں ہے کہ اس کی طرف معقول توجہ نہ کی جائے۔ کیوں کہ معمولی کھانسی مناسب تدارک اور علاج نہ کرنے سے بڑھ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ پھیپھڑوں میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ

سُعالین کی ایک شیشی بطور حفظِ ماتقدم گھر میں رکھی جائے تاکہ ضرورت کے وقت فوراً استعمال کر لی جائے۔ معمولی کھانسی کو اس کے چند قرص ہی کافی ہیں۔ اس دوا کا اثر خصوصیت کے ساتھ ہوائی نالیوں پر ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے ان کا تشنج دُور ہو جاتا ہے۔ اس طرح نہ صرف پُرانی سے پُرانی کھانسی دُور جاتی ہے بلکہ دمہ تک دُور ہو جاتا ہے۔ سینہ بلغم سے بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک شیشی صرف (۸ ر)



معمولی دواؤں کا اثر صرف گلے تک ہی رہتا، اور پھیپھڑوں کی صفائی بالکل نہیں ہوتی بلکہ عارضی سکون ہو جاتا ہے۔ سُعالین نہ صرف گلے کو صاف کرتی ہے بلکہ ہوائی نالیوں سے بلغم کو



نکال کر حقیقی سکون بخشتی ہے۔

ملنے کا پتہ:- ہمدرد دواخانہ، دہلی

زندگی پیشاب کے قطروں میں

پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے تو زندگی کی رُوح پیشاب کے قطروں سے نکل جاتی ہے۔ جس طرح گیہوں نشاستہ نکل جانے پر بے کار ہو جاتا ہے اسی طرح آدمی شکر خارج ہو جانے پر آدمی نہیں رہتا۔ یہ شکر زندہ رہنے کے لیے بڑی کارآمد ہے۔ ہمدرد دواخانے میں اس مرض کی حیرت انگیز دوا "دولابی" ایجاد ہوئی ہے جو شکر آنے میں اکسیر کا کام دیتی ہے۔ انجکشن کے بغیر ہی یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ ذیابیطس سادہ ہو یا شکری، دولابی اس کی جڑیں اکھاڑ دیتی ہے۔ پیاس کی شدت کم کر دیتی ہے۔ چہرے کا رُوکھا پن دُور ہو جاتا ہے۔ ذیابیطس کی وجہ سے گُردہ، جگر اور بیضہ وغیرہ میں جو مہلک عوارض پیدا ہو جاتے ہیں "دولابی" اس کا لاجواب علاج ہے۔

قیمت فی شیشی تین رُپے (۳ ر) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ہے۔

ہمدرد دواخانہ، دہلی



(۲۱۰) **آشوب چشم** :- (ا) لڑکی کو "اووارین" کے انجکشن اور پینے کے لیے "ایلیٹرس کارڈیل" دیجیے۔ آنکھوں کے علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہے، اگر زیادہ ضرورت ہو تو "ایلم اینڈ زنک لوشن" صبح و شام آنکھ میں ڈالیے۔ لڑکی کی عام تن درستی کو بہتر کرنے کی تدابیر اختیار کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) آپ اس لڑکی کو ہمدرد دواخانے کی "صافی" ایک ایک تولہ صبح و شام پانی میں ملا کر پلائیے۔ رات کو سوتے وقت اطریفل شاہترہ ۶ ماشے کھانے کی ہدایت کیجیے۔ اُمید ہے کہ یہ دوائیں اگر پابندی کے ساتھ ایک مہینے تک استعمال کی گئیں تو یہ شکایت قطعی جاتی رہے گی۔ گوشت اور دوسری گرم چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) ہڑ مربی ایک عدد ورق چاندی میں لپیٹ کر رات کو سوتے وقت کھلایا کریں۔ اور اوپر سے دودھ میں روغن بادام شیریں ۶ ماشے ڈال کر پلایا کریں۔ صبح کو آملہ مربی بنارسی ایک عدد ورق چاندی میں لپیٹ کر کھایا جائے۔ (حکیم لالہ سری رام دوسانجھ)

(د) عرق گلاب ۲۰ تولے، سلور نائٹریٹ ۲ رتی۔ دونوں کو حل کر کے نیلے رنگ کی شیشی میں رکھیں۔ ایک ایک قطرہ پلکوں پر ڈالیں اور تھوڑی دیر کے بعد پلکوں کو آب مقطر سے دھو ڈالیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۲۱۱) **اُم الصبیان** :- (ا) یہ دورے اُم الصبیان (مرگی) کے دورے ہیں۔ اگر اس وقت علاج میں غفلت کی گئی تو نتیجہ خراب ہوگا۔ کسی ہوشیار معالج کے مشورے سے بچوں کو "برومائڈ" استعمال کرائیے۔ انتہائی کوشش کیجیے کہ بچے ہر وقت خوش رہیں۔ غم اور غصہ ان کے پاس بھی نہ آئے۔ سادہ اور زود ہضم غذائیں استعمال کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ ان بچوں کو نیچے لکھا ہوا سفوف کھلائیے۔ دو سالہ بچے کو حتی الامکان ایک ماشہ اور ۶ سالہ بچے کو دو ماشے سفوف پانی میں گھول کر پلا دیا کیجیے۔ اور رات کو سوتے وقت چھوٹے بچے کو ڈیڑھ ماشے اور بڑے بچے کو تین ماشے خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا کھلائیے۔ اور کم سے کم ایک ڈیڑھ مہینے تک ان کا استعمال جاری رکھیے۔ قابض بادی چیزوں کے کھانے سے خاص طور پر پرہیز کیا جائے اور خصوصاً ان کے ہضم کو خراب ہونے سے بچایا جائے۔ سفوف یہ ہے:- پوست ہلیلہ زرد، پودینہ، تربد سفید۔ تینوں چیزیں ضرورت کے مطابق برابر وزن لے کر باریک پیس چھان کر سفوف بنا لیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) کافور، سہاگہ، نوشادر ہم وزن کھرل کر کے مکھن میں ملا کر نسوار دیا کریں۔ ترپھلا ایک تولہ، ترکشہ ایک تولہ، وچ ایک تولہ کوٹ کر روغن بادام دو تولے سے چرب کر کے رکھ لیں۔ ایک ماشہ چھوٹے بچے کو اور دو ماشے بڑے بچے کو شہد میں ملا کر چٹائیں اور پھر دودھ پلایا کریں۔ (سری رام)

(د) سیال مسکن کا ایک ایک چمچہ دونوں وقت کھانے کے بعد پلائیں۔ نسخہ ہمدرد صحت نومبر ۱۹۴۰ء کے صفحہ ۴۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) ۲ رتی چھوٹے کو اور ۳ رتی بڑے بچے کو بیر بہوٹی شرگوش دیں۔ اور رفع قبض کی دوائیں دیتے رہیں۔ بچوں کو چک دار چیزوں سے بچائیں۔ عود صلیب گلے میں باندھیں۔ اور کبھی کبھی تھوڑا نکس کر چٹا دیں۔ جند بید ستر کی مالش پیروں پر مالش کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ (حکیم محمد علاؤالدین)

(۲۱۲) **تدابیر مانع حمل** :- (ا) اس بات کا اندازہ کہ آپ کی اہلیہ کے لیے استقرار حمل مضر ہے یا خطرناک ہے آپ نہیں کر سکتے کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھا کر اس سے رائے طلب کیجیے اگر اس کا بھی یہی فتویٰ ہو کہ استقرار حمل مضر ہوگا تو بہترین مانع حمل تدبیر یہ ہے کہ مجامعت سے پرہیز کیجیے۔ آج تک دنیائے طب کوئی ایسی دوا یا ایسا طریقہ ایجاد نہیں کر سکی ہے جس پر بھروسہ کیا جا سکے یا جس کے متعلق کامل یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکے کہ اس سے مریضہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ اتنا اور عرض کر دوں کہ نوّے فی صد سے بھی زیادہ عورتوں میں استقرار حمل ان کی تن درستی کو بہتر بنانے کا باعث ہوا کرتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگر آپ کی اہلیہ صاحبہ کمزور ہیں اور ایام حمل اور وضع حمل کی صعوبتوں کو برداشت نہیں کر سکتیں تو آپ ضبط نفس سے کام لیجیے، کیوں کہ کمزوری کی حالت میں مباشرت بھی مناسب نہیں ہے، لیکن اگر آپ اس پر قادر نہیں ہیں تو دوسری شادی کر لیجیے، اگر یہ بھی آپ کی ہمت سے باہر ہے تو ہمدرد دواخانے کی "مانعی" استعمال کیجیے اور ہمدرد صحت کا خاص نمبر "ضبط تولید و اصلاح نسل" طلب کر کے مطالعہ فرمائیے جس میں آپ کو ایسی بہت سی تدبیریں ملیں گی جن پر عمل کرنے سے آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۱۳) **گردن کا درد** :- (ا) یہ درد اگر کسی درجے میں بھی خطرناک ہوتا تو اتنی مدت میں خطرات ظاہر ہو گئے ہوتے۔ غالباً صرف گردن کے عضلات میں درد ہوا کرتا ہے "ولنی منٹ کیمفر" اور "لنی منٹ بیلاڈونا" ملا کر مالش کیجیے اور "اناٹوفین" کی گولیاں کھانے کو دیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کے صرف اس قدر مختصر لکھنے سے مرض کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکتی۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۱۴) **غشی کا دورہ** :- (ا) غالباً یہ صحیح نہیں ہے کہ آپ کے صاحب زادے شام سے صبح تک بے ہوش پڑے رہتے ہیں [illegible]

کسی اچھے معالج سے مقامی طور پر علاج کرائیے۔ مریض کو دیکھے بغیر کوئی صحیح رائے قائم کرنا مشکل ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ سب سے پہلے اپنے لڑکے کی عام صحت خصوصاً معدے کا علاج کیجیے۔ اور اس غرض کے لیے دواؤں کے علاوہ تدابیر سے بھی کام لیجیے مثلاً خوب بھوک لگنے پر کھانا کھایا جائے اور شکم پری سے پرہیز کیا جائے اگر رات کا کھانا موقوف کر دیا جائے تو بہتر ہے، ورنہ شام ہونے سے پیشتر ہی کوئی ہلکی غذا کھالی جائے۔ قابض، بادی، غلیظ اور دیر ہضم چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ بطور دوا کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے دونوں وقت کھائیں اور صبح کو خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا ۵ ماشے کھائیں۔ اگر قبض بھی رہتا ہو تو رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ۷ ماشے کھائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) ہڑ مربّی ایک عدد کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ اوپر سے دودھ میں روغن بادام ۶ ماشے ملا کر پلائیں صبح کو جوارش جالینوس نو ماشے عرق بادیان ۱۰ تولے کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) بادیان ۷ ماشے، کالی مرچ ۵ عدد، گل قند آفتابی دو تولے۔ آدھ پاؤ پانی میں شیرہ نکال کر صبح پلائیں۔ نرکچور، کورخشک، پودینہ خشک، نمک سیاہ ۲-۲ ماشے۔ موٹا سفوف بنا کر دو ماشے شام کو پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم مظفر الدین احمد)

(۲۱۵) **مرگی**:- (ا) مریض کو ایک عرصہ دراز تک "ٹرپل برومائڈس" استعمال کرائیے۔ غذا بہت سادہ اور زود ہضم دیجیے۔ مریض کو تا حدِ امکان خوش و خرم رکھیے اور غم اور غصے سے بچائیے، روزانہ غسل کی عادت ڈال دیجیے اس بات کی بھی احتیاط کیجیے کہ قبض نہ ہونے پائے۔ (سعید)

(ب) ۲۷-۲۶ سالہ مریض بارہ سال سے مرگی میں مبتلا ہے، اب اس کا علاج تقریباً ناممکن ہے، البتہ اگر ان کو عرصے تک معجون زبیب ۹ ماشے رات کو کھلائیں اور صبح کو خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا ۷ ماشے استعمال کرائیں اور کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے کھلائیں تو ممکن ہو کہ مرض میں کچھ تخفیف ہو جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) ہزار پایہ، کرم دماغ شتر، فلفل دراز، پوست ریٹھا ہم وزن کھرل کر کے نسوار دیں۔ روغن بادام ۶ ماشے دودھ میں ملا کر شیریں کر کے رات کو پلایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۱۶) **قے دوری**:- (ا) یہ معلوم کیجیے کہ ہفتہ عشرہ میں وہ کون سے ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ مریضہ کو قے شروع ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی خاص غذا ہضم نہ ہوتی ہو یا ممکن ہے کہ قبض ہو جاتا ہو تا وقتیکہ مخصوص سبب نہ معلوم ہو کوئی صحیح مشورہ دینا ناممکن ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اس مریضہ کو روزانہ صبح و شام جوارش انارین ۹-۹ ماشہ کھلائیے اور "شربت اکسیر خاص" ایک ایک تولہ بعد غذا چاٹنے کی ہدایت کیجیے۔

(حکیم عبدالواحد)

(ج) گل سہانجنہ دو تولے، سونٹھ، سہاگہ، کافور، نمک سیاہ، ہینگ ہر ایک ایک تولہ کو آب پیاز بیس تولے میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۱۷) **زکام وغیرہ**:- (ا) آپ کے بچے کو کھلی ہوئی اور صاف ہوا کی، دھوپ کی، کیلسیم کی، اور مچھلی کے تیل کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اسے ہر وقت کھلی ہوا میں رکھیے۔ جتنی دیر ممکن ہو دھوپ میں کھیلنے دیجیے اور جب دھوپ برداشت کے قابل نہ رہے تب بھی ایسے کمروں میں رکھیے جہاں خوب روشنی اور ہوا آتی ہو کیلسیم کی کمی پوری کرنے کے لیے "کولائڈل کیلسیم ود وٹامن ڈی" کے انجکشن لگوا دیجیے اور پینے کے لیے مچھلی کا تیل یا اس کا کوئی مرکب ایک عرصے تک استعمال کراتے رہیے۔ مچھلی کے تیل کے متعلق کچھ غلط خیالات عوام میں پھیل گئے ہیں ان کا کچھ خیال نہ کیجیے اور گرمی اور برسات ہر موسم میں آپ اسے بلا تکلف استعمال کرا سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اس بچے کے ہضم اور قبض کا خاص طور پر خیال رکھیے، اس قسم کی شکایتوں میں ہضم کی خرابی اور قبض کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ قابض بادی اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز کرایا جائے۔ کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس تین تین ماشے کھلائیے اور صبح کے وقت خمیرہ مروارید جواہر والا تین ماشے دیجیے

(حکیم عبدالواحد)

(ج) چون پراش اولیہ استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۱۸) **اسہال**:- (ا) آپ نے یہ تحریر نہ فرمایا کہ مریضہ کو حرارت بھی ہوتی ہے یا نہیں، بہتر ہو کہ مریضہ کے پاخانے کا خوردبینی امتحان کرا لیجیے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ اب پیچش کے جراثیم تو آنتوں میں باقی نہیں ہیں اور یہ بھی متیقن ہو سکے گا کہ اور کون کون سے جراثیم آنتوں میں پہنچ چکے ہیں۔ اگر پیچش کے جراثیم اب بھی پائے جائیں تو "ایمے ٹین" کے انجکشن لگوا دیجیے۔ اگر خدانخواستہ دق کے جراثیم ملیں تو پھر مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج سے مشورہ کیجیے۔ مریضہ چونکہ کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ اس لیے غفلت کرنا مناسب نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اس مریضہ کو صبح کے وقت مالتی بسنت ایک قرص معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشے میں ملا کر کھلائیے اور جوارش عود شیریں ۶-۶ ماشے دونوں وقت کھانے کے بعد دیجیے۔ غذا میں ملائم کھچڑی، ساگو دانہ، بادیان کے سوا کوئی چیز نہ دی جائے۔ گوشت روٹی سے قطعی پرہیز کیا جائے۔ سہ پہر کے وقت اگر بھوک ستائے تو پھلوں میں سے سیب سنترہ کھلائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) جواب نمبر ۲۱۶ کا نسخہ استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپ معجون خبث الحدید ۳-۳ ماشے صبح و شام ہمراہ شربت دینار دو تولے عرق کوہ ۲ تولے عرق الائچی ۳ تولے چند روز استعمال کرائیں۔ (حکیم محمد یحییٰ)

(۲۱۹) **نسخہ مطلوبہ**:- (ا) آپ کے جگر میں پتھری ہے تو میں آپ کو یہی رائے دوں گا کہ جلد سے جلد آپریشن کرا ڈالیے۔ یہ بہت ہی خطرناک ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے درد کے جو دورے پڑتے ہیں وہ اکثر ناقابلِ برداشت ہوتے ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ دورہ کب پڑ جائے گا۔ دواؤں سے پتھری کا گھلنا ممکن ہے مگر اس کے لیے طویل مدت درکار ہے اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس مدت کے دوران میں مریض کو درد کا دورہ پڑا اور جان بحق تسلیم ہو گیا۔ آپریشن کے ذریعے سے پتھری نکلوا دینے کے بعد آپ ایسی دوائیں استعمال کر سکتے ہیں جن سے پتھری کا بننا بند ہو جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح کو "دوائے سنگ" ایک سرخ شربت بزوری ایک تولہ میں ملا کر چاٹیں اور اوپر سے مولی کے سبز پتوں کا پھاڑا ہوا پانی چھ تولے میں شربت بزوری دو تین تولے ملا کر پییں اور رات کو سوتے وقت روغن زیتون ایک تولہ عرق بادیان اور عرق کو ۵۔۵ تولے میں ملا کر استعمال کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) پھٹکری سرخ بریاں ۴ رتی، نوشادر سائیدہ ۴ رتی ملا کر روزانہ پانی سے نگل لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۲۲۰) **سفید داغ**:- (ا) یہ برص کے داغ ہیں اور اگرچہ دعوے بہت کچھ کیے جاتے ہیں۔ لیکن شاید ابھی ایسی دوائیں دریافت نہیں ہوئی ہیں جو ان داغوں کو کھو سکیں۔ یہ میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ یہ داغ بدنما ہونے کے علاوہ اور کسی طرح بھی مریض کے لیے اندیشہ ناک نہیں ہوتے، نہ ان سے کسی دوسرے کو بیماری لگنے کا خطرہ ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگر آپ کے عزیز کے بدن پر سفید داغ زیادہ پرانا نہیں ہے تو یہ روغن کشید کر کے استعمال کرائیے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اندرونی استعمال کے لیے سفوف برص کا استعمال نہایت مناسب ہے۔

روغن:- بابچی، تخم پنواڑ ہم وزن لے کر کالے سانپ کا شکم چاک کر کے اس کے اندر بھر دیں۔ اور ایک مستعمل چکنی ہانڈی میں (جس کی پیندی میں چند سوراخ کر دیے گئے ہوں) رکھ کر زمین میں ایک گڑھا کھودیں اور اس کے اوپر رکھیں اور نیچے ایک چینی کا پیالہ رکھ دیں، ہانڈی کا منہ اچھی طرح بند کر کے اس کے چاروں طرف اُپلے چن کر آگ لگائیں، ہانڈی کے سوراخوں سے تیل ٹپک ٹپک کر پیالے میں جمع ہوتا رہے گا، ٹھنڈا ہونے پر پیالے کو نکال کر اس میں جمع شدہ تیل شیشی میں رکھیں، اور پھریری سے سفید داغوں پر لگائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) روغن تارامیرا کی مالش کیا کریں اور پانچ قطرے دہی میں ملا کر کھلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) تھوہے کے پتوں کا رس دن میں چار پانچ بار داغوں پر مل دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۱) **پرانا سوزاک**:- (ا) بندہ پرور میری مخصوص توجہ ایسی صورت میں آپ کے کس کام آئے گی کہ جب آپ کے دونوں مرض تشخیص شدہ ہیں اور دونوں بہت ہی موذی اور خراب۔ میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ آپ جلد سے جلد آتشک کے لیے "نیو سلوارسن" کے انجکشن کسی ہوشیار ڈاکٹر سے لگوا لیجیے آتشک کا فاسد مادہ جسم میں سے نکل جانے کے بعد سوزاک کی طرف توجہ کیجیے گا اور اس کے لیے یا تو "یوبیرون" کی گولیاں استعمال کر لیجیے گا یا اگر آپ پسند کریں تو اس کے لیے بھی "آرجی گون" کے انجکشن ہی لگوا لیجیے گا اور ان دواؤں سے اگر آپ کے امراض دور ہو جائیں تو آئندہ خدا کے لیے ذرا محتاط زندگی بسر کیجیے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کے رگ و ریشوں میں آتشک و سوزاک کا زہر اثر کیے ہوئے ہے، اس کو جسم سے نکال باہر کرنے اور خون کو اس سے پاک و صاف کرنے کے لیے کئی مہینے تک دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہے آپ روزانہ صبح کو "شافی" ایک عدد منہ میں رکھ کر "صافی" ایک تولہ کو پانی میں گھول کر اس کے ساتھ نگل جایا کریں اور تیسرے پہر "صافی" ایک تولہ پانی میں گھول کر پییں اور رات کو معجون عشبہ ۹ ماشے کھا لیا کریں۔ ان دواؤں کا استعمال کم سے کم تین مہینے تک جاری رکھیں، امید ہے کہ آپ کی تمام شکایتیں جاتی رہیں گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) مطبوخ ہفت روزہ استعمال کر کے تہ نشین کشتہ چہار دھاتہ ۲ چاول مکھن میں ملا کر کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) سفوف بھنگرہ ۲-۳ ماشے صبح و شام ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۲۲۲) **بخار اور کھانسی**:- آپ مریض کے سینے کا کسی ہوشیار معالج سے امتحان کرائیے۔ بہتر ہو کہ بلغم کا خوردبینی امتحان کر کے معلوم کر لیا جائے کہ مریض سل میں تو مبتلا نہیں ہے آپ نے جو علامات لکھی ہیں اُن سے ذہن اسی طرف منتقل ہوتا ہے کہ مریض کو خدانخواستہ دق ہو چکی ہے اگر ایسا ہے تو مریض کو کسی پہاڑی مقام پر لے جائیے۔ اور کسی اچھے معالج سے علاج کرائیے اسی طرح اگر آپ معقول علاج کے بغیر ٹالتے رہے تو پھر علاج کا موقع بھی شاید نہ رہے۔ اگر سل نہیں ہے تو مریض کو مچھلی کا تیل خوب اچھی طرح پلائیے۔ غذا عمدہ اور قوت بخش کھلائیے چند روز میں پھیپھڑوں میں طاقت آ جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح کے وقت قرص مرجان جواہر والا ایک عدد خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۶ ماشے میں رکھ کر صبح کو کھائیں اور "صدوری" ایک تولہ رات کو چاٹیں۔ کم سے کم ایک مہینے تک برابر استعمال کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۲۳) **علامات**:- (ا) جسم کا ٹھنڈا رہنا اس بات کی علامت ہے کہ دوران خون جسم میں صحیح نہیں ہوتا۔ ہاتھ پیروں میں سے آگ نکلنا بدہضمی کی علامت ہے۔ بوڑھے آدمیوں میں اوّل تو دل کمزور ہو جاتا ہے اور خون کو اتنی قوت سے نہیں پھینک سکتا کہ تمام جسم میں اچھی طرح پہنچ سکے اور ساتھ ہی ساتھ عموماً ہاضمہ بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ اسی لیے یہ دونوں علامتیں ان میں ظاہر ہوتی ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہاتھ کی ہتھیلی اور تلووں کا گرم رہنا عموماً معدے اور جگر کی بیماریوں خصوصاً ہضم کی خرابی سے ہوا کرتا ہے۔ مجلوقین میں یہ شکایت بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور اس کی وجہ عموماً یہی ہوا کرتی ہے کہ ان کے معدے اور جگر کی حالت اچھی نہیں ہوتی اور ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ بوڑھوں میں بھی ان کا

بوڑھوں کو یہ شکایت ہوتی ہے جن کا ہضم خراب ہوتا ہے۔ عورتوں میں سیلان رحم اور ورم رحم اس کا سبب ہوتے ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۲۴) کثرتِ ریاح :- (ا) دل اور دماغ کے متاثر ہونے سے آپ کا کیا مطلب ہے اور آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ کے دل و دماغ ریاح سے متاثر ہوتے ہیں۔ آپ پانچ کوس روزانہ چلنے کے عادی ہیں اور اس کے باوجود آپ کو قبض رہتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ پانی کافی مقدار میں نہیں پیتے ہوں گے۔ اگر ایسا ہے تو پانی کی مقدار زیادہ کر دیجیے۔ ایک جوان آدمی کو دن بھر میں کم سے کم آٹھ دس گلاس پانی پینے کی ضرورت ہے اور اس موسم میں تو اور بھی زیادہ پانی پینے کی ضرورت ہے۔ صبح اٹھتے ہی نہار منہ اگر آپ ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس پی لیا کریں تو رفع قبض میں بہت مدد دیگا۔ دواؤں میں "پیٹرولاگر" قبض کے لیے بہت اچھی چیز ہے۔ قبض کے علاوہ آپ نے کوئی اور شکایت لکھی ہی نہیں جو کچھ سمجھ میں آئے کہ مرض کیا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تعجب ہے کہ آپ روزانہ ۶-۵ میل سیر کے عادی ہونے کے باوجود کثرتِ ریاح کی شکایت میں مبتلا ہیں۔ بہرحال آپ کو اپنی غذا کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ غذائیں سادہ کھائیے، مثلاً موٹے آٹے کی روٹی ساگ پات اور سبز ترکاریاں کھائیے۔ آلو جیسی قابض بادی چیزیں اور میٹھی چیزیں بالکل نہ کھائیے۔ سیر سے فارغ ہونے کے بعد تیل کی مالش تمام بدن پر کیجیے۔ اگر دوسرے آدمی سے مالش کرائی جائے تو اس کو ہدایت کیجیے کہ وہ اِدھر اُدھر ہاتھ مارنے کی بجائے ایک قرینے کے ساتھ اپنا ہاتھ اوپر سے نیچے کی طرف لائے۔ اور اسی طرح ہاتھوں اور پیروں کی بھی مالش کرے۔ پیٹ کی مالش آپ خود اپنے ہاتھ سے اس طرح کیجیے کہ دائیں ہاتھ کو تیل لگا کر بائیں طرف جنگاسے سے قدرے اوپر پیٹ پر رکھ کر پوری ہتھیلی سے پیٹ کو ملتے ہوئے اوپر پسلی تک لائیے۔ اس کے بعد بائیں طرف ہاتھ کو موڑ دیجیے اور ادھر کی پسلیوں کے پاس پہنچ کر نیچے بائیں جنگاسے کے قریب تک پہنچ جائیے اور ہاتھ کو اٹھا کر پھر دائیں طرف لے جائیے اور اسی طرح ۷-۵ مرتبہ کیجیے۔ اُمید ہے کہ ایسا کرنے سے آنتوں میں تحریک پیدا ہو کر قبض بھی رفع ہوگا اور ریاح بھی خارج ہوا کریں گے۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت "معجون مقوی معدہ" ۶-۷ ماشے کھایا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) آپ فولاد محلول استعمال کیجیے۔ نسخہ اگست ۱۹۴۸ء کے ہمدرد صحت میں صفحہ ۴۰ پر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) گل قند ۳ تولے، نمک منیاری ۱ ، تولے ہر دو کو ملائیں اور ۶ ماشے کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت کھا یا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) اسپغول ایک تولہ کو ماشہ بھر گھی یا روغن بادام سے چرب کر کے رات کو سوتے وقت پھانک لیں اوپر سے پاؤ بھر دودھ پییں۔ دودھ بکری کا ہو تو اچھا ہے۔ ایک ہفتہ مسلسل استعمال کریں۔ اس کے بعد مہینے میں دو چار مرتبہ حسب ضرورت استعمال کر لیا کریں۔ (حکیم مظفر الدین)

(۲۲۵) ہتھیلیوں کا پسینہ :- (ا) آپ کبھی کبھی خفیف سا درد پیٹ میں ہو جانے کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے۔ مریضہ کی ہتھیلیوں میں پسینہ آنے کا سبب ہی ان کا فتورِ ہضم ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے پیٹ میں کیڑے ہوں۔ اگر کبھی کوئی کیچوا پاخانے میں نکلا ہے تو غالباً میرا خیال صحیح ہے اور آپ سب سے پہلے ان کو کیچوؤں کی دوا کھلائیے اگر کیچوے نہیں ہیں تو کسی مقامی معالج سے فتورِ ہضم کا علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہمارے جسم میں پسینہ پیدا کرنے والی گلٹیاں کم و بیش ہر جگہ موجود ہیں، جو مقامی اعصابِ جلدیہ کے ماتحت سطحی عروق کے پھیلنے سے اپنا کام انجام دیتی رہتی ہیں، ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں میں یہ گلٹیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ لیکن ان مقامات کی جلد ٹھوس اور سخت ہونے کے باعث عموماً ان کا کام سست رہتا ہے۔ لیکن جب کسی شخص کے خون میں کوئی غیر معمولی تغیر ہوتا ہے اور اس سے پسینہ پیدا کرنے والا عصبی مرکز متحرک ہوتا ہے تو اعصابِ جلدیہ پر اس کا اثر پڑتا ہے اور یہ اثر اس قدر سخت ہوتا ہے کہ ہتھیلیوں وغیرہ کی سخت جلد بھی گلٹیوں کو پسینہ پیدا کرنے اور اس کے نکلنے کو نہیں روک سکتی اور نہ موسم کی سردی اس کے لیے مانع ہو سکتی ہے۔ ایسے لوگ عموماً عام جسمانی کمزوری، جگر اور معدے کی بیماریوں اور قبض کے شکار ہوا کرتے ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۲۶) سپاری کے فائدے اور نقصانات :- (ا) سپاری کسی قدر قابض ہوتی ہے اور دوسرا فائدہ اس کا یہ ہے کہ آنتوں کے کیڑوں کو بھی ہلاک کرتی ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے دِل اور دماغ پر اس کا کوئی اثر اچھا یا بُرا نہیں ہوتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سپاری قابض اور رادع (مادّے کو لوٹانے والی) ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں کو قوی کرتی ہے اور اُن سے خون بہنے کو روکتی ہے، پسینے کی آمد کو بند کرتی ہے، دستوں کو روک دیتی ہے۔ معدے کو قوی کرتی ہے، دل و دماغ اور اعصاب کو طاقت دیتی ہے اور دماغ کی طرف بخارات چڑھنے کو روکتی ہے اور گرم مادّے سے جو درد ہو لیپ کرنے سے اس کو تسکین دیتی ہے۔ گردہ و مثانے کی پتھری کے مریضوں اور قولنج کے مریضوں کے لیے مضر ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۲۷) مجموعۂ امراض :- (ا) آپ اپنی عام صحت کی بحالی کے لیے چند شیشیاں "انکرے ٹون" کی پی ڈالیے جونوں کے لیے آپ یہ کر سکتے ہیں کہ رات کو جس وقت وہ تکلیف دیں اس وقت دو تین قطرے مٹی کے تیل یا تارپین کے تیل کے مبرز کے اندر ٹپکالیں۔ چند بار ایسا کرنے سے جونے مر جائیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حضرت! ایسا کون حکیم ہے جو خدانخواستہ آپ کی موت کا خواہش مند ہو۔ ہم تو دست بدعا کہ خدا آپ کو اپنی رحمت سے عمرِ خضر عطا فرمائے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ کے مرض کی عمر تیس سال ہو چکی ہے، اور اب اسّی سال کی عمر میں آپ کو یہ خیال ہوا ہے کہ رسالے کے ذریعے سے حالات شائع کر کے علاج کرانا چاہتے ہیں۔ ہر مرض کا دفعیہ دواؤں پر ہی منحصر نہیں ہے، بلکہ جسم کی قدرتی قوتِ مدافعت کو بھی [illegible] ہوتا ہے۔ آپ عمر کے ان مراحل میں پہنچ چکے ہیں جن میں قوتِ مدافعت بھی کمزور ہو جاتی ہے، اس لیے مرض سے شفایابی کی چنداں اُمید نظر نہیں آتی، لیکن تاہم مشورہ دینا ہمارا فرض

ہے۔ شاید خدا آپ کو صحت عطا فرمائے :-

اطریفل دیدان ۹ ماشے رات کو کھایا کیجیے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے کھائیے اور روغن تارپین ایک تولہ کو ڈھائی پاؤ پانی میں ملا کر بذریعۂ حقنہ آنتوں میں داخل کیجیے۔ مقعد کی خارش وغیرہ سے بچنے نیز چرنوں کو ہلاک کرنے کے لیے کافور تین ماشے کو مکھن ایک تولہ میں ملا کر لگایا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) قلمی ایک تولہ گرم کرکے سرسوں کے تیل میں گیارہ مرتبہ بجھالیں اور جَو کے برابر ٹکڑے کاٹ کر مصری دو تولے شامل کرکے کھرل کریں اور چھان کر رکھ لیں ایک ماشہ صبح ہی صبح پانی کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ کرم امعا رنیست و نابود ہو جائیں گے۔ ممیران چینی، کافور سیم سینی، کاجل ہر ایک ایک ماشہ کو آب پیاز سفید میں گھس کر شہد ایک تولہ ملا کر قطرہ قطرہ آنکھ میں ٹپکائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) روغن تارپین یا مٹی کے تیل میں بتی ترکرکے مقعد میں رکھیے اُسی وقت سکون ہو جائے گا اور دو چار دن کا استعمال کافی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۸) **جریان وغیرہ** :- (۱) عاداتِ بد کی وجہ سے ضعف باہ لاحق ہونے کو آپ شاید بالکل معمولی سی بات سمجھتے ہیں اور آپ کا خیال یہ ہے کہ بس جھٹ موٹ کو کسی حکیم، ڈاکٹر بلکہ شاید کسی عطائی کا نسخہ دو چار دن پی لیا اور بس سب خرابیاں رفع ہو گئیں۔ بہتر صورت یہی ہے کہ کسی لائق حکیم یا ڈاکٹر کو دکھا کر کچھ عرصے تک اپنے دوست کا باقاعدہ علاج کرائیے۔ اگر یہ پسند نہیں ہے تو ہر اخبار اور ہر رسالے میں ہزاروں بلکہ لاکھوں دواؤں کے اشتہارات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ کا نام لے کر ایک ایک دوا منگاتے جائیے اور تجربہ کرتے جائیے۔ کوئی نہ کوئی دوا تو لگ ہی جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنے دوست کو سفوف عجیب ۶ ماشے صبح کو اور معجون مقوی ڈیڑھ ماشے رات کو دودھ کے ساتھ کھانے کا مشورہ دیجیے اور ساتھ ہی مقامی طور پر دوائے ٹکور اور "طلائے اعظم" استعمال کرایا جائے۔ اُمید ہے کہ ان دواؤں کے استعمال سے تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) ثعلب مصری، تخم ریحاں ہم وزن کوٹ کر ایک تولہ صبح کو دودھ کے ساتھ کھالیا کریں۔ روغن کافور اور روغن موم ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ (سری رام)

(۲۲۹) **نسخہ مقوی باہ** :- (۱) اگر آپ تفصیل کے ساتھ اپنے مرض کے حالات تحریر فرماتے تو ممکن تھا میں کوئی مشورہ دیتا۔ مرض کے حالات معلوم ہوئے بغیر نسخہ تجویز کرنے کی ہمت مجھ میں نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقوی باہ خوردنی نسخے سے عضو مخصوص کے فربہ اور دراز کرنے کی تمنا ہے تو اس کے لیے ایسی غذائے دوائی کی ضرورت ہے جو بدن کو بھی فربہ کرے۔ بدن کی فربہی کے تناسب سے عضو میں بھی فربہی ہوگی۔ ایسی غذائے دوائی انڈے، انڈوں کا حلوا، مغزیات اور دودھ، گھی مکھن ہیں اگر آپ کے جسم میں نشوونما کی صلاحیت ہے تو ان چیزوں کو استعمال کیجیے اور ورزش بھی کیجیے تو آپ نمایاں فرق محسوس کریں گے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) سفوف خراطین ۳ ماشے روزانہ دودھ کے ساتھ صبح وشام کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۲۳۰) **سُرعت انزال** :- (۱) اپنے عزیز کو آپ دو ایک شیشیاں "ایلگزیر برومو ویلیرین" کی پلادیں اور اس کے بعد کوئی مقوی اعصاب دوا مثلاً "نیورو فاسفیٹس" چند روز تک استعمال کرائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگر آپ کے دوست کو سرعتِ انزال کے سوا اور کوئی شکایت نہیں ہے تو وہ معجون مقوی ڈیڑھ ماشے روزانہ رات کو دودھ کے ساتھ کھائیں اور صبح کو سفوف مغلظ و ممسک ۶ ماشے دودھ کے ساتھ نوش فرمائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) اسبند کو آب برگ کریلہ سبز میں تین دفعہ تر و خشک کریں، اور پھر سفوف بنائیں۔ ۴-۴ رتی صبح وشام کھلائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پور)

(د) سفوف عجیب ہمدرد دواخانے کی مجرب اور سستی دوا ہے۔ ۲۰ دن کے استعمال سے صحت ہو جاتی ہے۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد)

(۲۳۱) **سُرعتِ انزال** :- (۱) آپ بھی اپنے ۲۰ سالہ دوست کو وہی دوائیں استعمال کرائیے جو سوال نمبر ۲۳۰ کے جواب میں تحریر کی جا چکی ہیں۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۲۳۰ پر عمل کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) جواب نمبر ۲۳۰ پر عمل کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ) ہمدرد دواخانہ سے منگا کر استعمال کرائیے۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد)

(۲۳۲) **کثرتِ احتلام وغیرہ** :- (۱) اس مرتبہ تو میں دیکھتا ہوں کہ بیشتر سوالات جلق، احتلام، سرعت، لاغری عضو اور ضعف باہ ہی سے متعلق ہیں۔ سوال نمبر ۲۲۸ کے جواب میں جو کچھ لکھا جا چکا ہے وہی آپ کے لیے بھی میرا مشورہ ہے۔ اگر آپ تن درست ہونا چاہتے ہیں تو کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر کے پاس جائیے اور ایک کافی مدت تک باقاعدہ علاج کرائیے۔ اس طرح تیر تکوں سے کام نہیں چلے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح کو سفوف عجیب ۶ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ رات کو معجون ادجاع ۶ ماشے پانی کے ساتھ کھائیں اور کھانا کھانے کے بعد شربت اکسیر خاص ایک ایک تولہ چاٹ لیا کریں۔ مقامی نقائص کو دور کرنے کے لیے دوائے ٹکور اور "طلائے شباب آور" استعمال کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۳۳) **ضعفِ اعضائے رئیسہ** :- (۱) اعضائے رئیسہ کے ضعف سے آپ کو جو شکایات لاحق ہو گئی ہیں اگر آپ ان کا بیان تفصیل کے ساتھ کر دیتے تو تشخیصِ مرض میں بہت مدد ملتی یہ طریقہ زیادہ صحیح نہیں ہے کہ آپ خود اپنا مرض تشخیص کریں۔ اگر آپ "ایسٹنس سیرپ" چالیس چالیس بوند کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ بعد غذا پی لیا کریں تو آپ کی تمام کمزوریاں جن کا آپ نے ذکر کیا رفع ہو جائیں گی۔ چالیس بوند دوا ایک گھونٹ پانی میں ملا کر پی لیا کیجیے۔ دودھ آپ جتنا چاہیں پییں، زکام نہ ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(بقیہ صفحہ پر)

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی دو آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۱۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔ مینیجر "ہمدرد صحت"

---

(۲۳۵) "اسرار الحاذقین" مترجمہ مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی، کے آخری حصے میں دس اسراری نسخے بعنوان "مسر" درج ہیں۔ ان نسخوں میں سے اُس ایک نسخے کی نقل کی ضرورت ہے جس میں ہلا در کو نیم کے درخت میں نصب کرنے کے بعد اس کے پھول استعمال کرنے کی تفصیل درج ہے۔ (خریدار نمبر ۴۶۴۷)

(۲۳۶) میرے تمام سر میں، کبھی خصوصیت کے ساتھ تالو میں، درد رہتا ہے۔ ہر ہفتے کے بعد آنکھوں میں شدید درد ہو جاتا ہے۔ درد ہونے سے پہلے چراغ کے گرد رنگین چکر دکھائی دیتے ہیں اور دھندلا دکھائی دینے لگتا ہے۔ نزلہ بھی رہتا ہے۔ لکھنؤ کے میڈیکل کالج کے ماہر چشم نے سبل بائی (گلاکوما) تشخیص کیا ہے۔ (ایک ناظر)

(۲۳۷) میرے ۶۵ سالہ والد صاحب بواسیر خونی میں مبتلا ہیں۔ قبض بہت زیادہ رہتا ہے۔ کانچ بھی نکل آتی ہے جو انگلیوں کی مدد سے اندر ہو جاتی ہے۔ عمر کی زیادتی کے ساتھ ساتھ کانچ کی تکلیف بڑھتی جا رہی ہے، یہاں تک کہ اب پیشاب کرتے وقت بھی کانچ نکل آتی ہے اور پیشاب رُک جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۶۲)

(۲۳۸) میری عمر ۶۲ سال ہے۔ دو گھنٹے کے بعد پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ پیشاب تھوڑی مقدار میں اور قطرہ قطرہ ہو کر آتا ہے اور دھار ٹیڑھی ہوتی ہے۔ گرم چیزیں نقصان پہنچاتی ہیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۲۳)

(۲۳۹) مجھے سماع الصدر (اسٹیتھسکوپ) پر اردو یا انگریزی میں کسی اچھی اور مفید کتاب کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب اور حکیم اکبر حسین صاحب مناسب رہنمائی فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۱۱۱)

(۲۴۰) پچاس سالہ مریض کے ٹخنے پر یا دس مہینے ہوئے موچ آ گئی تھی۔ چلنے پھرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ دونوں گھٹنے متورم ہیں۔ مریض کو پہلے آتشک ہو چکی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۷۹)

(۲۴۱) میرے چالیس سالہ دوست کے پیٹ میں کھانا کھانے کے چار گھنٹے بعد درد ہوتا ہے۔ یہ درد کچھ کھا لینے سے جاتا رہتا ہے۔ قبض کی دائمی شکایت ہے۔ کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۳۰۷)

(۲۴۲) پینتالیس سالہ مریض کی انگلی پر سفید داغ تین سال سے تھا۔ اب مرض بڑھ کر ہاتھ کی پشت اور ہتھیلی پر پھیل گیا ہے۔ داغوں کا رنگ کبھی بالکل سفید اور کبھی سرخی لیے ہوئے ہوتا ہے۔ سوئی چبھونے سے خون بھی نکلتا ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۶۰۲)

(۲۴۳) ۱۵ سالہ غیر شادی شدہ مریضہ کو بار بار پیشاب آنے کی شکایت ہے۔ کبھی کبھی بستر پر بھی پیشاب کر دیتی ہے۔ (خریدار نمبر ۳۰۷۰)

(۲۴۴) میرے ۲۰ سالہ لڑکے کے ہاتھ پیر گرمیوں میں پھٹتے ہیں اور بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۳۲)

(۲۴۵) مجھے کمزوریٔ دماغ اور نزلے کی شکایت ہے۔ سینے میں خراش بھی رہتی ہے۔ (خریدار نمبر ۸۱۳۶)

(۲۴۶) میں اٹھارہ سالہ طالب علم ہوں۔ میرے جسم میں خون کی بہت کمی ہے۔ قبض رہتا ہے۔ نیز درد سر، نزلہ و زکام رہتے ہیں۔ دماغ کمزور ہے۔ (خریدار نمبر ۹۱۱۱)

(۲۴۷) ۲۳ سالہ مریضہ چار سال سے سیلان رحم میں مبتلا ہے۔ رطوبت انڈے کی سفیدی کی طرح ہوتی ہے۔ کمر اور رانوں میں درد رہتا ہے۔ ایک سال سے نزلے کی شکایت بھی رہنے لگی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ اختلاج کی شکایت بھی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۰۵۶)

(۲۴۸) میری عمر [illegible] سال ہے۔ سات سال سے جوڑوں کے درد میں مبتلا ہوں۔ ڈیڑھ سال سے تو حالت بہت ہی خراب ہے۔ جسم کے چھوٹے سے چھوٹے جوڑ

میں درد ہے۔ عضلات کمزور، پنڈلیاں پتلی اور کمر خمیدہ ہوگئی ہے۔ خصوصی توجہ کا طالب ہوں۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۵۱)

(۲۴۹) ضعفِ گردہ و مثانہ کے لیے ایسے مجرب نسخے کی ضرورت ہے جو زہریلے اجزا اور کشتوں سے پاک ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۸۸)

(۲۵۰) میرے اٹھائیس سالہ دوست پیدائش کے وقت سے ٹانگوں سے معذور ہیں۔ کمر سے پیر تک کا حصہ بے حس ہے۔ معمولی رگڑ سے گہرے زخم ہو جاتے ہیں جو برسوں مندمل نہیں ہوتے۔ ان کو ذیابیطس کی شکایت نہیں ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۷۶۱)

(۲۵۱) بارہ سالہ بچی کی پیشانی پر ایک انچ لمبا اور پاؤ انچ چوڑا سفید داغ ہے۔ واضح رہے کہ تیس سال سے اس جگہ کے بال سفید ہوئے تھے اس کے بعد داغ ظاہر ہوا۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۵۱)

(۲۵۲) میرے ایک عزیز کے جسم پر بال بہت زیادہ ہیں اور ان میں جوئیں پڑ جاتی ہیں۔ بال بھی صاف کرائے گئے لیکن بال آنے ہی جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں (ایک خریدار)

(۲۵۳) میری اہلیہ کی عمر اس وقت بائیس سال ہے۔ شادی کیے ہوئے پانچ سال ہو چکے ہیں، لیکن اہلیہ کو جماع کی خواہش آج تک نہیں ہوئی۔ جماع کے وقت اندامِ نہانی میں قدرتی تری نہیں ہوتی۔ پستان موجود ہیں۔ ایام بھی ہوتے ہیں اگر کسی قدر تکلیف سے۔ (خریدار نمبر ۲۰۸۱۵)

(۲۵۴) میں موتیا بند کا آپریشن سیکھنا چاہتا ہوں۔ کیا کوئی صاحب اس سلسلے میں میری مدد کریں گے؟ (خریدار نمبر ۹۶۰۰)

(۲۵۵) مریض کی عمر ۲۳ سال ہے کھانا کھانے کے دو گھنٹے بعد ۵ سال سے سفید رطوبت کبھی کبھی خارج ہوتی ہے۔ جریان سمجھ کر علاج کرایا تو احتلام کی کثرت ہوگئی۔ قبض دائمی ہے۔ ہاضمہ خراب ہے۔ بائیں طرف پسلیوں کے نیچے کھانا کھانے کے بعد درد معلوم ہوتا ہے۔ احتلام ہو جانے کے بعد ۶-۵ دن تک یہ درد نہیں ہوتا۔ (خریدار نمبر ۱۱۲۵۶)

(۲۵۶) میری عمر ۲۹ سال ہے۔ ۱۵-۱۴ سال سے میری نظروں کے سامنے مکھیوں جیسے دھبے اڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ بہترین ڈاکٹری معائنے سے پیٹ اور جگر کی خرابی تشخیص ہوئی۔ ۶-۵ سال سے بے خوابی، پیشاب میں سفید رطوبت آنا، نیز پیشاب کی زیادتی میں مبتلا ہوں۔ زبان میلی رہتی ہے۔ قبض کی کوئی خاص شکایت نہیں ہے۔ میں بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ ورزش بھی مفید ثابت نہیں ہوتی۔ از راہ کرم ایسی دوا تجویز کر دی جائے کہ جو آسانی سے تیار ہو سکے۔ اور روزانہ تیار کرنے کی ضرورت بھی پیش نہ آئے۔ (ایک ناظر)

(۲۵۷) میری عمر ۳۰ سال ہے۔ دس سال سے درد سر، نزلہ و زکام، جریان و احتلام اور ہاضمے کی خرابی میں مبتلا ہوں۔ دودھ استعمال کرنے سے بلغم زیادہ آنے لگتا ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۹۹)

(۲۵۸) ۳۰ سالہ مریض جریان اور احتلام میں ہے۔ آنکھوں کے آگے مچھر جیسے اڑتے دکھائی دیتے ہیں خواہ آنکھیں بند ہوں یا کھلی ہوں۔ سرعت کی شکایت بھی ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۱۰۱)

(۲۵۹) کثرتِ جماع کی عادت رہی ہے۔ اب کمر میں اور سر میں درد رہتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے تارے نظر آنے لگتے ہیں بظاہر صحت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۸۸۰)

(۲۶۰) ۵-۴ سال جلق کی عادت رہنے کی وجہ سے رقتِ منی اور سرعتِ انزال کی شکایت ہوگئی ہے۔ (خریدار نمبر ۴۰۵۹)

(۲۶۱) میری عمر ۵۶ سال ہے۔ جریان اور ضعفِ باہ کا شاکی ہوں۔ درد گردہ میں بھی مبتلا ہوں۔ دورے کے وقت پیشاب میں کمی آ جاتی ہے۔ ایک مرتبہ پیشاب میں رکاوٹ ہو کر کوئی چیز خارج بھی ہو چکی ہے۔ بھوک کم لگتی ہے جسم لاغر ہوتا جا رہا ہے۔ (خریدار نمبر ۳۵۲۷)

بقیہ صفحہ یہ ہے۔ (ب) آپ کا معدہ بھی خراب معلوم ہوتا ہے اور اس میں فاسد رطوبتوں کا اجتماع ہے، دودھ ان فاسد رطوبتوں کے ساتھ مل کر خود بھی فاسد ہو جاتا ہے۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ اپنے معدے کی اصلاح کیجیے، اگر پورے حالات ہوتے تو ان کے مطابق مشورہ دیا جاتا، اس وقت جو کچھ حالات سامنے ہیں، ان کو دیکھتے ہوئے مناسب یہ ہے کہ آپ صبح کو دوا المسک معتدل جواہر والی تین ماشے میں خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۳ ماشے میں ملا کر کھائیں اور کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس نو نو ماشے دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۲۳۴) **کثرتِ احتلام و سرعت**:- (ا) پھر وہی کثرتِ احتلام اور جریان اور سرعتِ انزال سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندوستان بھر میں کوئی نوجوان بھی اب ایسا ہے کہ جس کو یہ شکایتیں نہ ہوں۔ آپ بھی سوال نمبر ۲۳۰ کے جواب پر عمل کیجیے۔ خدا شفا دے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) منہ سے بدبو آنا اس بات کی علامت ہے کہ مریض کا معدہ خراب ہے اور قبض بھی رہتا ہے لہٰذا سب سے پہلے معدے کا علاج کیا جائے، اور پھر سرعت و احتلام کا۔ معدے کے علاج کے لیے صبح کو قرص خبث الحدید ایک عدد جوارش جالینوس نو ماشے میں ملا کر کھائیں اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت "شربت اکسیر خاص" ایک ایک تولہ چاٹ کیا کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

گرمی کے موسم میں تن درستی کی حفاظت

اطبائے قدیم نے موسمِ گرما کے متعلق لکھا ہے کہ اس کا مزاج گرم اور خشک ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس موسم میں ہوا کے جھونکے شعلوں اور آگ کی لپٹوں کی طرح گرم ہو جاتے ہیں اور فضا تپتے ہوئے تنور کی مانند ہو جاتی ہے۔ درخت، آبشار، ندی اور نالے خشک ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف انسان بلکہ حیوان بھی گرمی کی شدت کو محسوس کرتے ہیں اور ہر وقت پانی کی تلاش میں مصروف رہتے ہیں طائرانِ خوشنوا اپنی اپنی زمزمہ سنجیاں بھول کر کھلی ہوئی سوکھی منقاروں اور ہانپتے ہوئے سینوں سے صدائے العطش پیدا کرنے لگتے ہیں۔ غرض مجموعی حیثیت سے یہ موسم بہت ہی شعلہ انگیز اور آتش ریز ہوتا ہے۔ اسمٰعیل میرٹھی نے کیا خوب کہا ہے:-

مئی کا آن پہنچا ہے مہینہ　　　بہا چوٹی سے ایڑی تک پسینہ

گرمی کی مصیبتیں اور خطرے

اس موسم میں روح بہت زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ اور وہ رطوبت بھی کچھ نہ کچھ تحلیل ہو جاتی ہے جس پر زندگی کا مدار ہے۔ معدہ کم زور اور ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ سخت مہلک اور خطرناک بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں۔ اسی لیے صاحبانِ مقدرت سرد مقامات مثلاً کشمیر اور شملے وغیرہ چلے جاتے ہیں۔ جو وہاں نہیں جا سکتے وہ برقی پنکھوں اور خس کی ٹھنڈی ٹٹیوں کی مدد سے اپنے محلوں میں کشمیر اور شملے کی ٹھنڈکوں کو جذب کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ مگر ہندوستان کے عام باشندے ناداری اور غربت کی وجہ سے اپنی عزیز ترین زندگی کی حفاظت کے لیے اتنا روپیہ خرچ نہیں کر سکتے۔ وہ نہ کشمیر جا سکتے ہیں نہ شملے، اور نہ خس کی ٹٹیوں سے کوئی ایسی جنت تعمیر کر سکتے ہیں جہاں گرمی کی جہنمی مصیبتوں سے انھیں پناہ مل سکے۔ وہ اپنی جانوں، عزیز اور قیمتی جانوں ہی کو ڈھال بنا لیتے ہیں۔ اس لیے کوئی لُو کے آتشیں جھونکوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ کوئی محرقہ بخار میں مبتلا ہو کر دم توڑ دیتا ہے۔ کوئی صفراوی دستوں، قے اور پیاس کی مصیبتوں کا شکار ہوتا ہے۔ دردِ سر اور دل کے دھڑکنے کی شکایتیں تو اس موسم میں عام ہو جاتی ہیں۔ گرمی کے ان

مہلک اور جان لیوا خطروں

سے حفاظت کی یہی صورت ہے کہ آدمی دھوپ اور گرمی سے بچتا رہے۔ لُو چلتے وقت باہر نہ نکلے۔ سایہ اور دھوپ کے درجۂ حرارت میں ۱۰ - ۴۰ درجے کا فرق ہوتا ہے اس لیے باہر نکلنے کی حالت میں چھتری لگانا ضروری ہے۔ سر، گردن اور ریڑھ کی گرمی سے کافی حفاظت کرنی چاہیے۔ دھوپ میں چلنے پھرنے کے بعد ایکا ایکی ٹھنڈا پانی نہ پیا جائے۔ ٹھنڈی جگہ سے ایک دم باہر بھی نہ جانا چاہیے۔ گوشت اور گرم چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ غذا میں ٹھنڈی اور ہری ترکاریاں مثلاً کھیرا، ککڑی، خرفہ، پالک، کاہو وغیرہ کھائی جائیں۔ سیاہ لباس نہ پہننا چاہیے۔ پھلوں میں تربوز، سنترہ، انار، فالسہ کھانا چاہیے۔ قبض ہو جائے تو کوئی ہلکی ملیّن دوا مثلاً قرص ملیّن کھائیں۔ مسہل ہرگز نہ لیں۔ غذا کے ساتھ سرکہ، پیاز، پودینہ یا املی ضرور کھائیں۔ گرمی میں پسینے زیادہ آنے سے اور موسم کی گرمی و خشکی اور معدے کی حدت کے باعث پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو ٹھنڈا اور میٹھا پانی پینا چاہیے۔ اور چونکہ ہندوستان میں عام غربت و افلاس کی وجہ سے ہر شخص اوپر کی ضروری ہدایتوں پر عمل نہیں کر سکتا اور نہ بیک وقت ان کا حاصل کرنا کوئی آسان بات ہے، اس لیے

گرمی کی مصیبتوں سے بچنے کی اچھی ترکیب

یہ ہے کہ صبح کو نہار منہ کوئی ٹھنڈا، مفرّح اور مسکّن شربت پانی میں ڈال کر پی لینا چاہیے اور پھر اطمینان سے اپنے کاموں میں مصروف ہو جانا چاہیے۔ لیکن شربت ایسا ہونا چاہیے جس کے متعلق صحیح طبّی اصول پر یہ اطمینان ہو کہ وہ معدہ، جگر، دل و دماغ اور گردے اور جسم کی پوری مشین کے کاموں پر کوئی خراب اثر نہ ڈالے گا۔ بلکہ وہ ان اعضا کو گرمی کے اثر سے بچا کر معمول کے مطابق اپنے افعال و وظائف

کے انجام دینے میں سرگرم رکھے۔ جگر کو گرم نہ ہونے دے کہ وہ معمول سے زیادہ صفرا پیدا کرنے لگے۔ دل کو قوت دے کر اس کی حرکتوں کو پست نہ ہونے دے اور گردوں کو ان کے اصل فرض کی ادائگی پر اس طرح آمادہ و تیار رکھے کہ وہ جسم کے زہریلے مواد کو پیشاب کے ذریعے سے نکالتے رہیں، جلد اور پسینے کی گلٹیوں (غدد عرقیہ۔ سوئٹ گلینڈز) کے افعال کو اس قدر باقاعدہ رکھے کہ موسم کی گرمی اور گرم ہوا میں چلنے پھرنے سے بدن میں جو گرمی پیدا ہوئی ہے وہ پسینے کے ذریعے سے نکالتی رہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ فائدے کسی عام اور بازاری شربت سے حاصل نہیں ہوسکتے۔ بلکہ ان کا حاصل کرنا اسی وقت ممکن ہو جب ماہرین فن کی کوئی جماعت یا فن طب سے متعلق کوئی ایسا ادارہ، جسے بہترین دل و دماغ، اور عقل و فہم رکھنے والے اطبار کا مخلصانہ تعاون، اور جدید آلات دواسازی کی امداد حاصل ہو سائنٹفک اصول پر کوئی ایسا شربت تیار نہ کرے جس میں یہ تمام اوصاف جمع ہوں۔ پھر کیمیاوی اصول سے اس کے اثر کرنے والے اجزاء کے متعلق قطعی طور پر ثابت نہ ہو جائے کہ واقعی وہ فائدے اس میں موجود ہیں۔ اس قسم کا شربت جو اپنے سائنٹفک منافع اور فوائد کی بنا پر ہندوستان بھر میں مشہور، اور اپنی ٹھنڈی فرحت بخش اور مسکن تاثیرات کی وجہ سے عہد حاضر میں لاثانی تسلیم کیا جاچکا ہے صرف

شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

ہے۔ جسے سالہا سال کی محنت و کاوش کے بعد ہمدرد دواخانہ دہلی نے تیار کیا ہے اور ۳۵ سال کی طویل مدت میں اس کی لاکھوں بوتلیں، جو اپنے مخصوص دل فریب سرخ رنگ اور اپنی عطر بیز خوشبو کے باعث جذب و کشش کی تمام رنگین خصوصیتوں کی حامل ہوتی ہیں، ہندوستان اور بیرون ہند کے مختلف المزاج انسانوں، مختلف آب ہوا کے شہروں، قصبوں اور دیہات میں اپنے طبی اوصاف کا مظاہرہ کرچکی ہیں۔ شربت روح افزا صرف ایک گلاس جس میں بے شمار قیمتی پھلوں کا رس اور موسمی تازہ پھولوں کی خوشبوئیں شامل ہوتی ہیں گرمی کی تمام شعلہ باریوں کو ایک ہی لمحہ میں اس طرح سرد کردیتا ہو جیسے پانی کا چھینٹا آگ کو۔

شربت روح افزا اور موسم گرما

میں وہی تعلق ہو جو پانی اور آگ میں ہوسکتا ہو۔ جب دھوپ میں چلنے پھرنے، یا لو کے گرم جھونکوں کے اثر سے معدے میں آگ سی جل رہی ہو زبان پر کانٹے کھڑے ہوں، ہونٹوں پر پپڑیاں جم گئی ہوں، آنکھوں سے چنگاریاں جھڑتی ہوئی معلوم ہو رہی ہوں، پانی پیتے پیتے پیٹ پھول گیا ہو مگر پیاس لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی ہو، دل کی حرکت سست ہوگئی ہو اور آدمی یہ محسوس کر رہا ہو کہ بے ہوشی ایک خطرناک دیو کی طرح اس کی طرف بڑھتی آرہی ہو تو شربت روح افزا کا ایک گلاس پی لینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زندگی ایک سرخ سیال کی شکل اختیار کرکے جسم میں داخل ہوگئی اور دہکتے ہوئے انگاروں یا لپکتے ہوئے شعلوں پر پانی ڈال دیا گیا۔ شربت روح افزا پیتے ہی نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہو کہ آدمی دوزخ سے نکل کر جنت میں پہنچ گیا۔ شربت روح افزا گرمی کی تمام خطرناک علامات اور مخدوش بیماریوں کے لیے تریاق ثابت ہوا ہے۔ پیاس، گرمی اور خشکی کو فوراً دور کرتا ہو طبیعت کی سستی، پستی اور تھکن کو دفع کرتا ہے۔ درد سر، قے، متلی، صفراوی دستوں اور دل کی دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ دل و دماغ کو کیف و سرور سے بھر دیتا ہے۔ نہایت خوش ذائقہ، اور خوش رنگ ہے بلکہ حسن کا رنگ تو شوخی اور رعنائی کی اس حد تک پہنچ گیا کہ اس میں دلربائی اور محبوبیت کی شان پیدا ہوگئی ہے۔ پھر اس کی نکہت بیز خوشبوئیں جو گلاس ہونٹوں تک پہنچنے سے پہلے ہی دل کے غنچے کو کھلا کر پھول بنا دیتی ہیں اور دماغ کی بند کلی کو کھلنے پر مجبور کردیتی ہیں، اس کی دل فریبی اور کشش کو اور بڑھا دیتی ہیں۔

شربت روح افزا کی تاثیریں

شربت روح افزا کی ترتیب ایسے اجزاء سے کی گئی ہے جو طبیعت یا قوت حیات (وائٹل فورس) کو بیدار کرکے اس قوت

مدافعت بخشتے ہیں اور طبیعت کو اس قابل بنا دیتے ہیں کہ ناگہانی طور پر کوئی موسمی خطرہ پیش آجانے تو وہ اس کا مقابلہ کر سکے اور جسم کو ازدیادِ حرارت (ہائی پرتھرمیا (HYPERTHERMIA)) سے محفوظ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ صبح کو نہار منہ شربت روح افزا کا ایک گلاس پی لینے سے لو لگنے کا اندیشہ نہیں رہتا اور دھوپ میں چلنے پھرنے یا روزمرہ کے کاموں میں ورزش کی حد تک پہنچنے والی محنت و مصروفیت کے باعث قدرتاً عضلات کی حرکت سے جو زیادہ حرارت پیدا ہوتی ہے اسے شربت روح افزا کا اثر کرنے والا اصل جزو جلد اور پسینے کی گلٹیوں (غددِ عرقیہ-سوئٹ گلینڈز) پر اثر ڈال کر پسینے کی راہ سے خارج کر کے جسمانی حرارت کو اعتدال پر قائم رکھتا ہے اور جگر کے افعال کی نگرانی کر کے خلیاتِ جگر (ہیپیٹک سیلز) کو طبعی مقدار سے زیادہ صفرا پیدا کرنے کے لیے آزاد نہیں چھوڑتا نیز آنتوں پر صفرا یعنی پت کی تراوش کو اس درجے باقاعدہ رکھتا ہے کہ نہ تو صفرا زیادہ مقدار میں آنتوں پر ٹپک کر صفراوی دستوں کا باعث ہو سکتا ہے اور نہ اس کے کم ٹپکنے کی وجہ سے قبض کا اندیشہ رہتا ہے۔ شربت روح افزا جگر کے فعل کو درست رکھ کر یہ موقع نہیں دیتا کہ صفرا، معمول سے زیادہ معدے میں آکر دردِ سر، متلی، قے، اور دستوں وغیرہ کا باعث ہو۔ یہ گردوں کے مزاج اور ان کے افعال کو گرمی کے اثر سے بچاتا ہے اور گردے خون کے خراب اجزا کو بدستور پیشاب کے راستے سے خارج کرتے رہتے ہیں۔

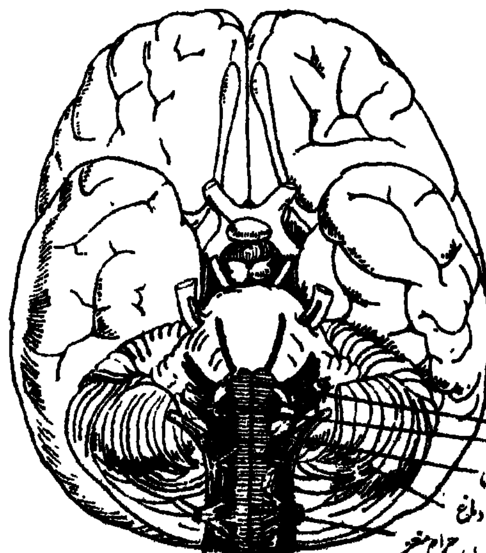
جگر اور پتہ

پتہ — جگر کی نالی — پتے کی نالی

ان دونوں اعضا کے افعال شربت روح افزا کے استعمال سے صحیح رہتے ہیں اور وہ خلیاتِ جگر (ہیپیٹک سیلز) کو طبعی مقدار سے زیادہ صفرا پیدا کرنے کے لیے آزاد نہیں چھوڑتا۔

شربت روح افزا کی ایک خاص تاثیر

جس سے نہ صرف عام بازاری شربت بلکہ موجودہ زمانے کے بہترین شربت بھی محروم ہیں، یہ ہے کہ وہ دل، جگر، معدہ اور گردوں کے کاموں پر پورا حاکمانہ اثر قائم کرنے کے ساتھ اپنے بہترین اور مقوی پھلوں کے رسوں اور پھولوں کی خوشبوؤں نیز مفرحات کے باعث دماغ، راس النخاع (میڈولا) پر بھی مؤثر ہوتا ہے اور مرکزِ مولدِ حرارت (تھرموجینٹک) مرکزِ مخرجِ حرارت (تھرمولائٹک) اور مرکزِ معدلِ حرارت (تھرموئیٹک) کو اتنا معتدل رکھتا ہے کہ اوّل تو جسم میں زیادہ حرارت پیدا ہی نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو مرکزِ مخرجِ حرارت فوراً سرگرمِ عمل ہو جاتا ہے اور تنفس نیز



دماغ کے نیچے کا حصہ

جس کے پچھلے حصے میں راس النخاع (میڈولا) کے پاس وہ مراکز ہوتے ہیں جو انسان کے جسم میں حرارت پیدا کرتے ہیں اور اس کو اعتدال پر رکھتے ہیں۔ شربت روح افزا معدے میں داخل ہوتے ہی پٹھوں کے ذریعے سے ان مراکز پر اثر کرتا ہے اور اس طرح جسم کی حرارت اعتدال پر پہنچتی ہے۔

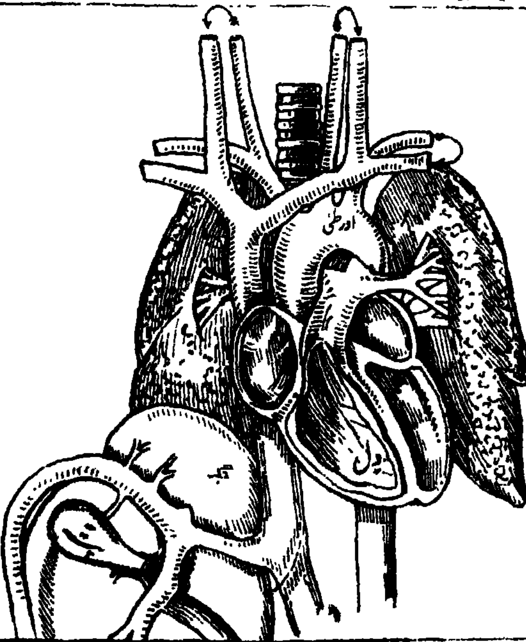
فضلات مثلاً پیشاب، پاخانہ اور جلد کے ذریعے سے حرارت بدنیہ خارج ہو جاتی ہے۔ غرض شربت روح افزا دماغ کے مراکزِ حرارت کے افعال میں موسم گرما کے تباہ کن اثرات سے کسی قسم کا اختلال پیدا ہونے نہیں دیتا۔ بلکہ مرکزِ مولّدِ حرارت اور مرکزِ مخرجِ حرارت کے وظائف میں طبعی یکسانیت، ہم آہنگی اور اعتدال قائم رکھتا ہے۔ اس طرح انسان گرمی کی بہت سی مہلک بیماریوں سے یقینی طور پر محفوظ رہتا ہے، کیونکہ اگر پیدائش حرارت اور اخراجِ حرارت میں تناسب و اعتدال قائم نہیں رہتا تو طرح طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ شربت روح افزا کی یہی تاثیر ہے جس نے اسے طبِ قدیم کی تمام نئی اور پرانی ایجادات میں خاص اور امتیازی درجہ دے دیا ہے۔ آج ان خواص اور تاثیرات کا کوئی شربت دستیاب نہیں ہو سکتا۔

شربت روح افزا کے اجزاءِ مؤثرہ

شربت رُوح افزا جو ہمدرد دواخانہ دہلی میں ۳۵ سال سے نہایت احتیاط اور حکیمانہ نکتہ آفرینیوں کے ساتھ مخصوص نگرانی میں تیار ہوتا ہے، اپنے اجزائے مؤثرہ کی اہمیت اور طریقِ تیاری کی ندرت نیز اپنے فوائد کے لحاظ سے **دنیا کا بے نظیر اور لاثانی شربت** ہے۔ اس میں انار، سیب، سنترہ، انناس، بہی، فالسہ، آلوچہ اور دوسرے بہترین تازہ پھلوں کے رسوں کے علاوہ نہایت نایاب اور بیش قیمت پھول ڈالے جاتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں کیا جاتا بلکہ گلاب، بید مشک، کیوڑہ

دِل اور دَورانِ خون

شربت رُوح افزا کی پہلی خوراک دَورانِ خون پر اپنا اثر کرتی ہے۔ دَورانِ خون شربت رُوح افزا کے استعمال سے ہمیشہ صحیح رہتا ہے۔



اور دوسری قیمتی ادویہ کے نہایت صاف و شفاف عرق تیار کر کے شربت روح افزا میں شامل کیے جاتے ہیں مختلف موسموں میں پیدا ہونے والے پھلوں، پھولوں اور میووں کے عرق شربت روح افزا کی ترتیب میں شامل ہیں جن کا ان کے موسم سے تیاری شربت کے زمانے تک طبی اصول پر محفوظ رکھنا ہی ایک عظیم الشان فنی کارنامہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شربت روح افزا میں ایسی عجیب اور نادر تاثیریں پیدا ہو جاتی ہیں جو طبیعت یا قوتِ حیات (وائٹل فورس) کو گرمی کی تمام بیماریوں کے خلاف کامیابی سے جنگ کرنے کے قابل بنا دیتی ہیں

شربت رُوح افزا کی تیاری

شربت رُوح افزا کی تیاری میں ایسی خصوصیات برتی جاتی ہیں جو دیسی فن دواسازی میں بجائے خود ایک انقلاب ہیں اور جو طبِ قدیم کے تمام اداروں میں صرف ہمدرد دواخانہ دہلی کا حصہ ہیں۔ شربت روح افزا جس مخصوص دیگ میں تیار کیا جاتا ہے وہ اتنی بڑی ہے کہ اس میں ایک ہی وقت میں تقریباً ایک ہزار بوتلیں سما سکتی ہیں۔ اس دیگ میں مخصوص قسم کے آلات لگے ہوئے ہیں جو ہر وقت شربت کا درجہ حرارت، مقدار، وزن اور اس کا قوام وغیرہ بتاتے رہتے ہیں۔ یہی سائنٹفک طریقہ تیاری ہے جس سے شربت رُوح افزا ہمیشہ یکساں ہوتا ہے۔ برسوں رکھا رہنے کے بعد بھی اس کے مزے، رنگ، قوام اور خوشبو وغیرہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شربت کی تیاری یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ

اس کے بعد اسے بغیر ہاتھ لگائے مشینوں سے صاف کیا جاتا ہے اور مشینیں ہی سے بوتلوں میں بھرا جاتا ہے اس کے بعد کیپ شول لگانے والی اور بوتلوں پر لیبل لگانے والی مشینیں اپنا کام شروع کرتی ہیں اور شربت روح افزا کی بوتل کو دُلہن بنا کر پیش کر دیتی ہیں یہی وہ خصوصیات ہیں جو شربت روح افزا کو اپنی شان اور اپنے طرز کا واحد شربت ثابت کر چکی ہیں۔ گزشتہ ۲۵ سال میں کوئی شربت، شربت رُوح افزا کا حریف ثابت نہیں ہوا اور آیندہ بھی اس کا امکان نہیں ۔

شربت رُوح افزا اور گرمی کی بیماریاں

گرمی کے سخت اور رُوح و اخلاط کو خاکستر کر دینے والے موسم میں بہت سی مہلک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ ان تمام بیماریوں کے لیے روح افزا سے بہتر کوئی دوا ایجاد نہیں ہوئی مگر عقلمندوں کا مقولہ ہے، "حفظِ صحت کا ایک اونس شفا کے ایک پونڈ کی قیمت رکھتا ہے" اس لیے بہتر ہو کہ گرمی کی بیماریوں میں شربت روح افزا کی شفا بخشیوں کے اظہار سے پہلے شربت روح افزا کے ذریعے سے ان بیماریوں سے بچنے کا طریقہ بتا دیا جائے ۔

موسمی کربلا

گرمی اور کربلا میں ایک معنوی ربط ہے۔ پیاس کی شدت کربلا کی بھی خصوصیت ہے اور گرمی کی بھی۔ اس موسمی کربلا سے بچنا اور اپنے متعلقین نیز خاندان کے لوگوں کو بچانا ہر عقلمند آدمی کا پہلا فرض ہے۔ اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ گرمی شروع ہوتے ہی صبح کو نہار مُنہ شربت روح افزا کا ایک گلاس پی لیا کیجیے۔ ایک اوسط درجے کے گلاس میں چار پانچ تولے شربت روح افزا ڈالنا کافی ہے اگر برف دستیاب ہو سکے تو پانی کو برف سے ٹھنڈا کر لینا چاہیے۔ شربت روح افزا سے تیار کیا ہوا یہ خوب صورت، خوش ذائقہ اور خوش رنگ اور خوشبودار جام دن بھر گرمی کے خراب اثرات محفوظ رکھے گا۔ اگر صبح کے ناشتے میں عادتاً دُودھ پینا ضروری ہو تو دُودھ کو شربت روح افزا سے میٹھا کر کے پینا چاہیے۔ زندہ دلانِ پنجاب دہی کی لسی میں شربت روح افزا شامل کر کے پی سکتے ہیں۔ دُودھ اور لسی کا ذائقہ شربت روح افزا سے بہت خوش گوار ہو جاتا ہے۔ شام کو جب دن بھر کی مصروفیت کے بعد دل و دماغ اور اعصاب میں تھکن محسوس ہو تو شربت روح افزا کا ایک گلاس نوش فرما کر دل و دماغ اور اعصاب میں طاقت و توانائی اور قوت و مسرت کی ایک حیات بخش لہر فوراً پیدا کی جا سکتی ہے۔ خود بھی پیجیے اور سفرِ حیات کے تمام رفیقوں کو اس کا ایک ایک گلاس پلا کر اپنی زندگی کے پھولتے پھلتے باغ کو بادِ صرصر کے حوادث سے بچائیے ۔

ہاکی اور ٹینس کے میچ اور شربت رُوح افزا

ہاکی، ٹینس، فٹ بال، گولف، بیڈ منٹن اور اسی قسم کے ورزشی کھیلوں کے بعد جب پسینہ کثرت سے بہنے لگے اور گرمی میں سخت ورزش کے نتائج کی بنا پر دل کی حرکت سست اور کم زور ہو رہی ہو یا تھکن اضمحلال اور افسردگی کا احساس ہو رہا ہو تو سوڈا واٹر اور ہر قسم کے مروجہ مسکن سیالوں اور شربتوں سے قطع نظر کر کے شربت روح افزا کا ایک ایک گلاس ہر کھلاڑی کو پی لینا چاہیے۔ شربت روح افزا سوڈا واٹر میں ڈال کر پیا جائے گا تو سوڈے میں وہ لطف پیدا ہو جائے گا جو اور کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا ۔

شربت روح افزا اور ماء الصحت (رجسٹرڈ)

اگرچہ شربت رُوح افزا اپنی شان کا بالکل انوکھا شربت ہے اور اس کے فوائد کسی دوسرے شربت یا عرق میں بجنسہٖ منتقل نہیں ہو سکتے تاہم ہمدرد دواخانہ دہلی نے دُور دراز رہنے والے ان لوگوں کی خاطر جو شربت روح افزا حاصل نہیں کر سکتے اور محصول ڈاک کے بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتے ایک عجیب و غریب عرق "ماء الصحت" ایجاد کیا ہے جس میں انار، انگور، سنترہ، بہی، انناس، فالسہ وغیرہ کے تازہ رس بھی شامل ہیں اور مفرح اور مقوی دل و دماغ دوائیں بھی ڈالی گئی ہیں۔ جو حضرات شربت روح افزا نہ خرید سکیں وہ ماء الصحت ۲ تولے کو معمولی شکر یا قند کے شربت میں

ملاکر صبح و شام شل شربت روح افزا کے پی سکتے ہیں۔

گرمی کی بیماریاں اور شربت رُوح افزا کے کرشمے

شربت روح افزا گرمی کی مختلف بیماریوں کا بالکل آخری آسان اور نہایت خوش گوار علاج ہے۔ ہمدرد دواخانہ دہلی نے شربت روح افزا ملک میں پیش کرکے زبردست اور زندہ جاوید کارنامہ انجام دیا ہے۔ اب گرمی کی موذی اور تکلیف دہ بیماریوں میں شربت روح افزا استعمال کرنے کے نہایت آسان اور عام فہم طریقے لکھے جاتے ہیں:۔

دردِ سر

گرمی میں زیادہ تر صفراوی یا دموی دردِ سر ہوا کرتا ہے۔ صفراوی دردِ سر میں مُنھ کا مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ دموی دردِ سر میں آنکھوں اور چہرے کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ سر بھاری معلوم ہوتا ہے۔ اس قسم کا دردِ سر لُو لگنے سے بھی ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات گرمی میں دماغی کام کرنے کی وجہ سے بھی سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ صفراوی دردِ سر میں شربت روح افزا ۴ تولے پانی میں یا عرق بید مشک ۵ تولے میں ڈال کر پلائیں۔ پیشانی پر قل زم کی پھریری لگا دیں یا ہمدرد مرہم مل دیں۔ شربت روح افزا اپنی ہی خوراک میں صفرا یا پت کو، جو غیر طبعی طور پر معدے میں گر کر دردِ سر پیدا کرتا ہے، روک دیتا ہے اور دردِ سر دُور ہو جاتا ہے۔ اگر شربت روح افزا نہ ہو تو ماء الصحت ۲ تولے معمولی شربت میں ملا کر پلائیں۔ دردِ سر دموی میں شربت روح افزا ۴ تولے پانی میں ڈال کر پلائیں۔ دماغی کام کرنے سے دردِ سر ہوا ہو جو اکثر مصنفین، وکیلوں، ایڈیٹروں، دفتر کے کلرکوں اور محنتی طالب علموں کو ہوا کرتا ہے تو دردِ سر یا تھکن کا احساس ہوتے ہی شربت روح افزا ۵ تولے برف کے ٹھنڈے پانی میں ڈال کر نوش کریں اس سے فوراً درد اور تھکن دُور ہو جائے گی اور دماغ تازہ دم ہو کر کام کی طرف لگ جائے گا۔

لُو لگنا۔ سَن اسٹروک

جب سخت گرمی پڑتی ہے اور سُورج کی تیزی بڑھ جاتی ہے تو ہندوستان کے گرم شہروں میں مئی، جون اور جولائی میں لُو لگنے کے حادثے ہوا کرتے ہیں۔ جن مقامات پر گرمی ۱۰۸ سے ۱۲۰ فارن ہیٹ تک ہوتی ہے وہاں آدھی رات گزر جانے پر بھی لُو لگ جایا کرتی ہے۔ لُو لگنے پر مریض کے دل پر گرمی کا احساس ہوا کرتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ قے آتی ہے۔ آنکھوں کی پُتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ نبض کم زور ہو جاتی ہے۔ سانس تنگ ہو جاتا ہے۔ پھر بے ہوشی ہو جاتی ہے۔ لُو کے سخت حملے کی صُورت میں دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے۔ لُو کا کوئی حادثہ ہونے پر فوراً مریض کو آرام سے لٹا کر سر پر ٹھنڈا پانی ڈالیں اور شربت روح افزا ۴ تولے ٹھنڈے پانی میں گھول کر جس قدر جلد ممکن ہو سکے پلائیں۔ اگر کچے آم مل جائیں تو ان کو گرم راکھ میں دبا کر پانی نچوڑیں اور یہ پانی ۵ تولے لے کر اس میں شربت روح افزا ۴ تولے شامل کر کے پلائیں۔ نخلخہ سرد سنگھائیں۔ جب پیاس معلوم ہو تو شربت روح افزا عرق بید مشک میں ملا کر پلائیں۔ شربت روح افزا نہ ہو تو ماء الصحت ۲ تولے سے ۵ تولے تک مصری یا شکر کے شربت میں ملا کر اور ٹھنڈا کر کے پلائیں۔

(نسخہ نخلخہ سرد:۔ عطر خس۔ عطر صندل۔ روغن گل ہموزن)

اختلاج یا دِل کی دھڑکن۔ گرمی کی شدت یا لُو لگنے سے دِل دھڑکنے لگتا ہے۔ ایسی صورت میں طبیعت بے چین ہوتی ہے، دل ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جب دل کی حرکت تیز ہو اور طبیعت پر وحشت کے آثار ظاہر ہوں تو فوراً شربت روح افزا ۵ تولے ٹھنڈے پانی کے ایک گلاس میں ملا کر پلائیں۔ بکری یا گائے کے دُودھ میں شربت روح افزا ڈال کر پینے سے دل کی دھڑکن دُور ہو جاتی ہے۔ دل مستقل طور پر کم زور ہو تو خمیرہ مروارید ۳ ماشے یا خمیرہ زہر مہرہ ۳ ماشے کھلا کر اوپر سے شربت روح افزا ۴ تولے ٹھنڈے پانی میں ملا کر پلائیں۔

پیاس کی زیادتی۔ پیاس اُس احساس کا نام ہے جو سرد تر چیز کی طلب کو ظاہر کرتا ہے۔ جب پانی کی مقدار خون میں کم ہو جاتی ہے تو پیاس معلوم ہوتی ہے۔ گرمی میں پیاس بہت لگتی ہے۔ پیاس کے وقت اگر عمدہ پانی دستیاب نہ ہو اور خراب پانی پینے میں آ جائے جیسا کہ ریل اور بیل گاڑیوں کے سفر میں ہوا کرتا ہے تو خطرناک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آدمی ہر وقت گھر پر نہیں رہتا اور جب سفر میں ہوتا ہے تو جگہ جگہ کا پانی پینا پڑتا ہے جس کے اچھا ہونے کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی۔ اس قسم کا پانی زندگی کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ اس لیے گرمی میں خاص طور پر اس کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ پیاس کم لگے۔ گرمی میں کبھی معدہ، جگر اور گردوں کا مزاج گرم ہو جانے کی وجہ سے بار بار پیاس لگتی ہے مگر پانی پینے سے تسکین نہیں ہوتی۔ پانی پیتے پیتے پیٹ پھول جاتا ہے۔ ذیابطیس کی وجہ سے بھی پیاس بڑھ جاتی ہے۔ علاج گرمی کے موسم میں پیاس کی شدت سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ صبح کو دن چڑھنے سے پہلے ۴ تولے شربت روح افزا ٹھنڈے پانی یا دُودھ یا دہی کی لسی میں ڈال کر پی لیں۔ اس ترکیب سے جگر، معدہ اور گردوں پر اتنا اچھا اثر پڑتا ہے کہ دن بھر پیاس کی شدت نہیں ہوتی۔ جلد اور پسینے کی گلٹیوں (غدد عرقیہ سویٹ گلینڈز) کا فعل بھی باقاعدہ رہتا ہے اور پسینہ ضرورت سے زیادہ خارج نہیں ہوتا۔ سخت گرمی کے وقت بھی طبیعت کام کرنے

پر حاضر رہتی ہے۔ پیاس کی شدت کے مریضوں کو شربت رُوح افزا ۵ تولے نہایت ٹھنڈے پانی میں ڈال کر پلائیں۔ پہلے ہی گلاس میں پیاس کو سکون ہوجاتا ہے ضرورت ہو تو ایک گھنٹے بعد دوسرا گلاس پلائیں۔ ذیابیطس کے مریضوں کو پیاس کی زیادتی میں دوا ابی ایک قرص کھلا کر اوپر سے شربت روح افزا ۵ تولے (چھاچھ۔ مٹی) ۵ تولے میں ملا کر پلائیں۔ اس سے اصل مرض کا بھی قلع قمع ہوجائے گا اور پیاس بھی دُور ہوجائے گی۔ تین چار ہفتے مسلسل یہ عمل کریں۔ شربت روح افزا موجود نہ ہونے کی صورت میں ماءُ الصحت ۲۔ تولے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

قے اور متلی۔ گرمی میں جگر کے فعل کی خرابی کے باعث صفرا غیر معمولی طور پر معدے میں گر کر پیاس، قے اور متلی وغیرہ کی شکایتیں پیدا کر دیتا ہے ایسی صورت میں شربت روح افزا ۴ تولے پانی میں گھول کر تھوڑا تھوڑا پلائیں یا شربت روح افزا ۳ تولے عرق پودینہ ۵ تولے یا عرق گلاب ۵ تولے میں ڈال کر پئیں اور ذرا ذرا سا شربت روح افزا بار بار چاٹتے رہیں۔ جی چاہے تو سوڈا واٹر میں شربت روح افزا شامل کر کے پئیں۔ جہاز، ریل، اور بیل گاڑی وغیرہ میں بیٹھنے سے جو قے آنے لگتی ہے اس میں بھی شربت روح افزا نہایت مفید ہے۔ دو تولے شربت پانی یا سوڈا واٹر میں ڈال کر پلائیں۔ حاملہ عورتوں کی قے میں بھی شربت روح افزا تریاق ثابت ہوا ہے۔ ذرا ذرا سا شربت چٹائیں یا پودینے کے عرق میں ۲ تولے شربت رُوح افزا ڈال کر نوش کریں۔ گرمی کے تمام بخاروں میں قے، پیاس، درد سر اور ہذیان کو۔ دفع کرنے کی غرض سے شربت روح افزا اسی طرح استعمال کریں۔

بھوک بند ہو جانا۔ گرمی کی شدت میں اکثر بھوک بند ہوجاتی ہے یا کم لگتی ہے۔ ایسی صورت میں صبح سویرے نہار منہ ۴ تولے شربت روح افزا پانی یا دودھ میں ڈال کر پئیں اور دوپہر تک کچھ نہ کھائیں۔ کھانے کے وقت معدے میں بھوک کا احساس ہونے لگے گا اور حسب معمول خوب غذا کھائی جائے گی۔

ناگہانی بے ہوشی۔ بعض اوقات گرمی میں مجمع میں بیٹھنے یا ریل اور سڑک پر چلتے چلتے آدمی بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ اس قسم کی بے ہوشی میں شربت روح افزا ۴ تولے ٹھنڈے پانی میں ملا کر تھوڑا تھوڑا بے ہوش آدمی کو پلائیں۔ نہ پی سکے تو چمچے سے حلق میں تاریں۔ اگر مل سکے تو عرق بید مشک ۵ تولے عرق کیوڑہ ۵ تولے بھی شامل کر دیں۔

صفراوی یا پت کے دست

گرمی کے موسم اور گرم مقامات پر غذا کی خرابی سے اکثر صفراوی یا پت کے دستوں کی شکایت ہوجاتی ہے بچوں کے اس قسم کے دستوں سے تو ہیضے کا شبہ ہو جاتا ہے۔

دست شروع ہوتے ہی بڑے آدمی کو ۴ تولے شربت روح افزا عرق گلاب ۱۰ تولے یا عرق پودینہ ۱۲ تولے یا صرف پانی میں ڈال کر پلائیں۔ جب پیاس معلوم ہو تو سوڈا واٹر میں شربت روح افزا ڈال کر پلائیں۔ بچوں کو شربت روح افزا ۱ تولہ یا ۲ تولے عرق گلاب ۳ تولے میں ملا کر دیں۔ سبز رنگ کے دست ہوں تو اسی شربت میں ذرا سا نارجیل دریائی اور زہر مہرہ بھی گھس دیں۔

بے خوابی یا نیند نہ آنا۔ گرمی میں جگر کی خرابی قبض یا بدہضمی کی وجہ سے یہ شکایت ہوجاتی ہے۔ نیند بالکل نہیں آتی یا کم آتی ہے۔ حاملہ عورتوں کو بھی نیند نہ آنے کی تکلیف ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت پیش آنے پر شام کا کھانا سونے سے چار گھنٹے پہلے کھا لیا کریں اور رات کو سوتے وقت ۴ تولے شربت روح افزا ٹھنڈے پانی میں ڈال کر پی لیا کریں۔ اس سے اکثر پہلے ہی دن نہایت گہری اور آرام کی نیند آجاتی ہے۔ حاملہ عورتوں کو ایام حمل میں نیند نہ آئے تو وہ بھی شربت روح افزا اسی ترکیب سے استعمال کر سکتی ہیں۔ سر میں تیل ڈالنے کی عادت ہو تو معمولی بازاری تیلوں کی جگہ روغن بے نظیر اچھی طرح سر میں مل لیا کریں۔

طبیعت کا گرا گرا رہنا گرمیوں میں دل کی حرکت کمزور ہوجاتی ہے۔ اس لیے اکثر طبیعت افسردہ اور گری گری رہتی ہے۔ شربت روح افزا جگر اور دورانِ خون پر نہایت اچھا اثر ڈالتا ہے۔ اس کے استعمال سے طبیعت جلد بشاش اور خوش ہوجاتی ہے جس وقت طبیعت گری گری ہو تو شربت روح افزا ۵ تولے ٹھنڈے پانی میں ملا کر پی لیں۔ صبح و شام عادتاً شربت روح افزا پیتے رہیں تو یہ شکایت پیدا ہی نہ ہوگی۔

چڑچڑا پن گرمیوں کے دن بہت بڑے ہوتے ہیں موسم کی گرمی کے باعث جسم میں حرارت زیادہ ہوجاتی ہے۔ فضا اور ماحول بھی گرم ہوتا ہے اس وجہ سے اکثر دماغی کام کرنے والوں کے مزاج میں، جن میں ایڈیٹروں سے لے کر دفتروں کے کلرک سب شامل ہیں، چڑچڑا پن پیدا ہوجاتا ہے۔ ذرا سی بات پر غصہ آتا ہے اور معمولی معمولی اسباب پر وہ بیوی بچوں اور ملازموں پر خفگی کا اظہار کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ دل اور اعصاب کی کمزوری کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس دلچسپ مرض میں جب بیوی اپنے شوہر کا انتظار خوف و ہراس کے ساتھ کیا کرتی ہے اور بچے شفیق باپ کے گھر میں قدم رکھتے ہی خاموش ہوجاتے ہیں۔ شربت روح افزا نہایت مفید ہوتا ہے۔ ۴ تولے شربت رُوح افزا برف کے ٹھنڈے میں ڈال کر آتش مزاج شوہر یا باپ کو پلا دینا چاہیے۔ جلد یہ چڑچڑا پن اور غصے کی عادت دُور ہوجائے گی۔

نکسیر۔ گرمی کے موسم میں گرمی اور خشکی کے باعث نکسیر پھوٹنے لگتی ہے اور سیروں خون ضائع ہوجاتا ہے۔ جن لوگوں کو یہ شکایت ہو انھیں روزانہ صبح کو شربت روح افزا ۴ تولے پانی یا عرق شاہترہ میں ڈال کر پی لینا چاہیے۔

صفراوی یا پت کا بخار۔ یہ شدید قسم کا ملیریائی بخار ہے۔ محرقہ بھی اسی کی ایک خطرناک قسم ہے، جس میں بخار بہت تیز ہوتا ہے۔

علاج:۔ پہلے ہی دن شربت روح افزا ۴ تولے عرق کاسنی یا عرق شاہترہ دس تولے میں ملاکر پلائیں اور روزانہ تین دن تک صبح و شام پلاتے رہیں۔ اس سے اخراج فضلات کا نظام درست اور باقاعدہ ہوجائے گا اور تیسرے دن بخار اتر جائے گا اگر بخار نہ اترے تو پھر چار دن یہی شربت روح افزا مذکورہ طریقے پر پلاتے رہیں۔ ساتویں دن شام کو قرص ملین ۲ عدد کھلائیں، صبح کو دو تین اجابتیں آکر طبیعت درست ہوجائے گی۔ غذا میں خرفہ، پالک، کدو وغیرہ کی ترکاری کھلائیں یا آش جو پلائیں۔

مختلف قسم کی پارٹیاں اور شربت روح افزا۔ موسم گرما کی کوئی پارٹی جس میں شربت روح افزا نہ ہو کیف و سرور اور صحت و شادمانی کے لحاظ سے کامیاب نہیں ہوسکتی۔ جن پارٹیوں میں شربت رُوح افزا سے تیار کیا ہوا سرخ رنگ کا سیال سفید بلوری گلاسوں میں چمک رہا ہو وہ نتیجے کے لحاظ سے قطعاً کامیاب سمجھی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب کوئی پارٹی شربت روح افزا سے محروم رہنا نہیں چاہتی۔

شربت رُوح افزا کا آئس کریم۔ بعض جدت پسند حضرات گائے کے عُمدہ دُودھ اور بالائی میں شربت روح افزا شامل کرکے آئس کریم بناکر نوش کرتے ہیں۔ اس طریقے سے تیار کی ہوئی آئس کریم نہایت خوش ذائقہ، خوش رنگ اور مفرح ہوتی ہے۔ صاحبان ذوق اسے بے حد پسند کرتے ہیں۔

شربت رُوح افزا بوڑھوں، جوانوں، عورتوں، بچوں، سرمایہ داروں، مزدوروں، ہندوؤں، مسلمانوں، پارسیوں عیسائیوں، مولویوں، پنڈتوں، غرض ہر مذہب کے ہر عمر کے افراد کے لیے گرمی کا بہترین طبی اور سائنٹفک تحفہ ہے جس کو حاصل کرنے کی کوشش قطعاً دانشمندی اور دُور بینی ہے۔ اس میں کوئی ناجائز چیز شامل نہیں ہے۔

شربت روح افزا کی قیمت اور خاص رعایتی اعلان

شربت رُوح افزا کی قیمت اس کے فائدے کے لحاظ سے پہلے ہی کم رکھی گئی ہے۔ ایک روپیہ چار آنے فی بوتل میں اس قسم کی خوبیوں والا شربت کسی طرح بھی مہنگا نہیں ہے۔ پھر بھی زیادہ تعداد میں بوتلیں خریدنے والوں کے لیے خاص رعایت کردی گئی ہے۔ چنانچہ تین بوتلوں سے پانچ بوتلوں تک خریدنے والوں کے لیے ۱ر فی بوتل کی رعایت کی جاتی ہے اور چھ بوتلوں سے گیارہ بوتلیں تک کے خریدار کو ۶ پیسے فی بوتل کی اور ایک درجن یا اس سے زیادہ بوتلوں کے خریدار ۲ر فی بوتل کی کمی قیمت میں کردی جاتی ہے + طبیبوں، عطاروں، ویدوں، اور ڈاکٹروں کو ۲۰ فی روپیہ کمیشن دیا جاتا ہے۔

دہلی سے باہر کے شائقین کو چاہیے کہ وہ ریلوے کے ذریعے سے شربت کا پارسل منگائیں۔ ڈاک سے پارسل منگوانے میں خرچ زیادہ آتا ہے۔ دو دو تین تین خریدار مل کر اگر شربت منگائیں تو ریلوے کے محصول میں بھی کمی ہوجاتی ہے اور اعلان کے مطابق وہ رعایت کے حقدار بھی زیادہ ہوتے ہیں + ریلوے پارسل منگانے والے صاحب اپنے اسٹیشن کا نام معہ لائن صاف صاف لکھیں +

12 5 4/3 7 11.95

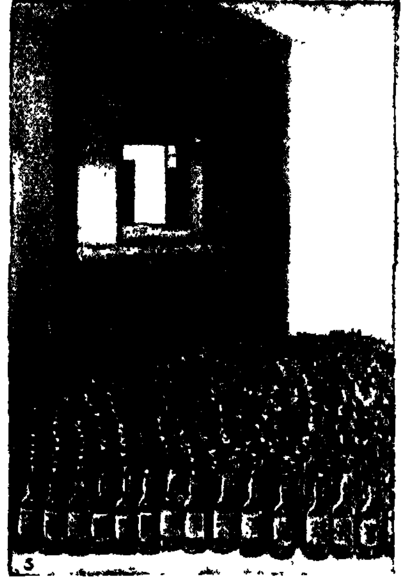
دواؤں کی قیمتیں

جن دواؤں کا ذکر اس مضمون میں ہوا ہے، ان کی قیمتیں ناظرین کی سہولت کے لیے نیچے لکھی جاتی ہیں +

نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت	نام ادویہ	مقدار یا تعداد	قیمت
خمیرہ زہر مہرہ	۱ تولہ	۸ر	زہر مہرہ معمولی	۱ تولہ	۴ر	عرق شاہترہ	۱ بوتل	۲ر	قرص ملین	۱ درجن	۱۰ر
خمیرہ مروارید	۱ تولہ	۴ر	شربت رُوح افزا	۱ بوتل	عـہ ر	عرق کاسنی	۱ بوتل	۳ر	قل زم	۱ شیشی	علر
دولابی (ایک شیشی)	۲۴ خوراک	سے	عرق بید مشک	۱ بوتل	۱۴ر	عرق کیوڑہ	۱ بوتل	علہ ر	ماء الصحت	۱ بوتل	۸ر
روغن بے نظیر	۱ شیشی	۱۲ر	عرق پودینہ	۱ بوتل	۴ر	عرق گلاب	۱ بوتل	۱۴ر	نارجیل دریائی	۱ تولہ	— ر
									ہمدرد مرہم	۱ ڈبیہ	۸ر

قائم شدہ سنہ ۱۹۰۶ء — **ہمدرد دواخانہ دہلی** — تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی

شربتِ روح افزا کی تیاری کے بعض مناظر



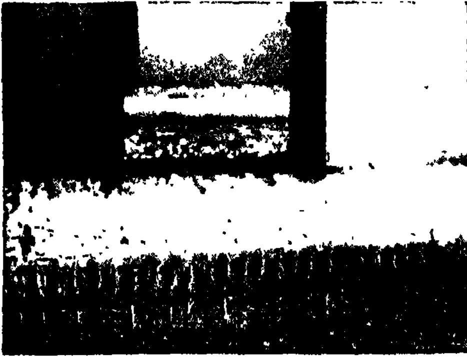
ہزاروں سربمہر بوتلوں کا ایک منظر



مشین سے بوتلوں پر لیبل لگائے جا رہے ہیں



روح افزا کی بوتلوں کو پیک کیا جا رہا ہے۔



یہ شربت روح افزا کی تیار بوتلوں کے گودام ہیں کشمیر کا کوئی برف پوش پہاڑ نہیں

Regd. No. L. 27

ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

Hamdard-i-Sehat

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI

HYPNO-THERAPY NUMBER

For the first time in the Urdu language a comprehensive treatise on Hypnotism, in its medical aspects of Hypno-therapy and Psycho-therapy, has been presented in the form of this Special Number. The detailed Table of Contents will show that it is not a collection of articles on magic or magical cures, but a purely educational and medical masterpiece, containing learned and thoughtful discussions from all points of view on the *Science* of curing diseases of human beings through their conscious and sub-conscious "selves". While on the one hand this Number removes the wall of strangeness between the Indian physicians and the principles of Hypno-therapy, on the other it provides full instructions for the treatment of diseases through this marvellous system. The history of Hypnotism and Psyco-therapy which covers 34 pages of this treatise, is the result of comprehensive and untiring researches in the fields of Hypnotism and Hypno-therapy as found or practised in ancient Egypt, Assyria, Babylon, Greece, Rome, Iran, China and India Etc. Besides, along with the Islamic point of view and the methods of treatment by Hypnotism as practised by the Islamic physicians, a description has also been given of the services rendered by *sufis* and spiritual men in this line. In fact there is no such complete information and discussion available in any Eastern language. Hypnotism and its results, suggestion and auto-suggestion Hypno-therapeutics, the way of acquiring personal magnetism, practical instructions as to hypnotising, many personal experiences and incidents, and a chapter of literary interest containing high-class romantic and humorous stories, poems and in fact everything that could be imagined on this important subject, are the features of this Special Number, which will surely be of great value and educative interest to the Scientist, the Physician and the layman.

PRICE

Special Edition As. 12

Ordinary Edition As. 8 Postage One Anna



Editor HAKIM [HAF]IZ Mo. SAID

YEARLY [SUB]SCRIPTION [ON]E RUPEE

HAMDARD MANZIL, DELHI

Director HAKIM H. ABDUL HAMEED

SINGLE COPY TWO ANNAS